قراءات سبعہ کی مشہور کتاب الشاطبیہ
کی آسان اور عام فہم شرح

العلویۃ علی الشاطبیۃ

جلد اوّل

شارح

استاذ القرّاء القاری الشیخ فیاض الرحمٰن العلوی
بانی وسرپرست مرکزی دار القراء نمک منڈی پشاور

متن

الامام ابی القاسم بن فیرّہ بن خلف بن احمد الشاطبی
الرُّعَیْنِیُ اَلْاُنْدُلُسِیُ المتوفّی ۵۹۰ ھجری

بسم الله الرحمن الرحيم

باسمہ تعالیٰ

قال رسول اللہ ﷺ

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُ وْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ (مسلم)

قراءات سبعہ کا مشہور کتاب شاطبیہ کی آسان اور عام فہم شرح

العلوية على الشاطبية

جلد اوّل

متن

الامام ابی القاسم بن فیّرہ بن خلف بن احمد الشاطبی الرُّعَیْنِیُّ الْاَنْدُلُسِیُّ المتوفّی ۵۹۰ھجری

تالیف

استاذالقرّاء القاری الشیخ فیاض الرحمٰن العلوی

بانی وسرپرست مرکزی دارالقراء نمک منڈی پشاور

ناشر: مكتبة العلوية دارالقراء نمک منڈی پشاور صوبہ سرحد پاکستان فون 0912210650

مکتبۃ العلویۃ مرکزی دار القرأ پشاور

نام کتاب : العلویۃ علی الشاطبیۃ

مصنف : فضیلۃ الشیخ المقری فیاض الرحمن العلوی

کمپوزنگ : قاری سید جمال الدین الترمذی

فضیلۃ الشیخ الاستاذ فیاض الرحمن العلوی کی تصانیف

1	العلویۃ علی الشاطبیۃ (شرح شاطبی) (اردو)	6	التسہیل لاحکام الترتیل (مخطوط مولانا مفتی محمود)
2	الوجیزہ فی التجوید بنہج السائل والمجیب (عربی)	7	متون ثلاثہ مع تسہیلات علویۃ (اردو ، پشتو)
3	تکمیل النص علی طرق الحفص (اردو)	8	قرأت عاصم بروایت شعبہ (عربی)
4	روشنی فی تقابل ادیان (اردو)	9	القرآن والعالم (اردو)
5	ڈارون ازم ایک من گھڑت قصہ (اردو)	10	القاعدۃ العلوی للاطفال المبتدی

تقريظ

الشيخ المقرئ السيّد متولّى عبد العال

(جمهوريہ مصر)

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم

وبهٖ نستعين والصلوٰة والسلام على اشرف المرسلين سيدنا محمد صلى اللّٰه عليه وسلم وعلى اٰلهٖ واصحابه الف الميامين ۔ امّا بعد:

هٰذه كلمة شكروتقدير وعرفان لما قرأته فى شرح الشاطبية العلوية من شرح وافى وكافى وقريب اِلى الفهم ۔

وهذا من تاليف وشرح الاستاذ الدكتور الموقر الحاج فياض الرحمن العلوى ،اسئل اللّٰه العلى الاعلى أن ينفع به الاسلام والمسلمين ۔

وصلى اللّٰه وسلم وبارك على سيد ى الخلق سيدنا محمد صلى اللّٰه عليه والهٖ وأصحابه أجمعين

مع خالص تحياتى وتقدير ى

السيد متولّى عبد العال

جمهورية مصر العربية ، قارئ بالاذاعة والتلفزيون المصرى ،والعالم الاسلامى

تحريرا فى يوم ١٧۔٤۔٢٠٠٦م

تقریظ

الشیخ ابوالحسن اعظمی شیخ التجوید والقراءات

دارالعلوم دیوبند الھند (انڈیا)

الحمد للہ وصلّی اللہ ..... علیٰ نبیّہ ومصطفاہٗ

ایک وہ زمانہ تھا، جب ایک عالم کیلئے علم القراءۃ کا حصول لازمی تھا، ہر عالم اس اشرف العلوم سے مشرف ہونا باعث فخر وشرف سمجھتا تھا، اس کے بغیر عالم، عالم کامل نہیں سمجھا جاتا تھا، مگر رفتہ رفتہ علمی انحطاط نے یہ دن دکھائے، کہ اس علم سے بطور خاص اور علم تجوید سے بطور عام دوری ہوتی گئی، حتّٰی کہ بڑے بڑے علمی اداروں میں ایسے لوگ پائے جانے لگے، جنھیں ''حدیث سبعہ اَحرف'' کی حقیقت سے کماحقہٗ واقفیت ہی نہیں رہی، اور نوبت انکار قراءات تک پہنچنے لگی، بایں صورت حال علم القراءۃ کی کسی نوع کی خدمت بلاشبہ نہایت عظیم خدمت ہوگی۔ چوتھی اور پانچویں صدی ھجری کی عبقری شخصیت علامہ دانی ؒ م ۴۴۴ھ کی علم القراءۃ میں عظیم الشان علمی وتصنیفی خدمت ''جامع البیان'' اور اس کی تلخیص ''التیسیر فی السبعہ'' کی زبردست اھمیت ہے، چنانچہ چھٹی صدی ھجری کی فرید دھر اور وحید عصر شخصیت علامہ شاطبی ؒ م ۵۹۰ھ نے قراءات سبعہ کو نظم کا جامہ پہنانے کیلئے اسی مقبول ترین کتاب ''التیسیر للدّانی'' کو منتخب فرمایا۔ اللہ ربّ العزت نے اس عجیب وغریب اور فقید المثال قصیدے کو بے مثال قبولیت سے نوازا، کہ زمانہ تصنیف سے تاحال اس قصیدہ شاطبیہ کی تسہیل وتشریح کی جانب ہر دور اور ہر دائرے میں اہل فن نے خصوصی اعتناء کیا اور شرحیں لکھیں۔ برصغیر ھند وپاک کی اردو زبان بھی اس شرف سے مالا مال ہوئی، اس خوبصورت زبان میں بھی ''شاطبیۃ'' کی مفصل اور مختصر شرحیں لکھی گئی۔ اس وقت ہمارے سامنے اس کی تشریحی خدمت کی ایک سنہری کڑی، جناب مولانا المقری فیاض الرحمٰن صاحب علوی پاکستانی زیدمجدہٗ کی بڑی عمدہ اور مفید شرح ہے۔

میں نے جہاں تک اس کتاب کو دیکھ رکھا ہے، اس سے بخوبی اندازہ ہوجاتا ہے، کہ شارح نے بڑی محنت سے ایک نافع اور نفیس شرح شائقین علم القراءۃ کیلئے تیار کردی ہے، اندازِ تشریح اور بیانِ مسائل بڑا عمدہ ہے، مسائل کو آسان تر کرنے کیلئے نقشے دئے گئے ہیں، جو بہرحال اغلب الافادہ ہے۔ میں مصنف کو دل کی گہرائیوں کے ساتھ مبارکباد پیش کرتے ہوئے جلد طباعت کی تمنا کرتا ہوں، اور شائقین علم قراءات کو اس سے بیش از بیش استفادہ کی سفارش بھی۔

اللہ تعالیٰ اپنی شایانِ شان اُسے قبولیت عطا فرمائے۔ اٰمین **ابوالحسن اعظمی** خادم شعبہ تجوید وقراءات دارالعلوم دیوبند الھند (انڈیا)

۱۰ ذی قعدہ ۱۴۲۸ھ

تقریظ

الشیخ عبدالمنان عبدالرزاق (مكّة المكرّمة)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم

اما بعد : مسجدالحرم میں بندہ کوعزیزی محترم حضرت مولانا قاری فیاض الرحمٰن علوی صاحب ممبرقومی اسمبلی پشاور نے اپنی کتاب ''العلویۃ'' جوکہ شرح ''الشاطبیۃ'' کاقلمی مسودہ پیش کیا، چیدہ چیدہ تفصیلات انکی زبانی معلوم ہوکر بے حدخوشی ہوئی۔

یہ قرآن الکریم کااعجاز ہے، کہ ہرزمانہ میں ہزاروں محققین شب وروزاس کی تحقیق میں لگے رہتے ہیں، دل سے دُعاہے، اللہ پاک قبولیت عام وتام عطافرمائے، آمین ثم آمین۔

خادم علماء: عبدالمنان عبدالرزاق

مسجدالحرام ۲ جمادی الثانی ۱۴۲۷ھ بمطابق ۳۰ مئی ۲۰۰۶ء

تقریظ

القاری الشیخ محمد تقی الاسلام دھلوی

اَلْحَمْدُ لِوَلِيِّهٖ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِنَبِيِّهٖ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ

اَمَّـا بَـعْـدُ : زیرنظر شرح شاطبیہ ہمارے قابل قدر پیارے محترم مولینا قاری فیاض الرحمٰن علوی زیدمجدہ کی تازہ تالیف ہے جو بہت سی خوبیوں کی حامل ہے، مثلاً:

(۱) اشعار کا ترجمہ مختصر اور مطلب خیز ہے۔(۲) النحو والعربیۃ کے عنوان سے ہر شعر کی جامع نحوی ترکیب ہے، جو عربی دان حضرات کیلئے خوبصورت علمی ذخیرہ ہے۔(۳) مشکل کلمات کی پیچیدہ وجوہ کو جدول کے ذریعہ آسان کیا ہے۔

(۴) متقدمین نے ادغام صغیر اور ادغام کبیر کی اجمالی تعداد لکھدی ہے، مگر تلاش کرنے والے کمی بیشی کے شکار ہو جاتے ہیں مؤلف نے بِحَمْدِ اللّٰهِ تمام ادغامات کی تعداد سورۃ اور رکوع کے ساتھ پیش کی، جو بہت بڑا کارنامہ ہے، اور یہ گتھی بڑی عرق ریزی کے بعد سلجھی ہے۔ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ وَالشُّكْرُ.

ہیرہ کی قدر جوہری ہی جانے: بظاہر ادغامات کی یہ طویل بحث فضل عبث اور لایعنی معلوم ہوتی ہے، مگر جو اس کی اہمیت کو سمجھتے ہیں، وہ مؤلف کو داد اور دُعائیں دیں گے(۵) جن کلمات کی رسم توقیفی اور خلاف قیاس ہے، الرسوم کے عنوان سے اس کی وضاحت کی ہے(۶) اختتام آیت کی علامت گول دائرہ ٥ ہے، جو اٰيَةٌ کی تاء مدورہ ہے، اور یہ آیت دو طرح کی ہے(۱) اتفاقی، اور اکثر یہی ہیں۔ (۲) اختلافی، جن میں آئمہ ناقلین کا اختلاف ہے، کہ بعض کے نزدیک ہے، اور بعض کے نزدیک نہیں، اور آیتوں کا شمار سات آئمہ سے صحیح سند کے ساتھ منقول ہے، اور یہ علم توقیفی ہے، قابل قدر مؤلف نے اختلافی آیات کی وضاحت کی ہے کہ فلاں امام نے اس کو آیت شمار کیا ہے، اور فلاں کے نزدیک یہ آیت نہیں۔ علم الفواصل کے نام سے یہ عمیق اور مقدس علم معروف ہے، آج کل اس علم کے پڑھنے پڑھانے کا رواج نہیں رہا۔

(۷) قراء کی ایک جماعت تو بین السورتین بِسْمِ اللّٰهِ پڑھتی ہے، اور حمزہ وصل کرتے ہیں، اور بصری، شامی کیلئے سکتہ اور وصل دونوں ہیں، اور ورش کیلئے سکتہ، وصل، بسملہ تینوں ہیں، ان حضرات کیلئے کچھ اور بھی وجوہ ہیں، جو اُصول کے ابواب میں آئیں گی، اس طرح بین السورتین ایک ایک کیلئے کئی کئی وجوہ ہو جاتی ہیں، پھر ان میں سے بعض وجوہ ناجائز ہیں، موصوف نے اختصاراً ہر جگہ بین السورتین کی جائز وجوہ کی صرف تعداد لکھی ہے، ان وجوہ کو سمجھنا آپ پیارے طلباء کا کام ہے، اس محنت سے فہم وذہانت میں اضافہ ہوگا، ان شاء اللّٰہ.

اختتام: بندہ عاجز صرف ان سات چیزوں کے ذکر پر بس کرتا ہے، مختصر یہ کہ یہ شرح علمی جواہرات کا خزینہ ہے۔
ربِّ کریم پیارے مؤلف کو ہم سب کی طرف سے جزاءِ خیر عطاء فرمائے، اور مزید ترقی عطاء فرمائے۔ آمین یا الٰہ العرش العظیم حیرت کن محنت: مؤلف کی مصروفیات کا علم رکھنے والے حیرت زدہ ہوں گے، کہ اس قدر مصروفیات میں اتنا عظیم الشان اور مشکل ترین کام کیسے ہوگیا۔ یاد رکھیں، جو غار نور میں مکڑی اور کبوتری سے کام لے سکتا ہے، اس قادر مطلق کیلئے یہ کوئی مشکل نہیں۔ وَمَاذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ ۔ پیارے مؤلف کی طرف سے بندہ عاصی کہتا ہے۔ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ.

پیارے مؤلف ہمارے شیخ حضرت سیّدی وسندی شیخ القراء قاری محمد شریف صاحب رحمہ اللہ وقدّس سرہٗ کے قابل قدر اور پیارے شاگرد ہیں۔ مانسہرہ میں مؤلف نے حافظ محمد امیر صاحب رحمہ اللہ سے قرآن مجید حفظ کیا، اور تجوید کی تکمیل کی، اس زمانہ میں بندہ بھی مانسہرہ میں تجوید کا مدرس تھا، بندہ نے مؤلف کو ترغیب دی کہ اب لاہور جا کر حضرت شیخ کے ہاں قراءات سبعہ پڑھیں یہ تیار ہوگئے اور لاہور پہنچ کر گرمی کا مقابلہ کیا، اور استقامت کا پہاڑ بن کر چمکے۔ بندہ نے دیکھا ہے، کہ یہ حفظ کے زمانہ میں بھی محنتی اور وقت کی قدر کرتے تھے، الحمدللہ۔ ربِّ کریم محض اپنے لطف وکرم سے موصوف کے علم وعمل اور حسنات اور آپ کے علمی مرکز میں ترقی اور برکت عطاء فرمائے، آمین۔

وضاحت: آخر میں یہ بھی ذکر کردوں، کہ اگرچہ مؤلف نے مصر میں طیبہ پڑھی ہے، لیکن اس کی باقاعدہ سند بندہ سے حاصل کی ہے، ایسے ہی مولینا قاری احمد میاں تھانوی (لاہور)۔ مولینا قاری حاجی محمد صاحب (دائرہ دین پناہ ضلع مظفر گڑھ)۔ مولینا قاری عبدالمالک صاحب (دارالعلوم کراچی ۱۴)۔ الشیخ عطاء الرحمٰن (مدینہ منورہ) نے طیبہ کی سند بندہ سے حاصل کی ہے، یہ سب اس کے اہل ہیں، اور یہ شرعاً جائز ہے، جیسے امام جزری رحمہ اللہ نے طیبہ کے مکمل ہونے پر عام اعلان فرمادیا تھا، کہ میرے ہم عصر جو اہل ہیں، ان سب کو میری طرف سے طیبہ پڑھانے روایت کرنے اور سند جاری کرنے کی اجازت ہے۔
باری تعالیٰ: اخلاص کے ساتھ فن کی خدمت کرنے کی تازندگی توفیق عطاء فرماتا رہے، اور جملہ عیوب سے بچائے آمین ثم آمین . واخر دعوانا ان الحمد للّٰہِ ربّ العلمین، وصلّی اللّٰہُ علیه واٰلِهٖ وصحبه وسلّم وارحمنا وحشرنا معهم برحمتک یاأرحم الرّا حمین .

: محتاج دُعا: محمد تقی الاسلام دھلوی

ہفتہ: ۱۱ شعبان المعظم ۱۴۲۸ھ ۔ ۲۵ اگست ۲۰۰۷ء وقت: رات ایک بج کر ۴۲ منٹ

فہرست

ارباب علم وفضل کی خدمت میں عرض

شاطبیہ قرأت سبعہ کی شہرہ آفاق درسی کتاب ہے، اور زیرِ نظر شرح العلوية على الشاطبية استاذ محترم فضيلة الشيخ المقری فياض الرحمن العلوی کی کاوشوں کا ثمرہ ہے ، میں نے کمپوزنگ کے دوران انتہائی احتیاط سے کام لیا ہے، اور تکمیل کے بعد بار بار نظرِ ثانی کی ہے ، لیکن باوجود کوشش واحتیاط کہیں نہ کہیں کمپیوٹر میں حروف وکلمات بے ترتیب ہوجاتے ہیں ، اس لئے اہل علم حضرات سے عرض ہے ، کہ اگر کہیں کوئی غلطی نظر آئے، تو براہ کرم راقم وناشر کو مطلع فرماویں یا مندرجہ ذیل نمبر پر براہ راست رابطہ کریں، تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہوجائے، شکریہ ۔

قاری سید جمال الدین الترمذی

اُستاذ شعبہ تجوید مرکزی دارالقرآ نمکمنڈی پشاور 5956454 0300

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ الذی خلق الانسان وعلّمہ البیان والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدناومولانا محمد مھبط الوحی والقر ان ، وعلیٰ الہ واصحابہ الذین اتبعوہ با لّلسان والاحسان ۔

امّا بعد : اللہ ربّ العزّت کا بندہ ناچیز پراحسان عظیم ہے، کہ ایک عرصہ مدید سے قرآن کریم کے شعبہ تجوید وقراءات کی خدمات میں بندہ کی صبح وشام بسر ہورہی ہے، طلباء کی عربی استعداد کی کمزوری کا ایک عرصہ سے جائزہ لینے کے بعد علاّمہ شاطبی کے مشہور قصیدہ حرز الامانی وجہ التھانی المعروف شاطبیۃ کی اردو زبان میں ایک مختصر اور جامع شرح کی ضرورت شدّت سے محسوس کی جاتی رہی، تاہم اس سلسلہ میں حضرت شیخ التجوید والقراٰۃ استاذ العلماء والقراٗ مولانا قاری فتح محمد صاحب مداللہ فیوضہم کی عنایات رحمانی شرح حرز الامانی کے بعد قلم اُٹھانے کی جرأت نہیں ہورہی تھی ۔ مگر اس شرح کی ضخامت اور مختلف اقوال وتوجیہات جو شرح میں اختیار کی گئی ہیں، ان سے ترجیحی اقوال کو نکال کر یاد رکھنا آج کے دور کے طلباء کی سہل نگاری کے پیش نظر دُشوار نظر آرہا ہے، اور اکثر دوست واحباب اس کا تقاضا بھی کررہے ہیں، اسلئے اللہ ربّ العزّت کی توفیق اور نصرت کے بھروسے پر اس کام کا آغاز کررہا ہوں، اللہ ربّ العزّت سے دُعا ہے، کہ وہ اپنی خاص رحمت وکرم سے اسے پایہ تکمیل تک پہنچائیں، اور طلباء کے لئے نافع اور مجھ پُر تقصیر کیلئے نجات دارین کا ذریعہ بنائیں، اس پوری شرح میں عنایت رحمانی سے استفادہ میرے پیش نظر ہے، بلکہ یہ شرح حقیقتاً اس کی ایک تلخیص ہوگی۔

وَنَادَیْتُ اَللّٰھُمَّ یَا خَیْرَ سَامِعٍ …… اَعِذْنِیْ مَنَ التَّسْمِیْعِ قَوْلًا وَّمَفْعَلَا

فیاض الرحمٰن العلوی

سات حروف پر قرآن کریم کا نزول

اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُ وْ امَاتَیَسَّرَ مِنْہُ (بخاری ومسلم متفق علیہ) ۔

بے شک یہ قرآن مجید سات حروف پر نازل کیا گیا، اس میں جو آسان ہو، اسے پڑھو۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ میں ہشام ابن حکیم کو سورۃ فرقان دوسری طرح پڑھتے ہوئے سنا تو میں نے پوچھا کہ یہ سورت آپ نے کس سے پڑھی ، تو انہوں نے کہا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے، میں انکو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس لے گیا، اور واقعہ عرض کیا تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ہم دونوں سے سن کو درست بتایا، اور فرمایا، اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ فَا قْرَءُ وْا مَا تَیَسَّرَ مِنْہُ (بے شک یہ قرآن مجید سات حروف پر نازل ہوا ہے، پس پڑھو اس میں جو آسان ہو ۔

عَنْ اُبَيّ ابْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلَ فَقَالَ يَا جِبْرِيْلُ اِنِّي بُعِثْتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيِّيْنَ مِنْهُمْ وَالْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ (رواہ الترمذی) ۔

حضرت اُبی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے ملاقات کی ،آپ نے فرمایا اے جبریل میں ان پڑھ امّت کی طرف بھیجا گیا ہوں ان میں بوڑھے بوڑھیاں اورلڑکے لڑکیاں ہیں، اوران میں ایسے بھی ہیں، کہ انھوں نے کوئی کتاب کبھی نہیں پڑھی، جبریل علیہ السلام نے کہا اے محمد ﷺ قرآن سات حروف پر اُتارا گیا ہے (اسکو ترمذی نے روایت کیا)۔

سبعہ احرف کی حدیث صحت اور تعدد طرق کے اعتبار سے متواتر ہے، جو مختلف کتب احادیث میں الفاظ کے فرق سے بیان ہوئی ہے۔ امام ابوعبید قاسم بن سلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں، کہ یہ حدیث متواتر ہے، اور محقق ابن الجزری رحمہ اللہ نے اس حدیث کے طرق کو مستقل ایک کتاب کی شکل میں جمع فرمایا ہے، آپ فرماتے ہیں، کہ متن کے اختلاف کے ساتھ اس حدیث کو مندرجہ ذیل سترہ صحابہ کرام اور ایک صحابیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے روایت کیا ہے ۔

(۱) حضرت عمرؓ (۲) ہشام بن حکیمؓ ابن حزام (۳) عبدالرحمٰن بن عوفؓ (۴) ابی ابن کعبؓ (۵) عبداللہ ابن مسعودؓ (۶) معاذ ابن جبلؓ (۷) ابوھریرۃؓ (۸) عبداللہ بن عباسؓ (۹) ابوسعید خدریؓ (۱۰) حذیفہ بن الیمانؓ (۱۱) ابوبکرہ (۱۲) عمرو ابن العاصؓ (۱۳) زید ابن ارقمؓ (۱۴) انس بن مالکؓ (۱۵) سمرہ ابن جندبؓ (۱۶) عمر ابن ابی سلمہؓ (۱۷) ابوجہم ابوطلحہ (۱۸) ام ایوب انصاری رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

حافظ ابویعلی موصلی مسند کبیر میں لکھتے ہیں، کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک روز منبر پر کھڑے ہوکر صحابہ کرامؓ سے کہا، میں ان حضرات کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جنہوں نے نبی ﷺ سے یہ الفاظ سنے ہیں، وہ کھڑے ہو جائے۔ (اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ كُلُّهَا شَافٍ وَ كَافٍ) اس پر صحابہ کرامؓ کی اتنی بڑی جماعت مسجد میں کھڑی ہوگئی جس کی گنتی نہیں ہوسکتی، اورسب نے اس پر گواہی دی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ میں بھی اس پر گواہ ہوں، حافظ ابوشامہ نے اس حدیث پر اہل علم کی مختلف بحثوں کو ایک کتاب میں جمع کیا ہے ۔

سبعہ احرف (وسات حروف) کے معنیٰ ومراد

حرف کی تعریف اہل لغت کے ہاں: لغوی معنیٰ: (۱) حافہ (۲) ناحیہ (کنارہ) (۳) طرف (۴) وجہ (۵) حد (۶) کسی چیز کا ٹکڑا ۔ حروف ہجا کو بھی حرف کہتے ہیں، گویا وہ بھی کلمہ کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے، اور حدیث میں جو حرف ہے، لغوی اعتبار سے وجہ، اور مجازاً قراٴت کے معنیٰ میں ہے، حافظ ابوعمرو دانیؒ فرماتے ہیں، کہ حدیث میں جو اَحْرُف استعمال ہوا ہے، اس کے دو معنیٰ ہو سکتے ہیں، (۱) وجہ یہ لغوی معنیٰ ہیں، یعنی قرآن مجید سات وجوہ پر نازل ہوا ہے۔ (۲) قراءات یہ مجازی معنیٰ ہیں، اسکی وجہ یہ ہے، کہ عرب کی عادت ہے، کہ کبھی کسی چیز کا وہ نام بھی رکھ دیتے ہیں، جو اسکے جز ومقارب یا سبب یا اس سے تعلق رکھنے والی چیز کا نام ہوتا ہے چونکہ مختلف قراٴتیں حرف ہی میں تغیر ہونے سے پیدا ہوتی ہیں، حرکات کی تبدیلی ایک حرف کا دوسرے سے ابدال تقدیم وتاخیر۔ امالہ، کمی، زیادتی یہ سب تبدیلیاں حرف ہی میں ہوتی ہیں، اسلئے ان کی عادت اور ان کے استعمال کے مطابق نبی ﷺ نے قراٴت کو مجازاً احرف فرمادیا ہے، پس یہاں کل کی بجائے جزء کا نام استعمال ہوا۔ محقق ابن الجزریؒ فرماتے ہیں، کہ حدیث میں دونوں معنیٰ مراد ہو سکتے ہیں، لیکن قوی قول یہ ہے، کہ نبی ﷺ کے ارشاد اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ میں تو اَحْرُف سے مراد وجوہ لی جائیں، اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول سَمِعْتُ هِشَامًا يَقْرَءُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں حروف سے قراءات مراد لی جائیں۔

سات حروف کے مقصد میں مختلف اقوال

(اس میں تقریباً چالیس اقوال ہیں) "ثعلبؒ ، زہریؒ ، ابن عطیہؒ ، ابوعبیدؒ ، ابوعمرو دانیؒ اور اکثر محققین وجمہور اہل اداء کی رائے "یہ حضرات فرماتے ہیں، کہ سات حروف سے سات لغات مراد ہیں، مگر اس میں اختلاف یہ ہے، کہ یہ لغت کس کس قبیلہ کے ہیں، ابوعبید کے قول پر قریش ، ہذیل ، ثقیف ، ہوازن ، کنانہ ، تمیم ، یمن ان سات قبیلوں کے لغات ہیں، یعنی قرآن کا کچھ حصہ قریش کے لغت میں ہے، اور کچھ ہذیل کے لغت میں، اور پانچ بھی اسی طرح ہیں، اور دیگر حضرات کہتے ہیں، کہ پانچ لغت تو ہوازن کے پانچ شعبوں (اسد ، ثقیف کنانہ ، ہذیل ، قریش کے ہیں) اور دو لغت تمام اہل عرب کی زبانوں کے۔ تاہم ان تین چیزوں پر اجماع ہے، (۱) جبریل ، اَرْجِهْ ، هَيْتَ ، اُفٍّ ، هَيْهَاتَ وغیرہ۔ قلیل کلمات کے علاوہ ہر ایک کلمہ سات طرح سے نہیں پڑھا جاتا۔ (۲) عوام کے گمان کے مطابق ان سات حروف سے قراء سبعہ مراد نہیں اسلئے کہ جب نبی ﷺ نے سبعہ احرف کی حدیث ارشاد فرمائی تھی، اس وقت قراٴ

سبعہ کا وجود بھی نہیں تھا، ان کی قراتوں کو چوتھی صدی میں ابوبکر بن مجاہد متوفی ۳۲۴ھ نے جمع کیا، ان قراتوں کی شہرت اتنی زیادہ ہوئی کہ عامۃ الناس کو یہ غلط فہمی پیدا ہوگئی کہ سبعہ احرف سے یہ سات قراءات مراد ہیں جو غلط ہے۔

(۳) قراء سبعہ کی قراتیں اور ان کے ماسوا کی یعنی قراءات ثلاثہ متم عشرہ، یا جو ان کی شرائط پر دیگر متواترہ قراتیں ہیں، ان ہی سات حروف میں سے ہے۔

محقق ابن الجزریؒ کی تحقیق

محقق علامہ جزریؒ فرماتے ہیں، کہ میں قرآن کے سات حروف پر نازل ہونے کی حدیث میں تیس سال کے عرصہ سے زیادہ تک غور کرتا رہا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اسکا ایک مطلب ظاہر فرمادیا، ممکن ہے وہ صحیح ہو، وہ یہ کہ میں نے صحیح، شاذ، ضعیف، منکر قراءات کو تلاش کیا، تو ان کے تغیر کو ذیل کی سات قسموں سے باہر نہیں پایا، یعنی ان ہی سات قسموں میں سے کسی نہ کسی طرح کا تغیر ہوتا ہے۔

(۱) حرکات میں تغیر ہو مگر لفظ کی صورت و معنی میں تغیر نہ ہو، جیسے یَحْسَبُ یَحْسِبُ اور بِالْبُخْلِ بِالْبَخَلِ اسمیں چار وجوہ میں دوسری دو شاذ ہیں۔ (۲) حرکات و معنی میں تغیر ہو جائے صورت میں نہ ہو، جیسے فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ اور اٰدَمَ كَلِمٰتٌ ۔ (۳) حروف اور صورت میں تغیر ہو جائے مگر معنی میں نہ ہو، جیسے بَسْطَةً ، بَصْطَةً، اَلصِّرَاطَ ، اَلسِّرَاطَ ۔ (۴) حروف اور معنی میں تغیر ہو جائے مگر صورت میں نہ ہو جیسے تَبْلُوْا ، تَتْلُوْا ، نُنَجِّيْكَ ، نُنَحِّيْكَ (۵) حروف، معنی، صورت تینوں میں تغیر ہو جائے جیسے اَشَدَّ مِنْكُمْ ، اَشَدَّ مِنْهُمْ ، يَاْتَلِ ، يَتَاَلَّ ۔ (۶) تقدیم و تاخیر کا تغیر، جیسے فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ اور فَيُقْتَلُوْنَ وَ يَقْتُلُوْنَ (۷) حروف کی زیادتی و کمی کا تغیر، وَاَوْصٰى ، وَوَصّٰى اور جہاں تک اصولی اختلاف قراءت کا تعلق ہے، جیسے اظہار، ادغام، روم، اشمام، تفخیم، ترقیق، مد، قصر، امالہ، فتح تقلیل، تحقیق، تسہیل، ابدال، نقل وغیرہ سو ان میں لفظ و معنی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی صرف کیفیت ہی میں ہوتی ہے، اور اگر یہ تسلیم کر لیں کہ ان میں بھی لفظ میں تغیر ہوتا ہے، تو پھر یہ ان سات میں سے پہلی قسم میں داخل ہونگے محققؒ فرماتے ہیں، پھر ہم نے دیکھا تو ابوالفضل رازیؒ اور ابن قتیبہؒ نے بھی دوسرے عنوان سے یہی تقریر کی ہے۔

شرح کی خصوصیات

(۱) ہر شعر کا سلیس ترجمہ، ترکیب نحوی اور مختصر مفہوم بیان کیا گیا ہے۔

(۲) قرأ کی بعض کلمات میں زیادہ وجوہ کو جدول میں ظاہر کیا گیا ہے۔

(۳) فرش میں اختلافی کلمات کی نحوی تشریح کے ساتھ تفسیری تشریح بھی قدر اختصار سے کی گئی ہے۔

(۴) ہر سورت کے شروع میں آیات کا اختلاف اور بین السورتین جائز وجوہ بیان کی گئی ہے۔

(۵) ہر سورت کے آخر میں یاءات اضافت اور ادغام کبیر مثلین، متقاربین، اور صغیر مختلف فیہ کو جدول میں ظاہر کیا گیا ہے۔

(۶) ہر سورت کے بعض کلمات کی رسم کو الرسوم کے عنوان سے واضح کیا گیا ہے۔

جن کتب سے استفادہ کیا گیا

کنز المعانی (شعلہ) (امام ابوعبداللہ محمد بن احمد الموصلی۔ عنایات رحمانیہ (حضرت العلامہ قاری فتح محمد)۔ امانیہ (المقری اظہار احمد تھانوی)۔ شرح ملاعلی القاری رحمہم اللہ۔ تلخیص المعانی (المقری تقی الاسلام)۔

النفخات قاسمیہ (ابوالحسن علی اعظمی ، دارالعلوم دیوبند دامت برکاتھم ۔

سوانح علامہ شاطبیؒ

امام شاطبیؒ کا نام ابوالقاسم بن فیرُّہ بن خلف بن احمد شاطبی اندلسی رعینی ہے، آنکھوں سے نابینا تھے ۵۳۸ھ کے اواخر میں شاطبہ میں پیدا ہوئے۔

امام شاطبیؒ اپنے ملک میں ابوعبداللہؒ بن ابی العاص نفریؒ کی خدمت میں رہ کر ماہر فنِ قراءات ہوئے، اس کے بعد شہر بلنسہ تشریف لے گئے، جہاں تیسیر (لامام ابی عمرو دانیؒ) امام ابن ھذیلؒ کی خدمت میں پڑھی اور قرأت میں اجراء کیا، اور وہیں آپ نے علم حدیث پڑھا، شیخ ابوعبداللہ محمد بن حمیدؒ سے کتاب سیبویہ، کامل للمبرّد اور ادب الکاتب (لابن قتیبہ) میں مہارت حاصل کی۔

اس کے بعد براہ اسکندریہ حج کے لئے روانہ ہوئے اور سکندریہ کے ماہر فضلاء جیسے ابوطاہر سلفی وغیرہ سے سماع کیا۔

مصر کے حکمران قاضی فاضل کو جب علامہ شاطبی کی خبر پہنچی، تو انھوں نے علامہ شاطبی سے رابطہ کیا، اور ان کو قاہرہ کے مدرسہ فاضلیہ کا شیخ مقرر کیا، اور جلد ہی شیخ القراءات کے طور پر صدر نشین ہو گئے، اسی دوران علامہ شاطبیؒ نے اپنے چار مشہور قصائد تصنیف فرمائے۔

(۱) حرز الامانی: جس میں تیسیر کا اختصار کیا ہے، تیسیر فن قراءات پر امام ابوعمرو عثمان بن سعید دانیؒ کی مشہور کتاب ہے۔

(۲) عقیلۃ اتراب القصائد: مصاحف عثمانیہ کے رسم میں امام دانیؒ کی کتاب مقنع کا اختصار ہے۔

(۳) ناظمۃ الزّھر فی علم الفواصل: اس میں بھی علامہ دانیؒ کی کتاب البیان فی عدّ ای القرآن کا اختصار ہے۔

(۴) قصیدہ دالیہ: جو ابن عبد البرؒ کی کتاب التمہید کی تلخیص پر مشتمل ہے۔

امام شاطبیؒ علوم قرآن، حدیث اور لغت میں سند کی حیثیت رکھتے ہیں، وہ اٰیَۃٌ مِّنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ تھے، علمی توانائی کے ساتھ وہ زاہد اور متورّع تھے، اور اعلیٰ درجہ کے متقی اور صلحاء میں سے تھے۔

امام کی وفات ۲۸ جمادی الاخریٰ ۵۹۰ھ میں ہوئی، قاضی فاضل کے مقبرہ میں دفن ہوئے، جو قاہرہ میں جبل مقطم کے دامن میں ہے۔

مقدمہ

﴿مبادی علم قراءات﴾

(۱) **تعریف**: هُوَ عِلْمٌ يُعْرَفُ بِهِ اِخْتِلَافُ كَلِمَاتِ الْوَحْيِ الْقُرْاٰنِيِّ.

قرأت اس علم کو کہتے ہیں، جس سے کلمات قرآنیہ میں قرآن مجید کے ناقلین کا وہ اتفاق اور اختلاف معلوم ہو، جو حضور صلّی اللہ سے سننے کی بناء پر ہے، کسی کی رائے کی بناء پر نہیں۔

(۲) **موضوع**: علم قرأت کی موضوع کلمات قرآنیہ ہیں، کیونکہ اس میں ان کلمات ہی کے تلفظ کے حالات کی بحث کی جاتی ہے۔

(۳) **ثمرہ (فائدہ)**: اس علم سے قرآن مجید تبدیلی اور غلطی سے محفوظ رہتا ہے، اور آئمہ کرام کی سب قرأتیں بھی معلوم ہو جاتی ہیں۔

(۴) **فضیلت**: علم قرأت تمام علوم سے افضل ہے، اسلئے کہ اسکا تعلق کلام الٰہی سے ہے، جو اشرف الکلام ہے

(۵) **نسبت**: علم قرأت دوسرے سے بالکل جدا اور ممتاز علم ہے۔

(۶) **واضع**: آئمہ قرأت، بعض کی قول پر ابو عمر حفص ابن عمر دوری۔

(۷) **نام**: علم قرأت ہے، جس کی جمع قراءات ہے، یعنی وہ وجہ جس کے موافق پڑھا۔

(۸) **استمداد**: علم قرأت کا استمداد اور سہارا آئمہ کرام کی ان صحیح اور متواتر نقلوں سے ہے، جو انہیں آنحضرت صلّی اللہ

علیہ وسلم سے پہنچی ہیں، یعنی کسی کا ایجاد کیا ہوا نہیں ہے ۔

(۹) **حکم:** علم قرأت کا سیکھنا اور سکھانا واجب علی الکفایہ ہے، پس اگر ایک بھی نہ سیکھے تو سب کے سب گنہگار ہونگے ۔

(۱۰) **مسائل:** قواعد مثلاً جب دو ہمزہ ایک کلمہ میں جمع ہوں تو بعض قراُ حضرات دوسرے ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں وغیرہ ۔

قراءات کی صحت کی شرائط

(۱) صحیح متصل سند سے ثابت ہو، یعنی اس کی سند نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم تک پہنچی ہو ۔

(۲) رسم عثمانی کی مطابقت تحقیقاً ظاہراً یا احتمالاً وتقدیراً ۔

(۳) عربی لغات ونحوی وجوہ میں سے کسی ایک کی موافقت ۔

(۴) اگر پہلی شرط مختل ہو، تو دوسری دونوں شرائط کے باوجود قرأت شاذہ ہوگی، دوسری دونوں شرائط تقویت کیلئے ہیں، اصل چیز سند صحیح کا ہونا ہے ۔

مقدمة الكتاب

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

(۱) بَـدَأْتُ بِبِسْـمِ الـلّٰـهِ فِـي الـنَّـظْـمِ أَوَّلَا ۱ تَبَـارَكَ رَحْـمَـانًـا رَّحِـيـمًـا وَّمَـوْئِلَا

ترجمہ : میں نے نظم میں اول بار بسم اللہ سے ابتداء کی ، وہ اللہ تعالیٰ بہت برکتوں والا ہے،اس حال میں کہ وہ بے حد مہربان نہایت رحم والا اور جائے پناہ ہے ۔

توضیح: اس شعر میں حدیث (كُلُّ أَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَمْ يُبْدَأْ فِيْهِ بِبِسْمِ االلّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَهُوَ أَقْطَعُ یعنی جو شاندار کام بسم اللہ سے شروع نہ کیا جائے، تو وہ بے برکت ہو جاتا ہے) پر عمل کیا ہے ۔

﴿النحو و العربیة﴾

بَدَأَ باء سے اور باء کے بغیر دونوں طرح متعدی ہوتا ہے۔ اَوَّلًا بَدَأْتُ کا ظرف ، اَیْ بَدَأْتُ فِيْ أَوَّلِ مَرْتَبَةٍ مِنْ مَرَاتِبِ الْإِبْتِدَاءِ . تَبَارَكَ مستانفه ای تَكَاثَرَ خَيْرُهٗ وَتَوَاتَرَ نِعْمَتُهٗ . رَحْمٰن رَحِيم ، مَوْئِل تینوں کا نصب، حال مؤکد یا تمیز یا أَعْنِيْ کا مفعول ہونے کی وجہ سے ہے ۔

مَوْئِلُ اگر چہ اسماء الٰہیہ میں سے نہیں، مگر اس کے معنی مرجع کے ہیں، إِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ وَإِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ. اَللّٰه، عَلَم ذات باری تعالیٰ مشتق اَلَهَ يَأْلَهُ سے لَتَحَيَّرُ الْعُقُوْلَ .

(۲) وَثَـنَّـيْـتُ صَـلَّـى الـلّٰـهُ رَبِّـيْ عَـلَـى الـرِّضَـا ۲ مُـحَـمَّـدٍ نِ الْـمُـهْـدَىٰ إِلَـى الـنَّـاسِ مُـرْسَـلَا

ترجمہ: اور میں نے دوسری مرتبہ یہ کہا، کہ رحمت نازل فرمائے، اللہ تعالیٰ (یعنی) میرا رب پسندیدگی والی ذات (یعنی) محمد ﷺ پر جو (امت کو) بطور تحفہ دیئے گئے ہیں، حالانکہ وہ (تمام) لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں الرِّضٰی ؛میں لَعَلَّكَ تَرْضٰی (طٰه) مُهْدَاةٌ میں حدیث إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ (یعنی میرا وجود ایسی رحمت ہے، جو لوگوں کو تحفہ دی گئی ہے) مُرْسَلًا میں آیت شریف وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ کی طرف شعر میں اشارہ کیا گیا ہے ۔

(۳) وَعِـتْـرَتِـهٖ ثُـمَّ الـصَّـحَـابَةِ ثُـمَّ مَـنْ ۳ تَلَاهُـمْ عَـلَـى الْإِحْـسَـانِ بِـالْـخَـيْـرِ وُبَّلَا

ترجمہ: اور آپ کی آل اور اہل بیت پر بھی، اور پھر صحابہ کرام پر، پھر ان تابعین پر جنہوں نے خلوص نیت سے ان کی پیروی کی ہے (حق تعالیٰ رحمت کاملہ نازل فرمائے) اس حالت میں کہ خیر کے پہنچانے میں وہ تیز بارشوں کی طرح ہیں۔

توضیح: عِتْرَة ، نبی اکرم ﷺ کے قرابت دار، صحابی، نبی ﷺ کی زیارت وصحبت جس کو ایمان کی حالت میں نصیب ہوئی، اور ایمان پر خاتمہ ہوا۔ تابعی ، جس نے صحابی کی زیارت کی۔ اهل بیت ، آپ کی پاک بیویاں اور قریبی رشتہ دار دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے ۔ خیر ، علم قرآآت و علوم نبویه علٰی صاحبها التحیة والسلام . مَنْ تَلا هُمْ تِلْوًا سے پیروی ، مراد تابعین هیں . عَلَی الاحْسَانِ ای بالاحسان . وُبَّلا وابل سے تیز بارشیں ۔

فائده: چونکہ درود بے انتہا برکتوں کا ذریعہ ہے، اور جس کلام کے شروع وآخر میں اللہ تعالٰی کی حمد اور درود وسلام ہو، اس میں کمال پیدا ہو کر اس کا نفع عام ہو جاتا ہے، اسی وجہ سے تمام مصنفین اپنی تصنیفات میں ایسا ہی کرتے ہیں، اور ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی طریق پر عمل کیا ہے، درود شریف کے فضائل حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمة الله علیه کی کتاب میں طلباء ضرور پڑھیں۔

اور میری کتاب الحزب الاعظم میں بھی مختصر فضائل اور خاص خاص درود شریف موجود ہیں، یاد کریں ۔

مسئله: عمر میں ایک دفعہ درود کا پڑھنا کلمہ طیبہ کی طرح فرض ہے، نبی ﷺ کا ذکر مبارک جس مجلس میں ہو ایک دفعہ درود کا پڑھنا واجب اور ہر دفعہ مستحب ہے، جب آپ ﷺ کا مبارک نام لکھا جائے تو زبان سے بھی پڑھیں اور پورے الفاظ ﷺ لکھیں صرف "ؐ" لکھنے پر اکتفاء نہ کریں، ابوزکریا رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک شخص کاغذ بچانے کی غرض سے درود نہیں لکھتا تھا، اس کی نحوست سے اس کے دائیں ہاتھ میں آکلہ کا مرض پیدا ہوا جس سے اس کا ہاتھ گل گیا ۔

﴿النحو والعربیّه﴾

ثَنّی بِهٖ اَیْ جَعَلَهٗ ثَانِیًا ، تعدیہ کی باء ضرورت شعر کی وجہ سے حذف ہوگئی ہے ۔ صلّی اللّٰہ لفظاً جملہ خبریہ ہے اور معناً انشائیہ ہے، اور یہ مفعول ہے، ثَنَّیْتُ کا بنـاءِ جار مقـدر ای ثَنَّیْتُ بِهٰذَ اللَّفْظِ اَوْ مفعولُ قَائِلًا منصوبُ المحل بِنَزْ عِ الْخَافِضْ . رَبِّیْ مرفوع ہے، بَدَلاً مِنْ فَاعِلِ صَلّٰی . صَلوٰة اللہ کی جانب نسبت ہو تو رحمت مراد ہے ۔ الرِّضٰی ای نَفْسِ الرِّضٰی، یا بتقدیر ذِی الرِّضیٰ یا بمعنٰی الرَّضٰی وَالْمَرْ ضِیْ مُحمّد محمود کا مبالغہ ہے، جو صفتیت سے منقول ہو کر علم بن گیا، بدل ہے الرِّضٰی سے، یا عطف بیان ہے اِلَی متعلق اَلْمُهْدٰی کے یا مُرْسَلًا . ثُمَّ تخصیص بعد تعمیم عطف وترتیب کیلئے ہے ۔ عَلٰی اور باء ، تَلَ ا اور وُبَّلا سے متعلق ہے، یا عَلٰی بمعنی باء ہے اور بِالْخَیْرِ عَلَی الْاِحْسَانِ سے بدل یا تاکید ہے ، وُبَّلا ، تَلَ ا کے فاعل یا مفعول یا دونوں سے حال ۔

(۴) وَثَلَّثْتُ اَنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ دَائِمًا ۴ وَمَا لَیْسَ مَبْدُوْءًا بِهٖ اَجْذَمُ الْعَلَا

ترجمہ: اور میں نے تیسری مرتبہ یہ کہا، تمام تعریفیں حق تعالیٰ کے لیے ہیں، اس حال میں کہ یہ ہمیشہ والی ہیں اور جو مقصد اس (اللہ تعالیٰ) کی تعریف سے شروع نہ کیا گیا ہو، اس کی بلندی کٹی ہوئی ہے ۔

توضیح: یعنی جس مقصد اور رسالہ کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی تعریف سے نہ کی جائے وہ مقطوع البرکت ہو جاتا ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابوداؤد شریف کی روایت اسی طرح کے مضمون کی ہے ۔

فائدہ: ابتداء کی تین قسمیں ہیں حقیقی ، اضافی ، عرفی ۔ کسی چیز کا سب سے مقدم ہونا ابتداء حقیقی ہے، اور بعض سے پہلے ہونا ابتداء اضافی ہے، اور مقصد سے پہلے ہونا عرفی ہے ۔ اور حدیث شریف میں كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَمْ يُبْدَأْ فِيْهِ بِبِسْمِ اللّٰهِ ، بِذِكْرِ اللّٰهِ ، بِحَمْدِ اللّٰهِ تینوں الفاظ آئے ہیں، چنانچہ ناظمؒ نے سب پر عمل فرمایا ہے ۔

﴿النحو والعربيه﴾

اَنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ ای بِاَنَّ الْحَمْدَ بِاَبِقَوْلِیْ اَنَّ الْحَمْدَ ۔ لِلّٰهِ اِنَّ کی خبر ہے ۔ دَائِمًا اَلْحَمْدُ کے مفعول مطلق مقدر کی صفت ہے ای حَمْدًا دَائِمًا مُسْتَمِرًّا اَزَلِيًّا اَبَدِيًّا ۔ بِهٖ کی ضمیر حمد کے لیے ہے ۔ اَجْزَمُ بمعنی مجزوم ای مقطوع، لغتاً ذال وزاء دونوں سے درست ہے، ای نــاقـص الـفضل اَلْعَلَاءُ بفتح العین اَلـرِّفْـعَـه (بلندی) اور اَلْعُلَاءُ مقصورہ بضمها جمع العليا بمعنى الشرف ۔ یا مصدر ہے۔

قرآن کریم وقرآء کرام کے فضائل

(۵) وَبَـعْـدُ فَـحَـبْـلُ الـلّٰـهِ فِيْـنَـا كِـتَـابُـهٗ ۵ فَـجَـاهِـدْ بِـهٖ حِبْلَ الْـعِـدَا مُتَـحَبِّلَا

ترجمہ: اور حمد وصلوٰۃ کے بعد پس اللہ تعالیٰ کی رسی ہمارے درمیان اسکی کتاب ہے، پس تو اس کتاب (کی دلیلوں) کے ذریعہ دشمن کی مصیبت کی کوشش کر (اس حال میں کہ انکا) تو جال سے شکار کرنے والا ہے ۔

توضیح: یعنی اللہ تعالیٰ کی حمد اور نبی ﷺ پر درود کے بعد یہ جاننا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا ذریعہ قرآن مجید ہے کہ اسکے احکامات پر عمل کیا جائے اور اس کتاب کے دلائل سے دشمنانِ اسلام سے مناظرہ کر کے ان کو اس طرح لاجواب کر دینا چاہیے ، جس طرح جال میں پھنس کر پرندہ بے کار ہو جاتا ہے، حَبْلُ (رسی) یعنی معرفت کا سبب ۔

فائدہ: اس شعر میں اشارہ کیا گیا ہے، وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا (قرآن) اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ سَبَبٌ طَرَفُهٗ بِيَدِ اللّٰهِ وَطَرَفُهٗ بِاَيْدِيْكُمْ فَتَمَسَّكُوْا بِهٖ (حدیث) كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ (حدیث) کی طرف ۔

﴿النحو والعربیه﴾

بَعْدُ ظرف زمان مبہم ہے اس کا مضاف الیہ محذوف منوی ہونے کیوجہ سے مبنی بر ضمہ ہے ای بَعْدَ الْحَمْدِ والصَّلٰوۃ اسکا عامل یہاں قُلْتُ مقدر ہے ۔ فِينَا ، حَبَلٌ کی اور کِتَابُہ ، هُوَ مقدر کی خبر ہے جِبْلٌ کسرہ سے الواھیة (مصیبت) ۔ اَلْعِدٰی عَدُوٌّ کا اسم جمع ہے ۔ مُتَحَبَّلُ ای مُتَصَيِّدًا بِالْحِبَالَةِ ، وَهِيَ الشَّبَكَةُ ۔ بِهٖ ، کی ضمیر قرآن کی طرف راجع ہے حِبَالَة کی جمع حَبَائِلُ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے اَلنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيَاطِيْنِ۔

(٦) وَاَخْلِقْ بِهٖ اِذْ لَيْسَ يَخْلُقُ جِدَّةً ٦ جَدِيْدًا مُوَالِيْهِ عَلَى الْجِدِّ مُقْبِلًا

ترجمه: اور قرآن مجید (جہاد کیلئے) کس قدر عجیب ہے اس لئے کہ اس کی جدت وتازگی پرانی نہیں ہوتی، اس حال میں کہ یہ عظمت والا ہے یا جدید اور تازہ رہتا ہے، اس کا دوست رکھنے والا مفید مقصد پر ہے، جبکہ اس کی حالت یہ ہو کہ تلاوت وعمل سے اس کی طرف متوجہ ہو۔

فائده: ابن مسعودؓ سے بیہقی نے مَدْخَل میں مرفوعاً بھی اور موقوفاً بھی یہ حدیث روایت کی ہے، یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی رسی ہے اسکے عجائب ختم نہ ہونگے اور یہ بار بار پڑھنے سے پرانا بھی نہ ہوگا۔

﴿النحو والعربیه﴾

اَخْلِقْ بِهٖ فعل تعجب ہے، یہ مَا اَخْلَقَهٗ سے زیادہ مؤکد ہے خَلِيْقٌ ، جَدِيْرٌ ۔ اِذْ تعلیلیہ ہے، يُخْلِقُ اَخْلَقَ باب افعال سے یا نَصَرَ سے ہے ۔ جِدَّةً اسکے فاعل سے تمیز ہے، جَدِيْدًا (نیاپن تازہ) یا عَظِيْمًا (عظمت والا)۔ مَوَالِيْهِ مبتداء، عَلَى الْجِدِّ خبر۔ مُقْبِلًا خبر کی ضمیر سے حال جِدٌّ مفید هَزَلٌ لغوی ضد ہے ۔

قاری قرآن کے لئے فضیلت بشارت

(٧) وَقَارِئُهُ الْمَرْضِيُّ قَرَّ مِثَالُهٗ ٧ كَالْاُتْرُجِّ حَالَيْهِ مُرِيْحًا وَّمُوْكَلَا

ترجمه: (١) اور قرآن کا پسندیدہ قاری جو ہے اسکی آنکھیں ٹھنڈی رہیں، اسکی مثال ترنجبین کی طرح ہے، یعنی اس کی دونوں حالتوں کی طرح اس حال میں کہ وہ خوشبو دینے والی ہے، اور مزہ دینے والی ہے ۔

ترجمه: (٢) اور قرآن کا پسندیدہ قاری جو ہے اس کی مثال ثابت ہوتی ہے، ترنجبین کی طرح الخ ---

فائده: حدیث شریف میں مومن قاری کی مثال ترنجبین سے دی گئی ہے کہ اس کو خود بھی فائدہ ہوتا ہے اور اس کے ہمنشینوں اور قرآن سننے والوں کو بھی۔ اور منافق قاری کی مثال (یعنی جس کے اعمال پسندیدہ اور درست نہ ہو) ریحان سے دی

گئی ہے کہ اس کی خوشبو تو ہوتی ہے مگر مزہ کڑوا ہوتا ہے اس سے دوسروں کو تو فائدہ پہنچتا ہے مگر خود محروم رہتا ہے، اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهُ ۔ اشارہ اس طرف ہے کہ قاری اپنے نفس کو بری عادتوں بخل، تکبر، حسد کینہ سے پاک کر کے اخلاق حمیدہ صبر، شکر، تسلیم ورضا، تفویض وتوکل سے مزین ہو، اور اپنے ظاہر و باطن کو نورانی بنا دے ، تا کہ اس کا وجود خود اس کے لئے اور اللہ کی مخلوق کیلئے نافع بن جائے ۔

﴿النحو والعربيه﴾

اَلْمَرْضِیُّ ، قَارِئُه' کی صفت قَرَّ مِثَالُه' ای ثَبَتَ مِثَالُه' اس کی خبر ہے، یا قَرَّ عَيْنُه' اس کی خبر ہے اور مِثَالُه' سے مستقل جملہ شروع ہوتا ہے جو مستانفہ ہے، اَیْ قَارِئُ الْقُرْاٰنِ الْمَرْضِیُّ اَخْلَاقُهٗ قَرَّعَيْنُهٗ بِالْمَجْدِ وَ الْكَمَالِ وَمِثَالُهٗ مُشَابِه لِلْاُتْرُجِّ ، اُتْرُجٌ ،اُتْرُجَّۃ ، تُرُنْجٌ ، تُرُنْجَۃٌ ، چاروں لغات ہیں (قاموس)۔ حَالَیْهِ ، نون حذف بوجہ اضافت، اُتْرُجٌ کا بدل الاشتمال ہے۔ مُرِيْحًا وَمُوْكِلًا دونوں اُتْرُجٌ سے حال ہیں ۔

(۸) هُوَ الْمُرْتَضٰى اَمًّا اِذَا كَانَ اُمَّةً ۸ وَيَمَّمَه' ظِلُّ الرَّزَانَةِ قَنْقَلَا

ترجمہ: وہ قاری پسندیدہ ہوگا، ارادہ کے اعتبار سے جبکہ ہو وہ (خوبیوں کا) جامع اور عقل کی پختگی کا سایہ ارادہ کرے اس قاری (کے پاس آنے) کا اس حال میں کہ وہ سایہ کسریٰ کے تاج یا ریت کے ٹیلہ سے تشبیہ دیا گیا ہو ۔

حل الفاظ: اَمًّا (ارادہ) اُمَّةً (خوبیوں کا جامع) يَمَّمَهٗ (ارادہ کرے) اس قاری کا ، الرَّزَانَةُ (عقل کی پختگی) رزین، سنجیدہ، وقار قَنْقَلَ (کسریٰ کا تاج، ریت کا پہاڑ، ٹیلہ)۔

توضیح: جب قاری خدمت قرآن وتلاوت وعمل کیوجہ سے اتنا کامل ہو جائے گا، کہ جو اچھائیاں اور صفات پوری ایک جماعت میں ہوتی ہیں، وہ اس اکیلے میں جمع ہو جائیں گی تو پھر اسکا ارادہ بھی اچھے کاموں کا ہو کر پاکیزہ ہو جائے گا، اور اس کو وقار، مستقل مزاجی، سنجیدگی، عقل کی پختگی کی نعمت حاصل ہو جائے گی اور اس کے سر کا تاج اپنے کو بنائے گی ۔

فائدہ: احادیث مبارکہ قاری کی فضیلت میں:

(۱) عَنْ اَنَسٍ رضی اللّٰه عنه مَنْ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ مَتَّعَهُ اللّٰهُ بِعَقْلِهٖ حَتّٰى يَمُوْتَ حَامِلُ الْقُرْاٰنِ حَامِلُ لِوَاءِ الْاِسْلَامِ مَنْ اَكْرَمَه' فَقَدْ اَكْرَمَهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَهَانَه' فَعَلَيْهِ لَعْنَتُ اللّٰهِ ۔

(دیلمی فی مسند الفردوس عن ابی امامۃ)۔

عبدالملک بن عمیر کا بیان ہے کہ پہلے لوگ بیان کرتے تھے، اِنَّ اَبَقَ النَّاسِ عُقُوْلًا قُرَّاءُ الْقُرْاٰنِ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ ۔

﴿النحو والعربیہ﴾

اَلْمُرْتَضٰی ، اَلْمَرْضِیُّ ،اَلشَّمَائِل ، اَلْاٰمُ ، القصد ، اَلْاُمَّۃُ ، الجماعۃ ، تَطْلُقُ عَلَى الرَّجُلِ الْجَامِعِ لِلْخَیْرِ ۔
ھُوَ الْمُرْتَضٰی ، جملہ اسمیہ ہے، یَمَّمَہ کا جملہ فعلیہ اس پر معطوف ہے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ یَمَّمَۃً اِذَا کَانَ اُمَّۃً پر معطوف ہو، اس صورت میں ترجمہ یوں ہوگا کہ جب قاری تمام خوبیوں کا جامع اور کامل العقل بن جائیگا، تو وہ اس کے لئے پسندیدہ ہو جائے گا، کہ لوگ اس کی اقتداء کریں اور ارادہ کر کے اس کے پاس آئیں ۔
مُتَقَلًا ، مُشْبِّھًا محذوف کا مفعول بہ ہے، اور مُشْبِھًا حال ہے۔

(۹) ھُوَالْحُرُّ اِنْ کَانَ الْحَرِیَّ حَوَارِیًا　۹　لَہٗ بِتَحَرِّیْہِ اِلَى اَنْ تَنَبَّلَا

ترجمہ: اور وہ قاری آزاد ہے، اگر وہ لائق ہو، اس (قرآن) کا دوست رکھنے والا ہو، اس میں اپنی پوری محنت کے ساتھ، یہاں تک کہ وہ فوت ہو جائے (یا کامل ہو جائے)

توضیح: یعنی قاری عمدہ اخلاق کے ذریعہ اپنے کو قرآن کی خدمت کے لائق بنالے، اور مرتے دم تک تلاوت و عمل میں اپنی بھرپور کوشش کرتا رہے، تو وہ نفسانی خواہش و دنیا اور اخلاق رزیلہ سے بے نیاز و آزاد ہو جائے گا وہ اس کو اپنا غلام نہیں بنا سکے گی۔

﴿النحو والعربیہ﴾

اَلْحُرُّ ، وَالْحَرِی ، اَلْخَلِیْق ، والجدیر ، ھو الْحُرّ اسمیہ ہے، مبتداء وخبر، ھُوَ ضمیر راجع الی القاری ۔
حَوَارِیًا ، کَانَ کی دوسری خبر ہے جبکہ پہلی اَلْحَرِیُّ ہے ۔یا حَوَارِیًا اور اِلَى تَحَرِّیْہِ کے متعلق ہے، جبکہ اس کی اضافت فاعل قاری اور مفعول قرآن کی طرف ممکن ہے ۔ بِتَحَرِّیْہِ ، صلۃ الحری یا حواریًا کا صلہ ہے ۔

(۱۰) وَاِنَّ کِتَابَ اللّٰہِ اَوْثَقُ شَافِعٍ　۱۰　وَاَغْنٰى غَنَاءً وَّاھِبًا مُتَفَضِّلَا

ترجمہ: اور بے شک اللہ تعالیٰ کی کتاب زبردست سفارش کرنے والی ہے، اور سب بے پروا کرنے والی چیزوں سے زیادہ بے پرواہ کرنے والی ہے، اس حال میں کہ عطاء کرنے والی ہے، اور زیادہ بزرگی و ثواب دینے والی ہے، یا بقدر ضرورت

بھی دینے والی ہے،اورضرورت سے زیادہ بھی دینے والی ہے ۔

توضیح: یعنی قرآن کی سفارش باقی سفارش کرنے والوں کے مقابلہ میں زیادہ بڑھ کر ہے، کہ ردنہیں ہوگی جبکہ باقی سفارشیں تو عذاب میں مبتلا ہونے کے بعد ہونگی ،مگر قرآن کی سفارش عذاب آنے سے روکنے والی ہوگی

ابن مندہ نے عمرابن مُرّہ سے روایت کی ہے، جب انسان قبر میں داخل ہوگا تو ایک فرشتہ اس کی بائیں جانب سے آئے گا،اور قرآن بھی آئے گا،فرشتہ کہے گا مَالِيْ وَلَكَ تو مجھے کیوں روکتا ہے واللہ یہ تجھ پرعمل نہیں کرتا تھا قرآن کہے گا،کیا میں اس کے سینہ میں نہیں تھا،اسی طرح کوشش کرتا رہے گا حتی کہ اپنے خادم کو نجات دلا دیگا۔

دوسرے مصرعہ میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے،قرآن مجید ایسی بے پرواہ کرنے والی چیز ہے،کہ اس کے بعد محتاجی نہیں رہتی،اوراس کو چھوڑ کر کفایت نہیں حاصل ہوسکتی (رواہ ابو یعلی عن انسؓ)۔

﴿النحو والعربية﴾

غَنَاءٌ ، بالفتحة بمعنی استغنی ،کفایت،بے پرواہی ۔ اَغْنٰی اسم تفضیل ہے مضاف الیہ محذوف ہے۔

ای اَغْنٰي ذِیْ غَنَاءٍ ۔ الواهب والمتفضل ، بمعنى الاعطاء والا حسان ۔

(۱۱) وَخَيْـرُ جَلِيْـسٍ لَايُمَلُّ حَدِيْثُهٗ ۱۱ وَتَـرْدَادُهٗ يَـزْدَادُ فِيْهِ تَجَمُّلَا

ترجمه: اورقرآن مجید ایسا بہترین ہمنشین ہے ، جس کی بات نا گوارنہیں سمجھی جاتی،اوراس کا بار بار پڑھنا اس (قاری) یا (قرآن) میں خوبصورتی کو زیادہ کردیتا ہے ۔

توضیح: یعنی قرآن مجید اتنا عمدہ ساتھی ہے جس کی تلاوت سے مؤمن کو نہ تو ناگواری ہوتی ہے اور نہ نفرت ورنجیدگی ۔

اس شعر میں اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ کی طرف اشارہ ہے ۔اوردوسری بات یہ ہے کہ قرآن کے بار بار پڑھنے سے اس میں خوبصورتی پہلے سے اورزیادہ معلوم ہوتی چلی جاتی ہے اور نئے نئے معارف واسرار مزید کھلتے جاتے ہیں،علوم کا دریا اور عقلوں کا دفتر ہے ۔ شاعر نے درست کہا ہے۔

جَـمِيْـعُ الْـعِـلْـمِ فِـي الْـقُـرْاٰنِ لٰكِنْ	تَـقَـاصَـرَ عَـنْـهُ اِفْـهَامُ الـرِّجَـالِ

﴿النحو والعربية﴾

خَيْـرٌ اصل میں اَخْيَـرُ تخفیفاً یاء کی حرکت خاء کو دے کر ہمزہ حذف ہوا،اوروزن فعل نہ رہنے کی وجہ سے منصرف ہوگیا ۔

الـجـلـيس، الـصـاحـب والـنـديم ۔ والملاله ،النفرة۔ يزداد اصله يزتادمن الزيادة قلبت التاء دالاً ،

لَایُمَلُّ ، بصیغہ مجہول جلیس کی صفت ہے۔ تَرْدَادُ ، تردید کی طرح رَدَّدَہٗ تَرْدِیْدًا مصدر رَدَّدَ اضافت فاعل ومفعول دونوں کیلئے ممکن ہے ۔ فِیْهِ کا مرجع قاری ہے یا قرآن دونوں ہوسکتے ہیں

(۱۲) وَحَیْثُ الْفَتٰی یَرْتَاعُ فِیْ ظُلُمَاتِهٖ ۱۲ مِنَ الْقَبْرِ یَلْقَاهُ سَنًا مُتَهَلِّلَا

ترجمہ: اور جس جگہ جوان (قاری) اپنے گناہوں کے ان اندھیروں میں ڈرے گا جو قبر سے پیدا ہونگے وہاں یہ قرآن اس سے اس حالت میں ملے گا، کہ روشن اور خوش ہونے والا ہوگا (یا چاند کی طرح چمکنے والا ہوگا)

(۱۳) هُنَالِکَ یَهْنِیْهِ مَقِیْلًا وَّرَوْضَةً ۱۳ وَمِنْ اَجْلِهٖ فِیْ ذِرْوَةِ الْعِزِّ یُجْتَلَا

ترجمہ: وہاں وہ قبر اس کو خوشگوار معلوم ہوگی، قیلولہ کی جگہ اور باغ ہونے کے اعتبار سے۔ اور وہ اس کی وجہ سے عزت کی بلندیوں میں جھانک کر دیکھا جائے گا ۔

توضیح: یعنی قبر جو ہیبت ناک جگہ ہے گنہگار آدمی جب وہاں اپنے گناہوں کی اندھیریوں میں گھبرائے گا تو یہ قرآن اس کے لیے روشنی بن جائے گا، اور خوش ہوگا کہ قاری کے حق میں میری سفارش قبول ہوگئی ہے، اور اس کی دہشت دور ہوگئی ہے ، اور قبر اس کے لئے جنت کا باغ بن جائے گی، اور دوسرے لوگ نظریں اُٹھا اُٹھا کر اسے تعجب سے دیکھیں گے ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ ۔

﴿النحو والعربیة﴾

حَیْثُ کا عامل یَلْقَاهُ باشباع هاء ہے، اَلْفَتٰی مشتق ہے اَلْفَتُوَّة سے، وہ جس میں مکارم اخلاق جمع ہوجائیں، اَلْفَتٰی مبتداء اور پورا جملہ خبر، اَلْفَتٰی یَرْتَاعُ اسمیہ خبریہ ہے، یَرْتَاعُ اصل میں یَرْتَوِعُ ، رَوْعٌ سے بمعنی خوف ۔ مِنَ الْقَبْرِ ، ظُلُمَات کی صفت یا حال ہے۔ سَنًا مُتَهَلِّلًا ، دونوں یَلْقَاهُ کے فاعل یا مفعول سے حال ہیں، سَنَا مقصور (روشنی) سَنَاء ممدود (بلندی) مُتَهَلِّلًا اَیْ مُسْتَنِیْر دونوں حال ہیں۔ هُنَا قریب، اور هُنَالِکَ بعید، اسم اشارہ الی القبر۔ یَهْنِیْهِ کی اصل یَهْنِئُهٗ تخفیف کی گئی ہے ای یَطِیْبُ لَهُ القبر مقیلا وروضة تمیز ہے۔ المقیل، مکان القائله، قیلوله، وهی الاستراحه، مفید ہو، یا نہ ہو۔ والروضة، الجنة، باغ۔ ذُرْوَة ، تینوں حرکتیں درست ہیں۔ جیسے جُذْوَة ، عُدْوَة ۔ ذِرْوَةِ الْعِزِّ یُجْتَلَا ای اعلی درجات الجنة یَنْظر الیه بارزًا۔

(۱۴) یُنَاشِدُ فِیْ اِرْضَائِهٖ لِحَبِیْبِهٖ ۱۴ وَاَجْدِرْ بِهٖ سُؤْلًا اِلَیْهِ مُوَصَّلَا

ترجمہ: قرآن مجید کثرت سے سوال کرے گا، اللہ تعالیٰ کے راضی کرنے کے بارے میں اپنے دوست (قاری) کیلئے۔ اور کس قدر عجیب ہے یہ (قرآن) اس سوال کے اعتبار سے، جو اس قاری یا قرآن کی طرف پہنچایا جائے گا، یعنی قرآن کی درخواست منظور ہو جائے گی، اور اللہ تعالیٰ قاری سے خوش ہو جائیں گے ۔

فائدہ: ترمذی میں ابوھریرۃؓ سے روایت ہے، قرآن مجید قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور میں کہے گا، یارب اس کو لباس پہنادیں پس اس کو عزت کا تاج پہنادیا جائے گا، پھر کہے گا یارب اس کو مزید عطا فرمائیں تو اس کو عزت کا جوڑا پہنا دیا جائے گا، پھر قرآن کہے گا یارب اس سے راضی ہو جائیں، تو حق تعالیٰ اس سے خوش ہو جائیں گے ۔

﴿النحو والعربية﴾

يُنَاشِدُ ، اَلْمُنَاشِدَة ، المبالغة فى الطلب بار بار کثرت سے سوال کرنا فِيْ سے اسے متعدی کیا گیا ہے۔ اِرْضَاءِ ہ ، مصدر کی اضافت مفعول کے لئے اور ضمیر حق تعالیٰ کے لئے، اى فى رضاء القراٰن الله ، یہ ترمذی کی روایت اَیْ رَبِّ اَرْضَ عَنْهُ کے موافق ہے ۔

الحبيب بمعنٰی محبوب۔ سُؤْ لاَ اَىْ مَسْئُوْلاَ ۔ وَاَجْدِرْ بِهٖ بمعنٰی مَا اَجْدَرَهٗ تمیز ہے مُوَصَّلَا صفت ہے مَسْئُوْلاً کے ۔

(۱۵) فَيَـا اَيُّهَـا الْـقَـارِئُ بِـهٖ مُتَمَسِّكًـا　۱۵　مُـجِلًّا لَـهٗ فِـي كُـلِّ حَـالٍ مُبَجِّلَا

ترجمہ: پس اے وہ قاری جسکی حالت یہ ہے، کہ قرآن کو مضبوط پکڑنے والا ہے، اور ہر حال میں اس کو بڑا جاننے والا ہے، اور اس کی عزت کرنے والا ہے۔

(۱۶) هَـنِيْـئًـا مَّـرِيْـئًـا وَّالِـدَاكَ عَـلَيْهِـمَـا　۱۶　مَلَابِـسُ اَنْـوَارٍ مِّنَ التَّـاجِ وَالْـحُلَا

ترجمہ: (نداء کا جواب) تو خوش ہو کر زندگی گذار، تیرے والدین جو ہیں ان پر انوار کے لباس ہونگے یعنی تاج اور زیور ہونگے ۔

(۱۷) فَـمَـا ظَـنُّـكُـمْ بِـالـنَّـجْلِ عِـنْـدَ جَزَائِـهٖ　۱۷　اُولٰـئِكَ اَهْـلُ الـلّٰـهِ وَالصَّـفْـوَةُ الْـمَلَا

ترجمہ: پس اے لوگوں تمہارا کیا گمان ہے، اس بیٹے پر اسکے بدلہ دیئے جانے کے وقت، یہ قراءاللہ کے اہل (مقرب) اور اشراف کی جماعت ہیں ۔

(١٨) أُولُوالْبِرِّ وَالْإِحْسَانِ وَالصَّبْرِ وَالتُّقٰى ١٨ حُلاهُمْ بِهَاجَاءَ الْقُرْاٰنُ مُفَصَّلا

ترجمہ: یہ حضرات بِرّ (اطاعت کرنے والے نفع پہنچانے والے) اور احسان (خلوص نیت) والے اور صبر (نفس کو گناھوں سے روکنے والے) اور تقوٰی (خدا سے ڈرنے، شرک سے بچنے اور ماسوااللہ سے دل کو خالی کرنے والے ہیں، یہ چاروں ان کی صفات ہیں، ان کے ساتھ قرآن مُبَیِّنْ و مُزَیِّنْ ہوکر آیا ہے، یعنی قرآن نے ان کی ان صفات کو بیان بھی کیا ہے، اور یہ صفات قرآن کی زینت بھی ہیں، جس طرح جواہرات سے ہاروں کی زینت ہوتی ہے ۔

فائدہ: ابوداؤد معاذ جہنی کی روایت۔ مَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَافِيْهِ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُهٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْكَانَتْ فِيْكُمْ فَمَاظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، یعنی جس نے قرآن مجید پڑھا اور اس پر عمل کیا، اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی اس وقت کی روشنی سے زیادہ ہوگی، جب وہ دنیا کے گھروں میں آجائے، پس تمہارا خود اس کے بارے میں کیا گمان ہے جس نے اس پر عمل کیا ہوگا ۔

وَالْحُلَا میں حدیث، يُكْسٰى وَالِدَاهُ حُلَّةً لَا تَقُوْمُ لَهَاالدُّنْيَاوَمَافِيْهَا، مسند بیہقی بن مخلد عن ابی ہریرۃؓ کی طرف اشارہ ہے، اہل اللہ میں حدیث اِنَّ لِلّٰهِ اَهْلِيْنَ ،قِيْلَ مَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ،قَالَ اَهْلُ الْقُرْاٰنِ هُمْ اَهْلُ اللّٰهِ وَخَاصَّتُهٗ ، ابن ماجہ عن انسؓ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے اہل خاص متعلقین ہیں، پوچھا یارسول اللہ وہ کون ہیں، فرمایا اہل قرآن اللہ کے اہل اور اس کے خاص برگزیدہ حضرات ہیں

اَلْمَلَا ، میں اشارہ ہے، اَشْرَافُ اُمَّتِيْ حَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ وَاَصْحَابُ اللَّيْلِ (عن ابن عباسؓ)۔

میری امت کے اشراف قرآن کے حامل اور خادم اور شب بیدار لوگ ہیں، وَفِيْ رِوَايَةٍ قُرَّاءُ الْقُرْاٰنِ وَقُوَّامُ الَّيْلِ ، اور حملةُ القرآن عُرَفَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ ، (عن علی وابی سعید وغیرھما)۔

میری امت کے اشراف قرآن کے قرّاء اور رات کو قیام کرنے والے، اور ایک روایت میں ہے، قرآن کے ناقلین اہل جنت کے سردار ہونگے ۔ اور قرآن مجید کی آیت ثُمَّ اَوْرَثْنَا پھر ہم نے اس کتاب کا وارث ان لوگوں کو بنایا، جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے اس کام کے لئے چن لیا تھا، کی طرف اشارہ ہے ۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْقَارِئُ ، اَیْ يَا اَيُّهَا الَّذِيْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ مُتَمَسِّكًا ، مُجِلًّا ، مُبَجِّلًا ، تینوں منصوبات اسی کی ضمیر سے حال ہیں،

اَلتَّمَسُّكُ بمعنی التَّثَبُّتُ وَالاعْتِصَامُ وَالإجْلَالُ وَالتَّبْجِيْلُ ، قریب المعنیٰ ہیں، یعنی توقیر وعزت فی کل حال اَیْ سائرِ الحالات وجمیع الصفات ۔ هَنِئٌ ، وہ عمدہ چیز جو مصیبتوں سے پاک وصاف ہو، آسانی سے مل جائے۔ مَرِئٌ ، جس کا انجام اچھا ہو، حلق سے آسانی سے اتر جائے هَنِيْئًا مَا لَا اِثْمَ فِيْهِ ، مَرِيْئًا ،مَالَا دَاءٌ فِيْهِ ای عِش عَيْشًا هَنِيْئًا مَّرِيْئًا ، مَلَابِس مَلْبَس کی جمع، پہننے کی چیز، لباس ۔ مِنَ التَّاجِ وَالْحُلَا ، مِنْ بیانیہ ہے ۔ اَلْحُلٰی ، حِلْيَةٌ یا حُلَّةٌ کی جمع ہے۔ فَمَا ظَنُّكُمْ ، اَیْ ظُنُّوْا بِهٖ مَاشِئْتُمْ ، اسمیہ انشائیہ ہے۔ نجل، نسل، بیٹے، پوتے کو کہتے ہیں، مذکر ومؤنث اس میں برابر ہیں۔ الجزاء ، الاجر علی العمل ۔ وَالصَّفْوَةُ ، وہ چیز جو خالص ہو، صاد پر زبر زیر پیش تینوں حرکات ہیں، یہ صَفِيٌّ کی جمع ہے، مراد خاصہ، ناظمؒ حدیث کی موافقت کی غرض سے اس پر واو لائے ہیں ۔

اَلْمَلَا مہموز اللام، ہمزہ الف سے بدل گیا ہے۔ اشراف مِلْءٌ سے بھرنے کے معنیٰ میں، اشراف سینوں کو رعب وجلال سے، آنکھوں کو جمال سے، مجلس کو خدام سے بھر دیتے ہیں۔ اُلُو الْبِرِّ اَیْ اَصحاب الخیر ۔ هُمْ مقدر کی خبر ہے۔ تُقٰی ، وَقٰی يَقِي سے اصل میں وُقٰی تھا ۔ حُلَاهُمْ ، اَیْ صفاتهم ، مبتدا ہے مُفَصَّلًا ، تفصیل، تبیین یا تزین سے ہے ۔

---

(۱۹) عَلَيْكَ بِهَا مَا عِشْتَ فِيْهَا مُنَافِسًا ۱۲ وَبِعْ نَفْسَكَ الدُّنْيَا بِاَنْفَاسِهَا الْعُلَا

ترجمہ: توان صفتوں کو لازم ومضبوط پکڑ لے جب تک تو زندہ رہے، اس حال میں کہ تو غالب آنے والا ہے اور توان صفات کی بلند خوشبوؤں کے بدلے اپنے نفس حقیر کو بیچ ڈال ۔ نفس کے بیچنے کا مطلب ہے پوری محنت سے اس کو اللہ تعالیٰ کے احکام کا پابند بنانا، یہاں تک کہ اللہ کی رضا نصیب ہو جائے ۔

فائدہ: اس شعر میں مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً اور حدیث تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جن کی عمریں دراز ہوں اور اعمال اچھے ہوں ۔ اور علیؓ کی روایت، کہ مومن کی بقیہ عمر نہایت بیش قیمت ہے، جس کے ذریعہ ان اعمال کی تلافی کر سکتا ہے جو اس سے فوت ہو گئے ہیں، اور اپنی ان روحانی قوتوں کو زندہ کر سکتا ہے جن کو مردہ کر چکا ہے ۔

﴿النحو والعربية﴾

عَلَيْكَ اسم فعل بمعنی الزم ۔ عِشْتَ فِيْهَا ، اَیْ عِشْتُ فِي الدُّنْيَا ۔ مُنَافِسًا ، مُنَافِسَتُ ۔ بِعْ مِنَ الْبَيْعِ ،

نَفْسَكَ الدُّنْيَا اَیْ اَلْاَحْقَرَ ۔ اَلْحِرْصُ رغبت وشوق سے مزاحمت کر کے دوسروں پر سبقت حاصل کرنا ۔ اَنْفَاسُ ، نَفَس بفتح فاء کی جمع، ای بِاَرْوَاحٍ طَیِّبِهَا یا نفیس کی جمع ہے جو خسیس کی ضد ہے ۔ اَلْعُلَا ، بضم عین عُلْیَا کی جمع جو اَعْلٰی کا مؤنث ہے ۔

آئمہ قرآت کے لئے دُعاء واحسان مندی

(۲۰) جَزَی اللّٰهُ بِالْخَیْرَاتِ عَنَّا اَئِمَّةً ۲۰ لَنَا نَقَلُوا الْقُرْاٰنَ عَذْبًا وَّسَلْسَلَا

ترجمہ: اللہ تعالٰی بہت سی بھلائیوں کے ساتھ ہماری جانب سے ان اماموں کو جزاء دے، جنہوں نے ہمارے لئے قرآن کو نقل کیا، جس کی حالت یہ ہے کہ شیریں اور آسان ہے ۔

فائدہ: هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ، (قرآن)

حدیث: جو تم پر احسان کرے اس کا بدلہ دو، اور اگر بدلہ نہ دے سکو ، تو اس کے لئے دُعا ہی کردو ۔

فائدہ: قرآت کے نقل کرنے والے امام چاروں خلفاء اور صحابہ کرام کی ایک جماعت، اور تابعین کے بہت سے گروہ ہیں، یہ حضرات ہر طرح کی خوبیوں کے جامع تھے، قرّاء سبعہ اور ان کے راوی حضرات کوئی تابعین تھے کوئی تبع تابعین جو علوم قرآن وعلوم قرآت کے ماہر وجامع تھے، ان کا ذکر آگے آ رہا ہے ۔

﴿النحو والعربية﴾

جَزَی اللّٰهُ لفظاً خبریہ اور معناً انشائیہ ہے ، جَزٰی دومفعولوں کی طرف متعدی ہوتا ہے ۔ عَذْبًا وَّسَلْسَلَا نَقْلًا مقدر کی صفت ہے، عَذْبٌ ، عمدہ پانی ، مُسَلْسَلٌ حلق میں آسانی سے اتر جائے

(۲۱) فَمِنْهُمْ بُدُوْرٌ سَبْعَةٌ قَدْ تَوَسَّطَتْ ۲۱ سَمَاءَ الْعُلَا وَالْعَدْلِ زُهْرًا وَّكُمَّلَا

ترجمہ: پس ان بہت اماموں میں سے بعض ایسے چاند ہیں جو سات ہیں، جو بلندی اور عدل کے آسمان کے درمیان پہنچ گئے ہیں ، اس حالت میں کہ وہ منور اور کامل ہیں ۔

توضیح: ان ناقلین میں قراء سبعہ شہرت میں کامل چاند کی طرح ہیں، جس کی روشنی چاروں طرف برابر پہنچتی ہے، یہ حضرات بھی پوری دنیا میں مشہور ہیں، اور ان کا فیض بھی تمام دنیا کو پہنچ رہا ہے، ان کو شموس کی بجائے بدور اس لئے کہا کہ چاند کی روشنی سورج کے فیض سے ہوتی ہے، اور انہوں نے تابعین وصحابہ کرام کے ذریعہ نبی پاک ﷺ سے قرآنی علوم کو حاصل کیا اور آپ ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام کے سورج ہیں ۔ قرّاء کو بدور اور آئندہ شعر میں روات کو شُهُبٌ کہنا استعارہ ترشیحیہ ہے ۔

﴿النحو والعربية﴾

منهم خبرہا بُدُوْرٌ سَبْعَةٌ کارافع اَلْبَدْرُ ، اَلْقَمَرُالْمُنِیْرُفِی الْیُلَةِ الرَّابِعَةَ عَشَرَ- تَوَسَّطَ السَّمَآءَ اَیْ بَلَغَ وَسْطَهَا- اَلْعَدْلُ ، اَلْاِعْتِدَالُ وَالْاِسْتِقَامَةُ - اَلْعُلَاء ، بضم العین،قصد،بلندی شرافت- زُهْرًا ، اَزْهَرُ یا زَاهِرٌ کی جمع ہے،بمعنی روشن- کُمَّلًا ، کامل کی جمع ہے،یہ دونوں تَوَسَّطَتْ کے فاعل سے حال ہیں -

(۲۲) لَهَا شُهُبٌ عَنْهَا اسْتَنَارَتْ فَنَوَّرَتْ　۲۲　سَوَادَالدُّجٰی حَتّٰی تَفَرَّقَ وَانْجَلٰی

ترجمہ: ان چاندوں کے لئے ایسے روشن ستارے ہیں۔جنہوں نے ان سے روشنی حاصل کی ہے،پھران ستاروں نے (رات کی)اندھیروں کی سیاہی (کی جگہ) کوروشن کردیا،یہاں تک کہ سیاہی بالکل جداہوگئی۔

توضیح: ان سات اماموں کے راویوں اور شاگردوں نے ان سے علوم قرآن حاصل کئے اوران کوعالم میں پھیلایا،جو ستاروں کے مانند ہیں،اس وجہ سے قرآنی علوم سے کفروجہالت کی اندھیریاں مٹ گئیں،اورقرآن کے انوار پورے عالم میں پھیل گئے -

﴿النحو والعربیة﴾

شُهُبٌ ، شهاب کی جمع،ستارے - دُجٰی ، دُجْیَةٌ کی جمع بمعنی ظُلْمَة تاریک راتیں-اِنْجَلٰی ، اَیْ اِنْکَشَفَ - اِسْتَنَارَتْ ، ای استضاءَتْ ، روشنی حاصل کی - نَوَّرَتْ ، روشن کیا- لَهَا ، عَنْهَا ضمیرراجع الی البدور - شُهُبٌ مبتداء، اِسْتَنَارَتْ فَنَوَّرَتْ خبر- اوران دونوں کی ضمیریں شُهُبٌ کی طرف راجع ہیں - سَوَادَالدُّجٰی ،مفعول ہے نَوَّرَتْ کا - اور تَفَرَّقَ وَانْجَلٰی کی ضمیریں سَوَادَ کے لئے ہیں۔

(۲۳) وَسَوْفَ تَرَاهُمْ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ　۲۳　مَعَ اثْنَیْنِ مِنْ اَصْحَابِهِ مُتَمَثِّلًا

ترجمہ: اورتوعنقریب ہی دیکھے گا،ان ساتوں اماموں کوکہ ایک دوسرے کے بعددو دو کے ساتھ اپنے شاگردوں میں سے معین ہوکرآئے گا -

توضیح: یعنی ساتوں اماموں میں سے ہرایک کے ساتھ اس کے دو دوراویوں کے ناموں کوذکرکریں گے ان راویوں کی تین قسمیں ہیں -

(۱) امام نافعؒ کے دونوں راوی قالون و ورش- امام عاصمؒ کے دونوں راوی شعبہ وحفص- امام کسائی کے دونوں راوی ابوالحارث و دوری،بلاواسطہ شاگرد ہیں -

(۲) وہ راوی جنہوں نے ایک واسطہ سے امام سے روایت کی ہے، دوری بصری، سوسی، ابوعمرو بصری کے راوی ہیں بواسطہ یحیٰی یزیدی۔ اور خلف وخلاد حمزہ کے راوی ہیں بواسطہ سلیم۔

(۳) وہ راوی کہ ان کے اور امام کے درمیان زیادہ واسطے ہیں، جیسے ابن کثیر اور ابن عامر کے راوی۔

﴿النحو والعربية﴾

تَرَاهُمْ، ای برؤیة الابصار والعلم ضمیر بدور کے لئے ہے، واحدًا مفعول سے حال ہے، یعنی مرتین ای واحدًا وَاحدًا۔ بَعْدَوَاحِدًا مُتَمَثِّلًا، دونوں واحدًا کی صفتیں ہیں۔ أصحاب سے مراد ناقلین ہیں۔ مُتَمَثِّلًا ای متبیّنًا مُتَشَخِّصًا۔

(۲۴) تَخَيَّرَهُمْ نُقَّادُهُمْ كُلَّ بَارِعٍ ۲۴ وَلَيْسَ عَلٰى قُرْاٰنِهِ مُتَاَكِّلَا

ترجمہ: منتخب کرلیا ہے ان (بدور وشهب) کو ان کے پرکھنے والوں نے، یعنی ہر ماہر کو، اور ایسے شخص کو جو اپنے قرآن کو ذریعہ معاش بنانے والا نہیں۔

توضیح: یعنی اس زمانے کے وہ علماء کرام فقہاء ومحدثین ومفسرین کرام جو قوی وضعیف اور کھرے کھوٹے کے ناقدین تھے انہوں نے ان حضرات قراء وروات میں دو صفیں ممتاز پاکر ان کو امام القراٰت تسلیم کرلیا۔

(۱) یہ حضرات علوم قراٰات میں اپنے زمانہ کے تمام علماء پر فائق تھے۔

(۲) قرآن مجید کے پڑھانے پر نہ تنخواہ لیتے تھے اور نہ اسے دنیا کے پیشوں کی طرح سمجھتے تھے، اور یہ حضرات علوم قراٰات میں یکتائے زمانہ بن گئے تھے اسی وجہ سے تمام علماء ان کی اختیار کردہ وجوہ کو بلا انکار قبول کر کے پڑھنے پڑھانے لگے۔

فائدہ: حدیث، ابونعیم عن زادان والبیهقی عن بریده مرفوعًا نقل کرتے ہیں، جس نے قرآن مجید اس لئے پڑھا کہ اسے کھانے کا ذریعہ بنائے وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر صرف ہڈیاں ہونگی گوشت نہیں ہوگا، نیز حدیث میں ارشاد ہے جو شخص قرآن پڑھے اسے چاہئے، کہ حق تعالیٰ سے سوال کرے، عنقریب ایسے لوگ پیدا ہونگے جو اللہ تعالیٰ کے بجائے قرآن پڑھکر لوگوں سے سوال کریں گے، (ترمذی عن عمران)۔

مسئلہ: قرآن مجید کی تلاوت یا تراویح میں ختم قرآن پر لوگوں سے پیسے لینا مکروہ تحریمی ہے فقہاء رحمہم اللہ نے ایسے حافظ کے پیچھے تراویح میں قرآن سننے کی بجائے آخری سورتوں سے تراویح پڑھنے کا حکم صادر فرمایا ہے البتہ ائمہ مساجد

ومؤذنین اور قرآن مجید پڑھانے اور حفظ وقرأت کے مدرسین کے لئے ان کے اوقات کے تعین وپابندی کی وجہ سے تنخواہ و وظیفہ کے تعین کو جائز قرار دیا ہے، متاخرین علماء کرام نے لکھا ہے کہ موجودہ زمانہ میں دلجمعی اور پابندی سے تنخواہ کے بغیر خدمات انجام دینا مشکل ہوگیا ہے اس لئے تقرر وتعین ضروری ہے تا کہ مدرس سستی نہ کرے البتہ کوئی شخص صاحب مال ہو اور وہ مفت خدمت انجام دے تو یہ فضیلت کی بات ہے، علماء کرام نے یہ بھی تاکید کی ہے کہ تنخواہ لینے والا مدرس مسجد میں بیٹھ کر درس نہ دے۔

﴿النحو والعربية﴾

تَخَيَّرَهُمْ کی دونوں ضمیریں بدور وشہب دونوں کے لئے ہیں، تَخَيَّرَ انتخاب کیا، نقّاد جمع ناقد وھو العارف۔ كُلَّ بَارِعٍ، تَخَيَّرَ کے مفعول سے بدل ہے، یا اس کا نصب مدح کی وجہ سے ہے اور لَيْسَ اس کے معنی پر معطوف ہے أَیْ كُلَّ مَنْ بَرَعَ وَمَنْ لَيْسَ گویا یہ دو صفتیں ہیں كُلَّ بَارِعٍ غیر مُتَأَكِّلٍ بَارِعٍ بڑا فاضل، الفائق قرانه، متاكلًا على القرأة وعلى قرانه۔

سات قاریوں اور چودہ راویوں کا بیان

قراء سبعہ کو امام اور قاری کہتے ہیں، جنہیں بدور سبعہ کہا گیا ہے، ان کے دو دو راویوں کو شُهُب کہا ہے اصطلاح میں ان کو راوی کہتے ہیں جس کی جمع رواۃ ہے، ذیل میں ہر امام کے ساتھ دو راویوں کا ذکر ترتیب لزومی سے یکے بعد دیگرے فرمارہے ہیں۔

(۲۵) فَأَمَّا الْكَرِيمُ السِّرِّ فِي الطِّيبِ نَافِعٌ ۲۵ فَذَاكَ الَّذِي اخْتَارَ الْمَدِينَةَ مَنْزِلَا

ترجمه: پس عمدہ راز والے خوشبو کے بارے میں امام نافع ہیں، یہ وہ امام ہیں، جنہوں نے مدینہ منورہ کو منتخب کیا تھا اپنی منزل ووطن کے طور پر۔

توضیح: خوشبو کے راز کا مطلب ہے کہ آپ قرآن کی تلاوت فرماتے تو منہ سے خوشبو آتی اس کی وجہ یہ بیان کی، کہ ایک مرتبہ خواب میں نبی ﷺ کی مجھے زیارت نصیب ہوئی، تو (وَهُوَيَقْرَأُ فِيَّ فِيَّ) آپ ﷺ نے میرے منہ میں تلاوت فرمائی یعنی منہ سے منہ ملا کر، تو اس کے بعد سے یہ خوشبو آنا شروع ہوئی۔

اول امام نافع بن عبدالرحمٰن ابورویم، اصلاً اصفہانی ہیں، امام ابوجعفر مدنی کے شاگرد ہیں، قرآت کے شیخ اکبر، امام مالکؒ کے استاذ ستر تابعین کے قرآت میں شاگرد ہیں، پیدائش ۷۰ھ، وفات ۱۶۹ھ، عمر ۹۹ سال۔ مدفون جنت البقيع

مدینہ منورہ۔

(۲۶) وَقَالُوْنُ عِيْسٰى ثُمَّ عُثْمَانُ وَرْشُهُمْ ۲۶ بِصُحْبَتِهِ الْمَجْدَ الرَّفِيْعَ تَأَثَّلَا

ترجمہ: قالون عیسٰی پھر عثمان ان کے ورش جو ہیں، امام نافع کی صحبت کی وجہ سے بڑا اونچا شرف دونوں نے حاصل کیا۔

توضیح: یعنی امام نافع کے پہلے راوی عیسٰی بن مینا جن کا لقب قالون ہے کنیت ابوموسٰی ہے، رومی زبان میں قالون عمدہ کو کہتے ہیں یہ لقب ان کی قرآت کے عمدہ ہونے کی وجہ سے امام نافعؒ، امام مالکؒ نے دیا تھا، کانوں سے بہرہ ہونے کے باوجود قرآن سننے میں ذرہ رکاوٹ نہیں ہوئی تھی جو ان کی کرامت تھی۔

پیدائش ۱۲۵ھ وفات ۲۲۵ھ، مدفون مدینہ منورہ، عمر سو سال رحمہ اللہ۔

دوسرے راوی ابوسعید عثمان بن سعید مصری ورش ان کا لقب ہے، امام نافع نے ان کا رنگ سفید ہونے کی وجہ سے مقرر کیا تھا۔

وفات ۱۹۷ھ ستاسی سال کی عمر میں مصر میں وفات پائی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۲۷) وَمَكَّةُ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْهَا مُقَامُهُ ۲۷ هُوَ ابْنُ كَثِيْرٍ كَاثِرُ الْقَوْمِ مُعْتَلٰى

ترجمہ: اور مکہ مکرمہ جو ہے اس میں عبداللہ کا مقام ہے، یہ عبداللہ ابن کثیر ہیں جو اپنی قوم (یا قراء) میں نام آور وغالب ہیں اس حالت میں کہ بلند ہیں۔ كَاثِرٌ، كَثُرَ سے اسم فاعل ہے، غالب فائق۔

توضیح: دوسرے امام وقاری ابن کثیر مکی ہیں ان کا نام عبداللہ ہے بڑے درجہ کے تابعی ہیں ۴۵ھ میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، مکہ مکرمہ میں ۱۲۰ھ میں وفات پائی عمر پچھتر ۷۵ سال رحمۃ اللہ علیہ۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْكَرِيْمُ السِّرِّ، اَلشَّرِيْفُ الْبَاطِنُ مبتداء اسکی خبر بعد کا جملہ ہے۔ فِيْ الطِّيْبِ، خوشبو اَلسِّر سے متعلق ہے، یا الکریم سے فَذَالِكَ کی فاء۔ اَمَّا شرط کے جواب کے لئے ہے، اور اَمَّا مجمل کی تفصیل کرتا ہے۔

اِخْتَارَ، اختیار کیا۔ اَلْمَدِيْنَةَ، اختار کا مفعول ہے۔ مَنْزِلًا، مفعول سے تمیز ہے۔ اِخْتَارَ اگر اِتَّخَذَ کے معنٰی کو متضمن ہو، تو پھر منزلًا دوسرا مفعول ہوگا، اِتَّخَذَ الْمَنْزِلَ اَیْ مَكَانَ النُّزُوْلِ۔ بِصُحْبَتِهِ کا مرجع نافع ہے۔ المجد تَأَثَّلَا کا مفعول ہے، اور ضمیر تثنیہ کی ہے جو قالون وعثمان کو راجع ہے، بِصُحْبَتِهِ تَأَثَّلَا کے متعلق ہے۔ قالون رومی زبان میں عمدہ کو کہتے ہیں۔ ورش اَلشَّدِيْدُ الْبَيَاضِ۔

(۲۸) رَوَى اَحْمَدُ الْبَزِّيُّ لَهُ وَمُحَمَّدٌ ۲۸ عَلٰى سَنَدٍ وَّهُوَ الْمُلَقَّبُ قُنْبُلَا

ترجمہ: ان ابن کثیر سے احمد بزی نے اور محمد نے سند کے ساتھ اپنی یا بالواسطہ (قرأت) کو روایت کیا ہے اور یہ قنبل لقب دیئے گئے ہیں ۔

توضیح: یعنی ابن کثیر کے پہلے راوی احمد بن عبداللہ بن قاسم بن نافع بن ابی بزہ ہیں ۔ یہ مسجد حرام کے مؤذن بھی تھی۔ پیدائش ۱۷۰ھ ، وفات ۲۵۰ھ رحمہ اللہ ۔

دوسرے راوی محمد بن عبدالرحمٰن بن خالد قنبل، پورے حجاز کے بڑے قاری تھے، پیدائش ۱۹۵ھ ، وفات ۲۹۱ھ ، رحمہ اللہ ۔

عَلٰى سَنَدٍ یعنی یہ دونوں حضرات ابن کثیر مکی کے بالواسطہ شاگرد ہیں، اور واسطہ یہ ہے، بزی عن عکرمہ عن اسماعیل بن عبد اللہ قُسط وَشبل بن عباد وهما عن ابن کثیر مکی وقنبل عن قواس عن ابوالا خریط عن اسمٰعیل وشبل وهما عن ابن کثیر ۔

﴿النحو والعربية﴾

مُقَامُهُ ، بضم میم، اقامت یا جائے اقامت۔ مكة مبتداء، عبدالله فيها مقامه خبر۔ كَاثِرُ الْقَوْمِ غالب نام آور هُوَ کی دوسری خبر ہے۔ مُعْتَلَا ، كَاثِرُ کے فاعل سے تمیز ہے بمعنٰی اعتلاء مصدر میمی بمعنٰی بلندی ۔ لَهُ ، کالام مِنْ کے معنٰی میں ہے، عَلٰى سَنَدٍ احمدُ ومحمدٌ سے حال ہے ای معتمد ين على سندٍ ای بسندٍ ۔ البزى ، منسوب الى بزه جده الاعلى، بزی صفت ہے احمد کی اور محمد کا عطف احمد پر ہے۔ تلقبب ، دو مفعولوں کا تقاضا کرتی ہے، جو ایک ضمیر هُوَ اس کے قائم مقام ہے اور ثانی قنبل ہے۔

(۲۹) وَاَمَّا الْاِمَامُ الْمَازِنِیُّ صَرِیْحُهُمْ ۲۹ اَبُوْعَمْرِونِ الْبَصْرِیْ فَوَالِدُهُ الْعَلَا

ترجمہ: اور امام مازنی جوان قرأ کے خالص عرب یعنی ابوعمرو بصری ہیں، پس ان کے والد علا ہیں ۔

(۳۰) اَفَاضَ عَلٰى يَحْيَى الْيَزِيْدِيِّ سَيْبَهُ ۳۰ فَاَصْبَحَ بِالْعَذْبِ الْفُرَاتِ مُعَلَّلَا

ترجمہ: ابوعمرو نے اپنے علم کی بارش کو یحییٰ یزیدی پر برسایا، پس وہ شیریں اور پیاس دور کرنے والے پانی کے ساتھ سیراب ہو گیا۔

(۳۱) اَبُوْعُمَرَ الدُّوْرِیْ وَصَالِحُهُمْ اَبُوْ ۳۱ شُعَيْبٍ هُوَ السُّوْسِیُّ عَنْهُ تَقَبَّلَا

ترجمه: ابوعمر الدوری اوران میں کے، صالح ابوشعیب جو ہیں اور وہ سوسی ہیں، دونوں نے ان (یزیدی) سے قرأت کوقبول کیا ہے ۔

توضیح: تیسرے قاری ابوعمرو بصری ان کے آباؤاجداد سب عرب ہیں اس لئے ان کوصریح کہا ہے ان کے نام میں تیس قول ہیں، صحیح تر یہ ہے کہ ان کا نام زبان ہے، ان کو قبیلہ مازن بصرہ سے تعلق رکھنے کی وجہ سے مازنی کہتے ہیں، مکہ مکرمہ میں ۶۹ ھ میں پیدا ہوئے، ۱۵۴ یا ۱۵۰ھ عمر چھیاسی ۸۶ سال میں کوفہ میں وفات پائی رحمة الله علیه ۔

آپ کے دو راوی (۱) ابوعمر حفص دُوری ازدی نابینا تھے ۱۵۰ھ دُور بغداد میں پیدا ہوئے ۲۴۶ھ میں وفات پائی، عمر چھیانوے ۹۶ سال، رحمة الله علیه ۔

(۲) شعیب صالح ابن زیاد سوسی، آپ کی پیدائش اھواز میں سوس کے مقام پر ہوئی ۲۶۱ھ میں رقہ میں وفات پائی ،عمر نوے ۹۰ سال، رحمۃ اللہ علیہ ۔

ان دونوں نے ابومحمد یحیٰی ابن مبارک یزیدی سے پڑھا اور یزیدی نے ابوعمرو بصری سے پڑھا، یزیدی، مہدی کے ماموں یزید ابن منصور کے ہمنشین اور اس کے لڑکوں کے استاذ تھے، اس لئے ان کو یزیدی کہا جاتا ہے، ۲۰۲ھ میں بعمر چوہتر ۷۴ سال وفات پائی ۔

﴿النحو والعربية﴾

اَمّا کو تفصیل میں مکرر لایا گیا ہے، اور کبھی ترک بھی کیا جاتا ہے، الامام مبتداء، المازنی اس کی صفت، صریح بدل ہے امام سے ابوعمر عطف بیان ہے فوالده العلا مبتداء خبر ۔

اَلْاِفَاضَة ، اَلذراع وهو الصب ، اَفَاضَ متعدی ہے بہایا، برسایا، فاضَ لازمی ہے بمعنٰی برسا، اَفَاضَ کی ضمیر ابوعمر کے لئے ہے، سَيْبَهٗ (عَطَاءَهٗ) پہلا اور عَلٰى يَحْيٰى اَفَاضَ کا دوسرا مفعول ہے، اَصْبَحَ اَیْ صَارَ افعال ناقصہ هُوَالسُّوْسِیُ معترضہ ہے ۔ تَقَبَّلَا ، الف تثنیہ کا ہے، اخذ کا معنٰی بھی پایا جاتا ہے اس لیے عَنْ سے متعدی کیا گیا ہے، رفعی وجری حالت میں ۔

نوٹ : عُمَرُ اور عَمْرٌو میں فرق کرنے کے لئے واؤ لکھا جاتا ہے۔ اور نصبی میں الف، مگر جب مصغر ہو یا مضاف ہو یا قافیہ میں آرہا ہو، تو واؤ نہیں لکھتے ۔ مُعَلَّلُ ، الذی یسقی مرة بعدمرةٍ ۔ تَقَبَّلَا ضمیر تثنیہ راجع الی ابوعمردوری و ابوشعیب سوسی ۔

(۳۲) وَاَمَّا دِمَشْقُ الشَّامِ دَارُابْنُ عَامِرٍ ۳۲ فَتِلْكَ بِعَبْدِاللّٰهِ طَابَتْ مُحَلَّلا

ترجمہ: اور ملک شام کا دمشق امام ابن عامر کا وطن ہے، یہ شہر عبداللہ ابن عامر کے سبب طلباء کی جائے نزول کے اعتبار سے عمدہ ہوگیا ہے۔

(۳۳) هِشَامٌ وَّعَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ انْتِسَابُهُ ۳۳ لِذَكْوَانَ بِالْاِسْنَادِعَنْهُ تَنَقَّلا

ترجمہ: ہشام اور عبداللہ (ان کے دو راوی ہیں) اور عبداللہ کا انتساب ذکوان کی طرف ہے، ان دونوں نے ابن عامر سے بالواسطہ قرأت نقل کی ہے۔

توضیح: ملک شام کے دمشق میں چوتھے قاری ابن عامر شامی ۸ھ کو اور ایک قول پر ۲۱ھ کو پیدا ہوئے آپ عبداللہ ابن عامر یحصبی ابن عمران جلیل القدر تابعی ہیں، ملک شام کے امام قرأت وحدیث تھے، ولید کے زمانہ میں قاضی اور عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں دمشق کی جامع اُموی کے خطیب تھے، اس وقت دمشق دارالخلافہ تھا، آپ نے ابو درداؓ سے پڑھا ہے اور ایک قول پر عثمان ﷺ فضالہ ابن عبید ﷺ، واثلہ اسقع، مفید بن ابی شھاب رضی اللہ عنھم سے پڑھا ہے، آپ کے بہت سے راوی ہیں، ناظمؒ نے مندرجہ ذیل دو کو بیان کیا ہے، تاریخ وفات ۱۱۸ھ ہے، رحمة الله عليه ۔

آپ کے دو راوی (۱) ہشام بن عمار بن نُصیر ابوالولید کنیت، آپ اہل دمشق کے خطیب قاضی مفتی اور امام قرأت ہیں، پیدائش ۱۵۳ھ ، وفات ۲۴۵ھ ۔

(۲) دوسرے راوی عبداللہ بن احمد بن بشیر بن ذکوان ملک شام کے شیخ القراٗ اور جامع دمشق کے پنجگانہ نمازوں کے امام تھے، پیدائش ۱۷۳ھ ، وفات ۲۴۲ھ ، رحمة الله عليه ۔

ابن عامر شامی اور ان کے دونوں راویوں کے مابین واسطے ہیں (۱) ہشام نے ابوالعباس صدقہ ابن خالد ابومحمد سویدی بن عبد العزیز امام ابوالضحاک عراک ابن خالد مزی تابعی اور امام ابوسلیمان ایوب ابن تمیم تمیمی سے پڑھا ان چاروں نے یحییٰ بن حارث ذماری سے اور یحییٰ نے ابن عامر سے پڑھا۔ (۲) ابن ذکوان نے ابوسلیمان ایوب ابن تمیم تمیمی سے اور انہوں نے یحییٰ بن حارث ذماری سے اور انہوں نے ابن عامر شامی سے پڑھا ۔

﴿النحو والعربية﴾

دمشق الشام ، اضافت الخاص الی العام سے اضافت بیانیہ ہے، میم پر فتحہ وکسرہ دونوں ہیں۔

دارابن عامر ، بدل ہے یا صفت ہے، دمشق الشام سے، اور اضافت توضیح ہے ۔

فَتِلْكَ ، دمشق کی طرف اشارہ ہے ۔ مُحَلَّلً ، اسم ظرف یا مصدر میمی طَـابَتْ کے فاعل سے تمیز ہے، اَیْ طَـابَ لِلنَّاسِ نُزُوْلُهَا. وَهُوَ اِنْتِسَابُهٗ لِذَكْوَانَ ، جملہ معترضہ ہے۔ تَنَقَّلَا ، بالتدریج آہستہ آہستہ نقل کرنا، الف تثنیہ کا ہے، بالاسناد اسکی ضمیر سے حال ہے، اور تثنیہ کی ضمیر ہشام وابن ذکوان کے لیے ہے۔

(۳۴) وَبِالْكُوْفَةِ الْغَرَّاءِ مِنْهُمْ ثَلَاثَةٌ ۳۴ اَذَاعُوْا فَقَدْ ضَاعَتْ شَذًا وَّقَرَنْفُلَا

ترجمہ: اور روشن کوفہ میں ان بدور میں سے ایسے تین امام ہیں، جنہوں نے کوفہ میں علم قرآت کو پھیلایا پس وہ کوفہ خوشبو اور لونگ کی طرح مہک گیا ۔ اَلْغَرَّا ، اَغَرُ کا مؤنث بمعنی روشن ۔ اَذَاعَةٌ ، نشر واشاعت پھیلانا ۔ شَذًا ، خوشبو ۔ قَرَنْفُلٌ ، لونگ ۔

(۳۵) فَاَمَّا اَبُوْ بَكْرٍ وَّعَاصِمُ نِ اسْمُهٗ ۳۵ فَشُعْبَةُ رَاوِيْهِ الْمُبَرِّزُ اَفْضَلَا

ترجمہ: پس ابوبکر اور ان کا نام عاصم ہے، پس شعبہ ان کے سبقت لے جانے والے راوی ہیں، اس حال میں کہ وہ افضل کام کرنے والے ہیں۔

(۳۶) وَذَاكَ ابْنُ عَيَّاشٍ اَبُوْ بَكْرِ نِ الرِّضَا ۳۶ وَحَفْصٌ وَّبِالْاِتْقَانِ كَانَ مُفَضَّلَا

ترجمہ: اور یہ شعبہ ابن عیاش ابوبکر پسندیدہ ہیں، اور حفصؒ (دوسرے راوی ہیں) اور یہ ضبط میں فضیلت دیئے گئے ہیں۔

توضیح: یعنی سات آئمہ قرآت میں سے تین کوفہ کے رہنے والے ہیں، انہوں نے اس قدر علم کی اشاعت فرمائی کہ ہر طرف علم خوشبوؤں کی طرح پھیل گیا، ان کوفیین میں سے پہلے اور سات اماموں میں سے پانچویں قاری امام عاصم بن ابی النجو د ابن بہدلہ اسدی ہیں، آپ کی کنیت ابوبکر ہے آپ بڑے فصیح متقی خوش آواز اور اپنی نظیر آپ ہی تھے، تقریباً پچاس سال تک کوفہ میں مسند قرآت پر قائم رہے، ۱۲۷ھ یا ۱۲۸ھ میں کوفہ یا سماوہ میں وفات پائی، وفات کے وقت ثُمَّ رُدُّوْا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰهُمُ الْحَقِّ بار بار پڑھتے تھے رحمۃ اللہ علیہ ۔

امام عاصم کے اول راوی ابوبکر شعبہ ابن عیاش ہیں، یہ اپنے وقت کے امام اور بڑے عالم تھے، وفات کے وقت ہمشیرہ سے کہا روتی کیوں ہو، مکان کے اس کونہ میں میں نے اٹھارہ ہزار قرآن مجید ختم کئے ہیں، پھر اپنے بیٹے سے کہا اس گوشہ میں اللہ کی نافرمانی ہرگز نہ کرنا، ۹۴ھ یا ۹۵ھ میں پیدا ہوئے ۱۹۳ھ میں بعمر ۹۸ یا ۹۹ سال وفات پائی رحمۃ اللہ علیہ

دوسرے راوی ابوعمرو حفص ابن سلیمان اسدی ہیں، امام عاصمؒ کی قرآت کے ضبط میں انہیں شعبہ سے افضل سمجھا جاتا ہے، ۹۰ھ میں پیدا ہوئے، نوے سال کی عمر میں ۱۸۰ھ کوفہ میں وفات پائی، رحمۃ اللّٰہ علیہ ۔

﴿النحو والعربية﴾

ضَاعَتْ کی ضمیر قرآت کے لیے ہے۔ شَذًا وَّقَرَنْفُلًا تمیز ہے، ای ضاعَ شَذَاھَا وَقَرَنْفُلَھَا۔ فامّا ابوبکر مبتداء عاصم نِ اسمه، جملہ معترضہ اور فشعبة کا پورا جملہ خبر ۔ اَفْضَلَا ، حال یا تمیز ہے جو فاضلا کی جگہ مبالغہ کے لئے لاتے ہیں ۔

(۳۷) وَحَمْـزَةُ مَـا اَزْكَـاهُ مِنْ مُّتَوَرِّعٍ ۳۷ اِمَـامًـا صَبُوْرًا لِّلْقُـرْاٰنِ مُـرَتِّلَا

ترجمه: اور حمزہ کس قدر پاکیزہ ہیں، بہت صابر امام، اور قرآن کو ترتیل سے پڑھنے والا ہونے کے اعتبار سے۔

(۳۸) رَوٰى خَـلَفٌ عَـنْـهُ وَخَلَّادُنِ الَّـذِیْ ۳۸ رَوَاهُ سُـلَیْـمٌ مُّتْـقَـنًا وَّمُحَـصَّلَا

ترجمه: خلف وخلاد نے بواسطہ سلیم حمزہ سے روایت کی ہے، یہ روایت وہی ہے جو سُلیم نے ان حمزہ سے کی تھی جو روایت میں بہت مضبوط اور ثقہ تھے ۔

توضيح: کوفیین قرأ میں سے دوسرے اور سات آئمہ قرآت میں سے چھٹے قاری امام حمزہ بن ابوعمارہ حبیب بن اسمٰعیل زیات تیمی ہیں، قاضی عبدالرحمٰن ابن ابی لیلی انصاری اور امام جعفر صادق رحمھم اللہ وغیرہ آٹھ شیوخ سے پڑھا، امام عاصم کے بعد کوفہ کے امام القرأ ہیں، بہت پرہیزگار اور بڑے صابر تھے، قرآن کو ترتیل سے مدات کو پوری کشش سے پڑھتے تھے ، پیدائش ۸۰ ھ ، وفات حلوان میں ۱۵۶ھ بعمر چھتر سال، رحمۃ اللہ علیہ ۔

آپ کے بھی دو راوی ہیں (۱) ابومحمد خلف بن ہشام بزّاز بغداد میں ۲۲۸ھ یا ۲۲۹ھ میں وفات پائی، رحمہ اللہ ۔

(۲) ابوعیسٰی خلاد بن خالد شیبانی صیرفی کوفی ۲۲۰ھ میں کوفہ میں وفات پائی، ان دونوں نے ابوعیسٰی سلیم ابن عیسٰی حنفی سے اور سلیم نے حمزہ سے پڑھا، ابوشامہ کے قول پر ۱۸۸ھ یا ۱۸۹ھ میں اور علی قاریؒ کے قول پر ۲۰۰ھ میں ستر یا بیاسی سال کی عمر میں کوفہ میں وفات پائی، رحمۃ اللّٰہ علیہ ۔

فائده: مَا اَزْكَاهُ فعل تعجب زکوۃ، پاکیزگی۔ تورّع ، تقویٰ، گناہ میں پڑھ جانے کے خوف سے مباح کو چھوڑ دینا۔ مُرَتِّل ، خوب ٹھہراؤ سے پڑھنے والے ۔

﴿النحو والعربية﴾

حَمْزَةُ مبتدا ہے، دوسرا شعر رَوٰی خَلَفٌ عَنْهُ خبر اور جملہ مَاأَزْكَاهُ معترضہ، اور چاروں اسم حال یا اَغْنِیْ کے مفعول ہیں ۔ مُتْقِنًا وَّمُحَصِّلًا، تاوصاد کے کسرہ سے رَوَاہُ کے فاعل سُلَیم سے حال ہیں اور فتحہ کے ساتھ رَوَاہُ کے مفعول سے حال ہیں، رَوَاہُ اَیْ نقلَهُ المحصل الحاصل بعد جدٍ وسَعْیٍ۔

(۳۹) وَاَمَّاعَلِیٌّ فَالْكِسَائِیُّ نَعْتُهُ ۳۹ لِمَا كَانَ فِی الْاِحْرَامِ فِیْهِ تَسَرْبَلَا

ترجمه: اور لیکن علی جو ہیں پس کسائی ان کی تعریف ہے اس لئے کہ احرام کے وقت انہوں نے کمبل پہنا تھا

(۴۰) رَوٰی لَیْثُهُمْ عَنْهُ اَبُو الْحَارِثِ الرِّضَا ۴۰ وَحَفْصٌ هُوَالدُّوْرِیُ وَفِی الذِّكْرِ قَدْخَلَا

ترجمه: اس کسائی سے ان قرأتیں سے لیث نے جو ابوالحارث پسندیدہ ہیں، اور حفص نے (قرأت کو) نقل کیا ہے اور یہ حفص دوری ہیں، جو (ابوعمر بصری کے) ذکر میں گذر چکے ہیں۔

توضیح: یعنی ساتویں قاری ابوالحسن علی ابن حمزہ ابن قیس (بہمن) ابن فیروز نحوی ہیں، ان کو کسائی اس لئے کہتے ہیں کہ انہوں نے احرام میں کمبل اوڑھا تھا یا یہ امام حمزہ کی مجلس میں کمبل اوڑھ کر بیٹھتے تھے، امام حمزہ کے بعد کوفہ کے شیخ القراء تھے پیدائش ۱۱۹ھ وفات ۱۸۹ھ عمر ستر سال، رحمة الله عليه۔

کسائی کے پہلے راوی، لیث بن خالد مروزی بغدادی ہیں، ان کی کنیت ابوالحارث ہے، آپ قرآت کے ماہر اور کسائی کے بزرگ ترین شاگردوں میں سے ہیں، بغداد میں ۲۴۰ھ میں وفات پائی، رحمه الله۔

دوسرے راوی، حفص ان کو دوری کہتے ہیں، یہ وہی دوری ہیں جن کا نام ابوعمر و بصری کے راویوں میں بیان ہو چکا ہے، یعنی جب یہ بصری سے روایت کرینگے تو ان کو دوری بصری کہا جائے گا، اور جب کسائی سے روایت کرینگے تو ان کو دوری علی یا دوری کسائی کہا جائیگا، رحمهم الله رحمة واسعة۔

﴿النحو والعربية﴾

نعته ای وصفه ۔ كان ناقصه ۔ تسربلا خبر ۔ اگر کان تامہ ہے تو تسربلا اس کی ضمیر سے حال ہے، سربال قمیص ہر وہ چیز جو پہنی جاتی ہے ۔ عَلِیٌّ مبتداء اور وَالْكِسَائِیُّ بھی مبتداء، نَعْتُهُ خبر ہے لِمَا کا لام تعلیل کے لئے ہے کَانَ مصدر یہ ہے، اَیْ لِكَوْنِهٖ فِی الْاَحْرَامِ ظرف مکان ۔ خلاایْ مَضٰی ۔ وَتَقَدَّمَ عَنْهُ کی ضمیر کسائی کو راجع ہے، ابوالحارث عطف بیان ہے۔

(۴۱) اَبُوعَمْرِوهِمْ وَالْیَحْصَبِیُّ ابْنُ عَامِرٍ ۴۱ صَرِیْحٌ وَّبَاقِیْهِمْ اَحَاطَ بِهِ الْوَلَا

ترجمہ: ان قرأ میں کے ابوعمرو، اور وہ یحصبی جو ابن عامر ہیں، دونوں خالص عرب ہیں، اور باقی قرأ کو عجمیت نے گھیر لیا ہے۔

توضیح: قرأ سبعہ میں سے ابوعمرو اور ابن عامر عربی النسل ہیں، باقی سب نسلاً عجمی ہیں، اور بعض کے قول پر ابن عامر بھی خالص عربی نہیں، اور بعض نے ابن کثیر، حمزہ کو بھی خالص عربی کہا ہے، البتہ نافع، عاصم، کسائی بالاتفاق عجمی النسل ہیں۔

فائدہ: ابن مجاھد کے بیان کے مطابق قرأ کی مندرجہ بالا ترتیب ہے، ابن مجاھد اور شاطبی کی پیروی میں اکثر مصنفین نے اسی ترتیب کو اختیار کیا ہے، یہ ترتیب واجب یا مسنون نہیں، قاری جسے چاہے مقدم کرسکتا ہے مگر جمع پڑھتے ہوئے کسی ایک ترتیب پر رہنا ضروری ہے، تاکہ غلطی نہ ہو اور مناسب ہے کہ اسی پر رہے، شیوخ وطبقات کے لحاظ سے ترتیب اس طرح ہے، ابن عامر، عاصم، ابن کثیر، نافع، ابوعمرو، حمزہ، کسائی۔ ابن مجاھد ودانی نے قنبل کو بزی سے اور ابن ذکوان کو ہشام سے پہلے بیان کیا ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

ابو عمر هم مبتداء، والیحصبی اس پر عطف ہے۔ ابن عامر یحصبی سے بدل یا عطف بیان۔ صریح دونوں کی خبر ہے۔ یحصبی، صاد کی تینوں حرکات کے ساتھ، یحصب کی طرف منسوب ہے۔ ولا عجمی مَوَالِیٌ کا استعمال اہل عجم کی اولاد میں غالب ہے اس وجہ سے کہ اہل عجم نے عربوں کی مدد کی تھی، مددگار کو مولی کہتے ہیں۔ اور یہ وِلَادَۃُ الْعجم کے معنی میں ہے نہ کہ وَلَاء العتاقہ یا وَلَاءُ الْحلف۔

صرِیح، صدیق کی طرح ایک کے لئے بھی اور متعدد کے لئے آتا ہے۔ بہ کی ضمیر باقیھم کیلئے لفظ مفرد کے اعتبار سے ہے۔

(۴۲) لَهُمْ طُرُقٌ يُهْدٰى بِهَا كُلُّ طَارِقٍ　۴۲　وَلَا طَارِقٌ يُخْشٰى بِهَا مُتَمَحِّلَا

ترجمہ: ان راویوں کے لئے کچھ طرق ومذاھب ہیں، جن کی طرف طلباء کو ہدایت کرتا ہے، ہر عالم، اور ان (طرق) میں سے کوئی بھی ایسا مدلس عالم نہیں جس سے ڈرا جائے جس کی حالت یہ ہو کہ وہ دھوکہ دینے والا ہو۔

توضیح: یعنی ان چودہ راویوں کیلئے طرق بھی ہیں جن کی نسبت ان کے شاگردوں کی طرف کی جاتی ہے، جس طرح روایت کی نسبت راوی کی طرف اور قرآت کی نسبت قاری کی طرف کی جاتی ہے، جس طرح امام نافع کی قرآت قالون کی

روایت ابونشیط کا طریق اور اس فن کے علماء طلباء کو طرق بھی بتاتے ہیں جو سب ثقہ اور معتبر ہیں اور ان میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں کہ اس سے تدلیس ودھوکہ کا خطرہ ہو۔ مدلّس، جو اپنے استاذ کے شیخ کو اپنا شیخ بتائے تا کہ سند کا واسطہ کم ہو جائے اور سند بلند ہو جائے یا جو اپنی سند کو غیر معتبر ہونے کی وجہ سے بیان نہ کرے۔

(۴۳) وَهُنَّ اللَّوَاتِي لِلْمُوَاتِي نَصَبْتُهَا ۴۳ مَنَاصِبَ فَانْصَبْ فِي نِصَابِكَ مُفْضِلَا

ترجمہ: اور یہ طرق وہ ہیں جن کو میں نے موافقت کرنے والے کے لئے علامتیں واصول بنادیا ہے پس (اے علم قرآت کے طالب) تو طلب علم میں محنت کرنے کیلئے اپنی نیت درست کر اور مشقت برداشت کر، اس حال میں کہ تو فضیلت والا کام کرنے والا ہے۔

توضیح: طرق جمع ہے طریق کی۔ طارق، عالم۔ اکثریت علماء نے طرق سے اصطلاحی طرق مراد لئے ہیں کہ ناظمؒ تیسیر کی پیروی میں یہاں ان طرق کی طرف اجمالی اشارہ کرنا چاہتے ہیں اور اس فن کے علماء نے طُــرُق کے اختلاط پر بھی گرفت فرمائی ہے اور اس کو ناجائز کہا ہے، ملّا علی قاریؒ کی رائے میں اصطلاحی طرق مراد نہیں بلکہ وہ اس شعر کی شرح یوں فرماتے ہیں کہ ان قراٴ ورِوات کیلئے قرآن مجید کے الفاظ میں مذاھب اور اختلافات ہیں، جو کچھ اصولی ہیں اور کچھ فرشی، اور اس فن کے علماء ان کی تعلیم دیتے رہتے ہیں اور کتابوں میں بھی جمع کرتے ہیں اس لئے اب وہ مشہور ومتواتر ہو گئے ہیں، اور ان میں کوئی دھوکہ نہیں دے سکتا، میں نے ان مذاھب واختلافات کو علامات واصول بنادیا ہے جو حضرات محنت کر کے ضبط کریں گے وہ عزت والے ہو جائیں گے بشرطیکہ وہ میری اصطلاحات ورموز میں میری موافقت کرینگے۔

﴿النحو والعربية﴾

طُرُق طَرِيْقَةٌ کی جمع ہے جیسے صَحِيْفَةٌ کی جمع صُحُف ہے، لَهُمْ کی ضمیر قراٴ المذکورین کے لئے ہے طارق، ارادہ کرنے والا، راہ چلنے والا، رات کو آنے والا، ستارہ چونکہ رات کو آتا ہے اس لئے مجازاً اُسے بھی طارق کہتے ہیں، اور مجازاً عالم کو بھی کہتے ہیں، کہ ستارہ اور عالم دونوں راستہ بتاتے ہیں۔

طُرُق مبتداء موصوفہ بالجملہ بعدھا اور لَهُمْ خبر ہے۔ یہاں عالم مراد ہے۔ وَلَاطَارِقٌ سے مُدَلّس مراد ہے۔ تَمَحُّلُ، المکر، اذا احتال ۔ يَهْدِيَ معروف، ای یرشد غیرہ مفعول محذوف ہے يُهْدَى مجھول کی صورت میں۔ طَارِق سے اپنے معنٰی اصلی مراد ہیں، طالب وارادہ کرنے والا۔ اللواتی الائی کی جمع ہے، ارادہ۔ الّتِيْ ۔ الْمَوَاتِيُ، الموافق مناصِبُ، نَصَبْتُ بمعنٰی جعلتُ کا دوسرا مفعول ہے، مَنَاصِبُ منصب کی جمع بمعنٰی

اَلْاَعْلَامُ ۔ نصاب ، کسی چیز کی اصل کو کہتے ہیں، اس سے نیت یا علم کا حصول مراد ہے۔

(۴۴) وَهَـا اَنَـا ذَا اَسْـعٰـى لَـعَـلَّ حُـرُوْفَـهُـمْ ۴۴ يَـطُـوْعُ بِـهَـا نَـظْـمُ الْـقَـوَافِـيْ مُـسَـهَّـلَا

ترجمہ: اور خبر دار ہو میں وہ ہوں کہ کوشش کرتا ہوں امید ہے کہ قرأ کے اختلافات جو ہیں ان کی گنجائش میرے اشعار کی نظم کر جائے، اس حال میں کہ یہ نظم آسان کی ہوئی ہو۔

﴿النحو والعربية﴾

هَا تنبیہ، اَنَـا، ذَا اَسْعٰی ، ذَا ، اَنَا سے بدل ہے، اور اَسْعٰی خبر۔ حُرُوف قرأ کی رموز یا مختلف قرأات یا دونوں ہی مراد ہیں۔ قَوافِي ، اشعار کے آخری کلمے قافیے مُسَهَّلًا ،السَّهُوْلَة ضد الصَّعُوبَة ۔

(۴۵) جَـعَـلْـتُ اَبَـاجَـادِ عَـلٰـى كُـلِّ قَـارِئٍ ۴۵ دَلِيْلًا عَـلَـى الْـمَـنْـظُـوْمِ اَوَّلَ اَوَّلَا

ترجمہ: میں نے ابجد کے حروف کو ہر قاری پر جو نظم میں بیان کئے گئے ہیں، دلالت کرنے والا بنایا ہے، اس حال میں کہ ابجد کا اول حرف اول قاری کیلئے ہے۔

توضیح: علم الحروف میں اَبْجَدْ ، هَوَّزْ حروف کی مشہور ترکیب ہے اور ان کے عدد بیان کئے گئے ہیں ان حروف کی طرف ناظمؒ نے اشارہ فرمایا، ان حروف کی ترتیب یہ ہے، اَبَجْ ، دَهَزْ ، حُطِّیْ ، كَلِمْ نَصَعْ فَضَقْ ، رَسَتْ ۔ قاریوں اور راویوں کی کل تعداد بھی اکیس ۲۱ ہے، اور یہ حروف بھی اکیس ہیں واؤ کو ابجد کی ترتیب سے اسلئے نکالا ہے کہ اسے فاصل استعمال کیا جائیگا، ابج میں ہمزہ نافع کی باء قالون کی اور جیم ورش کی رموز ہیں باقی کو بھی اسی ترتیب سے سمجھ لیں، ناظمؒ نے ابجد کی مشرقی ترتیب کے بجائے اہل مغرب کی ترتیب کو اختیار کیا ہے، اگر چہ ناظمؒ نے اسے بیان نہیں کیا مگر شارحین نے اشعار میں غور کر کے معلوم کیا ہے۔ ابج سے رست تک رمز صغیر حرفی مفرد ہے کہ ایک حرف سے ایک قاری مراد ہوتا ہے اور ثَخَذْ ، ظَغَشْ یہ چھ رموز رمز صغیر حرفی مرکب ہیں کہ ایک ایک حرف سے کئی قاری مراد ہوتے ہیں اور تیسری قسم ، رمز کبیر کلمی ہے جو صحبة سے حصن تک کل آٹھ رموز ہیں، ان کا پورا کلمہ رمز بنتا ہے، اور جہاں ایک مسئلہ ختم ہو کر دوسرا شروع ہوگا تو وہاں واؤ کو بطور فصل لایا جائے گا اور جہاں کوئی شبہ کا امکان نہیں ہوگا وہاں واؤ فاصل کو ترک کیا جائیگا۔ ذیل میں دو جدول ملاحظہ فرمائیں گے، ایک نقشہ میں قرأ سبعہ کے شاطبیہ کی ترتیب پر طرق کو بیان کیا جاتا ہے اور دوسرے نقشہ میں ان تمام رموز کو انہیں اچھی طرح یاد کرلیں، کہ تمام کتاب کا دارومدار ان رموز پر ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

ابجد کی اصل اَبُوْ جَادٌ ہے،واؤ کوحذف کر دیا اس لئے کہ واؤ ھوز میں موجود ہے ای حروف اباجاد مضاف محذوف ہے ، عَلَی الْمَنْظُوْمِ عَلٰی کُلِّ قَارِیٍٔ سے بدل ہے۔ اَوَّلَ اَوَّلَا ،متکلم کی ضمیر سے حال ہے، ای مرتَّبَاً اَوَّلًا اَوَّلًا۔

﴿جدول قراء سبعہ کے طرق شاطبیہ﴾

شمار	اسماء رواۃ	اسماء طرق	وفات
۱	قالون	ابونشیط محمد بن ھارون	شوال ۲۵۸ھ
۲	ورش	ابویعقوب یوسف الازرق	قریب ۲۴۰ھ
۳	بزی	ابوربیعہ محمد بن اسحاق	رمضان ۲۹۴ھ
۴	قنبل	ابوبکر احمد بن مجاھد	۱۹ شعبان ۳۲۴ھ
۵	دوری	ابوالزعراء عبدالرحمٰن بن عبدوس	۲۸۰ھ
۶	سوسی	ابوعمران موسیٰ بن جریر	۲۵۰ھ
۷	ہشام	ابوالحسن احمد بن یزید الحلوانی	۲۵۰ھ
۸	ابن ذکوان	ابوعبداللہ ھارون بن موسیٰ الاخفش	۲۹۲ھ
۹	ابوبکر شعبہ	ابوزکریا یحییٰ بن آدم الصلحی	۲۰۳ھ
۱۰	حفص	ابومحمد عبید بن الصباح النھشلی	۲۳۵ھ
۱۱	خلف	ابوالحسن احمد بن عثمان بن بویان عن الحسن ادریس بن عبدالکریم الحداد	
۱۲	خلاد	ابوبکر محمد بن شاذان الجوھری	۲۸۶ھ
۱۳	ابوالحارث	ابوعبداللہ محمد بن یحییٰ البغدادی المعروف بالکسائی الصغیر	۳۰۰ھ

۱۴	دوری کسائی	ابوالفضل جعفر بن محمد النصیبی	۳۰۷ھ

جدول رموز صغیر حرفی مفرد اور مرموزین قرأ کرام

شمار	کلمات رمزیہ	رموز	رموز والے قرأ سبعہ	رموز	رموز والے پہلے رواۃ	رموز	رموز والے دوسرے رواۃ
۱	ابج	ا	امام نافع مدنی	ب	قالون	ج	ورش
۲	دھز	د	امام ابن کثیر مکی	ھ	بزی	ز	قنبل
۳	حطی	ح	امام ابوعمر بصری	ط	دوری	ی	سوسی
۴	کلم	ک	امام ابن عامر شامی	ل	ھشام	م	ابن ذکوان
۵	نصع	ن	امام عاصم کوفی	ص	شعبہ	ع	حفص
۶	فضق	ف	امام حمزہ کوفی	ض	خلف	ق	خلاد
۷	رست	ر	امام کسائی کوفی	س	ابوالحارث	ت	دوری کسائی

جدول چھ رموز صغیر حرفی مرکب و آٹھ رموز کبیر کلمی اور مرموزین قرأ کرام

شمار	رموز حرفی مرکب	حضرات مرموزین	شمار	رموز کبیر کلمی	حضرات مرموزین
۱	ث	تینوں کوفی	۱	صُحْبَة	شعبہ، حمزہ، کسائی
۲	خ	نافع کے علاوہ باقی چھ قرأ	۲	صِحَابٌ	حفص، حمزہ، کسائی
۳	ذ	شامی، تینوں کوفی	۳	عَمَّ	نافع، شامی
۴	ظ	مکی، تینوں کوفی	۴	سَمَا	نافع، مکی، بصری
۵	غ	بصری، تینوں کوفی	۵	حَقّ	مکی، بصری

٦	ش	حمزہ، کسائی	٦	نَفَرٌ	مکی، بصری، شامی
			٧	حِرْمِيٌّ	نافع، مکی
			٨	حِصْنٌ	نافع، تینوں کوفی

(٤٦) وَمِنْ بَعْدِ ذِكْرِي الْحَرْفَ أُسْمِي رِجَالَهُ ٤٦ مَتٰى تَنْقَضِيْ اٰتِيْكَ بِالْوَاوِ فَيْصَلَا

ترجمہ: میں کلمہ قرآنی مختلف فیہا کو ذکر کرنے کے بعد اس کے قرأ کو نام یا رمز کے ساتھ ذکر کروں گا، جب رموز مکمل ہو جائیں گی، تو لے آونگا تیرے پاس (واؤ فاصل) اس حال میں کہ میں (دو مسئلوں) میں جدائی کرنے والا ہونگا۔

(٤٧) سِوٰى اَحْرُفٍ لَّارِيْبَةٌ فِيْ اِتِّصَالِهَا ٤٧ وَبِاللَّفْظِ اَسْتَغْنِيْ عَنِ الْقَيْدِ اِنْ جَلَا

ترجمہ: سوائے ان کلمات کے جن کے (دوسرے کلمہ قرآنی) سے مل جانے میں شبہ نہیں ہے اور اگر (تلفظ مقصد) کو ظاہر کر دیگا تو میں تلفظ ہی سے قید لانے سے بے نیاز ہو جاؤنگا۔

توضیح: (١) ان دو اشعار میں تین چیزوں کا ذکر ہے۔ (ا) جہاں حرفی مفرد یا حرفی مرکب رموز استعمال کرینگے وہاں کلمہ قرآنی پہلے بیان کرینگے پھر قید حرکات، سکون، تذکیر تانیث وغیرہ لائیں گے، اس کے بعد قرأ کی رموز لائیں گے اور پھر واؤ فاصل جس سے واضح ہو جائیگا کہ یہاں پہلا مسئلہ ختم ہو کر دوسرا شروع ہو گیا ہے اور واؤ کے بعد والے کلمات کے پہلے حروف کو رمز نہیں سمجھا جائیگا۔ (ب) جہاں قاری کا صراحت سے نام لینگے یا کلمی رموز استعمال کرینگے اگر کلمی کے ساتھ حرفی ہو یا نہ ہو، وہاں پر اس ترتیب کو ملحوظ نہیں رکھا جائے گا، کلمہ قرآنی سے پہلے بھی اور بعد میں بھی قاری کے نام اور کلمی رمز کو آزادی سے استعمال کیا جائے گا۔

(ج) رموز کے لئے مفید کلمات کا استعمال ناظمؒ نے فرمایا ہے ان کلمات کے پہلے حرف ہی کو ہر جگہ رمز بنایا جائے گا، بعد والے حروف کو نہیں۔

(٢) واؤ فاصل ہر اس جگہ لا ئینگے جہاں نہ لانے کی صورت میں رموز کا دوسرے کلمہ سے خلط ہو جانے کا شبہ پیدا ہوگا، صرف ایک جگہ تقصیہؔ و ۵ میں سہوارہ گیا ہے، اور جہاں شبہ پیدا ہونے کا احتمال نہ ہوگا وہاں ترک بھی کر دینگے جیسے وَيُنْبِتُ نُوْنٌ صَحَّ يَدْعُوْنَ عَاصِمٌ۔

(٣) باب استغنی، اگر قرآت وقید تلفظ ہی سے ظاہر ہو جائے گی، تو پھر قیود کو نہیں لائینگے جیسے وَحَمْزَةُ اَسْرٰى فِيْ اُسْرٰى۔

نوٹ: رموز اکثر جگہ قیدوں کے پورا ہونے کے بعد آئینگی چند ایک جگہ درمیان میں بھی آ جائیں گی، عمومی ترتیب یہ ہوگی (۱) کلمہ قرآنی۔ (۲) قید۔ (۳) قاری یا راوی بصورت رمز یا اسم صریح۔ (۴) واؤ فاصل

﴿النحو والعربیۃ﴾

ذِکْرِ الْحَرْفَ، متکلم کی یاء کے بغیر ہے، مصدر کے معنی میں ہے، فَیَصَّلَا، متکلم کی ضمیر سے حال ہے۔ سِوَیٰ، بحرکات ثلثہ محل نصب میں ہے۔ حرف استثناء، مستثنیٰ منہ آئیگا، بالواو فی جمیع الکلمات۔ جَلَّا ای کَشَفَ۔

(۴۸) وَرُبَّ مَکَانٍ کُرِّرَ الْحَرْفُ قَبْلَهَا ۴۸ لِمَا عَارِضٍ وَّالْاَمْرُ لَیْسَ مُهَوِّلَا

ترجمہ: اور کم مواقع ایسے بھی ہیں کہ جہاں رمز مکرر لائی جائے گی اس واؤ فاصل سے پہلے کسی عارض کی وجہ سے اور یہ بات کسی پریشانی میں ڈالنے والی نہیں۔

توضیح: یعنی وزن بیت یا قافیہ پورا کرنے وغیرہ کی وجہ سے رمز کو دوبارہ استعمال کیا جائے گا جو کسی پریشانی کا باعث نہیں، جیسے عُلًا عُلًا یا حَلًا حَلًا۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

رُبَّ، تقلیل کیلئے مبتداء، موجود مقدر خبر لِمَا، مَا نکرہ موصوفہ اَیْ لِاَمْرٍ عَارِضٍ۔

رموز حرفی صغیر مرکب، ابجد کے حروف

(۴۹) وَمِنْهُنَّ لِلْکُوفِیِّ ثَاءٌ مُثَلَّثٌ ۴۹ وَسِتَّتُهُمْ بِالْخَاءِ لَیْسَ بِاَغْفَلَا

ترجمہ: اور ان میں سے ثاء تین نقطوں والی کوفیین کے لئے ہے، اور ان قراء کے چھ قاری خاء کے ساتھ ہیں اس حالت میں کہ یہ خاء بے نقط نہیں۔

(۵۰) عَنَیْتُ الْاُوْلٰی اَثْبَتُّهُمْ بَعْدَ نَافِعٍ ۵۰ وَکُوفٍ وَّشَامٍ ذَالُهُمْ لَیْسَ مُغْفَلَا

ترجمہ: چھ قراء سے میں نے وہ مراد لئے ہیں جن کو میں نے نافع کے بعد ثابت کیا ہے، یعنی خاء ماعدا نافع باقی چھ کی، بصری، شامی، تینوں کوفیین کی رمز ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

ثاء مبتداء موصوف۔ مثلثٌ صفت۔ للکوفی خبر۔ تقدیر ثاء مثلثٌ للکوفیِّ مبیّنًا، مِنْهُنَّ، هُنَّ کی ضمیر حروف

کے لئے ہے۔ لَيْسَ بِاَغْفَلَا حال ہے، حروف مذکر اور مؤنث دونوں طرح مستعمل ہیں سِتَّتُهُمْ بِالْخَاءِ مبتداء و خبر۔ عنيت الاولى بیان ستتهم وكوف مبتداء، وشا م اس پر عطف ہے ذالهم ليس مغفلا پورا جملہ خبر۔ الاولى ، الذين کے معنی میں ہے۔

(۵۱) وَكُوفٍ مَّعَ الْمَكِيِّ بِالظَّاءِ مُعْجَمًا ۵۱ وَكُوفٍ وَّبَصْرٍ غَيْنُهُمْ لَيْسَ مُهْمَلَا

ترجمہ: اور کوفیین مع المکی ظاء معجمہ سے مراد ہونگے، اور کوفیین اور بصری کیلئے غین رمز ہے جو بے نقطہ نہیں

(۵۲) وَذُو النَّقْطِ شِيْنٌ لِّلْكِسَائِيْ وَحَمْزَةٍ ۵۲ وَقُلْ فِيْهِمَا مَعْ شُعْبَةٍ صُحْبَةٌ تَلَا

ترجمہ: اور نقطہ والا شین کسائی و حمزہ کیلئے رمز ہے، اور تو کہہ دے کہ ان دونوں حمزہ و کسائی میں مع شعبہ کلمہ صحبۃ رمز ہے، یہ کلمی رمز حرفی رمز کے بعد آ رہی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

كوفٍ مبتداء۔ بالظاء خبر۔ معجماً حال، اور كوف و بصر اسی طرح ہے۔

(۵۳) صِحَابٌ هُمَا مَعْ حَفْصِهِمْ عَمَّ نَافِعٌ ۵۳ وَشَامٍ سَمَا فِيْ نَافِعٍ وَّفَتَى الْعَلَا

ترجمہ: صحاب سے وہی دونوں حمزہ کسائی مع حفص مراد ہونگے۔ عَمَّ نافع اور شامی ہیں۔ سَمَا نافع بصری، مکی کی رمز ہے (مکی کا ذکر اگلے شعر میں ہے)۔

(۵۴) وَمَكٍّ وَّ حَقٌّ فِيْهِ وَابْنِ الْعَلَاءِ قُلْ ۵۴ وَقُلْ فِيْهِمَا وَالْيَحْصَبِيْ نَفَرٌ عَلَا

ترجمہ: اور مکی کے لئے رمز ہے۔ اور حق اس مکی اور ابن العلاء بصری میں تو کہہ دے اور تو کہہ کہ ان دونوں مکی بصری میں یحصبی (شامی) کے بارے میں نَفَرٌ کا کلمہ شیرین ہو گیا ہے۔

(۵۵) وَ حِرْمِيٌّ نِ الْمَكِّيُّ فِيْهِ وَنَافِعٌ ۵۶ وَ حِصْنٌ عَنِ الْكُوفِيْ وَنَافِعِهِمْ عَلَا

ترجمہ: اور حرمی جو ہے اس میں مکی اور نافع ہیں۔ اور حصنٌ تینوں کوفی اور ان قراء میں کے نافع سے بلند ہوا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

صِحَابٌ هُمَا، مبتداء و خبر، ضمیر حمزہ اور کسائی کو راجع ہے۔ مُهْمَلٌ، بے نقطہ حرف۔ مُعْجَمٌ نقطہ والا حرف۔ تَلَا تِلْوًا سے اتباع۔ حَلَا، مستانفہ ہے یا نَفَرٌ کی صفت یا خبر ہے، اَیْ نَفَرٌ حَلَا فِيْهِمَا وَالْيَحْصَبِيْ ضمیر لفظاً نفر کیلئے ہے

(۵۲) وَمَهْمَا اَتَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْبَعْدُ كِلْمَةٌ ۵۲ فَكُنْ عِنْدَ شَرْطِيْ وَاقْضِ بِالْوَاوِ فَيْصَلًا

ترجمہ: اور جب حرفی رمز سے پہلے یا بعد کوئی کلمی رمز آئے، تو میری اصطلاح کے پاس حاضر رہ، اور واؤ کے ساتھ حکم کر دے اس حال میں کہ وہ جدائی کرنے والا ہے۔

توضیح: ناظمؒ بیان فرمار ہے ہیں کہ کلمی رمز حرفی رمز سے جب مل کر آئے گی تو مقدم بھی ہوگی اور مؤخر بھی، ہر ایک سے میری اصطلاح کے مطابق مرموزین مراد ہونگے کلمی سے کلمی والے، حرفی سے حرفی والے۔ اور واؤ فاصل یہاں بھی آئے گی اور کلمی رموز کے ساتھ کلمہ قرآنی میں بھی کوئی ترتیب نہیں ہوگی۔ اور جو حرفی رمز کلمی کے ساتھ آرہی ہو وہ بھی کلمی کے تابع ہو کر کلمہ قرآنی سے پہلے اور بعد میں آئے گی، البتہ حرفی رمز جب اکیلی ہوگی تو ہمیشہ کلمہ قرآنی کے بعد آئے گی۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْاِتْيَانُ، اَلْمَجِيُ الكلمه ما يتكلم بھی اس سے مراد آٹھ کلمی رموز ہیں۔ مَهْمَا، اصل میں مَامَا الف کو هاء سے بدل دیا، اور مَا شرطیہ دوسرا مؤکد و زائد ہے، مَا شرطیہ میں ظرف کے معنی پائے جاتے ہیں، اَیْ مَتٰی مَا۔ عِنْدَ، حَاضِرًا مقدر کا ظرف اور كُنْ کی خبر ہے۔ قَبْلُ وبَعْد مبنی برضم۔ مضاف الیہ محذوف منوی ہے، اَیْ مِنْ قَبْلِ الرَّمْزِ الْحَرْفِيِّ اَوْبَعْدِالرَّمْزِ الْحَرْفِيِّ۔ وَاقْضِ جزاء الشرط اور جملہ متانفہ بھی درست ہے۔

اضداد والی وجوہ کا بیان

(۵۷) وَمَا كَانَ ذَاضِدٍّ فَاِنِّيْ بِضِدِّهٖ ۵۷ غَنِيٌّ فَزَاحِمْ بِالذَّكَاءِ لِتَفْضُلَا

ترجمہ: اور جو وجہ ضد والی ہوگی تو میں اس کی ضد کے ذریعہ بے نیاز ہو جاؤنگا، پس تو سمجھ کی تیزی سے سبقت لے جا تا کہ تو فضیلت میں غالب آجائے۔

توضیح: یعنی قیود کے بیان کا طریقہ یہ ہوگا، کہ جن قیود میں ضدیت کا مفہوم ہے وہاں دونوں کو بیان نہیں کرینگے ایک قید پر اکتفا کرینگے جو مذکورین کے لئے ہوگی، غیر مذکورین کیلئے ذہین طلباء اپنی فراست سے اس کی ضد کو سمجھ لینگے جیسے وَکُوْفِيُّهُمْ تَسَّاءَلُوْنَ مُخَفَّفًا تو اس کے مخالف مفہوم سے غیر کوفیین کیلئے تخفیف کی ضد تشدید سمجھ لی جائے گی۔

ان ضدوں والی وجوہ کی مثالیں

(۵۸) كَمَدٍّ وَّاِثْبَاتٍ وَّفَتْحٍ وَّمُدْغَمٍ ۵۸ وَهَمْزٍ وَّنَقْلٍ وَّاخْتِلَاسٍ تَحَصَّلَا

ترجمہ: جیسے مد، اثبات، فتح، ادغام، ہمزہ، نقل اور اختلاس حاصل وثابت ہوا ہے، یعنی (۱) مد کی ضد قصر۔ (۲) اثبات کی حذف۔ (۳) فتح خالص الف کی امالہ وتقلیل۔ (۴) ادغام کی اظہار۔ (۵) ہمزہ کی ترک ہمزہ۔ (۶) نقل کی عدم نقل یعنی بقاء حرکت۔ (۷) اختلاس کی اتمام حرکت۔

(۵۹) وَجَزْمٍ وَّتَذْكِيرٍ وَّغَيْبٍ وَّخِفَّةٍ ۞ ۵۹ وَجَمْعٍ وَّتَنْوِينٍ وَّتَحْرِيكٍ نُ اعْمَلَا

ترجمہ: اور جیسے جزم، تذکیر، غیب، تخفیف اور جمع اور تنوین اور تحریک عمل میں لائی گئی ہے۔ یعنی (۸) جزم کی ضد رفع (مگر رفع کی ضد جزم نہیں)۔ (۹) تذکیر کی ضد تانیث۔ (۱۰) غیب کی ضد خطاب۔ (۱۱) تخفیف کی تشدید۔ (۱۲) جمع کی توحید۔ (۱۳) تنوین کی ترک تنوین۔ (۱۴) تحریک کی اسکان۔

نوٹ: یہ تمام اضداد مطرد منعکس ہیں یعنی ہر ایک آپس میں ایک دوسری کی ضد ہیں، جیسے ادغام کی اظہار اور اظہار کی ادغام البتہ صرف جزم ورفع مطرد غیر منعکس ہیں، یعنی جزم کی ضد رفع تو ہے مگر رفع کی ضد جزم نہیں بلکہ آگے بیان فرمائیں گے کہ رفع کی ضد نصب ہے۔

(۶۰) وَحَيْثُ جَرَى التَّحْرِيكُ غَيْرَ مُقَيَّدٍ ۞ ۶۰ هُوَ الْفَتْحُ وَالْإِسْكَانُ اٰخَاهُ مَنْزِلَا

ترجمہ: اور جب تحریک غیر مقید بیان ہو، تو اس سے فتحہ کی حرکت مراد ہے اور اسکان نے اس سے بھائی بندی کی ہے جگہ کے اعتبار سے۔

توضیح: تحریک کی دو قسمیں بیان فرمائی ہیں، تحریک مقید اور تحریک غیر مقید، اگر حرکت کے ساتھ فتحہ، ضمہ، کسرہ کی قید ہو تو پھر یہی حرکات متعین ہونگی، اور اگر مطلقاً تحریک ذکر کرینگے تو پھر فتحہ کی حرکت مراد ہوگی اور ضد سے دونوں صورتوں میں اسکان ہی مراد ہوگا، اور اسکان بلاقید کی ضد سے فتحہ، اس لئے کہ یہ مطرد منعکس ضد ہیں۔ البتہ اگر اسکان کے ساتھ قید ہوگی مثلاً مُسْكِنِ الْكَسْرِ تو پھر ضد سے وہی قید کسرہ مراد ہوگا۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۵۷ تا ۶۱ : مَا شرطیہ مبتداء كَانَ تامّہ یا ناقصہ، ذاضِدٍ حال یا خبر۔ فَزَاحِمْ، من الزحمہ سبقت حاصل کر، معلوم کر، فَاء تعقیب کیلئے ہے، بالزکاء اَیْ بذهنك الثاقب ۔

شعر ۵۸ : كَمَدٍّ، اَلْوَجْهُ الْمُسْتَغْنٰى عنہ مقدر کی خبر ہے۔ تَحَصَّلَ اى حَصَلَ فِیُ الرواية۔

شعر ۵۹ : اُعْمِلَا تحریک کی صفت یا مستانفہ۔

شعر ۶۰: حَيْثُ، ظرف مکان شرط کے معنٰی کو متضمن ہے، جزاء فهو الفتح ، فاءضرورت کے تحت حذف۔ شعر ۶۱: مَنْزِلًا آخَاهٗ کے فاعل سے تمیز۔

(۶۱) وَاٰخَيْتُ بَيْنَ النُّوْنِ وَالْيَاوَفَتْحِهِمْ ۶۱ وَكَسْرٍوَّبَيْنَ النَّصْبِ وَالْخَفْضِ مُنْزِلَا

ترجمه: اور میں نے بھائی بندی (ضد بنادیا) کردی ہے نون اور یاء کے درمیان اور فتحہ اور کسرہ کے درمیان اور نصب اور جر کے مابین۔

توضیح: یعنی نون کی ضد یاء اور یاء کی ضد نون ہے اور فتحہ (زبر) کی ضد کسرہ (زیر) اور کسرہ کی ضد فتحہ ہے یوں ہی نصب (زبر) کی ضد جر (زیر) اور جر کی ضد نصب ہے۔

حرکات کے دو دو نام اعرابی و بنائی کے اعتبار سے ہیں۔

(۶۲) وَحَيْثُ اَقُوْلُ الضَّمَّ وَالرَّفْعَ سَاكِتًا ۶۲ فَغَيْرُهُمْ بِالْفَتْحِ وَالنَّصْبِ اَقْبَلَا

ترجمه: اور جب میں ضمہ یا رفع بول کر خاموش ہو جاؤں تو ان مذکورین کے سوا باقی قرا ٗ فتحہ اور نصب کے ساتھ آئیں گے۔

توضیح: مطلب یہ ہے کہ اگر ناظمؒ بلا قید صرف ضمہ کہیں تو غیر مذکورین قرا ٗ کیلئے ضد سے فتحہ نکلے گا اور اگر رفع کہیں تو دوسروں کیلئے نصب ہوگا، اور اگر ضمہ و رفع کے ساتھ قید لائیں مثلاً ضَمُّ الْكَسْرِ ، رَفْعُ الْجَرِّ ، تو پھر غیر مذکورین کیلئے ضد سے کسرہ و جر متعین ہونگے۔

نوٹ: پیش کو ضمہ و رفع ، زبر کو فتحہ و نصب اور زیر کو کسرہ جر خفض کہتے ہیں، جو حرکتیں عاملوں کے آنے سے بدلتی نہیں یعنی مبنی کی حرکتیں ان کو فتحہ، کسرہ، ضمہ اور جو بدلتی ہیں یعنی مُعْرَب کی حرکتیں ان کو نصب، جر خفض، رفع کہتے ہیں، یہ فرق بصریین کے ہاں ہے کوفیین فرق نہیں کرتے، ناظمؒ نے بصریین کی مطابقت کو اختصار کیلئے اختیار فرمایا ہے کہ جب معرب کی حرکت کا نام لینگے تو طالب فوراً سمجھ جائے گا کہ یہ اختلاف کلمہ کے آخری حرف کا ہے۔

نوٹ: یہ دو ضدیں بھی مطرد غیر منعکس ہیں، دونوں طرف سے ان میں ضدیت نہیں پائی جاتی جب ضمہ یا رفع کہیں گے تو دوسروں کے لئے ضد سے فتحہ و نصب تو نکلے گا، مگر جب فتحہ و نصب بولیں گے تو غیر مذکورین کے لئے ضد سے رفع و نصب مراد نہ ہوگا بلکہ کسرہ و جر خفض مراد ہوگا جیسے گذشتہ شعر میں بیان کر دیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

حیث ظرفیہ وشرطیہ ہے اَلضَّمُّ وَالرَّفْعُ ، واو بمعنیٰ اَوْ،خبر مقدم۔ لِقَارِئٍ ، یا لجمع۔ فَغَیْرُهُمْ ، فاء جزائیہ۔ اَقْبَلَا، الف اطلاق کا ہے۔ فَغَیْرُهُمْ شرط کی جزا ہے جو مبتداء ہے۔ اقبلا خبر۔ ضمہ،رفع،اور فتحہ،نصب لف ونشر مرتب کے قبیل سے ہے۔

ایک بلیغ اصطلاح باب اطلاق

(۶۳) وَفِي الرَّفْعِ وَالتَّذْكِيرِ وَالْغَيْبِ جُمْلَةٌ ۶۳ عَلَى لَفْظِهَا اَطْلَقْتُ مَنْ قَيَّدَ الْعُلَا

ترجمہ: اور رفع اور تذکیر اور غیب میں ایک ایسا مجموعہ بھی ہے کہ میں نے خالی ان کے تلفظ پر اس طالب علم کو آزاد چھوڑ دیا ہے، جو بلندی ذہانت کو قید کیا ہوا ہے، یعنی صرف الفاظ قرآنی اور رموز کو بیان کیا ہے قرأت کی قید کو نہیں لایا، طالب علم خود اپنی ذہانت وقابلیت سے قرآت کے اختلاف کو نکال لے، تاکہ قابلیت کے بلند ترین درجہ کو حاصل کرلے، اور ایسا اکثر فرش میں ہوا ہے، تاہم یہ اطلاق صرف تین قیود میں مستعمل ہے رفع کہ اس کی ضد نصب ہے، تذکیر کہ اس کی ضد تانیث ہے، غیب کہ اس کی ضد خطاب ہے۔ اگر احتمال رفع ونصب کا ہو تو مذکورین کے لئے رفع غیر مذکورین کے لئے نصب اور اگر احتمال تذکیر وتانیث کا ہو تو مذکورین کیلئے تذکیر اور غیر کے لئے تانیث، اور اگر محل اختلاف میں احتمال غیب وخطاب کا ہو تو مذکورین کے لئے غیب، اور دوسروں کیلئے خطاب مثالوں پر غور کرنے سے یہ مسئلہ آسانی سے سمجھ میں آجاتا ہے۔

(۱) سورۃ واقعہ وحدید ۱۰ ۔ وَكُلٌّ كَفٰی ،واقعہ وحدید ۵ ۔ اطلاق سے شامی کیلئے لام کا رفع اور باقی کیلئے ضد سے نصب ۔

(۲) واقعہ وحدید ، وَيُؤْ خَذُ غَيْرُ الشَّامِ یہاں پر تذکیر وتانیث کا اختلاف ہے، اطلاق سے شامی کے سوا باقی کیلئے تذکیر کی یاء اور شامی کیلئے تانیث کی تاء۔

(۳) نبا تا علق ۱۰ ، وَبَلْ يُؤْ ثِرُوْنَ حُزْ یہاں غیب وخطاب کا اختلاف ہے، اطلاق سے بصری کیلئے غیب کی یاء اور باقین کیلئے خطاب کی تاء اس کو باب اطلاق کہا جاتا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

جملة أى جُمْلَةٌ مَوَاضِعَ، مبتداء مؤخر موصوف، اَطْلَقْتُ أى ارسلت من غير تَقْيِيْدٍ ،لفظها کی ضمیر، تینوں رفع تذکیر غیب کے لئے ہے۔

(۶۴) وَقَبْلَ وَبَعْدَ الْحَرْفِ اٰتِيْ بِكُلِّ مَا ۶۴ رَمَزْتُ بِهٖ فِي الْجَمْعِ اِذْ لَيْسَ مُشْكِلَا

ترجمہ: اور میں کلمہ قرآنی سے قبل اور بعد ان تمام کلمی رموز کولاؤنگا، جنکو میں نے جماعت کے بارے میں رمز بنایا ہے اس لئے کہ یہ کسی مشکل میں ڈالنے والا نہیں۔

توضیح: مطلب یہ ہے کہ رموز کلمیہ ، صحبہ ، صحاب وغیرہ کلمہ قرآنی سے پہلے اور بعد دونوں طرح استعمال ہونگی اس لئے کہ اس سے کوئی اشکال پیدا نہیں ہوتا، مزید وضاحت شعر ۴۶، ۵۶ میں ہو چکی ہے، دوبارہ دیکھ لیں۔

(۶۵) وَسَوْفَ اُسَمِّيْ حَيْثُ يَسْمَحُ نَظْمُهٗ ۶۵ بِهٖ مُوْضِحًا جِيْدًا مُّعَمًّا وَّ مُخْوَلَا

ترجمہ: اور میں عنقریب ہی (قاری) کا نام لے آؤں گا، جس جگہ اس (نام کے ذکر) کی نظم گنجائش دے گی اس حال میں کہ (ان قرأ کو) میں خوب واضح کرنے والا ہوں، اس گردن کی طرح جو چچاؤں اور ماموؤں والی ہے۔

توضیح: یعنی ہر جگہ رموز ہی نہیں لاؤں گا، بلکہ جہاں نظم میں گنجائش ہوئی تو وہاں قرأ کا صراحت سے نام ذکر کروں گا، تا کہ وہ قاری خوب واضح ہو جائیں جس طرح اس دلہن کی شہرت ہوتی ہے جس کے چچا اور ماموں زیادہ ہوں، وہ اسے بہت سے زیورات سے مزین کر دیتے ہیں، چنانچہ ناظمؒ نے اکیس کے اکیس قاریوں کے نام یا کنیت یا نسبت استعمال کی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۶۴: وَقَبْلَ وبعد الحرف أیْ وقبل الحرف وبعد الحرف ، حرف سے مراد کلمہ قرآنی ہے رمز، اشارہ فی الجمع ای الکلمات الثمانیة هی صحبة ،وصحاب وعم وغیرہ۔ مشکل بمعنٰی صعب ، وغمض ۔

شعر ۶۵: اُسَمِّیْ أیْ أذْكُرُ الْقَارِیْ ، حَيْثُ اُسَمِّیْ کا مفعول فیہ ہے۔ سَوْفَ حرف استقبال بمعنٰی التقریب۔ يَسْمَحُ أیْ يَسْهُلُ ۔ جِيْدًا کی تقدیر اِيْضَاحَ جِيْدٍ ہے، عُنُق ،گردن۔ مُعَمًّا وَمُخْوَلًا دونوں اسم مفعول ہیں اور جِيْدًا کی صفات ہے۔

(۶۶) وَمَنْ كَانَ ذَا بَابٍ لَّهٗ فِيْهِ مَذْهَبٌ ۶۶ فَلَا بُدَّ اَنْ يُّسَمّٰى فَيُدْرٰى وَيُعْقَلَا

ترجمہ: اور جو قاری ایسے باب والا ہوگا، کہ اس کے لئے اس باب میں کوئی مذہب ہوگا تو ضروری ہوگا کہ اس کا نام صراحتاً لیا جائے تا کہ وہ جان لیا جائے اور سمجھ لیا جائے۔

توضیح: اگر کوئی مخصوص باب یا قواعد کلیہ کسی قاری کیلئے خاص ہونگے تو شروع میں اس کا نام صراحتاً لیا جائے گا، اور رموز استعمال نہیں ہونگی، جیسے باب مذهب الكسائی وغیرہ۔ المذهب ،الطريق ،مراد اس سے طریقہ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَنْ يُسْمٰى بتقدير مِنْ ،لَابُدَّ کی خبر ہے۔ فَيُدْرٰى جواب نفی۔ ويُعْقَلَا ، الف اطلاقیہ نصب کی وجہ سے اَنْ مقدر، فَيُدْرٰى وَيُعْقَلَا ، بمعنى العلم والادراك ۔

قصیدہ کا نام ماخذ اور تعریف

(٦٧) اَهَـلَّـتْ فَـلَبَّتْهَـا الْـمَـعَـانِـيْ لُبَـابُهَـا ٦٧ وَصُـغْتُ بِهَـا مَـاسَـاغَ عَـذْبًـا مُسَـلْسَلَا

ترجمه: اس قصیدے کے (الفاظ) نے آواز دی، تو خالص معانی نے اس کو جواب میں لبیک کہی، میں نے ان معانی میں اس لفظ کو مضبوط اور نظم کر دیا ہے جو آسان ہے اس حالت میں کہ وہ شیریں اور صاف ہے۔

اَهَـلَّـتْ ،اِهْلَالٌ ،بلند آواز سے پکارنا۔ لَبّٰی ، لَبَّيْك کہنا۔ لُبَـا ب ،خالص۔ صَوْغ ڈھالنا،نظم کرنا پرونا۔ سُوْغ خوشگوار۔ عَذْب،شیریں۔ مُسَلْسَلٌ ، خوشگوار،لذیذ،سهل الهضم ۔

توضيح: یعنی جب میں نے قصیدہ کے مضامین کو تلاش کیا تو میرے ذہن میں نفیس و بدیع مضامین آ گئے، پھر ان کے لئے الفاظ بھی عمدہ و عجیب لے آیا۔

﴿النحو والعربية﴾

لَبَّتْ،اَیْ اَجَابَتْ بلبيك، لبيك، الباب جمع لب بمعنی الـخيـار والـنـخـب صُغْتُ، اَحْكَمْتُ وَاَتْقَنْتُ۔ مُسَلْسَلَا دونوں عَذْبًا،سَاغَ کے فاعل سے حال ہیں۔ اَهَلَّتْ کی ضمیر قصیدہ کو راجع ہے۔

(٦٨) وَفِـيْ يُسْـرِهَـا التَّيْسِيْـرُ رُمْـتُ اخْتِـصَـارَهُ ٦٨ فَـاَجْـنَـتْ بِعَـوْنِ الـلّٰـهِ مِـنْـهُ مُـؤَمَّلَا

ترجمه: اور اس قصیدہ کی آسانی میں تیسیر ہے، میں نے اس تیسیر کے مختصر کرنے کا ارادہ کیا تھا، پھر یہ قصیدہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے سبب اس تیسیر سے زیادہ پھل لے آیا، حالانکہ امید اس تیسیر کی گئی تھی۔

توضيح: ناظمؒ فرماتے ہیں کہ میرا ارادہ تو تیسیر ہی کے مضامین کو مختصر بیان کرنے کا تھا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اختصار کے باوجود تیسیر سے زیادہ مضامین بیان ہو گئے ہیں۔ تیسیر علامہ ابو عمر دانیؒ کی ۴۴۴ھ کی مشہور کتاب ہے، جو ناظمؒ کے بالواسطہ استاذ ہیں، یہ کتاب سبعہ قراءات میں سند کی حیثیت رکھتی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

رُمْتُ رَوم بمعنی ،ارادہ،قصد۔ اَجْنَتْ ،اِجْنَاءَ، پھل توڑنا۔ مُؤَمَّلُ ،آرزو۔ وَفِيْ يُسْرِهَا جملہ اسمیہ ، اليسر ، السهولة ۔ رُمْتُ جملہ فعلیہ ای طلبت ،اَجْنَتْ اَیْ اَدْرَكَ جَنَاهَا۔ مُؤَمَّلًا اَیْ شَيْئًا مُؤَمَّلًا مِّنَ اللّٰهِ۔

(٦٩) وَاَلْفَافُهَا زَادَتْ بِنَشْرِ فَوَائِدٍ ٦٩ فَلَفَّتْ حَيَاءً وَّجُهَهَا اَنْ تُفَضَّلَا

ترجمہ: اور اس قصیدہ کے گنجان درخت (مضامین) بہت سے فائدوں کے ظاہر کرنے کے سبب تیسیر سے بڑھ گئے ہیں ،تو اس قصیدہ نے حیا کی وجہ سے اپنا منہ چھپالیا، اس اندیشہ کے سبب کہ قصیدہ کو (تیسیر) پر فوقیت دی جائے۔

توضیح: ناظمؒ انتہا درجہ کے ادب کے طور پر فرمارہے ہیں کہ اس قصیدہ میں بہت سی چیزیں تیسیر سے بڑھ گئی ہیں اس لئے مجھے حیا آرہی ہے کہ کہیں لوگ اس قصیدہ کو تیسیر پر فوقیت نہ دیں۔ منہ چھپانے سے حیا مقصود ہے اہل فن متفق ہیں کہ قصیدہ کئی اعتبار سے تیسیر سے بڑھ گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

الفاف جمع لَفّ ،گنجان درخت۔ فوائد منتہی الجموع ہے ، تخییر کی وجہ سے منصرف کردیا ہے۔ الفافها مبتداء زَادَتْ بنشرفوائدٍ اسکی خبر۔ حَيَاءً لَفَّتْ کا مفعول لهٗ ہے، لَفَّتْ ای كَرِهَتْ اَنْ تُفَضَّلَا۔

(٧٠) وَسَمَّيْتُهَا حِرْزَ الْاَمَانِيْ تَيَمُّنًا ٧٠ وَوَجْهَ التَّهَانِيْ فَاهْنِهٖ مُتَقَبَّلَا

ترجمہ: اور میں نے برکت حاصل کرنے کے لئے اس قصیدہ کا نام حرز الامانی اور وجه التهانی رکھ دیا ہے، پس تو اس کو خوش ہو کر لے لے، اس حالت میں کہ یہ مقبول ہے۔

توضیح: یعنی میں نے حرز الامانی، آرزوؤں کی حفاظت کی جگہ وجہ التھانی لذت حاصل کرنے کی چیزوں میں سے بہترین چیز پر نام اس لئے رکھا، تاکہ اللہ تعالیٰ اس قصیدہ ایسا ہی بنادیں۔

﴿النحووالعربية﴾

حرز ،وہ چیز جس میں دوسری چیز رکھی جائے۔ اَمَانِيْ ،جمع اُمْنِيَةٌ بمعنی خواہش آرزوئیں۔ فَاهْنِهٖ ،هَنَاهُ سے امر خلاف قیاس۔ تَيَمُّنًا ،تبرکا ۔ حرز الامانی آرزوؤں کا تعویذ۔ وجه التهاني خوشیوں کا چہرہ۔ مُسَمّٰی دومفعولوں کو چاہتا ہے ایک تو ضمیر سميتها کی قصیدہ کو راجع ہے اور دوسرا حرز الاماني ووجه التهاني جو اس پر معطوف ہے۔

(٧١) وَنَادَيْتُ اَللّٰهُمَّ يَا خَيْرَ سَامِعٍ ٧١ اَعِذْنِيْ مِنَ التَّسْمِيْعِ قَوْلًا وَّمَفْعَلَا

ترجمہ: اور دعا کی میں نے اے اللہ اے بہترین سننے والے مجھے پناہ میں رکھ اپنا قول وفعل سنانے سے، یعنی ریاکاری سے محفوظ رکھ۔

توضیح: تسمیع دوسروں کو اپنے کمالات سنانا اور شہرت کیلئے کام کرنا۔ ریا دوسروں کو دکھلانے کیلئے عمل کرنا۔ اس میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ رَاءَ رَاءَ اللّٰهُ بِهٖ یعنی جس نے کوئی کام سنانے و دکھانے کی غرض سے کیا حق تعالٰی اس کے عیب دوسروں کو سنائیں گے اور دکھائیں گے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَللّٰهُمَّ کے وصلی ہمزہ کو حذف نہ کرنا ضرورت شعری کی وجہ سے ہے۔ میم مشدد حرف نداء کا عوض ہے یعنی یَا اَللّٰه ۔ قولًا ومفعلًا دونوں اَعِذْنِی کے مفعول سے حال ہیں۔

(۴۲) اِلَيْکَ يَدِیْ مِنْکَ الْاَيَادِیْ تَمُدُّهَا ۴۲ اَجِرْنِیْ فَلَا اَجْرِیْ بِجَوْرٍ فَاَخْطَلَا

ترجمہ: میرا ہاتھ آپ کی طرف (پھیلا ہوا) ہے آپ کی طرف کی نعمتیں اس کو پھیلا رہی ہیں، پناہ دیں مجھے تاکہ میں ظلم نہ کروں، جس کی وجہ سے میں فضول بات نہ کروں۔

(۴۳) اَمِيْنَ وَاَمْنًا لِّلْاَمِيْنِ بِسِرِّهَا ۴۳ وَاِنْ عَثَرَتْ فَهُوَ الْاَمُوْنُ تَحَمُّلَا

ترجمہ: میری دعا قبول فرما، اور امن وسلامتی دے اس شخص کو جو اس قصیدے کے چھپے ہوئے عیوب کا راز دار ہو، اور اگر کہیں یہ قصیدہ (یعنی ناظمؒ) لغزش کر جائے تو وہ برداشت کرنے میں قوی اونٹ کی مانند ہو، یعنی ایک تو قصیدہ کی باریکیوں کو اہل لوگوں کے سامنے بیان کرے، اور کہیں کوئی غلطی دیکھے تو برداشت اور حوصلہ سے کام لیتے ہوئے فوراً اعتراض نہ کرے اور برداشت کی صفت میں قوی اونٹ جو مشقتیں برداشت کرتا ہے، کی طرح ہو ۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۴۲: يَدِیْ میرا ہاتھ، یعنی دست سوال جمع اَيْدِیْ اَلْاَيَادِیْ، اَيْدِیْ کی جمع الجمع اَيَادِیْ، بمعنی نعمتیں عنایتیں، يَدِیْ مبتداء کی خبر محذوف ہے ممدودۃ ہے۔ اِلَيْکَ اسکے متعلق ہے، مِنْکَ، اَلْاَيَادِیْ سے حال ہے اور یہ بھی جملہ اسمیہ ہے دوسرا پہلے کا بیان ہے۔ اَجِرْنِیْ بمعنی اَعِذْنِیْ۔ فَلَا اَجْرِیْ کی فاء دُعاء کے جواب میں ہے، اسکی اصل فَاَنَا لَا اَجْرِیْ ہے۔ فَاَخْطَلَا، خَطِلَ بِالْکَسْر بے ہودہ گوئی جواب نفی اَنْ مقدرہ کی وجہ سے منصوب ہے۔

شعر ۴۳: اَمِيْنَ اسم صوت ہے یا اسم فعل اس لئے مبنی بر فتح ہے بمعنی اِسْتَجِبْ اَمْنًا هَبْ مقدر کا مفعول ہے جو اَمِيْن

پر معطوف ہے اَیْ اَللّٰھُمَّ اسْتَجِبْ آمِنْ، ضد الخوف، سِرِّ سے مراد عمدہ معانی آمُوْن بوجھل اونٹنی جس کے اعضاء مضبوط ہوں، تَحَمُّلًا تمیز ہے۔

فائدہ: ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے جو اللہ تعالیٰ کے کامل ولی ہے اس قصیدہ کی باریکیوں کے یاد کرنے والوں اور دوسروں کو سکھانے والوں کیلئے دُعا کی ہے، اور تجربہ سے معلوم ہوا کہ ایسے لوگوں کو بہت نفع ہوا ہے جس سے ناظمؒ کی دعا کا مقبول ہونا ظاہر ہے۔

(۷۴) اَقُوْلُ لِحُرٍّ وَّالْمُرُوْءَةُ مَرْءُهَا ۷۴ لِاِخْوَتِهِ الْمِرْاٰةُ ذُوالنُّوْرِ مِكْحَلَا

ترجمہ: میں (خواہش نفسانیہ سے) آزاد شخص سے کہتا ہوں، اور شرافت جو ہے اس کا انسان اپنے بھائیوں کیلئے نوردار آئینہ ہے، اس حال میں کہ وہ آئینہ آنکھوں کے روشن کرنے میں سلائی کی طرح ہے۔

(۷۵) اَخِيْ اَيُّهَا الْمُجْتَازُ نَظْمِيْ بِبَابِهِ ۷۵ يُنَادٰى عَلَيْهِ كَاسِدَالسُّوْقِ أَجْمِلَا

ترجمہ: اے میرے بھائی، اے وہ شخص جس کے دروازہ کے پاس میری یہ نظم اس حالت میں گذر رہی ہے کہ اس پر آواز لگائی جارہی ہو کہ یہ بازار کا گھٹیا مال ہے، تو اس سے حسن سلوک کر۔

(۷۶) وَظُنَّ بِهِ خَيْرًا وَّسَامِحْ نَسِيْجَهُ ۷۶ بِالْاِغْضَاءِ وَالْحُسْنٰى وَاِنْ كَانَ هَلْهَلَا

ترجمہ: اور اس کے بُنے ہوئے کپڑے یعنی عبارت سے چشم پوشی اور اچھی عادت کے ساتھ نرمی کر (عیوب تلاش نہ کر) اگر چہ یہ نظم ڈھیلی ڈھالی سی ہو۔

(۷۷) وَسَلِّمْ لِاِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ اِصَابَةٌ ۷۷ وَالْاُخْرٰى اجْتِهَادٌ رَّامَ صَوْبًا فَاَمْحَلَا

ترجمہ: اور دونیکیوں میں سے ایک نیکی تو میرے حق میں تسلیم کر، کہ ایک نیکی درستی کو پہنچ جانا اور دوسری اجتہاد وکوشش کرنا، (اگر چہ) اس کوشش (ناظم) نے بارش کا ارادہ کیا تھا اور امید پر تخم پاشی کر دی تھی، پس قحط سالی ہوگئی۔

توضیح: شعر نمبر ۷۴: شریف آدمی کو آئینہ کہنے میں حدیث کی طرف اشارہ ہے، اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ (ابوداؤد) ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے، اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ اَخِيْهِ فَاِذَا رَاٰى بِهٖ اَذًى فَالْيُمِطْهُ عَنْهُ (ترمذی)۔ مسلمان اپنے بھائی کیلئے آئینہ ہے پس جب اس میں کوئی خرابی دیکھے تو اس خرابی کو دور کردے، اس مثال کا مقصد یہ ہے کہ آئینہ کی طرح اگر قصیدہ میں کوئی غلطی نظر آئے تو اسے درست کر دینا چاہیئے آئینہ سامنے عیب بتاتا ہے، پیٹھ پیچھے

غیبت نہیں کرتا، جتنا عیب ہوتا ہے اتنا ہی بتاتا ہے اس سے کم یا زیادہ نہیں بتاتا، یعنی مقصد اصلاح ہونا چاہیئے تنقیص یا رسوائی نہیں ہونا چاہیئے۔

توضیح: **شعر نمبر ۷۵:** ناظمؒ نے بازار کی بے قدر چیز عاجزی سے فرمایا ہے، ورنہ اللہ تعالیٰ نے مشرق ومغرب میں اس قصیدہ کو باقی تمام تصانیف پر فوقیت اور شہرت دی ہے، یا مقصد ابتدائی دور ہوگا یا مستقبل میں کبھی اس فن کی طرف توجہ کم ہوجانے کے دور کی طرف اشارہ ہے ، واللہ اعلم ۔

شعر نمبر ۷۶: انتہائی عجز وانکساری کا اظہار فرمارہے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس قصیدہ کو جو خوبیاں عطا فرمائی ہیں، وہ کسی دوسرے قصیدہ کے حصہ میں نہیں آئیں۔

شعر نمبر ۷۷: ناظمؒ نے اس حدیث کی طرف اشارہ فرمایا ہے، مَنِ اجْتَهَدَ وَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَمَنِ اجْتَهَدَ فَأَخْطأَ فَلَهُ أَجْرٌ (جو شخص اجتہاد کرے اور درست کہے اس کیلئے دو اجر ہیں، اور جو غلطی میں پڑ جائے اس کیلئے بھی ایک ثواب ہے۔ صحیحین میں روایت ہے جب عالم کسی مسئلہ میں کوشش کرے، اور درستی کو پہنچ جائے تو اس کے لئے دو اجر ہیں ،ایک کوشش کا اور دوسرا صحیح بیان کرنے کا۔ اور جب کوشش کرے اور اس سے غلطی ہوجائے تو اس کے لئے ایک اجر ہے کوشش کرنے کا۔ ناظمؒ فرماتے ہیں کہ کسان کا کام نیک نیتی سے بیجائی کرنا ہے قحط سالی ہوجائے ، تو اس کا اسمیں کوئی قصور نہیں ،یعنی میں اس نظم میں کامیاب ہوگیا تو دوہرا اجر پاؤں گا ، ورنہ ایک نیکی تو مجھے ملے گی ہی ۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر نمبر ۷۲ تا ۷۷: أَقُولُ کا مقولہ أَخِيْ أَيُّهَاالْمُجْتَازُ الخ ہے۔ وَالْمُرُوْءَةُ جملہ معترضہ اَلْمُرُوْءَةُ، اَلْمَرْءِ سے بنا ہے، یعنی کمال رَجُلِيّت انسان کو حیوان سے ممتاز کرنے والی شریف صفات مراد ہیں ذُوالنُّوْرِ ،مَرْءُ ھا کی خبر ثانی یا صفت یا اَلْمرْأَةُ کی صفت ہے۔ مُكْحَلًا تمیز ہے۔ أَجْمِلًا ندا کا جواب ہے، الف نون خفیفہ سے بدلا ہے۔ ظَنٌّ، سَامِحْ، سَلِّمْ، تینوں أَجْمِلْ پر معطوف ہیں۔ حُرٌّ اخلاق رذیلہ سے آزاد۔ اَلْمرْأَةُ ، آئینہ۔ مِكْحَلٌ، سلائی، سرمہ ڈالنے کی۔ اَلْمُجْتَازُ، اِجْتِيَازٌ سے گذرنا۔ كَاسِدُ السُّوْقِ، بازار کا گھٹیا مال۔ سَامِحْ ،مَسَامِحَت، نرمی، نَسِيْجٌ ، کپڑے بننے والا (مراد ناظمؒ) اِغْضَاء ، چشم پوشی، هَلْهَلٌ ، بناوٹ میں کپڑے کا خراب ہونا۔ رَامَ، قصد۔ صَوْب ، بارش۔

أَمْحِلْ قحط۔

(۷۸) وَإِنْ كَانَ خَرْقٌ فَادَّرِكْهُ بِفَضْلَةٍ ۷۸ مِنَ الْحِلْمِ وَلْيُصْلِحْهُ مَنْ جَادَ مِقْوَلَا

ترجمہ: اور اگر اس کپڑے (نظم میں) کوئی پھٹن پائی جائے، تو تو اس کو اپنے علم و معرفت کی زیادتی سے درست کر دے، جو بردباری سے ہے، اور چاہیے کہ وہ شخص اصلاح کرے جو فصیح اللسان ہو۔

توضیح: یعنی اگر قصیدہ میں کوئی عیب ہو تو کامل علم والا بردبار اور قواعد عربیہ، ادب عربی اور معانی کا محقق شخص جس کی زبان بھی عمدہ ہو اس کی اصلاح کر دے۔

﴿النحو والعربية﴾

خَرْقٌ، عیب پھٹن۔ فَادَّرِكْهُ، تلافی کر۔ جَادَ عمدہ۔ مِقْوَلَ، آلہ قول (یعنی عربی زبان وادب میں مہارت رکھتا ہو۔ كان، تامہ۔ خرق، اس کا فاعل ہے۔ من الحلم، بفضله سے متعلق ہے۔ واليصلحه، امراس کا فاعل مَنْ جَادَ ضمیر مفعول ہے، جو نظم کو راجع ہے۔ مِقْوَلَ تمیز ہے۔

طلباء کی تربیت ونصائح

(۷۹) وَقُلْ صَادِقًا لَوْلَا الْوِئَامُ وَرُوحُهُ ۷۹ لَطَاحَ الْأَنَامُ الْكُلُّ فِي الْخُلْفِ وَالْقِلَا

ترجمہ: اور تو سچ بولنے والا بن کر کہہ دے، اگر دنیا میں باہمی موافقت اور اس کی روح نہ ہوتی، تو تمام لوگ اختلاف اور دشمنی میں ہلاک ہو جاتے۔

توضیح: ایک مشہور مثل ہے، لَوْلَا الْوِئَامُ لَطَاحَ الْأَنَامُ، اگر اعتماد و بھروسہ نہ رہے، تو مخلوق ہلاک ہو جائے۔ ناظم "بتانا چاہتے ہیں کہ موافقت اعتماد و محبت اور آپس کے اتفاق سے زندگی اور راحت حاصل ہوتی ہے۔ مخالفت سے ہلاکت و بربادی ہوتی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

وِئَام، موافقت۔ طَاحَ، ہلاک ہو جائے۔ اَلْخُلْف، اختلاف۔ اَلْقِلَا، دشمنی۔ صَادِقًا، حال ہے، یا قولاً مقدر کی صفت ہے۔ اَنَام، انسان و جن یا ہر جاندار۔

(٨٠) وَعِشْ سَالِمًا صَدْرًا وَّعَنْ غِيبَةٍ فَغِبْ ٨٠ تُحَضَّرْ حِظَارَ الْقُدْسِ اَنْقٰى مُغَسَّلا

ترجمہ: اور تو زندگی گذار، اس حال میں کہ تو سینے کے اعتبار سے سلامتی میں ہو۔ اور غیبت سے دور رہ ۔ تو (جنت) مقدس باغ میں حاضر ہو جائے گا۔

یعنی اپنے دل کو کینہ بغض وغیرہ سے پاک رکھ، اور غیبت کی مجلسوں میں نہ بیٹھ۔ اللہ تعالیٰ تجھے پاک صاف کر کے جنت میں پہنچا دیں گے۔

﴿النحو والعربية﴾

حِظَارُ، حَظِيْرَهٗ سے مکان۔ قدس، پاکی (پاکی کا مکان)۔ حَظِيْرَةُ الْقُدْسِ یعنی جنت۔ اور بعض کے قول پر وہ مقام جس میں مومنوں کی روحیں رہتی ہیں۔ اَنْقٰی، صاف ستھرا۔ سَالِمًا، حال ہے۔ صَدْرًا تمیز عَنْ غِيبَةٍ، مفعول۔ فعل محذوف ہے، اس کی تفسیر کرتا ہے فَغِبْ، تُحَضَّرْ، فعل مجہول اسکا فاعل مخاطب کی ضمیر ہے۔ جزم جواب امر کی وجہ سے ہے۔ حظار مفعول ثانی ہے۔ اَنْقٰی مُغَسَّلَ دونوں حال ہیں، اَیْ عِشْ یَا اَخِيْ حَالَ كَوْنِكَ سَالِمَ الصَّدْرِ عَنِ الْغَشِّ وَالْغَلِّ وَغِبْ عَنْ مَوَاقِفِ الْغِيْبَةِ حَتّٰى يُحَضِّرُكَ الْجَبَّارُ فِيْ حِظَارِ الْقُدْسِ مَعَ الْاَبْرَارِ مُنَقِّيًا مِنَ الْاَوْزَارِ مُغَسِّلًا مِنَ الْاَوْضَارِ -

(٨١) وَهٰذَا زَمَانُ الصَّبْرِ مَنْ لَّكَ بِالَّتِيْ ٨١ كَقَبْضٍ عَلٰى جَمْرٍ فَتَنْجُوْ مِنَ الْبَلَا

ترجمہ: اور یہ زمانہ بڑے صبر کا ہے ان حالات میں تیرا کون ہوگا، کہ مٹھی میں چنگاری کو دباتا ہے، تاکہ تو بلاؤں سے نجات پاسکے۔

توضیح: یعنی دین پر چلنا آگ کو مٹھی میں لینے کے مترادف ہوگیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے، يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ اَلصَّابِرُ فِيْهِ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ (لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ دین پر قائم رہنے والا مٹھی میں چنگاری کو پکڑنے والے کی طرح ہوگا۔ ناظم کا مقصد ہے کہ جس طرح چنگاری کو مٹھی میں رکھنا مشکل ہے اسی طرح اس زمانہ میں دین پر چلنا اور گناہوں سے دوری اور نیکیوں پر جمے رہنے پر صبر بہت مشکل ہے۔ ایسے وقت میں اہل اللہ کی صحبت اختیار کرنے سے یہ تحمل پیدا ہوسکتا ہے۔ لھذا اپنے اندر پورا پورا تحمل پیدا کرنے کی ضرورت ہے تا کہ پاک وصاف جنت میں پہنچ جاؤ۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْقَبْضُ، اَلْاَخْذُ بِالْكَفِّ ، مٹھی میں لینا۔ اَلْجَمْرُ ، قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ ۔ آگ کی چنگاری۔ بِالَّتِیْ ، ای بِالْاَحْوَالِ الَّتِیْ ۔ فَتَنْجُوْا ، پس تونجات پالے۔ اَلنَّجَاةُ، اَلْخَلَاصُ اَلْبَلَا اَلْمَكْرُوْهُ ۔ مَنْ لَّكَ جملہ مستانفہ استفہامیہ ہے، جومستبعدالوقوع کیلئے استعمال ہوتا ہے، اَیْ مَنْ یَّسْمَحُ ۔ بِالَّتِیْ ،باء کے واسطہ سے اس کا مفعول ہے۔ كَقَبْضٍ ، یَحْصِلُ محذوف سے متعلق ہے۔ فَتَنْجُوْا ، استفہام کا جواب ہے۔

(۸۲) وَلَوْاَنَّ عَيْنًا سَاعَدَتْ لَتَوَكَّفَتْ ۸۲ سَحَائِبُهَا بِالدَّمْعِ دِيمًا وَّهُطَّلَا

ترجمہ: اور اگر آنکھ موافقت ومدد کرتی تو اس کی بدلیاں آنسو بہاتیں اس حال میں کہ وہ جھڑی اور موسلا دھار بن کر برستیں۔ یعنی آج کی بے دینی اور دینی احکام سے بے اعتنائی اور امت مسلمہ کی حالت پر دل رو رہا ہے، یہ حالات اس قدر رنج کے قابل ہیں کہ ہروقت آنسو جاری رہنے چاہئیں، اور دن رات روتے روتے گذریں تو پھر بھی کم ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

سَاعَدَتْ ، مساعدہ،معاونت۔ تَوَكَّفَتْ ، برستیں۔ سَحَائِبُ، سَحَابَةٌ کی جمع، بادلیں۔

دِيمًا ، جمع دِيمَةٌ ، لگاتار۔ آہستہ آہستہ برسنے والی جھڑی۔ هُطَّلٌ جمع هَاطِلٌ ، موسلا دھار،تیز بارش۔ دِيمًا وَّهُطَّلًا، دونوں سَحَائِبُهَا سے حال ہیں۔

(۸۳) وَلٰكِنَّهَا عَنْ قَسْوَةِ الْقَلْبِ قَحْطُهَا ۸۳ فَيَاضَيْعَةَ الْاَعْمَارِ تَمْشِىْ سَبَهْلَلَا

ترجمہ: لیکن دل کی سختی کے باعث ایسی آنکھ کا قحط ہے۔ ہائے عمروں کی بربادی کہ وہ بے کار گذر رہی ہیں

توضیح: ناظمؒ فرماتے ہیں، کہ حق تعالی کی یاد سے دل غفلت کے باعث سخت ہوگئے ہیں، انہیں رونا آتا ہی نہیں، اس طرح کی حالت میں عمروں کو بیکار ضائع ہونے سے بچائیں اور اللہ تعالی کی یاد کثرت سے کریں زندگی کو قیمتی بنانے والے اعمال اختیار کریں۔

فائدہ: قرآن مجید میں ہے فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (پس ان کیلئے خرابی ہے جن کے دل اللہ کے ذکر کی طرف سے سخت ہوگئے ہیں۔ حدیث میں ہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ قَلْبٍ لَّا تَخْشَعُ وَمِنْ عَيْنٍ لَّا تَدْمَعُ (یعنی میں نہ ڈرنے والے دل اور نہ ڈرنے والی آنکھ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔ اور حدیث میں لَا يَلِجُ

النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ (جو شخص اللہ سے خشیت سے رویا وہ آگ میں نہیں جائے گا۔

﴿النحو والعربية﴾

قَسْوَة ، تحق۔ فَيَاضَيْعَةَ الْاعْمَارِ اَیْ فَيَاقَوْمِ احْذَرُوْ ضَيْعَةَ الْاَعْمَار، يَحْسَرَتٰی کی طرح خودمنادی ہے۔ تَمْشِيْ ، اَلْاَعْمَارُ سے حال ہے یا متانفہ ومؤکد ومفسر لِلْاَعْمَارُ ہے۔ سَبَهْلَلا ، بیکار۔ کما قال عمر ﷺ اِنِّیْ لَاَبْرَهُ اَحَدُكُمْ سَبَهْلَلًا لَافِیْ عَمَلِ دُنْيَاهُ وَلَا فِیْ عَمَلِ اُخْرَاهُ (میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں پسند نہیں کرتا ہوں کہ نہ تو وہ اپنی دنیا ہی کے کام میں ہو، اور نہ ہی اپنی آخرت کے کام میں ہو، بلکہ محض بے کار ہو۔

(۸۴) بِنَفْسِىْ مَنِ اسْتَهْدٰى اِلَى اللّٰهِ وَحْدَهٗ ۸۴ وَكَانَ لَهُ الْقُرْاٰنُ شِرْبًا وَّمَغْسَلَا

ترجمہ: میں قربان جاؤں اس شخص پر، جو اللہ وحدہٗ سے ھدایت کا طالب ہو، اور قرآن اس کیلئے مشروب اور پاکیزگی کا سامان ہو۔

توضیح: یعنی جو شخص دنیاوی مشاغل کو چھوڑ کر صرف اللہ تعالیٰ ہی سے ہدایت کا طلبگار رہے، اور قرآن ہی کو اس نے اپنا حصہ اور سیراب ہونے کا ذریعہ بنالیا ہے، تلاوت عمل پڑھنے پڑھانے معانی ومطالب کی خدمت کے سبب تو ایسے شخص پر میں اپنے آپ کو قربان کرتا ہوں، ایسا شخص خوش قسمت ہے سب کے دل میں اس کی محبت ہونی چاہئیں۔

﴿النحو والعربية﴾

مَنْ ، موصوفہ۔ یا موصولہ۔ اَفْتَدِیْ مقدرکا بِنَفْسِیْ منصوب المحل مفعول ہے۔ اِسْتَهْدٰی ، طَلَبُ الْهِدَايَة ۔ وَحْدَهٗ ، کی ضمیر۔ اللہ تعالیٰ کیلئے یا مُسْتَهْدِیْ کیلئے ہے۔ شِرْبًا ، پانی کی باری حصہ۔ مَغْسَلًا ، مصدر میمی اَیْ ذَا غَسْلٍ ۔ تقدیر، وَكَانَ لَهُ الْقُرْاٰنُ شِرْبًا، يَتَرَوِیْ بِهٖ وَمَغْسَلًا، يَتَطَهَّرُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَيَنْتَقِیْ بِهٖ۔

(۸۵) وَطَابَتْ عَلَيْهِ اَرْضُهٗ فَتَفَتَّقَتْ ۸۵ بِكُلِّ عَبِيْرٍ حِيْنَ اَصْبَحَ مُخْضَلَا

ترجمہ: اور اس کی زمین اس پر خوش ہوگئی ہے، پھر وہ زمین زعفران کی پوری خوشبو کے ساتھ اس پر پھٹ گئی جبکہ یہ (قاری ومستہدی اللہ کی رحمت سے) شاداب ہوگیا۔ یعنی قاری کی تلاوت وعلوم قرآن کی برکات سے زمین نیکی کی خوشبو سے بھر گئی۔

(۸۶) فَطُوبٰى لَهُ وَالشَّوْقُ يَبْعَثُ هَمَّهُ　۸۶　وَزَنْدُ الْاَسٰى يَهْتَاجُ فِى الْقَلْبِ مُشْعِلَا

ترجمه: پس خوشخبری (یعنی جنت) ہے، اس کیلئے اس حال میں کہ شوق بڑھکا تا رہتا ہے، اس کے ارادہ کو اور غم کی چنگاری جوش مارتی ہے اس کے دل میں شعلہ زن ہو کر۔ یعنی معرفت الٰہی حاصل کرنے میں مستفید رہتا ہے، مگر پھر بھی اپنی محنت کو معمولی سمجھ کر غمگین رہتا ہے۔

(۸۷) هُوَالْمُجْتَبٰى يَغْدُوعَلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ　۸۷　قَرِيْبًا غَرِيْبًا مُسْتَمَالًا مُؤَمَّلَا

ترجمه: یہ قاری اللہ کا پسندیدہ ہے، لوگوں کے درمیان چلتا پھرتا ہے ان سے قریب مگر اجنبی، لوگ اس کی توجہ کے طالب اور لوگوں کی امیدوں کا وہ مقام ہے۔

توضیح: یعنی یہ مقبول عند اللہ قاری خالق کی نظر میں بھی مقبول اور مخلوق کا بھی پسندیدہ، کسی سے طمع نہیں رکھتا لوگ ہی اس سے امیدیں رکھتے ہیں، عاجزی کی وجہ سے لوگوں سے قریب ہوتا ہے، حق پر مضبوطی سے جمے رہنے کی وجہ سے لوگوں کو اجنبی معلوم ہوتا ہے، لوگ اپنی پریشانیوں کیلئے اس سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

طَابَتْ ، عمدہ ہوئی۔ تَفَتَّقَ ، پھٹ جانا۔ عَبِيْرُ ، زعفران، یا مرکب خوشبو۔ مُخْضَلُ ، شاداب۔ طُوْبٰى ، جنت ،خوشخبری۔ زَنْد، چقماق (جن پتھروں کو رگڑنے سے آگ حاصل ہوتی۔ اَسٰى ، حزن غم، اَلتَّاَسُّفُ۔ مُشْعِلًا ، اى مُوْقِدًا ، زَنْدُ الْاَسٰى سے حال ہے۔ يَبْعَثُ ، آمادہ کرنا، بھڑکانا، اَىْ يَبْعَثُ الشَّوْقُ اِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ. يَغْدُوْ ، بمعنٰی يَمُرُّ . مُجْتَبٰى کے فاعل سے حال ہے۔

(۸۸) يَعُدُّ جَمِيْعَ النَّاسِ مَوْلٰى لِاَنَّهُمْ　۸۸　عَلٰى مَا قَضَاهُ اللّٰهُ يَجْرُوْنَ اَفْعُلَا

ترجمه: وہ لوگوں کو اللہ کا غلام سمجھتا ہے، اس وجہ سے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے فیصلوں کے مطابق ہی کام چلا رہے ہیں ،یعنی تمام لوگ قضاء الٰہی کے تابع ہیں، نہ اپنے نفع کے مالک ہیں، نہ نقصان کے۔ اس لئے وہ اللہ تعالیٰ کے غلام ہیں، لہٰذا ان سے طمع چاہیئے، نہ ڈر وخوف۔ اور دوسرا معنٰی، يَـرَاهُمْ سَادَةً وَيَعْتَقِدُهُمْ قَادَةً وَلَا يَحْقِرُ اَحَدًا مِّنْهُمْ وَالِدًا اَوْكَانَ وَلَدًا مُطِيْعًا اَوْ عَاصِيًا دَانِيًا اَوْقَاصِيًا لِمَا اَنَّهُمْ لَا يَعْصُوْنَ اِلَّا بِتَقْدِيْرِ اللّٰهِ وَلَا يُطِيْعُوْنَ اِلَّا لِمَا حَكَمَ بِهٖ وَقَضَاهُ.

﴿النحو والعربية﴾

يَعُدُّ بمعنی یَحْسَبُ۔ مَوْلٰی مفعول ثانی۔ یَجُرُّوْنَ، یَمُرُّوْنَ ، بفتح یاء اور بضمہ یاء بمعنی یُمْضُوْنَ۔ اَفْعُلَا، تمیز فعل کی جمع، کام، کاروبار۔ جمیع اور مولٰی دونوں مفعول ہیں۔ مولٰی کو مفرد لانا لفظ کی رعایت کی وجہ سے ہے۔

(۸۹) یَرٰی نَفْسَهُ بِالذَّمِّ اَوْلٰی لِاَنَّهَا ۸۹ عَلَی الْمَجْدِ لَمْ تَلْعَقْ مِنَ الصَّبْرِ وَالْاٰلَا

ترجمه: وہ اپنے نفس کو ملامت کے زیادہ مستحق سمجھتا ہے اس لئے کہ اس کے نفس نے کسی شرف کے حاصل کرنے کیلئے صبر اور تلخ چیزوں کو نہیں چکھا۔ یعنی اپنے نفس کو بلند مراتب حاصل کرنے کیلئے مشقتیں برداشت نہ کرنے کی وجہ سے ملامت کے زیادہ لائق سمجھتا ہے اور دوسروں سے اپنے کو بدتر سمجھتا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلذَّمُّ ضِدَّ الْمَدَحْ۔ اَلْمَجْدُ، اَلشَّرَفُ۔ اَلصَّبْرُ، کڑوی چیز۔ اَلَآء، کڑوا درخت۔ لَعِقْ، چکھنا۔ لَمْ تَلْعَقْ، نہیں چکھا، اَیْ لَمْ تَلْعَقْ مِنَ الصَّبْرِ وَلَمْ تَأْكُلْ مِنَ الْاٰلَا۔ نَفْسَهٗ اور اَوْلٰی دونوں مفعول ہیں یَرٰی کے۔ بِالذَّمِّ، اَوْلٰی کا صلہ ہے۔

(۹۰) وَقَدْ قِيْلَ كُنْ كَالْكَلْبِ يُقْصِيْهِ اَهْلُهٗ ۹۰ وَمَا يَأْتَلِيْ فِيْ نُصْحِهِمْ مُتَبَذِّلَا

ترجمه: (مشہور مثل) میں کہا گیا ہے کہ کُتے کی طرح ہو جا، جس کا یہ حال ہے کہ اس کے مالک اسے دھتکارتے ہیں، اور وہ ان کی خیر خواہی میں ذرہ بھی کمی نہیں کرتا، اس حال میں کہ (اپنی پوری طاقت) کو صرف کرنے والا ہوتا۔

توضیح: ناظمؒ روحانی تربیت فرماتے ہوئے نصیحت فرما رہے ہیں، کہ کُتا جو دنیا کی ناپاک ترین مخلوق ہے اس کا مالک اسے اپنے گھر سے مار مار کر بھگاتا ہے، بھی بھوکا رکھتا ہے، مگر وہ مالک مجازی پر اپنی جان قربان کرتا ہے تو اے اشرف المخلوقات انسان تو اپنے مالک حقیقی کی خدمت بجالانے اور اطاعت و وفاداری میں کُتے سے کمتر نہ بن ، اگر اللہ تعالٰی کی طرف سے تیرا قلب درست کرنے کیلئے پریشانیاں یا آزمائشیں آئیں تو شکوے نہ کر۔

اس سے منہ نہ موڑ، اس کی عبادت میں کمی نہ کر، اپنے دل میں انقباض وقبض کی صورت مت لا، اس کا نفع دونوں جہان میں تجھے ملے گا۔ بعض اہل اللہ نے کُتے کی دس محمودہ اور دس رذیلہ خصلتیں بیان کی ہیں، جو شخص رذیلہ خصلتوں سے بچ جائے اور محمودہ کو اختیار کرلے، وہ زمانے کا ابدال ہوتا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

مَايَأْتَلِیْ ، اِئْتِلَا، اَلتَّقْصِیْرُ ، کوتاہی،کمی کے معنٰی میں ہیں، وَلَا یَاْتَلِ (نور) نُصْحِهِمْ کا جمع لانا اہل کے معنٰی کی وجہ سے ہے،بمعنٰی خیرخواہی، کہ پورے گھر والوں کو شامل ہوجائے، یُقْصِیْهِ ، اَقْصٰی یُبْعِدُهٗ، دورکرنا ۔ مُتَبَذِّ لَا، کوشش کوصرف کرنا۔ کُنْ، منصوب المحل قیل کامقولہ ہے۔ کَالْکَلْبِ خبر۔ اوراس کااسم مخاطب کی ضمیر ہے۔ اَهْلُ ، یُقْصِیْهِ کا فاعل ہے، اوراس کی ضمیر کَلْب کیلئے ہے جواس کامفعول ہے ۔

(۹۱) لَعَلَّ اِلٰهَ الْعَرْشِ یَا اِخْوَتِیْ یَقِیْ ۹۱ جَمَاعَتَنَا کُلَّ الْمَکَارِهِ هُوَّلَا

ترجمہ: اے میرے بھائیو (اگرتم ان نصائح کو اپنا لوگے تو) امید ہے کہ عرش کا مالک ہماری جماعت کو (دنیاوآخرت) کی تمام تکلیفوں سے بچادے گا، اورنجات دیدے گا۔ اس حالت میں کہ وہ گھبراہٹ میں ڈالنے والی ہیں ۔

﴿النحو والعربية﴾

هُوَّلًا ، جمع هَائِلُ ، هَالَ یَهُوْلُ، اَفْزَعُ، ھولناک،خوفناک۔ یَقِیْ ، وَقٰی یَقِیْ ، بچائے۔ مَکَارِہ جمع مکروہ بمعنٰی مصیبت، لَعَلَّ کا اسم، اِلٰهَ الْعَرْشِ ، اور یَقِیْ خبر ہے، جَمَاعَتَنَا، یَقِیْ کامفعول ہے کُلَّ الْمَکَارِہ، مفعول ثانی۔ هُوَّلًا حال ۔

(۹۲) وَیَجْعَلُنَا مِمَّنْ یَّکُوْنُ کِتَابُهٗ ۹۲ شَفِیْعًا لَّهُمْ اِذْمَانَسُوْهُ فَیَمْحَلَا

ترجمہ: اورہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جن کیلئے اس کی کتاب سفارشی ہوگی اس لئے کہ انہوں نے اس کو بھلایانہیں تھا، تاکہ وہ (کتاب) ان کی شکایت کرے ۔

حدیث: اَلْقُرْاٰنُ شَافِعٌ مُّشَفَّعٌ مُنْفِعٌ وَمَاحِلٌ مُّصَدِّقٌ مَنْ جَعَلَهٗ اَمَامَهٗ قَادَهٗ اِلَی الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهٗ خَلْفَهٗ سَاقَهٗ اِلَی النَّارِ (عن ابن مسعود مرفوعًا) اَلْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَیْكَ (مشکوٰۃ)

عُرِضَتْ عَلَیَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِیْ فَلَمْ اَرَ فِیْهَاذَنْبًااَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ اَوْ اٰیَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اُوْتِیَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِیَهَا (یعنی مجھ پرمیری امت کے گناہ پیش کئے گئے میں نے ان میں کوئی گناہ اس سے بڑھ کرنہیں دیکھا کہ کسی شخص کوقرآن کی کوئی سورۃ یا آیت عطاء کی گئی ہو پھراس کواس نے بھلادیا۔

﴿النحو والعربية﴾

يَجْعَلُ يَقِي پر معطوف ہے۔ مَنْ موصولہ۔ اِذْ شَفِيعًا کاظرف ہے۔ نَسُوْهُ تَرَكُوْهُ۔ فَيَمْحَلُ مَحَلَ باب فتح بمعنی شکایت۔ يكون کااسم كِتَابُهُ ہے۔ اور شفيعًا خبر ہے۔ اِذْ ظرف ہے فَيَمْحَلَا منصوب جواب نفی کی وجہ سے۔

(۹۳) وَبِاللّٰهِ حَوْلِي وَاعْتِصَامِي وَقُوَّتِي　۹۵　وَمَالِيَ اِلَّا سِتْرُهُ مُتَجَلِّلَا

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ میرا (گناھوں) سے پھرنا۔ اور میرا محفوظ ہونا اور میری قوت وطاقت اور میرے لئے اسکی پردہ پوشی کے سوا کوئی پردہ نہیں۔

(۹۴) فَيَا رَبِّ اَنْتَ اللّٰهُ حَسْبِي وَعُدَّتِي　۹۶　عَلَيْكَ اعْتِمَادِي ضَارِعًا مُتَوَكِّلَا

ترجمہ: پس اے رب تو اللہ ہے میرے لئے کافی اور میرا سہارا ہے، مجھے تجھ ہی پر بھروسہ ہے، اس حال میں کہ میں عاجزی کرنے والا ہوں (اور آپ پر) توکل کرنے والا ہوں۔ حَسْبِيَ اللّٰهُ ہر خوف میں امن کا سبب ہے، قرآن مجید میں ہے، حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل، یہ کلمہ سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام نے پھر نبی ﷺ نے پھر صحابہ کرام نے کہا۔ ناظمؒ نے اسی پر عمل فرمایا ہے، اسی شعر پر خطبہ اختتام کو پہنچا ہے اس کے بعد استعاذہ سے مسائل قرأت شروع ہوں گے۔

﴿النحو والعربية﴾

حَوْلِي مبتداء اور وَاعْتِصَامِي وَقُوَّتِي اس پر معطوف ہیں۔ بِاللّٰهِ خبر ہے۔ اِلَّا سِتْرُهُ، شَيْءٌ مُعْتَمِدٌ مستثنیٰ منہ سے مل کر مبتداء مؤخر ہے اور خبر مقدم لِي ہے۔ اور مُتَجَلِّلًا لِي سے حال اي مُتَغَطِّيًا (پردہ پوش)

بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ

(۹۵) اِذَا مَا اَرَدْتَّ الدَّهْرَ تَقْرَأُ فَاسْتَعِذْ　۱　جِهَارًا مِّنَ الشَّيْطٰنِ بِاللّٰهِ مُسْجَلَا

ترجمہ: جب بھی تو ارادہ کرے کسی زمانہ میں قرآن پڑھنے کا، تو اَعُوْذُ پڑھ کر شیطان (برائی) سے اللہ کی طرف پناہ لے، اس حال میں کہ تو جہر کرنے والا ہو، اور اس حال میں کہ یہ (استعاذہ) مطلقاً یعنی بلا قید کیا ہوا ہے

(۹۶) عَلٰى مَا اَتٰى فِي النَّحْلِ يُسْرًا وَّاِنْ تَزِدْ　۲　لِرَبِّكَ تَنْزِيْهًا فَلَسْتَ مُجَهَّلَا

ترجمہ: ان لفظوں کے ساتھ جو سورۃ نحل میں آئے ہیں، کہ وہ مختصر ہونے کی وجہ سے آسان ہیں، اور اگر تو اپنے رب کی پاکی بیان کرنے کے الفاظ زیادہ کردے تو، تو جہالت کی طرف منسوب نہیں کیا جائے گا۔

﴿النحو والعربية﴾

بَابٌ کتب میں بابٌ فَرعٌ، فَصلٌ وغیرہ جو کلمات آئے ہیں، یہ هٰذَا مقدر کی خبر ہوتے ہیں۔ إِذَا ظرف زمان مستقبل کیلئے ہے۔ جو شرط کے معنیٰ کو متضمن ہے اور اپنے جواب کا مفعول فیہ ہوتا ہے، اس لئے فَاسْتَعِذْ کا یہاں ظرف ہے۔ اَلدَّهرَ، اَرَدْتَ اَیْ قَصَدْتَ کا مفعول فیہ ہے اور تَقْرَأُ اسکا مفعول بہ ہے۔ جِهَارًا اَسْتَعِذْ کے فاعل سے حال ہے۔ مُسْجَلًا مطلقًا کے معنیٰ میں تَعوّذًا مقدر کی صفت ہے۔ نحل کے الفاظ قرأت القرآن کا مقصد اَرَدْتَ قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ ہے، مسبب بول کر سبب مراد لیا ہے عَلٰی كَائِنَةٍ کے متعلق ہے، یا اِسْتِعَاذَةَ مقدر مفعول مطلق کی صفت ہے۔ يُسْرًا اَیْ ذَا يُسْرٍ۔ تَنْزِيهًا تَزِدْ کا دوسرا مفعول ہے، پہلا مقدر ہے اَیْ وَاِنْ تَزِدْ الاستِعَاذَةَ اَلفَاظَ تَنْزِيهٍ۔ فَلَسْتَ فاء جواب شرط ہے۔

توضیح: مطلب یہ ہے کہ شیطان کے مکر و شر سے حق تعالیٰ کی طرف پناہ لینے کے لئے جہری قرأت کے شروع میں چاہے کسی سورۃ کے شروع سے ہو یا درمیان سے شروع کریں، ہر حالت میں سب قرأ کیلئے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کا پڑھنا ضروری ہے جو ابتداء قرأت میں بعض کے نزدیک واجب اور جمہور کے نزدیک مستحب ہے، اس سے شیطانی وساوس سے حفاظت ہو جاتی ہے۔ سورۃ نحل کے الفاظ کی ترتیب چونکہ مختصر اور آسان ہے اور اس میں قرآن کی موافقت بھی ہے اس لئے یہ الفاظ بہتر ہیں یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، اور اگر اللہ کی پاکی کے کلمات بڑھائے جائیں تو بھی جائز ہے، یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ یا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

---

(۹۷) وَقَدْ ذَكَرُوْا لَفْظَ الرَّسُوْلِ فَلَمْ يَزِدْ　۳　وَلَوْ صَحَّ هٰذَا النَّقْلُ لَمْ يُبْقِ مُجْمَلَا

ترجمہ: اور علم قرأت کے مصنفین نے استعاذہ کے بارے میں نبی ﷺ کے الفاظ بیان کئے ہیں، کہ آپ نے نحل کے الفاظ پر (کوئی لفظ) زیادہ نہیں کیا، (لیکن یہ روایتیں ضعیف ہیں) اور اگر یہ نقل صحیح ہوتی تو (آیت میں) اجمال باقی نہ رہنے دیتی۔

﴿النحو والعربية﴾

لَمْ يَزِدْ کی ضمیر یا تو رسول کیلئے ہے یا لفظ کیلئے، اَیْ لَمْ یَزِدْ عَلَی الْاِسْتِعَاذَةِ الْمَعْرُوْفَةِ اَوْ عَلَی الْمَبْنِيَّةِ عَلٰی مَا اَتٰی فِی النَّحْلِ شَیْئًا۔ اَلنَّقْلُ، هٰذَا کی صفت ہے۔ مُجْمَلًا لَفْظًا مقدر کی صفت ہے۔

توضیح: شعر میں حدیث کا ذکر ہے جو عبداللہ ابن مسعودؓ سے منسوب ہے کہ میں نے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے ام عبد کے بیٹے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ الی اٰخرہ۔ ابوشامہ فرماتے ہیں کہ حدیث کی کتب میں اس کی کوئی اصل نہیں، دوسری روایت نافع نے جبیر بن مطعم اور انہوں نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ نبی ﷺ نے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھی اور فرمایا کہ میں نے جبریل علیہ السلام کے روبرو اسی طرح پڑھا ہے ان روایات کو دلیل بنا کر بعض نے نحل کے الفاظ پر زیادتی کو جائز قرار نہیں دیا، ناظمؒ نے ان روایتوں کے ضعیف ہونے کی وجہ سے اس کا رد فرمایا ہے ایک تو صحیح احادیث سے زیادتی کے الفاظ ثابت ہیں، ابوسعید خدریؓ کی روایت ترمذی نے نقل کی جو اس باب میں مشہور تر ہے کہ نبی ﷺ رات کو اٹھتے تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ پڑھتے تھے نیز ناظمؒ فرماتے ہیں کہ نحل کے الفاظ میں اجمال ہے اگر یہ روایت صحیح ہوتی تو پھر نحل کے الفاظ میں اجمال باقی نہ رہتا۔

فائدہ: فَاسْتَعِذْ، جماہیر علماء متقدمین ومتاخرین کے نزدیک صیغہ امر استحبابی ہے، دوسرے یہ کہ بالاتفاق استعاذہ خارج از قرآن ہے۔

(۹۸) وَفِیْهِ مَقَالٌ فِی الْاُصُوْلِ فُرُوْعُهٗ ۞ فَلَا تَعْدُ مِنْهَا بَاسِقًا وَّ مُظَلِّلَا

ترجمہ: اور اس استعاذہ کے بارے میں ایسی بحث ہے جس کی تفصیلات قراءات کی کتب میں درج ہیں۔ پس تو ان فروع میں اس تفصیل سے باہر نہ ہو، اور تجاوز نہ کر جو دراز اور سایہ ڈالنے والی یعنی جامع ومدلل ہو۔

﴿النحو والعربية﴾

مَقَالٌ ای کَلَامٌ طَوِیْلُ الذَّیْلِ۔ فَلَا تَعْدُ اَیْ فَلَا تَتَجَاوَزْ اس کا فاعل ہر مخاطب ہے۔ بَاسِقًا شجر طویل۔ مُظَلِّلًا دراز سایہ۔

توضیح: مقصد یہ ہے کہ تعوذ میں اقوال وابحاث قراءت کی بڑی بڑی کتب میں مفصل طور پر مذکور ہیں، وہاں سے

ترجیحی اور عمدہ تفصیل کو اختیار کریں۔ اصول سے مراد یا قرأت کی بڑی کتب ہیں یا اصول فقہ کی کتب یا اصول حدیث کہ انمیں ان احادیث وآثار اور اسانید پر بحث ہے جن میں الفاظ استعاذہ وارد ہیں، قرأت کی امہات کتب علامہ دانی کی جامع البیان، اہوازی کی الایضاح اور الامام الھذلی کی الکامل وغیرہ میں الفاظ متواترہ کی ترجیح پر بات کی گئی ہے۔ علامہ شاطبیؒ کا کمال یہ ہے کہ ان طویل بحثوں میں اقوال راجحہ پر اشارات کرتے چلے گئے ہیں۔

(۹۹) وَإِخْفَاءُهُ فَصْلٌ أَبَاهُ وُعَاتُنَا ۝ وَكَمْ مِنْ فَتًى كَالْمَهْدَوِيِّ فِيهِ أَعْمَلَا

ترجمه: اور استعاذہ کا آہستہ پڑھنا اس لئے ہے کہ وہ قرآن سے خارج ہے مگر اس اخفاء کا ہمارے محققین حفاظ نے انکار کیا ہے۔ اور کتنے ہی مشائخ ہیں مثل امام ابو العباس احمد بن عمار مهدوی مقری کے جو اسی اخفاء پر عمل کرتے ہیں۔

نوٹ: بعض حضرات نے فَصلٌ، أَبَاهُ کو حمزہ و نافع کی رمز قرار دیا ہے، یعنی یہ دونوں استعاذہ کو آہستہ پڑھتے تھے، مگر صحیح تو یہی ہے کہ یہ رمز نہیں مسئلہ یہ ہے کہ قرأت بالجھر میں استعاذہ بالجھر اور قرأت بالسّر میں استعاذہ بالسّر ہے، البتہ قرأت بالجھر میں استعاذۃ بالسّر بھی جائز ہے مگر اولیٰ نہیں اور قرأت بالسّر میں استعاذہ بالجھر درست نہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

اخفاء ہٗ مبتداء۔ أَبَاهُ خبر۔ وُعَاتُنَا وَاعٍ کی جمع ہے اَیْ حَافِظٌ۔ کَمْ تکثیر کیلئے ہے اور تمیز فَتًى سے مل کر مبتداء ہے، اور اس کی خبر أَعْمَلَا ہے۔ أَعْمَلَا ای أَخَذَ بِهٖ۔ كَالْمَهْدَوِيِّ کی تقدیر وَهُوَ كَالْمَهْدَوِيِّ ہے۔

توضیح: فَصْلٌ سے مراد قرآن اور غیر قرآن میں جدائی کرنا۔ آہستہ پڑھنے کی یہ حکمت بیان کی گئی ہے أَبَاهُ وُعَاتُنَا مستانفہ ہے، یعنی ہمارے مشائخ نے آہستہ پڑھنے کا انکار کیا ہے اس لئے کہ نحل میں استعاذہ کے بارے میں آیت مطلق ہے، اس میں اخفاء کی قید لگانا صحیح نہیں، البتہ جہر کی قید لگانا ظاہر کے خلاف نہیں، کہ اس سے قرآن کا شعار ظاہر ہوتا ہے جیسے عیدین کی تکبیرات، حج میں لبیک کہنے سے اسلامی شعار کا اظہار ہوتا ہے البتہ نماز میں استعاذہ سب کے نزدیک آہستہ ہی پڑھا جاتا ہے۔

فائدہ: تَعَوُّذْ و بِسْمِ اللهِ اور آیت میں فصل و وصل کی صورتیں کتب تجوید میں طلباء پڑھ چکے ہیں اس لئے ان کے اعادہ کی چنداں ضرورت نہیں۔

بَابُ الْبَسْمَلَةِ

یہ باب بسم اللہ کے بیان میں ہے

(۱۰۰) وَبَسْمَلَ بَيْنَ السُّوْرَتَيْنِ بِسُنَّةٍ ۞ رِجَالٌ نَمَوْهَا دِرْيَةً وَّتَحَمُّلَا

ترجمہ: اور دوسورتوں کے درمیان بسم اللہ پڑھی ہے سنت کے مطابق، ان رجال نے جنھوں نے اس کو (سند کے ساتھ نبی ﷺ تک) مرفوع کیا اور پہنچایا ہے، اس حال میں کہ یہ حضرات جاننے والے اور نقل کرنے والے ہیں، یہاں اس شعر میں ناظمؒ نے رموز کو بیان کیا ہے جو بِسُنَّةٍ کی باء قالون کی رِجَالٌ کی راء کسائی کی نَمَوْهَا کی نون عاصم کی اور دِرْيَةً کی دال ابن کثیر مکی کی رموز ہیں۔ وَتَحَمُّلَا میں واو فاصل لائے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

بَسْمَلَ، هَلَّلَ، حَمْدَلَ، حَسْبَلَ وغیرہ کی طرح جعلی مصدر ہے نہ کہ وضعی، اس کے معنٰی، قَالَ بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم۔ بِسُنَّةٍ رِجَالٌ سے حال ہے، اي مُتَمَسِّكِيْنَ بِسُنَّةٍ۔ نَمَوْهَا ضمیر فاعل رِجَالٌ کیلئے ہے اور ضمیر مفعول بِسُنَّةٍ کیلئے ہے۔ دِرْيَةً وَّتَحَمُّلَا اي ذوي دِرْ يَةٍوَتَحَمُّلٍ، دَرَ يَدْرِي کے مصدر سے حال، یا تمیز ہے، اي وصلوها باعتبار الدراية وَالرواية. بَسْمَلَ کا فاعل رِجَالٌ ہے۔ بِسُنَّةٍ اس سے حال مقدم ہے۔ نَمَوْهَا رِجَالٌ کی صفت ضمیر بَسْمَلَه یا بِسُنَّةٍ کیلئے ہے۔ دِرْيَةً وتَحَمُّلَا دونوں مصدر بمعنٰی حال ہیں۔

(۱۰۱) وَوَصْلُكَ بَيْنَ السُّوْرَتَيْنِ فَصَاحَةٌ ۞ وَصِلْ وَاسْكُتَنْ كُلٌّ جَلَايَاهُ حَصَّلَا

ترجمہ: اور بین السورتین بغیر بسم اللّٰه کے تیرا وصل کرنا فَصَاحَةٌ. فاء کے مرموز امام حمزہؒ کیلئے (متعدد احکام کی فصاحت وظاہر کردینا ہے، اور بغیر بسم اللہ کے وصل کر یا سکتہ کر (کاف، جیم، حاء کے مرموزین، شامی، ورش، بصری، کے لئے) ہر ایک نے اپنی تخییر کی ظاہر دلیلوں کو حاصل کرلیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

وَصْلُكَ مبتداء، بَيْنَ السُّوْرَتَيْنِ اسکا ظرف۔ فَصَاحَةٌ خبر۔ وَاسْكُتَنْ کی واو بمعنٰی أَوْ ہے، تخییر کیلئے حَصَّلَا الف اطلاق کیلئے ہے، اَیْ حَصَّلَ كُلٌّ جَلَايَا۔

(۱۰۲) وَلَانَصَّ كَلَّا حُبَّ وَجْهٌ ذَكَرْتُهُ ۳ وَفِيهَا خِلَافٌ جِيدُهُ وَاضِحُ الطُّلَا

ترجمه: اور (یہ شامی، بصری، ورش، کیلئے) ہرگز کوئی نص مروی نہیں، بلکہ مشائخ میں پسندیدہ وجہ ہے جو میں نے بیان کی ہے (اور جیم والے ورش کیلئے) اس بسملہ میں بھی ایسا خلاف ہے جس کی گردن ظاہر کناروں والی ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

كَلَّا حرف ردع ،جھڑکنے کے لئے ،خبردار، ہرگز۔ وَلَا نَصَّ اَیْ لَاتَصْرِيحَ فِي التَّخْيِيرِاَوْ فِي الْبَسْمَلَةِ۔ حُبَّ پسندیدہ۔ طُلَا ، طُلْيَة کی جمع یعنی کنارہ گردن۔ لَا کا اسم نَصَّ ہے، خبر محذوف ہے اَیْ لَا نَصَّ فِي التَّخْيِيرِ ۔ حُبَّ مجہول اسکا فاعل وجهٌ ہے۔ ذكرتُهُ وَجْهُ کی صفت ہے۔ خِلَافٌ مبتداء اس کی خبر فِيهَا اَیْ فِي الْبَسْمَلَةِ۔

توضیح: چونکہ قرأت سے پہلے اعوذ اور بسم اللہ پڑھی جاتی ہے، اس لئے ناظمؒ نے تعوذ کے بعد بسملہ کو بیان فرمایا ہے، یاد رہے کہ بسملہ کا اختلاف دوسورتوں کے مابین وصل کرتے ہوتے ہے، کہ جب ایک سورت کے آخر کو دوسری سے ملا کر پڑھیں گے تو مبسملین قرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے ہیں، اور وہ قالون مکی، عاصم اور کسائی ہیں، جبکہ غیر مبسملین میں (۱) امام حمزہ بغیر بسم اللہ کے ایک سورت کے آخر کا دوسری کے شروع سے وصل کرتے ہیں، پس ان کے نزدیک تمام قرآن ایک سورت کے حکم میں ہے۔ (۲) ورش، بصری شامی کے لئے دو وجوہ ہیں۔ (۱) وصل بین السورتین بغیر بسم اللہ۔ (۲) سورت کے آخر پر سکتہ سانس لئے بغیر اور پھر دوسری سورت شروع کرنا، دانیؒ کی رائے پر سکتہ اولی ہے۔ (۳) ورش کیلئے ایک وجہ بسم اللہ کا پڑھنا بھی ہے جو زیادات قصیدہ سے ہے۔ شعر ۳ میں ناظمؒ اس بات کی وضاحت فرماتے ہیں کہ ان حضرات سے تخییر کے بارے میں کوئی واضح نص نہیں، اس لئے ان کی طرف ایسی چیز کو منسوب نہیں کرنا چاہیئے جوان سے منقول نہ ہو، یہ تخییر شیوخ کے ہاں اختیار کی گئی ہے۔ كَلَّا ، حُبَّ کاف اور حاء رموز نہیں اس لئے کہ یہ حضرات كُل جَلايَاهُ حَصَّلَا میں آ چکے ہیں کہ ورش، شامی، بصری کیلئے تخییر ہے اور ان سے اس بارے میں کوئی نص نہیں، البتہ جِيدُهُ کی جیم رمز ہے کہ ورش کا اختلاف بسم اللہ کے پڑھنے میں بھی ہے گو اس سے ورش کی تین وجہ ثابت ہونگی، وصل ، سکتہ ، بسم اللہ ۔ نشر میں محقق نے بھی اس کی تائید فرمائی ہے۔

فائدہ: سنت کو دلیل بنانے کا مطلب یہ ہے کہ احادیث مبارکہ میں بسم اللہ پڑھنے کا حکم موجود ہے، اُمّ المؤمنین

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، جو مصاحف میں لکھا ہے اسے پڑھو۔ بسم اللہ براۃ کے سوا ہر سورت کے اول میں لکھی ہوئی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ بسم اللہ کئی بار نازل ہوئی ہے، ابن عمرؓ فرماتے ہیں ، فَلِمَ کُتِبَتْ فِی الْمَصَاحِفِ اِنْ لَمْ تَقرأ ، اگر بسم اللہ نہیں پڑھی جاتی، تو مصاحف میں کس لئے لکھی گئی ہے۔ حنفیہ کے ہاں بسم اللہ قرآن کی مستقل آیت ہے جو دو سورتوں میں فصل کے لئے نازل ہوئی ہے، اور سورتوں کے اجزاء میں سے نہیں ہے ،اس لئے فرض واجب نمازوں میں ہمارے تمام علماء کا آہستہ پڑھنے پر اتفاق ہے، لیکن تراویح میں اختلاف ہے، مولانا قاری عبدالرحمٰن محدث پانی پتیؒ کی رائے یہ ہے کہ آواز سے پڑھی جائے ورنہ سننے والوں کا قرآن روایت کے مطابق ختم نہ ہوگا، باقی علماء آہستہ پڑھنے کے قائل ہیں۔

بسم اللہ نہ پڑھنے والوں کی دلیل ابن مسعودؓ کی روایت ہے، کہ پہلے ہم بِسۡمِكَ اللّٰهُمَّ لکھتے تھے، پھر بِسۡمِ اللّٰهِ مَجۡرِيهَا کے نزول کے بعد بِسۡمِ اللّٰهِ لکھنے لگے، پھر قُلِ ادۡعُوا اللّٰهَ اَوِادۡعُوالرَّحۡمٰنَ کے نزول پر بِسۡمِ اللّٰهِ الرحمٰنِ لکھنے لگے، پھر اِنَّهٗ مِنۡ سُلَيۡمَانَ وَاِنَّهٗ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ نمل کی آیت کے نزول کے بعد بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم لکھنے لگے، اس سے معلوم ہوا کہ بسم اللّٰہ شروع میں نہیں تھی، بلکہ دو سورتوں کے درمیان وصل تھا، لہٰذا ترک کرنے والوں نے وصل کی صورت میں اس حالت کا اور ابتداء کی صورت میں آخر زمانے کا لحاظ کیا ہے، اور بسم اللہ والوں کی دلیل قوی ہے جیسا کہ روایات سے ظاہر ہے۔

نوٹ : مندرجہ ذیل چار صورتوں میں تمام قراء بالاتفاق بسم اللّٰہ پڑھتے ہیں۔

(۱) سورۃ فاتحہ پر چاہے اسی سے پڑھنا شروع کیا جائے، یا ختم قرآن میں سنت پر عمل کی غرض سے والنّاس کے بعد فاتحہ شروع کی جائے۔

(۲) ایک سورت ختم کر کے پھر اسی کو شروع کریں، جیسا کہ وظائف میں یا قرآن مجید یاد کرنے میں ہوتا ہے۔

(۳) سورۃ براءۃ کے سوا کسی بھی دوسری سورت کے اول سے پڑھنا شروع کیا جائے۔

(۴) غیر مبسملین کے لئے سورۃ کے آخر پر وصل وسکتہ کی بجائے وقف کر دیا جائے، اور سانس لے لیں۔ یاد رہے کہ قراء کا اختلاف وصلاً بین السورتین ہے نہ کہ ابتداء قراءت ابتدائے سورۃ میں۔

(۱۰۳) وَسَكۡتُهُمُ الۡمُخۡتَارُ دُوۡنَ تَنَفُّسٍ ۞ وَبَعۡضُهُمۡ فِي الۡاَرۡبَعِ الزُّهۡرِ بَسۡمَلَا

ترجمہ: اوران (ورش، بصری، شامی) کا پسندیدہ سکتہ سانس لینے کے بغیر ہے۔ اوران شیوخ کے بعض نے

چار روشن سورتوں میں ان (سکتہ والوں) کیلئے نص کے بغیر بسم اللہ پڑھی ہے۔

(۱۰۴) لَهُمْ دُوْنَ نَصٍّ وَّهُوَ فِيْهِنَّ سَاكِتٌ　۵　لِحَمْزَةَ فَافْهَمْهُ وَلَيْسَ مُخَذَّلَا

ترجمہ: اور یہی بعض (شیوخ) ان چار سورتوں میں حمزہؒ کیلئے سکتہ کرتے ہیں۔ پس تو اس کو سمجھ لے اور یہ عمل متروک نہیں ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْمُخْتَارُ، سَكْتُهُمْ کی خبر۔ دُوْنَ تَنَفُّسٍ دوسری خبر ہے۔ بَعْضُهُمْ کی ضمیر شیوخ کیلئے ہے۔ اَلزُّهْرِ زَهْرَاءُ کی جمع ہے، جو الازهر، النير، المضی بمعنی روشن کا مؤنث ہے۔ دُوْنَ نَصٍّ مفعول مطلق مقدر کی صفت ھِیَ بَسْمَلَةٌ غَيْرَ مَنْصُوْصَةٍ۔ مَخَذَّلَا اَیْ متروك اَلنُّصْرَةِ۔

توضیح: ناظمؒ نے پہلے مصرعہ میں سکتہ کی تعریف کی ہے کہ یہ ایک وقفۂ سکوت ہوتا ہے مگر اس میں سانس نہیں لیا جاتا، اور وقف کے مقابلہ میں توقف کم ہوتا ہے، اور بعد کے تین مصرعوں میں بعض مشائخ کا عمل بتلا کر فرمایا ہے کہ ان سے بھی کوئی واضح نص نہیں، اگر اس پر عمل کرلیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ وہ یہ کہ چار سورتوں کے شروع میں بسم اللہ نہ پڑھنا معنوی اعتبار سے معیوب سا لگتا ہے، لہٰذا ورشؒ، بصریؒ، شامیؒ کیلئے تو بسم اللہ پڑھ لی جائے اور حمزہؒ کیلئے سکتہ کرلیا جائے۔ ان میں سے دو سورتوں کے شروع میں وَيْل اور دو کے شروع میں لَا آتا ہے، یعنی مطففین، همزة، قيامه، بَلَد۔ معنوی مناسبت یہ ہے کہ مغفرۃ اور جنّتی کے بعد لَا کا آنا، اور لِلّٰه اور بالصَّبْر کے بعد فاصلے کے بغیر وَيْل کا آنا کوئی بہتر نہیں لگتا۔

(۱۰۵) وَمَهْمَا تَصِلْهَا اَوْبَدَاْتَ بَرَاءَةً　۶　لِتَنْزِيْلِهَا بِالسَّيْفِ لَسْتَ مُبَسْمِلَا

ترجمہ: اور جب تو اس براءۃ کو انفال کے ساتھ ملا کر پڑھے۔ یا براءۃ سے شروع کرے، تو تو اس سورت کے سیف پر نازل ہونے کی وجہ سے بسم اللہ پڑھنے والا نہیں ہوگا۔

﴿النحو والعربية﴾

مَهْمَا، تَقْرَءُ، مقدر کا مفعول ہے اور تَصِلْهَا، اس کا مفسر ہے۔ بَرَاءَةَ تَصِلْهَا کی ضمیر سے بدل ہے اور بَدَأْتَ کا مفعول مقدر ہے۔ لِتَنْزِيْلِهَا نفی کی علت ہے۔ لَسْتَ مُبَسْمِلَا شرط کا جواب فاء ضرورت کے تحت حذف ہے۔

توضیح: یعنی سورۃ توبہ کے ماقبل انفال سے وصل کرتے ہوئے یا سورۃ توبہ سے ابتداءِ قرأت میں بسم اللہ نہیں پڑھی جائے گی، اس لئے کہ یہ سورت جہاد وقتال کے حکم (فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ) میں نازل ہوئی ہے اور بسم اللہ آیت رحمت ہے، پس رحمت غصہ وعذاب کا جمع کرنا مناسب نہیں۔ نیز صحابہ کرام ﷺ نے اس کی ابتداء میں بسم اللہ لکھی نہیں، یا یہ کہ اس پر بسم اللہ نازل ہی نہیں ہوئی یا یہ معنًی انفال سے متصل ہے لہٰذا ایک سورت کے حکم میں ہے۔

(١٠٦) وَلَا بُدَّ مِنْهَا فِيْ ابْتِدَائِكَ سُوْرَةً　۷　سِوَاهَا وَفِي الْاَجْزَاءِ خُيِّرَ مَنْ تَلَا

ترجمہ: اور تیرے براۃ کے سوا کسی اور سورت کے شروع کرنے میں بسم اللہ ضروری ہے۔ اور سورتوں کے درمیانی حصوں میں اس شخص کو اختیار دیا گیا ہے جو تلاوت کرے۔

﴿النحو والعربية﴾

لَابُدَّ ای لَا فِرَاق۔ مِنْهَا ضمیر راجع الی البسمله۔ سورةً ای بسورةٍ۔ سواها ای سوی البرأت۔ فی الاجزاء ای فی الابتداء بالاجزاءِ۔ خُيِّرَ مجہول ومعروف دونوں ہیں مجہول اولٰی ہے۔

توضیح: ابتداءِ قرأت از ابتداءِ سورت میں تو تمام قراء بسم اللہ پڑھتے ہیں، البتہ درمیان سورت سے تلاوت شروع کی جائے تو اختیار ہے البتہ مبسملین کے لئے پڑھنا بہتر ہے، اور غیر مبسملین کے لئے ترک بہتر ہے، اور براۃ کے درمیان کا بھی یہی حکم ہے، البتہ بعض علماء نے براۃ کے درمیان میں بھی ابتداء براۃ کی طرح جائز نہیں کہا، بہرحال دونوں مذہب صحیح ہیں۔

(١٠٧) وَمَهْمَا تَصِلْهَا مَعْ اَوَاخِرِ سُوْرَةٍ　۸　فَلَا تَقِفَنَّ الدَّهْرَ فِيْهَا فَتَثْقُلَا

ترجمہ: اور جب تو اس بسم اللہ کا سورتوں کے ساتھ وصل کردے، تو اس بسم اللہ پر کبھی وقف نہ کر، تو گراں بار ہو جائے گا (یعنی تجھ پر اعتراض ہوگا، کہ بسم اللہ تو سورتوں کے شروع کیلئے ہے اور تیرے عمل سے پہلی سورت کے آخر کیلئے وہم ہوگا)۔

﴿النحو والعربية﴾

اَوَاخِرَ، جمع ہے، اور سورةٍ واحد ہے جو جمع کے معنی میں ہے، یعنی مَعْ اَوَاخِرِ سُوَرٍ۔ فِیْ بمعنی عَلٰی ہے۔ فَلَا تَقِفَنَّ جواب الشرط ہے اور دَهْرَ منصوب ظرف کی وجہ سے ہے۔ فِيْهَا ضمیر بسمله کو راجع ہے، فَتَثْقُلَا، کا نصب جواب نہی کی وجہ سے ہے، اَنْ کی تقدیر پر۔

توضیح: (۱) تعوذ، بسملہ اور سورت کے فصل و وصل کے اعتبار سے کل چار صورتیں بنتی ہیں، ان میں جائز و ناجائز کی تفصیل طلباء تجوید کی کتب میں پڑھ چکے ہیں، ضرورت ہو تو وہاں دیکھ لیں۔

(۲) علماء کرام کی ایک جماعت ذیل کی گیارہ سورتوں کے شروع میں بسم اللہ کے وصل کو اولیٰ کہتی ہے۔

(۱) فاتحہ (۲) انعام (۳) کھف (۴) انبیاء (۵) سباء (۶) فاطر (۷) قمر۔

(۸) الرحمٰن (۹) الحاقۃ (۱۰) علق (۱۱) القارعۃ۔

نیز ذیل کی نو۹ سورتوں میں وصل کل اور وصل ثانی کو ناجائز کہا ہے، یعنی فصل کل کرتے ہیں (۱) محمد (۲) قیامہ (۳) عبس (۴) تطفیف (۵) بلد (۶) بینہ (۷) تکاثر (۸) ھمزہ (۹) تبت۔

سورۃ اُمّ القرآن

سورۃ فاتحہ کو ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے متقدمین کی ترتیب پر بسم اللہ کے بعد سب سے پہلے بیان کیا ہے کہ قرآن مجید میں بھی یہ سب سورتوں سے مقدم ہے، اس کے اصولی اختلافات کے ساتھ فرشی اختلافات قلیل ہونے کی بناء پر بیان کردیئے ہیں، البتہ اَلرَّحِیْمِ مَلِکِ کا ادغام مستقل بحث میں مفصل بیان فرمائیں گے۔

(۱۰۸) وَمٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ رَاوِیهٗ نَـــاصِرٌ ا وَعِنْدَ سِرَاطِ وَّالسِّرَاطِ لِ قُنْبُلَا

ترجمہ: اور مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ جو ہے اس کا (الف کے ساتھ) روایت کرنے والا (اس قرأۃ کی) مدد کرنے والا ہے۔ اور سِرَاطَ اور السِّرَاطَ میں (سین کے ساتھ) قنبل کی پیروی کر۔

(۱۰۹) بِحَیْثُ اَتٰی وَ الصَّادَ زَایًا اَشِمَّهَا ۲ لَدٰی خَلَفٍ وَّاشْمِمْ لِخَلَّادَ الْاَوَّلَا

ترجمہ: یہ لفظ سِرَاط جس جگہ بھی آئے اور اس کے صاد کو ہر جگہ زاء کی بو دے خلف کیلئے اور خلاد کیلئے پہلے والے (صاد) کو زاء کی بو دے۔ رَاوِیهٖ نَاصِرٌ کی راء کسائی کی اور نون عاصم کی رمز ہے۔ یہ حضرات مٰلِکِ میں الف زیادہ کرکے پڑھتے ہیں اور دوسرے تمام قرأ مَلِکِ بغیر الف پڑھتے ہیں، اور صِرَاطَ اَلْ کے بغیر یا اَلْ کے ساتھ ہو قنبل ہر جگہ سین پڑھتے ہیں، خلفؒ ہر جگہ صاد کا زاء سے اشمام کرتے ہیں، جبکہ خلادؒ نے فاتحہ کے اول لفظ الصراط میں اشمام کیا ہے (جس کی صحیح ادائیگی ماہرین و مشاق قرأ سے سیکھیں) علامہ دانیؒ نے ابوالفتح سے اشمام اور ابوالحسن سے خالص صاد خلادؒ کیلئے نقل کیا ہے اور یہی دونوں وجوہ بہتر ہے، اور اگر صرف اشمام پڑھیں تو آگے شَیْءٌ اور اَلْ

میں عدم سکتہ ابوالفتح کا طریق ہے اور صرف صاد پڑھنے کی صورت میں شَیْءٌ اور اَلْ پر صرف سکتہ یہ ابوالحسن کا طریق ہے۔

نوٹ: صاد کی قرأت۔ وَالصَّادَ زَايًا سے معلوم ہوتی ہے، ای والباقون بالصاد، صاد والی قرأت قوی اور فصیح تر ہے، کہ ظاہر ارسم کے موافق ہے۔

﴿النحو والعربیة﴾

مَلِكٍ مبتداء اول ، رَاوِیْهِ مبتداء ثانی اور جر حکایت کی وجہ سے ہے، عِنْدَ فِیْ کے معنی میں ہے۔

لِ قُنْبُلٍ ، وَلَیَ یَلِیْ سے امر ہے، اَشْمِهَا ای اَشِمَّ الصاد زایًا اَشِمَّهَا زَايًا ، ضمیر مؤنث اَشِمَّ کا پہلا اور زَايًا دوسرا مفعول ہے، صاد کا نصب اضمار علی شریطة التفسیر کی وجہ سے ہے، اور رفع مبتداء کی بناء پر دونوں صحیح ہیں۔ اَوْ لَا ، الف اطلاق کا ہے اور لام عہدی ہے ای الحرف الاول۔

(۱۱۰) عَلَيْهِمُ اِلَيْهِمُ حَمْزَةُ وَّلَدَيْهِمُ ۳ جَمِيْعًا بِضَمِّ الْهَاءِ وَقْفًا وَّ مَوْصِلَا

ترجمه: عَلَيْهِمُ اِلَيْهِمُ لَدَيْهِمُ کو حمزہؒ نے تمام قرآن میں وصل کرتے ہوئے اور وقف کرتے ہوئے ضمہ سے پڑھا ہے (عَلَيْهُمْ اِلَيْهُمْ لَدَيْهُمْ)۔

توضیح: ان تینوں کلمات میں حمزہ کیلئے وقف و وصل دونوں حالتوں میں ھاء کا ضمہ ہے، جبکہ باقی چھ کیلئے کسرہ ہے جیسے وفي الوصل كَسْرُ الْهَاءِ ساتویں شعر میں بیان کیا ہے۔

(۱۱۱) وَصِلْ ضَمَّ مِيْمِ الْجَمْعِ قَبْلَ مُحَرَّكٍ ۴ دِرَاكًا وَّقَالُوْنُ م بِتَخْيِيْرِهٖ جَلَا

ترجمه: اور میم جمع جب متحرک کے قبل واقع ہو، تو اس کے ضمہ میں (دِرَاكًا کے مرموزکی کیلئے) صلہ کرو اور قالون کیلئے اس میں خلف (صلہ وعدم صلہ) ظاہر ہوا ہے۔

توضیح: یعنی مکی کیلئے عَلَيْهِمُوْا ، اِلَيْهِمُوْا میم جمع کا واؤ مدہ کے ساتھ صلہ ہے اور قالونؒ کیلئے صلہ وعدم صلہ دونوں ہیں، اور یہ صلہ صرف حرکت سے پہلے ہے ساکن سے قبل نہیں۔

﴿النحو والعربیة﴾

اَلْمُوْصِلُ ، اَلْوَصْلُ ، علیهم ، الیهم ، لدیهم مفعول بہ۔ اَیْ یَقْرَءُ هُنَّ حمزةُ جَمِيْعًا ظرف اَیْ فِیْ كُلِّ الْقُرْاٰنِ ، وَقْفًا ومُوْصِلًا دونوں حمزہ سے حال ہیں۔

صِلُ الضم اشباعة حتي يتولد منه واو ۔ جَلَا اَیْ ظَهَرَ بتخييره جَلَا سے متعلق ہے۔

(۱۱۲) وَمِنْ قَبْلِ هَمْزِ الْقَطْعِ صِلْهَا لِوَرْشِهِمْ ۵ وَاَسْكَنَهَا الْبَاقُوْنَ بَعْدُ لِتَكْمُلَا

ترجمہ: اور اس ہمزہ قطعی سے پہلے میم جمع میں ورشؒ کیلئے صلہ کر، اور ان مذکورین کے بعد باقی قرأنے میم جمع کو ساکن پڑھا ہے، (اور اس خلاف کو بیان کردیا ہے) کہ قرأت کی وجوہ کامل ہو جائیں، یعنی لَهُمْ اٰمِنُوْا ۔ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰئِكَ میں ہمزہ قطعی سے قبل ورشؒ کا بھی صلہ ہے اور باقی بصریؒ، شامیؒ کوفیین میم جمع کو ساکن پڑھتے ہیں، نیز ورشؒ مد میں طول کرتے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

هَمْزَةُ القطع مَا تَثْبُتُ فِي الدَّرَجِ ۔ لِتَكْمُلَا اي اَعْلَمْتُكَ بِذَالِكَ لِتَكْمُلَ وُجُوْهُ الْقِرَآءَةِ ۔ صِلْهَا اور اَسْكَنَهَا کی ضمیر میم جمع کیلئے ہے، اور مِنْ قَبْلِ، صِلْهَا کا ظرف ہے۔

(۱۱۳) وَمِنْ دُوْنِ وَصْلٍ ضَمُّهَا قَبْلَ سَاكِنٍ ۶ لِكُلٍّ وَّبَعْدَ الْهَاءِ كَسْرُ فَتَى الْعَلَا

(۱۱۴) مَعَ الْكَسْرِ قَبْلَ الْهَا اَوِ الْيَاءِ سَاكِنًا ۷ وَفِي الْوَصْلِ كَسْرُ الْهَاءِ بِالضَّمِّ شَمْلَلَا

ترجمہ: اور صلہ کے بغیر اس میم جمع کا ضمہ ہوگا، ساکن سے قبل تمام قرأ کیلئے (مثلاً وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ) اور یہ میم جمع (ساکن سے قبل) جب اس سے پہلے ھاء ہو، اور اس ھاء سے پہلے کسرہ ہو یا یاء ساکنہ ہو تو بصریؒ کیلئے (میم جمع کا) کسرہ ہے (جیسے بِهِمِ الْاَسْبَابُ، عَلَيْهِمِ الْكِتَابُ)۔ اور شَمْلَلَا والے حمزہؒ وکسائیؒ کیلئے وصل میں اس ھاء کے کسرہ نے ضمہ کی طرف جلدی کی ہے۔

(۱۱۵) كَمَا بِهِمُ الْاَسْبَابُ ثُمَّ عَلَيْهِمُ الْـ ۸ ـقِتَالُ وَقِفْ لِلْكُلِّ بِالْكَسْرِ مُكْمِلَا

ترجمہ: جیسے بِهِمُ الْاَسْبَابُ اور عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اور وقف کر تمام قرأ کیلئے کسرہ کے ساتھ اس حال میں کہ تو اس مسئلہ کو مکمل کرنے والا ہے۔

النحو والعربية

شَمْلَلَ ،اَسْرَعَ ای اُتی بالضم سریعًا ،جلدی،سرعت۔ ضَمُّهَا ، مصدر لِکُلٍّ اس کی خبر۔ ضَمُّهَا صیغہ امر مؤنث کی جمع کی طرف راجع۔ مَعَ الْکَسْرِ ،المیم سے حال ہے۔ کَمَا مَا زائدہ۔تقدیر، مِثَالُ الْقِسْمِ الْمُخْتَلِفِ فِیْهِ کَبِهِمُ الْاَسْبَابُ۔

توضیح: ناظمؒ فرماتے ہیں کہ میم جمع کو قبل الساکن تمام قراُ مضموم پڑھتے ہیں،البتہ بصریؒ نے میم جمع کا اس شرط پر کسرہ پڑھا ہے کہ اس سے قبل ھاء ہو،اور اس سے پہلے کسرہ یا یاء ساکنہ ہو۔لیکن حمزہ وکسائی نے وصل کرتے ہوئے ھاء اور میم دونوں کا ضمہ پڑھا ہے جب ھاء کسرہ یا یاء ساکنہ کے بعد ہو،مگر وقف کرتے ہوئے ان دونوں نے بھی کسرہ ہی پڑھا ہے البتہ حمزہؒ کیلئے اِلَیْهِمْ ، عَلَیْهِمْ ، لَدَیْهِمْ یہ تین کلمے مستثنٰی ہیں،جو اوپر بیان ہو چکے ہیں،کہ وقفاً ووصلاً حمزہ کیلئے ھاء کا ضمہ ہے نتیجہ کلام یہ کہ یُرِیْهِمُ اللّٰهُ ، یُوَفِّیْهِمُ اللّٰهُ ، بِهِمُ الْاَسْبَابُ ، قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ جیسی مثالوں میں میم جمع سے پہلے ھاء اور اس سے پہلے کسرہ یا یاء ساکنہ،اور میم جمع کے بعد ساکن آرہا ہے (۱) ابو عمروؒ بصری وصلاً ان سب میں میم جمع کو کسرہ سے پڑھتے ہیں (۲) حمزہؒ وکسائیؒ وصلاً ھاء اور میم جمع دونوں کے ضمہ سے،اور باقی قراُ ھاء کے کسرہ اور میم جمع کے ضمہ سے پڑھتے ہیں،اور وقفاً سب قراُ ھاء کا کسرہ اور میم کو ساکن پڑھتے ہیں۔

نوٹ: اِلَیْهِمُ الْمَلٰئِکَةُ ، عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ جیسی مثالوں میں حمزہؒ وکسائیؒ دونوں ھاء ومیم کا ضمہ پڑھتے ہیں،اور وقفاً صرف حمزہؒ ھاء کا ضمہ پڑھتے ہیں،اس لئے کہ حمزہؒ کیلئے تین کلمے وقفاً ووصلاً ھاء کے ضمہ سے پڑھے جاتے ہیں، جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے۔ واللہ اعلم وعلمہٗ اتم۔

بَابُ الْاِدْغَامُ الْکَبِیْرِ

سورۃ فاتحہ میں اَلرَّحِیْمِ مٰلِكِ میں ادغام کبیر واقع ہوا ہے،اس لئے فاتحہ کے بعد سب سے پہلے ادغام کی بحث کو ناظمؒ لائے ہیں۔

ادغام کی لغوی تعریف : اِدْخَالُ الشَّیْ ءِ فِی الشَّیْ ءِ ، ایک چیز کا دوسری میں داخل کر دینا۔

اصطلاحی تعریف : پہلے حرف کو دوسرے حرف میں ملا کر ایک مشدد حرف کی طرح ادا کرنا۔

ادغام کبیر وادغام صغیر میں فرق: صغیر میں مدغم پہلے سے ساکن ہوتا ہے جیسے اِذْ ذَّهَبَ کبیر میں مدغم حرف متحرک ہوتا ہے اسے ساکن کر کے ادغام کیا جاتا ہے۔

ادغام میں تین چیزیں ضروری ہیں: (۱) سبب (۲)شرط (۳) موانع ۔

سبب ادغام تین ہیں : (۱) تماثل (۲) تجانس (۳) تقارب ۔

شرط ادغام دو ہیں: (۱)مدغم اور مدغم فیہ کا رسماً متصل ہونا، اس لئے اَنَـا نَـذِيـر میں نون نون میں مدغم نہیں ہوا۔

(۲) جب ادغام ایک کلمہ میں ہو تو مدغم فیہ کا کم از کم دو حرفی ہونا، اس لئے خَلَقَكَ میں ادغام نہیں ہوتا۔

موانع ادغام پانچ ہیں: (۱) اول حرف متکلم کی تاء ہو، جیسے كُـنْـتُ تُـرَابًـا (۲) پہلا حرف مخاطب کی تاء ہو، جیسے اَنْتَ تُكْرِهُ (۳) پہلے حرف پر تنوین ہو، وَاسِعٌ عَلِيمٌ (۴) اول حرف پر تشدید ہو، فَتَمَّ مِيقَاتُ (۵) مدغم کے آخر سے جازم کی بناء پر کوئی حرف علت ساقط ہو، تو مثلین میں ادغام واظہار دونوں وجوہ ہونگی، جیسے وَاِنْ يَكُ كَـاذِبًا ۔متقاربین کی مثال وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً، متقاربین میں صرف اظہار ہوگا ادغام مانع ہے۔

مثلین میں ادغام کا سبب: اور شرط پائے جانے اور مانع نہ ہونے پر ادغام واجب ہے، جو بلا ابدال ہوتا ہے، متجانسین ومتقاربین میں ابدال کے بعد یعنی اول حرف کو ثانی سے بدل کر ساکن کرکے ادغام کیا جاتا ہے۔

(۱۱۶) وَدُونَكَ الْإِدْغَـامَ الْـكَبِيـرَ وَقُـطْـبُـهُ ۔ اَبُـو عَـمْـرٍو الْبَـصْـرِيُّ فِيـهِ تَـحَـفَّلَا

ترجمہ: اور تو ادغام کبیر کو لے لے، حالانکہ اس کا مدار اور اصل ابوعمرو بصریؒ ہیں، یہ ادغام ان میں جمع ہو گیا ہے۔

توضیح: یعنی قراء سبعہ میں سے ادغام کبیر کو صرف ابوعمرو بصریؒ نے اختیار کیا ہے اور اس کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں، اگرچہ حسن اعمش وغیرہ نے بھی ادغام کبیر کیا ہے مگر زیادہ مشہور ابوعمرو بصریؒ ہیں۔

نوٹ: ناظمؒ نے اپنی تلاوت میں دوریؒ کے لئے اظہار وتحقیق اور سوسیؒ کیلئے ہمزہ ساکنہ کا ابدال اور ادغام کبیر پڑھا ہے، سخاویؒ فرماتے ہیں کہ ناظمؒ نے ادغام کبیر صرف سوسیؒ ہی کیلئے پڑھا ہے۔ اتحاف البرید میں ہے، والادغام بالسّوسيّ خُصَّ ۔ ادغام صرف سوسیؒ کے لئے خاص ہے۔

ابوعمرو بصریؒ صاحب کیلئے مثلین، متجانسین، متقاربین کے ادغام واظہار کے دو طریق ہیں، اسی طرح ہمزہ ساکنہ میں ابدال وتحقیق دو طریق ہیں اور مد منفصل میں مد وقصر دونوں وجوہ۔ عملاً تلاوت میں شاطبیہ کے طریق کو اختیار کرتے ہوئے دوریؒ کیلئے ادغام کبیر کی جگہ اظہار۔ منفصل میں مد وقصر دونوں۔ اور ہمزہ ساکنہ کی تحقیق پڑھیں گے۔ جبکہ سوسیؒ کیلئے، ادغام، قصر، اور ابدال۔ واضح ہو کہ جس آیت میں یہ سب جمع ہو جائیں تو عقلی وجوہ بنتی ہیں، جنہیں ادغام کبیر کے آخر میں تفصیل سے بیان کیا جائے گا۔

ادغام مثلین فی کلمة

(۱۱۷) فَفِي كِلْمَةٍ عَنْهُ مَنَاسِكَكُمْ وَمَا ۲ سَلَكَكُّمْ وَبَاقِي الْبَابِ لَيْسَ مُعَوَّلَا

ترجمہ: پس ایک کلمہ میں اس (ابوعمرو بصریؒ) سے مَنَاسِكَكُمْ اور مَا سَلَكَكُمْ کا ادغام ہے، اور اس باب کا باقی حصہ جو ہے وہ اعتماد کیا ہوا نہیں ہے، یعنی اور کسی جگہ ایک کلمہ میں مثلین کا ادغام نہیں ہوا۔

توضیح: (الف) مثلین کا ادغام ایک کلمہ میں بھی ہوتا ہے، اور دو کلموں میں بھی، ایک کلمہ میں بصریؒ نے دو جگہ کاف کا کاف میں ادغام کیا ہے، مَنَاسِكَكُمْ بقرة (ع۲۵) مَاسَلَكَكُمْ (مدثر ع۲) میں باقی ہر جگہ اظہار کیا ہے جیسے شِرْكِكُمْ، بِاَعْيُنِنَا وغیرہ۔ البتہ وَمَنْ يُّشَاقِ اللّٰهَ انفال میں سب قرأ نے ادغام کیا ہے۔

(ب) قرأ کے ہاں کلمہ وہ ہے جو رسماً دوسرے سے جدا ہو جبکہ اہل عربیت معنیٰ کا اعتبار کرتے ہیں۔ مَنَاسِكَ اور مَاسَلَكَ رسماً موصول ہیں لہٰذا قرأ کے ہاں ایک کلمہ کے حکم میں ہیں اس لئے اس طرح کے کلمات میں مَنَاسِكَ مَاسَلَكَ پر وقف جائز نہیں۔

نوٹ: بعض مقامات پر دوسرے قرأ نے بھی ادغام کبیر کیا ہے، اسے اپنے اپنے موقع پر بیان کیا جائے گا۔

﴿النحو والعربية﴾

دُونَكَ اسم فعل، اَلْزِمْ یا خُذْ کے معنیٰ میں ہے، قُطْبُ، مدار اصل وَمَا کا واؤحالیہ۔ ابوعمرو خبر تَحَفَّلَ بمعنی اِجْتَمَعَ، مستانفہ۔ مَنَاسِكَكُمْ ای اِدْغَامُ مَنَاسِكَكُمْ مبتداء۔ وَبَاقِي الْبَابِ بتقدیر وَاِدْغَامُ بَاقِي بَابِ الْمِثْلَيْنِ لَيْسَ مُعَوَّلَا، ای لیس معتمدًا عَلَيْهِ۔

ادغام مثلین فی کلمتین

(۱۱۸) وَمَا كَانَ مِنْ مِثْلَيْنِ فِي كِلْمَتَيْهِمَا ۳ فَلَا بُدَّ مِنْ اِدْغَامِ مَا كَانَ اَوَّلَا

ترجمہ: اور جب دو حرف مثلین دو کلموں میں ہوں، تو ضروری ہے اس حرف کا ادغام جو ان میں کا پہلا ہو۔

(۱۱۹) كَيَعْلَمُ مَا فِيهِ هُدًى وَطُبِعْ عَلَى ۴ قُلُوبِهِمْ وَالْعَفْوَ وَأْمُرْ تَمَثَّلَا

ترجمہ: جیسے يَعْلَمُ مَّا بَيْنَ اَيْدِيهِمْ۔ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ۔ طُبِعَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ۔ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ۔ یہ بیان بطور مثال ہے۔

موانع ادغام

(۱۲۰) اِذَا لَمْ یَکُنْ تَا مُخْبِرٍ اَوْمُخَاطَبٍ ۵ اَوِالْمُکْتَسِیْ تَنْوِیْنَهٗ اَوْمُثَقَّلَا

ترجمه: جبکہ وہ پہلا حرف نہ ہو متکلم کی تاء، یا مخاطب کی تاء، یا نہ ہو وہ حرف جو اپنے تنوین کو لباس پہنانے والا ہے، یا نہ ہو مشدد۔

(۱۲۱) کَکُنْتُ تُرَابًا اَنْتَ تُکْرِهُ وَاسِعٌ ۶ عَلِیْمٌ وَّاَیْضًا تَمَّ مِیْقَاتُ مُثِّلَا

ترجمه: (ان موانع کی مثالیں) کَکُنْتُ تُرَابًا، اور اَنْتَ تُکْرِهُ، وَاسِعٌ عَلِیْمٌ کی طرح ہیں اور تَمَّ مِیْقَاتُ کی طرح بھی (ہرایک مانع ادغام) مثال کے ذریعہ بیان کردیا گیا ہے۔

توضیح: یعنی اگر مثلین دوکلموں میں جمع ہوں اور دونوں متحرک اور رسماً متصل ہوں، اور شعر نمبر ۵ میں جو چار موانع بیان ہوئے ہیں، ان میں سے کوئی مانع بھی نہ ہو، تو ابوعمرو بصریؒ کیلئے پہلے حرف کا دوسرے میں ادغام ضروری ہوگا۔

شعرنمبر ۴: میں چار مثالوں میں ادغام کی تینوں قسمیں آگئیں، جن پر پورے باب کا مدار ہے، یَعْلَمُ مَا طُبِعَ عَلٰی میں مدغم سے ماقبل حرف متحرک معرب ومبنی کی مثالیں لائے ہیں، جبکہ فِیْهِ هُدًی، الْعَفْوَوَ أْمُرْ میں حرف مدغم کے ماقبل صحیح ساکن اور حرف علت ساکن کی مثالیں لائے ہیں، حرف علت ساکن میں ادغام کی صورت میں طول، توسط، قصر تینوں وجوہ ہیں جبکہ الْعَفْوَ وَأْمُرْ میں صحیح ساکن کی وجہ سے دشواری ہے، لہٰذا ابن مجاہدؒ وغیرہ اختلاس سے پڑھتے ہیں، جسے پانچویں باب کے آخر میں لارہے ہیں۔

فائده: متکلم ومخاطب کی تاء فاعل ہونے کی وجہ سے مستثنیٰ ہے، تنوین اگرچہ کتابت میں نہیں آتا، تاہم احکامات میں مستقل حرف ہے اس لئے فاصل کی طرح ہے، مشدد کا ادغام اس لئے نہیں ہوتا کہ اس میں ایک حرف کو حذف کرنا پڑتا ہے۔

﴿النحو والعربیة﴾

شعرنمبر ۳: اول مَا موصولہ متضمن بمعنی شرط، پہلا کَانَ تامّ دوسرا ناقصہ۔

شعر نمبر ۴: تَمَثَّلَا، امر بانون خفیفہ سے بدلا ہے، اَیْ تَصَوَّرَنْ، وَاعْلَمَنْ، اَوْ تنویع کیلئے ہے، یعنی چاروں میں سے ہرایک مانع ہے۔

شعر نمبر ۶: مواقع کی چار مثالوں میں لف ونشر مرتب ہے، اَیۡضًا ،اٰضٍ ، رَجَعَ کا مصدر ہے۔ مُثِّلَا کی ضمیر مذکور کیلئے ہے، اَیۡ مُثِّلَ جَمِیۡعُ الۡمُسۡتَثۡنٰی یا مُثِّلَا تَمَّ مِیۡقَاتُ کی خبر ہے۔ای تَمَّ مِیۡقَاتُ مُثِّلَ بِهٖ اَیۡضًا کَمَا مُثِّلَ بِالثَّلَاثَةِ الۡاَوَّلِ۔

(۱۲۲) وَقَدۡ اَظۡهَرُوۡا فِی الۡکَافِ یَحۡزُنۡکَ کُفۡرُهٗ ۷ اِذِالنُّوۡنُ تُخۡفٰی قَبۡلَهَا لِتُجَمَّلَا

ترجمه: اور ناقلین نے یَحۡزُنۡكَ كُفۡرُهٗ لقمٰن ع۳ کے کاف میں اظہار کیا ہے،اس لئے کہ اس کاف سے پہلے نون اخفاء سے پڑھا جاتا ہے،تاکہ یہ خوبصورت بنادیا جائے۔

توضیح: فَلَا یَحۡزُنۡكَ كُفۡرُهٗ میں اظہار کی وجہ نون ساکن کا اخفاء ہے،اوراخفاء کی تعریف، هِیَ کَیۡفِیَّةٌ بَیۡنَ الۡاِدۡغَامِ وَالۡاِظۡهَارِ ہے،لہٰذا اخفاء ادغام ہی کے مرتبہ میں ہوکر مشدد کی طرح ہوگیا ہے،بعض کی رائے میں اخفاء ہی سے تخفیف حاصل ہوگئی ہے،لھٰذا ادغام کی حاجت نہیں رہی۔

﴿النحو والعربية﴾

یَحۡزُنۡكَ مفعول ہے ، یا فِی الۡکَافِ کا عطف بیان۔ اور اَظۡهَرُوۡا کی ضمیر راجع ہے، بعض الرواۃ کو۔

(۱۲۳) وَعِنۡدَهُمُ الۡوَجۡهَانِ فِیۡ کُلِّ مَوۡضِعٍ ۸ تَسَمّٰی لِاَجۡلِ الۡحَذۡفِ فِیۡهِ مُعَلَّلَا

ترجمه: اوران کے نزدیک (یعنی ادغام والوں کے نزدیک) دووجوہ ہیں ہر ایسے کلمہ میں جس نے مُعَلَّل نام پایا ہے،اس حذف کی وجہ سے جو اس میں ہوا ہے۔

(۱۲۴) کَیَبۡتَغِ مَجۡزُوۡمًا وَاِنۡ یَکُ کَاذِبًا ۹ وَیَخۡلُ لَکُمۡ عَنۡ عَالِمٍ طَیِّبِ الۡخَلَا

ترجمه: اور ایسے کلمات یَبۡتَغِ غَیۡرَ اور اِنۡ یَّكُ كَاذِبًا اور یَخۡلُ لَكُمۡ کی طرح ہیں،اس حالت میں کہ ان میں سے ہر ایک مجزوم ہے ایسے عالم سے (تونقل کر) جو عمدہ علم والا ہے۔

توضیح: یعنی جن کلمات کے آخر سے کوئی حرف علت حذف ہوگیا ہو،اوروہ معلل کہلاتے ہوں،ان میں اظہار اورادغام دونوں وجوہ ہیں،ایسے تین کلمات جو شعر ۹ میں بیان ہوئے ہیں پائے جاتے ہیں۔اور یہ تینوں مجزوم ہیں۔ ابوعمر بصریؒ کے لئے ادغام پڑھنے کی صورت میں ان کلمات میں اوران تمام کلمات میں،جن میں آئندہ باب میں دووجوہ بتائی ہیں،اظہار وادغام دونوں پڑھ سکتے ہیں،اور بصریؒ کیلئے اظہار پڑھنے کی صورت میں ان کلمات میں صرف اظہار ہوگا،اور ناظمؒ صرف سوسی ہی کے طریق سے پڑھتے تھے۔

النحو والعربية

عِنْدَ هُمْ ضمیرادغام کے ناقلین کیلئے ہے، اور عِنْدَ هُمْ خبر مقدم ہے۔ اَلْوَجْهَانِ، اَلْ عہد کیلئے ہے فِيهِ کا مرجع اَلْحَاصِلُ مقدر ہے جو الحذف کی صفت ہے۔ مجزوم کو معتلل لغوی اعتبار سے کہا ہے، معتل سے کسی وجہ سے حرف علت حذف ہوجائے تو اسے مُعَلَّلٌ کہا جاتا ہے۔ مجزوماً حال ہے عَنْ عَالِمٍ طَيِّبِ الْخَلَا، حَسَنُ الْعِلْمِ اَوِالْحَدِيْثِ۔ عالم سے مراد خود ناظمؒ یا بصریؒ یا یزیدیؒ یا سوسیؒ ہیں۔

(۱۲۵) وَيَا قَوْمِ مَالِي ثُمَّ يَا قَوْمِ مَنْ بِلَا ۱۰ خِلَافٍ عَلَى الْإِدْغَامِ لَا شَكَّ أُرْسِلَا

ترجمہ: اور يَقَوْمِ مَالِي پھر يَقَوْمِ مَنْ دونوں بلا خلاف ادغام پر چھوڑے گئے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں۔

توضیح: مقصد یہ ہے، کہ يَقَوْمِ کو يَبْتَغِ وغیرہ پر قیاس نہ کیا جائے ان میں صرف ادغام ہوگا، اسلئے کہ يَقَوْمِ میں جو یاء حذف ہے وہ متکلم کی ہے جو ایک الگ کلمہ ہے، ان کلمات میں جو حروف علت حذف ہوتے ہیں وہ اصلی حروف تھے، اور دوسری وجہ یہ ہے کہ بعض کے نزدیک يَقَوْمِ کے آخر میں یا تھی ہی نہیں کہ اس کو مُعَلَّلُ کہا جائے، اور سب سے اہم یہ ہے کہ روایۃً اس میں ادغام ثابت ہے۔

النحو والعربية

أُرْسِلَا خبر ہے، الف تثنیہ کا ہے بلا خلاف۔ مُتَلَبِّسَيْنِ کے متعلق ہو کر حال ہے، لَا شَكَّ اَىْ فِيهِ جملہ معترضہ ہے۔

(۱۲۶) وَإِظْهَارُ قَوْمٍ اٰلَ لُوْطٍ لِكَوْنِهِ ۱۱ قَلِيْلَ حُرُوْفٍ رَدَّهُ مَنْ تَنَبَّلَا

ترجمہ: اور ایک جماعت کا اٰلَ لُوْطٍ کے لام کے کم حروف والا ہونے کی وجہ سے اظہار سے پڑھنا جو ہے، اس اظہار کا لَكَ كَيْدًا کے ادغام کے ذریعہ اس (عالم) نے رد کیا ہے جو علم میں کامل ہوگیا ہے۔

(۱۲۷) بِإِدْغَامِ لَكَ كَيْدًا وَلَوْ حَجَّ مُظْهِرٌ ۱۲ بِإِعْلَالِ ثَانِيهِ إِذَا صَحَّ لَاعْتَلَا

ترجمہ: اور اگر اظہار کرنے والا اس اٰلَ کے دوسرے حرف کی تعلیل کو اظہار کی دلیل بناتا، بشرطیکہ یہ اظہار نقلاً بھی صحیح ہوتا، تو وہ (اظہار کرنے والا) بلند ہوجاتا۔

(۱۲۸) فَإِبْدَالُهُ مِنْ هَمْزَةٍ هَاءُ اَصْلُهَا ۱۳ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ النَّاسِ مِنْ وَّاوٍ اُبْدِلَا

ترجمه: پس اس آلَ کے الف کا ابدال اس ہمزہ سے ہے، جس کی اصل ھاء تھی اور بعض لوگوں (ابوالحسن بن شنبوذؒ) نے کہا ہے کہ یہ الف واؤ سے بدلا گیا ہے۔

توضیح: یعنی ابوبکر بن مجاھد اور بغداد کے بعض دوسرے علماء نے اٰلَ لُوطٍ میں اٰلَ کے حروف کم ہونے کی وجہ سے اظہار نقل کیا ہے، تو ناظمؒ نے اس کو رد کیا ہے، کہ لَكَ كَيْدًا میں تو اٰلَ سے بھی کم حروف ہیں مگر ان کے نزدیک بھی ادغام ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ دانیؒ نے فرمایا کہ مجھے یزیدیؒ کے طریق سے اس کا اظہار کہیں معلوم نہیں ہوا، لہٰذا اظہار نقلاً بھی غلط ہے۔ دوسری بات ناظمؒ فرماتے ہیں کہ اظہار کے قائلین کو قلیل حروف کو دلیل بنانے کے بجائے تَوَالِيْ تَعْلِيْلَات کو دلیل بنانا بہتر تھا، بشرطیکہ نقلاً بھی اظہار درست ہوتا، اور نقلاً اظہار درست نہیں۔

شعر نمبر ۱۳: میں (۱) آلَ کی تعلیل کو بیان کر دیا، کہ اس کی اصل میں سیبویہؒ اور اکثر متقدمین کا مذھب یہ ہے، آلَ کی اصل اَھْلٌ ہے اس کی تصغیر اُھَيْلٌ ہے ھاء کو ہمزہ سے بدل کر اس کو الف سے بدل دیا، یعنی اَھْلٌ سے اَءْلٌ، اور پھر وجوبی قاعدہ کے تحت آلَ ہو گیا۔

(۲) آلٌ اصل میں اَوَلٌ تھا، کہ اس کی تصغیر اُوَيْلٌ آتی ہے پھر واؤ الف سے بدل کر آلٌ ہو گیا، یہ کسائیؒ اور ان کے متبعین کا مذھب ہے۔ یہ دوسری تعلیل قصیدہ کے زیادات میں سے ہے، اور اسی کو قوی بتایا گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر نمبر ۱۱: كَوْن یا تو ناقصہ ہے، یا تامہ، پس قلیل حروف یا خبر ہے یا حال۔ مَنْ موصولہ یا موصوفہ۔ حَجَّ اِحْتَجَّ بمعنٰی دلیل پکڑنا، اِسْتَدَلَّ بِاِعْلَالِ ثَانِيْهِ۔

ملا علی قاریؒ نے اس شعر میں تغیر کیا ہے، بِاِدْغَامِ لَكَ كَيْدًا لَوِ احْتَجَّ مُظْهِرٌ بتكرار اِعْلَالِ الخ

اِبْدَالُ، مبتداء، ھاء ضمیر راجع اِلٰى ثانيه۔ من همزة خبر۔ اَھْلُهَا ہمزہ کی صفت ہے۔ مِنْ وَاوٍ متعلق بابدال۔

(۱۲۹) وَوَاوُهُوَ الْمَضْمُوْمِ هَاءً كَهُوْ وَّمَنْ ۱۴ فَاَدْغِمْ وَمَنْ يُّظْهِرْ فَبِالْمَدِّ عَلَّلَا

ترجمه: اور اس ھُوَ کی واؤ جو ھا کے اعتبار سے ضمہ دیا گیا ہو، مثل ھُوَ وَ مَنْ کے، پس تو (واؤ کا بعد کے واؤ میں) ادغام کر، اور جو اظہار کرتا ہے، اس نے (اس کے واؤ کے) مدہ ہو جانے کے ساتھ علت بیان کی ہے۔

(۱۳۰) وَيَاْتِيَ يَوْمٌ اَدْغَمُوْهُ وَنَحْوَهُ ۱۵ وَلَا فَرْقَ يُنْجِيْ مَنْ عَلَى الْمَدِّ عَوَّلَا

ترجمہ: حالانکہ تمام ناقلین نے یَاْتِیَ یَوْمٌ اوراس جیسے (کلمات نُوْدِیَ یٰمُوْسٰی) کا ادغام کیا ہے اور کوئی ایسا فرق نہیں جو اس شخص کو، جس نے مدہ پر اعتماد کیا ہے، اعتراض سے بچادے۔

﴿النحو والعربیة﴾

شعر نمبر ۱۴: وَوَاوٌ، مبتداء۔ اَلْمَضْمُوْمِ، ھَاءٌ کی صفت ہے، اس کا نصب تمیز کی وجہ سے ہے۔ فَاَدْغِمْ خبر ،مبتداء متضمن بمعنٰی شرط ہے، اس لئے خبر پر فاء داخل ہوئی۔ وَمَنْ یُّظْھِرْ شرط۔ فَبِالْمَدِّ جزاء۔

شعر نمبر ۱۵: یَاْتِیَ مرفوع المحل علی الابتداء اس کی خبر۔ اَدْغَمُوْہُ، نَحْوُہٗ کا رفع کی صورت میں عطف یَاْتِیْ پر اور نصب کی صورت میں اَدْغَمُوْہُ کی ضمیر و متعلق پر ہے۔

توضیح: یعنی ھُوَ کا واو جب اس سے پہلے ھاء مضموم پڑھی جائے اور اس کے بعد دوسری واو آجائے تو ناظمؒ اور جمہور کے ہاں ادغام کیا جاتا ہے، جیسے ھُوَّ الَّذِیْنَ۔ مگر ابن مجاھدؒ اور ان کے متبعین اظہار کے قائل ہیں، اور دلیل یہ بیان کرتے ہیں، کہ جب واو ادغام کیلئے ساکن کردیا جائے گا، تو مدہ ہوجائے گا اور مدہ کا ادغام جائز نہیں۔ ناظمؒ فرماتے ہیں کہ یَاْتِیَ یَوْمٌ جیسے کلمات میں ادغام پر اجماع ہے، تو یہی صورت اس میں بھی ہے اور دونوں میں کوئی فرق نہیں لھٰذا ادغام ہی صحیح ہے اور نقلاً ثابت ہے۔

نوٹ: ھُوَ یا ھِیَ سے قبل لام، فاء، واو، ہو، تو ابوعمر بصریؒ ھاء کو ساکن پڑھتے ہیں۔ اگر اس کے بعد دوسری واو یا یاء ہو، تو بلاخلاف ادغام ہے، اور یہ تین جگہوں میں ہے، وَھُوَ وَلِیُّھُمْ (انعام ۱۵ع) فَھُوَ وَلِیُّھُمْ (نحل ۸ع) وَھُوَ وَاقِعٌ (شوریٰ ۳ع) اور محققؒ فرماتے ہیں اَلْعَفْوَ وَاْمُرْ، فَھِیَ یَوْمَئِذٍ وَھُوَ وَلِیُّھُمْ میں ابوعمرو بصریؒ سے ادغام کے خلاف کوئی نص صحیح طور پر نہیں آئی۔

---

(۱۳۱) وَقَبْلَ یَئِسْنَ الْیَاءُ فِی الّٰۤءِ عَارِضٌ ۱۶ سُکُوْنًا اَوَاصْلًا فَھُوَ یُظْھِرُ مُسْھِلَا

ترجمہ: اور یَئِسْنَ سے پہلے الّٰۤئِیْ میں یاء عارضی ہے، سکون کے اعتبار سے بھی اور اصل کے اعتبار سے بھی، پس وہ (بصریؒ) اظہار کرتے ہیں، اس حالت میں کہ وہ آسانی کا طریق اختیار کرنے والے ہیں۔

﴿النحو والعربیة﴾

اَلْیَاءُ مبتداء۔ عَارِضٌ خبر۔ فِی الّٰۤءِ ظرف الخبر۔ اور قَبْلَ ظرف اللاء۔ سکونًا اَوْ اَصْلًا دونوں تمیز۔ ھُوَ راجع اِلٰی ابوعمر وبصریؒ۔ مُسْھِلًا حال۔

توضیح: سورۃ الطلاق کے وَ الّٰٓئِیْ یَئِسْنَ کو بزیؒ اور ابوعمرو بصریؒ دو طرح پڑھتے ہیں۔

(اول) یاء کے بغیر ہمزہ کی تسہیل سے وَالّٰـٓـأِ۔ (دوم) ہمزہ کا یائے ساکنہ سے ابدال کرکے مد لازم کلمی مخفف وَالّٰٓیْ ۔ پہلی صورت میں ادغام کا قاعدہ نہیں پایا جاتا، البتہ دوسری صورت میں ادغام کا قاعدہ موجود ہے، اس لئے کہ ہمزہ کا یاء سے ابدال کرنے سے دو یاءات جمع ہو جاتی ہیں، اس صورت میں ناظمؒ کا مذہب دانی ؒ کی پیروی کرتے ہوئے اظہار ہے، اور دوسرے اہل اداء کی ایک جماعت نے ادغام کیا ہے، اور نشر میں صرف سوسیؒ کے لئے نہیں بلکہ پورے ابوعمرو بصریؒ اور بزیؒ کیلئے ادغام و اظہار دونوں وجوہ کو صحیح بتایا ہے اور آج کل عمل بھی اسی پر ہے۔

فائدہ: شعر نمبر ۱۱۰ تا ۱۳۱ ، ۱۶ کل سولہ اشعار میں۔ ناظمؒ نے مثلین کے ادغام کو بیان فرمایا ہے، یہ ادغام باء ، تاء ، ثاء ، حاء ، راء ، صاد ، عین ، غین ، فاء ، قاف ، کاف ، لام ، میم ، نون واؤ ھاء ، یاء ، کل سترہ حروف کا ہوا ہے۔

تفصیل: (۱) باء کا باء میں ۵۷ ستاون جگہ ، لَـذَهَـبَ بِسَمْعِهِمْ ۔ (۲) تاء کا تاء میں تیرہ جگہ اَلشَّوْكَةِ تَكُوْنُ ۔ (۳) ثاء کا ثاء میں تین جگہ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ۔ (۴) حاء کا حاء میں دو جگہ اَلنِّكَاحَ حَتّٰى ۔ (۵) راء کا راء میں ۳۵ پینتیس جگہ شَهْرُ رَمَضَانَ ۔ (۶) سین کا سین میں تین جگہ اَلنَّاسَ سُكٰرٰى ۔ (۷) عین کا عین میں ۱۸ اٹھارہ جگہ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ ۔ (۸) غین کا غین میں ایک جگہ يَبْتَغِ غَيْرَ ۔ (۹) فاء کا فاء میں ۲۳ تیئیس جگہ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ ۔ (۱۰) قاف کا قاف میں ۵ پانچ جگہ الرِّزْقِ قُلْ هِىَ ۔ (۱۱) کاف کا کاف میں ۳۷ سینتیس جگہ اِنَّكَ كُنْتَ ۔ (۱۲) لام کا لام میں ۲ دو جگہ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ ۔ (۱۳) میم کا میم میں ۱۴۱ ایک سو اکتالیس جگہ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ ۔ (۱۴) نون کا نون میں ۷۹ اُنتہر جگہ نَحْنُ نُسَبِّحُ ۔ (۱۵) واؤ کا واؤ میں اٹھارہ جگہ۔ هُوَ وَالَّذِيْنَ ۔ (۱۶) ھاء کا ھاء میں ۹۵ پچانوے جگہ فِيْهِ هُدًى ۔ (۱۷) یاء کا یاء میں ۸ جگہ يَاْتِىَ يَوْمٌ۔ یہ کل ۷۴۸ سات سو اڑتالیس بنتے ہیں۔ اور باقی ۱۲ بارہ حروف میں سے الف تو اکیلا آتا نہیں، اور ہمزہ کی تخفیف، تسہیل، ابدال، حذف سے ہوتی ہے اور باقی ۹ نو حروف میں اجتماع مثلین کی صورت نہیں پائی گئیں۔

فائدہ: متقاربین متجانسین کا ادغام ان ۱۶ سولہ حروف کا ہوا ہے۔ باء ، تاء ، ثاء ، جیم ، حاء ، دال ذال ، سین ، شین ، ضاد ، قاف ، کاف ، لام ، میم ، نون ، ان کی تفصیل آئندہ باب متقاربین میں آتی ہے۔

بَابُ إِدْغَامِ الْحَرْفَيْنِ الْمُتَقَارِبَيْنِ فِي كَلِمَةٍ وَفِي كَلِمَتَيْنِ

ناظمؒ نے متقاربین کا عنوان قائم کر کے متجانسین کو شامل کر لیا ہے، لھذا اس باب میں متقاربین ومتجانسین دونوں قسم کے ادغام کا بیان ہے، متقاربین میں اول حرف کو ساکن کر کے دوسرے حرف سے بدل کر ادغام کیا جاتا ہے

(۱۳۲) وَإِنْ كِلْمَةٌ حَرْفَانِ فِيهَا تَقَارَبَا ۱ فَإِدْغَامُهُ لِلْقَافِ فِي الْكَافِ مُجْتَلَا

ترجمہ: اور اگر کسی کلمہ میں دو حرف متقاربین جمع ہوں، تو ابو عمروؒ کا قاف کا کاف میں ادغام کرنا دیکھا جاتا ہے۔

النحو والعربية

مُجْتَلَى، مَكْشُوفٌ ، مَنْ جَلَا هُ إِذَا كَشَفَهُ مِنَ الْجَلْوَةِ. إِنْ حرف شرط۔ كِلْمَةٌ فاعل فعل محذوف حَرْفَانِ بدل الاشتمال. تَقَارَبَا ، فعل محذوف وُجِدَ کا مفسر ہے، اس کی تقدیر وَإِنْ كِلْمَةٌ وُجِدَ فِيهَا حَرْفَانِ. فَإِدْغَامُهُ فِي الْكَافِ لِلْقَافِ مُجْتَلَا ، مُجْتَلَا مبتداء کیلئے خبر یا حال ہے۔

(۱۳۳) وَهٰذَا إِذَا مَاقَبْلَهُ مُتَحَرِّكٌ ۲ مُبِينٌ وَّبَعْدَ الْكَافِ مِيمٌ تَخَلَّلَا

ترجمہ: اور یہ ادغام (قاف کا کاف میں اس وقت ہوتا ہے) جبکہ قاف کا ماقبل متحرک ہو، واضح طور پر، اور کاف کے بعد میم جمع خاص طور پر آئی ہو۔

(۱۳۴) كَيَرْزُقُكُّمْ وَاثَقَكُّمْ وَخَلَقَكُّمْ ۳ وَمِيثَاقَكُمْ أَظْهِرْ وَنَرْزُقُكَ انْجَلَا

ترجمہ: (جس مدغم میں یہ دونوں شرطیں جمع ہوں اس کی مثالیں) يَرْزُقُكُمْ ، وَاثَقَكُمْ ، خَلَقَكُمْ ، کی طرح ہیں۔ اور مِيثَاقَكُمْ کو اظہار سے پڑھ، اور نَرْزُقُكَ میں اظہار ظاہر ہوا ہے۔ ادغام متقاربین ایک کلمہ میں صرف قاف کا ادغام کاف میں ہوا ہے۔ مگر اس کی بھی شرط یہ ہے، کہ قاف سے پہلے حرف متحرک ہو، اور کاف کے بعد میم جمع ہو، ورنہ ادغام نہیں ہوگا، جیسے مِيثَاقَكُمْ اور نَرْزُقُكَ میں اظہار ہے۔

النحو والعربية

(۱) إِذَا كَائِنٌ مقدر کا ظرف جو هٰذَا کی خبر ہے۔ مَا زائدہ۔ قَبْلَهُ کی ضمیر قاف کیلئے۔ اور یہ ثَبَتَ مقدر کا ظرف ہے۔ (۲) مُبِينٌ آبَانَ سے ظَهَرَ کے معنی میں مؤکد مِيمٌ وَقَعَ مقدر کا فاعل ہے۔ تَخَلَّلَا مِيمٌ کی صفت ضمیر میم کیلئے اور بصورت مستانفہ ضمیر بصریؒ کیلئے۔ (۳) كَيَرْزُقُكُمْ اور اس کے معطوفات محلاً

منصوبات علی الظرف ہیں۔اور مِیْثَاقَکُمْ ، اَظْهِرْ کا مفعول۔اور نَرْزُقُكَ اس پر معطوف ہے۔ اِنْجَلَا مستانفہ ہے۔

(۱۳۵) وَاِدْغَامُ ذِی التَّحْرِیْمِ طَلَّقَكُنَّ قُلْ ٭ اَحَقُّ وَبِالتَّانِیْثِ وَالْجَمْعِ اُثْقِلَا

ترجمہ: اور تو کہہ دے کہ تحریم والے طَلَّقَكُنَّ کا ادغام سے پڑھنا بہتر ہے، اور یہ لفظ تانیث اور جمع کی وجہ سے ثقیل پایا گیا ہے (اس لئے کاف کے بعد میم نہ ہونے کے باوجود بھی تخفیف کی غرض سے ادغام کیا گیا ہے)

﴿النحو والعربية﴾

اَحَقُّ ، اَوْلٰی ، واَجْدَر ، کلام کی تقدیر یوں ہوئی، قُلْ اِدْغَامُ ذِی التَّحْرِیْمِ طَلَّقَكُنَّ اَحَقُّ ۔ اِدْغَامُ مبتداء، ذِی التَّحْرِیْمِ مضاف الیہ۔ طَلَّقَكُنَّ عطف بیان۔ اَحَقُّ خبر۔ اور جملہ منصوب المحل ہے، جو قُلْ کا مفعول ہے، وَبِالتَّانِیْثِ ، اُثْقِلَا سے متعلق ہے۔

توضیح: یعنی لفظ طَلَّقَكُنَّ میں اگرچہ ادغام کی دوسری شرط میم جمع مفقود ہے اور اسی وجہ سے بعض نے اس میں اظہار اختیار کیا ہے، مگر ادغام اولی ہے، کیونکہ تانیث اور جمع کی وجہ سے اس میں ثقل پایا جاتا ہے، اور ادغام سے تخفیف حاصل ہو جائے گی۔

دو کلموں کے متقاربین کا بیان

(۱۳۶) وَمَهْمَا یَكُوْنَا كِلْمَتَیْنِ فَمُدْغِمٌ ٭ اَوَائِلَ كِلْمِ الْبَیْتِ بَعْدُ عَلَی الْوِلَا

ترجمہ: اور جب وہ حرفین متقاربین دو کلموں میں ہوں تو ابو عمرو ادغام کرتے ہیں، ان حرفوں کا جو اس شعر کے بعد متصل اگلے شعر کے کلمات کے اول اول حروف ہیں، جو پے درپے آرہے ہیں (جو کل سولہ ۱۶ حروف ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْوِلَاء ، اَلتَّتَابُعُ ، ضمیر یَكُوْنَا متقاربین کلمتین کی طرف راجع ہے، جو كَانَ کی خبر کی وجہ سے منصوب ہیں، فَمُدْغِمٌ مبتداء محذوف یعنی ابو عمرو کی خبر ہے۔

(۱۳۷) شَفَا لَمْ تَضِقْ نَفْسًا بِهَا رُمْ دَوَاضِنٍ ٭ ثَوٰی كَانَ ذَا حُسْنٍ سَای مِنْهُ قَدْ جَلَا

ترجمہ: شفا (عورت کا نام) جو اخلاق و مروت میں تنگدل نہیں، اس سے ایک ایسے بیمار کیلئے دوا طلب کر جس کی

بیماری نے جڑیں پکڑلی ہیں، یہ بیمار پہلے خوبصورت تھا لیکن بیماری کی وجہ سے اس کا بُرا حال ہوگیا ہے اور پراگندہ حالی نمایاں طور پر ظاہر ہوگئی۔

﴿النحو والعربية﴾

تَضِقْ ، مِنَ الضَّيقِ ، تنگ ۔ رُمْ ، اُطْلُبْ ،طلب کر۔ الضَّني ، اَلْهَزَالُ ،لاغر عاشق۔ ثَوَا ، اَقَامَ ٹھہرگئی۔ سَاءَ ، سَاءَ سے مقلوب ہے، بدنما۔ شفا مبتداء۔ لَمْ تَضِقْ خبر۔ نفسًا تمیز، ثَوٰی کی ضمیر ضِنًی کیلئے ہے۔

توضیح: دوسرے شعر میں متقاربین کے مدغم حروف کو شمار کیا ہے، جو شِفَا کا شین لَمْ کا لام تَضِقْ کا تاء جَلَا کے جیم تک کل سولہ حروف ہیں، ان کے مدغم فیہ حروف کو آگے تفصیل کے ساتھ شعر نمبر ۸ تا ۲۲ میں بیان کیا گیا ہے، جبکہ شعر نمبر ۷ میں متقاربین کے موانع ادغام کو بیان فرمائیں گے۔

(۱۳۸) اِذَا لَمْ يُنَوَّنْ اَوْ يَكُنْ تَا مُخَاطِبٍ ۷ وَمَا لَيْسَ مَجْزُوْمًا وَلَا مُتَثَقِّلَا

ترجمه: (ادغام متقاربین کی شرط یہ ہے) کہ جب پہلا حرف نہ منون ہو، نہ تائے خطاب اور نہ مجزوم اور نہ مشدد (جیسے نَذِيْرٌ لَّكُمْ ، فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ ، لَمْ يُؤْتَ سَعَةً ، اَشَدَّ ذِكْرًا ، ان کلمات میں موانع کی وجہ سے ادغام نہیں ہوگا)

نوٹ: متقاربین میں تاء متکلم قرآن مجید میں نہیں پائی گئی، اس لئے یہاں اس کا ذکر نہیں کیا گیا۔

﴿النحو والعربية﴾

يُنَوَّنْ کی ضمیر حرف المدغم کیلئے ہے اور اسی طرح يَكُنْ کی ضمیر بھی مَا مصدریہ ہے۔

متقاربین کے سولہ حروف کے مدغم فیہ حروف کی تفصیل

ناظمؒ نے اس تفصیل میں حروف کی ترتیب کو تیسیر کے مطابق اختیار کیا ہے، اور اکثر مخارج کی ترتیب کو پیش نظر رکھا ہے، چنانچہ ترتیب یہ ہے، حَقْ ، كَجْ ، شَضْ ، سَدَ ، تَثْ ، ذَلَ ، رَنْ ، مَبَ ۔

(۱۳۹) فَزُحْزِحَ عَنِ النَّارِ الَّذِىْ حَاهُ مُدْغَمٌ ۸ وَفِي الْكَافِ قَافٌ وَهُوَ فِي الْقَافِ اُدْخِلَا

ترجمه: پس زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ ، ایسی مثال ہے، جس کی حاء کا عین میں ادغام کیا گیا ہے، اور کاف میں قاف کا ادغام کیا گیا ہے، اور وہ کاف قاف میں داخل کیا گیا ہے۔

(۱۴۰) خَـلَـقَ كُـلَّ شَـيْءٍ لَكَ قُّصُوْرًا وَاُظْهِرَا ۹ اِذَا سَكَنَ الْحَرْفُ الَّذِىْ قَبْلُ اَقْبَلَا

ترجمہ: جیسے خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ اور لَكَ قُّصُوْرًا دونوں میں ادغام کیا گیا ہے، جبکہ وہ حرف جوان سے پہلے آرہا ہو، ساکن ہو۔

﴿النحو والعربية﴾

اُدْخِل ای اُدْغِمَ ۔ اَقْبَلَ ای جَعَلَ قبلتها ۔ فَزُحْزِحَ عَنِ النَّار ۔ مبتداء ۔ اَلَّذِیْ جَاهُ مُدْغَم خبر قاف فاعل، فعل محذوف اُدْخِل ہے۔

هُوَ کی ضمیر کاف کو راجع ہے، اور اُظْهِرَا کی ضمیر کاف وقاف دونوں کیلئے ہے، قَبْلُ بنی برضم اَیْ قَبلَهُمَا

توضیح: متقاربین کے ۱۶ سولہ حروف میں سے۔ (۱) پہلے حرف حاء کا ادغام عین میں صرف ایک جگہ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ (آل عمران ۱۹ع) میں ہوتا ہے۔ باقی ہر جگہ اظہار ہوتا ہے، جیسے ذُبِحَ عَلَى وغیرہ۔

(۲) دوسرے حرف قاف کا کاف میں گیارہ جگہ ادغام ہوا ہے۔

(۳) تیسرے حرف کاف کا قاف میں ۳۲ بتیس جگہ ادغام ہوا ہے۔ ان دونوں کے ادغام کی شرط یہ ہے، کہ دونوں دو کلموں میں ہوں، اور دونوں سے قبل حرف متحرک ہو، جیسے جَنّتَكَ قُلْتَ ، لَكَ قُصُوْرًا ، خَلَقَ كُلَّ وغیرہ، اگر کلمہ ایک ہو، تو اظہار ہوگا، جیسے خَلَقَكَ ۔ اور اگر ماقبل ساکن ہوگا، تو بھی اظہار ہوگا۔ جیسے فَوْقَ كُلَّ ، اِلَيْكَ قَالَ ۔

(۱۴۱) وَفِىْ ذِى الْمَعَارِجِ تَّعْرُجُ الْجِيْمُ مُدْغَمٌ ۱۰ وَمِنْ قَبْلُ اَخْرَجَ شَّطْأَهُ قَدْ تَثَقَّلَا

ترجمہ: اور ذِى الْمَعَارِجِ تَّعْرُجُ (سورۃ المعارج) کی جیم تاء میں مدغم ہوئی ہے، اور اس سے قبل (یعنی سورۃ الفتح ۴ع) اَخْرَجَ شَّطْأَهُ (کا شین بھی ادغام کی وجہ سے) مشدد ہو گیا ہے، یعنی جیم کا شین میں ادغام ہوا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

تَثَقَّلَا اَیْ اُدْغِمَ ۔ اَلْجِيْمُ مبتداء، مُدْغَمٌ خبر۔ اور فِىْ ذِى الْمَعَارِجِ تَّعْرُجُ اسکا ظرف ہے، اسی طرح اَخْرَجَ مبتداء، تَثَقَّلَا خبر۔ مِنْ قَبْلُ اس کا ظرف مضاف الیہ محذوف مبنی برضمہ ہے۔

توضیح: (۴) چوتھا حرف جیم کا صرف دو حرفوں تاء اور شین میں ایک ایک جگہ ادغام کیا گیا ہے۔

(۱) ذِی الْمَعَارِجِ تَعْرُجُ ۔ (۲) اَخْرَجَ شَطْأَهٗ (سورۃ فتح ۴ ع) جیم کے بعد تاء اور شین اور کہیں قرآن میں نہیں آیا۔

(۱۴۲) وَعِنْدَ سَبِيْلًا شِيْنُ ذِی الْعَرْشِ مُدْغَمٌ　۱۱　وَضَادَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ مُدْغَمًا تَلَا

ترجمہ: اور سَبِيْلًا کے سین میں ذِی الْعَرْشِ کا شین مدغم ہوا ہے (صرف ایک جگہ قرآن میں) اور ابو عمروؒ نے لِبَعْضِ کے ضاد کو شَأْنِهِمْ کے شین میں مدغم پڑھا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

تَلَا يَتْلُوا، تِلْوًا سے پیروی اور تِلَاوَةً سے پڑھنے کے معنی میں ہے، شِيْنُ مبتداء، مُدْغَمٌ خبر عِنْدَ سَبِيْلًا اس کے لئے ظرف ہے۔

توضیح: (۵) پانچویں حرف شین، کا سین میں صرف ایک جگہ پورے قرآن میں (اسراء ۵ ع) کے ذِی الْعَرْشِ سَبِيْلًا میں ادغام ہوا ہے۔

(۶) چھٹے حرف ضاد کا حرف شین میں صرف ایک جگہ (سورۃ نور ۹ ع) کے لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ میں ادغام ہے۔

(۱۴۳) وَفِی زُوِّجَتْ سِيْنُ النُّفُوْسِ وَمُدْغَمٌ　۱۲　لَهُ الرَّأْسُ شَيْبًا بِاِخْتِلَافٍ تَوَصَّلَا

ترجمہ: اور زُوِّجَتْ کی زاء میں النُّفُوْسُ کی سین کا ادغام کیا گیا ہے۔ اور الرَّأْسُ کا سین شَيْبًا کے شین میں اس ابو عمروؒ کے لئے ادغام کیا گیا ہے، اس حالت میں کہ اختلاف کے ساتھ ہم تک پہنچا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

سِيْنُ کا رفع نائب فاعل ہونے کی وجہ سے ہے، فعل اُدْغِمَ محذوف۔ وَفِی زُوِّجَتْ اس کا ظرف ہے۔ الرَّأْسُ مبتداء۔ مُدْغَمٌ لَهٗ اس کی خبر، بِاخْتِلَافٍ ای حَاصِلًا بِاِخْتِلَافٍ۔

توضیح: (۷) ساتواں حرف سین کا زاء میں صرف ایک جگہ النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ (تکویر میں) ادغام کیا گیا ہے۔ اور شین میں صرف ایک جگہ وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا (سورۃ مریم ۱ع) میں ادغام کیا گیا ہے مگر اس میں اظہار اور ادغام دونوں ہیں، یعنی باقی جگہوں میں ادغام پڑھتے ہوئے اس میں اظہار بھی پڑھ سکتے ہیں، اظہار مطوع کے طریق سے اور ادغام باقی طرق سے۔ اظہار کی وجہ ہمزہ کے ابدال سے تخفیف کا حاصل ہو جانا ہے۔

نوٹ: ناظمؒ نے جہاں کوئی کلمہ خاص طور سے ذکر کیا ہے، ادغام صرف اسی میں ہوگا، اگر کہیں دوسری جگہ متقاربین جمع بھی ہوں تو ادغام نہیں ہوگا، جیسے اَلرَّأْسُ شَيْبًا سین کا شین میں صرف اسی ایک کلمہ میں ادغام ہوگا، اور لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا میں اظہار ہوگا، ادغام نہیں ہوگا۔ اس کے بعد کے اشعار میں ناظمؒ نے ۱۶ سولہ حروف مدغم میں سے بقیہ ۹ حروف کے مدغم فیہ کو قاعدہ کلیہ کے طور پر بیان کیا ہے۔

(۱۴۴) وَلِلدَّالِ كِلْمٌ تُرْبُ سَهْلٍ ذَكَا شَذًا　۱۳　ضَفَا ثَمَّ زُهْدٌ صِدْقُهُ ظَاهِرٌ جَلَا

ترجمہ: اور دال کے مدغم فیہ حروف چند کلموں میں ہیں، جو ترب، سهل، ذكا، شذا، ضفا، ثم، زهد صدق، ظاهر، جلا، ان دس کلمات کے شروع والے ۱۰ دس حروف ہیں۔ ان کلمات کے معنی یہ ہیں (سہل ابومحمد بن عبداللہ تستری) (یا ہر مؤمن) کی قبر کی مٹی، تیز خوشبو کے اعتبار سے مہک گئی ہے، اور مشتعل و دراز ہوگئی، وہاں قبر میں ایسا زھد (دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کا دھیان مالک کی رضاء مدفون ہے) جسکی سچائی ظہور کے اعتبار سے ظاہر ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

كِلْمٌ مبتداء۔ لِلدَّالِ خبر۔ تُرْبُ سَهْلٍ اِلَى آخِرِهٖ، كِلْمٌ سے بدل ہے، ذَكَا اِشْتِعَالُ النَّارِ شَذَاء، حِدَّةُ الرَّائِحَةُ، جَلَا اصل میں جَلَاءَ ظاہر کے فاعل سے تمیز، جَلَا مقصور ماضی کی صورت میں مستانفہ ہے۔

(۱۴۵) وَلَمْ تُدَّغَمْ مَفْتُوحَةً بَعْدَ سَاكِنٍ　۱۴　بِحَرْفٍ بِغَيْرِ التَّاءِ فَاعْلَمْهُ وَاعْمَلَا

ترجمہ: اور نہیں مدغم ہوتی یہ دال مفتوح ہونے کی حالت میں ساکن کے بعد کسی حرف میں بھی، سوائے تاء کے۔ پس تو اس شرط کو جان لے، اور عمل بھی کر۔

﴿النحو والعربية﴾

تُدَّغَمْ رَاجِعٌ اِلَى الدَّالِ۔ مفتوحة اس سے حال ہے۔ وَاعْمَلَا، بانون خفیفہ وَاعْمَلَنْ، الف سے ابدال۔

توضیح: (۸) آٹھواں حرف دال یعنی ۱۶ سولہ حرفوں میں سے آٹھویں حرف دال کا ادغام دس حروف میں جو تُرْبُ سے جَلَا کے ۱۰ دس کلمات کے شروع کے حروف ہیں کیا جاتا ہے، مگر اس کیلئے شرط یہ ہے کہ دال مفتوح بعد حرف ساکن کے نہ ہو، یہ شرط تاء کیلئے نہیں باقی ۹ حرفوں کیلئے ہے، اس لئے کہ دال اور تاء متجانسین ہیں، جس کی وجہ سے

ثقل ان میں زیادہ ہے، تاء سے قبل دال مفتوح ساکن کے بعد دو جگہ آئی ہے، جس میں ادغام کیا گیا ہے (۱) كَادَ تَّزِيغُ (توبہ۱۴ع) (۲) بَعْدَتَّوْكِيدِهَا (نحل ۱۳ع) حروف تہجی کی ترتیب سے دال کے مدغم فیہ یہ دس، تث جذز سش صضظ حروف ہیں، ان دس حروف میں ۴۳ تینتالیس جگہ ادغام ہوتا ہے، جسکی تفصیل یہ ہے، کہ دال کی تین حالتیں ہیں۔

اول: دال متحرک ماقبل متحرک جیسے عَدَدَسِّنِيْنَ، اَلْمَسْجِدُتِّلْكَ، نَفْقِدُصُّوَاعَ شَهِدَشَّاهِدٌ۔

دوم: دال کا ماقبل ساکن اور دال مکسور یا مضموم جیسے بَعْدَ ظُّلْمِهٖ، مِنْ بَعْدِ ذّٰلِكَ، يُرِيْدُ ظُّلْمًا يُرِيْدُثَّوَابَ، تُرِيْدُ زِّيْنَةَ، مِنْ بَعْدِ ضَّرَّاءَ. ان دونوں صورتوں میں دال کا دس حرفوں میں ادغم ہوتا ہے۔

سوم: دال ساکن کے بعد ہو اور دال پر فتحہ ہو اس صورت میں صرف تاء میں ادغام دو جگہوں میں ہوا ہے جو اوپر ذکر کردی ہیں، باقی حروف میں نہیں ہوتا، جیسے لِدَاوٗدَ سُلَيْمَانَ، بَعْدَ ذَالِكَ، بَعْدَ ثُبُوْتِهَا، دَاوٗدَ شُكْرًا، دَاوٗدَ زَبُوْرًا وغیرہ میں ادغام نہیں ہوگا۔

(۱۴۶) وَفِيْ عَشْرِهَا وَالطَّاءِ تُدْغَمُ تَاءُهَا ۱۵ وَفِيْ اَحْرُفٍ وَجْهَانِ عَنْهُ تَهَلَّلَا

ترجمہ: اور اس دال کے دس حرفوں اور طاء میں (ان سولہ حرفوں کی) تاء کا ادغام کیا جاتا ہے، اور چند کلمات میں ان ابو عمروؒ سے ایسی دو وجوہ ہیں جو روشن ہوگئی ہیں۔

(۱۴۷) فَمَعْ حُمِّلُو التَّوْرَاةَ ثُمَّ الزَّكٰوةَ قُلْ ۱۶ وَقُلْ اٰتِ ذَالْ وَلْتَاْتِ طَائِفَةٌ عَلَا

ترجمہ: پس تو کہہ دے (کہ اظہار وادغام دونوں وجوہ والا کلمہ) اَلزَّكٰوةَ ثُمَّ ہے، اس حالت میں کہ یہ حُمِّلُو التَّوْرَاةَ ثُمَّ سمیت ہے، اور تو کہہ دے کہ (تیسرا دو وجوہ والا) اٰتِ ذَاالْقُرْبٰى اور (چوتھا) وَلْتَاْتِ طَائِفَةٌ بھی ہے، یہ خلاف بلند ہو گیا ہے۔

(۱۴۸) وَفِيْ جِئْتِ شَيْئًا اَظْهَرُوْا لِخِطَابِهٖ ۱۷ وَنُقْصَانِهٖ وَالْكَسْرُ الْاِدْغَامَ سَهَّلَا

ترجمہ: اور ان ناقلین نے اظہار کیا ہے، جِئْتِ شَيْئًا میں اس کے مخاطب ہونے اور (تعلیل کے سبب لفظ کے) حروف کم ہوجانے کی بناء پر، اور کسرہ نے ادغام کو آسان کر دیا ہے، اصل وجہ خطاب کی تاء ہے، نقصان کا ذکر تاکیداً ہے، دونوں وجوہ جائز ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

وَفِيْ عَشْرِهَا کی ضمیردال کیلئے ہے۔ وَجْهَانِ مبتداء۔ تَهَلَّلَا اس کی صفت۔ فِيْ اَحْرُفٍ خبر۔اس کی ضمیر وَجْهَانِ کیلئے ہے۔

توضیح: (۹) نویں حرف تاء کا گیارہ حرفوں میں ادغام ہوتا ہے، جوتاء کا تاء میں تومثلین کے قبیل سے ہے، اور تاء کا طاء میں متجانسین کے قبیل ہے، اور باقی ۹ نوحروف میں ادغام متقاربین ہے، اور یہ حروف دس تو وہی ہیں جو دال کے مدغم فیہ گذشتہ شعر میں بیان ہو چکے ہیں، اور ایک طاء ہے، ترتیب یہ ہے، ت ث ، ج ذ ز س ، س ص ض ، ط ظ ۔ مثالیں، الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ یہ مثلین کی مثال ہے، گذشتہ باب میں اس کا بیان ہو چکا ہے (۱) وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا۔ (۲) بِالسَّاعَةِ السَّعِيْرًا۔(۳) الْجَنَّةِ الزُّمَرًا۔ (۴) وَالْمَلٰٓئِكَةِ صَفًّا (۵) الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ۔ (۶) بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ (۷) الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْ (۱۰) بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ۔

مگر مندرجہ ذیل چھ کلمات میں دونوں وجوہ (اظہار وادغام) جائز ہیں (۱) حُمِّلُوا التَّوْرٰةَ ثُمَّ (سورة جمعہ ع ۱) (۲) الزَّكٰوةَ ثُمَّ ۔ (۳) وَاٰتِ ذَالْقُرْبٰى (اسراء ۳ ع)۔ (۴) فَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰى (روم ۴ ع)۔ (۵) وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ (۶) جِئْتَ شَيْئًا (مریم ۲ ع)

نوٹ: وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً میں جازم کی وجہ سے صرف اظہار ہے۔

(۱۴۹) وَفِيْ خَمْسَةٍ وَّهْيَ الْاَوَائِلُ ثَاءُهَا ۱۸ وَفِي الصَّادِ ثُمَّ السِّيْنِ ذَالٌ تَدَخَّلَا

ترجمہ: اوران (مدغم سولہ حرفوں میں کی) ثاء پانچ حروف میں مدغم ہوتی ہے اور وہ (دال کے دس حرفوں میں سے) پہلے ہیں، اورذال، ضاد، اور پھر سین میں داخل ہوتی ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

ثَاءُهَا مبتداء، ضمیر سِتَّةَ عَشَرَ حَرْفًا کیلئے ہے۔ فِيْ خَمْسَةٍ متعلق ہے تُدْغَمُ کے۔ وَذَالٌ مبتداء، تَدَخَّلَا اى دَخَلَ قَلِيْلًا قَلِيْلًا کے معنی میں ذَالٌ کی خبر ہے۔

توضیح: (۱۰) دسویں حرف ثاء کا ادغام دال کے مدغم فیہ ابتداء والے یعنی ت ذ س ش ض پانچ حرفوں میں ہوتا ہے، تاء کا ذال میں تو متجانسین کے قبیل سے جیسے وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ اور باقی چار متقاربین کے قبیل سے جیسے (۱) حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ۔ (۲) وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ (۳) حَيْثُ شِئْتُمَا (۴) حَدِيْثُ ضَيْفِ

(۱۱) گیارھویں حرف ذال کا ادغام دوحرفوں (۱) سین (۲) صاد میں ہوتا ہے، مثالیں فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ ، دوجگہ (کہف ۸ ع) اور صاد میں ایک جگہ مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً (لقمٰن ا ع)۔

(۱۵۰) وَفِي اللَّامِ رَاءٌ وَّهِيَ فِي الرَّا وَاُظْهِرَا　۱۹　اِذَا انْفَتَحَا بَعْدَ الْمُسَكَّنِ مُنْزَلَا

ترجمہ: اور راء، لام میں اور وہ لام، راء میں مدغم ہوتا ہے، اور یہ دونوں اظہار سے پڑھے جاتے ہیں، جب یہ دونوں ساکن حرف کے بعد محل کے اعتبار سے مفتوح ہوں۔

(۱۵۱) سِوٰی قَالَ ثُمَّ النُّوْنُ تُدْغَمُ فِيْهِمَا　۲۰　عَلٰى اِثْرِ تَحْرِيْكٍ سِوٰى نَحْنُ مُسْجَلَا

ترجمہ: (ساکن کے بعد ہر لام مفتوح کا اظہار کیا جاتا ہے) سوائے قَالَ کے لام کے، پھر نون حرکت کے بعد ان ہی دونوں لام اور راء میں مدغم ہوتا ہے، اس حالت میں کہ وہ نون بلا قید کیا ہوا ہے، سوائے نَحْنُ کے نون کے۔

﴿ النحو والعربية ﴾

رَاءٌ مبتداء، فِي اللَّامِ اسکی خبر جو تُدْغَمُ محذوف سے متعلق ہے۔ وَهِيَ مبتداء رَاجِعٌ اِلَى اللَّامِ فِي الر أس کی خبر۔ اُظْهِرَا کی ضمیر راجع ہے لام اور راء کی طرف۔ هِيَ مؤنث کی ضمیر اور اُظْهِرا تذکیر کی اس لئے کہ حروف مذکر و مؤنث دونوں استعمال ہوتے ہیں۔ مُسْجَلَا تُدْغَمُ کی ضمیر سے حال ہے، یا ادغاما مقدر کی صفت ہے، یا نَحْنُ سے حال ہے، اول بہتر ہے اسی لئے ترجمہ میں اسی کو اختیار کیا گیا ہے۔

توضیح: (۱۲) بارھویں حرف راء کا ادغام لام میں ۸۵ پچاسی جگہ ہوتا ہے۔

(۱۳) تیرھویں حرف لام کا راء میں ۸۴ چوراسی جگہ ادغام ہوتا ہے، جس کی تفصیل یہ ہے، کہ راء اور لام کی تین حالتیں ہیں۔ (۱) دونوں حرکت کے بعد ہوں، جیسے سَخَّرَ لَنَا ، يَغْفِرُ لِمَنْ ، جَعَلَ رَبُّكِ ، كَمَثَلِ رِيْحٍ رُسُلُ رَبِّكَ ۔

(۲) لام وراء ساکن کے بعد ہوں، اور دونوں پر کسرہ یا ضمہ ہو، جیسے بِالذِّكْرِ لَمَّا ، اَلْمَصِيْرُ لَا يُكَلِّفُ سَبِيْلُ رَبِّكَ ۔

(۳) راء اور لام ساکن کے بعد ہوں اور دونوں پر فتحہ ہو، جیسے اَلْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ ، فَيَقُوْلَ رَبِّىْ ، اس تیسری صورت میں ہر جگہ لام وراء کا اظہار ہوتا ہے، مگر قَالَ کے لام کا ہر جگہ راء میں ادغام ہوتا ہے، جیسے قَالَ رَبِّ قَالَ رَجُلٌ۔

(۱۴) چودھویں حرف نون کا ادغام راء اور لام دوحرفوں میں ہوتا ہے، راء میں ۵ پانچ جگہ اور لام میں ۷۳ تہتر جگہ، اور

تفصیل یہ ہے کہ نون کی دو حالتیں ہیں۔

(۱) نون حرکت کے بعد ہو ، اس صورت میں ہر جگہ ادغام ہوتا ہے جیسے تَأَذَّنَ رَبُّكَ ، خَزَائِنَ رَحْمَةِ اٰمَنَ لِمُوسٰى ، اٰذِنَ لَكُمْ۔

(۲) نون ساکن کے بعد ہو، اور نون پر چاہے جو بھی حرکت ہو، اس صورت میں دونوں حرفوں سے پہلے اظہار ہوتا ہے ، جیسے یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ ، مُسْلِمِیْنَ لَكَ مگر نَحْنُ کے نون کا ہر جگہ ادغام ہوتا ہے۔

جیسے نَحْنُ لَهٗ۔ لام اور راء کا ادغام سیبویہؒ و خلیلؒ کی رائے پر متقاربین ہے، اور فراءؒ کے نزدیک متجانسین ۔ قالَ کثرت استعمال کی وجہ سے اور نَحْنُ کا ضمہ لازمی ہونے کی وجہ سے ثقیل ہے، اس لئے یہ مستثنیٰ ہیں، کہ ادغام سے تخفیف حاصل ہو جائے۔

نوٹ: نَحْنُ کے نون کے بعد لام قرآن مجید میں دس جگہ آیا ہے، جبکہ راء کہیں نہیں آیا۔

(۱۵۲) وَتُسْكَنُ عَنْهُ الْمِيْمُ مِنْ قَبْلِ بَائِهَا ۲۱ عَلٰی اِثْرِ تَحْرِيْكٍ فَتَخْفٰى تَنَزُّلَا

ترجمہ: اور ان ابوعمروؒ سے میم اپنی باء سے قبل حرکت کے بعد ساکن کی جاتی ہے، پھر وہ میم اخفاء والی ہو جاتی ہے (تلفظ میں) کمی ہونے کیلئے، تَنَزُّلًا تمیز یا مفعول لہ، تَخْفٰى کا عطف تُسْكَنُ پر ہے۔

توضیح: (۱۵) پندرھویں حرف میم کا اخفاء یعنی اگر میم سے پہلے حرف پر حرکت ہو، اور اس کے بعد باء آجائے، جیسے اٰدَمُ بِالْحَقِّ ، اَعْلَمُ بِمَا ، تو ابوعمروؒ میم کو ساکن کر کے اخفاء سے پڑھتے ہیں، تُسْكَنُ اور تُخْفٰى میں اشارہ ہے، کہ اس میں ادغام کی طرح تشدید نہیں ہوئی، چونکہ میم ساکن کئے جانے میں مدغم کے ساتھ شریک ہے، اس لئے اسے اس باب میں لائے ہیں۔

(۱۵۳) وَفِيْ مَنْ يَّشَاءُ بَا يُعَذِّبُ حَيْثُ مَا ۲۲ اَتٰى مُدْغَمٌ فَادْرِ الْاُصُوْلَ لِتَأْصُلَا

ترجمہ: اور يُعَذِّبُ کی باء مَنْ يَّشَاءُ کے میم میں مدغم ہوتی ہے، اس حالت میں کہ یہ جس جگہ بھی آئے پس تو ادغام کے قواعد کو جان لے تا کہ تو اصل اور مرجع بن جائے۔

﴿النحو والعربية﴾

باء مبتداء ہے، يُعَذِّبُ مضاف الیہ، مُدْغَمٌ خبر ہے۔ حَيْثُ مَا اَتٰى حال مَا زائدہ ای حَيْثُ اَتٰى فِي الْقُرْاٰنِ لِتَأْصُلَا ای لِتَشَرُّفَ ، وَتفسير اَصْلًا وَمَرْجَعًا۔

(۱۶) سولھویں حرف باء کا ادغام میم میں یہ متجانسین کے قبیل سے ہے۔ باء کا میم میں صرف يُعَذِّبُ مَّنْ يَّشَآءُ میں ہر جگہ ادغام ہوگا، اور یہ پانچ جگہ آیا ہے (آل عمران، مائدہ، عنکبوت، فتحا، البتہ بقرہ والا ابو عمرو کیلئے باء ساکن ہے اس لئے یہ ادغام صغیر کے باب سے ہے۔ ادغام کی بحث کے اختتام پر ناظمؒ فرماتے ہیں، کہ تو ان قواعد کو ضبط کر لے تاکہ لوگ ان کے معلوم کرنے میں تیری طرف رجوع کریں۔

تنبیهات

(۱۵۴) وَلَا يَمْنَعُ الْإِدْغَامُ إِذْ هُوَ عَارِضٌ ۲۳ إِمَالَةَ كَالْأَبْرَارِ وَالنَّارِ اثْقَلَا

ترجمہ: اور ادغام چونکہ وہ عارضی ہے اس لئے وہ مشدد ہونے کی حالت میں بھی، اَلْاَبْرَار اور اَلنَّار جیسے کلمات کے امالہ کو منع نہیں کرتا، جیسے وَالنَّهَارَ لَاٰيٰتٍ، النَّارُ رَبَّنَا، یعنی امالہ ادغام کی صورت میں بھی ہوتا ہے، كَالْاَبْرَار، کاف مثل کے معنی میں ہے، اَثْقَلَا، الف اطلاقی، الادغام کا حال مؤکد ہے۔

(۱۵۵) وَاَشْمِمْ وَرُمْ فِيْ غَيْرِ بَاءٍ وَّمِيْمِهَا ۲۴ مَعَ الْبَاءِ اَوْ مِيْمٍ وَّكُنْ مُتَاَمِّلَا

ترجمہ: اور تو اشمام کر، اور روم کر، باء اور اس کی میم کے سوا اس حالت میں کہ یہ دونوں باء کے ساتھ ہوں یا میم کے ساتھ، اور تو غور کرنے والا رہ۔

﴿النحو والعربية﴾

غَيْرَ بَاءٍ أَيْ فِيْ كُلِّ مُدْغَمٍ غَيْرِ بَاءٍ وَّمِيْمٍ فِيْ بَاءٍ أَوْ مِيْمٍ وَفِيْ غَيْرِ مِيْمٍ مُّدْغَمَةٍ فِيْ مِيْمٍ أَوْ مُخْفَاةٍ عِنْدَ بَاءٍ۔

توضیح: یعنی مثلین، متجانسین، متقاربین میں سے جن حروف کا ادغام ہوتا ہے، ان میں حرکت کی طرف اشارہ کرنے کیلئے روم و اشمام بھی جائز ہیں، مگر باء اور میم مستثنیٰ ہیں، چونکہ مدغم کا سکون وقفی سکون کے مشابہ ہے اس لئے وقف کے احکام اس میں بھی جاری ہونگے، اشمام کی صورت میں تو ادغام کامل باقی رہتا ہے، مگر روم میں حرکت کسرہ وضمہ کا کچھ حصہ اداء ہوتا ہے، اس لئے ادغام باقی نہیں رہتا، نیز وقف میں تو تلفظ کے بعد روم و اشمام اداء ہوتے ہیں، جبکہ ادغام میں تلفظ کے ساتھ ہی ساتھ اداء کرنا ضروری ہوتا۔ اس لئے وقفی سکون میں باء، اور میم میں تو روم و اشمام ہوتا ہے، مگر ادغامی سکون میں نہیں ہوتا، چونکہ باء اور میم ہونٹوں کے کامل ملانے سے اداء ہوتے ہیں، اور روم و اشمام بھی

ہونٹوں کے ناقص ملانے اور ہونٹوں ہی کے اشارہ سے اداء ہوتے ہیں، اس لئے دونوں بیک وقت جمع نہیں ہو سکتے۔
اور بعض نے فاء کے بعد فاء کو بھی مستثنیٰ کیا ہے اور بعض نے کسی کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا۔

نوٹ: اگر مدغم سے پہلے حروف مدہ یالین ہوں، جیسے قَالَ لَهٗ ، اَلرَّحِيْمُ مَّلِكِ ، كَيْفَ فَّعَلْنَا ، تومدوقفی کی طرح اس میں طول، توسط اور قصر تینوں جائز ہیں، اور روم واشمام بھی، مگر روم کے ساتھ صرف قصر جائز ہے، لَاتَأْ مَنَّا (یوسف) میں سب قراء کے لئے روم واشمام دو وجوہ ہیں۔

(۱۵۶) وَاِدْغَامُ حَرْفٍ قَبْلَهٗ صَحَّ سَاكِنٌ ٭ عَسِيْرٌ وَبِالْاِخْفَاءِ طَبَّقَ مَفْصِلَا ۲۵

ترجمہ: اوراس حرف کا ادغام کرنا دشوار ہے، جس سے پہلے صحیح ساکن ہو، اور وہ قاری ایسے (حرف میں) اخفاء یعنی اختلاس کرنے کے ذریعہ درستی کو پہنچا ہے۔
یعنی جب اختلاس کرلے گا، تو اجتماع ساکنین علی غیر حدہ لازم آنے کے اعتراض سے بچ جائے گا، عَسِيْرٌ سے مراد دشوار ہے ناجائز نہیں۔

(۱۵۷) خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ ثُمَّ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ ٭ وَفِي الْمَهْدِ ثُمَّ الْخُلْدِ وَالْعِلْمِ فَاشْمُلَا ۲۶

ترجمہ: اس کی مثالیں خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ ، پھر مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ ، اور فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا، اَلْخُلْدُ جَزَاءً اور اَلْعِلْمِ مَّالَمْ يَأْتِكَ ہیں۔ اور (تو مزید مثالوں) کو ضرور شامل کریں۔

﴿ النحو والعربية ﴾

وَاِدْغَامُ مبتداء، عَسِيْرٌ خبر یا ادغام کی اضافت مفعول کی طرف ہے، فاعل قاری مقدر ہے۔ صَحَّ حَرْفٍ کی صفت۔ اور قَبْلَهٗ صَحَّ کا ظرف ۔ طَبَّقَ الْمَفْصَلَ ای اَصَابَ الصَّوَابَ۔ طَبَّقَ کی ضمیر قاری یا قائل کیلئے ہے ، طَبَّقَ الْمَفْصَلَ ، تلوار جوڑ پر لگی، طَبَّقَ فُلَانُ الْمَفْصَلَ ، فلاں شخص قول وفعل واعتقاد میں درستی کو پہنچ گیا۔ فَاشْمُلَا بفتح المیم اوبضمه ای عَمِّمْ اَوْ اَسْرِعْ ، عام کر، جلدی کر۔ شَمُلَ الْاَمْرُ اِذَا عَمَّ وَاَحَاطَ بِهٖ۔

توضیح: یعنی جس جگہ مدغم سے پہلے واؤ، الف، یاء کے سوا کوئی اور حرف ساکن ہو، جسے ساکن صحیح کہتے ہیں وہاں ادغام کرنا دشوار ہے، مثلاً نَحْنُ لَهٗ ، شَهْرُ رَّمَضَانَ ، اس میں اجتماع ساکنین علی غیر حدھا ہو جاتا ہے جس کو اہل

عربیت جائز نہیں رکھتے۔ اور جو لوگ ایسے کلمات میں اخفاء یعنی اختلاس کرتے ہیں، وہ درستی کو پہنچ گئے ہیں، کہ اجتماع ساکنین علی غیر حدھا لازم نہ آنے کی وجہ سے اعتراض سے بچ گئے ہیں، ناظم ؒ خُذِالْعَفْوَ وَّاْمُرْ الخ پانچ مثالیں لائے ہیں۔ تحقیق یہ ہے کہ حرکت اور حرف علت چاہے مدہ ہو یا لین کے بعد، تو ادغام وتشدید کا اداء کرنا آسان ہے، اور ساکن صحیح کے بعد دشوار، مگر نا جائز نہیں، بلکہ فعلاً صحیح اور ثابت ہے ۔

توجیہ: اور اس کی توجیہ یہ ہے کہ وقف اور ادغام دونوں سہولت کیلئے کئے جاتے ہیں، دونوں کے کوائف بھی ایک ہیں، اور وقف میں اجتماع ساکنین علی غیر حدھا جائز ہے، تو ادغام میں بھی جائز ہے، جب دونوں کی غرض ایک ہے، تو دونوں کا حکم بھی ایک ہی ہونا چاہئے، اور جن لوگوں نے ادغام کی متواتر قرأت پر اعتراض کیا ہے اس سے خود وہی بے دینوں میں شامل ہو گئے (ملاعلی قاری) حاصل یہ کہ متقدمین ادغام اور اختلاس دونوں کو صحیح و جائز بتاتے ہیں، اور نشر میں بھی دونوں کو صحیح کہا ہے اور عمل بھی اسی پر ہے۔

فائدہ: علامہ دانی ؒ فرماتے ہیں کہ ابو عمرو ؒ کی قرأت میں ادغام کبیر کو ہم نے شمار کیا ہے، ابن مجاہد ؒ اور ان کے اصحاب کے مذہب پر تو ۱۲۷۳ بارہ سو تہتر ہیں، اور ہماری قرأت پر ۱۳۰۵ تیرہ سو پانچ۔ بتیس میں اہل اداء کا اختلاف ہے۔

دوری وسوسی کی ادغام، مد منفصل اور ہمزہ ساکنہ کے ابدال وتحقیق کی وجوہ

(۱) حَيْثُ شِئْتُمَا چار وجوہ　(۱) اظہار وتحقیق　(۲) اظہار وابدال　(۳) ادغام وابدال
(۴) ادغام وتحقیق، چوتھی نا جائز ہے۔

(۲) وَلَاأَقُوْلُ لَكُمْ چار وجوہ　(۱) قصر منفصل وادغام　(۲) قصر واظہار　(۳) مد واظہار
(۴) مد وادغام اس میں بھی چوتھی نا جائز ہے۔

(۳) يُؤْمِنُوْنَ بِمَا أُنْزِلَكَ کی چار وجوہ　(۱) تحقیق وقصر　(۲) تحقیق ومد　(۳) ابدال وقصر۔
(۴) ابدال ومد، دوری ؒ کے لئے چاروں جائز۔ سوسیؒ کیلئے مد والی دو وجوہ نا جائز۔

(۴) مثلین، ہمزہ ساکنہ، منفصل تینوں کی صورت میں قَالَ لَا يَأْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ اِلَّا ، کل آٹھ وجوہ نکلتی ہیں (۱) اظہار ، تحقیق ، قصر (۲) اظہار ، تحقیق ، مد (۳) اظہار ، ابدال ، قصر (۴) اظہار ، ابدال ، مد (۵) ادغام ، ابدال ، قصر (۶) ادغام ، ابدال ، مد ۔

32788

(۷) ادغام ، تحقیق ، قصر (۸) ادغام ، تحقیق ، مد ۔

ان میں سے دوری کیلئے اول پانچ صحیح، اور باقی تین غیر صحیح ہیں۔ اور سوسیؒ کے صرف تین ۱، ۳، ۵ صحیح ہیں۔

یعنی (۱) اظہار ، تحقیق ، قصر (۲) اظہار ، ابدال ، قصر (۳) ادغام ، ابدال ، قصر یہ

پہلے واضح ہو چکا ہے، کہ ناظمؒ سوسی کیلئے ادغام و ابدال اور دوری کیلئے اظہار و تحقیق پڑھتے تھے ۔

بَابُ هَاءِ الْكِنَايَةِ

اس باب میں ھائے ضمیر کے صلہ و عدم صلہ اور سکون کی بحث ہے، ادغام کبیر کے بعد اس باب کو لانے کی وجہ سورۃ بقرہ میں سب سے پہلے اختلافی کلمہ فِيهِ هُدًى آیا ہے، جس میں صلہ و عدم صلہ کا اختلاف ہے، اس ہاء کو ھائے کنایہ بھی کہتے ہیں۔ اس سے واحد مذکر غائب مراد ہوتا ہے اور ھائے ضمیر اس لئے کہتے ہیں، اس سے واحد مذکر غائب کی متصل ضمیر مراد ہوتی ہے۔

(۱۵۸) وَلَمْ يَصِلُوا هَا مُضْمَرٍ قَبْلَ سَاكِنٍ ۱ وَمَا قَبْلَهُ التَّحْرِيكُ لِلْكُلِّ وُصِّلَا

ترجمه: اور ضمیر کی ہاء ساکن سے پہلے ان قرأ میں کسی نے بھی صلہ نہیں کیا، اور وہ ہاء جس سے پہلے حرکت ہو، وہ سب کے لئے پڑھی گئی ہے۔

(۱۵۹) وَمَا قَبْلَهُ التَّسْكِينُ لِابْنِ كَثِيرِهِمْ ۲ وَفِيهِ مُهَانًا مَعْهُ حَفْصٌ اَخُو وِلَا

ترجمه: اور وہ ھائے ضمیر، کہ جس کا ماقبل ساکن ہو، (مابعد متحرک ہو) ابن کثیرؒ کیلئے صلہ کیا جائے، اور فِيهِ مُهَانًا (فرقان) میں ابن کثیرؒ کے ساتھ حفصؒ بھی متابعت والے ہیں۔

﴿ النحو والعربية ﴾

باب هاء الكنايه ای باب احكام هاء الكنايه . هاء لَمْ يَصِلُوا کا مفعول ہے ای لَمْ يُشْبِعُوا هاء مُضْمَرٍ ، مُضْمَرٍ مضاف اليہ۔ قَبلَ لم يصلوا کا ظرف۔ وَمَا موصولہ مبتداء ، قَبلَهُ التحريك اس کا صلہ ، وُصِّلَ خبر ، لِلْكُلِّ وُصِّلَا سے متعلق ہے۔ حفص مبتداء ، اَخُو وِلَا اس کی خبر۔ وِلا ، وَالى تابع مصدر ، وَلَا بفتح واؤ ، وَلِى يَلِى ، بمعنی نصرت ۔

توضیح: ھائے ضمیر کی ماقبل و مابعد کے لحاظ سے عقلاً چار صورتیں بنتی ہیں۔(۱) ھائے ضمیر ماقبل ساکن اور مابعد بھی ساکن، جیسے مِنْهُ الْمَاءَ ، فِيهِ الْقُرْاٰنُ۔ (۲) ھاء ضمیر ماقبل متحرک مابعد ساکن، جیسے لَهُ الْمُلْكُ عَبْدِهِ الْكِتَابَ۔ (۳) ھائے ضمیر ماقبل متحرک مابعد متحرک، جیسے فَلَهٗ اَجْرُهٗ۔ (۴) ھائے ضمیر ماقبل ساکن مابعد متحرک، جیسے فِيْهِ هُدًى۔ اول دوصورتوں میں کسی کے لئے بھی صلہ نہیں، اسے اول شعر میں قَبْلَ سَاكِنٍ فرما کر سب کے لئے صلہ کی نفی کردی، تیسری صورت میں سب قرأ کے لئے صلہ ہے، اسے وَمَا قَبْلَهُ التَّحْرِيكُ لِلْكُلِّ کہہ کر بیان کردیا۔ چوتھی صورت میں صرف ابن کثیر مکیؒ صاحب صلہ کرتے ہیں، اسے دوسرے شعر میں بیان فرمایا ہے، صرف ایک جگہ فِيْهِ مُهَانًا (فرقان میں) حفصؒ نے صلہ کیا ہے۔ یاد رہے کہ صلہ، اشباع، مد کا مطلب ہے، کہ ضمہ او رکسرہ کو دراز کرکے واؤ مدہ اور یاء مدہ پڑھنا، اور جب اس کے بعد ہمزہ ہو، تو مد منفصل ہوگا، اسے مد صلہ بھی کہتے ہیں۔طول، توسط والے حضرات مد کرتے ہیں، وقفاً صلہ حذف ہوجاتا ہے اس لئے کہ ھاء ساکن ہوجاتی ہے، اس کے بعد اشعار میں چند قرأ نے اپنے اصول کے خلاف کچھ ضمائر کو پڑھا ہے، ان جزئیات کو بیان فرماتے ہیں۔

(۱۶۰) وَسَكِّنْ يُؤَدِّهْ مَعْ نُوَلِّهْ وَنُصْلِهْ ۳ وَنُؤْتِهْ مِنْهَا فَاعْتَبِرْ صَافِيًا حَلَا

ترجمہ: اور تو ساکن پڑھ يُؤَدِّهٖ کی ضمیر کو ساتھ ہی نُوَلِّهٖ اور نُصْلِهٖ اور نُؤْتِهٖ مِنْهَا کی ضمیروں کو، فَاعْتَبِرْ صَافِيًا حَلَا کے مرموزین، حمزہؒ، شعبہؒ اور بصریؒ کیلئے (پس تو اعتبار کر اس حال میں کہ یہ صاف اور شیرین ہے)۔

﴿ النحو والعربية ﴾

يُؤَدِّهٖ يُمْكِنْ کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب، نُوَلِّهٖ مجرور مضاف الیہ۔باقی کا عطف يُؤَدِّهٖ پر یا نُوَلِّهٖ پر ہے۔ فَاعْتَبِرْ اى اعتبر القول صافيا۔حَلَا صفت۔

(۱۶۱) وَعَنْهُمْ وَعَنْ حَفْصٍ فَأَلْقِهْ وَيَتَّقِهْ ۴ حَمٰى صَفْوُهٗ قَوْمٌ بِخُلْفٍ وَّ أَنْهَلَا

ترجمہ: اور فَأَلْقِهْ کی ھاء کا سکون ان تینوں (حمزہؒ، شعبہؒ، بصریؒ) اور حفصؒ سے منقول ہے، اور يَتَّقِهٖ کی ھاء کو حا، صاد، قاف کے مرموزین (بصری، شعبہ، خلاد) نے خلاف کے ساتھ ساکن پڑھا ہے، اور خوب سیرابی حاصل کی ہے۔

(۱۶۲) وَقُلْ بِسُكُوْنِ الْقَافِ وَالْقَصْرِ حَفْصُهُمْ ٭ وَيَاْتِهٖ لَدٰى طٰهٰ بِالْاِسْكَانِ يُجْتَلٰى

ترجمہ: اور تو کہہ دے کہ یَتَّقِهْ کو قاف کے سکون اور ھاء ضمیر کے قصر (عدم صلہ) سے حفصؒ نے پڑھا ہے، اور یَاْتِهٖ جو طٰهٰ میں ہے، وہ ھاء ضمیر کے اسکان کے ساتھ، یاء کے مرموز سوسیؒ کیلئے دیکھا جاتا ہے۔

(۱۶۳) وَفِي الْكُلِّ قَصْرُ الْهَاءِ بَانَ لِسَانُهٗ ٭ بِخُلْفٍ وَّفِيْ طٰهٰ بِوَجْهَيْنِ بُجِّلَا

ترجمہ: اوران مذکورہ بالا تمام کلمات کی ھاء ضمیر میں قصر ہے، بَانَ کے مرموز قالون کیلئے بلا خلاف، اور لِسَانُهٗ کے مرموز ہشام کیلئے خلاف کے ساتھ، اورسورۃ طٰہٰ کے "یَاْتِهٖ مُؤْمِنًا ۳ ع" بُجِّلَا کے مرموز قالون کیلئے دو وجہیں ہیں۔

﴿ النحو والعربية ﴾

فَالْقِهْ، یُؤَدِّهٖ پر معطوف ہو، تو سَكِّنْ کا مفعول ہے، یا اس کا مضاف محذوف ہے، اَیْ سُكُوْنُ فَاَلْقِهْ مَنْقُوْل عَنْهُمْ، حَفْصُهُمْ اى يَقْرَأُ حَفْصُهُمْ ۔ لَدٰى "طٰہٰ" کی قید وضاحت کیلئے ہے، اس لئے کہ یَاْتِهٖ صرف طٰہٰ میں ہے۔ لِسَانُهٗ اى لُغَتُهٗ ۔بُجِّلَا بوجہین کی صفت ہے، الف تثنیہ کا ہے یا الف اطلاق کا ہے جب باء جارہ بُجِّلَا سے متعلق ہے، اَیْ وَالْحَرْفُ الَّذِيْ فِيْ طٰهٰ ۔ بُجِّلَا بِوَجْهَيْنِ اَنْهَلَا ۔ اَیْ سَبَقَ النَّهْلُ وَهُوَ الشُّرْبُ الْاَوَّلُ ۔ يُجْتَلَا اى يُظْهَرُ بُجِّلَا ۔ اَلتَّبْجِيْلُ بمعنى اَلتَّوْقِيْرُ ، وَالتَّعْظِيْمُ ۔

توضیح: ناظمؒ ان چار اشعار میں سات کلمات کو جو دس جگہ آئے ہیں، بیان کیا ہے، چونکہ یہ تیسری صورت ھاء ضمیر ماقبل متحرک و مابعد متحرک سے تعلق رکھتے ہیں یعنی ان ساتوں کلمات کی ھاء کے ماقبل بھی حرکت ہے اور مابعد بھی۔ قاعدہ کلیہ کے اعتبار سے تمام قرأ کیلئے ان میں صلہ (اشباع) ہونا چاہیئے، مگر بعض نے صلہ وعدم صلہ دونوں اور بعض نے عدم صلہ اور بعض نے سکون پڑھا ہے، تفصیل یہ ہے۔

(۱) پہلے تین اشعار میں ناظمؒ نے ان کلمات کی ھاء کے سکون کو بیان کیا ہے اور یَتَّقْهِ میں حفصؒ کے قاف کے سکون وقصر عدم صلہ کو، اور چوتھے شعر میں (وَفِي الْكُلِّ) قصر الھاء سے ھاء ضمیر کے صلہ وعدم صلہ کو۔ اشعار میں غور کرنے سے قرأ آت کا نکالنا اور یاد رکھنا آسان ہوگا، چنانچہ پہلے شعر میں اور دوسرے کے پہلے مصرعہ میں حمزہؒ شعبہؒ، بصریؒ کیلئے کل پانچ کلمات، یُؤَدِّهٖ ، نُوَلِّهٖ ، نُصْلِهٖ ، نُؤْتِهٖ ، فَاَلْقِهْ، میں ھاء کا سکون بیان فرمایا، اور فالقہ میں حفص کیلئے

بھی سکون باقی تمام غیر مرموزین کیلئے حرکت کسرہ متعین ہوگا۔

(۲) وَفِی الْکُلّ قَصرُ الْھَاء میں غور فرمائیں تو ان پانچوں کلمات میں ہاء کا عدم صلہ قالونؒ کیلئے ہے اور ہشامؒ کے لئے صلہ وعدم صلہ دونوں ہیں۔ باقی تمام قراء یعنی ورش، مکی، ابن ذکوان، کسائی صلہ پڑھتے ہیں اور حفصؒ فَـأَلْـقِـهْ کا سکون اور باقی چار کا صلہ پڑھتے ہیں۔ وَيَتَّـقِـهْ حفص بسکون القاف وعدم صلہ، بصری شعبہ بسـکـون الھاء، خـلاد بسکون الھاء وصله، قالون عدم صلہ، ھشام صلہ وعدم صلہ، ورش مکی، ابن ذکوان، کسائی صلہ۔

وَمَنْ يَأْتِهٖ مُؤْمِنًا سوسیؒ بسکون الھاء۔ قالونؒ صلہ وعدم صلہ۔ باقی تمام قراء صلہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: ابوشامہ اور اتحاف کی تحقیق پر ہشام کیلئے وَمَنْ يَأْتِهٖ مُؤْمِنًا (طٰه) میں عدم صلہ نظم، تیسیر و نشر تینوں میں سے کسی کے طریق میں نہیں۔ اور وفی طٰه بوجھین بجّلا سے شعر کے پہلے مصرعہ میں تخصیص ہوگئی ہے۔

فائدہ: يُؤَدِّهٖ اِلَيْكَ "آل عمران ۸ع" دوجگہ نُوَلِّهٖ مَاتَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ "نساء ۱۷ع" نُؤْتِهٖ مِنْهَا (آل عمران ۱۵ع دوجگہ) (شوری ۳ع ایک جگہ) فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ "نمل ۲ع" يَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ "نور ۷ع" وَمَنْ يَأْتِهٖ مُؤْ مِنًا "طٰہ ۳ع" کل دس ۱۰ کلمات ہیں۔

جدول ھاء ضمير كے اختلافی کلمات

نمبر شمار	کلمات	قرأت	قرأ
۱	يُؤَدِّهٖ	بسکون الھاء	حمزہ، شعبہ، بصری
۲	نُوَلِّهٖ	"	" " "
۳	نُصْلِهٖ	بقصر الھاء، عدم صلہ	قالون، ہشام
۴	نُؤْتِهٖ	"	"
۵	نُصْلِهٖ	بصلة الھاء	ورش، مکی، ابن ذکوان وجہ ثانی، ہشام، کسائی
۶	نُؤْتِهٖ	"	" " "
۷	فَاَلْقِهْ	بسکون الھاء	حمزہ، عاصم، بصری

۸	فَالْقِهِ	بقصر الهاء	قالون، ہشام
۹	فَالْقِهِ	بصلة الهاء	ورش، مکی، کسائی، ابن ذکوان، ہشام وجہ ثانی
۱۰	وَيَتَّقْهِ	بسكون القاف وبقصر الهاء	حفص
۱۱	وَيَتَّقْهْ	بسكون الهاء	بصری، شعبہ، خلاد
۱۲	وَيَتَّقِهِ	بقصر الهاء	قالون، ہشام
۱۳	وَيَتَّقِهِ	بصلة الهاء	ورش، مکی، کسائی، ابن ذکوان وجہ ثانی، خلاد وہشام
۱۴	وَمَنْ يَّأْتِهْ	بسكون الهاء	سوسی
۱۵	وَمَنْ يَّأْتِهِ	بقصر الهاء	قالون
۱۶	وَمَنْ يَّأْتِهِ	صلہ	ورش، مکی، دوری، شامی، عاصم، حمزہ، کسائی وجہ ثانی، قالون

(۱۶۴) وَاِسْكَانُ يَرْضَهُ يُمْنُهُ لُبْسُ طَيِّبٍ ۷ بِخُلْفِهِمَا وَالْقَصْرُ فَاذْكُرْهُ نَوْفَلَا

ترجمہ: اور يَرْضَهُ لَكُمْ (زمر ۱ ع) کا اسکان سوسیؒ کیلئے بلا اخلاف دوری وھشام کیلئے خلاف کے ساتھ اس کی برکت عمدہ لباس کا پہننا ہے، اور تو حمزہ، عاصم، ھشام، نافع کیلئے ھاء کی قصر عدم صلہ کو یاد کرلے حالانکہ تو بہت انعام دینے والا ہے۔

(۱۶۵) لَهُ الرُّحْبُ وَالزِّلْزَالُ خَيْرًا يَرَهُ بِهَا ۸ وَشَرًّا يَرَهُ حَرْفَيْهِ سَكِّنْ لِيَسْهُلَا

ترجمہ: اس قصر کے لئے کشادگی ہے اور سورۃ زلزال جو ہے اس میں خَيْرًا يَّرَهُ اور شَرًّا يَّرَهُ کے دونوں حرفوں کو ساکن کردے، ھشام کیلئے، تاکہ دونوں آسان ہوجائیں۔

﴿ النحو والعربية ﴾

الرُّحْبُ کشادگی، مصدر ہے ، حَرْفَيْهِ پہلے دوکلموں کی صفت، اور ضمیر لفظ زلزال کیلئے ہے۔

توضیح: یَرْضَهُ (زمرابع) ھاء کاسکون سوسیؒ کے لئے۔ یَرْضَهُ لَكُمْ دوریؒ وھشامؒ کیلئے دو وجہیں بخلفھما سے، مگر دوری کیلئے ھاء کا سکون اور صلہ دونوں اور ھشام کیلئے ھاء کا سکون اور عدم صلہ۔ اس لئے کہ ھشامؒ کا ذکر قصر والوں میں موجود ہے، اور وہ حمزہ، عاصم، ھشام، نافع ہیں۔ باقی قرا غیر مرموزین مکی، کسائی ابن ذکوان کے لئے یَرْضَهُ عدم صلہ۔

نوٹ: نشر کی تحقیق پر ھشامؒ کیلئے سکون طریق کے خلاف ہے لہٰذا صرف قصر ہی پڑھا جائے اور سورۃ زلزال میں ھشامؒ دونوں لفظ یَرَہْ کو وصلاً ساکن پڑھتے ہیں جبکہ باقی تمام قرأ اصل قاعدہ کے مطابق وصلاً صلہ سے پڑھتے ہیں ، وقفاً صلہ حذف ہو جاتا ہے۔

(١٦٦) وَعَى نَفَرٌ اَرْجِئْهُ بِالْهَمْزِ سَاكِنًا ۹ وَفِي الْهَاءِ ضَمٌّ لَّفَ دَعْوَاهُ حَرْمَلَا

ترجمہ: نفر والوں (مکی بصری شامی) نے اَرْجِئْهُ کو ہمزہ ساکنہ کے ساتھ محفوظ کیا ہے اور اس کی ھاء میں ضمہ ہے (ھشام، مکی، بصری، کیلئے) جس کے دعوی نے دوا کو جمع کیا ہے۔

(١٦٧) وَاَسْكِنْ نَصِيْرًا فَازَ وَاكْسِرْ لِغَيْرِهِمْ ١٠ وَصِلْهَا جَوَادًا دُوْنَ رَيْبٍ لِّتُوْصَلَا

ترجمہ: اور (نون وفاء کے مرموزین عاصم وحمزہ کیلئے) اس کی ھاء کو ساکن کر دے اس حال میں کہ تو مددگار ہے جو کامیاب ہوگیا ہے۔ اور ان کے سوا باقی کیلئے ھاء کو کسرہ دے (اور جیم، دال، راء، لام والوں کیلئے ورش، مکی، کسائی ، ھشام) اس ھاء کو صلہ سے پڑھ، اس حال میں کہ تو سخی ہے شک سے خالی ہے تاکہ پہنچا دیا جائے (مقبول ہو جائے)۔

﴿ النحو والعربیۃ ﴾

وَعَى ای حَفِظَ ، نَفَرٌ جَمَاعَتٌ ، لَفَّ اِلْتِفَات. حَرْمَلُ بوٹی دوا۔ نَفَرٌ وَعَى کا فاعل ہے۔ اَرْجِئْهُ اس کا مفعول ہے۔ سَاكِنًا ھمزہ سے حال ہے، فِي الْهَاءِ ضَمٌّ مبتداء وخبر۔ لَفَّ دَعْوَاهُ حَرْمَلَا فعل فاعل ومفعول جملہ مستانفہ۔ نَصِيْرًا اَسْكِنْ کے فاعل سے حال ہے۔

توضیح: اَرْجِئْهُ کی قرآءت شعر سے یوں سمجھی جائیں، کہ مہموز یعنی ہمزہ ساکنہ پڑھنے والوں کو (نفر) کلمی رمز میں بیان کر دیا، جو مکی، بصری، شامی، ہیں، ان کے ماسوا معتل پڑھتے ہیں، یعنی ہمزہ نہیں پڑھتے۔ پہلے شعر کے دوسرے مصرعہ اور دوسرے شعر میں ھاء کی حرکات سکون وصلہ کو بیان کیا، لہٰذا تین قرآءت ہمزہ ساکنہ کے ساتھ اور تین

ہمزہ کے بغیر کل چھ قرآ آت اس کلمہ کی بنتی ہے۔اشعار سے قرآ آت نکالنے میں طلباء غور فرمائیں نفر والوں میں (۱) مکی اور ھشام کا ذکر ضمہ اور صلہ والوں دونوں میں ہے، لہٰذا ان کی قرآ آت اَرْجِئْهُ مہموز، ضمہ صلہ ہے ۔

(۲) بصری کا ذکر صلہ والوں میں نہیں ضمہ والوں میں ہے، لہٰذا ان کی قرآ آت اَرْجِئْهُ ہمزہ ساکنہ، ھمزہ ساکنہ ھاء کا ضمہ عدم صلہ ۔

(۳) ابن ذکوان کا ذکر نہ ضمہ والوں میں ہے اور نہ صلہ والوں میں لہٰذا وَاكْسِرْ لِغَيْرِهِمْ سے اَرْجِئْهِ ھمزہ ساکنہ ھاء مکسورہ وعدم صلہ ۔اب نفر کے مرموزین سارے مکمل ہوگئے لہٰذا باقی قراءہمزہ کے بغیر پڑھنے والے ہیں غور فرمائیں ۔

(۴) وَاَسْكِنْ نَصِيْرًا فَازَ سے، عاصم، حمزہ کے لئے اَرْجِهْ بسکون الهاء ۔

(۵) ان کے ماسوا کسائی، ورش وَاكْسِرْ لِغَيْرِهِمْ سے کسرہ، اور وَصِلْهَا جَوَادٌ دُوْنَ رَيْبٍ سے صلہ نکلا۔ اَرْجِهٖ کسرہ وصلہ ۔

(۶) قالون کے لئے لِغَيْرِهِمْ سے کسرہ اور صلہ والوں میں ان کا ذکر نہیں، لہٰذا اَرْجِهِ بکسر الهاء والقصر۔

نوٹ : اَرْجِهْ دوجگہ قرآن مجید میں آیا ہے (۱) اعراف ع۱۴۔ شعراء ع۳۔ دونوں جگہ چھ چھ قرأت ہیں ، تین مہموز اللام کے ساتھ اور تین معتل اللام کے ساتھ ۔

جدول اَرْجِئْهُ

۱	اَرْجِئْهُ	مہموز ، ضمہ ، صلہ	مکی، ھشام	رموز
۲	اَرْجِئْهُ	.. .. عدم صلہ	بصری	نفر
۳	اَرْجِئْهِ	.. کسرہ عدم صلہ	ابن ذکوان	-
۴	اَرْجِهْ	معتل ، بسکون الهاء	عاصم، حمزہ	نصیرًا فاز
۵	اَرْجِهٖ	.. کسرہ ، صلہ	کسائی، ورش	وصلها لغيرهم
۶	اَرْجِهِ	.. کسرہ ، عدم صلہ	قالون	واكسر لغيرهم

بَابُ الْمَدِّ وَالْقَصْرِ

(۱۶۸) إِذَا أَلِفٌ أَوْ يَـاءُهَـا بَـعْـدَ كَسْـرَةٍ ۱ أَوِ الْـوَاوُ عَـنْ ضَمٍّ لَقِـيَ الْهَـمْـزَ طُـوِّلَا

ترجمہ: جب الف یا اس کی یاء کسرہ کے بعد ہو، یا وہ واؤ جو ضمہ کے بعد ہو، ہمزہ سے ملیں، تو حرف مدہ کو لمبا کر کے پڑھا جائے گا۔

﴿ النحو والعربية ﴾

إِذَا ظرف اس میں شرط کا معنٰی پایا جاتا ہے، الف اور اس کے معطوفات فعل محذوف کے فاعل ہیں، لَقِيَ اس کا مفسر ہے، عَنْ بمعنٰی بعد طُوِّلَ جزاء۔

(۱۶۹) فَـإِنْ يَـنْـفَـصِـلْ فَـالْـقَـصْـرَ بَـادِرْهُ طَـالِبًا ۲ بِخُلْفِهِمَا يُـرْوِيكَ دِرًّا وَّمُخْضِلَا

ترجمہ: پس اگر ہمزہ حرف مدہ سے جدا ہو، تو بَـادِرْهُ طَـالِبًا کے مرموزین (قالون ودوری) کے لئے خلاف کے ساتھ۔ اور يُرْوِيكَ دَرًّا کے مرموزین (سوسی ومکی) کے لئے بلا خلاف قصر ہے۔

رموز کے معنٰی: بَـادِرْهُ طَـالِبًا جلدی سے لے لے، اس حال میں کہ تو اس کا طالب ہو۔ يُـرْوِيكَ دَرًّا وَّمُخْضَلًا (تجھ کو سیراب کردے گا، اس حال میں کہ دودھ سے پُر ہونے والا ہے، یا تر کیا ہوا ہے۔

(۱۷۰) كَـجِـيءَ وَعَـنْ سُـوْءٍ وَّشَـاءَ اتِّـصَـالُـهُ ۳ وَمَفْـصُـولُـهُ فِـي أُمِّهَـا أَمْـرُهُ إِلَى

ترجمہ: جیسے جِيٓءَ، عَنْ سُوْٓءٍ اور شَآءَ یہ مثالیں متصل کی ہیں۔ اور منفصل کی مثالیں، فِيٓ أُمِّهَا اور أَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ کی طرح ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

پہلی فاء عاطفہ اور دوسری جزائیہ ہے، فَـا لْـقَـصْـرُ منصوب روایۃ، بادر، أسرع، يُـرْوِيكَ حال یا مستانفہ یا جواب امر ہے۔ مُـخْـضَل (پُر، رونق دار) دَرٌّوَّجْهُـهُ أَيْ حَسَنٌ۔ ان تین اشعار میں مد متصل اور منفصل کے قواعد کو بیان فرمایا ہے، حروف مدہ کے بعد ہمزہ متصل ایک کلمہ میں ہو، تو اس میں مد واجب ہے، تمام قرآ نے مد کیا ہے، قصر کسی کے لئے بھی نہیں۔ ناظمؒ نے متصل میں تعیین نہیں فرمائی، کہ کتنے الف مد ہوگا، البتہ آپ کے شاگرد علامہ سخاویؒ فرماتے ہیں، کہ ناظمؒ شاگردوں کو مد متصل میں ورش وحمزہ کے لئے بقدر تین الف چھ حرکات اور باقی کے لئے توسط دو الف بقدر چار حرکات پڑھاتے تھے۔ منفصل میں قالون ودوری، قصر ومد دونوں اور مکی وسوسی کے لئے صرف قصر اور

باقی قرأ کے لئے مد ہے۔ محققین کی رائے پر ان قرأ کے لئے مقدار مد کا مندرجہ ذیل فرق ہے۔ (۱) متصل : قالون ، دوری ، مکی ، سوسی دوالفی مد۔ شامی، کسائی ، تین الفی۔ عاصم، چارالفی ۔ ورش، حمزہ، پانچ الفی ۔ (۲) منفصل : قالون و دوری، قصر و دوالفی۔ مکی ، سوسی صرف قصر ۔

(۱۷۱) وَمَا بَعْدَ هَمْزٍ ثَابِتٍ اَوْ مُغَيَّرٍ ۴ فَقَصْرٌ وَّقَدْ يُرْوٰى لِوَرْشٍ مُطَوَّلَا

ترجمه: اور وہ حرف مد جو سالم یا متغیر ہمزہ کے بعد ہو، پس اس کا (سب کے لئے) قصر ہے، اور وہ ورش کے لئے مطویل کے ساتھ روایت کیا گیا ہے۔

(۱۷۲) وَوَسَّطَهُ قَوْمٌ كَاٰمَنَ هٰؤُلَآ ۵ ءِ يٰاٰلِهَةً اٰتٰى لِلْاِيْمَانِ مُثِّلَا

ترجمه: اور ایک جماعت نے اس میں توسط کیا ہے (اس کی مثالیں) اٰمَنَ ، هٰؤُلَآءِ يٰاٰلِهَةً ، اٰتٰى لِلْاِيْمَان مثال کے ذریعہ بیان کردیا گیا ہے۔

(۱۷۳) سِوٰى يَآءِ اِسْرَائِيْلَ اَوْبَعْدَ سَاكِنٍ ۶ صَحِيْحٍ كَقُرْاٰنٍ وَّمَسْئُوْلًا اسْأَلَا

ترجمه: سوائے لفظ اِسْرَائِيْلَ کی یاء، اور سوائے اس حرف کے جو ساکن صحیح کے بعد واقع ہو، جیسے قُرْاٰن اور مَسْئُوْلًا (تو ضرور معلوم کرلے)۔

﴿ النحو والعربية ﴾

مَا ، مبتداء۔ متضمن بمعنی شرط ۔ ثَابِتٍ اور مُغَيَّرٍ دونوں همز کی صفات ہیں۔ قَصْرٌ خبر، ای فَحُكْمُهُ قَصْرٌ يا فَهُوَذُوْقَصْرٍ ۔ قَوْمٌ ، جماعت، قاف خلاد کی رمز نہیں، وہم سے بچنے کیلئے ، جمعٌ لانا بہتر ہوتا۔

كَاٰمَنَ ، مثالہ مقدر کی خبر۔ اَوْ بَعْدَ ، اَوْ بمعنی واؤ مَسْئُوْلًا کا نصب بوجہ حکایت ہے۔

توضیح: نمبر ۴ ، ۵ ، ۶ ، میں مد بدل کا قاعدہ بیان کیا ہے، اگر حرف مدہ سے قبل ہمزہ ہو، ثابت ہو یا نقل وابدال وغیرہ کے ذریعہ مغیر ہو، تو باقی تمام قرأ اس میں قصر کرتے ہیں۔ البتہ ورش کے لئے اس میں قصر توسط طول تین وجہیں جائز ہیں۔ شعر میں ناظم نے اٰمَنَ ، اٰتٰى میں ہمزہ ثابتہ کی اور هٰؤُلَآءِ يٰاٰلِهَةً ، لِلْاِيْمَانِ میں ہمزہ مغیرہ کی مثالیں دی ہیں، کہ اٰلِهَةً کے ہمزہ کا ورش یاء مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ اور دوسری مثال میں نقل کی وجہ سے ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔

شعر نمبر ۶ تا ۸ میں اس قاعدہ کے مستثنیات کو بیان کیا ہے، انشاءاللہ شعر نمبر ۸ کے بعد اس پر کلام کیا جائے گا۔

(۱۷۴) وَمَا بَعْدَ هَمْزِ الْوَصْلِ اِيْتِ وَبَعْضُهُمْ ۷ يُؤَاخِذُكُمْ آلْئٰنَ مُسْتَفْهِمًا تَلَا

ترجمہ: اورسوائے اس حرف مد کے جو ہمزہ وصل کے بعد ہو، جیسے اِیْتِ اور بعض حضرات نے يُؤَاخِذُكُمْ کو اور آلْئٰنَ کو اس حال میں کہ وہ آلْئٰنَ ہمزہ استفہام والا ہو، مستثنیات میں پڑھا ہے۔

(۱۷۵) وَعَادًا نِ الْاُوْلٰى وَابْنُ غَلْبُوْنَ طَاهِرٌ ۸ بِقَصْرِ جَمِيْعِ الْبَابِ قَالَ وَقَوَّلَا

ترجمہ: اورسوائے عَادًا نِ الْاُوْلٰى کے اور شیخ ابن غلبونؒ طاہر اس پورے مد بدل کے باب کے قصر کے قائل ہوئے ہیں، اور قصر کو ورش کی طرف منسوب کیا ہے۔

﴿ النحو والعربية ﴾

تَلَا، تِلَاوَةً بمعنٰی پڑھا، وَمَا بعد مجرور المحل اس کا عطف یاء اسرائیل پر ہے، ای سوٰی یاء اسرائیل وسوٰی المد الّذی بعد همز الوصل . بعضهم مبتداء، تلا خبر۔

توضیح: ناظمؒ نے شعر نمبر ۶ تا ۸ میں مد بدل میں طول وتوسط سے چار کلمات اور دو قاعدہ کلیہ کو مستثنٰی قرار دیا ہے، اور دو اصلیں شہرت کی وجہ سے بیان نہیں کیں، کل آٹھ مستثنیات کی وضاحت یہ ہے۔

(۱) اِسْرَآئِيْلَ ہر جگہ قرآن میں اس کے استثنٰی کی وجہ کلمہ کا طویل ہونا اکثر جگہ بنی اسرائیل کے ساتھ آنا جس سے تین مدات جمع ہوجاتی ہیں، اس لئے اس میں صرف قصر ہے۔

(۲) لَايُؤَاخِذُكُمْ ، لَا تُؤَاخِذْنَا جس طرح بھی قرآن میں آئے، یہ واوی ہے، یالازم البدل، اس لئے مد کا سبب نہیں پایا جاتا۔ نظم کے بعضهم سے شبہ ہوتا ہے، کہ بعض نے مستثنٰی نہیں کیا، حالانکہ یہ دونوں سب کے ہاں مستثنٰی ہیں، اور ان میں صرف قصر ہوگا۔

(۳) آلْئٰنَ سورۃ یونس دو جگہ لام کے بعد والا الف مستثنٰی ہے، اس میں ایک ہی قسم کے دو مدوں کے ایک کلمہ میں جمع ہونے کی وجہ سے استثنٰی ہے، جس کی نظیر قرآن میں نہیں، لام سے پہلے والے الف میں جو ہمزہ ثانیہ وصلیہ سے بدلا ہے، مد لازم ہے، لہٰذا اس میں طول یا قصر ہوگا۔ قصر لام کی نقل کے سبب متحرک ہوجانے کی وجہ سے۔

(۴) عَادًا لُّوْلٰى (نجم) میں چونکہ ادغام ہو رہا ہے، لہٰذا متحرک ہی کے حکم میں ہوگیا ہے، اور سبب مد ہمزہ مفقود ہوگیا ہے، یہ دو کلمے بعض کے نزدیک مستثنٰی ہیں، چنانچہ آلْئٰنَ کا دوسرا الف اور عَادًا لُّوْلٰى کا واو دانیؒ نے جامع البیان میں تو مستثنٰی کیا ہے، اور تیسیر میں نہیں کیا۔ پہلی صورت میں اس الف اور واو میں صرف قصر اور دوسری صورت

میں تینوں وجوہ طول، توسط، قصر ہوں گی، لہٰذا اگر آلْــئٰنَ کو اکیلے پڑھیں اور ءَامَنْتُمْ سے نہ ملائیں، تو وقفاً نو ۹ وجہیں اور وصلاً سات ۷ بنتی ہیں۔ ابدال و مدِّ لازم کی صورت میں ا کے قصر کے ساتھ لَا میں وصلاً صرف قصر اور وقفاً تینوں۔ اور ا کے طول کے ساتھ لَا کی حالین میں تینوں۔ اور اگر آلْــئٰــنَ میں دوسرے ہمزہ میں تسہیل کریں گے تو بدل میں حالین میں تینوں وجوہ ہوں گی۔ اور چار قاعدہ کلیہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱ ـ ۵) ہمزہ ساکن صحیح متصل کے بعد ہو جیسے قُرْاٰنَ، مَسْـئُوْلًا، مَذْءُوْمًا، ظَمْاٰنَ اس کے مستثنیٰ کی وجہ یہ ہے، ساکن صحیح کے بعد ہمزہ مرسوم نہیں ہوتا، لہٰذا اس طرح کے کلمات میں بھی صرف قصر ہوگا۔
ساکن صحیح کی قید احترازی ہے، یعنی اگر ہمزہ حروف مدہ یا لین کے بعد ہو جیسے اَلنَّبِيّٖنَ، اَلْمَوْءٗدَةُ یا متحرک کے بعد ہو، جیسے سَاوِيْ، یا ساکن منفصل کے بعد ہو، تو ابدال کی تینوں طول توسط قصر ہوں گی۔

(۲ ـ ۶): وہ حرف مدہ جو ہمزہ وصل کے بعد ہو، جیسے اِيْتِ، اُوْتُمِنَ، اِيْتُوْنِيْ اس صورت میں بھی صرف قصر ہوگا۔ اس کا استثنیٰ اس وجہ سے ہے، کہ ہمزہ وصلی بھی عارضی ہے اور حرف مدہ بھی عارضی جو ہمزہ سے بدلا گیا ہے۔

(۳ ـ ۷): وہ حرف مد جو ورش کے مذہب پر ہمزہ سے بدلا ہو، ایک کلمہ میں ہو یا دو کلموں میں جیسے الَّذِ اؤْتُمِنَ، اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ۔

(۴ ـ ۸): وہ الف جو وقفاً تنوین سے بدلا ہو، جُـفَـآءً، نِدَآءً ان دونوں میں بھی مدہ عارضی ہے، لہٰذا صرف قصر ہے، ان دو کو ناظمؒ نے عام ہونے کی وجہ سے بیان نہیں کیا۔

اور ابوالحسن ابن غلبون طاہر جو علامہ کے شیوخ میں سے ہے، کتاب التذکرہ ان کی مشہور کتاب ہے، بدل کے تمام باب میں قصر ہی پڑھا پڑھایا ہے۔

نوٹ: شَيْءٍ، سَوْءٍ، کے توسط کو ناظمؒ نے سورۃ بقرۃ میں بیان فرمایا ہے۔

نوٹ: آلْئٰنَ کی تمام وجوہ کو طلباء الشیخ محمد شمس متولی شیخ القرأ مصر کی نظم احکام قوله تعالى آلْئٰنَ سے ضبط کرلیں۔

مدِّ لازم و عارض

(۱۷۶) وَعَـنْ كُـلِّـهِـمْ بِـالْـمَـدِّ مَـاقَـبْلَ سَـاكِـنٍ　۹　وَعِـنْـدَ سُـكُـوْنِ الْـوَقْـفِ وَجْـهَـانِ اُصِّلَا

ترجمه: اور وہ حرف مد جو ساکن سے قبل ہو، تمام قرأ سے مد کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ اور وقفی سکون (وادغام کبیر

کے سکون) میں ایسی دو وجہیں طول و توسط ہیں، جو اصل قرار دی گئی ہیں (اصل سے قصر کا ہونا بھی ثابت ہوتا ہے یعنی بہتر تو طول و توسط ہے، البتہ قصر بھی جائز ہے۔

(۱۷۷) وَمُدَّلَهُ عِنْدَ الْفَوَاتِحِ مُشْبِعًا ۰ وَفِي عَيْنِ الْوَجْهَانِ وَالطُّولُ فُضِّلَا

ترجمہ: اور اسی سکون لازم کی وجہ سے سورتوں کے شروع والے حروفِ مقطعات میں مد کر اس حالت میں تو مدہ کو دراز کرنے والا ہو۔ اور عین میں دو وجہیں (طول ، توسط) ہیں، اور طول افضل قرار دیا گیا ہے۔

(۱۷۸) وَفِي نَحْوِ طٰهٰ الْقَصْرُ إِذْ لَيْسَ سَاكِنٌ ۰ وَمَا فِي اَلِفٍ مِنْ حَرْفِ مَدٍّ فَيُمْطَلَا

ترجمہ: اور طٰهٰ جیسے (دو حرفی مقطعات) میں قصر ہے، کیونکہ اس کے بعد کوئی ساکن نہیں، اور ان میں سے الف میں سرے سے حرف مد ہی نہیں کہ درازی سے پڑھا جائے۔

﴿ النحو والعربية ﴾

مَاقَبْلُ مرفوع علی المبتداء ہے، اس کی خبر بِالْمَدِّ یا عَنْ كُلِّهِمْ ہے، ای مَقْرُوءٌ بِالْمَدِّ یا مَرْوِيٌّ عَنْ كُلِّهِمْ۔ وَجْهَانِ مبتداء، أُصِّلَا خبر۔ اَلْفَوَاتِحِ، اَلْاَوَائِلِ ای مُقَطَّعَاتُ۔ مُدَّ امر۔ عِنْدَ ظرف۔ مُشْبِعًا بِفَتْحِ الْبَاءِ مصدر ای مدًّا مُشْبَعًا۔ اور بِكَسْرِ الْبَاءِ مُدَّ کے فاعل سے حال ہے، ای وَمُدَّ لِاَجْلِ السَّاكِنِ فِي الْحُرُوفِ الْمُقَطَّعَاتِ فِي اَوَائِلِ السُّوَرِ مدًّا مُشْبَعًا عَنْ كُلِّهِمْ۔ مَافِي اَلِفٍ مانافیہ۔ اَلْمَطَلُ (درازی مد) يُمْطَلَا منصوب نفی کا جواب۔

توضیح: حروف مدہ کے بعد دوسرا سبب مد کے لئے سکون ہے، سکون کی دو قسمیں ہیں، ایک لازمی جو وقف و وصل میں سکون رہے۔ دوسرا وقفی جو وصلاً حرکت پڑھی جائے، اور وقف میں ساکن ہو جائے۔ لازمی سکون حروف مدہ کے بعد ہو تو تمام قرأ کے لئے اس میں مَدّ یعنی طول کیا جاتا ہے۔

ناظمؒ نے شعر نمبر ۹ کے اول مصرعہ میں اسی کو بیان کیا ہے، یہ سکون ادغام کی وجہ سے تشدید کے سبب بھی ہوتا ہے۔ جیسے ضَآلَّا ، وَلَآ تَّيَمَّمُوا ، وَلَا تَّعَاوَنُوا ۔ بزیؒ کی قرأت پر اور سوسیؒ کی قرأت پر۔ اور وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ، فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا حمزہ کی قرأت پر۔ اور تشدید وادغام کے بغیر محض سکون کی وجہ سے بھی ہوتا ہے، جیسے آلْئٰنَ ، مَحْيَآيْ وَمَمَاتِيْ۔ دوسرے مصرعہ میں سکون عارض وقفی کو بیان کیا ہے، اور سب قرأ کے عارض وقفی میں طول و توسط کو اصل قرار دیا ہے، جس سے قصر کا جائز ہونا ثابت ہوا۔ اسی طرح ابو عمرو بصریؒ کے لئے ادغام کبیر میں

بھی چونکہ سکون عارض ہوتا ہے، اس لئے طول ، توسط ، قصر تینوں جائز وجوہ ہوتی ہیں۔

شعر نمبر ۱۰: میں حروف مقطعات میں مدلازم حرفی مثقل مخفف میں سب قراً کا طول بقدر چھ حرکات بیان فرمارہے ہیں، اور عین مریم اور عین شوریٰ میں طول و توسط۔ البتہ نشر وطیبہ میں سب کے لئے طول و توسط قصر تینوں وجوہ بتائی ہیں۔ لیکن ازرق کے طریق سے ورش کے لئے قصر صحیح نہیں۔ اور هٰتَيْنِ (قصص ۳ع) اَرِنَا الَّذَيْنِ (فصلت ۴ع) ابن کثیر کی قرأت پر لین لازم ہے، اس میں ناظمؒ ودانیؒ کے قول پر طول و توسط اور نشر کے قول پر تینوں ہیں۔

شعر نمبر ۱۱ میں دوحرفی مقطعات طٰهٰ طا و ھاء اور یٰسٓ کی یاء میں صرف قصر سب کے لئے جو واضح ہے کہ حرف مدہ کے بعد سکون نہیں، اور الف میں حرف مدہ نہیں، اس لئے اس میں مد نہیں ہوتا۔

فائدہ: اگر کسی عارض سے ساکن لازم پر حرکت آجائے، تو اس میں مدہ میں طول اصل کے اعتبار سے، اور قصر موجودہ حالت کے اعتبار سے دو وجہیں ہوں گی۔

مثالیں: الٓمّٓ اللّٰهُ (آل عمران ۱) میں سب کی قرأت پر یا نقل کی وجہ سے اس پر عارضی حرکت آجائے۔ آلْئٰنَ نافعؒ کی قرأت پر۔ الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ ورش کی قرأت پر۔ عَلَى الْبِغَآءِ يْنَ ارَدْنَ (نور) لِلنَّبِيِّٓ ءِ يْـنَ رَادَ (احزاب) دونوں ورش کی ابدال والی وجہ پر۔ ان میں اصل میں مدہ کا ساکن ہونا اور اس کا اعتبار کرتے ہوئے طول کرنا بہتر ہے۔ موجودہ حالت کہ عارضی حرکت کا اعتبار کرتے ہوئے قصر کر سکتے ہیں۔

مدلین

(۱۷۹) وَإِنْ تَسْكُنِ الْيَا بَيْنَ فَتْحٍ وَّهَمْزَةٍ ۱۲ بِكِلْمَةٍ اَوْ وَاوٍ فَوَجْهَانِ جُمِّلَا

ترجمہ: اگر یاء یا واؤ ایک کلمہ میں فتحہ اور ہمزہ کے درمیان ساکن ہوں، تو ایسی دو وجوہ ہیں جو (جیم کے مرموز) ورش کے لئے خوبصورت بنادی گئی ہیں۔

(۱۸۰) بِطُوْلٍ وَّقَصْرٍ وَّصْلُ وَرْشٍ وَّوَقْفُهُ ۱۳ وَعِنْدَ سُكُوْنِ الْوَقْفِ لِلْكُلِّ اُعْمِلَا

ترجمہ: طول اور قصر ورش کے وصل اور ان کے وقف دونوں صورتوں میں، اور وقف کے سکون میں یہی دونوں تمام قرأ کیلئے استعمال کی گئی ہیں۔

(۱۸۱) وَعَنْهُمْ سُقُوطُ الْمَدِّ فِيهِ وَوَرْشُهُمْ ۱۴ يُوَافِقُهُمْ فِي حَيْثُ لَا هَمْزَ مُدْخَلا

ترجمہ: اوران قراءٗ سے اسی (وقفی سکون) میں (لین میں) مد کا ساقط ہونا بھی منقول ہے، اوران کے ورشؒ نے ان کی موافقت کی ہے، جہاں ایسا ہمزہ نہ ہو، جو کلمہ کے (اصلی حروف میں) داخل کیا گیا ہو، یعنی خَيْرٌ لَا ضَيْرَ ، خَوْفٌ میں توسب کا طول ، توسط ، قصر ہے، مگر شَيْءٌ ، سَوْءُ میں ورش کے لئے صرف طول و توسط ہے، دوسرے قراءٗ کی طرح قصر نہیں۔ یاد رہے مد کا قصر تو ایک الف کی مقدار ہوتا ہے مگر لین کا قصر عام ساکن کی طرح جیسے اَلْقَدْرُ کو پڑھیں گے، ایسے ہی اَلْخَيْرُ میں قصر کرتے ہوئے فرق نہیں ہوگا، یعنی لین میں قصر ترک مد کا نام ہے

(۱۸۲) وَفِي وَاوِ سَوْآتٍ خِلَافٌ لِوَرْشِهِمْ ۱۵ وَعَنْ كُلِّ نِ الْمَوْءُدَةُ اقْصُرْ وَمَوْئِلَا

ترجمہ: اور سَوْاٰتٌ "اعراف ۲،۳ طٰہٰ ۷" کے واولین میں ان کے ورش کے لئے خلاف ہے (یعنی اس میں توسط و قصر ہے، طول کسی سے بھی نہیں) اور اَلْمَوْءُدَةُ "تکویر" اور مَوْئِلًا "کہف ۸" کے واولین کو (ورش کے سب ناقلین سے) قصر کے ساتھ پڑھ (یعنی طول ، توسط نہ کر)۔

﴿ النحو والعربية ﴾

شعر نمبر ۱۳ اُعْمِلَا ای اُسْتُعْمِلَا ۔ شعر نمبر ۱۴ مُدْخَلَا ھمز کی صفت ہے جو لائے نفی جنس کا اسم ہے ،الف نکرہ مفرد ہونے کی وجہ سے معرب ہو، تو مُدْخَلَا تنوین سے بدلا ہے، اور اگر مبنی ہو، تو مُدْخَلًا میں الف اطلاق کا ہے۔ وَعَنْ كُلٍّ کا تنوین مضاف الیہ کے عوض میں ہے، ای وَعَنْ كُلِّ الْقُرَّاءِ ۔

توضیح: شعر نمبر ۱۲ ، ۱۳ ، ۱۴ ، ۱۵ میں مدلین میں تمام قراءٗ کے لئے وقفاً طول ، توسط ، قصر کو بیان فرمایا ہے، جیسے خَوْفٌ ، ضَيْفٌ ، شَيْءٌ ، سَوْءٌ مگر جہاں حرف لین کے بعد ہمزہ ہو، تو وہاں ورش وقفاً و وصلاً صرف طول و توسط کرتے ہیں۔ ایک کلمہ کی شرط اس لئے لگائی ہے کہ دو کلموں میں یہ مد نہیں ہوتا، بلکہ ورش کے لئے نقل ہوتی ہے۔ اگر ہمزہ حرف لین کے بعد وسط کلمہ میں ہو، تو ورش پھر بھی دونوں وجہیں پڑھتے ہیں۔ باقی قراءٗ کے لئے لین کے بعد سکون وقفی ہو یا لازمی، طول ، توسط ، قصر ہوگا، حرف لین وسط کلمہ کی مثالیں۔ شَيْئًا ، كَهَيْئَةِ ، وَلَا تَيْئَسُوا ، سَوْءَةَ۔

شعر نمبر ۱۳: میں بِطُولٍ وَقَصْرٍ ، قصر سے مراد توسط ہے، طول کے ساتھ جب قصر بولیں، تو قصر اصطلاحی مراد نہیں ہوگا۔

شعر نمبر ۱۴۲: میں سَوْاٰتِ کے واؤ کو مستثنیٰ کیا ہے، ورش اس میں توسط و قصر پڑھتے ہیں۔ بدل کے ساتھ چار وجہیں اس میں جائز ہیں۔ واؤ کے قصر کے ساتھ اٰتِ بدل کی تینوں۔ واؤ کے توسط کے ساتھ بدل میں صرف توسط۔ اور اَلْمَوْءُوْدَةُ اور مَوْئِلًا میں سب ناقلین نے صرف قصر نقل کیا ہے، طول و توسط کسی نے نقل نہیں کیا، ان کی اصل وَاْدٌ وَاْلٌ ہے، واؤ کا سکون عارضی ہے۔

نوٹ: هَاتَيْنِّ ، اَلَّذِيْنِّ ، تشدید والی قرأت پر دو وجہیں طول و توسط ہوں گی، اور طول افضل ہے۔

بَابُ الْهَمْزَتَيْنِ مِنْ كَلِمَةٍ

دو ہمزوں کے ایک کلمہ میں جمع ہونے کا بیان

(۱۸۳) وَتَسْهِيْلُ اُخْرٰى هَمْزَتَيْنِ بِكِلْمَةٍ ۱ سَمَا وَبِذَاتِ الْفَتْحِ خُلْفٌ لِّتَجْمُلَا

ترجمہ: اور ایک کلمہ میں جمع ہونے والے دو ہمزوں میں سے دوسرے ہمزہ میں تسہیل سَمَا کے مرموزین (نافع، مکی، بصری) کے لئے بلند ہوئی ہے، اور فتحہ والے (دوسرے) ہمزہ میں لِتَجْمُلَا لام کے مرموز ہشام کے لئے بھی تسہیل بالخلف ہے (یعنی تسہیل و تحقیق دونوں ہیں) تا کہ کلمہ حسین ہو جائے۔

(۱۸۴) وَقُلْ اَلِفًا عَنْ اَهْلِ مِصْرَ تَبَدَّلَتْ ۲ لِوَرْشٍ وَّفِيْ بَغْدَادَ يُرْوٰى مُسَهَّلَا

ترجمہ: اور تو کہہ دے کہ یہ دوسرا (ہمزہ فتحہ والا) ورش کے لئے اہل مصر سے تو الف سے بدل گیا ہے، اور بغداد میں انہی ورش کے لئے یہ ہمزہ اس حالت میں روایت کیا جاتا ہے، کہ تسہیل کیا ہو (یعنی ءَاَنْتُمْ تسہیل پڑھتے ہیں، ورش کے لئے)۔

﴿ النحو والعربية ﴾

هَمْزٌ (چوکا مارنے، دھکا مارنے کے معنی میں ہے۔ مِنْ كِلْمَةٍ ، اَلْمَعْدُوْدَتَيْنِ مقدر کے متعلق ہے، مِنْ اگر فِيْ کے معنی میں ہو تو اَلْمُجْتَمِعَتَيْنِ کے متعلق ہوگا، اور معنی واضح ہیں۔ تسہیل نکرہ مخصصہ مضاف اِلٰی اُخْرٰی بمعنی آخِرَةٌ یا مُتَاَخِّرَةٌ. ذَاتُ الْفَتْحِ ، مقدر کی صفت ہے، ای بِهَمْزَةٍ آخِرَةٍ ذَاتِ الْفَتْحِ. لِتَجْمُلَا کا لام تسہیل کے متعلق ہے۔ اَلِفًا تَبَدَّلَتْ کا مفعول ہے، عَنْ تَبَدَّلَتْ کے متعلق ہے، مِصْرَ میں منع صرف اور صرف دونوں کی گنجائش ہے، قرآن میں دونوں طرح آیا ہے، يُرْوٰى کی ضمیر همزة کے لئے ہے۔

توضیح: ناظمؒ نے دو ہمزے جب ایک کلمہ میں ہوں تو دوسرے کی تخفیف کا قاعدہ بیان فرمارہے ہیں۔

ہمزہ کی تخفیف: تسہیل، ابدال، یا حذف سے ہوتی ہے۔

تسہیل: ہمزہ کو ہمزہ محققہ اور حروف مدہ کے مابین پڑھا جاتا ہے، اس لئے اسے تسہیل بین بین کہتے ہیں۔

ابدال: ہمزہ کو حروف مدہ سے بدل کر پڑھنے کو کہتے ہیں، جیسے اٰمَنَ ، اِیْمَانًا ، اُوْتُمِنَ ۔ تسہیل کا لفظ کہیں لغوی معنیٰ تخفیف کے لئے بھی آتا ہے، جیسے باب وقف حمزۃ وہشام میں، وَحَمْزَةُ عِنْدَ الْوَقْفِ سَهَّلَ هَمْزَهٗ میں ۔ تسہیل سے لغوی معنیٰ تخفیف مراد ہے، یہاں تسہیل سے بین بین ہی مراد ہے۔

ناظمؒ نے اول مصرعہ میں دوسرے ہمزہ کی تسہیل بین بین سما کے مرموزین نافع مکی بصری کے لئے بیان فرمائی ہے اور دوسرا ہمزہ مفتوح ہو، تو ہشام کے لئے تسہیل وتحقیق دو وجہیں بیان کی ہیں۔ دو ہمزے جب ایک کلمہ میں ہوں تو پہلا ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے، جبکہ دوسرا مفتوح ءَاَلِدُ ، ءَاَنْتُمْ ، دوسرا مضموم ءَاُنْزِلَ ۔ دوسرا مکسور اَءِنَّكَ تینوں حرکتوں سے قرآن مجید میں آیا ہے۔ دوسرے شعر میں ناظمؒ نے ورش کے لئے ابدال کو اہل مصر کے ناقلین سے بیان فرمایا ہے، اور تسہیل اہل بغداد سے۔ ورش کا یہ دوسری وجہ یعنی ابدال صرف مفتوحتین ہی میں ہے۔ دوسرا ہمزہ مکسور یا مضموم ہوگا۔ تو سَما والوں کے لئے صرف تسہیل ہے، اور ورش سَما میں شامل ہیں، ان کے ماسوا باقی قرأ غیر مرموزین، شامی عاصم، کسائی تحقیق سے پڑھتے ہیں۔ البتہ ہشام کے لئے ذات الفتح میں خلف ہے یعنی تحقیق وتسہیل دونوں ہیں۔

نوٹ: ورش کے لئے ءَاَنْذَرْتَهُمْ جیسی مثالوں میں تو ابدال الف میں سکون کی وجہ سے مد لازم میں طول ہوگا مگر جہاں دوسرے ہمزہ کے بعد حرف متحرک ہو تو وہاں ابدال کے الف میں صرف قصر ہوگا، اس میں مد بدل کی طرح طول وتوسط نہیں ہوگا، جیسے ءَاٰلِدُ ، ءَاٰمَنْتُمْ ، یعنی اٰلِدُ ، اٰمَنْتُمْ ، الف مبدلہ میں صرف قصر پڑھیں گے۔

---

(۱۸۵) وَحَقَّقَهَا فِيْ فُصِّلَتْ صُحْبَةٌ ءَاَعْـ ـجَمِيٌّ وَّالْاُوْلٰى اَسْقِطَنَّ لِتُسْهِلَا

ترجمہ: اور ہمزہ ثانیہ مفتوحہ کو سورہ فصلت میں تحقیق سے پڑھا ہے۔ صحبہ کے مرموزین (حمزہ ، کسائی شعبہ) نے کلمہ ءَاَعْجَمِیٌّ میں۔ اور اول ہمزہ کو ضرور ساقط کر، ہشام کے لئے، تاکہ آسانی ہوجائے۔

یعنی ءَاَعْجَمِیٌّ میں سماء والوں کی تسہیل کے ساتھ حفص وابن ذکوان بھی شامل ہوگئے، اور اپنی اصل کے خلاف دوسرے ہمزہ میں تسہیل کی ہے، جب کہ ہشام ایک ہی ہمزہ تحقیق کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ ورش کی وجہ ثانی ابدال بھی اپنے اصول کے مطابق ہے۔

(۱۸۶) وَهَمْزَةُ اَذْهَبْتُمْ فِي الْاَحْقَافِ شُفِّعَتْ ۴ بِاُخْرٰى كَمَا دَامَتْ وِصَالًا مُوَصَّلَا

ترجمہ: اورسورۃ احقاف میں ءَ اَذْهَبْتُمْ کے ہمزہ کو دوسرے ہمزہ سے جفت بنادیا گیا ہے، جو (کَمَا دَامَتْ) کے مرموزین (شامی ، مکی کے لئے) یہ قرأت پہنچی اور پہنچائی گئی ہے، یعنی باقی قرأ تو ایک ہمز اَذْهَبْتُمْ سے پڑھتے ہیں، اوراس میں صرف تحقیق ہے، البتہ مکی وشامی دوھمزہ پڑھتے ہیں، اوراپنے اپنے اصول پر مکی کی تسہیل اور ابن ذکوان کی تحقیق اور ہشام کی تحقیق وتسہیل دونوں ہیں، اورادخال الف بھی کرتے ہیں، جو اس باب کے شعرنمبر ۱۴ میں آرہا ہے۔

(۱۸۷) وَفِي نُوْنَ فِي اَنْ كَانَ شَفَّعَ حَمْزَةٌ ۵ وَشُعْبَةُ اَيْضًا وَالدِّمَشْقِي مُسَهِّلَا

ترجمہ: اورسورۃ نون میں لفظ اَنْ كَانَ میں حمزہ شعبہ اور دمشقی نے ھمزہ کو (دوسرے ہمزہ سے) جفت بنایا ہے، اس حال میں کہ دمشقی دوسرے ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں۔

یعنی حمزہ ، شعبہ ، شامی نے اَنْ كَانَ ذَامَالٍ کو ءَ اَنْ كَانَ دوھمزوں سے پڑھا ہے۔حمزہ و شعبہ تو اصل کے مطابق تحقیق کرتے ہیں، اورشامی کے ابن ذکوان کی تسہیل بلاادخال اور ہشام کی تحقیق وتسہیل مع ادخال ہے۔ باقی سب قرأ ایک ہمزہ تحقیق کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

(۱۸۸) وَفِي اٰلِ عِمْرَانٍ عَنِ ابْنِ كَثِيْرِهِمْ ۶ يُشَفِّعُ اَنْ يُّؤْتٰى اِلَى مَا تَسَهَّلَا

ترجمہ: اورسورۃ آل عمران میں اَنْ يُّؤْتٰى کے ہمزہ کوان قرأ میں کے ابن کثیر مکی نے جفت بنادیا ہے اس حالت میں دوسرا ھمزہ تسہیل والا ہوگیا ہے۔

یعنی مکی صاحب آءَ يُّؤْتٰى اَحَدٌ مِّثْلَ دوہمزے پڑھتے ہیں۔ اوردوسرے ہمزہ کی تسہیل اپنی اصل کے مطابق کرتے ہیں۔باقی قرأ اَنْ يُّؤْتٰى ایک ہمزہ تحقیق سے پڑھتے ہیں۔

(۱۸۹) وَطٰهٰ وَفِي الْاَعْرَافِ وَالشُّعَرَا بِهَا ۸ ءَاٰمَنْتُمْ لِلْكُلِّ ثَالِثًا اُبْدِلَا

ترجمہ: اور '' طٰہٰ '' اور '' اعراف '' اور '' شعراء '' میں ءَاٰمَنْتُمْ کے تیسرے ہمزہ کوتمام قرأ کے لئے الف سے بدل دے، یعنی ان تینوں سورتوں میں یہ لفظ ءَ اَءْ مَنْتُمْ ہے، تیسراہمزہ ساکنہ سب قرأ کے لئے ماقبل کی حرکت فتحہ کے مطابق الف مدہ سے بدلا جائے گا۔

(۱۹۰) وَحَقَّقَ ثَانٍ (صُحْبَةٌ) وَّلِقُنْبُلٍ　۸　بِاِسْقَاطِهِ الْاُوْلٰى بِطٰهٰ تُقُبِّلَا

ترجمہ: اور صحبہ والوں (حمزہ ، کسائی ، شعبہ) نے ءَ اٰمَنْتُمْ کے ہمزہ ثانیہ کو تحقیق سے پڑھا ہے (تینوں سورتوں میں) اور قنبل کے لئے "طٰہٰ" میں اول ہمزہ کے اسقاط کے ساتھ قرأت مقبول ہوئی ہے

(۱۹۱) وَفِي كُلِّهَا حَفْصٌ وَّاَبْدَلَ قُنْبُلٌ　۹　فِي الْاَعْرَافِ مِنْهَا الْوَاوَ وَالْمُلْكِ مُوْصِلَا

ترجمہ : اور تینوں جگہ حفصؒ نے اول ہمزہ کو ساقط کیا ہے، اور قنبلؒ نے سورۃ اعراف میں اور سورۃ ملک میں وصلاً پہلے ہمزہ کو واؤ سے بدلا ہے، یعنی قَالَ فِرْعَوْنُ وَاٰمَنْتُمْ اور سورۃ ملک میں وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ وَاٰمِنْتُمْ دوسرے کی تسہیل اور اول کا واؤ سے ابدال کر کے پڑھا ہے۔ وصل کی شرط سے نکل آیا، کہ اگر فِرْعَوْنُ اور نُشُوْرُ پر وقف کریں، تو پھر اول ہمزہ تحقیق سے اور ثانی اصل کے مطابق تسہیل سے پڑھیں گے، البتہ ورش کے لئے ابدال والی وجہ یہاں نہیں، اور ادخال الف والوں کے لئے ادخال الف بھی نہیں، آگے شعر نمبر ۱۲ میں اسے بیان فرما رہے ہیں ۔

﴿ النحو والعربية ﴾

شعر نمبر ۳: ءَاَعْجَمِيٌّ هِيَ مقدر کی خبر۔ لِتُسْهِلَا انعال سے اَیْ لِتَرْكَبَ الطَّرِيْقُ السَّهْلِ۔ شعر نمبر ۴: كَمَا دَائِمَةٍ مقدر کے متعلق ہے۔ وِصَالًا شُفِّعَتْ کے مفعول مطلق کی صفت ہے۔ اَیْ تَشْفِيْعًا ذَاوِصَالٍ۔ مُوَصَّلًا مَوْصُوْلًا سے مبالغہ ہے، اور وِصَالًا کی صفت ہے، اَیْ مَنْقُوْلًا بِوَصْلِ بَعْضَ الْقُرَّاءِ اِلٰی بَعْضٍ۔

شعر نمبر ۵: دِمَشْقِيٍّ یائے نسبت کی تخفیف کے ساتھ ہے۔

شعر نمبر ۷ طٰہٰ پہلی اور اٰمَنْتُمْ دوسری مبتداء ہے۔ بِهَا خبر ضمیر راجع اِلٰی طٰهٰ معطوف علی فی الاعراف والشعراء بها ، الف اطلاقیہ۔ ءَاٰمَنْتُمْ مبتداء وَ طٰهٰ کی تقدیر، وَفِی طٰهٰ اور بِهَا کی ھاء تینوں سورتوں کیلئے ہے، اور ءَاٰمَنْتُمْ سے قبل تمام الفاظ خبر ہیں۔ وَحَقَّقَ ثَانٍ منصوب منقوص وزن کے سبب مجرور ہے، اَیْ تَحْقِيْقُ ثَانٍ قِرَاءَةُ صُحْبَةٍ۔

شعر نمبر ۹: ایصال پہنچانے اور وصل ملانے کے معنی میں آتا ہے۔

توضیح: گذشتہ ساتھ شعروں میں چھ کلمات کی قرأت بیان کی ہے۔

(۱) ءَاَعْجَمِيٌّ (فصلت ۵ ع) میں پانچ قراٗتیں بنتی ہیں۔ (۱) صحبہ، حمزہ، کسائی، شعبہ دونوں ہمزوں کی تحقیق بلاادخال۔ (۲) ہشام ایک ہمزہ کے حذف سے۔ (۳) باقی قراٗ دو ہمزہ اور دوسرے کی تسہیل مندرجہ ذیل تفصیل سے قالون وبصری تسہیل مع ادخال۔ ورش کے لئے دو وجوہ تسہیل بلاادخال وابدال مدلازم کے ساتھ مکی ابن ذکوان۔ حفص کے لئے دوسرے کی تسہیل بلاادخال۔

(۲) اَذْهَبْتُـــمْ (احقاف ۲ ع) اس میں پانچ قراٗتیں ہیں۔ (۱) مکی دو ہمزوں سے اور دوسرے کی تسہیل بلاادخال۔ (۲) ہشام دوسرے کی تحقیق مع ادخال۔ (۳) ہشام وجہ ثانی دوسرے کی تسہیل مع ادخال۔ (۴) ابن ذکوان دوسرے کی تحقیق بلاادخال۔ (۵) باقی قراٗ کیلئے ایک ہمزہ تحقیق کے ساتھ۔

(۳) اَنْ كَـــانَ ذَامَـــالٍ ، نٓ وَالْقَلَمِ اع'' اس میں چار قراٗتیں ہیں۔ حمزہ، شامی، شعبہ، استفہام یعنی دو ہمزہ سے۔ (۱) حمزہ، شعبہ کیلئے دونوں ہمزوں کی تحقیق بلاادخال۔ (۲) ہشام کیلئے دوسرے کی تسہیل مع ادخال۔ (۳) ابن ذکوان کیلئے تسہیل بلاادخال۔ (۴) باقی قراٗ کیلئے ایک ہمزہ اخبار سے اور اس کی تحقیق۔

(۴) اَنْ يُّؤْتٰى اس میں دو قراٗتیں ہیں۔ (۱) مکی کے لئے دو ہمزہ اور دوسرے کی تسہیل بلاادخال۔ (۲) باقی چھ قراٗ کیلئے ایک ہمزہ محققہ۔

(۵) ءَامَنْتُمْ '' اعراف ۱۴ طٰهٰ و شعراء ۳ '' یہ کلمہ اصل میں ءَ ءَ اٗ مَنْتُمْ تھا۔ تین ہمزوں سے تیسرا ساکن سب قراٗ کیلئے الف سے بدلا گیا۔ اب دو ہمزے مفتوح رہ گئے، ان میں چار قراٗتیں ہیں۔

(۱) حمزہ، کسائی، شعبہ کیلئے دونوں کی تحقیق بلاادخال۔ (۲) نافع، بزی، بصری، شامی کیلئے دوسرے ہمزہ کی تسہیل بلاادخال۔ (۳) حفص کیلئے تینوں سورتوں میں ایک ہمزہ تحقیق کے ساتھ، اٰمَنْتُمْ۔ (۴) قنبل کیلئے طٰهٰ میں ایک ہمزہ حفص کی طرح۔ شعراء میں بزی وغیرہ کی طرح دو ہمزہ اور دوسرے کی تسہیل بلاادخال اور اعراف میں فرعون کے ساتھ ملا کر پڑھنے کی صورت میں اول ہمزہ کا واؤ سے ابدال اور دوسرے کی تسہیل بلاادخال فِرْعَوْنُ وَءَامَنْتُمْ اور فِرْعَوْن سے فصل کی صورت میں پہلے کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل بلاادخال۔

(۶) ءَاَمِـنْتُـمْ ''ملک ۲'' میں چھ قراٗتیں ہیں۔ (۱) قالون، بصری، ہشام کیلئے دوسرے ہمزہ کی تسہیل مع ادخال، (۲) ہشام کی وجہ ثانی دوسرے ہمزہ کی تحقیق مع ادخال۔ (۳) ورش وبزی کے لئے ہمزہ ثانی کی تسہیل بلاادخال۔ (۴) ورش کے لئے وجہ ثانی دوسرے ہمزہ کا ابدال الف سے صرف قصر کے ساتھ۔

(۵) قنبل کے لئے اَلنُّشُوْرُ سے وصل کرتے ہوئے پہلے ہمزہ کا واؤ سے ابدال اور دوسرے کی تسہیل بلا ادخال اَلنُّشُوْرُ وَاٰمِنْتُمْ ، اور ءَ اٰمِنْتُمْ سے ابتداء کی صورت میں اَلنُّشُوْرُ پر وقف کرتے ہوئے پہلے کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل بلا ادخال۔ (۶) باقی قرأ کوفیین اور ابن ذکوان کیلئے دونوں کی تحقیق بلا ادخال۔

همزہ استفہام وهمزہ وصل ولام تعریف

(۱۹۲) وَإِنْ هَـمْـزُ وَصْلٍ بَـيْـنَ لَامٍ مُّـسَـكَّـنٍ　۱۰　وَهَـمْـزَةِ الْإِسْـتِفْـهَامِ فَـامْـدُدْهُ مُـبْـدِلَا

ترجمہ: اور اگر وصلی ہمزہ ساکن کئے ہوئے لام تعریف اور ہمزہ استفہام کے درمیان ہو، تو تو اس ہمزہ وصلی کو مد سے پڑھ اس حالت میں کہ تو (اس کا الف سے) ابدال کرنے والا ہے۔

(۱۹۳) فَـلِـلْـكُـلِّ ذَا أَوْلَـى وَيَـقْـصُـرُهُ الَّـذِي　۱۱　يُسَهِّلُ عَنْ كُلٍّ كَـآلَانَ مُثِّلَا

ترجمہ: پس سب قرأ کے لئے یہ (ابدال مع مد لازم تسہیل) سے اولی ہے، اور جو (فریق ناقلین میں ہے) ہمزہ وصلی کی تسہیل کرتا ہے، وہ اس ہمزہ کو تمام قرأ سے قصر سے پڑھتا ہے، اس کی مثال اٰلْـئٰـنَ کی طرح ہے، جو مثال کے ذریعہ بیان کردی گئی ہے۔

(۱۹۴) وَلَامَـدَّ بَـيْـنَ الْـهَـمْـزَتَيْـنِ هُـنَـا وَلَا　۱۲　بِـحَيْثُ ثَلَاثٌ يَّـتَّـفِـقْـنَ تَـنَـزُّلَا

ترجمہ: اور دو ہمزوں کے درمیان مد (ادخال الف) نہ تو یہاں ہے (ہمزہ وصلی والی قسم میں) اور نہ اس جگہ جہاں تین ہمزہ واقع ہو رہے ہیں، جو نزول کے اعتبار سے متفق ہوں۔

﴿ النحو والعربية ﴾

شعر نمبر ۱۰: إِنْ شرطیہ فعل حذف۔ بَيْنَ ظرف جو مفسر پر دلالت کرتا ہے، اس لئے کہ ظرف عامل کو چاہتا ہے، اَیْ اِنْ وَقَعَ اس لئے فعل کا مفسر لانے کی ضرورت نہیں رہی۔ فَامْدُدْهُ اور وَيَقْصُرُهُ کی ضمیر ہمزہ وصل کیلئے ہے، عَنْ كُلٍّ يَقْصُرُهُ اور يُسَهِّلُ دونوں کے متعلق ہے۔ كَاٰلْئٰنَ کی تقدیر وَذٰلِكَ كَالْئٰنَ. مُثِّلَا مستانفہ ہے، ای حَصَلَ تَمْثِيْلُ ذَالِكَ بِمَا ذَكَرْنَاهُ. ثَلَاثٌ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ يَتَّفِقْنَ ثَلَاثٌ کی صفت ہے، ثَلَاثٌ کی خبر محذوف ہے، ای وَاقِعَاتٌ. تَنَزُّلَا تمیز ہے فاعل سے محول ہے، ای اِتَّفَقَ نُزُوْلُهُنَّ.

توضیح: (۱) جب دو ہمزے اس طرح جمع ہوں کہ اول استفہامی مفتوح اور دوسرا وصلی مفتوح ہو، جو کل چار کلمات قرآن مجید میں آئے ہیں۔

(۱) ءآلذَّكَرَيْنِ دوجگہ ''سورۃ انعام ۱۴۳،۱۴۴''۔ (۲) ءآلْئٰنَ دوجگہ ''سورۃ یونس ۵۱،۹۱''۔

(۳) ءآللّٰهُ دوجگہ ''سورۃ یونس ۵۹ ، نمل ۵۹'' یہ تینوں تمام قراء کیلئے۔ (۴) ءآلسِّحْرُ ابوعمر بصری کی قرأت میں۔ ان چاروں کلمات میں وصلی ہمزہ کے بعد لام تعریف آتا ہے، قاعدہ کے مطابق ہمزہ وصلی کو درج کلام میں حذف ہونا چاہیے، مگر یہاں ان کلمات میں پہلا ہمزہ استفہام کا ہے، جو ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے، اور خبر و استفہام میں التباس سے بچنے کیلئے ہمزہ وصلی کا ابدال مع مد لازم کیا جاتا ہے، اور دوسری صورت جو جائز ہے وہ ہمزہ وصلی کی تسہیل ہے قصر کے ساتھ، مگر ابدال اولی ہے۔ نیز ان چار کلمات میں جہاں اور تین ہمزے جمع ہوئے ہیں، ءآمَنْتُمْ اور ءآلِهَتُنَا میں ادخال الف نہیں ہے، جو قالون، بصری اور ہشام کرتے ہیں۔

(۲) جب اول ہمزہ استفہامی قطعی مفتوح اور دوسرا ہمزہ وصلی مکسور ہو، جیسے أَسْتَكْبَرْتَ ، أَسْتَغْفَرْتَ تو دوسرے وصلی کو عام قاعدہ کے تحت حذف کیا جاتا ہے، اس لئے کہ اس میں وصلی ہمزہ کے کسرہ کی وجہ سے کوئی التباس پیدا نہیں ہوتا۔

نوٹ : پہلا استفہامی قطعی اور دوسرا وصلی مضموم قرآن میں نہیں آیا۔

فائدہ: ءآلْئٰنَ میں نافع کیلئے نقل کی وجہ سے ''ا'' میں قصر بھی جائز ہے، مگر توسط نہیں، اسے باب المد میں بیان کیا جا چکا ہے۔

دوهمزوں کے مابین ادخال الف کا بیان

(۱۹۵) وَاضْرِبْ جَمْعُ الْهَمْزَتَيْنِ ثَلٰثَةٌ ۱۳ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ اَئِنَّا ءَاُنْزِلَا

ترجمہ: اور دو ہمزوں (قطعی متحرک) کے جمع ہونے کی صورتیں تین ہیں، جیسے ءَاَنْذَرْتَهُمْ ، اَئِنَّا ءَاُنْزِلَ (یعنی دونوں مفتوح، اول مفتوح ثانی مکسور، اول مفتوح ثانی مضموم)۔

(۱۹۶) وَمَدُّكَ قَبْلَ الْفَتْحِ وَالْكَسْرِ حُجَّةٌ ۱۴ بِهَا لُذْ وَقَبْلَ الْكَسْرِ خُلْفٌ لَهُ وَلَا

ترجمہ: اور تیرا ادخال الف کرنا فتحہ اور کسرہ سے پہلے حُجَّةٌ بِهَا لُذْ کے مرموزین بصری، قالون، ہشام کیلئے دلیل والا ہے، تو اس دلیل کی طرف پناہ لے، اور کسرہ سے قبل ہشام کیلئے خلف ہے (یعنی ادخال الف و عدم ادخال) جس کیلئے مدد ہے۔

(۱۹۷) وَفِي سَبْعَةٍ لَّا خُلْفَ عَنْهُ بِمَرْيَمٍ ۱۵ وَفِي حَرْفَيِ الْاَعْرَافِ وَالشُّعَرَا الْعُلَا

ترجمہ: مگر سات جگہ ہشام کیلئے کوئی خلف نہیں ہے، سورۃ مریم میں، اعراف کے دونوں کلموں میں اور عالیشان سورۃ شعراء میں۔

(۱۹۸) اَئِنَّكَ اَئِفْكًا مَّعًا فَوْقَ صَادِهَا ۱٦ وَفِي فُصِّلَتْ حَرْفٌ وَّبِالْخُلْفِ سُهِّلَا

ترجمہ: اَئِنَّكَ اَئِفْكًا میں کہ دونوں سورۃ صاد سے اوپر والی سورۃ صافات میں واقع ہیں، اور ایک کلمہ سورۃ فصلت میں ہے، جس میں خلف کے ساتھ تسہیل کی گئی ہے۔

﴿ النحو والعربية ﴾

جمع اجتماع کے معنی میں ہے۔ حُجَّةٌ ای ذُو حُجَّةٍ وَفِي سَبْعَةٍ کی تقدیر وَمَدُّكَ فِي سَبْعَةٍ بِمَرْيَمٍ، سبعة سے بدل فَوْقَ صَادِهَا ای فِي سُوْرَةٍ فَوْقَ صَادِهَا۔

توضیح: مطلب یہ ہے، کہ سات کلمات میں ہشام کیلئے خلف نہیں بلکہ صرف ادخال الف ہے۔

(۱) سورۃ مریم کے ءَ اِذَا مَامِتُّ۔ (۲) ءَ اِنَّكُمْ لَتَأْتُوْنَ، ءَ اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا دونوں سورۃ اعراف میں، ءَ اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا سورۃ شعراء میں، اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ اور اَئِفْكًا اٰلِهَةً دونوں صافات میں، اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ سورۃ فصلت۔ وبالخلف سُهِّلَا سے یہ نکلا کہ ہشام کیلئے تحقیق و تسہیل میں فصلت میں اختلاف ہے، ہشام دوسرا ہمزہ مکسور ہو تو سوائے اس ایک کلمہ کے کہیں بھی تسہیل نہیں کرتے۔

(۱۹۹) وَاٰئِمَّةً م بِالْخُلْفِ قَدْمَدَّ وَحْدَهُ ۱۷ وَسَهِّلْ سَمَا وَصْفًا وَفِي النَّحْوِ اُبْدِلَا

ترجمہ: اور لفظ اَئِمَّةً میں ہشام نے خلف کے ساتھ ادخال الف کیا ہے، اس حال میں کہ وہ ہشام اکیلے ہیں۔ اور تو سَمَا والے نافع، مکی، بصری کیلئے دوسرے ہمزہ کی تسہیل کر یہ تسہیل صفت کے اعتبار سے بلند ہوگئی ہے، اور نحو (کے قیاس) میں یہ دوسرا ہمزہ یاء سے بدلا گیا ہے (باقی قرأ کیلئے دوسرے ہمزہ کی تحقیق بلا ادخال ہے، اس میں چار قرأتیں ہوئیں۔

(۱) ہشام کیلئے دوسرے ہمزہ کی تحقیق مع ادخال۔ (۲) ہشام کی دوسری وجہ تحقیق بلا ادخال۔ (۳) سَمَا کیلئے دوسرے ہمزہ کی تسہیل بلا ادخال۔ (۴) ابن ذکوان وکوفیین کیلئے تحقیق بلا ادخال۔ نحاۃ کے ہاں یاء سے ابدال

ہمارے طریق پرنہیں، لہٰذا اس پرعمل نہیں۔

(۲۰۰) وَمَدُّکَ قَبْلَ الضَّمِّ لَبّٰی حَبِیْبُهٗ ۱۸ بِخُلْفِهِمَا بَرًّا وَّجَآءَ لِیَفْصِلَا

ترجمہ: اور تیرا ضمہ والے ہمزہ سے قبل ادخال الف ہشام وبصری کیلئے خلاف کے ساتھ اور قالون کیلئے بلاخلاف اطاعت کرنے والے کو لبیک کہا ہے، اور یہ مد اس لئے آیا ہے، کہ دو ہمزوں میں جدائی کردے۔

(۲۰۱) وَفِیْ اٰلِ عِمْرَانٍ رَّوَوْا لِهِشَامِهِمْ ۱۹ کَحَفْصٍ وَّفِی الْبَاقِیْ کَقَالُوْنَ وَاعْتَلٰی

ترجمہ: اوران ناقلین نے ان کے ہشام کیلئے ''آل عمران ۲'' کے ءَاُنَبِّئُکُمْ میں حفص کی طرح تحقیق بلاادخال اور باقی دوکلموں ءَاُنْزِلَ " صٓ ۱" ءَاُلْقِیَ " قمر ۲'' میں قالون کی طرح (تسہیل مع ادخال) نقل کیاہے۔ اور یہ وجہ بلند ہوگئی ہے۔

﴿ النحووالعربیۃ ﴾

شعر ۱۷: بِالْخُلْفِ، مَدًّا مقدر کی صفت۔ وَحْدَهٗ منفرداً کے معنی میں حال ہے۔ بَرًّا بَارًّا ای مُوَافِقًا وَمُطِیْعًا لَبّٰی کے فاعل سے مفعول ہے۔

توضیح: جب دوسرا ہمزہ مضموم ہو تو اس طرح کے کل تین کلمات قرآن میں پائے جاتے ہیں۔ اَؤُنَبِّئُکُمْ "آل عمران ۲" ءَاُنْزِلَ "صٓ" ءَاُلْقِیَ " قمر ۲" چوتھا ءَاُشْهِدُوْا صرف نافع کی قرأت پر دوہمزے ہیں۔

ان میں (۱) ہشام کی تین قرأتیں ہیں۔ (۱) تینوں میں تحقیق بلاادخال جو زیادات میں سے ہے۔ (۲) تینوں میں تحقیق مع ادخال اَؤُنَبِّئُکُمْ میں دانی نے ابوالفتح سے پڑھاہے۔ (۳) اَؤُنَبِّئُکُمْ میں تحقیق بلاادخال اور باقی دو میں تسہیل مع ادخال، یہ وجہ دانی نے ابوالحسن سے پڑھی ہے۔

(۲) بصری کیلئے تینوں میں دو وجوہ۔ (۱) تسہیل بلاادخال۔ (۲) تسہیل مع ادخال ثانی زیادات قصیدہ سے ہے۔

(۳) قالون تینوں میں تسہیل مع ادخال اور ءَاُشْهِدُوْا " زخرف ۲'' میں تسہیل مع ادخال وتسہیل بلاادخال اس کو زخرف میں بیان کیا ہے۔

(۴) ورش کے لئے چاروں میں اور مکی کیلئے تینوں میں تسہیل بلاادخال۔ (۵) ابن ذکوان اور کوفیین کیلئے تینوں میں

تحقیق بلاادخال ۔

ہمزتین فی کلمۃ میں تسہیل وادخال وقراأت کا خلاصہ

(۱) قالون تینوں قسموں میں دوسرے ہمزہ کی تسہیل مع ادخال، اور ءَ اُشْهِدُوْا میں تسہیل بلاادخال بھی ہے مگر تین کلمات اَ ئِمَّةَ ، ءَ اٰمَنْتُمْ ، ءَ اٰلِهَتُنَا میں ادخال الف نہیں۔

(۲) ابوعمرو بصری پہلی اور دوسری قسم میں ہر جگہ تسہیل مع ادخال اور تیسری قسم میں تسہیل مع ادخال اور بلاادخال دونوں، ان کے لئے بھی یہ تین کلمات مستثنیٰ ہیں۔

(۳) ابن ذکوان، عاصم، حمزہ، کسائی تینوں کیلئے تینوں قسموں میں سب جگہ تحقیق بلاادخال، البتہ ءَ اَعْجَمِیٌّ میں حفص کیلئے تسہیل بلاادخال اور ءَ اٰمَنْتُمْ ، ءَ اٰلِهَتُنَا ، ءَ اَعْجَمِیٌّ ، ءَ اَنْ كَانَ میں ابن ذکوان کیلئے تسہیل بلاادخال۔

(۴) ابن کثیر کیلئے تینوں قسموں میں تسہیل بلاادخال، البتہ قنبل کیلئے فِرْعَوْنُ وَ اٰمَنْتُمْ اور اَلنُّشُوْرُ وَاٰمِنْتُمْ وصلاً واؤ سے ابدال اور دوسرے کی تسہیل۔

(۵) ورش کیلئے پہلی قسم میں دو وجوہ۔ (۱) دوسرے کی تسہیل بلاادخال۔ (۲) اور دوسرے کا ابدال اور اٰلِذْ ، اٰمِنْتُمْ میں صرف قصر، اور باقی کلمات میں بعد کے سکون کی وجہ سے طول جیسے اَنْذَرْتَهُمْ اور ءَ اٰمَنْتُمْ ءَ اٰلِهَتُنَا ، اور دوسری و تیسری قسم کے تمام کلمات میں صرف تسہیل بلاادخال۔

(۶) ھشام کیلئے پہلی قسم میں ہر جگہ دو وجوہ۔ (۱) تحقیق مع ادخال۔ (۲) تسہیل مع ادخال، البتہ ءَ اَنْ كَانَ (ن) میں صرف تسہیل مع ادخال اور ءَ اٰلِهَتُنَا اور ءَ اٰمَنْتُمْ میں تسہیل بلاادخال۔
اور دوسری قسم میں سے پانچ کلمات میں جو سات جگہ آئے ہیں، صرف تحقیق مع ادخال اور اَئِنَّكُمْ (سورۃ فصلت) والے میں تحقیق و تسہیل مع ادخال۔ یہ سات کلمات شعر نمبر ۱۵، ۱۶ میں بیان ہو چکے ہیں، دیکھ لیں اور اس قسم کے باقی کلمات جو سات ہیں، اور سولہ جگہ آئے ہیں، ان میں دو وجوہ۔ (۱) تحقیق مع ادخال۔ (۲) تحقیق بلاادخال ہے۔ اَ ئِنَّكُمْ (انعام ونمل) ءَ اِلٰهٌ ، اَ ئِمَّةً ، ءَ اِنَّكَ ، ءَ اِنْ ذُكِّرْتُمْ ، ءَ اِنَّا لَتَارِكُوْا ، ءَ اِذَا مِتْنَا۔ اور استفہام مکرر میں سے جن کلمات میں ان کے لئے دو ہمزہ ہیں، ان سب میں نظم و تیسیر کی رُو سے تو دونوں ہمزوں میں تحقیق مع ادخال ہے، اور یہی جمہور کا مذہب ہے، اور اہل مشرق و مغرب بھی اسی پر ہیں۔ البتہ نشر میں دونوں وجوہ بیان کی گئی ہیں، تحقیق مع ادخال و تحقیق بلاادخال۔ علی ضباع ارشاد المرید میں فرماتے ہیں، کہ ہمارا عمل بھی دونوں وجوہ پر ہیں، اور تیسری قسم کے تینوں کلمات میں ہشام کی وجوہ شعر ۱۸، ۱۹، کی توضیح میں بیان ہو چکی ہے۔

یہ باب دو قطعی ہمزوں کے دو کلموں میں جمع ہونے کے بیان میں ہے

(۲۰۲) وَاَسْقَطَ الْاُوْلٰى فِىْ اتِّفَاقِهِمَا مَعًا ۱ اِذَا كَانَتَا مِنْ كِلْمَتَيْنِ فَتَى الْعَلَا

ترجمہ: اور ابو عمرو بصری نے جب دو ہمزہ دو کلموں میں جمع ہوں، اس حالت میں کہ وہ دونوں متفقتین (یکسانیت والے) ہوں تو پہلے ہمزہ کو ساقط (حذف) کیا ہے۔

(۲۰۳) كَجَا اَمْرُنَا مِنَ السَّمَا اِنَّ اَوْلِيَا ۲ اُولٰئِكَ اَنْوَاعُ اتِّفَاقٍ تَجَمَّلَا

ترجمہ: جیسے جَآءَ اَمْرُنَا اور مِنَ السَّمَاءِ اِنَّ اور (تیسری قسم کی مثال) اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ (یہ پورے قرآن میں ایک ہی کلمہ ہے) یہ اتفاق حرکت کی قسمیں خوبصورت بنادی گئی ہیں۔

(۲۰۴) وَقَالُوْنُ وَالْبَزِّىُّ فِى الْفَتْحِ وَافَقَا ۳ وَفِىْ غَيْرِهٖ كَالْيَا وَكَالْوَاوِ سَهَّلَا

ترجمہ: اور قالون و بزی نے فتحہ والے ہمزہ کے حذف میں (بصری) کی موافقت کی ہے، اور اس کے سوا باقی دو صورتوں میں دونوں نے یاء اور واو کی مانند تسہیل کی ہے۔

(۲۰۵) وَبِالسُّوْءِ اِلَّا اَبْدَلَا ثُمَّ اَدْغَمَا ۴ وَفِيْهِ خِلَافٌ عَنْهُمَا لَيْسَ مُقْفَلَا

ترجمہ: اور بِالسُّوْٓءِ اِلَّا دونوں (قالون و بزی) نے ابدال و ادغام کیا ہے، اور اس میں خلف ہے جو دونوں سے مروی ہے، اور قفل لگایا ہوا (مسدود و ممنوع) نہیں ہے۔

النحو والعربیة

فِىْ اِتِّفَاقِهِمَا اور كَانَتَا کی ضمیر اَلْهَمْزَتَيْنِ کیلئے ہے۔ مَعًا فِىْ اِتِّفَاقِهِمَا حال کی تاکید ہے۔
تَجَمَّلَا جمال سے تَزْيِيْنٌ۔ بِالسُّوْءِ مفعول بہ ہے۔ عَنْهُمَا خلاف سے متعلق ہے۔

توضیح: دو ہمزے دو کلمہ میں ہوں اور دونوں کی حرکت یکساں ہوں۔ یعنی (۱) دونوں مفتوحتین جیسے جَآءَ اَمْرُنَا یہ اٹھارہ جگہ ہیں۔ (۲) دونوں مکسورتین جیسے مِنَ السَّمَآءِ اِنَّ یہ انیس ۱۹ جگہ آئے ہیں۔ (۳) مضمومتین جیسے اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ یہ صرف ایک جگہ آیا ہے۔ ان کو متفقتین کہتے ہیں، ان میں (۱) ابو عمرو بصری پہلے ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔ (۲) قالون و بزی نے مفتوحتین میں پہلے کو بصری کے موافق حذف کیا ہے اور دوسری

دوقسموں میں پہلے ہمزہ کی مکسورتین میں یاء کی مانند اور مضمومتین میں واؤ کی مانند تسہیل کی ہے اور ایک کلمہ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا میں پہلے کا ابدال وادغام بِالسُّوِّ اِلَّا اور دوسری وجہ اول ہمزہ کی یاء کی مانند تسہیل مد وقصر کے ساتھ۔ (۳) ورش وقنبل دوسرے ہمزہ کی تسہیل اور ابدال کرتے ہیں، اسے شعر نمبر ۵ میں بیان فرمارہے ہیں۔ (۴) باقی قراء شامی کوفیین تحقیق سے پڑھتے ہیں، البتہ حمزہ اور ہشام کی وقفاً تخفیف کو ان کے باب میں بیان فرمائیں گے۔

متفقتین کے دوسرے ہمزہ کی تخفیف

(۲۰۶) وَالْاُخْرٰى كَمَدٍّ عِنْدَ وَرْشٍ وَّقُنْبُلٍ　۵　وَقَدْ قِيْلَ مَحْضُ الْمَدِّ عَنْهَا تَبَدَّلَا

ترجمہ: اور (تینوں قسموں میں) ورش وقنبل کے نزدیک دوسرا ہمزہ (الف، یاء، واؤ) مدہ کی مانند ہے (یعنی فتحہ والے کو الف، کسرہ والے کو یاء، ضمہ والے کو واؤ کی مانند تسہیل سے پڑھتے ہیں) اور بے شک یہ بھی کہا گیا ہے، کہ خالص حرف مد اس ہمزہ کے بدلہ میں آ گیا ہے (یعنی تینوں قسموں میں دوسرے ہمزہ کا الف، واؤ، یاء مدہ سے ابدال بھی یہ دونوں حضرات کرتے ہیں)۔

(۲۰۷) وَفِىْ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ وَّالْبِغَآءِ اِنْ لِّوَرْشِهِمْ　۶　بِيَآءٍ خَفِيْفِ الْكَسْرِ بَعْضُهُمْ تَلَا

ترجمہ: اور بعض ناقلین نے ورش کے لئے هٰٓؤُلَآءِ اِنْ "بقرہ۴" اور عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ "نور۴" میں (دوسرے ہمزہ کو) ایسی یاء (متحرک) سے پڑھا ہے جو خفیف کسرہ والی ہے (یعنی کسرہ کاملہ سے نہ کہ اختلاس سے، اس لئے کہ یاء کا کسرہ ہمزہ کے کسرہ کے مقابلہ میں خفیف ہے، یعنی هٰٓؤُلَآءِ يِنْ ، عَلَى الْبِغَآءِ يِنْ پڑھتے ہیں)۔

(۲۰۸) وَاِنْ حَرْفُ مَدٍّ قَبْلَ هَمْزٍ مُّغَيَّرٍ　۷　يَجُزْ قَصْرُهٗ وَالْمَدُّ مَازَالَ اَعْدَلَا

ترجمہ: اور کسی کلمہ میں حرف مد ہمزہ مغیرہ سے پہلے واقع ہو رہا ہو، تو اس حرف مد کا قصر سے پڑھنا بھی جائز ہے، اور مد کرنا ہمیشہ درست تر ہے، یعنی ہمزہ میں تسہیل یا حذف یا ابدال سے تغیر ہو تو ناظمؒ ودانیؒ کی رائے پر پہلے مد پھر قصر ہوگا۔ اور محققؒ کی رائے پر حذف کی صورت میں اول قصر پھر مد اور تسہیل کی صورت میں اول مد پھر قصر اور عمل بھی اسی پر ہے۔

﴿ النحووالعربيه ﴾

شعر ۵: وَ الاخرٰی کَمَدّ مبتداءوخبر عِندَ خبر کیلئے ظرف ہے ۔ اور مَحضُ المدّ مبتداء۔ تَبَدَّلَا اس کی خبر ہے۔ عنها تبدّلا سے متعلق ہے،اور ضمیر دوسرے ہمزہ کیلئے ہے۔

شعر۶: اَعْدَلَا مِنَ الْعَدَالَةِ اسم تفضیل۔ وهی الاستقامه قوی مضبوط کے معنی میں۔

توضیح: ورش وقنبل دوسرے ہمزہ کی تخفیف تسہیل وابدال سے کرتے ہیں۔ابدال کی صورت میں اگر دوسرے ہمزہ کا مابعد متحرک ہوتو مدمیں صرف قصر ہوگا،جیسے جَآ ءَ اَحَدٌ اوراگر مابعد ساکن ہوتو مدطویل ہوگا جیسے جَآ ءَ آ مُرُنَا ، مِنَ السَّمَآ ءِ يْنْ كُنْتُمْ اورورش کیلئے اگرنقل کی وجہ سے ساکن متحرک ہوجائے تو اصل پر اعتبار کرتے ہوئے قصر کیا جائے گا۔اوراس طرح کے تین ہی کلمات قرآن میں آئے ہیں۔

(۱) عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ (اَلْبِغَاءِ يْنَ رَدْنَ)۔ (۲) لِلنَّبِیِّ اِنْ اَرَادَ (لِلنَّبِیِ ءِ يْنَ رَادَ) (۳) مِنَ النِّسَآ ءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ (اَلنِّسَاءِ يِنِ اتَّقَيْتُنَّ۔ نیزورش هٰؤُلَآ ءِ اِنْ كُنْتُمْ اور عَلَى الْبِغَآ ءِ نْ اَرَدْنَ میں تیسری وجہ یاء کے کسرہ سے بھی پڑھتے ہیں، هٰؤُلَآ ءِ يِنْ، اَلْبِغَآ ءِ يِنْ رَدْنَ۔

نوٹ: اول ہمزہ میں تخفیف کرنے والے ثانی کوتحقیق سے اور ثانی میں تخفیف کرنے والے اول کوتحقیق سے پڑھتے ہیں،اورقالون،بزی،بصری،ورش وقنبل کے ماسواسب قرأ تحقیق سے پڑھتے ہیں۔

دوہمزہ مختلف الحرکات دوکلموں میں ہوں جو پانچ ہی صورتیں قرآن مجید میں پائی گئی ہیں،ان میں دوسرے کی تخفیف صرف سماوالے کرتے ہیں۔

(۲۰۹) وَتَسْهِيلُ الْاُخْرٰى فِى اخْتِلَافِهِمَا سَمَا　۸　تَفِىءَ اِلٰى مَعْ جَاءَ اُمَّةً اُنْزِلَا

ترجمہ: اوردونوں ہمزوں کے مختلف الحرکت ہونے کی صورت میں سماوالے نافع،مکی،بصری کیلئے دوسرے ہمزہ کی تخفیف بلندہوگئی ہے،جیسے تَفِیٓ ءَ اِلٰی مَعْ جَآءَ اُمَّةٍ ان کی مثال قرآن میں نازل کی گئی ہے

(۲۱۰) نَشَاءُ اَصَبْنَا وَالسَّمَاءِ اَوِائْتِنَا　۹　فَنَوْعَانِ قُلْ كَالْيَا وَكَالْوَاوِ سُهِّلَا

ترجمہ: جیسے نَشَآءُ اَصَبْنَا وَالسَّمَآءِ اَوِئْتِنَا پس تو کہہ دے کہ پہلی دوقسموں (مکسور بعدالمفتوح مضموم بعدالمفتوح) کالیاءاورکالواؤتسہیل کی گئی ہے۔

(۲۱۱) وَنَوْعَانِ مِنْهَا اُبْدِلَا مِنْهُمَا وَقُلْ ۱۰ يَشَآءُ اِلٰى كَالْيَاءِ اَقْيَسُ مَعْدِلَا

ترجمہ : اور دوسری دو قسموں (مفتوح بعد المضموم مفتوح بعد المکسور) میں واؤ اور یاء سے ابدال کیا گیا ہے۔ اور تو کہہ دے کہ، يَشَآءُ اِلٰى (اول مضموم ثانی مکسور) میں تسہیل کالیاء زیادہ قرین قیاس ہے از روئے انصاف کے۔

(۲۱۲) وَعَنْ اَكْثَرِ الْقُرَّاءِ تُبْدَلُ وَاوُهَا ۱۱ وَكُلٌّ بِهَمْزِ الْكُلِّ يَبْدَاُ مُفَصِّلَا

ترجمہ: اور اکثر قرأ سے يَشَآءُ اِلٰى کا دوسرا ہمزہ اپنے واؤ سے بدلا جاتا ہے، اور تمام قرأ تمام صورتوں میں ابتداء کے وقت واضح طور پر ہمزہ ہی سے ابتداء کرتے ہیں، یعنی يَشَآءُ اِلٰى میں کل تین وجوہ ہوتی ہیں۔

(۱) قیاس کے زیادہ موافق یاء کی مانند تسہیل، یہ اہل بغداد سے ہے۔

(۲) دوسرے ہمزہ کا واؤ مکسورہ سے ابدال، یہ سماعی ہے اور اکثر قرأ کا مذھب ہے۔

(۳) دوسرے ہمزہ کی واؤ کی مانند تسہیل جو اَقْيَسُ سے سمجھی گئی ہے، یہ اخفش کا مذھب ہے مگر نشر کی تحقیق پر صحیح نہیں۔

نوٹ: جب دوسرے کلمہ سے ابتداء کی جائے گی تو ان آٹھوں قسموں میں تمام قرأ تخفیف کرنے والے بھی اور تحقیق کرنے والے بھی ہمزہ محققہ سے ابتداء کریں گے۔

﴿ النحووالعربية ﴾

شعر۸: فِىْ تسہیل سے متعلق ہے۔ تَفِيْ ءَ اِلٰى هِىَ مقدر کی خبر ہے۔ اَىْ هِىَ كَتَفِيْ ءَ وَمَا بَعْدَهٗ اُنْزِلَا معترضہ۔ کالیاء وکالواؤ فاعل سے حال ہے۔ اُبْدِلَا کی ضمیر یاء اور واؤ کے لئے ہے۔ منها نوعان کیلئے، ای من همزةٍ نوعين ۔ يُبْدَا بنسبت وقف ہمزہ الف سے تبدیل ہوا۔

توضیح: دو ہمزہ مختلف الحرکات کی پانچ صورتیں ہیں، سا والے دوسرے میں تخفیف کرتے ہیں۔

(۱) اول مفتوح ثانی مکسور جیسے تَفِيْ ءَ اِلٰى ثانی کی تسہیل کالیاء۔ (۲) اول مفتوح ثانی مضموم جیسے جَآءَ اُمَّةً ثانی کی تسہیل کالواؤ۔ (۳) اول مضموم ثانی مفتوح جیسے نَشَآءُ اَصَبْنَا ثانی ہمزہ کو اول کی حرکت کے مطابق واؤ مفتوحہ سے بدل کر پڑھتے ہیں، نَشَآءُ وَصَبْنَا۔ (۴) اول مکسور ثانی مفتوح جیسے اَلسَّمَآءِ اَوِ ئْتِنَا دوسرے کو یاء مفتوحہ سے بدلتے ہیں، اَلسَّمَاءِ يَوِئْتِنَا۔ (۵) اول مضموم ثانی مکسور يَشَآءُ اِلٰى اس میں دو وجوہ ہیں۔ (۱) دوسرے ہمزہ کی یاء کی مانند تسہیل۔ (۲) دوسرے ہمزہ کا واؤ مکسورہ سے ابدال يَشَآءُ وِلٰى۔ تیسری وجہ جو اَقْيَسُ سے سمجھی گئی ہے، دوسرے کی تسہیل کالواو، یہ اخفش کا مذھب ہے، اور صاحب نشر فرماتے ہیں، کہ یہ نقلاً بھی صحیح

نہیں اور عملاً بھی ناممکن ہے۔

ابدال وتسہیل کی تعریف

(۲۱۳) وَالْاِبْدَالُ مَحْضٌ وَّالْمُسَهَّلُ بَيْنَ مَا ١٢ هُوَ الْهَمْزُ وَالْحَرْفِ الَّذِيْ مِنْهُ اُشْكِلَا

ترجمہ: اور ابدال ہمزہ کا خالص حرف علت بنادینا ہے، اور تسہیل اس حرف کے درمیان ہے کہ وہ ہمزہ ہے اور اس حرفِ (علت) کے (درمیان ہے) جس (کی جنس) سے وہ ہمزہ حرکت دیا گیا ہے۔

﴿ النحووالعربية ﴾

مَحْضٌ اَیْ ذوحرفٍ خالصٍ مبتداء کی خبر ہے، خالص حرف علت بنادینا۔ اَلْمسهَّل مبتداء مصدر میمی۔ اُشْكِلَا ، اَشكلته بالهمزة أزلت عند الاشكال التباس کی اشکال کو زائل کردیا، اُشْكِلَا کی ضمیر ہمزہ کیلئے ہے۔

توضیح: چونکہ ناظمؒ نے ابدال وتسہیل کے الفاظ کو اس باب میں جگہ جگہ استعمال کیا ہے اس لئے آخر میں ان کی تعریف کردی کہ ابدال، حروف علت، الف، واؤ، یاء سے بدلنے کو کہتے ہیں، واؤ ۔ یاء مدہ سے، یا واؤ یاء متحرک سے، جیسے يَشَآءُ وِلِی ، اَلسَّمَآءِ يَو تُتِنَا اور جَآءَ احَدٌ ، يالْمُوْنَ اور تسہیل ہمزہ کو ہمزہ اور اس کی حرکت کے موافق حروف مدہ کے مابین نرمی سے پڑھنے کو کہتے ہیں، ہمزہ والف کے مابین تسہیل کالاالف ہمزہ وواؤ کے مابین تسہیل کالواو اور ہمزہ ویاء کے مابین تسہیل کالیاء اس طرح کہ ہمزہ حروف مدہ سے بدلنے بھی نہ پائے اور کامل تحقیق سے بھی ادا نہ ہو، اس کی صحیح ادائیگی استاذ سے سیکھی جائے۔

بَابُ الْهَمْزِ الْمُفْرَدِ

(۲۱۴) اِذَا سَكَنَتْ فَآءً مِّنَ الْفِعْلِ هَمْزَةٌ ١ فَوَرْشٌ يُرِيْهَا حَرْفَ مَدٍّ مُّبَدِّلَا

ترجمہ: جب فعل کے فاء کلمہ میں ہمزہ ساکن ہو تو ورش اس کو حرف مد میں دکھاتے ہیں، اس حال میں کہ وہ (فاء فعل کے ہمزہ ساکنہ کو سب کلمات میں) بدلنے والے ہیں۔

(۲۱۵) سِوٰى جُمْلَةِ الْاِيْوَاءِ وَالْوَاوُ عَنْهُ اِنْ ٢ تَفَتَّحَ اِثْرَ الضَّمِّ نَحْوُ مُؤَجَّلَا

ترجمہ: سوائے الایواء کے مادہ کے (تمام کلمات کے جیسے تُؤْوِىْ ، مَاْوٰى ، فَاْوٗ) اور اگر یہ (فاء کلمہ کا ہمزہ) ضمہ کے بعد فتحہ والا ہو، تو ان ورش سے واؤ منقول ہے، اور اس کی مثال مُؤَجَّلَا کی طرح ہے۔

﴿ النحووالعربية ﴾

اَلْمُفْرَدُ ، اَلَّذِیْ لَمْ یَجْتَمِعْ مَعَ هَمْزٍ اٰخَرَ بِخِلَافِ الْبَابَیْنِ الْمُتَقَدِّمَیْنِ ۔ ھمز اسم جنس ہے، تاء کا حذف اس وجہ سے اولیٰ ہے۔ فـآءً ھمزۃٌ سے حال ہے۔ مِن الفعل فاء کی صفت ہے۔ یُرِیْهَا قلبی رویت بمعنی یُعلِمُ اوراس کے تین مفعول آتے ہیں، تقدیر یوں ہوگی یُـعْـلِمُكَ وَرْشٌ اَنَّ هٰذِهِ الْهَمْزَةَ حَرْفُ مَدٍّ ۔ بَدَّلَ ، یُبَدِّلُ ، اور اَبْدَلَ ، یُبْدِلُ ہم معنی ہیں۔ مُوَّجَّلَا کا لقب حکائی ہے۔

توضیح: ہمزہ کی تخفیف چار طرح سے ہوتی ہے (۱) تسہیل بین بین (۲) حذف واسقاط (۳) ابدال (۴) نقل۔ اس سے پہلے کے ابواب میں تسہیل، حذف، ابدال کا بیان تھا، اس باب میں نقل حرکت کا بیان ہے نیز سابقہ ابواب میں دو ہمزوں کی تخفیف کا بیان تھا اوراس باب میں اور بعد کے دو ابواب میں زیادہ تر ایک ہمزہ کی تخفیف کا بیان ہے، چنانچہ ناظم فرماتے ہیں کہ (۱) اگر فعل کے فاء کلمہ کا ہمزہ ساکن ہو تو ورش حروف مدہ سے اس کے ماقبل کی حرکت کے موافق ابدال کرتے ہیں، جیسے یَاْلَمُوْنَ ، یُؤْمِنُوْنَ ، اَلَّذِی اوْتُمِنَ فِی السَّمٰوٰتِ ائْتُوْنِیْ ، اور بِئْرٍ ، بِئْسَ ، الذِّئْبُ میں اگر چہ ہمزہ عین کلمہ کا ہے، پھر بھی ورش ابدال کرتے ہیں، البتہ اِیْوَا کے مادہ کے الفاظ کا ابدال نہیں کرتے، جو تُـؤْوِیْ ، مَـاْوٰی ، فَـاْوٗ ، مَـاْوَاکُمْ مَـاْوَاهُمْ ، مَاْوَاهُ ، تُؤْوِیْهِ ، وغیرہ جس طرح بھی آئیں۔

(۲) وہ ہمزہ متحرکہ مفتوحہ جو فاء فعل میں ضمہ کے بعد ہو، اس کو واؤ مفتوحہ سے بدلتے ہیں جیسے مُـوَجَّلًا یُـوَدِّہٖ ، مُوَذِّنٌ ، یُوَخِّرُهُمْ ۔ فاکلمہ کی شرط سے نکل آیا کہ فُؤَادَكَ ، بِسُؤَالِ ، هُزُوًا ، كُفُوًا میں ابدال نہیں ہوگا ، کہ عین کلمہ اور لام کلمہ میں ابدال نہیں کرتے، اور ضمہ کے بعد فتحہ والا ہمزہ کی شرط سے مَـآرِبُ ، فَـاَذَّنَ وغیرہ نکل گئے، کہ یہ ضمہ کے بعد نہیں۔

نوٹ: فَـآءً مِّنَ الْـفِـعْـلِ سے فاء ، عین ، لام وزن والا فعل مراد ہے نہ کہ وہ فعل جو کلمہ کی قسم اسم فعل حرف ہے، ورنہ اسموں میں ابدال ناجائز ہوجائے گا۔ یعنی اسم ہو کہ فعل، فاء کلمہ کا ہمزہ ساکن ہو جو حروف اٰتَیْــــــنَ مَـــوُفٌ کے سات حروف کے بعد ہو، اتین میں ہمزہ سے مراد وصلی ہمزہ کے بعد ہونا ہے اور میم سے اسم فاعل واسم مفعول کا میم مراد ہے۔

(۲۱۶) وَیُـبْـدَلُ لِـلْـسُّـوسِـیِّ كُـلُّ مُـسَـكَّـنٍ ۳ مِـنَ الْـهَـمْـزِ مَـدًّا غَیْـرَ مَـجْـزُوْمٍ نُ اهْـمِلَا

ترجمہ: اورسوسی کیلئے ہرایک ہمزہ ساکنہ حرف مدسے بدلا جاتا ہے،سوائے اس مجزوم کے جوجدا کردیا گیا ہے ۔

(۲۱۷) تَسُـؤْ وَنَشَـا سِـتٌّ وَّعَشْـرٌ يَّشَـاْ وَمَـعْ ۴ يُهَيِّءْ وَنَنْسَـاْهَـا يُنَبَّـاْ تَكَمَّلَا

ترجمہ: (یعنی سوائے ایسے) تَسُؤْ اور نَشَاْ کے جو چھ ہیں (دونوں تین تین جگہ آئے ہیں) اور سوائے يَشَاْ کے (دس کلمات کے) اور سوائے اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ کے جو يُهَيِّءْ اور نَنْسَاْهَا کے ساتھ ہے، اور يُنَبَّاْ پر یہ مجزوم کی قسم مکمل ہوگئی ہے۔

نوٹ: اس کے بعد پانچ فعلوں میں ہمزہ کا سکون کوفیین کی رائے پر امر کا سکون بھی جزمی کہلاتا، اور بصریین اسے بنائی کہتے ہیں۔

(۲۱۸) وَهَيِّـئْ وَاَنْبِـئْهُـمْ وَنَبِّـئْ بِـاَرْبَـعٍ ۵ وَاَرْجِـئْ مَـعًـا وَّاقْـرَاْ ثَلٰثًـا فَحَصِّلَا

ترجمہ: اورسوائے هَيِّءْ اور اَنْبِئْهُمْ کےاور نَبِّىءْ جوچارجگہ واقع ہوا ہے، اورسوائے اَرْجِىءْ کے اس حالت میں کہ یہ دوبل کرآئے ہیں، اورسوائے اِقْـرَاْ کے اس حالت میں کہ تین جگہ ہے، پس تو (اس بنائی سکون والے گیارہ کلمات کو قرآن مجید کی آیات میں) ضرور حاصل کرلے۔

(۲۱۹) وَتُـؤْوِي وَتُـؤْوِيـهِ اَخَفُّ بِهَـمْـزِهٖ ۶ وَرِئْيًـا بِتَـرْكِ الْهَمْـزِ يُشْبِـهُ الْاِمْتِلَا

ترجمہ: اورسوائے تُؤْوِىْ اور تُؤْوِيْهِ کے یہ اپنے ہمزہ کی تحقیق کے ساتھ بنسبت ابدال کے آسان ہے اور سوائے اس رِئْيًا کے یہ ابدال وادغام سے رِيًّا (سیراب کردینے والے) کے معنی کے مشابہ ہوجاتا ہے۔

(۲۲۰) وَمُؤْصَـدَةٌ اَوْصَـدْتُّ يُشْبِـهُ كُـلُّـهٗ ۷ تَخَيَّـرَهٗ اَهْلُ الْاَدَاءِ مُعَلَّـلَا

ترجمہ: اورسوائے مُؤْصَدَةٌ کے یہ اَوْصَدْتُّ واوی کے مشابہ ہوجاتا ہے (یعنی مہموز الفاء کے بجائے مثال واوی کا شبہ ہوجاتا ہے) اس مستثنیٰ کے تمام باب کو اہل اداء نے پسند کیا ہے حالانکہ یہ علت بیان کیا ہوا ہے یعنی ابن مجاہد ، مکی ، مہدوی ، نقاش ، ابن غلبون وغیرہ نے ان پانچ قسموں کے استثنیٰ کو پسند کرلیا ہے یہ حضرات اور استثنیٰ کی علتوں کی وجہ سے تحقیق کو پسند کرتے ہیں۔

(۲۲۱) وَبَـارِئِـكُـمْ بِـالْهَـمْـزِ حَـالَ سُكُـوْنِـهٖ ۸ وَقَـالَ ابْنُ غَلْبُـوْنٍ بِيَـاءٍ تَبَدَّلَا

ترجمہ: اور بَارِئْكُمْ (کوبھی سوسی نے مستثنیٰ کیا ہے) حالانکہ یہ ہمزہ کی تحقیق کے ساتھ ہے، نیز ہمزہ کے سکون

کی حالت میں ہے (یعنی ہمزہ تو ساکن پڑھا ہے مگر ابدال نہیں کیا) اور ابن غلبون نے کہا ہے، کہ یہ ہمزہ یاء سے بدلا گیا ہے۔

﴿ النحو والعربية ﴾

شعر۳: مِنَ الْهَمْزِ مُسَكَّنٍ کا بیان ہے، اور مَدَّ يُبْدَلُ کا مفعول ہے۔ غَيْرَ استثنٰی ۔ مِنْ كُلِّ مُسَكَّنٍ مَدَّ کی صفت ۔ اُهْمِلاَ مستانفہ۔

شعر۴: تَسُؤْ وَنَشَأْ مجزوم سے بدل ہے۔ سِتٌّ کلتاهما مقدر کی صفت۔ عَشْرٌ کا معدود اس کے بعد يَشَأْ ہے۔ اسی وجہ سے يَشَأْ کی طرف مضاف ہے۔ مَعْ يُهَيِّءْ يُنَبَّأْ کی صفت ہے۔

شعر۵: وَهَيِّءْ غیر پر معطوف ہے، اَیْ غیر مجزوم وَهُوَ كذا وكذا وغیر هَيِّءْ یا هَيِّءْ اور اس کے بعد کے دونوں شعروں کے تمام کلمات مبتداء ہیں، اور اسکی خبر كُلَّهُ تَخَيَّرَهُ اَهْلُ الْاَدَاءِ حَالَ كَوْنِهٖ مستثنٰی ہے ۔ بِاَرْبَعٍ نَبِّيءْ سے حال ہے ۔ مَعًا اَیْ مَوْضِعَيْنِ مَعًا کو دو کیلئے اور جَمِيْعًا کو زیادہ کیلئے ناظمؒ استعمال کرتے ہیں۔ فَحَصِّلاَ سے بنائی سکون کے کلمات کا اقرار ختم ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

شعر۶: تُووِیْ بھی هَيِّءْ کی طرح ہے۔ كُلَّهُ اَیْ كُلُّ ذَالِكَ الْمُسْتَثْنٰی ۔ مُؤْصَدَةٌ کا عطف ماقبل پر ہے۔ اَوْصَدْتُ مفعول۔ يُشْبِهُ، اسکا فاعل ضمیر ہے، راجع ہے مُؤْصَدَةٌ کو۔ كُلَّهُ مبتداء۔ تَخَيَّرَهُ خبر۔ اَهْلُ الْاَدَاءِ اس کا فاعل اور ضمیر مفعول۔ مُعَلَّلاً حال ہے ضمیر سے۔

توضیح: شعر۳ تا ۸ سوسی کیلئے ہر ہمزہ ساکنہ کا ماقبل کی حرکت کے مطابق حرف مدہ سے ابدال کیا گیا ہے چاہے ورش کی طرح فاء کلمہ کا ہو جیسے يَاْخُذُ ، يُؤْذُوْنَ ، فِی السَّمٰوٰتِ ائْتُوْنِیْ ، عین کلمہ جیسے اَلْبَاْس ، اَلرَّاْس ، بِئْرٍ ، بِئْسَ ، لُؤْلُؤًا ۔ لام کلمہ جیسے فَادّٰرَاْتُمْ ،جِئْتَ ، شِئْتَ ، شِئْتُمْ مگر سوسی ان پانچ قسموں کے ہمزہ ساکنہ میں ابدال نہیں کرتے۔

اول: وہ مجزوم کلمات کہ جن کے ہمزہ کا سکون جزم کی وجہ سے ہو، اور یہ مندرجہ ذیل چھ کلمات ہیں۔ (۱) تَسُؤْ تین جگہ تَسُؤْهُمْ " آل عمران۱۲۰ و توبہ۵۰ " تَسُؤْكُمْ " مائدہ۱۰۱ "۔ (۲) اِنْ نَّشَاْ تین جگہ "شعراء۴، سباء۹، یٰس۴۳ "۔ (۳) يَشَاْ دس جگہ، اِيَّشَاْ سات جگہ " نساء ۱۳۳، انعام۱۳۳ ابراهیم۱۹ ، اسراء کے دو۵۴ ، فاطر۱۶ ، شوریٰ۲۴ "۔ وَمَنْ يَّشَاْ " انعام۳۹ "۔ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ " انعام۳۹ "۔ فَاِنْ يَّشَاِ

اللّٰهُ آخری دو اجتماع ساکنین کی وجہ سے مکسور پڑھے جاتے ہیں۔ وقفاً ابدال کا قاعدہ پایا جاتا ہے مگر ابدال نہیں ہوتا۔

(۴) اَوْ نَنْسَأْهَا " بقرہ ۱۳ " مکی ، بصری کی قرأت ہمزہ سے ہے، دوسری قرأت نُنْسِهَا ہے۔ (۵) وَيُهَيِّئْ لَكُمْ " کہف ۲ " ۔ (۶) اَمْ لَمْ يُنَبَّأْ " نجم ۳ " ۔

دوم: یہ وہ کلمات ہیں، کہ جن میں ہمزہ کا سکون بنائی ہے اور یہ سب امر کا صیغہ ہیں، جو پانچ کلمات کل گیارہ جگہ آئے ہیں، (۱) وَ هَيِّئْ لَنَا " حجر ۴ "۔ (۲) اَنْبِئْهُمْ " بقرہ ۴ " ۔ (۳) نَبِّئْ چار جگہ " یوسف ۹ ، حجر میں ۳ ، قمر ۲ " ۔ (۴) اَرْجِئْهُ دو جگہ " اعراف ۴ ، شعراء ۱۳ "۔ (۵) اِقْرَأْ تین جگہ " اسراء ۲ "۔ " علق میں ۲ " ۔

سوم: وہ جن میں ابدال کرنے سے کلمہ ثقیل ہوجاتا ہے، یہ دو کلمہ ہیں۔ تُؤْوِيْ ، اور تُؤْوِيْهِ " احزاب ۲ ، معارج ۱ " ۔

چہارم: وہ قسم جس میں ایک معنی کا لغت دوسرے معنی کے لغت کے ساتھ ملتبس ہوجائے، وہ رِئْيًا " مریم ۵ " ہے کہ اس چیز کو کہتے ہیں جو دیکھنے میں خوشنما ہو، اس میں ابدال کے بعد ادغام ہوگا۔ اور رِيًّا رَوِيَ سے سیراب کے معنی میں ہے، اس لئے ابدال نہیں کرتے (قالون وابن ذکوان کی قرأت رِيًّا ہے)۔

پنجم: وہ قسم جس میں ایک لغت دوسرے سے مشابہ ہوجائے اور یہ ایک ہی کلمہ ہے، جو دو جگہ آیا ہے مُؤْصَدَةٌ (بلد ، ھُمَزہ) میں، یہ بصری کے ہاں آصَدَ مہموز الفاء ہے، اور دوسرے حضرات کے ہاں اَوْصَدَ مثال واوی ہے، ابدال سے یہ شبہ ہوتا کہ بصری کے ہاں بھی اَوْصَدَ ہی سے ہوگا، اس لئے ابدال نہیں کیا یہ استثنی ماہرین اور معتبر حضرات کا طریق ہے۔

شعر نمبر ۸: بَارِئْكُمْ (بقرہ ۶) دو جگہ ہے، اس کے ہمزہ میں دوری کیلئے اختلاس وسکون اور سوسی کے لئے صرف سکون ہے، ابدال کا قاعدہ پایا جاتا ہے، مگر ابدال نہیں کرتے بلکہ سکون وتحقیق سے پڑھتے ہیں، ابوالحسن طاهر بن غلبونؒ سے دانیؒ نے تیسیر میں سکون کو بیان کیا ہے، مگر محقق نے سکون عارضی کی وجہ سے فرمایا کہ ابدال پسندیدہ نہیں، لہٰذا محققین کے ہاں سوسی کیلئے ہمزہ کی تحقیق ہی ہے۔

(۲۲۲) وَوَالَاهُ فِيْ بِئْرٍ وَّفِيْ بِئْسَ وَرْشُهُمْ ۹ وَفِي الذِّئْبِ وَرْشٌ وَّالْكِسَائِيْ فَاَبْدَلَا

ترجمہ: اور ابدال میں سوسی کے ساتھ موافقت کی ہے ان کے ورش نے بِئْرٍ اور بِئْسَ میں، اور الذِّئْبِ

میں ورش اور کسائی نے بھی، پس دونوں نے ابدال کیا ہے، یعنی ورش نے اپنے اصول کے برعکس بِئْرٍ اور بِئْسَ ، الذِّئْبُ میں عین کلمہ میں سوسی کی موافقت میں ابدال کیا ہے، اور الذِّئْبُ میں سوسی کی موافقت میں کسائی نے بھی ابدال کیا ہے، حالانکہ انکا مذھب ابدال نہیں۔

(۲۲۳) وَفِي لُؤْلُؤٍ فِي الْعُرْفِ وَالنُّكْرِ شُعْبَةٌ ١٠ وَيَأْلِتْكُمُ الدُّورِي وَالْاِبْدَالُ يُجْتَلَا

ترجمه: اور لُؤْلُؤٌ معرفہ ہو یا نکرہ (ہمزہ اول کا واؤ سے ابدال کرنے) میں شعبہ نے موافقت کی ہے (یعنی مِنْهُمَاالْلُوْ لُؤٌ اور كَاَمْثَالِ الْلُوْلُؤِ اور لُوْلُؤٌ اول ہمزہ کا ابدال پڑھتے ہیں) اور يَأْلِتْكُمْ ہمزہ ساکنہ کی زیادتی اور تحقیق دوری کی قرأت ہے، اور سوسی کیلئے اس ہمزہ کا ابدال دیکھا جاتا ہے، یعنی لَا يَلِتْكُمْ کو دوری يَأْلِتْكُمْ اور سوسی يَالِتْكُمْ پڑھتے ہیں۔ اور باقی چھ قراء لَايَلِتْكُمْ ہمزہ ساکنہ کے بغیر پڑھتے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر۹: أَلَتَ يَأْلِتُ اور لَاتَ يَلِيْتُ دونوں نَقَصَ کے معنی میں ہیں۔ فَابْدَلَا میں اشارہ ہے کہ اَلذِّئْبُ اصل میں مہموز ہے۔ اَلْمَوَالَاتُ اَلْمُخَالَةُ یہاں موافقت کے معنی میں ہے، ضمیر مفعول کیلئے ہے، فاعل وَرْشُهُمْ ہے اور وَرْشٌ وَالْكِسَائِي کا اس پر عطف ہے۔ اَبْدَلَا کی ضمیر دونوں کیلئے ہے۔

شعر۱۰: وَشُعْبَةٌ کا عطف وَرْشُهُمْ پر ہے، اور يَأْلِتْكُمُ الدُّورِي مبتداء وخبر۔ وَالْاِبْدَالُ يُجْتَلَا بھی اسی طرح ہے۔

(۲۲۴) وَوَرْشٌ لِئَلَّا وَالنَّسِيءُ بِيَائِهِ ١١ وَأَدْغَمَ فِي يَاءِ النَّسِيِّ فَثَقَّلَا

ترجمه: اور ورش نے لِئَلَّا اور اَلنَّسِيءُ کو ابدال سے پڑھا ہے، اس حالت میں کہ یہ اپنی یاء کے ساتھ ہیں ، اور ادغام کیا ہے۔ اَلنَّسِيءُ کی پہلی یاء کا دوسری یاء میں، پس انہوں نے یاء کو مشدد کر دیا ہے، یعنی ورش لِيَلَّا اور اَلنَّسِيُّ پڑھتے ہیں۔

(۲۲۵) وَاِبْدَالُ اُخْرَى الْهَمْزَتَيْنِ لِكُلِّهِمْ ١٢ اِذَا سَكَنَتْ عَزْمٌ كَادَمَ اُوْهِلَا

ترجمه: اور همزتین کے دوسرے ہمزہ کا جبکہ ساکن ہو، ابدال کرنا تمام قراء کے لئے واجب وضروری ہے جیسے اٰدَمَ اور اُوْهِلَا۔

﴿النحو والعربية﴾

بِيَانِهٖ کی ضمیر کُلُّ وَاحِدٍ کی تقدیر پر لِئَلَّا اور اَلنَّسِیْءُ دونوں کیلئے ہے۔ عَزْمٌ ای ذُوعَزْمٍ کَآدَمَ مِثَالُهٗ کی خبر ہے۔ اُوْهِلَا بحذف عاطف اٰدَمَ پر معطوف ہے یا مستانفہ ہے، اور معنی یہ ہوں گے، اور یہ لفظ مثال بنانے کے لائق بنا دیا ہے، اَیْ جُعِلَ اَهْلًا لَّهٗ ۔

توضیح: شعر ۱۱، لِئَلَّا اور اِنَّمَا النَّسِیْءُ میں ورش نے قیاسی تخفیف کے موافق ہمزہ کو یاء سے بدلا ہے، اور پھر اَلنَّسِیٓءُ میں یاء کا یاء میں ادغام کیا ہے۔

شعر نمبر ۱۲: جب دو ہمزہ ایک کلمہ میں جمع ہوں اور اول متحرک ثانی ساکن ہو تو تمام قرأ ہمزہ ساکنہ کا ابدال ماقبل کی حرکت کے موافق حروف مدہ سے کرتے ہیں۔ اور اگر اول ہمزہ قطعی نہ ہو، بلکہ وصلی ہو تو ابتداء میں تو سب کے لئے ابدال ہے مگر ماقبل سے وصل کرتے ہوئے ہمزہ وصلی حذف ہو جاتا ہے، اور ہمزہ ساکنہ کا ابدال صرف ورش اور سوسی کرتے ہیں، باقی قرأ نہیں کرتے۔

ہمزہ قطعی کی مثالیں: اٰمَنَ ، اِیْمَانًا ، اُوْتِیَ کہ ان کی اصل اَءْمَنَ ، اِءْمَانًا ، اُءْتِیَ ہے، ہمزہ وصلی کی مثالیں: قَالَ ائْتِ ، قَالَ ائْتُوْنِیْ ، یَقُوْلُ ائْذَنْ لِّیْ ، اَلَّذِی اؤْتُمِنَ ۔

بَابُ نَقْلِ حَرَكَتِ الْهَمْزَةِ اِلَى السَّاكِنِ قَبْلَهَا

یہ باب ہمزہ کی حرکت ماقبل کی طرف نقل کرنے کے بیان میں ہے اس باب میں امام حمزہ کے سکتہ کو بھی شامل کیا ہے۔

(۲۲۶) وَحَرِّكْ لِوَرْشٍ كُلَّ سَاكِنٍ اٰخِرٍ　صَحِيْحٍ بِشَكْلِ الْهَمْزِ وَاحْذِفْهُ مُسْهِلَا

ترجمہ: اور تو ورش کیلئے ہر ایسے ساکن کو ہمزہ کی حرکت کے ذریعہ متحرک کر دے جو کلمہ کے آخر والا ساکن صحیح ہو، اور اس ہمزہ کو حذف کر دے، حالانکہ تو آسانی کا طریقہ اختیار کرنے والا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

حَرِّكْ ، امر۔ كُلَّ سَاكِنٍ مفعول ہے۔ اٰخِرٍ صَحِيْحٍ دونوں صفات ساکن کی ہیں بِشَكْلِ متعلق ہے حَرِّكْ کا وَاحْذِفْهُ کی ضمیر مُیّز کیلئے ہے۔ مُسْهِلَا وَاحْذِفْهُ کے فاعل سے حال ہے، اور دونوں جملے امریہ ہیں۔

توضیح: (۱) ناظمؒ نے ہمزہ کی حرکت ماقبل ساکن کو نقل کرنے اور ہمزہ کو حذف کر دینے کیلئے ورش کی قرأت میں کلمہ کے آخری حرف کے صحیح ساکن کی شرط لگائی ہے، جس سے یہ ثابت ہوا ہے کہ کلمہ کے درمیان ساکن صحیح کی حرکت کو

نقل نہیں کیا جائے گا، جیسے يَنْئَوْنَ ۔

(۲) ساکن صحیح ہو، حرف علت مدہ نہ ہو، کہ وہاں ورش مد کرتے ہیں جو باب مدوقصر میں گذر چکا ہے۔ البتہ حرف لین ساکن ہو ، تو نقل حرکت ہوگی، جیسے خَلَوِ الی شَیٰطِیْنِھِمْ ۔

(۳) تیسرے یہ کہ میم جمع بھی نہ ہو کہ اس کا صلہ ورش کیلئے ہمزہ قطعی سے قبل بیان ہو چکا ہے۔ خلاصہ یہ کہ ورش ہمزہ قطعی سے قبل ساکن منفصل جو اول کلمہ کے آخر اور ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو، ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ساکن کو متحرک پڑھتے ہیں، اور ہمزہ حذف ہو جاتا ہے، یہ ساکن اَلْ تعریف ہو جیسے فِی الْاٰخِرَۃِ ۔ عام حرف ساکن ہو مَنْ اٰمَنَ ، قَدْاَفْلَحَ ، تنوین ہو عَذَابٌ نِ اَلِیْمٌ ۔ تانیث کی تاء ہو، قَالَتِ اخْدَاھُمَا ۔ یا حروف مقطعات ہو ، الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ ۔ لین ہو، جیسے ذَوَاتَیْ اُکُلٍ ۔

(۲۲۷) وَعَنْ حَمْزَةٍ فِي الْوَقْفِ خُلْفٌ وَّعِنْدَهُ ۲ رَوَى خَلَفٌ فِي الْوَصْلِ سَكْتًا مُقَلَّلَا

ترجمہ: اور (اسی ساکن) پر وقف کرنے کی صورت میں حمزہ سے بھی خُلف ہے (یعنی نقل وعدم نقل دونوں ہیں) اور اسی کلمہ کے آخر والے صحیح ساکن میں خَلَفْ نے وصل میں سکتہ قلیلہ یعنی لطیفہ روایت کیا ہے (یعنی جس جگہ ورش نقل کرتے ہیں، اس جگہ خلف سکتہ کرتے ہیں)۔

(۲۲۸) وَيَسْكُتُ فِي شَيْءٍ وَّ شَيْئًا وَّ بَعْضُهُمْ ۳ لَدَى اللَّامِ لِلتَّعْرِيفِ عَنْ حَمْزَةٍ تَلَا

(۲۲۹) وَشَيْءٍ وَّشَيْئًا لَمْ يَزِدْ وَلِنَافِعٍ ۴ لَدَى يُونُسٍ آلْئٰنَ بِالنَّقْلِ نُقِّلَا

ترجمہ: اور یہی خلف شَیْءٌ اور شَیْئًا میں بھی وصلاً سکتہ کرتے ہیں، اور ناقلین کے بعض نے لام تعریف میں پورے حمزہ سے سکتہ پڑھا ہے، اس حالت میں کہ انہوں نے شَیْءٍ اور اَلْ پر اور کسی قسم کو زیادہ نہیں کیا۔ اور امام نافع کیلئے آلْئٰنَ سورۃ یونس میں اس حالت میں روایت کیا گیا ہے، کہ یہ نقل کے ساتھ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

عِنْدَهُ ضمیر سَاكِنٍ مذکور کیلئے ہے۔ خُلْفٌ مبتداء ہے۔ فِي الْوَقْفِ خبر۔ عَنْ حَمْزَةٍ حال۔ عِنْدَهُ ظرف ۔ مُقَلَّلًا سَكْتًا مفعول کی صفت ہے۔ يَسْكُتُ کی ضمیر فاعل خَلَفٌ کیلئے۔ عَنْ حَمْزَةٍ تَلَا کے متعلق ہے۔ لَمْ يَزِدْ کی ضمیر بَعْضُ کو راجع ہے۔ نُقِّلَا کی تشدید مبالغہ یا تکثیر کیلئے ہے۔ آلْئٰنَ مبتداء۔ نُقِّلَا خبر۔ لَدَى

يُوْنُسِ ظرف۔

توضیح: مطلب یہ ہے، کہ جن کلمات میں ورش کیلئے حالین میں نقل ہے ان سب میں حمزہ کیلئے نقل وعدم نقل دونوں ہیں جو خُلف سے ثابت ہوتی ہے، اور عمل بھی دونوں پر ہے، اور درست بھی ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ساکن منفصل جسکو مفصول بھی کہتے ہیں، جیسے قَدْ اَفْلَحَ ، قُلْ اِنْ كُنْتُمْ وغیرہ میں نقل زیادات میں سے ہے، نظم وتیسیر کے طریق کے خلاف ہے (کذا فی النشر) رہی وصل کی حالت تو اس میں صرف خلف نے سکتہ روایت کیا ہے، اور اس مفصول کے ساتھ ذواللام ، اَلْاٰخِرَةُ ، اَلْاَرْضَ اور موصول یعنی شَیْءٌ ، شَيْئًا میں خَلَفْ کا سکتہ ہے، اور خلاد نے حمزہ سے ساکن منفصل اَلْ ، شَيْءٌ میں عدم سکتہ روایت کیا ہے، اور یہ ابوالفتح کا مذھب ہے۔ اور ابوالحسن کی روایت پر دونوں کیلئے شَيْءٍ اور اَلْ پر صرف سکتہ اور قَدْ اَفْلَحَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ منفصل پر سکتہ وعدم سکتہ دونوں ، سکتہ ابوالفتح سے اور عدم سکتہ ابوالحسن سے، اور خلاد کیلئے شَيْءٍ اور اَلْ میں دونوں، سکتہ ابوالحسن سے عدم سکتہ ابوالفتح سے۔ اور ساکن منفصل پر دونوں طریق سے خلاد کا صرف عدم سکتہ۔ ناظمؒ نے انہی دو طریق کو اپنے اشعار میں یوں بیان فرمایا ہے۔ وَعِنْدَهُ رَوَى خلف سے ساکن منفصل اور ذوالللام (اَلْ) میں وصلاً سکتہ اور ویسکت فی شيء میں موصول کا سکتہ بیان کیا ہے۔ اور وبعضهم سے دوسری روایت میں شيءٌ موصول اور اَلْ کا سکتہ بیان کیا ہے پورے حمزہ سے خلف وخلاد دونوں کیلئے اور ساکن منفصل کو لَمْ يَزِدْ کہہ کر نکال دیا ہے، نتیجہ یہ نکلا کہ خلف کیلئے تو دونوں روایتوں سے ذواللام (اَلْ) موصول (شيء شيئًا) میں صرف سکتہ اور مفصول (قدافلح) میں اول روایت سے سکتہ اور دوسری سے عدم سکتہ اور خلاد کیلئے ساکن منفصل میں دونوں روایتوں سے عدم سکتہ اور لام تعریف (اَلْ) اور شيء میں سکتہ وعدم سکتہ کہ پہلی روایت میں خلاد کا ذکر نہیں اور دوسری میں عن حمزة کے تحت خلاد کا ذکر ہے۔

نوٹ: (ا) اگر اَلْ اور شيء میں وصلاً سکتہ خلف وخلاد کیلئے پڑھا جائے، تو اَلْ میں وقفاً نقل وسکتہ دو وجوہ ہیں۔

(ب) اور اگر ان میں عدم سکتہ خلاد کی قرأت پر پڑھیں تو اَلْاَرْضَ وغیرہ میں صرف نقل ہوگی۔

(ج) ساکن منفصل مَنْ اٰمَنَ پر وصلاً خلف کا اگر سکتہ پڑھیں تو وقفاً نقل وسکتہ دو وجوہ ہیں۔ اور اگر وصلاً عدم سکتہ خلف وخلاد کیلئے پڑھیں تو وقفاً نقل وتحقیق ہوگی۔ الحاصل خلف کیلئے وقفاً مفصول میں تین وجوہ نقل سکتہ، عدم

سکتہ۔ اور خلاد کیلئے نقل وعدم سکتہ دو وجوہ ہیں۔ ساکن منفصل میں نقل طریق کے خلاف ہونے کی وجہ سے ترک اولی ہے۔

نوٹ : (۱) میم جمع کے بعد اگر ہمزہ قطعی ہو تو ورش کی طرح حمزہ کیلئے بھی نقل نہیں، البتہ خلف وصلاً سکتہ وعدم سکتہ کرتے ہیں۔

(۲) موصول میں صرف شَیْءٍ اور شَیْئًا رفعی اور نصبی وجری حالت کو سامنے رکھتے ہوئے دو لفظ لائے ہیں ان دو کے ماسوا اور کہیں بھی حمزہ نے موصول میں سکتہ نہیں کیا، یعنی یَنْئَوْنَ ، یَسْئَلُ وغیرہ میں سکتہ نہیں کرتے، گو کہ طیبہ کی وجوہ سے بعض قراء سکتہ کرتے ہیں، خلف وخلاد کے دونوں مذاہب کو کسی بزرگ نے بڑی خوبی سے مندرجہ ذیل شعر میں بیان کیا ہے۔ طلباء یاد کرلیں۔

وَشَیْءٍ وَّ اَلْ بِالسَّکْتِ عَنْ خَلَفٍ بِلَا	خِلَافٍ وَّ فِی الْمَفْصُوْلِ خُلْفٌ تُقُبِّلَا
وَخَلَّادُهُمْ بِالْخُلْفِ فِی اَلْ وَشَیْئِهٖ	وَلَا سَکْتَ فِی الْمَفْصُوْلِ عَنْهُ فَحَصِّلَا

الْئٰنَ میں ورش تو اپنے اصول کے مطابق ہمزہ کی حرکت لام ساکن کو نقل کرتے ہیں اور ان کی وجوہ پر مد وقصر کے باب میں بحث ہوئی ہے، البتہ قالون نے اپنے اصول کے خلاف جمعاً بین اللغتین کے طور پر نقل کی ہے۔

(۲۳۰) وَقُلْ عَادَانِ الْاُوْلٰی بِاِسْکَانِ لَامِهٖ ۵ وَتَنْوِیْنُهٗ بِالْکَسْرِ کَاسِیْهِ ظَلَّلَا

ترجمہ : اور کہہ کہ عَادَنِ الْاُوْلٰی ''نجم'' لام کے سکون کے ساتھ ہے، اور عَادًا میں تنوین کاف وظاء والے شامی ، مکی ، کوفیین کے لئے کسرہ کے ساتھ ہے، اس تنوین کے لباس پہنانے والے نے سایہ ڈالا ہے (یعنی اعتراضات سے بچایا ہے)۔

(۲۳۱) وَاَدْغَمَ بَاقِیْهِمْ وَبِالنَّقْلِ وَصْلُهُمْ ۶ وَبَدْءُ هُمْ وَالْبَدْءُ بِالْاَصْلِ فُضِّلَا

ترجمہ: اور باقی قراء نافع ، بصری نے عَادًا کے نون تنوین کا لام تعریف میں ادغام کیا ہے، اور اُوْلٰی کے ہمزہ کا ضمہ نقل کر کے لام تعریف کو دیا ہے، اور ان کا وصل اور ابتداء نقل کے ساتھ ہے، اور اصل کے موافق ابتداء قالون اور بصری کے لئے (اَلْاُوْلٰی) افضل قرار دی گئی ہے، گویا نقل حرکت کا عمل پہلے ہے، اور اس کی وجہ سے لام تعریف

متحرک ہو گیا ہے، اسی لئے تنوین کا یرملون کے قاعدہ سے لام میں ادغام ہوا ہے۔

(۲۳۲) لِقَالُوْنَ وَالْبَصْرِيْ وَتُهْمَزُ وَاوُهُ ۔ لِقَالُوْنَ حَالَ النَّقْلِ بَدْءً وَّمَوْصِلَا

ترجمہ: (لِقَالُوْنَ وَالْبَصْرِيْ کا تعلق گذشتہ شعر سے ہے) اور قالون کیلئے اُوْلی کی واؤ کو ہمزہ پڑھا گیا ہے، نقل حرکت کی حالت میں ابتداء میں بھی اور وصل میں بھی (یعنی قالون وصلًا عَادَ الْأُؤْلی اور ابتداء اور اعادہ میں اَلْؤُلی اور لُؤْلی پڑھتے ہیں، اور جب نقل نہیں کرتے تو اصل کے مطابق واو پڑھتے ہیں ہمزہ سے نہیں بدلتے)۔

﴿النحو والعربية﴾

(۵) كَاسِيْهِ اسم فاعل كَسٰی سے پہننا۔ ظَلَّلَ اَیْ سَتَرَ۔ عَادَنِ الْاُوْلٰی مرفوع المحل ہے، مبتداء کی بناء پر۔ بِإِسْكَانِ لَامِهٖ اس کی خبر ہے۔ وَتَنْوِيْنُهٗ مبتداء۔ اور كَاسِيْهِ ظَلَّلَا خبر۔

بِالْكَسْرِ حال۔ بَاقِيْهِمْ اَیْ مَنْ بَقِیَ مِنْهُمْ۔ وادْغَمَ اَیْ نَقَلَ وَاَدْغَمَ وَصْلُهُمْ وَبَدْءُ هُمْ۔ ضمیر جمع بعض کے نزدیک دو پر بھی جمع کا اطلاق ہونے یا ان دو قرأ کے راویوں کو شامل کر لینے کی بناء پر ہے۔ بِالْاَصْلِ حال ہے یا بَدْءُ مبتداء سے متعلق ہے۔ اور فُضِّلَا خبر ہے۔ لِقَالُوْنَ متعلق ہے فُضِّلَا سے۔ وَاوُ ہ کی ضمیر اَلْاُوْلٰی کو راجع ہے۔ لِقَالُوْنَ تُهْمَزُ سے متعلق ہے، ای تابعًا لقالون۔ حَالَ نصب ظرف کی بناء پر ہے۔ بَدْءًا اور مَوْصِلًا دونوں مصدر فِیْ مَوْضِعِ الْحَالِ، ای بَادِئًا وَّوَاصِلًا۔

توضیح: شعر نمبر ۵ میں پانچ قرأ مکی، شامی، کوفیین کیلئے جس طرح شعر میں تلفظ کیا گیا ہے۔ اَلْاُوْلٰی کے لام کے سکون اور التقاء ساکنین کی وجہ سے عَادًا کی تنوین کے کسرہ کے ساتھ عَادَنِ الْاُوْلٰی ہے، مگر عَادًا پر وقف کی صورت کو ان حضرات کیلئے اس لئے بیان نہیں فرمایا، کہ اَلْاُوْلٰی سے ابتداء ان کے لئے وصل کے مطابق واضح ہے۔

شعر نمبر ٦: میں باقی دو حضرات نافع اور بصری کا عَادًا کے تنوین کا اَلْاُوْلٰی کے لام میں ادغام ہے، اور اُوْلٰی کے ہمزہ کی حرکت لام کو نقل کرتے ہیں، چاہے عَادًا کو ملا کر پڑھیں یا عَادًا پر وقف کر کے اَلْاُوْلٰی سے ابتداء یا اعادہ کریں، جیسا کہ فرمایا وَبِالنَّقْلِ وَصْلُهُمْ وَبَدْءُ هُمْ یعنی نافع، بصری کیلئے ادغام اور نقل وصل وابتداء دونوں حالتوں میں ہے، مگر آگے فرماتے ہیں وَالْبَدْءُ بِالْاَصْلِ فُضِّلَا لِقَالُوْنَ وَالْبَصْرِيْ یعنی

آلْاُوْلٰـــی سے ابتداء کرتے ہوئے اگر چہ نقل بھی درست ہے مگر اصل کے مطابق عدم نقل پڑھنا افضل ہے قالون اور بصری کیلئے۔ اور ورش کا مذہب چونکہ نقل مذہب ہے، اس لئے وہ نقل ہی کریں گے۔

شعر نمبر ۷: میں فرمایا کہ قالون وصل وابتداء دونوں حالتوں میں نقل کرتے ہوئے اَلْاُوْلٰی کی واؤ کو ہمزہ ساکنہ سے بدل کر پڑھتے ہیں، چونکہ اس واؤ کی اصل ہمزہ ہی تھی، جیسے اٰمَنَ کی طرح ہمزہ کا ابدال کیا گیا یعنی اَلْاُءْلٰی کو آلْاُوْلٰـــی کیا گیا تو جب اُءْلٰـــی کا اول ہمزہ نقل کے سبب حذف ہو گیا ہے، تو دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدلنے کی حاجت باقی نہیں رہی جیسے قَـالَ ائْتِ میں اِیْتِ کی بجائے ہمزہ ساکنہ پڑھا جاتا ہے، کہ قَالَ پر وقف کی صورت میں ہمزہ ساکنہ کو اول ہمزہ کی حرکت کے مطابق حرف مدہ سے بدلتے ہیں، اور وصلاً وصلی ہمزہ ساقط ہو جاتا ہے، اور ہمزہ ساکنہ بغیر ابدال کے ساکن پڑھا جاتا ہے۔

عَادَانِ الْاُوْلٰی کی وصلًا کل وجوہ کا جدول

نمبر شمار	اسماء قرأ	قراءات کا تلفظ	تفصیل
۱	شامی، مکی، کوفیین	عَـــادَانِ الْاُوْلٰـــی	اسکان لام اور تنوین کا کسرہ
۲	ورش و بصری	عَـــادَا لُّاوْلٰـــی	نقل وادغام، واؤ مدہ
۳	قالون	عَـــادَا لُّؤْ لٰـــی	نقل، ادغام، ہمزہ ساکنہ

اَلْاُوْلٰی کی ابتداء واعادہ میں کل وجوہ

نمبر شمار	اسماء قرأ	تلفظ قرأت	تفصیل
۱	شامی، مکی، کوفیین	اَلْاُوْلٰی	اصل کے مطابق ایک ہی وجہ
۲	ورش	اَلُاوْلٰی، لُاوْلٰی	ہمزہ وصل سے ابتداء و نقل دو وجہ ہمزوں کے بغیر نقل
۳	بصری	اَلُاوْلٰی لُاوْلٰی، اَلْاُوْلٰی	تین وجوہ، دو ورش والی اور تیسری اصل کے مطابق مرموزین قرأ والی

۴	قالون	اَلْاُوْلٰی ، اَلْاُوْلٰی اَلْاُوْلٰی	دو تو ورش وبصری والی مگر واؤ کی جگہ ہمزہ ساکنہ سے اور تیسری اصل کے مطابق کی بصری، شامی، کوفیین کی طرح

نوٹ: ورش وبصری کی طرح تقلیل اور ورش کیلئے مدبدل کی وجوہ بھی پڑھی جائیں گی، نیز حمزہ، کسائی کا امالہ اور حمزہ کی وقفی تخفیف سب کو ملا کر بہت سی وجوہ جمع ہوں گی، طلباء کو چاہئے کہ اس طرح کے کلمات کا بار بار اجراء کریں تا کہ پختگی پیدا ہو۔

(۲۳۳) وَتَبْدَاُ بِھَمْزِ الْوَصْلِ فِیْ النَّقْلِ کُلِّہٖ　۸　وَاِنْ کُنْتَ مُعْتَدًّام بِعَارِضِہٖ فَلَا

ترجمہ: اور تو ہمزہ وصل کے ساتھ ابتداء کر نقل کی تمام صورتوں میں اگر تو اس ہمزہ کے عارضی ہونے کا اعتبار کرنے والا ہو تو پھر اس ہمزہ وصل کے ساتھ ابتداء نہ کر۔

توضیح: مطلب واضح ہے کہ اَلْاَرْضَ ، اَلْاٰ خِرَۃَ جیسے کلمات میں ہمزہ وصلی سے بھی ابتداء جائز ہے کہ نقل کی حرکت لام پر عارضی ہے، اصل میں لام ساکن ہے اور اگر اس عارضی حرکت کا اعتبار کر لیا جائے تو ہمزہ وصلی کے بغیر بھی ابتداء جائز ہے، جیسے اَلْاَرْضَ ، اَلْاٰخِرَۃ ، بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ میں لِسْمُ اور اَلِسْمُ دونوں طرح درست ہے۔ جب اَلِاسْمُ سے ابتداء کریں جیسا عَادَانِ الْاُوْلٰی میں ورش، قالون بصری کی وجوہ ذکر کی گئی ہیں۔

(۲۳۴) وَنَقْلُ رِدًا عَنْ نَافِعٍ وَّ کِتَابِیَہْ　۹　بِالْاِسْکَانِ عَنْ وَّرْشٍ اَصَحُّ تَقَبُّلَا

ترجمہ: اور نافع سے رِدًا میں نقل حرکت ثابت ہے، اور کِتَابِیَہْ کی ھاء کو اسکان کے ساتھ پڑھنا مقبولیت کے اعتبار سے زیادہ صحیح ہے۔

مطلب یہ ہے کہ سورۃ قصص کے فَاَرْسِلْہُ مَعِیَ رِدْءًا کو نافع ہمزہ کی حرکت دال کو نقل کرتے ہیں، اور وقفاً تنوین الف سے بدل جائے گا، یعنی رِدَا پڑھیں گے، اور کِتَابِیَہْ میں چونکہ ھاء سکتہ ہے اس لئے ورش کِتَابِیَہْ اِنِّیْ ظَنَنْتُ میں عدم نقل کرتے ہیں، زیادہ صحیح سے نکلا کہ نقل بھی درست ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

تَبْدَأْ ہمزہ کا سکون بنسبت وقف ہے، سکون کے بعد ابدال کیا گیا۔ بِعَارِضِهٖ میں صفت کی اضافت موصوف کیلئے ہے جو ضمیر ہے، اَیْ بالنقل العارض ۔ فَلَا جزاء ہے شرط کی، لائے ناہیہ کا فعل محذوف ہے اَیْ فَلَا تَبْدَأْ بِھَمْزِ الْوَصْلِ ۔ نَقْلُ رِدًا مبتداء ہے۔ عَنْ نَّافِعٍ خبر۔ اور کِتَابِيَهْ مبتداء۔ اَصَحُّ اس کی خبر۔ بِالْاِسْکَانِ حال۔ عَنْ وَرْشٍ اَصَحُّ کے متعلق ہے۔ تَقَبُّلَا تمیز۔ بِالْاِسْکَانِ خبر کے فاعل سے حال ہے۔ اَیْ کِتَابِيَهْ اَصَحُّ قُبُوْلًا مِنْهُ حَالَ کَوْنِهٖ مُتَحَرِّكٌ بِالنَّقْلِ۔

بَابُ وَقْفِ حَمْزَةَ وَهِشَامٍ عَلَى الْهَمْزِ

یہ باب حمزہ اور ھشام کے ہمزہ پر وقف کرنے کے بیان میں ہے

ہمزہ ثقیل ترین حرف ہے اس لئے عرب طرح طرح کی تخفیف کرتے ہیں اور یہ باب ان تمام قسموں کو جامع ہے اہل حجاز کے لغت میں عموماً اور قریش کے لغت میں خصوصاً کثرت سے تخفیف پائی جاتی ہے۔ محققؒ فرماتے ہیں اہل عربیت کے مذاھب عثمانی رسم خط اور روایات کے علم ہی سے اس باب کی معرفت حاصل ہو سکتی ہے۔

امام حمزہؒ کے ہاں ہمزہ کی تخفیف میں دو مذھب ہیں۔

(۱) تخفیف تصریفی وقیاسی: یہ تمام آئمہ سے منقول ہے، اور صرفی قواعد کے مطابق ہے، ناظمؒ نے اسے پہلے بیان کیا ہے، اس کی دو قسمیں ہیں (۱) متفق علیہ، قرآن میں اس کی سات صورتیں ہیں (۲) مختلف فیہ، جو بعض آئمہ سے منقول ہے اس کی تین صورتیں ہیں۔

(۲) تخفیف رسمی: یہ عربی قواعد کی مطابقت کے ساتھ رسم الخط یعنی ہمزہ کی شکل کے اعتبار سے ہوتی ہے، لیکن لفظ کے تغیر میں عربیت اور معنی کا خیال رکھنا لازمی ہے۔

امام حمزہ ایسی صورت میں ہمزہ ہی کے ساتھ وقف کرنے کا حکم فرماتے ہیں، جہاں رسمی تخفیف عربیت کے خلاف ہو، یا معنوی تبدیلی لازم آتی ہو۔

(۲۳۵) وَحَمْـزَةُ عِنْـدَ الْوَقْفِ سَهَّلَ هَمْـزَهُ　۱　اِذَا كَانَ وَسْطًا اَوْتَطَرَّفَ مَنْـزِلَا

ترجمہ: اور حمزہ وقف میں اس (وقف) کے ہمزہ کو تخفیف سے (نقل وحذف، تسہیل، ابدال وغیرہ سے تغیر کرکے) پڑھتے ہیں، جبکہ وہ کلمہ کے درمیان میں پایا جائے، یا جگہ کے اعتبار سے کلمہ کے آخر میں ہو۔

(۲۳۶) فَاَبْدِلْـهُ عَنْـهُ حَـرْفَ مَـدٍّ مُّسَـكِّنًا　۲　وَمِنْ قَبْلِهٖ تَحْرِيْكُهٗ قَدْ تَنَـزَّلَا

ترجمہ: پس تو اس ہمزہ کو ان امام حمزہ کیلئے حرف مد سے بدل دے اس حال میں کہ تو اس ہمزہ کو ساکن کرنے والا ہو (یا پہلے ہی سے ساکن ہو، جیسے اِقْرَاْ) اور اس حالت میں کہ اس ھمزہ سے قبل اس کی تحریک واقع ہوئی ہو۔

النحو والعربية

(۱) حَمْزَةُ مبتداء۔ سَهَّلَ خبر۔ هَمْزَهُ کی ھاء کا مرجع وقف ہے، اِذَا شرطیہ۔ كَانَ تامہ۔ وَسْطًا اس کا ظرف۔ اَیْ فِیْ وَسْطِ الْكَلِمَةِ۔ اگر كَانَ ناقصہ ہے تو وَسْطًا خبر ہے۔ اَیْ ذَاتَوَسُّطٍ تَطَرَّفَ جملہ

کے معنی پر معطوف۔ اَیْ توسط اَوْ تطرّف ۔ مَنْزِلًا تمیز۔

(۲) وَمِنْ قَبْلِهٖ ،اَبْدِلْ کے پہلے مفعول سے حال ہے، اَیْ اَبْدِلِ الْهَمْزَ حَالَ کَوْنِكَ مُسَكِّنًا اِیَّاهُ وَحَالَ کَوْنِ مَاقَبْلَ الْهَمْزِ مُتَحَرِّکًا ۔ تَحْرِیْكُهٗ کی ھاحرف کیلئے۔

توضیح : شعر نمبر ۱: سَهَّلَ سے لغوی معنٰی تغیر وتخفیف مراد ہیں،جسکی تین قسمیں ہیں (۱) ابدال اس کا بیان شعر نمبر۲ اور ۵ تا ۷ میں ہے۔ (۲) نقل وحذف، اس کو شعر نمبر۳ میں بیان فرمارہے ہیں۔

(۳) تسہیل بین بین، اس کا بیان ۴ تا ۸ میں آرہا ہے۔ امام حمزہ وقفا جس ہمزہ میں تخفیف کرتے ہیں اس کی چار قسمیں ہیں ۔ (۱) ہمزہ متوسطہ یعنی کلمہ کے درمیان والا، مثال یَسْئَلُوْنَ ، مَاْکُوْلٌ ، یَاْخُذُ شِئْتَ ، رَءُوْفٌ ، فِئَةٌ ، ۔(۲) ہمزہ متطرفہ : یعنی کلمہ کے آخر والا، بَرِیْءٌ ، دِفْءٌ ، اِقْرَاْ نَبِیْءٌ ، اَلْمَرْءُ ، اَلْخَبْءُ ۔(۳) همزه مُبْتَدِءْ کلمہ کے شروع والا جس پر کوئی زائد حرف داخل ہوا ہو اور وہ متوسطہ کے حکم میں ہوجائے، مثالیں لِئَلَّا ، لِاَوْلِیٰهُمْ ، فَاْتُوْهُنَّ ، اس کی تخفیف شعر نمبر۱۴ ۱۵ میں بیان ہوگی۔(۴) اَلْ تعریف کے بعد والا ہمزہ یا ساکن منفصل کے بعد والا ہمزہ جسے ناظمؒ نے گذشتہ باب کے شعر نمبر۲ وَعَنْ حَمْزَةٍ فِی الْوَقْفِ میں بیان فرما چکے ہیں۔

اصولی طور پر ہمزہ کی تین قسمیں ہیں:(۱) ہمزہ ساکنہ جیسے یُؤْمِنُوْنَ اِقْرَاْ ، نَبِّئْ ، فَاْوٗا ، وَاْتَمِرُوْا (۲) ہمزہ متحرک ماقبل ساکن جیسے یَجْئَرُوْنَ ، دِفْءٌ ، اَلْمَرْءُ ۔ (۳) ہمزہ متحرک ماقبل متحرک جیسے فِئَةٌ ، خَاطِئِیْنَ ، لِئَلَّا ، مَلَاٌ ۔ ان میں سے اول قسم کی چھ۶ ، دوسری کی بارہ۱۲ ، اور تیسری کی نو۹ انواع ہیں۔ اشعار میں اسی ترتیب کے مطابق ان کل ستائیس صورتوں کو ناظمؒ نے بیان فرمایا ہے۔

شعر نمبر ۲: ناظمؒ نے ہمزہ ساکن ماقبل متحرک میں ابدال کا قاعدہ بیان فرمایا ہے، یہ ہمزہ متوسطہ بھی ہوتا ہے اور متطرفہ بھی، اور اس کا سکون اصلی بھی ہوتا ہے، اور عارضی بھی، فتحہ کے بعد الف سے کسرہ کے بعد یاء مدہ سے، اور ضمہ کے بعد واؤمدہ سے ابدال کرتے ہیں، اس کی تفصیلی چھ قسمیں ہیں، جو جدول میں ملاحظہ فرمائیں۔

جدول ہمزہ ساکنہ متوسطہ ومتطرفہ کی تفصیلی شش اقسام

نمبر شمار	اقسام	امثلہ	حکم
۱	متوسط بنفسہ جو خود کلمہ کے درمیان ہو	یَاْلَمُوْنَ ،بِئْرٍ ،تُؤْفَکُوْنَ	ابدال، یَالَمُوْنَ ،بِیْرٍ تُوْفَکُوْنَ

۲	متوسط بالحرف جو کسی حرف زائد کی وجہ سے درمیان میں ہو	فتحہ کے بعد آتا ہے، جیسے فَاْوٗ وَاْتَمِرُوْا	ابدال فَاوٗا ، وَاتَمِرُوْا
۳	متوسط بالکلمہ ماقبل کسی کلمہ کی وجہ سے درمیان میں ہو	قَالَ ا ئْتُوْنِی ،اَلَّذِیْ ا ؤْتُمِنَ قَالُوْ ائْتِنَا	ابدال قَالَا تُوْنِی اَلَّذِی اِیْتُمِنَ ، قَالُوْ اتِنَا
۴	متوسط بنفسہ جس کے بعد واؤ یا یاء ہو	رِءْ یَا ، تُؤْ وِیْ ، رُءْ یَا یَ ، رُءْ یَاكَ	قیاسی تخفیف، ابدال واظہار ، رِیْیَا ،تُوْوِیْ رُوْیَاكَ ابدال وادغام رِیَّا ، تُوِّیْ
۵	متطرفہ، بسکون لازم	اِقْرَاْ ،نَبِّیْءْ	ابدال ، اِقْرَا، نَبِّیْ
۶	متطرفہ، بسکون عارض وقف کی وجہ سے ساکن ہو	بَدَءَ ،قُرِیءَ ، لِلْمَلَاِ قَالَ الْمَلَاءُ	قیاسی تخفیف ماقبل کی حرکت کے مطابق مدہ سے ابدال، بَدَا، قُرِیْ لِلْمَلَا ، قَالَ الْمَلَا

اس چھٹی قسم میں مزید تفصیل یہ ہے۔

(۱) ہمزہ مضموم بشکل الف ہو تو دو وجوہ۔ 〈۱〉 ابدال، اکثر کے مذہب پر۔ 〈۲〉 بعض کے نزدیک تسہیل مع الروم لِلْمَلَا ، قَالَ الْمَلَاُ ۔ اور ہمزہ مفتوحہ میں صرف ابدال ہے، جیسے بَدَا ، قُرِیْ ۔

(۲) فتحہ کے بعد کسرہ والا یاء کی صورت میں صرف مِنْ نَبَایٔ " انعام ﷺ" میں ہے، اس میں چار وجوہ 〈۱〉 ابدال نَبَا۔ 〈۲〉 تسہیل مع الروم۔ 〈۳〉 یاء ساکنہ سے ابدال نَبَایْ۔ 〈۴〉 اس یاء کے زیر میں روم

(۳) فتحہ کے بعد ضمہ والا بشکل واؤ جیسے اَتَـوَ کَّـوٗ اس میں پانچ وجوہ ہیں۔ 〈۱〉 الف سے ابدال اَتَـوَ کَّـوا ۔

〈۲〉 ہمزہ کی تسہیل مع الروم۔ 〈۳〉 رسمی تخفیف ہمزہ کا واؤ سے ابدال اور اس پر سکون کے ساتھ وقف اَتَـوَ کَّـوْ ا

﴿۳﴾ ، ﴿۵﴾ واؤمیں روم واشمام۔

نوٹ : فتحہ کے بعد ہمزہ مضموم بشکل واؤ قرآن مجید میں گیارہ کلمات ہیں۔ ﴿۱﴾ اَتَوَكَّؤُ " طٰہٰ ۱ "۔ ﴿۲﴾ یَبْدَؤُ ہر جگہ۔ ﴿۳﴾ تَفْتَؤُ " یوسف ۱۰ "۔ ﴿۴﴾ یَتَفَیَّؤُ " نحل ۶ "۔ ﴿۵﴾ لَا تَظْمَؤُ " طٰہٰ ۷ "۔ ﴿۶﴾ اَلْمَلَؤُ چار جگہ " مومنون ۲، نمل ۲، ۳ دو جگہ۔ مومنون ۳ " والا بصورت الف ہے۔

﴿۷﴾ وَیَدْرَؤُ " نور ۱ "۔ ﴿۸﴾ یَعْبَؤُا " فرقان ۶ "۔ ﴿۹﴾ یُنَشَّؤُا " زخرف ۲ "۔ ﴿۱۰﴾ یُنَبَّؤُا " قیامہ ۱ "۔ ﴿۱۱﴾ نَبَؤُا چار جگہ " ابراهیم ۲۔ ص ۲، ۵۔ تغابن ۱ " پہلے نو کلمات میں وہی پانچ وجوہ ہیں، جو اَتَوَكَّؤُا میں ذکر ہوئی ہیں۔ البتہ آخری دو بعض مصاحف میں ہمزہ بصورت الف ہے، تو ان میں دو وجوہ ہوں گی، ابدال اور تسہیل مع الروم اور بصورت واؤ میں وہی پانچ ہوں گی۔

﴿۴﴾ کسرہ کے بعد کسرہ والا بشکل یاء مِنْ شَاطِیٔ میں ﴿۱﴾ تسہیل مع الروم۔ ﴿۲﴾ ابدال۔ ﴿۳﴾ اخفش کے مذھب پر یاء مکسورہ سے ابدال مع الروم۔

﴿۵﴾ کسرہ کے بعد مضموم بشکل یاء وَمَا اُبَرِّیُٔ " یوسف ۷ "۔ ﴿۱﴾ ابدال۔ ﴿۲﴾ تسہیل مع الروم۔

﴿۳﴾ ، ﴿۴﴾ اخفش کے مذھب پر ہمزہ کا یاء مضمومہ سے ابدال۔ اور پھر روم واشمام۔

﴿۶﴾ ضمہ کے بعد مکسور ہمزہ بشکل واؤ، وَلُؤْلُؤٍ۔ ﴿۱﴾ ابدال، واؤ ساکنہ سے۔ ﴿۲﴾ تسہیل مع الروم۔

﴿۳﴾ اخفش کے مذھب پر ابدال مع الروم بالواو المكسورة۔

﴿۷﴾ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ " رحمٰن ۱ " ضمہ کے بعد ضمہ والا بشکل واؤ۔ ﴿۱﴾ ابدال، ﴿۲﴾ تسہیل مع الروم۔

﴿۳﴾ ، ﴿۴﴾ اخفش کے مذھب پر واؤ مبدلہ میں روم واشمام۔

ہمزہ متحرک ماقبل ساکن

(۲۳۷) وَحَرِّكْ بِهِ مَا قَبْلَهُ مُتَسَكِّنًا ۞ وَاَسْقِطْهُ حَتّٰى يَرْجِعَ اللَّفْظُ اَسْهَلَا

ترجمہ: اور تو متحرک کر دے اس ہمزہ کی حرکت سے اس حرف کو، جو اس کے ماقبل ہو، اس حالت میں کہ وہ ساکن ہو، اور اس ہمزہ کو ساقط کر دے، تا کہ نقل کے سبب تلفظ نہایت آسان ہو جائے۔

(۲۳۸) سِوٰى اَنَّهُ مِنْ بَعْدِ مَا اَلِفٍ جَرٰى ۞ يُسَهِّلُهُ مَهْمَا تَوَسَّطَ مَدْخَلَا

ترجمہ: سوائے اس صورت کے، کہ وہ ہمزہ الف کے بعد آرہا ہو، تو اس کی تسہیل کرتے ہیں، جبکہ وہ جگہ کے اعتبار سے متوسط ہو (یعنی متطرف نہ ہو جیسے اَوْلِيَآؤُهٗ ، فَآتَتْ میں نقل کی بجائے تسہیل ہوگی)۔

(۲۳۹) وَيُبْدِلُـهُ مَهْـمَـا تَـطَـرَّفَ مِثْـلَـهُ ٥ وَيَقْـصُـرُ اَوْ يَـمْـضِـيْ عَـلَـى الْـمَـدِّ اَطْـوَلَا

ترجمہ: اور جب وہ (ہمزہ) متطرفہ (کلمہ کے آخر میں) ہو، تو وہ امام حمزہ اس کو اس کے ماقبل جیسے الف سے بدلتے ہیں، اور (ابدال کے بعد) اس الف میں قصر کرتے ہیں، یا مد پر جاری ہوتے ہیں، اس حالت میں کہ وہ مد نہایت طویل ہو۔

(۲۴۰) وَيُـدْغِـمُ فِيْــهِ الْـوَاوَ وَالْيَــاءَ مُبْـدِلًا ٦ اِذَا زِيْـدَتَــا مِـنْ قَبْـلُ حَتّـٰـى يُفَـصَّلَا

ترجمہ: اور امام حمزہ اس ہمزہ کو واؤ و یاء سے بدلنے والے بن کر اس سے پہلے واؤ اور یاء کا ادغام کرتے ہیں، جبکہ وہ دونوں (یعنی واؤ اور یاء) اس سے پہلے زیادہ کئے گئے ہوں (یعنی اصلی نہیں ہیں) تا کہ امام حمزہ (واؤ اور یاء اصلی اور زائدہ میں) جدائی کر دیں۔ (واؤ اور یاء اصلیہ کے بعد ہمزہ میں نقل کی جاتی ہے، اور زائدہ کا صرف ادغام ہوتا ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر نمبر ۳ : ضمیر ہمزہ کیلئے ہے اَیْ بِـحـركـتـهٖ مَـا قَبْلَهٗ ، حَرِّكْ کا مفعول ہے، اور ضمیر ہمزہ کیلئے ہے مُسَكَّنًا حال مفعول ہے۔ وَاَسْـقِطْهُ ضمیر لـلهمز ۔ يَرْجِعُ بمعنٰی يَصِيْرُ فعل ناقص کی خبر ہے۔ اَسْهَلَا تفضیل حال واقع ہوا ہے۔

شعر نمبر ۴ : سِوٰی کا مستثنٰی منہ مقدر جو پچھلے شعر کا حکم ہے۔ اَنَّ کا اسم ضمیر حمزہ کیلئے ہے، اس کی خبر يُسَهِّلُهٗ ہے۔ مِنْ تَوَسُّطٍ سے متعلق ہے۔ جَرٰی زائدہ ہے، یا جَرٰی يُسَهِّلُهٗ کے فاعل سے حال ہے اَیْ يُسَهِّلُهٗ جَارِيًا مِنْ بَعْدِ اَلِف. مَا زائدہ ہے۔ مَهْمَا شرطیہ ہے، جواب سے بے نیاز ہے۔

شعر نمبر ۵ : يُبْدِلُهٗ کی بارز اور تَطَرَّفَ کی ضمیر همز کیلئے ہے۔ اور مِثْلَهٗ کی ضمیر ماقبل کیلئے ہے ، اَیْ اَلِفًا اِذَا مَـا قَبْـلَـهٗ اَلِفٌ ۔ وَيُبْدِلُـهٗ کو عطف کے ذریعہ مستثنٰی کے سیاق میں داخل کر دیا ہے، اَیْ سِـوٰی تَـوَسُّـطِهٖ وَتَطَرُّفِهٖ اور يبدلهٗ کا دوسرا مفعول مِثْلَهٗ ہے۔ اَطْوَلَا مد سے حال ہے۔

شعر نمبر ۶ : يُدْغِمُ کی ضمیر حمزہ کیلئے ہے، اور فِيْهِ کی همز کیلئے مُبْدِلًا حمزہ کیلئے حال ہے۔ زِيْدَتَا کی ضمیر واؤ

اور یاء کیلئے ہے۔ قبل ظرف ای مِنْ قَبلِ الْهَمْزِ. یُفَصَّلَا صاد کے کسرہ کی صورت میں الف اطلاق کیلئے ضمیر حمزہ یا ادغام کیلئے ہے، فتحہ کی صورت میں الف تثنیہ کا ہے، اور ضمیر واؤ اور یاء زائدہ کیلئے۔

توضیح: شعر نمبر ۳ تا ۶ میں ہمزہ متحرک ماقبل ساکن میں نقل اور تخفیف کی تفصیل یہ ہے۔ شعر نمبر ۳ میں ہمزہ متحرک ماقبل صحیح ساکن میں ہر جگہ نقل ہوتی ہے، مثالیں یَسـلُـوْنَ ، مَسْوُلَا ، مَذْوُمَا ، اَلْقُرَانَ اَظْمَانُ ، یَجَرُوْنَ ، جُزُ ، دِفٌ ، اَلْمَرُ ، اَلْخَبُ وغیرہ۔

شعر نمبر ۴: میں نقل کیلئے یہ شرط لگائی کہ الف ساکن کے بعد ہمزہ نہ ہو، اگر الف ساکن کے بعد ہوگا، تو پھر درمیان میں یعنی ہمزہ متوسطہ میں مد وقصر کے ساتھ تسہیل ہوگی، جیسے جَآءَتْ ، اسے سِوٰی اَنَّهٗ میں ذکر فرمایا ہے۔ اور ہمزہ متطرفہ کلمہ کے آخر والے میں ہمزہ کا الف ہی سے ابدال ہوگا، اور ہمزہ سے پہلے الف ساکن کو فاصل نہیں سمجھا جائے گا، گو اس سے پہلے متصل زبر ہے تو زبر کے بعد ہمزہ کا الف ہی سے ابدال ہوا کرتا ہے، پھر اس الف میں سبب مد میں تغیر ہو جانے کی وجہ سے مد اور قصر دونوں ہوں گے، مثالیں دُعَآءًا ، نِدَآءًا ، اَلْمَآءُ ، اَلسُّفَهَآءُ ، جَآءَنَا ، خَآئِفِیْنَ وغیرہ۔ ہمزہ مغیرہ سے پہلے مد، قصر۔

شعر نمبر ۵، ۲: وَاِنْ حَرْفُ مَدٍّ قَبْلَ هَمْزٍ مُغَیَّرٍ میں بیان ہو چکی ہے۔ (باب الهمزتین من کلمتین) اور اگر یہ مان لیں، کہ متطرفہ میں رسمی تخفیف کی وجہ سے ابدال ہوا ہے تو پھر صرف قصر ہوگا، نیچے جدول کے ذیل میں ہمزہ متطرفہ بے صورت اور بصورت اور بصورت یاء اور بصورت واؤ کی وضاحت آ رہی ہے۔

شعر نمبر ۶: میں فرمایا کہ اگر ہمزہ متحرک سے پہلے واؤ اور یاء زائدہ متطرفہ ساکن ہوں تو پھر ہمزہ متحرکہ کو واؤ یاء سے ابدال کر کے واؤ ، یاء زائدہ کا ان میں ادغام کیا جائے گا، اور یہ قاعدہ واؤ ، یاء اصلیہ عند الجمہور جاری نہیں ہوگا، اس لئے کہ اصلیہ میں اصل قاعدہ کے مطابق نقل بھی ہوتی ہے کہ اصلی حروف میں حرکت وسکون دونوں اصل ہیں، یاء زائدہ اور واؤ زائدہ کے بعد ہمزہ متحرکہ کی مثالیں هَنِیْٓـًٔـا ، مَرِیْٓـًٔـا ، بَرِیْٓءٌ ، قُرُوْٓءٍ کہ ابدال وادغام کی صورت وقفًا هَنِیًّا ، مَرِیًّا ، قُرُوّ ، بَرِیّءٌ، اور پھر اگر کلمہ کے آخر میں ضمہ ہے تو روم واشمام سکون تین وجہ، اور اگر کسرہ ہو، تو سکون وروم دو وجہ ہوں گی، اور اگر واؤ ، یاء اصلیہ ہوں تو جیسے اوپر بیان ہوا ہے، تو نقل وحذف ہوگا۔

مد کی مثالیں: سِیٓئَتْ ، اَلسُّوٓا ، اَلْمُسِیٓ ، لَتَنُوٓا۔

لین کی مثالیں: کَهَیَۃِ ، اِسْتَیْئَسُ ، شَیًا ، سَوَهٗ ، سَوَاتِکُمْ ، سَوَاتِهِمَا ، شَیٌ سَوُ متطرفہ میں

اگر ہمزہ مفتوح تھا تو صرف نقل وحذف سکون کے ساتھ، جیسے اَلْـخَـبْ ، سِـىْ ، ہمزہ مکسورہ ہو تو روم وسکون دو وجہ جیسے اَلْمَرْءِ ، سُوْءِ ، اگر ہمزہ مضموم ہو تو روم، اشمام، اسکان، جیسے دِفْ ءٌ ، سُوْءٌ شَیْ ءٌ ۔

نـوٹ : واوٗ ، یاء اصلیہ میں بعض کے نزدیک ابدال کے ساتھ ادغام بھی ہے، جو شعر نمبر ۷ میں آرہا ہے جیسے شَیًّا ، شَیّ۔

نوٹ : ہمزہ ساکن ماقبل متحرک کی تفصیلی شاخیں بارہ ہیں جو جدول میں ملاحظہ ہو۔

جدول ہمزہ متحرکہ متوسطہ متطرفہ ماقبل ساکن کی بارہ صورتیں

نمبر شمار	کیفیت ہمزہ وماقبلہٗ	امثلہ (کلمات قرآنیہ)	تخفیف قیاسی ورسمی	تخفیفی تلفظ	حوالہ اشعار شاطبیہ
۱	ہمزہ متحرک متوسط صحیح ساکن متصل کے بعد ہمزہ بے صورت	یَجْـَٔرُوْنَ ، مَسْـُٔوْلًا ، اَلْاَفْـِٕدَۃَ	نقل حرکت وحذف ہمزہ	یَجَرُوْنَ ، مَسُوْلًا ، اَلْفِدَۃَ	وَحَرِّكْ بِهٖ مَاقَبْلَهٗ مُسَكِّنًا ، وَاَسْقِطْهُ حَتّٰى يَرْجِعَ اللَّفْظُ اَسْهَلَا
۲	ہمزہ بصورت الف	اَلنَّشْاَۃَ ، شَطْـَٔهٗ	نقل، حذف، رسمی الف کا باقی رکھنا،	یَسَالُوْنَ ، نَشَاۃَ، شَطَاہٗ	وَرَوَوْا اَنَّهٗ بِالْخَطِّ كَانَ مُسَهَّلًا (حوالہ رسمی تخفیف)
۳	ہمزہ بصورت واو	هُزُءًا ، كُفُوًا	نقل، حذف، واؤ سے ابدال	هُزَوا ، كُفَوا، هُزُوًا ، كُفُوًا	〃 〃

۴	ہمزہ متحرکہ متوسط، ساکن صحیح منفصل، یاء لین نہ کہ مدہ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ، مِنْ اٰيٰتِنَا، خَلَوْاِلٰى	خلف،نقل،سکتہ ، عدم سکتہ ،دونوں تحقیق کے ساتھ ۔ خلاد،نقل، عدم سکتہ تحقیق کے ساتھ ۔ساکن منفصل پر خلف کے وصلاً سکتہ کے ساتھ نقل ،سکتہ ۔ عدم سکتہ ،نقل عدم سکتہ۔	مِنَ اٰيٰتِنَا ، عَذَابٌ نِ الِيْمٌ، خَلَوِالٰى	وَعَنْ حَمْزَةٍ فِي الْوَقْفِ خَلَفٌ (باب نقل حركت الهمز)
۵	ہمزہ متحرکہ متوسط اَل کے بعد	اَلْاَرْضُ ، اَلْاٰخِرَةُ	خلف،سکتہ،نقل دووجوہ خلاد وصلاً اَل، شَیْء پر سکتہ۔ وقفاً، نقل وسکتہ عدم سکتہ۔ وقفاً نقل ،عدم سکتہ ۔	اَلْاَرْضُ ، اَلْاٰخِرَةُ	وَبَعْضُهُمْ لَدَى اللَّامِ لِلتَّعْرِيفِ عَنْ حَمْزَةٍ تَلَا

٦	ہمزہ متحرکہ متوسط ماقبل ساکن متصل واؤ، یاء اصلیہ مدہ یالین	سِيٓـئَـتْ، اَلسُّـوٓآیٔ، شَيْئًا، كَهَيْئَةِ، سَـوْءَـةَ، مَوْئِلًا	نقل وحذف عندالجمہور، ابدال وادغام عندالبعض	سِيَتْ، اَلسَّوَا، شَيَـا، كَهَيَة، سَوَة، مَوِلًا، سِيَّتْ، اَلسُّوَّا، شَيًّا، كَهَيَّة، سَوَّة، مَوَّلًا	وَمَا وَاوٌ اَصْلِيٌّ تَسَكَّنَ قَبْلَهُ اَوِالْيَـاءُ فَعَنْ بَعْضٍ بِالْاِدْغَامِ حُمِّلَا
٧	ہمزہ متحرکہ متوسط بنفسہ بعدالالف	جَآءَنَا، اَبْنَآءَكُمْ	مد، تسہیل، مد وقصر	---	سِوَى اَنَّهُ مِنْ بَعْدِ مَا اَلِفٍ جَرَى يُسَهِّلُهُ مَهْمَا تَوَسَّطَ مَدْخَلَا
٨	ہمزہ متحرکہ متوسط حرف زائد کے بعد	يَآاٰدَمُ، هٰٓاَنْتُمْ، هٰٓؤُلَآءِ	تسہیل، مدوقصر، تحقیق مع المد	---	سِوَى اَنَّهُ. ٣ شعر ١٤
٩	ہمزہ متحرکہ متوسط حرف یاء زائدہ کے بعد	خَطِيٓئَتُهُ، هَنِيٓئًا، مَرِيٓئًا	ابدال، وادغام فقط	خَطِيَّتُهُ، هَنِيًّا، مَرِيًّا	وَيُدْغَمُ فِيهِ الْوَاوُ وَالْيَاءُ مُبْدَلًا، اِذَا زِيدَتَا مِنْ قَبْلُ حَتّٰى يُفَصَّلَا

نوٹ: اگر ساکن مدہ ہو، تو ناظمؒ کے طریق پر صرف مد و تحقیق جَآءَنَا وغیرہ۔

نوٹ: اَلْمَوْءُ وُدَةُ میں نقل قوی اور ادغام ضعیف ہے۔

جدول ہمزہ متحرکہ متطرفہ ماقبل ساکن صحیح متصل واؤ، یاء اصلیہ مدہ ولین، واؤ یاء زائدہ والف کی تفصیلی شاخیں

نمبر شمار	کیفیت ہمزہ وماقبلہٗ	امثلہ (قرآنی کلمات)	تخفیف قیاسی، رسمی	تخفیفی تلفظ	حوالہ شاطبیہ
۱	ہمزہ متحرکہ متطرفہ بعد صحیح ساکن متصل	اَلْخَبْءَ، دِفْءٌ، اَلْمَرْءِ، اَلْمَرْءُ، مِلْءُ، جُزْءٌ،	صرف نقل، وحذف، ہمزہ مکسور میں سکون وروم مضموم میں سکون، روم، اشمام تینوں اَلْخَبْءُ میں صرف سکون۔	اَلْخَبْ، دِفْ، اَلْمَرْ، مِلْ، جُزْ	وَحَرِّكْ بِهِ الخ۔
۲	ہمزہ متحرکہ متطرفہ واؤ، یاء اصلیہ مدہ، یاء لین کے بعد	سِیْءَ، سُوْءٌ، شَیْءٌ، اَلسَّوْءِ	نقل وحذف عند الجمہور، ابدال وادغام عند البعض	سِیْ، سُوْ، شَیْ، سَوْ، سِیّ، سُوّ، شَیّ، سَوّ	وَحَرِّكْ بِهِ الخ، وَمَا وَاوٌ اَصْلِيٌّ الخ۔

۳	ہمزہ متحرکہ متطرفہ واوٗ یا ء زائدہ کے بعد	بَــرِیۡٓءٌ ، اَلــنَّسِــیۡٓءُ ، دُرِّیۡٓءٌ ، قُرُوۡٓءٍ فقط یہی چار کلمے ہیں۔	صرف ابدال وادغام تین ہیں ، سکون ، اشمام، روم، قُــرُوۡٓءٍ سکون وروم	بَـــرِیٌّ ، الــنَّسِــیُّ ، دُرِّیٌّ ، قُرُوۡ	وَیُبۡدَلُ فِیۡهِ الۡوَاوُ وَالۡیَــاءُ مُبۡدَلًا، اِذَا زِیۡــدَتَــا مِــنۡ قَبۡــلُ حَتّٰی یُفۡصَلَا ۔
۴	ہمزہ متحرکہ متطرفہ بعدالالف بے صورت وبصورت یاء وبصورت واو	شَـــآءَ ، مِنَ السَّــمَـــآءِ ، وَرَآئِـــیۡ ، السُّــفَهَـآءُ ، شُـــرَکٰٓــؤُا ، وَمِنۡ اٰنَآئِ ، بِـلِـقَــآئِ ، وَلِــقَــآئِ ، وَمَــا دُعٰٓــؤُا، اَلۡبَلٰٓؤُا	ہمزہ مفتوحہ بے صورت میں الف سے ابدال بطول بتوسط ، قصرمع الاسکان بےصورت، مکسورومضموم ہوتو پانچ وجوہ، تین وہی، اور تسہیل مد وقصر کے ساتھ۔ باصورت میں عندالجمہور، الف سے ابدال، تسہیل مع الروم۔ رسمی بشکل یاء کا یاء ساکنہ سے،اور بشکل واوٗ کا واوٗ ساکنہ سے ابدال	شَا ، جَا ، وَالسَّمَا ، شُـرَکٰوۡ ، اِ ،تِلۡقَایۡ ، اٰنَایۡ ، عُـلَـمٰوۡا، دُعٰــوۡا ، اَلۡبَــلٰــوۡا ، وَرَآیۡ عــنــد البعض۔	وَیُبۡـدِلُ مُهۡـمَـا تَـطَـرَّفَ مِثۡـلَـهٗ وَیَـقۡصِرُ اَوۡ تَمۡضِیۡ عَـلَی الۡمَدِّ اَطۡوَلَا ۔ وَمَا قَبۡلَهُ التَّحۡرِیۡكُ اَوۡ اَلِفٌ مُــحَــرَّکًــا طَـرَفًــا فَـالۡبَعۡضُ بِالرَّوۡمِ سَهَّلَا

(۱) (۲) شُرَکٰٓؤُا دوجگہ ''انعام ۹۴، شوریٰ ۲۱ ۔ (۳) مَانَشٰٓؤُا ''ہود ۸۷ ۔ (۴) اَلضُّعَفٰٓؤُا ''ابراہیم

۳، غافر۵ "۔ (۵) شُفَعٰٓؤُا "روم ۱۳"۔ (۶) اَلْبَلٰٓؤُا "صٰفّٰت ۱۰۶"۔ بَلٰٓؤًا "دخان ۳۳"۔ (۷) وَمَادُعٰٓؤُا "غافر ۵۰"۔ (۸) بُرَءٰٓؤُا "ممتحنہ ۴"۔ (۹) اَنۡبٰٓؤُا "انعام و شعراء ۶"۔ (۱۰) جَزٰٓؤُا "کہف ۸۸"۔ "طٰہٰ ۷۶"۔ (۱۱) عُلَمٰٓؤُا "شعراء ۱۹۷"۔ اَلْعُلَمٰٓؤُا "فاطر ۲۸"۔ اول آٹھ میں ہمزہ بصورت واؤ، اور اس کے بعد الف زائدہ ہے، اور آخری تین میں بعض مصاحف میں واؤ، اور بعض میں بے صورت ہے۔ بُـــرَءٰٓؤُا میں اول ہمزہ بے صورت ہے۔ ہمزہ متطرفہ مکسورہ بشکل یاء الف کے بعد مندرجہ ذیل کلمات میں ہے، ان میں کل نو وجوہ ہیں۔

نوٹ: وَرَآءِیٔ "شوریٰ ۵۱"۔ مِنۡ تِلۡقَآءِیٔ "یونس ۱۵"۔ اِیۡتَآءِیٔ "نحل ۹۰"۔ وَمِنۡ اٰنَآءِیٔ "طٰہٰ ۱۳۰"۔ (۱ تا ۳) الف سے ابدال، طول، توسط، قصر مع الاسکان عند الجمہور۔ (۴ تا ۵) تسہیل مع الروم وقصر عند البعض۔ (۶ تا ۸) رسمی تخفیف ہمزہ کا یاء سے ابدال، طول، توسط، قصر مع الاسکان۔ (۹) یاء میں قصر مع الروم۔ بِلِقَآءِیٔ "روم ۸"۔ وَلِقَآءِیٔ "روم ۱۶"۔ بعض مصاحف میں محذوف، اور بعض میں مرسوم بالیاء ہے۔

ہمزہ متطرفہ مضمومہ بشکل واؤ گیارہ کلمات میں قرآن مجید میں آیا ہے، ان میں بھی پانچ قیاسی اور سات رسمی کل بارہ وجوہ ہیں، نو وہی، اور تین اشمام کے ساتھ۔ وہ گیارہ کلمات یہ ہیں۔ (۱) جَزٰٓؤُا چار جگہ "مائدہ ۵ دو جگہ، اول والے شوریٰ ۴۰"۔ "حشر ۱۷"۔

ہمزہ متحرک ماقبل متحرک کی تخفیف

(۲۴۱) وَيُسْمِعُ بَعْدَ الْكَسْرِ وَالضَّمِّ هَمْزَهُ ۝ لَدَى فَتْحِهِ يَاءً وَوَاوًا مُحَوَّلَا

ترجمہ: اور امام حمزہ کسرہ وضمہ کے بعد اپنے ہمزہ کو مفتوح ہونے کے وقت یاء اور واؤ سے تبدیل کرنے والے بن کر سناتے ہیں، مثالیں: خَاطِئَةً ، نَاشِئَةَ ، مِائَةَ ، فِئَةً ، لِئَلَّا ، يُؤَدِّهِ ، مُؤَجَّلًا ، مُؤَذِّنٌ ، فُؤَادَ ، لُؤْلُؤًا۔

(۲۴۲) وَفِي غَيْرِ هٰذَا بَيْنَ بَيْنَ وَمِثْلُهُ ۝ يَقُولُ هِشَامٌ مَا تَطَرَّفَ مُسْهِلَا

ترجمہ: اور اس کے سوا (باقی سات قسموں) میں تسہیل بین بین پڑھتے ہیں، اور امام حمزہ کی طرح ہشام بھی اس ہمزہ میں کہ جو متطرفہ ہو، تخفیف کے قائل ہیں۔

﴿النحووالعربية﴾

شعر نمبر ۷ : يُسمِعُ کا فاعل حمزہ ہیں۔ بَعْدَ اس کا ظرف ہے۔ هَمزَةً مفعول ثانی۔ اول مفعول محذوف ہے،اَیْ يُسمِعُ النَّاسَ ۔ فتحہ کی ضمیر ھمزہ کیلئے۔ يَاءً وَّ وَاوًا مفعول ثالث مُحَوَّلًا همزة سے حال، ای مُحَوَّلًا اِلَی الْيَاءِ وَالْوَاوِ۔

شعر نمبر ۸ : وَفِيْ غَيْرِ هٰذَا ، اَیْ يُسَهِّلُ الْهَمزَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا بَيْنَ بَيْنَ تَسْهِيْلًا مقدر کی صفت اور بَعْدَ الْكَسْرِ وَالضَّمّ پر معطوف ہے،اور واؤ عاطفہ محذوف ہے،اور بَيْنَ فتحہ پر مبنی ہے، اَیْ بَيْنَ الْهَمْزِ وَبَيْنَ الْحَرْفِ الْمَدِّ الْمُجَانِسِ لِحَرَكَةِ الْهَمْزَةِ ۔ تَسْهِيْلًا يَسْمَعُ مقدر کا مفعول بہ ہے۔ يقول بمعنی يَقْرَأُ۔ مَا موصولہ جو يَقْرَأُ کا مفعول ہے، اَیْ يَقْرَءُ هِشَامٌ مثل قِرَاءَةِ حَمْزَةٍ فِيْ تَخْفِيْفِ الْمُتَطَرِّفِ۔

توضیح: ناظمؒ نے تیسری قسم ہمزہ متحرک ماقبل متحرک میں کسرہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ میں یاء سے ابدال اور ہمزہ مفتوحہ ماقبل مضموم میں واؤ سے ابدال اور باقی سات صورتوں میں ہمزہ کی تسہیل بین بین کو ان دو شعروں میں بیان فرمایا ہے،اور ساتھ ہی ھشام کی تخفیف کا یوں ذکر فرمایا، کہ جہاں امام حمزہ متطرفہ میں تخفیف کرتے ہیں،ھشام بھی انہی کی مثل تخفیف کرتے ہیں،یعنی ھشام کیلئے ہمزہ متوسطہ یا مبتدء میں تخفیف نہیں صرف متطرفہ میں ہے۔ ہمزہ متحرکہ ماقبل متحرک کی حرکات ثلاثہ کے اعتبار سے نو ہی قسمیں بنتی ہیں،اور یہ صرف متوسط ہی ہوتا ہے ﴿۱ تا ۳﴾ ہمزہ مفتوح ماقبل مفتوح،مضموم،مکسور۔ ﴿۴ تا ۶﴾ ہمزہ مکسور ماقبل مفتوح مضموم مکسور۔

﴿۷ تا ۹﴾ ہمزہ مضموم ماقبل مفتوح،مضموم،مکسور ۔ ہمزہ مفتوح ماقبل مضموم ومکسور میں ابدال،مثالیں ضمہ کے بعد واؤ سے جیسے مُوَجَّلًا ، مُوَذِّنٌ ، لُؤلُؤًا ، فُؤَادَكَ. اور بعد الکسر یاء سے جیسے نَاشِيَة ، فِيَة لِيَلًّا۔ باقی سات صورتوں میں ہمزہ کی تسہیل بین بین ہے،البتہ متوسط بزوائد،یعنی جو کسی حرف زائد کی وجہ سے متوسط ہوا ہو ،اس پر تو تینوں حرکتیں آتی ہیں،مگر اس سے پہلے حرف پر صرف فتحہ اور کسرہ ہی آتا ہے،ضمہ نہیں آتا،اس لئے اس کی چھ ہی صورتیں بنتی ہیں،متوسط بزوائد میں تحقیق اور عام قاعدہ کے مطابق تخفیف کی دو وجوہ ہیں،ان سب قسموں کی تفصیل یہ ہے۔

متوسط بنفسہ کی نو قسمیں: (الف) ﴿۱ تا ۳﴾ فتحہ کے بعد تینوں حرکتوں والا ہمزہ جیسے سَاَلْتُهُمْ رَءُوْفٌ ، يَئِيْسُ ۔ ﴿۴ تا ۶﴾ کسرہ کے بعد تینوں حرکتوں والا نُنْشِئَكُمْ ، بَارِئِكُمْ ، يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۷

تا ۹) ضمہ کے بعد تینوں حرکتوں والا سُئِلُوا ، بِرُءُ وْسِكُمْ ، مُؤَذِّنٌ ، ان قسموں میں سے صرف دو میں ابدال ہے، ہمزہ مفتوح ماقبل مکسور و مضموم باقی ساتوں میں دوسرے کی تسہیل ہے۔

(ب) متوسطہ بزوائد کی چھ اقسام: (۱ تا ۳) فتحہ کے بعد تینوں حرکتوں والا (۱) كَأَنَّهُنَّ

(۲) أَفَأَمِنَ أَوَأَمِنَ ، وَإِنَّهُ ، فَإِمَّا ، وَأُوتِينَا ، فَأُوارِيَ ان تینوں قسموں میں تسہیل بین بین، اور تحقیق دونوں ہیں۔

(۴) کسرہ کے بعد فتحہ والا جیسے بِيَا سَمَائِهِمْ ، بِيَامْرِهِمْ ، اس میں ابدال اور تحقیق دونوں۔

(۵) کسرہ کے بعد کسرہ والا جیسے بِإِحْسَانٍ ، لَبِإِمَامٍ ، لِإِ يْلٰفِ ، اس میں تسہیل و تحقیق دونوں ہیں۔ (٦

تا ۹) کسرہ کے بعد ضمہ والا جیسے لِأُولٰهُمْ ، لِأُخْرٰهُمْ ، اس میں تین وجوہ، تحقیق، تسہیل، یاء سے ابدال۔ لیکن "دانی" کی تحقیق پر یاء سے ابدال صرف اس کلمہ میں جائز ہے جہاں ہمزہ بشکل یاء ہوگا۔

نوٹ : (۱) ان تین کلمات میں تسہیل کے ساتھ دوسری وجہ حذف بھی ہے، جیسے وَلَا يَطَؤُنَ " توبہ۱۵" تَطَؤُهَا "احزاب۳" تَطَؤُهُمْ " فتح۳ "۔

(۲) کسرہ کے بعد کسرہ والے ہمزہ میں، جب ہمزہ کے بعد یاء ساکنہ ہو، تو (۱) تسہیل بین بین اور (۲) حذف دو وجہ ہیں، جیسے خَاطِئِيْنَ ، خَاسِئِيْنَ حذف خَاطِيْنَ ، خَاسِيْنَ۔

(۳) کسرہ کے بعد ضمہ والا ہمزہ اس میں جمہور کے ہاں تسہیل بین بین اور اخفش کے مذھب پر یاء سے ابدال دو وجہ ہیں، جیسے سَنُقْرِئُكَ ، أَؤُنَبِّئُكُمْ ، لیکن اگر بنفسہٖ بےصورت ہو تو تسہیل، ابدال، اور ہمزہ کا حذف تین وجوہ ہوں گی جیسے ابدال، مُسْتَهْزِيُوْنَ ، لِيُطْفِيُوْا ، حذف ، مُسْتَهْزُوْنَ ، لِيُطْفُوْا۔

(۴) ضمہ کے بعد ہمزہ مکسور واؤ مکسورہ سے ابدال جیسے سُوِلُوْا۔

(۵) ہمزہ مضموم ماقبل ضمہ اگر ہمزہ بےصورت ہو تو تسہیل اور حذف دو وجہ ہیں جیسے بِرُ ؤُسِكُمْ ، بِرُوْسِهِمْ

یہاں تک قیاسی تخفیف متفق علیہ کی سات صورتوں کا بیان مکمل ہوا۔

اب ناظمؒ اس سے متعلق دو تنبیہات اور رسمی تخفیف اور قیاسی تخفیف کی مختلف فیہ کی ایک صورت کو ذیل کے اشعار میں بیان فرمارہے ہیں۔

(۲۴۳) وَرِئْيًا عَلٰى إِظْهَارِهِ وَادِّغَامِهِ ۹ وَبَعْضٌ بِكَسْرِ الْهَا لِيَاءٍ تَحَوَّلَا

ترجمه: اور رِئْيًا کا کلمہ (یاء سے ابدال کے بعد) اپنے اظہار پر بھی ہے، اور اپنے ادغام پر بھی، اور بعض نے (هُـمُ کی ضمیر کو) ھاء کے کسرہ سے پڑھا ہے، اس یاء کی وجہ سے جو ہمزہ کے بدلہ میں منتقل ہوئی ہے (یعنی ابدال کے سبب ہمزہ یاء بن گیا ہے)۔

(۲۴۴) كَـقَـوْلِـكَ اَنْبِـئْهُـمْ وَنَبِّـئْهُـمْ وَقَـدْ ۱۰ رَوَوْا اَنَّـهُ بِـالْـخَـطِّ كَـانَ مُسَهِّلَا

ترجمه: (اس کی مثال) تیرے قول اَنْبِيْهُمْ اور نَبِّيْهُـمْ کی طرح ہے، اور حمزہؒ کے ناقلین نے یہ روایت کیا ہے، کہ وہ حمزہ رسم الخط کے موافق بھی ہمزہ کی تخفیف کرنے والے تھے (یعنی رسمی تخفیف بھی کرتے تھے)۔

﴿النحو والعربية﴾

(۹) وَرِئْيًا مبتداء عَلٰی ای قَرَاَ عَلٰی اِظْهَارِهٖ خبر ہے۔ اور بِکَسْرِ الْهَاء کی ھاء دونوں قرأ کے متعلق ہیں۔ تَحَوَّلَا ضمیر یاء کیلئے یا ھمزہ کے لئے ہے، اَیْ تَحَوَّلَ الْيَاء اِلَى الْهَمْزِ ، اَوْ تَحَوَّلَ الهمز اِلَى الْيَاء۔ بَعْضٌ مبتداء۔ بکسر الهاء خبر۔ تَحَوَّلَا صفت يَاءٍ ۔ كَقَوْلِكَ کا نصب ظرف کی بناء پر رَوَوْا کی ضمیر بَعْضٌ کیلئے ہے۔ اَنَّهٗ کی ضمیر حمزہ کو راجع ہے۔ بِالْخَطِّ با استعانت کیلئے ہے۔

توضیح: وَرِئْيًا "مریم ۵" کا وقفاً یاء ساکنہ سے ابدال شعر نمبر ۲ میں مذکور ہے، پھر ابدال کے بعد مثلین جمع ہونے کی صورت میں ادغام رِيًّا ، اور اول یاء کے عارضی ہونے کہ ہمزہ سے بدل کر آئی ہے، کیوجہ سے اظہار رِيْيًا دونوں وجہ جائز ہیں، اور رسم کی موافقت کی بناء پر کہ ہمزہ بے صورت ہے، ادغام اولی ہے، اسی طرح تُؤْوِیْ ، تُؤْوِيْهِ ، رُءْيَا میں دونوں وجوہ ہیں، اظہار وادغام۔

(۲) اَنْبِئْهُمْ "بقرۃ" نَبِّئْهُمْ "حجر وقمر" میں ہمزہ کا یاء سے وقفاً یاء ساکنہ سے ابدال ہے۔ اور هُمْ کی ھاء کا ضمہ اور کسرہ دونوں وجہ صحیح ہیں، کسرہ دانیؒ اور بعض اھل اداء شیخ ابو الحسن طاہر وغیرہ کا مذھب ہے، اور ضمہ حمزہؒ سے ابو الفتحؒ اور جمہور اھل اداء کا مذھب ہے۔

نشر نے اسی کو صحیح تر اور قیاس کے زیادہ موافق بتایا ہے، اس لئے کہ حمزہؒ عَلَيْهُمْ ، اِلَيْهُمْ ، لَدَيْهُمْ کو بھی وقفاً ووصلاً ضمہ ھاء سے پڑھتے ہیں۔

رسمی تخفیف کا بیان اور قیاسی مختلف فیہ کی اول قسم

(۲۴۵) فَفِی الْيَـا يَلِی وَالْـوَاوِ وَالْـحَـذْفِ رَسْمَهٗ ۱۱ وَالَاخْفَـشُ بَعْدَ الْكَسْرِ ذَا الضَّمِّ اَبْدَلَا

(۲۴۶) بِيَـاءٍ وَّعَنْـهُ الْـوَاوُ فِـيْ عَكْسِـهٖ وَمَنْ ۱۲ حَكٰـى فِيْهِـمَا كَـالْيَاوَكَـالْوَاوِ اَعْضَلَا

ترجمہ: پس ہمزہ کا یاء اور واؤ (اورالف) سے ابدال کرنے میں اور ہمزہ کے حذف میں امام حمزہؒ رسم کی پیروی کرتے تھے، اور اخفش نے بھی کسرہ کے بعد ضمہ والے ہمزہ کا یاء سے ابدال کیا ہے اور اسی اخفشؒ سے اس کے عکس (یعنی ضمہ کے بعد کسرہ والے) میں واؤ سے ابدال کیا ہے، اور جس نے ان صورتوں میں (ہمزہ کو) اس حالت میں روایت کیا ہے، کہ وہ یاء اور واؤ کے مانند (تسہیل) ہو، اس نے مشکل بات کو اختیار کیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

يَلِيْ بمعنی يَتَّبِعُ ۔ اَعْضَلَ ، یعنی مشکل ۔ اَمْرٌ مُعْضَلٌ دشوار و پیچیدہ معاملہ جس سے نکلنا مشکل ہو۔
فِي الْيَاءِ ، يَلِيْ کا ظرف ہے۔ وَالْوَاوُ ، وَالْحَذْفُ دونوں کا یاء پر عطف ہے۔ رَسْمَهٗ يَلِيْ کا مفعول ہے۔ وَالاخفش مبتداء۔ اَبْدَلَا خبر۔ ذَالضَّمِّ مفعول بہ بَعْدَ الْكَسْرِ ، اَبْدَلَا کا ظرف ہے۔ عَنْهُ کی ضمیر اخفش کیلئے ہے، اور نقل محذوف سے متعلق ہے۔ فِـي عـكسه ، نَقَلَ کا ظرف ہے۔ مَنْ شرطيه ۔ اَعْضَلَا جزاء۔ فيهما کی ضمیر همز المضموم بعدالكسر، والمكسور بعد الضم کو راجع ہے۔

توضیح: امام حمزہؒ کے بعض ناقلین کی روایت کو شعر نمبر ۱۱ قَـدْ رَوَوْا میں بیان فرمایا، کہ وقفاً ہمزہ کی تخفیف میں رسم عثمانی کا لحاظ بھی فرماتے تھے، اور علامہ دانیؒ اور ناظمؒ اور بعض متاخرین نے رسمی تخفیف کو جہاں عربیت کی رو سے درست ہو، اور معنوی خلل و تبدیلی پیدا نہ ہوتی ہو، وہاں صحیح قرار دیا ہے، اور اس بارے میں ضابطہ یہ ہے کہ ہمزہ الف واؤ یاء کی صورت میں ہوتا ہے بعض جگہوں میں بے صورت اکثر رأس عین سے اس کو ظاہر کیا جاتا ہے، چنانچہ اکثر جگہوں میں تو تخفیف رسمی قیاسی کے موافق ہوتی ہے، اور بعض جگہوں میں خلاف۔ جہاں رسمی قیاسی سے مخالف ہو، تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) وہ جہاں رسمی تخفیف پر عمل ہو ہی نہیں سکتا، یا وہ نقل ولغت کے منافی ہے، جیسے السُّـوْاٰی "روم" کہ یہاں الف سے ابدال لغت و نقل دونوں کے منافی ہے، نیز ساکن کے بعد الف اداء ہو بھی نہیں سکتا لہٰذا ایسی جگہوں میں رسمی ساقط ہو کر صرف قیاسی پر عمل کیا جاتا ہے۔

(۲) یہ کہ دونوں پر عمل ہو سکتا ہو، تو دونوں وجہ پڑھی جائیں گی، جیسے سَـنُـقْـرِئُكَ ہمزہ بشکل یاء ہے۔ قیاسی تخفیف تسہیل ہے، اور رسمی یاء سے ابدال، تو دونوں پر عمل کیا جائے گا۔ پس جہاں ہمزہ بشکل الف ہو، تو اس کا الف سے جیسے

یَسْئَلُوْنَ میں الف سے ابدال، اور جہاں یاء کی شکل میں ہو، یاء سے ابدال جیسے اَنْبِئْ ۔ اور جہاں واؤ کی صورت میں ہو، واؤ سے ابدال کرتے ہیں، جیسے شُرَکٰؤُ ۔ اور جہاں محذوف الصورت ہو، وہاں ہمزہ حذف کر دیتے ہیں، جیسے تَطَؤُھَا ۔ ناظمؒ نے الف کا ذکر اس لئے نہیں فرمایا، کہ واؤ اور یاء کا حکم بیان کر دینے سے خود واضح ہو جاتا ہے، نیز مدیت میں اور علت میں تینوں شریک ہیں، اور ایک وجہ ذکر نہ کرنے کی یہ بھی ہے، کہ جب ہمزہ بصورت الف ہو، تو وہاں پر تخفیف، قیاسی تخفیف بھی رسمی کے مطابق ہی ہوتی ہے، مخالف نہیں ہوتی۔ والاخفش سے فِیْ عَکْسِہٖ تک قیاسی تخفیف کی تین صورتوں میں سے ایک صورت کو بیان فرمایا ہے، کہ اخفش کسرہ کے بعد ضمہ والے ہمزہ اور ضمہ کے بعد کسرہ والے ہمزہ کا یاء اور واؤ سے ابدال کرتے ہیں، جیسے مُسْتَھْزِیُوْنَ ، سُوِلُوْا ، پس ان دونوں قسموں میں دو دو وجوہ ہوگئیں ۔

(۱) سیبویہؒ اور جمہور کے مذہب پر اول میں یاء کے اور ثانی میں واؤ کی مانند تسہیل۔

(۲) اخفش کے مذہب پر اول کا یاء اور ثانی کا واؤ سے ابدال۔ اور وَمَنْ حَکٰی میں اخفش سے تیسری وجہ اول یعنی مُسْتَھْزِءُوْنَ میں یاء کی اور سُؤِلُوْا میں واؤ کی مانند تسہیل کو نقلاً اور اداء دونوں لحاظ سے غلط کہا ہے، اس لئے کہ تسہیل ہمزہ کی اپنی حرکت کے مطابق ہوتی ہے، نہ کہ ماقبل کی حرکت کے مطابق۔

(۲۴۷) وَمُسْتَھْزِءُوْنَ الْحَذْفُ فِیْہِ وَنَحْوُہٗ ۱۳ وَضَمٌّ وَّکَسْرٌ قَبْلُ قِیْلَ وَاُخْمِلَا

ترجمہ: اور مُسْتَھْزِءُوْنَ اور اس جیسے تمام کلمات میں حذف ہے (اور حذف کے بعد ہمزہ سے پہلے) ضمہ ہے، اور اس سے پہلے کسرہ بھی کہا گیا ہے، اور یہ (کسرہ والی وجہ) پوشیدہ وضعیف پائی گئی ہے، (یعنی مُسْتَھْزُوْنَ نقلاً و عملاً درست نہیں، اور کلام عرب میں واؤ ساکن سے پہلے کسرہ نہیں آتا ہے۔

متوسطہ بزوائد کا حکم

(۲۴۸) وَمَا فِیْہِ یُلْفٰی وَاسِطًا بِزَوَائِدٍ ۱۴ دَخَلْنَ عَلَیْہِ فِیْہِ وَجْھَانِ اُعْمِلَا

ترجمہ: اور وہ لفظ جس میں ہمزہ اس حالت میں پایا جائے، کہ وہ ان زائد حروف کے سبب جو اس پر داخل ہو گئے ہوں، متوسطہ بن جانے والا ہو، اس میں ایسی دو وجوہ ہیں، جو استعمال کی گئی ہیں۔

(۲۴۹) کَمَا ھَا وَیَا وَاللَّامِ وَالْفَا وَنَحْوِھَا ۱۵ وَلَامَاتِ تَعْرِیْفٍ لِّمَنْ قَدْ تَأَمَّلَا

ترجمہ: ان کی مثالیں، ھَا (تنبیہ کی) اور یاء (ندائیہ) اور لام (جارہ وابتدائیہ) اور فاء (استئنافیہ وجزائیہ) اور

ان کی مانند دوسرے حروف (واؤ عاطفہ، باء جارہ ہمزہ استفہامیہ سین استقبالیہ اور کاف تشبیہ) میں اور تعریف کے ان لامات کی طرح ہیں، جن کو اس شخص کیلئے جو سوچے اور غور کرے (باب النقل کے بعد یہاں میں مکرر لایا ہوں)۔

﴿النحو والعربیة﴾

شعر نمبر ۱۳ : اُخْمِلَا اَیْ وُجِدَ خَامِلًا ، خُمُوْلٌ پوشیدہ غیر مشہور۔ مُسْتَهْزِئُوْنَ مبتداء۔ اَلْحَذْفُ مبتداء ثانی۔ فِيْهِ خبر۔ نَحْوِهٖ واؤ پر جر ضمیر مجرور پر عطف کی وجہ سے ہے، اور رفع بھی درست ہے، اَیْ نَحْوُهٗ كَذَالِكَ ، قِيْلَ کی ضمیر كَسْرُ قَبْلَ الْهَمْزِ اور اُخْمِلَا کی قول کیلئے ہے۔

شعر نمبر ۱۴ : مَا موصولہ يُلْفٰى صلہ واسطاً مفعول ثانی دَخَلْنَ عَلَيْهِ زوائد کی صفت ہے، عَلَيْهِ کی ضمیر مَا کیلئے ہے۔ موصول مع الصلۃ مبتداء۔ فِيْهِ وَجْهَانِ جملہ خبر واقع ہو رہا ہے۔ اُعْمِلَا جملہ مستانفہ۔ الف تثنیہ وَجْهَيْنِ کیلئے ہے۔ كَمَا مَا زائدہ۔ نحوِ ھَا کی ضمیر حروف مذکورہ کو راجع ہے۔ لِمَنْ کا متعلق محذوف ہے، اَیْ ذَكَرْتُ اَوْكَرَّرْتُ لِمَنْ قَدْ تَاَمَّلَا۔

توضیح : شعر ۱۳ : مُسْتَهْزِءُوْنَ اور اس جیسے دوسرے کلمات کہ جن میں ہمزہ مضموم ماقبل مکسور ہو لِيُطْفِئُوْا ، لِيُوَاطِئُوْا وغیرہ میں ہمزہ کا حذف رسم کی بناء پر اور ماقبل ضمہ اس تیسری وجہ کو ناظمؒ نے قیاس و اداء دونوں اعتبار سے صحیح کہا ہے، البتہ بعض کے اس قول کا رَدّ فرمایا ہے، جو چوتھی وجہ ہمزہ کا حذف اور ماقبل کسرہ کہتے ہیں، اسے اُخْمِلَا فرما کر یہ بتایا کہ یہ متروک ہے، کلام عرب میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی ،نقلاً اور اداء دونوں اعتبار سے صحیح نہیں، لہٰذا اس میں صرف تین وجہ جائز ہیں۔

شعر نمبر ۱۴ : متوسط بزوائد وہ ہمزہ ہے، کہ جس سے قبل کوئی ایسا حرف زائد آرہا ہو، کہ اس کے جدا کر دینے کے بعد بھی کلمہ صحیح رہتا ہو، اگر چہ وہ حرف رسماً اس کلمہ سے ملا ہوا ہو، یا اس سے جدا ہو جیسے يٰٓاَيُّهَا هٰٓاَنْتُمْ ، وَلَآ اَنْتُمْ وغیرہ۔ ایسے ہمزہ میں ہر جگہ دو وجوہ ہیں۔

(۱) قیاسی یا رسمی جو قاعدہ اس میں پایا جائے، اس کی رُو سے تخفیف، جو تسہیل سے بھی ہوتی ہے، اور ابدال سے بھی، اور یہ عارض کا اعتبار کر لینے کی وجہ سے کہ اب ہمزہ متوسط بن گیا ہے، یہ ابوالفتح سے اہل بغداد اہل مصر اور جمہور کا مذھب ہے، دانیؒ کے نزدیک پسندیدہ ہے۔

(۲) تحقیق، کہ حقیقتاً ہمزہ کلمہ کی ابتداء میں ہے، اور ان حروف کی زیادتی عارضی ہونے کی وجہ سے قابل اعتبار نہیں، یہ

ابوالحسن طاہر بن غلبون کا اور ان کی پیروی میں بہت سے قرأ کا مذھب ہے، اور امام حمزہ سے اس کے بارے میں نص بھی ہے۔

قرآن مجید میں ہمزہ سے قبل زائد حروف کی تفصیل

(۱) تنبیہ کی ھاء، جیسے ھٰٓاَنْتُمْ ، ھٰٓؤُلَآءِ ۔ (۲) یاءندائیہ، جیسے یٰٓاٰدَمُ ، یٰٓاَیُّھَا۔ (۳) لام ابتدائیہ، جس پر زبر ہوتا ہے، جیسے لَاَنْتُمْ ، لَاِلَی اللّٰہِ۔ لام جارہ، لِاُوْلٰھُمْ ، وَلِاَبَوَیْہِ ۔ (۴) باءجارہ، جیسے بِاَنَّھُمْ بِاِمَامٍ ، فَبِاَیِّ۔ (۵) ہمزہ استفہام، ءَاُلْقِیَ ، ءَاَنْذَرْتَھُمْ ، ءَاَلِدُ ، ءَاِنَّکَ۔ (۶) سین جیسے سَاَصْرِفُ ، سَاُرِیْکُمْ ۔ (۷) کاف تشبیہ، کَاَنَّھُمْ ، فَکَاَنَّھَا۔ (۸) فاء، فَاْتُوْھُنَّ ، فَاِمَّا فَاُوَارِیَ ۔ (۹) واؤ، جیسے وَاَنْتُمْ ، وَاِمَّا ، وَاُولٰٓئِکُمْ ۔ (۱۰) اَلْ تعریف، اَلْاٰخِرَۃَ ، اَلْاَرْضَ ۔

نمبر۱ ، ۲ میں تحقیق مع المداور تسہیل مع المد والقصر دووجہ صحیح ہیں، باقی سات صورتوں میں یہ تفصیل ہے کہ اگر ہمزہ لام جارہ یا باء کے بعد مفتوح ہو، تو اس میں دووجوہ ہیں ۔ (۱) تحقیق (۲) ہمزہ کا یاءمفتوحہ سے ابدال ۔ لِئَلَّا ، بِیَئْنَھُمْ ، بِیَاخِرِیْنَ۔ اوراگر ہمزہ لام جارہ کے بعد ہو، اور ہمزہ مضموم ہو، تو اس میں تین وجوہ ہیں ۔ (۱) تحقیق (۲) واؤ کی مانند تسہیل (۳) پیش والی یاء سے ابدال، لِیُوْلٰھُمْ ، لِیُخْرِھُمْ ۔ باقی آٹھ حروف میں چونکہ زبر ہے، لہٰذا ان کے بعد والے ہمزہ میں دووجوہ ہیں ۔ (۱) تحقیق (۲) ہمزہ کی حرکت کے مطابق تسہیل بین بین ۔ اور نمبر ۱۰، تعریف کے لام کی وجوہ کی تفصیل یہ ہے، کہ خلفؒ کیلئے (۱) نقل ۔ (۲) تحقیق وسکتہ دووجوہ ہیں، اور خلادؒ کیلئے اگر وصلاً اَلْ اور شَیْءٍ میں سکتہ پڑھ رہے ہوں، تو وقفاً یہی دونوں ہیں جو خلفؒ کیلئے ہیں، اور اگر عدم سکتہ پڑھ رہے ہوں تو پھر وقفاً اَلْ میں نقل اور عدم سکتہ ہے۔

(۲۵۰) وَاَشْمِمْ وَرُمْ فِیْمَا سِوٰی مُتَبَدِّلٍ　۱۶　بِهَا حَرْفَ مَدٍّ وَّاعْرِفِ الْبَابَ مَحْفِلَا

ترجمہ: اور تو اشمام بھی کر اور روم بھی کر، اس ہمزہ کے سوا جو (کلمات کے آخر) میں حرف مد سے بدل جانے والا ہو، اور تو (ہمزہ کے قواعد کے) پورے باب کو سمجھ لے، اس حالت میں کہ یہ باب قواعد کے مجتمع ہونے کی جگہ ہے۔

یعنی جو ہمزہ خالص حرف مدہ سے بدل جائے، اس میں تو روم واشمام ناجائز ہیں، اور باقی ہر طرح کی ہمزہ کی تخفیف روم واشمام کو مانع نہیں ہیں۔

تخفیف قیاسی مختلف فیہ کی دوسری قسم

(۲۵۱) وَمَا وَاوٌ اَصْلِيٌّ تَسَكَّنَ قَبْلَهُ ۔ ۱۷ ۔ اَوِ الْيَا فَعَنْ بَعْضٍ بِالْاِدْغَامِ حُمِّلَا

ترجمہ: اور وہ ہمزہ جس سے پہلے اصلی واؤ ساکن یا اصلی یاء ساکن ہو (جو عین کلمہ کے بجائے ہو) وہ بھی بعض اہل اداء سے ابدال وادغام کے ساتھ روایت کیا گیا ہے، (یعنی واؤ ، یاء ، زائدہ کے بعد والے ہمزہ میں سب کیلئے اور واؤ یاء اصلیہ کے بعد والے ہمزہ میں بعض کے قول پر ابدال وادغام ہے، جیسے اَلسُّوّای سِیِّئَتْ ، اِسْتَیِّسَ ، سَوّہٗ۔

اور جیسے شَیْ ، اَلْمُسِیّ ، تَسُوّ ، سُوّ اس قسم میں نقل اور ابدال وادغام دو وجوہ ہیں، شَیًا ، شَیْ شَیًّا ، شَیِّ۔ اور واؤ یاء زائدہ میں کے بعد والے میں صرف ابدال وادغام ہے، جیسے هَنِیًّا ، بَرِیٌّ قُرُوّ۔

تخفیف قیاسی مختلف فیہ کی تیسری قسم

(۲۵۲) وَمَا قَبْلَهُ التَّحْرِيكُ اَوْ اَلِفٌ مُحَرْ ۔ ۱۸ ۔ رَّكًا طَرَفًا فَالْبَعْضُ بِالرَّوْمِ سَهَّلَا

ترجمہ: اور وہ ہمزہ جس سے پہلے حرف پر حرکت ہو، یا الف ہو، اس حالت میں کہ وہ ہمزہ حرکت دیا گیا ہو نیز اس حالت میں کہ وہ کلمہ کے آخر میں ہو، بعض نے اس کو روم کے ساتھ پڑھتے ہوئے تسہیل کی ہے۔

(۲۵۳) وَمَنْ لَّمْ يَرُمْ وَاعْتَدَّ مَحْضًا سُكُونَهُ ۔ ۱۹ ۔ وَاَلْحَقَ مَفْتُوحًا فَقَدْ شَذَّ مُوْغِلَا

ترجمہ: اور جس نے (تینوں حرکتوں میں تسہیل کے ساتھ) روم نہیں کیا، اور اس آخری حرف کے سکون کو خالص سکون سمجھا، اور جس نے فتحہ والے کو بھی (ضمہ والے اور کسرہ والے) سے ملا دیا، پس حقیقت میں ان میں سے ہر ایک نے شاذ بات کہنے میں حد سے تجاوز کیا ہے۔

(۲۵۴) وَفِي الْهَمْزِ اَنْحَاءٌ وَّعِنْدَ نُحَاتِهِ ۔ ۲۰ ۔ يُضِيءُ سَنَاهُ كُلَّمَا اسْوَدَّ اَلْيَلَا

ترجمہ: اور ہمزہ (کی تخفیف) میں اور بھی وجوہ ہیں، اور اس ہمزہ کے نحویوں کے ہاں اس کی روشنی ہر اس چیز کو روشن کر دیتی ہے، جو سیاہ ہو، اس حال میں کہ وہ چیز سخت اندھیری رات کے مشابہ ہو۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

شعر نمبر ۱۶: وَاَشْمِمْ واؤ عاطفہ۔ فِی ظرف دونوں فعلوں کا۔ مَا بمعنی اَلَّذِی بغیر صلہ کے ہے، اَیْ فِی

الْهَمْزِ الَّذِیْ غَيْرَ مُتَبَدِّلٍ ۔ بِهَا کی ضمیر کلمات کے آخری کلمات کیلئے ہے۔ اَلْبَاب اَلْ عہد کیلئے ہے،اور اس سے باب وقف حمزۃ وھشام علی الھمز مراد ہے۔ مَحْفِلًا مصدر فاعل سے حال ہے اَیْ مُحْتَفِلًا یا مفعول سے حال ہے،اور اسم ظرف ہے، جو مُجْتَمِعًا کے معنی میں ہے۔

شعر نمبر ۱۷ : مَا شرطیہ۔ وَاوٌ فاعل،فعل محذوف اَیْ وَقَعَ ۔ اَصْلِیٌ صفت۔ فَعَنْ بَعْضٍ بِالْاِدْغَامِ شرط کی جزاء ہے۔ حُمِّلَا کی ضمیر مَا کو راجع ہے۔

شعر نمبر ۱۸ : مَا موصولہ متضمن شرط کے معنی کو قَبْلَهُ التَّحْرِيْكُ اس کا صلہ ہے۔ اَوْ اَلِفٌ تحریک پر عطف ہے۔ مُحَرَّكًا طَرَفًا دونوں حال ہیں،ہمزہ کی ضمیر سے فَالبعضُ مبتداء۔ سَهَّلَا اس کی خبر۔ بِالرَّوْمِ اس کے متعلق ہے، یہ پورا جملہ شرط کی جزاء ہے۔

شعر نمبر ۱۹ : لَمْ يَرُمْ کا مفعول مقدر ہے، اَيِ الْهَمْزَ فِي الْاَحْوَالِ الثَّلٰثِ۔ وَاعْتَدَّ ، ای حَسِبَ اِعْتَبَرَ۔ مَحْضًا دوسرا اور سُكُوْنَهُ پہلا مفعول ضمیر ہمزہ کیلئے ہے۔ وَاَلْحَقَ ،مَنْ پر معطوف ہے۔ مفتوحًا ،اَلْحَقَ کا مفعول اول اور ثانی مقدر، اَیْ بِالْمَضْمُوْمِ وَالْمَكْسُوْرِ فِيْ جَوَازِ الرَّوْمِ۔ فَقَدْ شَذَّ جزاء ہے،شرط کی۔ مُوْغِلًا حال،اَیْ مُبْعَدًا فی شذوذِہٖ۔ اِيْغَالٌ (تیز رفتار)۔

شعر نمبر ۲۰ : اَلْاَنْحَاء جمع نَحْوٌ بمعنی الطریق ارادہ اور یہ ظرف ہے۔ نُحَاةُ نَاحٍ کی جمع ہے،بمعنی نحوی۔ يُضِيْءُ متعدی۔ كُلَّمَا اَسْوَدَّ اس کا مفعول۔ اور مَا موصوفہ۔ اور يُضِيْءُ لازمی ہونے کی صورت میں كُلَّمَا اس کا ظرف ہے، اَیْ كُلَّمَا اسْوَدَّ الْهَمْزُ عند النحاة اَضَاءَ عِنْدَهُمْ ۔ سَنَا بمعنی روشنی،ظہور،اور سواد سیاہی چھپنا مراد ہے۔ اَللَّيْلُ ، لَيْلٌ سے مبالغہ،بہت اندھیری رات۔

توضیح : شعر نمبر ۱۶ : اس شعر میں ناظمؒ نے اس باب میں ہمزہ کے تغیرات کے تقریبًا تمام احوال میں روم واشمام کرنے کو بھی جائز قرار دیا ہے،مگر اس وقت جائز نہیں جب ہمزہ متطرفہ کو حرف مد سے بدلا گیا ہو،مثلًا ہمزہ الف کے بعد ہو یا حرف متحرک کے بعد ہو،تو اس وقت روم واشمام صحیح نہیں ہوگا،جیسے اِقْرَا ، نَبِیْ مِنْ شَاطِیٔ ، يَشَا ، السَّمَا ، مندرجہ ذیل چار صورتوں میں روم واشمام حرکت کے مطابق صحیح ہیں۔

(۱) ہمزہ کا واؤ ، یاء زائدہ کے بعد ابدال وادغام کیا گیا ہو،جیسے قُرُوّ ، اَلنَّسِیّ ۔ اور بعض کے قول پر واؤ یاء اصلیہ سے ابدال کیا گیا،جیسے سُوّ ، سَوّ ، شَیّ۔

(۲) جب ہمزہ متطرفہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی جائے، اور ہمزہ حذف ہو جائے، تو روم واشمام صحیح ہوں گے ،جیسے دِفْءٌ ، شَيْءٌ ، اَلسُّوْءِ ، اَلْمَرْءُ وغیرہ۔

(۳) وہ ہمزہ جس کا رسمی تخفیف کے تحت واؤ ، یاء سے ابدال کیا گیا ہو، اور یہ الف کے بعد بھی ہوتا ہے، جیسے اٰنَآئِ ، شُرَكٰؤُا ، اور حرکت کے بعد بھی، مِنْ نَّبَائِ ، لُؤْ لُوءٍ۔

ناظمؒ نے پہلے شعر میں تو صحیح مذہب بتایا ہے، کہ روم کے ساتھ تسہیل جائز ہے، اور پھر وَمَنْ لَّمْ يَـرُمْ میں تیسرے اور چوتھے دونوں مذہبوں کا رَدّ فرمایا ہے، جو لوگ تینوں حرکتوں میں روم کے ساتھ تسہیل کو ناجائز کہتے ہیں، اور وہ لوگ جو فتحہ کو ضمہ وکسرہ سے ملاتے ہوئے تینوں میں جائز کہتے ہیں، ان دونوں کا مذہب شاذ اور ضعیف ہے۔

شعر نمبر ۲۰ : یعنی قیاسی تخفیف کی ان دس قسموں اور رسمی تخفیف کے علاوہ جو ہم نے بیان کی ہیں، ہمزہ کی تخفیف کے اور بھی بہت سے قواعد ہیں، جو عربیت کے ماہر علماء کو خوب معلوم ہیں، اور جو دوسروں سے پوشیدہ ہیں وہ بھی ان علماء کے روبرو ظاہر روشن ہیں، شعر میں اندھیری سے جہالت اور روشنی سے علم کی طرف اشارہ ہے

جدول ہمزہ متحرک ماقبل ساکن کی نوشاخیں

نمبر شمار	کیفیت ہمزہ اور اس کا ماقبل	امثلہ کلمات قرآنیہ	کیفیت تخفیف قیاسی تلفظ ، رسمی	حوالہ شاطبیہ
۱	فتحہ کے بعد تینوں حرکتوں والا، متوسط بنفسہ	سَاَلْتُهُمْ ، لِيَسَ ، رَؤُوْفٌ	تینوں قسموں میں صرف تسہیل	وَفِيْ غَيْرِهٰذَا بَيْنَ بَيْنَ

۲	متوسط بزوائد، فتحہ کے بعد تینوں حرکتوں والا	اَفَاِمِنَ ، اَوَاَمِنَ، وَاِنَّهٗ، فَاِمَّا، وَاُوْتِيْنَا، فَاُوَارِیَ	متوسط بزوائد، تسہیل بین بین تحقیق	- - - وَمَافِيْهِ يُلْفٰى وَاسِطًا بِزَوَائِدٍ دَخَلْنَ عَلَيْهِ فِيْهِ وَجْهَانِ اُعْمِلَا
۳	- - -	وَلَا يَطَؤُنَ "توبہ ۱۵" تَطَئُوْهَا الاحزاب ۲۷، تَطَئُوْهُمْ "فتحنا ۳"	ان تین کلمات میں دو وجہ تسہیل حذف، وَلَا يَطَوْنَ، تَطَوْهَا تَطَوْهُمْ	وَفِیْ غَيْرِ هٰذَا بَيْنَ بَيْنَ وَقَدْ رَوٰو اَنَّهٗ بِالْخَطِّ كَانَ مُسَهَّلًا ـ وَالْحَذْفُ رَسْمُهٗ
۴	کسرہ کے بعد فتحہ والا متوسط بنفسہ	سَيِّئَاتِكُمْ، مِاْئَة، فِئَة	یا ء مفتوحہ سے ابدال، سَيِّيَاتِكُمْ مِيَة ،فِيَة	وَيُسْمِعُ بَعْدَ الْكَسْرِوَالضَّمِّ هَمْزَةٌ لَدٰى فَتْحِهٖ يَاءً وَوَاوًا مُحَوَّلَا

۵	کسرہ کے بعد فتحہ والا متوسط بزوائد	بِاَسْمَآئِهِمْ، بِاَمْرِهِمْ	ابدال و تحقیق دو وجہ، بِيَاسْمَآئِهِمْ بِيَامْرِهِمْ	وَمَافِيْهِ يُلْفٰى وَاسِطًا بِزَوَائِدٍ دَخَلْنَ عَلَيْهِ فِيْهِ وَجْهَانِ اُعْمِلَا . وَقَدْ رَوَوْا اَنَّهٗ بِالْخَطِّ كَانَ مُسَهَّلًا
۶	کسرہ کے بعد کسرہ والا متوسط بنفسہ	بَارِئِكُمْ، مُتَّكِئِيْنَ، خَاطِئِيْنَ، خَاسِئِيْنَ	تسہیل بین بین، اگر ہمزہ کے بعد یاء ساکنہ ہو، تو دو وجوہ، تسہیل و حذف، خَاطِئِيْنَ، خَاسِئِيْنَ، مُتَّكِئِيْنَ	وَفِيْ غَيْرِ هٰذَا بَيْنَ بَيْنَ وَقَدْ رَوَوْا اَنَّهٗ بِالْخَطِّ كَانَ مُسَهَّلًا وَالْحَذْفُ رَسْمُهٗ

۷	کسرہ کے بعد کسرہ والامتوسط بزوائد	بِإِحْسَانٍ ، لَبِإِمَامٍ ، لِإِيْلٰفِ	تسہیل، تحقیق	وَمافِيْهِ يُلْفی وَاسِطًا بَزَوَائِدٍ دَخَلْنَ عَلَيْهِ فِيْهِ وَجْهَانِ أُعْمِلَا ۔ الخ
۸	کسرہ کے بعد ضمہ والامتوسط بنفسہٖ	سَـنُـقْـرِئُكَ، اَءُ نَبِّـئُـكُـمْ، بے صـورت بـعـدهٗ واؤ، مُسْتَهْزِءُوْنَ، لِيُطْفِئُوْا	تسہیل عندالجمہور ، یاء مضمومہ سے ابدال عند الاخفش، سَنُقْرِيُكَ ، اَءُ نَبِّيُكُمْ، حذف ہمزہ ماقبل ضمہ مُسْتَهْزُوْنَ ، لِيُطْفُوْا، بےصورت، تسہیل،یاء سے ابدال	وَفِیْ غَيْرِ هٰذَا بَيْنَ بَيْنَ وَالْاَخْفَشُ بَعْدَ الْكَسْرِ ذَاالضَّمِّ اَبْدَلَا ۔ بِيَاءٍ الخ۔ وَمُسْتَهْزِءُ وْنَ الْحَذْفُ فِيْهِ وَنَحْوِهٖ وَضَمٌّ

۹	کسرہ کے بعد ضمہ والامتوسط بزوائد	لِأُوْلِيهُمْ، لِأُخْرَاهُمْ	تحقیق، تسہیل ، یاء سے ابدال لِيُوْلِيهُمْ، لِيُخْرَاهُمْ	وَمَافِيهِ يُلْفٰى وَاسِطًا بِزَوَائِدٍ دَخَلْنَ عَلَيْهِ فِيْهِ وَجْهَانِ اُعْمِلَا وَالْاَخْفَشُ بَعْدَ الْكَسْرِ ذَاالضَّمِّ اَبْدَلَا بِيَاءٍ وَعَنْهُ الْوَاوُ فِيْ عَكْسِهٖ

نوٹ: دانیؒ کی تحقیق پر کسرہ کے بعد ضمہ والے میں یاء سے ابدال اس وقت ہے، جب ہمزہ بشکل یاء مرسوم ہو۔

فائدہ: امام حمزہ، متوسط اور متطرفہ دونوں دونوں ہمزوں میں تخفیف کرتے ہیں، اس لئے جس کلمہ میں دو یا تین ہمزہ جمع ہوں ہر ایک کی اصول کے مطابق تخفیف ضروری ہے، ذیل میں چند کلمات کی وجوہ بیان کی جاتی ہیں۔

(۱) لُـؤْلُـؤ (حج ۳ و فاطر ۴) اول ہمزہ کا صرف واؤ سے ابدال ہے، اور دوسرے میں تین وجوہ۔ ‹۱› واؤ سے ابدال وسکون لُوْ لُوْا ۔ ‹۲› دوسرے واؤ میں روم۔ ‹۳› روم کے ساتھ تسہیل ۔

(۲) لُؤْلُؤًا " دھر ا " اول کا واؤ ساکنہ سے ابدال اور دوسرے کا واؤ مفتوحہ سے ابدال لُوْ لُوَا۔

(۳) اللُّؤْلُؤ " رحمٰن ۴" اول متوسط بنفسہ میں واؤ ساکنہ سے ابدال اور دوسرے متطرفہ میں چار وجوہ۔

‹۱› واؤ ساکنہ سے ابدال اَلْـلُـوْ لُـوْا ۔ ‹۲› واؤ میں اشمام۔ ‹۳› واؤ کا روم۔ ‹۴› روم کے ساتھ ہمزہ کی تسہیل۔

(۴) قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ (آل عمران ۲) اس میں تین ہمزہ جمع ہیں، اول میں تین وجوہ ہیں۔

(۱) نقل۔ (۲) سکتہ وتحقیق۔ (۳) عدم سکتہ وتحقیق۔

دوسرے میں دو وجوہ ہیں۔ (۱) تحقیق وتسہیل کالواؤ۔ تیسرے میں دو وجہ۔ (۱) ابدال یاء مضمومہ سے (۲) تسہیل کالواؤ۔ ان تینوں ہمزوں کی وجوہ ملا کر صحیح وجوہ کل دس نکلتی ہیں۔

بَابُ الْاَظْهَارِ وَالْاِدْغَامِ

باب اظہار اور ادغام صغیر کے بیان میں

ادغام کبیر تو ابوعمر بصری صاحب کیلئے خاص تھا، مگر ادغام صغیر جس میں مدغم پہلے سے ساکن ہوتا ہے، اور یہ بھی مثلین متجانسین ومتقاربین میں ہوتا ہے، اور یہ اتفاقی بھی ہے، اور اختلافی بھی، اتفاقی کو بَابُ اِتِّفَاقِهِمْ میں بیان کیا ہے، نیز بعض قواعد کلی ہیں، جیسے اِذْ کی ذال قَدْ کی دال، تانیث کی تاء هَلْ وَبَلْ کا لام، اور جزئی جو ایک یا دو ہی کلمات میں ہوا ہے۔

جزئی کا ذکر بَابُ حُرُوْفٍ قَرُبَتْ مَخَارِجُهَا میں آئے گا، جو آٹھ حروف کا ادغام ہے، نون ساکن وتنوین کا ادغام علیحدہ باب میں اخفاء واقلاب کی وجہ سے جدا بیان کیا ہے۔

(۲۵۵) سَاَذْكُرُ اَلْفَاظًا تَلِيْهَا حُرُوْفُهَا ۱ بِالْاِظْهَارِ وَالْاِدْغَامِ تُرْوٰى وَتُجْتَلَا

ترجمہ : میں ابھی ایسے کلمات (اِذْ قَدْ وغیرہ) کو بیان کروں گا، جن کے بعد ان کلمات کے وہ حروف آئیں گے (جن میں ان کلمات کے آخری حروف کا ادغام ہوگا) نیز وہ کلمات ایسے ہیں، جو اظہار اور ادغام سے روایت کئے جاتے ہیں، اور (کتب میں بھی دونوں طرح دیکھے جاتے ہیں)۔

﴿النحو والعربية﴾

تَلِيْهَا کا نصب الفاظًا کی صفت کی وجہ سے ہے۔ حُرُوْفُهَا اس کا فاعل ہے۔ بِالْاِظْهَارِ تُرْوٰى سے متعلق ہے۔ حُرُوْفُهَا ای حروف كَلماتها. تُرْوٰى الفاظًا کی دوسری صفت ہے۔

(۲۵۶) فَدُوْنَکَ اِذْ فِيْ بَيْتِهَا وَحُرُوْفَهَا ۲ وَمَا بَعْدُ بِالتَّقْيِيْدِ قُدْهُ مُذَلَّلَا

ترجمہ : پس تو اِذْ کو اور اس کے (مدغم فیہ) حروف کو اس اِذْ کے شعر میں لے لے، اور جو حکم (اظہار یا ادغام) اس کے بعد ہو، اس قید واصطلاح کے ذریعہ کھینچ لے، حالانکہ وہ آسان کیا ہوا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

دُوْنَكَ اسم فعل بمعنی اَلْزِمْ یَاْخُذْ۔ وَمَا بَعْدُ موصول مع الصلۃ مبتداء۔ بِالتَّقْیِیْدِ قُدْهُ پورا جملہ خبر۔ بالتقييد قُدْهُ سے متعلق ہے۔ مُذَلَّلًا حال۔

(۲۵۷) سَاُسْمِیْ وَبَعْدَ الْوَاوِ تَسْمُوْا حُرُوْفُ مَنْ ۳ تَسَمّٰی عَلٰی سِیْمَا تَرُوْقُ مُقَبَّلَا

ترجمہ : میں (قاری یا راوی کا رمز کے ذریعہ) نام لوں گا، اور اس کے بعد واؤ فاصل لاؤں گا، اور اس واؤ فاصل کے بعد اس قاری یا راوی کے حروف مدغمہ یا مظہرہ ایک خاص علامت پر ظاہر ہور ہے ہوں گے، جو چوم لینے اور بوسہ دینے کی جگہ کے اعتبار سے عمدہ و خوشگوار ہوگی۔

﴿النحو والعربية﴾

سَاُسْمِیْ اَیْ سَاَذْکُرُ مفعول مقدر ہے، اَیْ قُرَّاءَهٗ۔ تَسْمُوْ، سَمُوٌّ سے بلند ہونا ظہور مراد ہے، اس کا فاعل حروف ہے۔ مَنْ موصولہ کنایۃ عن القرأ، عَلٰی، عَلٰی قاریؒ کی رائے پر تَسَمّٰی سے متعلق ہے، ابوشامہ کی رائے پر اُذْکُرُ کے متعلق ہے۔ سِیْمَا علامت۔ تَرُوْقُ اَیْ تَصْفُوْا بارونق و تعجب۔ مُقَبَّلَا، تَرُوْقُ کے فاعل سے حال، اسم ظرف کے معنی میں ہے، چوم لینے کی جگہ۔

(۲۵۸) وَفِیْ دَالِ قَدْ اَیْضًا وَّتَاءِ مُؤَنَّثٍ ۴ وَفِیْ هَلْ وَبَلْ فَاحْتَلْ بِذِهْنِکَ اَحْیَلَا

ترجمہ : اور دال قَدْ اور تانیث کی تاء ساکنہ اور هَلْ وَبَلْ کے لاموں میں بھی یہی طریقہ اختیار کروں گا (جو اِذْ کے ذال کیلئے ہے) پس اپنے ذھن میں تدبیر سے کام لے، اس حال میں کہ تو بڑا صاحب تدبیر ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

وَفِیْ دَالِ قَدْ ظرف فعل مقدر کی تقدیر۔ وَاَفْعَلُ مِثْلَ ذَالِكَ فِیْ دَالِ قَدْ ہے۔ وَتَاءِ مُؤَنَّثٍ وَهَلْ وَبَلْ معطوفات ہیں، جعبریؒ کی رائے پر ان میں جار محذوف ہے دَالِ قَدْ پر۔ فَاحْتَلْ، مِنَ الْحِیْلَة تدبیر کر یا من الحوالہ حوالہ قبول کر۔ ذِهْنِ اَیْ فهم۔ اَحْیَلَا حال، الف اطلاقی، صفت مشبہ ای صَادِقُ الْحِیْلَة، یا اسم تفضیل بڑا تدبیر کرنے والا۔

توضیح : ان اشعار میں ان اصطلاحات کو بیان فرمایا ہے، جو ناظمؒ نے اِذْ کی ذال قَدْ کے دال، تانیث کی تاء اور هَلْ وَ بَلْ کے لام کے اظہار وادغام کیلئے استعمال کی ہیں۔ جن کی ترتیب یہ ہے۔

(۱) سب سے پہلے وہ لفظ جس کا ادغام ہوتا ہے، مثلاً اِذْ اور اس کے سارے حروف مدغم فیہ کو لائیں گے جو ان کلمات کے شروع کے حروف ہوں گے، ان مدغم فیہ کے ختم پر واؤ فاصل لائیں گے، اس کے بعد قید و حکم اظہار وادغام کو بیان کریں گے، اس کے بعد ان قرأ کی رموز لائیں گے، جو سب میں اظہار یا سب میں ادغام کرتے ہیں، جیسے فَـاِظْهَارُ هَـا اَجْـرٰی دَوَامَ نَسِيْمَهَا ،وَاَظْهَرَ رَيَّا۔ وَاَظْهَرَ رَيَّا کا واو رموز کے بعد فاصل لائے ہیں۔ اگر بصراحت قاری کا نام استعمال کریں گے، تو قاری کے نام کے ساتھ رمز استعمال نہیں کی جاتی لہٰذا واؤ فاصل کی حاجت نہیں ہوگی، جیسے وَاَدْغَـمَ وَرْشٌ ضَـرَّ ظَـمْـاٰن ، یعنی ورش نے قَـدْ کی دال کا ضاد اور ظاء میں ادغام کیا ہے، اور جہاں رمز استعمال کریں گے وہاں اس شبہ کو دور کرنے کی غرض سے کہ کونسا حرف قاری کی رمز ہے، اور کونسا مدغم فیہ واؤ فاصل لائیں گے، تاکہ واؤ فاصل سے پہلے والے حروف قاری کی رمز متعین ہو جائیں، اور بعد کے حروف اظہار یا ادغام کے سمجھ لئے جائیں، جیسے وَاَظْهَـرَرَيَّـا قَـوْلُـهٗ وَاصِفٌ جَلَا میں وَاصِفٌ واؤ فاصل سے پہلے کسائی اور خلاد کی رموز اور واؤ فاصل کے بعد جَلَا کا جیم اظہار کا حرف ہے یعنی اِذْ کے ذال کا کسائی اور خلاد صرف جیم میں اظہار کرتے ہیں، اور باقی پانچ حروف میں ادغام۔

(۲) جن قرأ کیلئے بعض حروف میں ادغام اور بعض میں اظہار ہوتا ہے، جب ان کا نام نہیں لیں گے رمز لائیں گے، تو وہاں دو واؤ فاصل لائی جائیں گی، پہلی واؤ قاری کی رمز اور حروف مدغمہ ومظہرہ میں جدائی کے لئے اور دوسری مسئلہ کے اختتام کیلئے۔

(۳) اگر سب حروف میں اظہار کو بیان کیا تھا، تو باقی قرأ کیلئے سب حروف میں ضد سے ادغام ثابت ہوگا، جیسے اِذْ ، قَـدْ ، تاء تانیث کے بیان میں ہے، اور اگر پہلے ادغام کو سب کیلئے بیان کیا تھا، تو باقی قرأ کیلئے اظہار ہوگا، جیسے هَـلْ وَ بَلْ میں ہے۔

ذِکرِ ذَالِ اِذْ

اِذْ کی ذال کا بیان

(۲۵۹) نَعَمْ اِذْ تَـــمَشَّتْ زَيْنَبٌ صَـالَ دَلُّهَا ا سَـمِيُّ جَـمَالٍ وَاصِلًا مَّنْ تَوَصَّلَا

تـرجمه : گویا سوال کا جواب ہے، ہاں میں وہ وعدہ پورا کروں گا، مدغم فیہ حروف کے بیان کا جو تَمَشَّتْ سے جمال کے شروع کے چھ حروف ہیں، اور واؤ فاصل ہے، ان کلمات کے معنی یہ ہیں۔

(۱) جب زینب چلی تو اس کے ناز نے حملہ کیا، جو بلند حسن والا ہے، اس حال میں کہ وہ عاشق کو جو محبوب سے ملنے کا ارادہ کرے، اسے ملا دینے والا ہے۔

(۲۶۰) فَاَظْهَارُهَا اَجْرٰى دَوَامَ نَسِيْمِهَا ۲ وَاَظْهَرَ رَيًّا قَوْلِهٖ وَاصِفٌ جَلَا

ترجمہ : پس اس اِذْ کی ذال کا اظہار ان چھ حرفوں میں، نافع، ابن کثیر، عاصم کیلئے ہے، اور کسائی اور خلاد کیلئے صرف جیم سے پہلے اظہار ہے، (باقی پانچ حروف میں ادغام ہے) وَاصِفٌ کا واؤ فاصل اشارۃً یہ معنیٰ نکلتے ہیں۔ پس اس کے اظہار نے اس کی ہمیشہ رہنے والی نرم وعمدہ ہوا کو جاری کر دیا، اور اس تعریف کرنے والے نے اپنے کلام کی عمدہ خوشبو کو ظاہر کر دیا، جس نے ان اوصاف کو واضح کر دیا۔

(۲۶۱) وَاَدْغَمَ ضَنْكًا وَاصِلٌ تُوْمَ دُرِّهٖ ۳ وَاَدْغَمَ مَوْلًى وُجْدُهٗ دَائِمٌ وِلَا

ترجمہ : اور خلف کیلئے تاء اور دال میں ادغام باقی میں اظہار ہے، وَاصِلٌ کا واؤ فاصل، اور ابن ذکوان کیلئے صرف دال میں ادغام ہے، باقی غیر مرموز قراً ابوعمر بصریؒ وہشامؒ کیلئے چھئوں حرفوں میں ادغام ثابت ہوا، اور یہ ادغام متقاربین کے قبیل سے ہے، الفاظ کے معانی یہ ہیں، اور اپنے موتی جیسے چاندی کے دانوں کو ملانے والی یعنی ہمیشہ حقیقی محبوب کی تعریف کرنے والے نے تنگی وعشق کی تکلیف کو چھپالیا ہے، اور اس غلام کامل عاشق نے بھی اپنی کامیابی کو چھپالیا، جس کی دولت مندی اور تجلیات لگاتار ہونے کے اعتبار سے ہمیشہ رہنے والی ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

نَعَمْ سوال مقدر کا جواب، اِذْ صَالَ کا مفعول ہے، مِنَ الصَّوْلِ اَیْ وَثَبَ بمعنی غلبہ۔ دَلٌّ، دَلَالٌ ناز زینب اسم امرءة مِنْ نِّسَاءِ الْجَنَّةِ سَمِيٌّ مِنَ السَّمُوْ، سَمِيٌّ جمال۔ اضافت صفت اِلَى الموصوف، اَیْ ذُو حسنٍ رفيعٍ۔ سَمِيٌّ اور واصلًا دونوں دَلٌّ کے فاعل سے حال ہیں۔ مَنْ مَعَ الصِّلَةِ مفعول واصلًا۔ دَوَامَ نَسِيْمُهَا اَیْ نَسِيْمُهَا الدَّائِمَ۔ رَيًّا عمدہ خوشبو، مفعول۔ وَاصِفٌ اَظْهَرَ کا فاعل۔ قَوْلِهٖ کی ہاء وَاصِفٌ کو راجع ہے، وَاصِفٌ تعریف کرنے والا، جَلَا بمعنی کَشَفَ وَاصِفٌ کی صفت۔ ضَنْكًا تنگی۔ تُوْمَ دُرِّهٖ، تُوْمَةٌ کی جمع چاندی کا دانہ۔ دُرِّهٖ کی طرف اضافت تشبیہ کی بناء پر موتی، دوسرے اَدْغَمَ کا مفعول مقدر ہے، اَیْ حُبَّهٗ وِلَا۔ جعبریؒ کی رائے پر وُجْدُهٗ کی دوسری خبر، اَیْ هُوَ ذُوْ وِلَا۔ ابوشامہ کہتے ہیں، کہ وَلَا بفتح واؤ بمعنی محبت اَدْغَمَ کا مفعول ہے۔ وُجْد سرمایہ۔ مولٰی عاشق محب۔

توضیح: اِذْ کی ذال کا ادغام، تاء ، دال ، جیم ، صاد ، زاء ، شین ، چھ حروف میں ہوتا ہے، جو ادغام صغیر متقاربین ہے۔ نافع ، ابن کثیر ، عاصم : ان چھ حرفوں میں اظہار کرتے ہیں۔

کسائی و خلاد صرف جیم میں اظہار، باقی پانچ حروف میں ادغام کرتے ہیں۔ خلف تاء اور دال میں ادغام باقی چار حروف میں اظہار۔ ابن ذکوان دال میں ادغام، باقی پانچ میں اظہار، ان کے ماسوا باقی قرأ ابو عمرو بصری وھشام سب میں ادغام کرتے ہیں، جو اظہار کی ضد سے ثابت ہوا۔

ادغام کی مثالیں : اِذْتَّبَرَّاَ ، وَاِذْ زَّیَّنَ ، وَاِذ صَّرَفْنَا ، وَ اِذدَّخَلُوْا ، وَاِذْ سَّمِعْتُمُوْهُ اِذجَّا ئُهُمْ ۔

ذِكْرُ دَالِ قَدْ

قَدْ کی دال کا بیان

(۲۶۲) وَقَدْ سَـحَبَتْ ذَيْلًا ضَـفَا ظَـلَّ زَرْنَبٌ ۱ جَـلَتْهُ صَبَاهُ شَـائِقًا وَّمُعَلِّلَا

ترجمہ: قَدْ کے دال کا اظہار وادغام ان آٹھ حروف میں ہوتا ہے، جو سَـحَبَتْ سے شَـائِقًا کے کلمات کے شروع والے ہیں، وَمُعَلِّلَا کا واؤ فاصل ہے، شعر کا ترجمہ، زینب نے اپنا دامن کھینچا، اس سے وہ خوشبو پھیلی، کہ اس کی مہک نے اسے ظاہر کیا، اس حال میں کہ وہ خوشبو شوق میں ڈالنے والی اور دل بہلانے والی ہے۔

(۲۶۳) فَاَظْهَرَهَا نَـجْمٌ بَـدَا دَلَّ وَاضِحًا ۲ وَاَدْغَمَ وَرْشٌ ضُـرَّ ظَـمْاٰنَ وَامْتَلَا

یعنی نون ، باء ، دال کے مرموزین عاصم ، قالون ، ابن کثیر مکی کیلئے ان آٹھ حرفوں سے قبل قَـد کے دال کا اظہار ہے، (وَاضِحًا کی واؤ فاصل ہے) اور ورش نے ضاد اور ظاء میں ادغام کیا ہے، اور باقی چھ حروف میں اظہار۔ (وَامْتَلَا کا واؤ فاصل ہے) اور اس زینب کے حسن کو ستارہ نے ظاہر کر دیا، جو ظاہر وطلوع ہوا، اس نے اس (زینب) کے آنے کی خبر دی، حالانکہ وہ واضح ہے، (اور محبوبہ کے دیدار کے) حصول نے پیاسے عاشق کی تکلیف کو چھپالیا، اور وہ سیراب ہو گیا۔

(۲۶۴) وَاَدْغَمَ مُـرْوٍ وَاكِفٌ ضَـيْرَ ذَابِلٍ ۳ زَوٰى ظِـلَّـهُ وَغْرٌ تَسَدَّاهُ كَلْكَلَا

ترجمہ : شعر کا مقصد، اور ابن ذکوان نے ضاد ، ذال ، زاء ، ظاء چار حروف میں قَـدْ کی دال کا ادغام کیا ہے، اور باقی چار میں اظہار ہے۔

وَاكِفٌ اور وَغْــرٌ کا واؤ فاصل ہے، (اور اس سیراب کرنے اور نعمتوں سے بہنے والے نے اس کمزور عاشق کے نقصان کو چھپالیا، جس کے سایہ کو ان سخت سوزشوں نے جمع کر لیا ہے، جو اس کے سینہ پر بلند ہوگئی ہیں۔

(۲۶۵) وَفِــيْ حَـرْفِ زَيَّـنَّا خِلَافٌ وَّمُـظْهِـرٌ ﴿ هِشَـامٌ بِـصَـادٍ حَـرْفَـهُ مُتَحَـمِّلَا

ترجمہ: اور وَلَقَدْ زَيَّنَّا کے لفظ میں ابن ذکوان کیلئے خلف ہے، اور ھشام سورۃ صاد میں اپنے لفظ وَلَقَدْ ظَلَمَكَ کا اظہار کرنے والے ہیں، حالانکہ وہ روایت کرنے والے ہیں، یعنی ابن ذکوان یوں تو قَـدْ کی دال کا زاء میں ادغام کرتے ہیں، مگر سورۃ ملک کے وَلَقَدْ زَيَّنَّا میں اس کے لئے اظہار وادغام دونوں ہیں، اور ہشام نے سورۃ صاد کے لَقَدْ ظَلَمَكَ میں ادغام کی بجائے اظہار کیا ہے۔

ماحصل یہ کہ عاصم ، قالون ، مکی آٹھ حرفوں سے قبل قَدْ کی دال کا اظہار کرتے ہیں، اور بصری ، شامی حمزہ ، کسائی ان آٹھ حرفوں میں ادغام کرتے ہیں، البتہ ھشام نے لَقَدْ ظَلَمَكَ میں اظہار کیا ہے۔

ابن ذکوان چار حروف ذال ، ظاء ، ضاد ، زاء میں ادغام اور باقی چار سے پہلے اظہار، اور ایک کلمہ میں ادغام، باقی چھ میں اظہار کرتے ہیں۔

ادغام کی مثالیں: قَدسَّمِعَ ، وَلَقَدذَّرَأْنَا ، قَدضَّلُّوا ، فَقَدظَّلَمْتُمْ ، وَلَقَدزَّيَّنَّا ، لَقَدجَّآءَكُمْ وَلَقَدصَّرَفْنَاهُ ، قَد شَّغَفَهَا۔

﴿النحو والعربية﴾

مُعَلَّلًا سیراب۔ سَحَبَتْ اس نے کھینچا۔ ضَفَا لمبا ہوا۔ زَرْنَبٌ خوشبو۔ صَبَا مہک ہوا۔ مُرْوٍ، مِنْ أَرْوٰى بمعنی سیراب، اسم فاعل۔ وَاكِفٌ، وکف سے، اسم فاعل برسنے والا۔ ضَيْر تکلیف۔ ذَابِلٌ ذَبَلَ، اسم فاعل مرجھایا ہوا۔ زَوَى، جمع کیا۔ وَغْرٌ، وَغْرَةٌ کا اسم جنس، شدت پیاس۔ تَسَدَّا چڑھ گیا۔ كَلْكَلٌ سینہ۔ ظَلَّ فعل ناقص بمعنی دَامَ۔ زَرْنَب مرکب توصیفی۔ ظَلَّ کا اسم شَـائِقًا وَّ مُعَلَّلًا، اس کی خبر۔ ظَلَّ کا جملہ متانفہ ہے۔ جَلَتْ کا فاعل صَبَا ہے، مشرق سے کعبہ کی طرف چلنے والی ہوا۔ شَـائِقًا بمعنی مُشَوِّقًا۔ بَدَا، نصر سے بُدُوٌّ ناقص واوی، بمعنی ظاہر ہونا، اور بَدْءٌ شروع کرنا۔

ذِكْرُتَاءِ التَّانِيْث

تانیث کی تاء کا بیان

تاء تانیث سے مراد وہ تاء جو فعل کے آخر میں ہو، اور ساکن ہو، اس لئے کہ ادغام صغیر میں مدغم ساکن ہوتا ہے، یہی وجہ ہے، کہ ناظم سکون کی قید نہیں لائے۔

(۲۶۶) وَاَبْدَتْ سَنَا ثَغْرٍ صَفَتْ زُرْقُ ظَلْمِهٖ ١ جَمَعْنَ وُرُوْدًا بَارِدًا عِطْرَ الطِّلَا

ترجمه : یعنی مقصد یہ ہے، کہ سَنَا سے جَمَعْنَ تک کے چھ حروف میں تاء تانیث کا اظہار وادغام ہوتا ہے۔ وُرُوْدًا کا واؤ فاصل ہے۔

شعر کا معنی : اوراس زینب نے مسکرا کر چلتے وقت دانتوں کی چمک ظاہر کی، دانتوں کی آب کی چمک صاف تھی، ان دانتوں نے گلاب کے پھولوں کو جمع کیا ہے جو ٹھنڈے عمدہ خوشبودار شیرہ انگور والے ہیں۔

(۲۶۷) فَاِظْهَارُهَا دُرٌّ نَمَتْهُ بُدُوْرُهٗ ٢ وَاَدْغَمَ وَرْشٌ ظَافِرًا وَّمُخَوَّلَا

ترجمہ : پس اس تانیث کی تاء کا اظہار، دال ، نون ، باء کے مرموزین کیلئے ہے، اور ورش نے ظاء میں ادغام کیا ہے، اور اس زینب کا مسکراتے ہوئے دانتوں کا اظہار ایک موتی ہے، جس کو اس کے بدور نے بلند کر دیا ہے، اور ورش” یعنی کامل عاشق نے ان لطائف کو غیروں سے چھپا لیا ہے، حالانکہ وہ کامیاب ہونے والا ہے۔

(۲۶۸) وَاَظْهَرَ كَهْفٌ وَّافِرٌ سَيْبُ جُوْدِهٖ ٣ زَكِيٌّ وَّفِيٌّ عُصْرَةً وَّمُحَلَّلَا

ترجمہ : یعنی مقصد یہ ہے، کہ شامیؒ نے سین ، جیم ، اور زاء میں اظہار کیا ہے، اور باقی تین میں ادغام۔ وَافِرٌ اور وَفِيٌّ کے واؤ فاصل ہیں، (اور ایسے قوی مرد یعنی کامل شخص نے اسرار محبت کو ظاہر کر دیا، جس کے کرم کی عطا بہت زیادہ ہے، جو خوب ظاہر ومشہور ہے، وعدہ کا خوب پورا کرنے والا ہے، حالانکہ وہ طالبان معرفت الٰہیہ کے ورود کی جگہ ہے۔

(۲۶۹) وَاَظْهَرَ رَاوِيْهِ هِشَامٌ لَّهُدِّمَتْ ٤ وَفِيْ وَجَبَتْ خُلْفُ ابْنِ ذَاكْوَانَ يُفْتَلَا

ترجمہ: اوراس شامی کے راوی ھشام نے صاد سے پہلے لَهُدِّمَتْ کی تاء کا اظہار کیا ہے، اور وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا میں ابن ذکوانؒ کا خُلف اظہار وادغام غور سے دیکھا جاتا ہے (یعنی اظہار صحیح نہیں، صرف ادغام ہی ہے، اگر چہ بعض نے بیان کیا ہے) اظہار کی ضد سے باقی قراء کا ان چھ حروف میں ہر جگہ ادغام ہے، اور وہ ابو عمرو بصریؒ، حمزہ، اور کسائی ہیں۔

مثالیں : اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ ، وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا ، حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ ، كَانَتْ ظَالِمَةٌ ، لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ ، كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ۔

خلاصہ: (۱) قالون ، ابن کثیر ، عاصم کا چھ کے چھ میں اظہار۔ (۲) ورش کا ظاء میں ادغام باقی پانچ میں اظہار۔ (۳) شامی جیم ، زای ، سین سے قبل اظہار، اور ثاء ، ظاء میں ادغام، اور صاد میں حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ " نساء۴ " میں ھشام اور ابن ذکوان دونوں کیلئے ادغام۔ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ "حج ۴" ھشام کیلئے اظہار اور ابن ذکوان کیلئے ادغام۔ اس سے نقل آیا کہ وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا "حج ۵" میں ابن ذکوان کیلئے صرف اظہار ہے، نظم وتیسیر کے طرق سے ان کے لئے ادغام صحیح نہیں ہے، اور نہ ہی نشر کے طرق سے، لہٰذا فقط اظہار ہی پڑھنا چاہئے، باقی قرأ بصری ، حمزہ ، کسائی چھیوں حرفوں میں ہر جگہ ادغام کرتے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

اَبْدَتْ ، اِبْدَاءٌ بمعنی ظاہر کرنا۔ سَنَا چمک۔ ثَغْرٌ دانت۔ زُرْقٌ جمع اَزْرَق ، صفائی۔ ظَلْم دانتوں کی چمک، آب رونق۔ وُرُوْدٌ جمع وِرْد گلاب یا واؤ کی فتحہ سے وُرُوْدُ گھاٹ، جائے نزول۔ اَلطِّلَا سیراب انگور کا شیرہ۔ کَهْفٌ لغۃً غار، مجازاً قوی، مراد گوشۂ علم۔ سَيْب عطاء۔ عُصْرَة پناہ گاہ۔ مُحَلَّلَا منزل، جائے ورود۔ يُفْتَلَا ای يتدبَّر غور وخوض، یا مستانفہ، یا خلف سے حال۔ يُفْتَلَى سے مقصد یہ ہے، کہ خلف میں بحث کی جاتی ہے، کہ آیا اس سے جو ادغام نکلتا ہے، وہ صحیح ہے کہ نہیں۔

ذِكْرُ لَامِ هَلْ وَبَلْ

هَلْ اور بَلْ کے لام کا بیان

(۲۷۰) اَلَا هَلْ وَبَلْ تَرْوِىْ ثَنَا ظَعْنُ زَيْنَبٍ ا سَمِيْرَ نَوَاهَا طِلْحَ ضُرٍّ وَّمُبْتَلَا

ترجمہ: یعنی ان آٹھ حروف میں هَلْ وَبَلْ کے لام کے اظہار وادغام میں اختلاف ہے، جو تَرْوِىْ سے ضُرٌّ تک کے کلمات کے شروع کے ہیں، یعنی تاء ، ثاء ، زای ، نون ، صاد ، ضاد ، طاء ، ظاء۔ خبردار، بلکہ (سچ کہہ) اور کیا تو میرے اس قول کو بیان کرے گا، کہ زینب کے سفر نے اس کی جدائی کے قصہ سنانے والے کی (پیٹھ) کو موڑ دیا، اور ٹیڑھا کر دیا، اس حالت میں کہ وہ تکلیف کا تھکا ہوا (عشق وشوق) کی جلن میں پھنسا ہوا ہے۔

(۲۷۱) فَاَدْغَمَهَا رَاوٍ وَّاَدْغَمَ فَاضِلٌ ۲ وَقُوْرٌ ثَنَاهُ سَرَّ تَيْمًا وَّقَدْ حَلَا

ترجمہ: پس کسائی کیلئے دونوں لاموں کا ان آٹھ حروف میں ادغام ہے، اور حمزہ کیلئے ثاء سین ، اور تاء میں

ادغام ہے۔ پس اس زینب کے محاسن ولطائف کو روایت کرنے والے نے چھپالیا، اور ایسے بزرگی والے اور پختہ عقل والے عالم نے بھی چھپالیا، جس کی تعریف نے قبیلہ تیم کو (امام حمزہ کا قبیلہ) خوش کردیا، اور وہ تعریف شیرین ہوئی۔

(۲۷۲) وَبَلْ فِي النِّسَا خَلَّادُهُمْ بِخِلَافِهِ ۳ وَفِي هَلْ تَرَى الْإِدْغَامُ حُبَّ وَحُمِّلَا

ترجمہ: اور ان قرأ کے خلاد نے (بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ) سورۃ نساء میں اپنے خلاف کے ساتھ ادغام کیا ہے، (یعنی اظہار وادغام دونوں ہیں) اور خلف کے لئے بھی دونوں ہیں، اگرچہ نظم سے صرف اظہار نکلتا ہے) اور صرف هَلْ تَرٰی حاقہ اور ملک میں ابوعمرو بصری کے لئے ادغام پسند کیا گیا ہے، اور روایت کیا گیا ہے۔

(۲۷۳) وَأَظْهِرْ لَدَى وَاعٍ نَبِيلٍ ضَمَانُهُ ۴ وَفِي الرَّعْدِ هَلْ وَاسْتَوْفِ لَا زَاجِرًا هَلَا

ترجمہ: اور ایک حافظ ہشام جس کی ضمانت جلیل القدر ہے، کے نزدیک نون اور ضاد سے قبل اظہار (نون سے پہلے دونوں لاموں کا اور ضاد سے پہلے صرف بَلْ کا) اور (رعد ۲) میں هَلْ تَسْتَوِي میں بھی اظہار کر۔ (اور باقی چھ حروف میں ہر جگہ ادغام ہے، وَفِي الرَّعْدِ کا واؤ اور وَاسْتَوْفِ کا واؤ فاصل ہے، اول حروف مدغم فیہ کے اختتام اور ثانی مسئلہ کے اختتام کیلئے وَاسْتَوْفِ لَا زَاجِرًا هَلَا اور ان ابواب کی تمام قسموں کا احاطہ کر مگر محبت سے نہ کہ هَلَا کہہ کر ڈانٹتے ہوئے۔

خلاصہ (۱) کسائی کیلئے آٹھوں حروف میں هَلْ وَبَلْ کا ادغام۔ (۲) نافع، مکی، ابن ذکوان عاصم، سب میں اظہار۔ (۳) بصری، صرف هَلْ تَرٰی میں ادغام باقی میں اظہار۔ (۴) ثاء، سین تاء میں ادغام باقی حروف میں اظہار۔ البتہ خلاد سے بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ میں اظہار وادغام دونوں ہیں۔

ہشام نون، ضاد میں ہر جگہ اور تاء میں صرف سورۃ رعد هَلْ تَسْتَوِي میں اظہار باقی میں ادغام اور اس کلمہ میں ادغام کسی کے لئے نہیں، اس لئے کہ کسائی اور حمزہ اس کو هَلْ يَسْتَوِي یاء سے پڑھتے ہیں۔

هَلْ وَبَلْ کے مدغم فیہ ان آٹھ حروف تَثْرَسْ ضَطْ ظَنَّ کی مثالیں جو دونوں لاموں کے بعد چونتیس جگہ آئے ہیں، تاء اور نون دونوں کے بعد، ثاء صرف هَلْ کے بعد، اور باقی صرف بَلْ کے بعد، هَلْ تَرٰی بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ، بَلْ ظَنَنْتُمْ۔

﴿النحو والعربية﴾

آلَا تنبیہ کیلئے۔ بَلْ انتقال۔ اور هَلْ استفہام کیلئے آتا ہے۔ ثَنا پھیر دیا۔ تَرَوِّیْ کا مفعول ہے۔

علی قاری، جعبری کی رائے پر قَوْلِیْ مقدر جو تَرَوِّی کا مفعول ہے کا مقولہ ہے۔ ظَعْن کوچ، جدائی کا سفر۔ سمیر

داستان۔ طِلَح خبط الحواسی تھکا ہوا۔ طِلَح ضرّ، ثنا کا دوسرا مفعول ہے۔ مُبْتَلا بمعنی مُكَلَّفًا۔ ثَنَا

اضافت مصدر اِلَى الْمَنْقُوْلُ. سَرَّ متعدی بمعنی فَرَّحَ. قَدْ حَلَا جملہ متانفہ۔ بِخِلَافِهٖ، خَلَّا دُهُمْ

سے حال ہے۔ حُمَلًا روایت نقل۔ شعلہ میں جُمَلًا جیم سے بمعنی زِيْنَ ہے۔ وَآظْهَرَ واو استینافیہ۔ نَبِيْل

جليل صفت مشبہ۔ ضمانۂ اس کا فاعل۔ زَاجِرًا حال۔ هَلَا بتقدیر بِهَلَا۔

﴿بَابُ اتِّفَاقِهِمْ فِيْ اِدْغَامِ اِذْ وَقَدْ وَتَاءِ التَّانِيْثِ وَهَلْ وَبَلْ﴾

باب، اذ ، قد ، تاء تانیث ، هل وبل کے ادغام جس میں سب قرأ متفق ہیں کے بیان میں یہ باب زیادات میں سے ہے، یہ تیسیر میں نہیں، ناظم محض وضاحت کیلئے اتفاقی قواعد کو بیان فرما رہے ہیں، کسی اختلافی قاعدہ کا بیان مقصود نہیں۔

(۲۷۴) وَلَا خُلْفَ فِي الْاِدْغَامِ اِذْ ذَلَّ ظَالِمٌ ۱ وَقَدْ تَيَمَّتْ دَعْدٌ وَسِيْمَا تَبَتَّلَا

ترجمہ: مقصودی معنی اِذْ کے ذال کا ظاء میں اور قَدْ کے دال کا تاء و دال میں سب کیلئے بلا خلاف ادغام ہے۔ وَسِيْمَا کا واو فاصل ہے۔

لغوی معنی : اس وقت محبت کے چھپانے میں ذرا بھی اختلاف نہیں، جب ظالم ذلیل ہو جائے، (قتل کا خوف ہو) اور دعد محبوبہ نے اس خوبصورت کو بیمار کر دیا، جو منقطع ہو کر اسی کا ہو گیا۔

(۲۷۵) وَقَامَتْ تُرِيْهِ دُمْيَةٌ طِيْبَ وَصْفِهَا ۲ وَقُلْ بَلْ وَهَلْ رَاهَا لَبِيْبٌ وَّيَعْقِلَا

ترجمہ: اور تانیث کی تاء کا تاء ، دال ، طاء میں بلا خلاف ادغام ہے، وَصْفِهَا کا واو فاصل ہے۔ اور هَلْ اور بَلْ کے لام کا بھی راء اور لام میں بلا خلاف ادغام ہے، وَيَعْقِلَا کا واو فاصل ہے۔

معنی لغوی: اور ایک تصویر جیسی محبوبہ کھڑی ہوتی، حالانکہ وہ اس کو اپنی صفت کی خوشبو بھی دکھاتی ہے، اور وہ کہہ دے کہ آیا اس کو کسی عاقل نے اس حالت میں دیکھا ہے، کہ وہ اپنی عقل پر قائم بھی رہے۔

(۲۷۶) وَمَــا اَوَّ لُ الْــمِثْـلَيْــنِ فِيْــهِ مُسَــكَّــنٌ ۳ فَلا بُــدَّ مِــنْ اِدْغَــامِــهِ مُتَـمَثِّلا

ترجمہ: اور وہ جس میں مثلین کا پہلا حرف ساکن کیا ہوا ہو، اس کا (دوسرے میں) ادغام ضروری ہے، اس حال میں کہ وہ معین ہونے والا ہے۔ مُتَمَثِّلًا کا مفہوم ناظمؒ نے خود حاشیہ میں بیان فرمایا۔ مُتَمَثِّلًا لَاهَوَائِيًا یعنی مدہ کا ادغام نہیں ہوتا۔ ابوشامہ فرماتے ہیں، کہ یہ معنی اس لفظ سے ظاہر نہیں ہوتا۔

﴿النحو والعربية﴾

وَسِيْمًا خوبصورت۔ تَبَتَّلَ، اِنْقَطَعَ ہر چیز سے منقطع ہو گیا۔ تَيَمَّتْ ای قَصَدَتْ۔ اِذْ، اَلْاِدْغَام کا مفعول فیہ ذَلَّ کی طرف مضاف ہے۔ ذَلَّ محل جر میں مضاف الیہ کی وجہ سے۔ وَقَدْ تيمت جملہ فعلیہ ماقبل کے جملہ اسمیہ پر معطوف ہے۔ دُمْيَةٌ ہاتھی دانت سے عورت کی مورتی دُمْيَةُ قَامَتُ اور تُرِىْ کا فاعل ہے، گڑیا۔ تُرِي، اِرَاءَة سے دکھانا۔ رَاهَا کی اصل رَاٰهَا ہے۔ لَبِيْبٌ عقلمند۔ وَيَعْقِلَا ای وَاَنْ يَعْقِلَا۔ الف اطلاقی اور اَنْ مقدر ہے، واؤ کے ساتھ استفہام کا جواب ہونے کے سبب منصوب ہے۔ مُتَمَثِّلًا مِنْ ادغامِهٖ کی ھاء سے حال ہے، ای مُتَشَخِّصًا۔ مَا موصولہ، فِيْهِ شرط کے معنی میں پس اس کی جزاء ضروری نہیں۔ ادغامه کی ضمیر لِاَوَّلِ الْمِثْلَيْنِ۔

توضیح: یعنی جب مثلین کا پہلا حرف ساکن ہو، اور دوسرا متحرک، تو ساکن کا متحرک میں سب قراءً کیلئے ادغام واجب ہے، چاہے ایک کلمہ ہو، یا دو کلمے، البتہ مثلین میں مدہ کا غیر مدہ میں مانع ہے، لہٰذا سب قراءً اظہار کرتے ہیں، جیسے قَالُوْ وَهُمْ، فِيْ يَوْمٍ۔ اور مَالِيَهْ هَلَكَ میں ھاء سکتہ ہے۔ اور یہاں امام حمزہ وصلًا ھاء سکتہ نہیں پڑھتے، اور باقی تمام قراءً وقفًا وصلًا ھاء سکتہ پڑھتے ہیں، اور ان کیلئے اظہار وادغام دونوں ہیں، اظہار اصل کے لحاظ سے، کہ یہ ھاء سکتہ زائد ہے، اور ادغام ظاہر حالت کے لحاظ سے۔ ابوشامہ فرماتے ہیں کہ اظہار کی صورت میں ھاء پر سکتہ لطیفہ و معمولی وقفہ کرنا ہوگا، ورنہ ادغام ہی ہوگا۔ یاد رہے، کہ مثلین میں یہ ادغام ہر جگہ سب قراءً کیلئے واجب ہے، اور متجانسین میں حلقی کا غیر حلقی میں مانع ہے۔

مثالیں: (۱) اِذْ کی ذال کا ظاء میں اِذْ ظَّلَمُوْا (۲) قَدْ کی دال کا تاء میں قَدْ تَّبَيَّنَ (۳) تانیث کی تاء کا دال اور طاء میں قَالَتْ طَّآئِفَةٌ، اَثْقَلَتْ دَّعَوَ اللّٰهَ (۴) هَلْ وَبَلْ و لام فعل قُلْ کا راء میں بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ، قُلْ رَّبِّ۔

یہ متجانسین کے قبیل سے ہیں، اور اِذْ کی ذال کا ذال میں اِذْ ذَّھَبَ ، قَدْ کی دال کا دال میں قَد دَّخَلُوْا۔ تانیث کی تاء کا تاء میں رَبِحَت تِّجَارَتُھُمْ۔ ھَلْ ، بَلْ ، قُلْ کے لام کا لام میں ھَل لَّکُمْ ، بَل لَّا تُکْرِمُوْنَ۔ قُل لَّئِنْ مثلین ہیں۔ باقی میں ادغام کے متفقہ قواعد کتب تجوید میں بیان ہو چکے ہیں۔

نوٹ: اِذْ کے بعد ثاء، اور قَدْ کے بعد طاء قرآن مجید میں نہیں آتی، ورنہ ادغام ہوتا، نیز یہ نہ سمجھا جائے کہ ذال کے ادغام کیلئے اِذْ کا ہونا ضروری ہے، اور دال کے ادغام کیلئے قَدْ کا ہونا لازمی ہے، بلکہ جہاں بھی مثلین یا متجانسین کے ادغام کی صورت پائی جائے گی، اور مانع ادغام نہیں ہوگا، تو ان میں ادغام ہوگا، جیسے یُدْرِککُّمْ ، یُوَجِّهْهُّ ، وَلَا یَغْتَب بَّعْضُکُمْ ، عَصَو وَّ کَانُوْا ، حَصَدتُّمْ ، فَرَّطتُّ وغیرہ۔

نوٹ: ان دو ابواب میں ان پانچ کلمات میں ادغام کی اختلافی اور اجماعی صورتوں کو بیان کر دینے سے یہ متعین ہو گیا، کہ ماسوا حروف میں ان پانچوں کلمات کا بالاتفاق اظہار ہے۔

بَابُ حُرُوْفٍ قَرُبَتْ مَخَارِجُهَا

ان حروف کے ادغام کا بیان جن کے مخارج قریب قریب ہیں

اس باب کے لئے جدا عنوان اس لئے مقرر فرمایا کہ پہلے دو بابوں میں کلی ادغام کا بیان تھا، اور اس باب میں جزئی کا بیان ہے، نیز اس باب میں صرف متقاربین و متجانسین کا بیان ہے، اول کے چار اشعار میں ادغام اور بعد کے پانچ اشعار میں اس کی ضد اظہار کو بیان فرمائیں گے۔

(۲۷۷) وَاِدْغَامُ بَاءِ الْجَزْمِ فِی الْفَاءِ قَدْ رَسَا ۱ حَمِیْدًا وَّ خَیِّرْ فِیْ یَتُبْ قَاصِدًا وَّلَا

ترجمه: اور قاف ، راء ، حاء کے مرموزین (خلاد ، کسائی ، بصری) کیلئے جزم (سکون والی) باء کا فاء میں ادغام کرنا ثابت ہو گیا ہے، حالانکہ یہ ادغام پسندیدہ ہے۔ اور تو خلاد کیلئے یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ میں اظہار اور ادغام میں اختیار دیدے، مدد کا ارادہ کرتے ہوئے۔

باء ساکن کے بعد فاء پانچ جگہوں میں آیا ہے، (۱) یَغْلِبْ فَسَوْفَ "نساء ۱۰" (۲) تَعْجَبْ فَعَجَبٌ "رعد ۱" (۳) قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ "اسراء ۷" (۴) فَاذْهَبْ فَاِنَّ "طٰہٰ ۵" (۵) یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ "حجرات ۲"۔ ابو عمرو کسائی، پانچوں میں صرف ادغام اور خلاد کے لئے اول کے چار میں صرف ادغام اور پانچویں میں ادغام و اظہار دونوں۔ اور باقی غیر مرموزین قراء کیلئے صرف اظہار۔

نوٹ: کوفیین کے مذہب پرامر بھی معرب ہے، اس لئے ان پانچوں فعلوں کے سکون کو جزم کہا ہے۔

(۲۷۸) وَمَعْ جَزْمِهٖ يَفْعَلْ بِذٰلِكَ سَلَّمُوْا ٭ ۲ ٭ وَنَخْسِفْ بِهِمْ رَاعَوْا وَشَذَّا تَثَقُّلَا

ترجمہ: اور لفظ يَفْعَلْ کے مجزوم ہونے کے ساتھ ذٰلِكَ کے ذال میں (سین کے مرموز ابوالحارث کیلئے) انہوں نے ادغام تسلیم کیا ہے، اور نَخْسِفْ بِّهِمْ میں مشائخ نے (راء کے مرموز کسائی کیلئے) ادغام کی رعایت کی ہے، اور یہ ادغام قلیل الوقوع ہے۔ یعنی يَفْعَلْ ذٰلِكَ جو قرآن میں چھ جگہ ہے، ابوالحارث کے لئے لام کا فاء میں ادغام اور باقی قرأ کا اظہار ہے، اور نَخْسِفْ بِّهِمْ (سبا ۱) میں فاء کا باء میں صرف کسائی ادغام کرتے ہیں۔ باقی قرأ کا اظہار ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

ادغام مبتداء۔ قَدْ رَسَا خبر۔ حميدًا حال۔ قاصدًا، خَيِّرْ کے فاعل سے حال۔ وَلَا مفعول۔ رَسَا رَسُوٌّ رسوخ۔ ثبوت کے معنٰی میں، حميدًا اى محمودًا۔ يَفْعَلْ بذالك کی تقدیر۔

وَاِدْغَامُ لَامِ يَفْعَلْ فى ذالِ ذالِكَ ہے۔ مَعْ جزمه۔ يَفْعَلْ کے لام سے حال ہے، اور يَفْعَلْ و يَخْسِفْ دونوں شَذَّا کی ضمیر کے لئے ہے، جو مبتداء کی وجہ سے اس پر رتبۃً مقدم ہے۔ تَثَقُّلَا، شَذَّا کے فاعل سے تمیز ہے۔

(۲۷۹) وَعُذْتُ عَلٰى اِدْغَامِهٖ وَنَبَذْتُهَا ٭ ۳ ٭ شَوَاهِدُ حَمَّادٍ وَّ اُوْرِثْتُمُوْا حَلَا

(۲۸۰) لَهٗ شَرْعُهٗ، وَالرَّاءُ جَزْمًا بِلَامِهَا ٭ ۴ ٭ كَوَاصْبِرْ لِحُكْمٍ طَالَ بِالْخُلْفِ يَذْبُلَا

ترجمہ: اور عُذْتُ بِرَبِّىْ "غافر ۳ ـ دخان ۱" اور فَنَبَذْتُهَا "طٰہٰ ۹" کے ادغام پر (اللہ تعالیٰ کی) کثرت سے تعریف کرنے والے کی دلیلیں ہیں (حمزہ، کسائی، اور ابوعمر کیلئے) اور اُوْرِثْتُمُوْهَا "اعراف ۵ ـ زخرف ۷" کی ثاء کا تاء میں جو ادغام ہے، (بصری، ہشام، حمزہ، کسائی کیلئے) اس تعریف کرنے والے کیلئے اس کا طریق شیریں ہو گیا ہے۔ اور راء جزم والی ہونے کی حالت میں اپنے لام میں مدغم ہے، جو دوری کے لئے خلاف کے ساتھ اور سوسی کیلئے بلاخلاف ادغام ہے، اس کی مثال وَاصْبِرْ لِحُكْمِ کی طرح ہے، یہ ادغام دراز ہو گیا ہے، حالانکہ یہ یذبل پہاڑ سے تشبیہ دیا گیا ہے، یعنی عُذْتُ بِرَبِّىْ " غافر ـ دخان" میں، اور فَنَبَذْتُهَا "طٰہٰ" میں

حمزہ ، کسائی ، بصری ذال کا تاء میں ادغام پڑھتے ہیں اور باقی چار قراًاظہار۔ اور ثاء کا تاء میں صرف اُورِثْتُمُوْهَا "اعراف وزخرف" بصری ، حمزہ ، کسائی اور ھشام ادغام اور باقی قراًاظہار کرتے ہیں۔ اور راء ساکن کالام میں دوری کیلئے اظہار وادغام میں خلف ہے اور سوسی کیلئے صرف اغام اس طرح کے کلمات قرآن میں تریپن جگہ آئے ہیں، جیسے وَاصْبِرْ لِحُكْمِ ، نَغْفِرْ لَكُمْ ، اَنِ اشْكُرْ لِّيْ ، دوری کیلئے اظہار اگرچہ صحیح ہے، مگر طریق کے خلاف ہے ، لہٰذا جب ادغام کبیر کے موقعوں میں دوری کیلئے ادغام پڑھ رہے ہوں تو ادغام ہی ہوگا ، اور اگر کبیر میں دوری کیلئے اظہار پڑھ رہے ہوں تو پھر راء کی لام میں ادغام واظہار دونوں وجہ ہوں گی ، اور باقی چھ قراًاظہار پڑھتے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

عُذْتُ مبتداء۔ اور شَوَاهِدٌ دوسری مبتداء۔ عَلٰى ادغامه خبر۔ اور پورا جملہ پہلی مبتداء کی خبر ہے۔ نَبَذْتُ عَلٰى ادغامه کی ضمیر پر معطوف ہے ، ای ادغام نبذتها اُورِثْتُمُوْهَا مبتداء اور حَلَالَهٗ شَرْعُهٗ اسکی خبر۔ لَهٗ کی ھا حماد کیلئے اور شرعُهٗ کی ھاء ادغام کیلئے ، وَالرَّاءُ مبتداء ای ادغـام الرَّاء جَزْمًا حال مَجْزُوْمَةً اور مُشَبَّهًا کا مفعول ہے ، جو طَالَ کے فاعل سے حال مترادف ہے۔

(۲۸۱) وَيَاسِيْنَ اَظْهِرْ عَـــنْ فَـتًى حَـقُّهٗ بَـدَا ۵ وَنُوْنَ وَفِيْهِ الْخُلْفُ عَنْ وَّرْشِهِمْ خَلَا

ترجمہ: اور تو (حفص ، حمزہ ، ابن کثیر ، بصری اور قالون کے لئے) يٰسٓ وَ الْقُرْاٰنِ اور نٓ وَالْقَلَمِ (حرف نون کا) اس جوان سے اظہار کر جس کا حق ظاہر ہو گیا ہے۔ اور اس نٓ وَالْـقَـلَـمِ میں ورش سے خلاف گذر چکا ہے ، (یعنی متقدمین نے اس کو بیان کیا ہے) یعنی ہجا کے نون کا جو سین اور نون کے آخر میں ہے ، واؤ میں اظہار کرنے والے قراًقالون ، مکی ، بصری ، حفص ، حمزہ ہیں کہ ان کو عَنْ فَتًى حَقُّهٗ بَدَا کی رموز میں بیان کیا ہے ، ورش يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ میں تو صرف اظہار اور نٓ وَالْقَلَمِ میں اظہار وادغام دونوں پڑھتے ہیں ، باقی قراًابن عامر ، ابوبکر شعبہ ، کسائی کا دونوں میں صرف ادغام غنہ کے ساتھ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

خَلَا اَیْ مَضٰی گذر گیا۔ يٰسٓ ، اَظْهِرْ کا مفعول ہے ، نون کا فتحہ اسی طرح آگے طسٓ میں نون کا فتحہ ضرورت کے تحت ہے ، اور نٓ کا عطف يٰسٓ پر ہے۔

(۲۸۲) وَحِـرْمِـيٌّ نَـصْـرٍ صَـادَ مَـرْيَمَ مَنْ يُرِدْ ۶ ثَوَابَ لَبِثْتُ الْفَرْدَ وَالْجَمْعَ وَصَّلَا

ترجمہ: اور حرمی و نصر کے مرموزین نافع ، مکی ، عاصم کیلئے مریم کے صاد،اور مَنْ یُرِدْ ثَوَابَ اور لَبِثْتَ کے ہرصیغہ مفرد وجمع میں اظہار پہنچایا گیا ہے،یعنی کٓھٰیٰعٓصٓ ذِکْرُ صاد کا ذال میں نافع مکی ، عاصم اظہار کرتے ہیں،اور وَمَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ " ال عمران" دوجگہ دال کا ثاء میں،اور لَبِثْتَ اور لَبِثْتُمْ مفرد ہو،کہ جمع، ثاء کا تاء میں اظہار کرتے ہیں،اور باقی قرا ان سب جگہوں میں ادغام کرتے ہیں۔

(۲۸۳) وَطَاسِينَ عِنْدَ الْمِيمِ فَــازَ اتَّخَذْتُمُ ۔ اَخَذْتُمْ وَفِي الْاِفْرَادِ عَاشَرَ دَغْفَلَا

ترجمہ: اورحمزہ کیلئے ''شعراء و قصص کی ابتداء میں'' میم کے پاس طٰسٓ (کے نون کا اظہار) کامیاب ہوگیا ہے،(فَازَ میں فاء حمزہ کی رمز ہے)اورحفص و مکی کیلئے اِتَّخَذْتُمْ اور اَخَذْتُمْ کا اظہار جو ہے،اس نے (جمع حاضر اور واحد حاضر و متکلم دونوں) میں وسعت والے کے ساتھ گذاران میں شرکت کی ہے۔

یعنی طٰسٓمٓ میں دونوں جگہ''شعراء و قصص''میں امام حمزہ سین کے نون کا میم میں اظہار کرتے ہیں۔اور باقی چھ قرا ادغام مع الغنہ سے پڑھتے ہیں،اور اَخَذْتُمْ ، اِتَّخَذْتُمْ جمع حاضر اور اَخَذْتَ ، اِتَّخَذْتَ واحد حاضر و متکلم جس کے کل اٹھارہ الفاظ آئے ہیں،ہر جگہ حفص اور مکی کا اظہار ہے،اور باقی و قرا کیلئے ادغام ہے۔

(۲۸۴) وَفِي ارْكَبْ هُدًى بَرٍّ قَرِيبٍ بِخُلْفِهِمْ ۸ كَمَا ضَاعَ جَا يَلْهَثْ لَهُ دَارِ جُهَّلَا

ترجمہ: اور بزی ، قالون ، خلاد کیلئے خلاف کے ساتھ اور شامی خلف ورش کیلئے بلا خلاف اِرْكَبْ مَعَنَا کی باء کے اظہار میں (نیکی والے کی) ھدایت ہے،جو لوگوں سے قریب ہے،حالانکہ یہ اظہار (ھاء باء قاف) والوں کے خلاف کے ساتھ ہے،اور یہ اظہار اسی طرح آیا ہے،جس طرح یہ پھیل گیا ہے،اور یَلْهَثْ ذَالِكَ کا اظہار جو ہے، تو اس کے لئے جاہلوں کے اعتراض کو دفع کر دے (یعنی یہ اعتراض کہ متجانسین میں پہلا ساکن ہے،ادغام واجب ہے تو پھر اظہار کیوں کیا اس اعتراض کو دور کر دے کہ ادغام صحیح نقل وسند سے ثابت ہے)۔

(۲۸۵) وَقَالُونُ ذُو خُلْفٍ وَّفِي الْبَقَرَةْ فَقُلْ ۹ يُعَذِّبْ دَنَا بِالْخُلْفِ جَـوْدًا وَّمُوْبِلَا

ترجمہ: اور (اسی یَلْهَثْ کے اظہار میں) قالون خلاف والے ہیں،اور تو کہہ دے کہ ابن کثیر کے لئے خلاف کے ساتھ اور ورش کیلئے بلا خلاف ''بقرہ ۴۰'' میں وَيُعَذِّبْ مَنْ يَّشَآءُ (کی باء) کا اظہار دَنَا کے مرموز کے خلاف کے ساتھ قریب ہوگیا ہے، حالانکہ یہ اظہار بہت بارش (سے تشبیہ دیا گیا ہے) بارش لانے والا ہے،یعنی اِرْكَبْ مَّعَنَا " ھود۴۲" میں باء کا میم میں قالون ، بزی ، خلاد کا اظہار و ادغام دونوں وجوہ ہیں،جبکہ شامی ،

خلف ، ورش کیلئے صرف اظہار، جبکہ باقی قراُقبل ، بصری ،عاصم ،کسائی صرف ادغام کرتے ہیں۔قالون کیلئے ابوالفتح سے اظہار ہے،اور طریق بھی انہی سے ہے،اور ابوالحسن سے ادغام ہے اور خلاد کیلئے اس کا عکس ہے، بزی کیلئے ادغام نقاش کے طریق سے ہے، گوکہ ادغام قالون کیلئے اور اظہار بزی و خلاد کیلئے صحیح ہے، مگر طریق کے موافق نہیں۔

یَلْهَثْ ذَالِكَ (اعراف۲۲) میں ورش ، مکی ، ھشام کیلئے ثاء کا صرف اظہار ہے، اور قالون کے لئے دونوں، لیکن اظہار ابوالحسن سے ہے، اور باقی قراُ بصری، ابن ذکوان عاصم ، حمزہ، کسائی کا صرف ادغام ہے، یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ میں جوحضرات باء کا جزم پڑھتے ہیں، ان میں سے ورش کیلئے صرف اظہار مکی کیلئے اظہار وادغام دونوں (نشر کی رو سے ادغام طریق کے خلاف ہے) اور قالون ، بصری ، حمزہ ، کسائی کیلئے صرف ادغام اور شامی و عاصم باء کا جزم نہیں پڑھتے ،اس لئے ان کیلئے ادغام کا قاعدہ ہی نہیں پایا جاتا ، اور یہ ظاہر ہے کہ اس باب میں ساکن حروف کا ادغام بیان کیا گیا ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

حِرْمِیٌّ نَصْرٍ ، اَظْهِرْ مقدر کا فاعل اور صَادَ مَرْيَمَ اپنے معطوفوں سمیت اس کا فاعل اور وَصْلًا جملہ مستانفہ ہے، الفرد وَالجمع لبثت کی صفت ہیں۔

شعر نمبر ۷: وطَسٓ بتقدیر وَاِظْهَارُ نُونِ طسینَ ، عندالمیم اسی مصدر مقدر کا ظرف ہے، اور طَسٓ مبتداء ہے، اس کی خبر فَازَ ہے۔ اِتَّخَذْتُمْ مبتداء عَاشَرَ خبر۔ دَغْفَلَا حال۔ بمعنی کشادہ، ارزانی عَاشَرَ دَغْفَلَا ۔ اس نے باہمی زندگی بڑی خوشحالی میں گذاری۔

شعر نمبر ۸: بَرٌّ صفت مشبہ، اس کی جمع ابرار آتی ہے، اور یہ بَارٌّ کے معنی میں ہے، جس کی جمع بَرَرَةٌ آتی ہے، قَرِیْبٍ ای مُتَوَاضِعٍ ،کَمَا مصدر مقدر مجیئًا کی صفت۔ ضَاعَ ، الطِّیْبُ بمعنی فَاحَ ۔ وَانْتَشَرَ ،کَمَا ضَاعَ جَا یعنی جس طرح یہ قرأت مشہور تھی، اسی طرح ہم تک پہنچی۔ دَارِ، دَارَةً سے امر بمعنی دَافِعَةً مدارت۔ جُهَّلَ جاہل کی جمع قَالُوْنُ مبتداء۔ ذُوْخُلْفٍ خبر۔ فِی الْبَقَرَةِ ظرف۔

شعر نمبر ۹: جملہ یُعَذِّبُ بصریؒ کی رائے پر قُلْ کا مقولہ ہے، جو نیۃ ظرف پر مقدم ہے ای وَقُلْ فِی الْبَقَرَةِ یُعَذِّبُ الخ جوداً ای المطر الغریز ۔ ذَاجُوْدٍ کے معنی میں دَنَا کے فاعل سے حال ہے۔ مُوْبِل، وَبْلٌ یہ بھی بہت بارش کے معنی میں ہے۔ ای ضَارَ ذَا وَبْلٍ یہ جوداً پر معطوف ہے۔

بَابُ اَحْكَامِ النُّوْنِ السَّاكِنَةِ وَالتَّنْوِيْنِ

یہ باب نون ساکن اور تنوین کے احکام کے بیان میں

(۲۸۶) وَكُلُّهُمُ التَّنْوِيْنَ وَالنُّوْنَ اَدْغَمُوْا ۱ بِلَا غُنَّةٍ فِي اللَّامِ وَالرَّ الِيَجْمُلَا

ترجمه: اوران قرأ میں کے سب نے نون ساکن وتنوین کا لام وراء میں ایسا ادغام کیا ہے، جو غنہ کے بغیر ہے، تا کہ ادغام خوبصورت معلوم ہو، جیسے هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ، مِنْ رَّبِّهِمْ ، ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ـ

(۲۸۷) وَكُلٌّ بِيَنْمُوْا اَدْغَمُوْا مَعْ غُنَّةٍ ۲ وَفِي الْوَاوِ وَالْيَا دُوْنَهَا خَلَفٌ تَلَا

ترجمه: اورسب قرأ نے يَنْمُوْا کے چار (حروف میں) غنہ کے ساتھ ادغام کیا ہے، اور واؤ اور یاء میں خلف نے بغیر غنہ کے پڑھا ہے، یعنی خلف يرملون کے چار حروف (لام ، راء ، واؤ ، یاء) میں بلاغنہ اورنون ، میم میں مع الغنہ ادغام کرتے ہیں۔

(۲۸۸) وَعِنْدَهُمَا لِلْكُلِّ اَظْهِرْ بِكِلْمَةٍ ۳ مَخَافَةَ اِشْبَاهِ الْمُضَاعَفِ اَثْقَلَا

ترجمه: اورنون ساکن ان دونوں واؤ اور یاء کے ساتھ ایک کلمہ میں واقع ہو، تو تمام قرأ کے لئے اظہار کر کیونکہ خوف ہے (ادغام میں) مضاعف مشدد کے الفاظ کے مشابہ ہوجانے کا، جیسے قِنْوَانٌ ، بُنْيَانٌ صِنْوَانٌ ، دُنْيَا ، ادغام سے یہ کلمات قِوَّانٌ ، بُيَّانٌ ، صِوَّانٌ ، دُيَّا ہو کر مضاعف سے مشابہ ہوجائیں گے، اور معنی مقصودی فوت ہوجائیں گے، مضاعف صرفیوں کے ہاں ہفت اقسام کی ایک قسم ہے، جس میں حروف اصلیہ میں ایک حرف مکرر ہوتا ہے، جیسے رَيَّانٌ ، دَيَّانٌ وغیرہ۔

(۲۸۹) وَعِنْدَ حُرُوْفِ الْحَلْقِ لِلْكُلِّ اُظْهِرَا ۴ اَلَا هَاجَ حُكْمٌ عَمَّ خَالِيْهِ غُفَّلَا

ترجمه: اورنون ساکن وتنوین حروف حلقی کے ہاں تمام قرأ کیلئے اظہار سے پڑھے گئے ہیں (اورحروف حلقی اَلَا هَاجَ الخ چھ حروف ہیں)۔

ترجمہ لفظی: خبردار سنو موت ایک ایسا حکم عام ہے، کہ گھبراہٹ اور ہیجان میں ڈال دیا ہے، اس نے اپنی زد میں آنے والوں کو حالانکہ وہ غافل ہیں۔

(۲۹۰) وَقَلْبُهُمَا مِيْمًا لَدَى الْبَا وَأُخْفِيَا ٥ عَلٰى غُنَّةٍ عِنْدَ الْبَوَاقِي لِيَكْمُلَا

ترجمہ: اورنون ساکن وتنوین کا باء سے پہلے میم سے بدل لینا ثابت ہے، اور باقی پندرہ حروف کے پاس دونوں ایسے اخفاء سے پڑھے گئے ہیں، جو غنہ پر شامل ہے، تاکہ دونوں نون کامل ہوجائیں، جیسے اَنْبِئْهُمْ اَنْبُوْرِكَ ، سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ ۔

اخفاء کی مثالیں: خَالِدًا فِيْهَا ، فَمَنْ ثَقُلَتْ ، مِنْكُمْ ، اَنْتُمْ ، وَكُلًّا ضَرَبْنَا ، مَنْضُوْدٌ مِنْ قَرَارٍ وغیرہ۔

اخفاء کی حالت میں نون گویا اپنی اصلی ذاتی آواز سے ہٹ کر خیشوم میں چھپ جاتا ہے اور صرف صفت غنہ باقی رہ جاتی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

التنوين، أدغموا کا مفعول ہے۔ اور وَالنُّوْن اس پر معطوف ہے۔ بِلَا غُنَّةٍ حال ہے۔ لِيَجْمُلَا کا لام، لام کَیْ ہے، جس کے بعد اَنْ مقدر ہوتا ہے۔

شعرنمبر ۲: كُلٌّ کی تنوین مضاف الیہ کے عوض میں ہے، اَیْ وَكُلُّ الْقُرَّاءِ ، مع غنةٍ ادغامًا مقدر کی صفت دُوْنَهَا بھی اسی طرح مقدر کی صفت ہے، اَیْ تِلَاوَةً خَالِيَةً عَنِ الْغُنَّةِ ، بكلمة ، عند هما کی ضمیر سے حال، اَلَا هَاجَ حُرُوْفُ الْحَلْقِ سے بدل کی وجہ سے محل جر میں ہے۔ خَالِيَهُ ، خَلَا اَیْ مَضٰى غُفَّلًا ، هَاجَ کا مفعول ہے۔ وَأُخْفِيَا قَلْبُهُمَا اَیْ قُلِبَا وَأُخْفِيَا ۔ لِيَكْمُلَا کی ضمیر تنوین ونون کیلئے ہے، اَیْ فتكمل احكامهما الاربعة۔

بَابُ الْفَتْحِ وَالْاِمَالَةِ وَبَيْنَ اللَّفْظَيْنِ

''باب فتح اور امالہ محضہ اور امالہ بین بین کے بیان میں''

(۱) قرأ کے ہاں امالہ فتحہ کو کسرہ اور الف کو یاء کے مانند کردینا، اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اماله بين بين ۔

(۲) اماله مَحضَه اگر فتحہ کا کسرہ کی اور الف کا یاء کی طرف جھکاؤ زیادہ نہ ہو، تو اسے امالہ بین بین بین اللفظين صُغرٰى، تقلیل ، تلطيف کہتے ہیں۔

اور اگر فتحہ کا کسرہ کی طرف اور الف کا یاء کی طرف میلان زیادہ ہو، تو اسے اماله كُبرٰى ، محضه ، اضجاع بطح کہتے ہیں، جس طرح فتحہ والف میں منہ زیادہ کھول دینا غلط ہے، جو بعض لوگوں کی عادت ہے، اسی طرح فتحہ کو خالص کسرہ اور الف کو

خالص یاء سے بدل دینا بھی غلط ہے۔

(۲) فتح امالہ کی ضد ہے، حرف کا تلفظ کرتے ہوئے منہ کا کھولنا مراد ہے، اور یہ اہل حجاز کا لغت ہے، جبکہ امالہ تمیم قیس، اسد عام قبائل کا لغت ہے، دونوں فصیح وبلیغ ہیں۔ قرآن مجید میں امالہ والے کلمات کو اکثر اس باب میں بیان کیا ہے، اور قاعدہ کلیہ اور متفرق الفاظ بھی لائے ہیں، البتہ چند کلمات کو تیسیر کی پیروی میں ان کے موقعوں پر فرش میں بیان کیا ہے۔

(۳) چونکہ امالہ کے بارے میں امالہ محضہ اصل ہے، لہٰذا جہاں بلاقید لائیں گے، تو اس سے مراد محضہ ہوگا، قراء میں سے ورش، ابوعمرو، حمزہ، کسائی امالہ و تقلیل کرنے والے ہیں، اور قالون، شامی، عاصم نے چند کلمات میں امالہ کیا ہے، جبکہ ابن کثیر مکی نے کہیں بھی نہیں کیا، ورش نے طٰهٰ کی ھاء میں محضہ باقی ہر جگہ تقلیل کی ہے، بصری نے دونوں کو جمع کیا ہے۔

نوٹ: امالہ کا سبب کسرہ اور یاء ہے، جو کسرہ متقدمہ، کسرہ متاخرہ، کسرہ مقدرہ، کسرہ عارضہ۔ اور یاء متقدمہ یاء متاخرہ، یاء مقدرہ، یاء عارضہ، اور کبھی ایک الف کا امالہ دوسرے الف کے امالہ کا سبب ہوتا ہے، اور کبھی رؤس آیات میں پہلے یا بعد کے امالہ کے سبب امالہ ہوتا ہے، اسے امالہ للا مالہ کہتے ہیں، امالہ کی صحیح اداء مشائخ سے سننے اور سیکھنے پر موقوف ہے، مثال کے طور پر اردو زبان میں لفظ، بار، بوجہ فتح ہے، بیــر پھل کا نام امالہ کُبــرٰی، اور بیــر بمعنٰی دشمنی امالہ صغرٰی کی آواز کے مشابہ ہے۔

(۲۹۱) وَحَـمْـزَةُ مِـنْـهُـمْ وَالْـكِـسَـائِـيُّ بَـعْـدَهُ ۱ اَمَــالَا ذَوَاتِ الْيَـــاءِ حَيْـثُ تَـاَصَّلَا

ترجمہ: اور ان قراء میں سے امام حمزہ اور کسائی ان کے بعد ہیں، دونوں نے یاوالے الفات میں امالہ کیا ہے اس لئے کہ (وہ یاء امالہ کے اسباب میں) اصل ہوگئی ہے، (یعنی ذوات الیاء میں جوالف یاء سے بدلا ہوا ہے امالہ کے اسباب میں وہ اصل ہے، دوسرے اسباب کے مقابلہ میں یہی اکثر جگہ مستعمل ہے، کسائی امام حمزہ کے شاگرد ہیں، اور ان کے بعد امام قراۃ ہوئے ہیں، اس لئے فرمایا، والکسائی بعدہٗ۔

(۲۹۲) وَتَثْـنِيَةُ الْاَسْـمَـــآءِ تَـكْـشِـفُـهَـــا وَاِنْ ۲ رَدَدْتَ اِلَيْكَ الْـفِـعْـلَ صَـــادَفْـتَ مَـنْـهَلَا

ترجمہ: اور تیرا اسموں کو تثنیہ بنالینا، ان (امالہ کے الفات کے یائی ہونے کو) ظاہر کردے گا، اور اگر تو فعل کو اپنی طرف لوٹائے گا (یعنی متکلم کا صیغہ بنالے گا) تو تو پانی پینے کے گھاٹ کو پالے گا، یعنی چونکہ تثنیہ میں یائی کلمات میں الف کی جگہ یاء اور واوی کلمات میں الف کی جگہ واؤ آجاتا ہے، اس لئے واحد کے الف کا پتہ چل جاتا ہے، کہ یہ یاء سے بدلا ہوا ہے، یا واؤ سے، اور اسی طرح فعل سے متکلم کا صیغہ بنالینے سے معلوم ہو جائے گا، کہ الف یاء سے بدلا ہوا ہے، یا واؤ سے۔

(۲۹۳) هُدَى وَاشْتَرٰهُ وَالْهَوٰى وَهُدَاهُمُ ۳ وَفِى اَلِفِ التَّانِيْثِ فِى الْكُلِّ مَيَّلا

ترجمہ: ان ذوات الیاء کی مثالیں، هُدَى اور اِشْتَرٰهُ اور اَلْهَوٰى اور هُدٰى هُمْ ہیں، اورتانیث کے الف میں یعنی اس کے تمام کلمات میں بھی ان دونوں حمزہ کسائی کا امالہ محضہ ہے۔

(۲۹۴) وَكَيْفَ جَرَتْ فَعْلٰى فَفِيْهَا وُجُوْدُهَا ۴ وَاِنْ ضُمَّ اَوْيُفْتَحْ فَعَالٰى فَحَصِّلا

ترجمہ: اور فَعْلٰى جس حالت پر بھی جاری ہو (یعنی فَعْلٰى ، فِعْلٰى ، فُعْلٰى فاء کا زبر زیر پیش ہو،) اس فَعْلٰى میں تانیث کے الف کا وجود ہے، اوراگر فَعَالٰى کا کلمہ فاء کے ضمہ یا فتحہ سے پڑھا جائے، تو اس میں تانیث کے الف کو ضرور حاصل کرلے، یعنی تانیث کا الف فِعْلٰى اور فُعَالٰى ان پانچ اوزان میں آخر میں ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

حَمْزَةٌ مبتداء۔ مِنْهُمْ حال ضمیر قرا کیلئے ہے۔ وَالْكِسَائِیُّ مبتداء پر عطف ہے۔ اَمَا لا خبر، ذَوَاتِ الْيَاء اس کا مفعول ہے۔ تَاَ صَّلاَ ضمیر، لِلْيَا۔

تَثْنِيَةٌ مبتداء۔ تَكْشِفُهَا اس کی خبر ضمیر بارز ذوات الیاء کیلئے ہے۔ اِنْ رَدَدْتَ شرط۔ صَادَفْتَ جزاء۔ مَنْهَلا، مَفْعُوْلُ الْجَزَاء۔ اَلْاَمْثِلَه ظرف کی بناء پر منصوب المحل ہیں۔ اَیْ نحووَفِیْ اَلِفِ متعلق مَيَّلَا سے، الف تثنیہ حمزہ وکسائی کیلئے۔ وَفِى الْكُلِّ اس سے بدل۔ فَفِيْهَا کی ضمیر فَعْلٰى کیلئے۔ اور وُجُوْدُهَا کی ضمیر الالف التانیث کیلئے۔ وُجُوْدُهَا مبتداء۔ فیها خبر۔ كَيْفَ جَرَتْ اس کا ظرف اِنْ ضُمَّ شرط۔ فحصّلا جزاء۔

توضیح: امام حمزہ اور کسائی دونوں حضرات وقف و وصل میں یائی کلمات کے آخری الفات کا جو لام کلمہ میں ہوں امالہ محضہ کرتے ہیں، اس کی پانچ صورتیں ہیں، دوکو تو شعر نمبر ۱ میں بیان کیا ہے، اور باقی تین کو پانچ تا سات میں بیان فرمائیں گے، وہ دوصورتیں یہ ہیں۔

(۱) الف کلمہ کے آخر میں یعنی لام کلمہ میں ہو، اور تحقیقی طور پر یاء سے بدلا ہوا ہو، اسم میں جیسے اَلْهُدٰى اَلْهَوٰى ، الزِّنَا ، وَمَاْوٰهُ ، وَمَثْوٰيكُمْ ، اَدْنٰى ، اَزْكٰى ، اَلْاَعْلٰى ، اَلْاَتْقٰى ۔ فعل میں، جیسے اَتٰى ، رَمٰى ، تَخْشٰى ، وَيَرْضٰى ، فَسَوّٰى ، اِبْتَلٰى ، اِسْتَعْلٰى ۔

اوراگر الف کلمہ کے آخر میں نہ ہو، یا یاء سے بدلا ہوا نہ ہو، تو امالہ نہیں ہوگا، جیسے وَسَارِبٌ ، نَآئِمٌ ، قَآئِمٌ۔

اوراگر تحقیقاً یاء سے بدلا ہوا نہ ہو، تو امالہ نہیں ہوگا، جیسے اَلْحَيٰوةَ ، وَمَنٰوةَ کہ یہ بعض کے قول پر یاء سے بدلا ہوا ہے اور

بعض کے واوٴ سے، یعنی تحقیقاً یاء سے بدلا ہوا نہیں۔ اور اگر الف واوٴ سے بدلا ہوا ہو، تو پھر بھی امالہ نہیں ہوگا، جیسے دَعَاهُ ، عَصَاهُ الف کا یاء سے یا واوٴ سے بدلا ہوا ہونا معلوم کرنا مشکل ہے، اس لئے دوسرے شعر میں وَتثنية الاسماء سے اس کا طریقہ بتا دیا، کہ اسم کا جب تثنیہ اور فعل کا واحد متکلم ماضی معروف بنایا جائے، تو اس میں یائی یاء اور واوی واوٴ، الف کی جگہ آتا ہے، اگر یاء آجائے تو وہ یائی ہے، اور اس میں امالہ ہوگا، جیسے فَتٰی سے فَتَيَانُ ، اَلْعَمٰی سے اَلْعَمَيَانُ ، لہٰذا ان میں امالہ ہے، اور اَلصَّفَا شَفَا ، سَنَا ، عَصَا ، اَبَا کا تثنیہ اَلصَّفَوَان ، شَفَوَان ، سَنَوَان ، عَصَوَان ، اَبَوَان آتا ہے، لہٰذا یہ واوی ہیں، ان میں امالہ نہیں ہوگا، اور افعال کی مثالیں، سَعٰی سے سَعَيْتُ ، رَمٰی سے رَمَيْتُ ، هدٰی ، هَدَيْتُ ، اِشْتَرٰی سے اِشْتَرَيْتُ یہ یائی ہیں، ان میں امالہ ہوگا۔ اور عَفَا سے عَفَوْتُ ، دَعَا سے دَعَوْتُ ، دَنَا سے دَنَوْتُ ، نَجَا سے نَجَوْتُ ، زَكَا سے زَكَوْتُ یہ واوی ہیں، ان میں نہیں ہوگا۔

(۲) تانیث کے الف میں امالہ ہوگا، یہ وہ ہے، جو اصلی حروف میں سے نہیں ہوگا، بلکہ کلمہ کے چوتھے یا اس سے زائد حرف کی جگہ آتا ہو، اور جو حقیقی یا مجازی مؤنث پر دلالت کرتا ہو، ناظمؒ نے عام طلباء کی سہولت کے لئے اس کے پانچ اوزان بتا دیئے ہیں، ان میں سے جس کے بھی وزن پر کلمہ کے آخر والا الف تانیث کا ہے، (۱) فَعْلٰی (۲) فِعْلٰی (۳) فُعْلٰی (۴) فَعَالٰی (۵) فُعَالٰی جیسے (۱) دَعْوٰی ، تَقْوٰی ، قَتْلٰی (۲) اِحْدٰی سِيمَا ، ضِيزٰی ، ذِكْرٰی (۳) قُصْوٰی ، اَلْقُرْبٰی اَلدُّنْيَا ، اَلْعُلْيَا اَلْاُنْثٰی (۴) يَتٰمٰی اَلْحَوَايَا ، اَلنَّصٰرٰی (۵) كُسَالٰی ، فُرٰدٰی ، سُكٰرٰی ، اُسٰرٰی ، اور يَحْيٰی ، عِيسٰی مُوسٰی کو بھی عجمی کلمات ہونے کے باوجود عربی استعمال میں انہیں اوزان پر سمجھا گیا، اس لئے اس میں بھی امالہ کرتے ہیں۔

نوٹ: افعال میں مصدر سے بھی اور فعل مضارع سے بھی یائی اور واوی کا پتہ چلتا ہے، رَمٰی يَرْمِي بَدَا يَبْدُوْ ، اَلسَّقْیُ ، اَلْعَفْوُ وغیرہ۔

(۲۹۵) وَفِي اسْمٍ فِي الْاِسْتِفْهَامِ اَنّٰی وَفِي مَتٰی　۵　مَعًا وَّ عَسٰی اَيْضًا اَمَالَا وَقُلْ بَلٰی

ترجمہ: اور استفہامی اسم اَنّٰی اور مَتٰی دونوں میں حمزہ و کسائی نے امالہ کیا ہے، اور دونوں نے فعل مقارب عَسٰی میں بھی امالہ کیا ہے، اور تو کہہ کہ انہوں نے حرف ایجاب بَلٰی میں بھی امالہ کیا ہے، یعنی چونکہ یہ کلمات مشتق نہیں ہیں، اَنّٰی اور مَتٰی اسماء استفہام ہیں، عَسٰی فعل مقارب، اور بَلٰی حرف ہے ان میں حمزہ ، کسائی دونوں امالہ کرتے ہیں، اس

لئے بطور خاص ان کا ذکر کیا گیا ہے۔

(۲۹۶) وَمَا رَسَمُوْا بِالْيَاءِ غَيْرَ لَدَى وَمَا ۶ زَكٰى وَإِلٰى مِنْ بَعْدُ حَتّٰى وَقُلْ عَلٰى

ترجمہ: اور وہ الفاف جو بشکل یاء مرسوم ہوں، ان میں بھی دونوں کا امالہ ہے، سوائے لَدَی اور مَازَکٰی اور اِلٰی اور اس کے بعد حَتّٰی اور کہہ دے عَلٰی کو بھی (یعنی حمزہ و کسائی ان تمام کلمات کے الف میں امالہ کرتے ہیں، جو یاء کی شکل میں لکھے گئے ہوں، مگر اس ضابطہ سے صرف پانچ کلمے مستثنیٰ ہیں، ان میں اِلٰی حَتّٰی، عَلٰی تو حروف ہیں، لَدَی ''سورۃ غافر'' میں اکثر کے نزدیک یاء سے مرسوم ہے، البتہ لَدَ الْبَاب مرسوم بالالف ہے، اور مَا زَکٰی اگر چہ مرسوم بالیاء ہے، مگر یہ واوی ہے، اس لئے ان پانچ کلمات میں امالہ نہیں ہے)۔

(۲۹۷) وَكُلُّ ثُلَاثِيٍّ يَزِيْدُ فَإِنَّهُ ۷ مُمَالٌ كَزَكّٰهَا وَأَنْجٰى مَعَ ابْتَلٰى

ترجمہ: اور وہ تمام ثلاثی (تین حرفی لفظ) جو مزید ہو جائے، وہ بھی امالہ سے پڑھا گیا ہے، اس کی مثال زَكّٰهَا ہے، اور اَنْجٰى کی طرح ہے، حالانکہ وہ اِبْتَلٰى کے ساتھ ہے، (یعنی کوئی بھی سہ حرفی کلمہ علامت مضارع وغیرہ یا کسی زائد حرف کے مل جانے کی بنا پر حروف کے لحاظ سے مزید ہو جائے، اگر چہ باب کے اعتبار سے مجرد ہی رہے، تو اس کے الف میں بھی حمزہ، کسائی دونوں امالہ کرتے ہیں)۔

﴿النحو والعربية﴾

فِيْ اِسْمِ ظرف۔ فعل محذوف، یعنی اَمَا لَا۔ فِي الْاِسْتِفْهَامِ، مُسْتَعْمَلٌ سے متعلق ہو کر اِسْمٍ کی اور اَنّٰی، اسمٍ سے بدل۔ البعض صفت۔ معًا حال۔ عَسٰى، اَمَالَا مقدر کا مفعول ہے۔ بَلٰى بتقدیر بَلٰى كَذَالِكَ ہے، اور جملہ قُلْ کا مقولہ ہے۔ بِالْيَاءِ، رَسَمُوْا سے متعلق ہے، اور رَسَمُوْا کا عطف بَلٰى پر ہے۔ غَيْرَ کا نصب مفعول سے مستثنیٰ کی بنا پر ہے۔ مِنْ بَعْدُ ای وَإِلٰى كَائِنًا من بعد لَدٰى وَمَا زَكٰى فَإِنَّهُ کی فاء سببیہ كُلٌّ کے لئے ہے۔ مع ابتلٰى حال۔ وَكُلٌّ مبتدا۔ فانهٗ ممال خبر۔

توضیح: شعر نمبر ۱ و ۲ میں توذوات الیاء کے الفات اور تانیث کے الف میں حمزہ و کسائی کا امالہ بیان کیا اب شعر نمبر ۵ میں استفہام کے اَنّٰی اور مَتٰی اور عَسٰی وَبَلٰى ان چار کلمات میں حمزہ و کسائی کا امالہ بیان کیا ہے، اَنّٰی استفہامیہ کے بعد شَلَيْتَهُ کے پانچ حروف میں سے کوئی آتا ہے، جیسے اَنّٰى شِئْتُمْ، اَنّٰى لَكِ وغیرہ، استفہام کی قید سے اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نکل گیا، کہ یہ مشبہ بالفعل اپنے اسم کے ساتھ ہے، جبکہ شعر نمبر ۶ میں ان تمام کلمات کے الفات

کے امالہ کو بیان کیا، جو قرآنوں میں بصورت یاء مرسوم ہیں، اسم میں ہوں یا فعل میں، یا زائدہ ہوں، مثالیں یٰوَیۡلَتیٰ ، یٰحَسۡرَتیٰ ، یٰاَسَفٰی ، اور وَقٰی ، جَزٰی ، لَقّٰی ، نَجّٰنَا مگر اس قاعدہ سے یہ پانچ کلمات مستثنیٰ ہیں۔ (۱) مَا زَکٰی "نور ۳" (۲) اِلٰی جارہ ہر جگہ (۳) لَدٰی "یوسف ۳۔ غافر ۲" (۴) حَتّٰی (۵) عَلٰی باوجود بصورت یاء مرسوم ہونے کے کسی کے نزدیک امالہ نہیں۔

شعر نمبر ۷ میں ان تمام کلمات کے آخری الفات میں امالہ کو بیان فرمایا جو تین حرفی سے کسی زائد حرف یا علامت مضارع کی وجہ سے مزید یعنی تین سے زیادہ حروف والے ہو جائیں، اور اصلاً واوی ہوں، عام ہے، کہ ثلاثی مجرد ہی رہیں، یا ثلاثی مزید کے کسی باب میں شامل ہو جائیں تو حمزہ و کسائی ان الفات میں بھی امالہ محضہ کرتے ہیں، جیسے تَلَا سے یُتۡلٰی ، دَعَا سے یُدۡعٰی ، زَکٰی سے زَکّٰهَا ، اور نَجَا سے اَنۡجَانَا ، اور بَلَا سے اِبۡتَلٰی ، اور جیسے تَجَلّٰی ، اِعۡتَدٰی ، اِسۡتَعۡلٰی ، اور اَفۡعَلُ کے وزن والے اسم بھی، جیسے اَرۡبٰی ، اَزۡکٰی ، اَعۡلٰی اس لئے کہ حروف کی زیادتی کی وجہ سے یہ واوی کلمات بھی یائی بن جاتے ہیں، اس لئے ان میں ماضی متکلم اور اسموں کے تثنیہ میں یاء آجاتی ہے، جیسے اِعۡتَدٰی سے اِعۡتَدَیۡتُ ، اَرۡبٰی سے اَرۡبَیَانِ ، کہ عَدٰی اور رَبٰی میں یاء نہیں تھی، مگر یائی کی طرح مزید کی وجہ سے ہو گئے ہیں۔

نوٹ: یاء سے بدلے ہوئے الف، لام کلمہ بھی ہوتے ہیں، اور عین کلمہ بھی، جیسے وَسَارَ ، بَاعَ ، مگر عین کلمہ میں سوائے دس کلمات کے جو شعر ۲۸ ، ۳۰ میں آئیں گے، باقی جگہوں میں امالہ نہیں ہوتا، البتہ لام کلمہ کے الفات میں ہر جگہ امالہ ہے، نظم سے اس فرق کا پتہ نہیں چلتا پس یہ یاد رہے، کہ ذوات الیاء کے الفات سے لام کلمہ کے آخری الفات مراد ہیں۔

کسائی کے امالہ کے مخصوص سولہ کلمات

(۲۹۸) وَلٰـكِـنَّ اَحۡيَـا عَـنۡهُـمَـا بَـعۡـدَوَاوِهٖ ۸ وَفِـیۡ مَـا سِـوَاهُ لِـلۡـكِـسَـائِـیِّ مُيِّلَا

ترجمه: اور اَحۡيَا میں ان دونوں حمزہ و کسائی سے امالہ مروی ہے، بشرطیکہ بعد واؤ (وَاَحۡيَا) کے ہو (اَمَاتَ وَ اَحۡیٰ) اور اس کے ماسوا میں صرف کسائی کیلئے امالہ کیا گیا ہے (جیسے فَاَحۡيٰكُمۡ ، اَلَّذِیۡۤ اَحۡيَانَا اسکے بعد صرف ان کلمات کا بیان ہے، جس میں کسائی منفرد ہیں، امام حمزہ کیلئے ان میں امالہ نہیں)۔

(۲۹۹) وَرُؤۡیَـایَ وَالـرُّؤۡیَـا وَمَـرۡضَـاتِ کَیۡفَ مَـا ۹ اَتٰی وَخَـطَـایَـا مِثۡلُـهٗ مُتَـقَـبَّلَا

ترجمه: اور (۱) رُؤۡیَایَ (۲) اَلرُّؤۡیَا (۳) اور مَرۡضَاتِ جس طرح بھی آئے، اور (۴) خَطَایَا بھی اسی کی

مثل یعنی جس طرح بھی آئے قبول کیا ہوا ہے، یعنی مَرضَاتَ کی تاء پرزبر ہو، جیسے مَرضَاتَ اَزوَاجِكَ ، یازیر ہو، مَرضَاتِ اللّٰهِ ، یا اسم ظاہر کی طرف مضاف ہو، یا ضمیر کی طرف جیسے مَرضَاتِيْ اور خَطَايَا بھی اسی طرح جیسے خَطَايَانَا ، خَطَايَاكُم ، خَطَايَاهُم پس ان میں بھی صرف کسائی ہی کا امالہ ہے۔

(۳۰۰) وَمَحيَاهُم اَيضًا وَّ حَقَّ تُقَاتِهٖ ۱۰ وَفِيْ قَدْ هَدَانِيْ لَيسَ اَمرُكَ مُشْكِلَا

ترجمہ: اور (۵) مَحيَاهُم (جاثیہ۲) اور (۶) حَقَّ تُقَاتِهٖ (آل عمران ۱۱) امالہ بھی انہی کیلئے ہے۔اور قَدْ هَدَانِيْ (انعام۹) میں (بھی امالہ انہیں کیلئے ہے) تیرا معاملہ تجھے دشواری میں ڈالنے والا نہیں (بصریؒ فرماتے ہیں، یعنی جو کلمات رموز بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں، ان کو رموز نہ بنا، اور ان کلمات کا امالہ خالص کسائی ہی کیلئے قرار دینا، تجھے کسی مشکل میں ڈالنے والا نہیں، کہ تجھ پر کوئی اعتراض کرے، قَدْ هَدَانِيْ کی قید سے انني هداني (انعام۲۰) هَدَانِيْ لَكُنتُ (زمر۶) نکل گئے، ان میں حمزہ کسائی دونوں کا امالہ ہے)۔

(۳۰۱) وَفِي الْكَهْفِ اَنسَانِيْ وَمِنْ قَبْلُ جَآءَ مَنْ ۱۱ عَصَانِيْ وَاَوْصَانِيْ بِمَرْيَمَ يُجْتَلٰى

ترجمہ: اور سورۂ کہف۹ میں وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ (کا امالہ بھی کسائی کیلئے ہے) اور اس سے پہلے وَمَنْ عَصَانِيْ (ابراهیم۶) کا (امالہ بھی انہیں کیلئے) آیا ہے، اور (مریم۲) میں (۱۱) وَاَوْصَانِيْ (کا امالہ بھی انہیں کیلئے) کتابوں میں دیکھا جاتا ہے۔

(۳۰۲) وَفِيْهَا وَفِيْ طٰسِيْنَ اٰتَانِيَ الَّذِيْ ۱۲ اَذَعْتُ بِهٖ حَتّٰى تَضَوَّعَ مَنْدَلَا

ترجمہ: اور اسی (سورۂ مریم۲) میں (۱۲) اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ اور طٰسٓ (نمل۳) میں اٰتٰنِۦَ اللّٰهُ (میں انہیں کسائی کا امالہ ہے) میں نے اس کو اتنا مشہور کر دیا ہے کہ وہ عود ہندی (خوشبو) کے اعتبار سے مہک گیا ہے۔

نوٹ: اٰتَانِيْ رَحْمَةً اور اٰتَانِيْ مِنْهُ رَحْمَةً (هود) میں حمزہ وکسائی دونوں کا امالہ ہے۔

(۳۰۳) وَحَرْفُ تَلَاهَا مَعْ طَحٰهَا وَفِيْ سَجٰى ۱۳ وَحَرْفُ دَحٰهَا وَهْيَ بِالْوَاوِ تُبْتَلَا

ترجمہ: اور (۱۴) لفظ تَلٰهَا اور (۱۵) طَحٰهَا (والشمس) اور (۱۶) سَجٰى میں جو سورۂ والضحى میں ہے، اور لفظ دَحٰهَا (نازعات) میں صرف کسائی نے امالہ کیا ہے، حالانکہ یہ مذکور چار لفظ واؤ کے ساتھ آزمائے گئے ہیں، یعنی ان کا الف واؤ سے بدلا ہوا ہے، نتیجہ یہ کہ ان سولہ لفظوں میں صرف کسائی کا امالہ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر نمبر ۸ اَحْيَا اسم۔ لکن عنهما حال۔ ضمیر تثنیہ حمزہ و کسائی کیلئے۔ بعد واوہ خبر، ای مَمَال بعدِہٖ ۔ اور فِیْمَا مَیِّلَا سے متعلق ہے۔

شعر نمبر ۹: وَرُؤْیَایَ معطوف، فی کے مجرور پر۔ کیف ظرف ہے، مَیِّلَا کا۔ مثلهٗ کی ضمیر مرضات کو راجع ہے۔ متقبَّلَا حال۔

شعر نمبر ۱۰: مَحْيَا اور اس کے بعد کا عطف رُؤْیَایَ پر ہے۔

شعر نمبر ۱۱: اَنْسَانِیْ عطف علی المذکورات۔ وَمَنْ قَبْلَ اَیْ قَبْلَ الْکَهْفِ ۔ بِمَرْیَمَ کی با بمعنیٰ فی ہے۔ یجتلا حال۔ اَلْإِذَاعَة ، الانشاء ۔

شعر نمبر ۱۲: فیها کی ضمیر مریم کیلئے، جو فعل محذوف کا مفعول ہے، جو خُذْ ہے۔ تَضَوَّعَ مضارع کی ایک تاء حذف، ای حَتّٰی تَضَوَّعَ طَیِّبَةً حَالَ کَوْنِهٖ مَنْدَلَا۔

شعر نمبر ۱۳: تُبْتَلَا ای تُخْتَبَرَ ،وَهِیَ ،رَاجِعُ اِلَی الْکَلِمَاتِ الْاَرْبَعِ۔

پانچ واوی کلمات میں حمزہ و کسائی کا امالہ

(۳۰۴) وَاَمَّا ضُحٰهَا وَالضُّحٰی وَالرِّبٰوا مَعَ الْـ ۱۴ ـقُوٰی فَاَمَالَا هَا وَبِالْوَاوِ تُخْتَلَا

ترجمہ: اور رہا (واوی کلمات میں سے) ضُحٰهَا (شمس، نازعات) اور وَالضُّحٰی اور اَلرِّبٰو جہاں بھی آئے (اور اَلْعُلٰی) حالانکہ یہ اَلْقُوٰی (نجم) کے ساتھ ہیں، ان کے الفات کا حمزہ و کسائی دونوں نے امالہ کیا ہے، حالانکہ یہ واو کے ساتھ حاصل کئے جاتے ہیں (یعنی ان میں بھی واو الف سے بدلا ہوا ہے، اَلرِّبَا میں مِن رِّبًا (روم) بھی شامل ہے، مگر امالہ وقفاً ہوگا۔ اَلْعُلٰی ، عُلُوٌّ سے عُلْیَا کی جمع ہے، واو ، یاء سے بدل کر گویا یائی ہوگیا ہے، اس لئے ناظمؒ نے اس کو بیان نہیں کیا)۔

﴿النحو والعربية﴾

تُخْتَلَا ای تُجْتَنٰی چنے گئے۔ وَبِالواو تُخْتَلَا جملہ مستانفہ، یا اَمَا لَا هَا کی هاء سے حال ہے۔

نوٹ: ثلاثی کے واوی کلمات میں سے چار کلمات شعر نمبر ۱۳ اور چار شعر نمبر ۱۴ والے (۱) تَلٰهَا (۲) طَحٰهَا (۳) سَجٰی (۴) دَحٰهَا (۵) ضُحٰهَا (۶) اَلرِّبٰا (۷) والضُّحٰی (۸) اَلْقُوٰی اور دو

ضُحٰی اور اَلْعُلٰی کل دس کلمات کے علاوہ باقی ہر جگہ ثلاثی واوی الفات میں بالاتفاق فتح ہے، اور علامہ متولیؒ نے مندرجہ ذیل اشعار میں ان کو جمع کیا ہے، جو کل چودہ ہیں، اوران میں کوئی بھی امالہ نہیں کرتا۔

عَـصَـاهُ شَـفَـا اِنَّ الـصَّـفَـا وَاَبَـا اَحَـدِ	سَـنَـا مَـا زَكـى مِـنْـكُـمْ خَلَا وَعَـلٰى وَرَدُ
عَـفَـا وَنَـجَـا قُـلْ مع بَدَا وَ دَنَـا دَعَـا	جَـمِـيْـعًـا بِـوَاوٍ لَا مُـمَـالُ لَـدٰى اَحَـدِ

صرف دوریؒ علی کے امالہ والے پانچ کلمات

(۳۰۵) وَرُؤْيَـاكَ مَـعْ مَثْـوَایَ عَـنْـهُ لِـحَـفْـصِـهِـمْ ۱۵ وَمَحْيَـایَ مِشْكٰوةٍ هُدَایَ قَـدِ انْـجَلَا

ترجمہ: اور رُؤْيَاكَ عَلٰى اِخْوَتِكَ (یوسف۵) میں ساتھ ہی اَحْسَنَ مَثْوَایَ (یوسف۲۳) میں امالہ کسائی سے روایت کرتے ہوئے ان کے حفص دوری کسائی کیلئے، اور مَحْيَایَ (انعام۱۶۲) اور كَمِشْكٰوةٍ (نور۳۵) اور فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ (بقرہ۳۸) اور فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ (طٰہٰ) میں (صرف دوری کسائی) کیلئے امالہ مشہور ہوا ہے (یعنی ان مخصوص پانچ کلمات میں صرف دوری کسائی کا امالہ ہے۔ اَلرُّؤْيَا ، رُؤْيَایَ ، میں پورے کسائی۔ مَثْوَایهُ ، مَثْوَایكُمْ ، مَثْوَایهُمْ میں حمزہ وکسائی اور فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ ، هُدٰهَا اور اَلْهُدٰى میں دونوں کا امالہ ہے، لہٰذا کلمات کے فرق کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

قَدِ انْجَلٰى مستانفہ ہے، بمعنی الوضوح خوب واضح ظاہر ہونا۔ حَفْصِهِمْ کی ضمیر قرأ کیلئے۔ اور عَنْهُ کی کسائی کیلئے ہے، اَیْ اَمَالَ حفص الدوری عن الكسائی ۔

گیارہ سورتوں کی آیات کے آخری الفاف میں حمزہ وکسائی کا امالہ

(۳۰۶) وَمِـمَّـا اَمَـالَاهُ اَوَاخِـرُ اٰیِ مَـا ۱۶ بِـطٰـهٰ وَاٰیِ الـنَّـجْـمِ كَـیْ تَـتَـعَـدَّلَا

ترجمہ: اوران جگہوں میں سے کہ جن میں حمزہ وکسائی نے امالہ کیا ہے، ان آیات کے اواخر میں جو طٰهٰ اور نجم کی آیات میں ہیں، تاکہ تمام سورتوں کی آیات کے اواخر یکساں ہوجائیں (یعنی ان سورتوں کی آیات کے آخری الفات میں امالہ کی غرض فواصل کی یکسانی ہے، اس لئے ان میں یائی یا واوی کا فرق نہیں کیا جاتا دونوں کے الفات میں امالہ ہوتا ہے)۔

(۳۰۷) وَفِی الشَّـمْـسِ وَالْاَعْـلٰی وَفِی الـلَّـیْـلِ وَالـضُّـحٰی ۱۷ وَفِیْ اقْرَاْ وَفِیْ وَالنّٰزِعٰتِ تَمَیَّلَا

ترجمہ: اور اَلشَّمس ، اَلَا عْلٰى ، اَللَّيلِ ، اَلضُّحٰى ، اور اِقْرَاْ اور نازِعَات کی اواخر آیات میں بھی امالہ ہوا ہے۔

(۳۰۸) وَمِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ فِی الْـ ۱۸ مَعَارِجِ يَا مِنْهَالُ اَفْلَحْتَ مُنْهِلَا

ترجمہ: اوراس نازعات کے نیچےوالی عبس میں اور قِيٰمَـة میں اور معارج میں بھی اواخر آیات کے الفات میں امالہ ہوا ہے، اے کریم تو فلاح کو پہنچا، مِنْهَالُ اونٹ کو بار بار پانی کے گھاٹ پر لانے والا یعنی طلباء کو بہت مستفید کرنے والا۔ مَنْهَلُ پانی کا گھاٹ، دریا کا کنارہ جہاں سے پانی بھرتے ہیں۔

﴿النحو والعربیہ﴾

اَلآيِ ، اٰيَةٌ ، کی جمع ہے۔ اَلتَّعَدُّلُ ، اَلْاِسْتِقَامَہ برابری۔ اَلْمَنْهَلُ ، اَلْمَوْرَدُ۔ اَمَالَاهُ تثنیہ، حمزہ وکسائی کیلئے ہے۔ مَا کا عائد ضمیر منصوب ہے۔ اَواخر آخر کی جمع ہے، جو اَلِفَاتٌ مقدر کی صفت ہے مرکب توصیفی مبتداء مقدم ہے۔ بِطٰهٰ ، مَا کا صلہ ہے۔ باء بمعنی فی اٰيِ النجم ، اَيِ مَا پر معطوف ہے عبارت کی تقدیریوں ہے، وَمِنَ الْاَلِفَاتِ الْمُمَالَةِ لِحَمْزَةَ وَالْكِسَائِيِّ اَلِفَاتٌ اَوَاخِرُ فَوَاصِلِ اٰيِ الْقُرْاٰنِ المذكور فی طٰهٰ وَاَوَاخِرُ اٰيِ النَّجْمِ۔

شعر نمبر ۱۷ ۔ ۱۸ وَفِی الشمس معطوف ہے، بِطٰهٰ پر۔ اَیْ اَمَّا لَا فی طٰهٰ وَفی الشمس وَمَا بعْدهَا۔ تَمَيَّلَا مستانفہ ہے۔ مِنْ تَحْتِهَا ، كَائِنَة سے متعلق ہے، اور فی سورۃ عبس مقدر کی صفت ہے۔ ثُمّ القیامه فی مقدر اَیْ ثُمَّ فی القیامه۔

يَامِنْهَالُ ، کثیر العطاء ، کریم ، بمعنی اَيُّهَاالْعَالِمُ الْكَرِيْمُ ، اَلْكَثِيْرَ النَّفْعَ قَدْحَمِلْتَ وَاَفْلَحْتَ حَالَ كَوْنِكَ جَوَادًا بِعِلْمِكَ فَيَّاضًا لَهٗ ۔ (شعلہ)

توضیح: ان گیارہ سورتوں کی رؤس آیات کے الفات میں حمزہ وکسائی دونوں کا امالہ ہے، اور آیتوں کے درمیان والے الفات کو ان کے اصول کے مطابق دیکھا جائے گا، اگر امالہ کا قاعدہ ہوگا، تو امالہ کیا جائے گا، ورنہ نہیں، رؤس آیات کے الفات میں امالہ کی مندرجہ ذیل شرائط ہیں۔

(۱) وہ الفات جو تحقیقاً یا تقدیراً ان سورتوں کے آخر میں ہوں، واوی ہوں یا یائی، اصلی ہوں خواہ زائد، اسم میں ہوں، یا فعل میں (۲) وہ الفات جو تنوین سے بدلے ہوئے نہ ہوں۔ (۳) حمزہ کے لئے امالہ سے مستثنیٰ بھی نہ ہوں۔ اگر تانیث کی ھاء ہو، تو صرف کسائی امالہ کرتے ہیں، جیسے نَاظِرَةٌ ، لَعِبْرَةً۔ تحقیقاً یعنی الف کلمہ کے بالکل آخر میں ہو، اس کے بعد ھاء نہ

ہو، جیسے هُدٰی ، اَحْوٰی ۔ تقدیراً سے مراد ہے، کہ الف رَوِیّ کے مقابلہ میں ہو، اوراس کے بعد ھاء بھی ہو، جیسے بَنٰیهَا ، فَسَوّٰاهَا ۔ مستثنیٰ نہ ہو، کی شرط سے شعرنمبر۳ا کے چاروں کلمات نکل گئے، الف تنوین سے بدلا ہوگا، تو امالہ نہ ہوگا، جیسے صَفًا ، اَمْنًا ۔ البتہ اسم مقصور پر اگر تنوین ہو، تو وقفاً امالہ ہوگا، اسے شعر ۲۷ ۔ ۲۸ میں بیان فرمائیں گے، جیسے هُدًی ، مُصَفًّی ۔

فائدہ: سورۃ الاعلٰی ، وَالشمس اور وَاللَّیل ، ان تین سورتوں کے تمام فواصل میں امالہ ہے سوائے فَعَقَرُوْهَا کہ اس میں الف نہیں، اس لئے امالہ نہیں، اور باقی سورتوں کے صرف انہی الفات میں ہے جو امالہ کی قواعد کی رو سے صلاحیت رکھتے ہیں۔

نوٹ: ان سورتوں کی رؤس آیات کے الفات میں جو امالہ ہوتا ہے، حمزہ وکسائی کی جملہ شرائط امالہ ان میں پائی جاتی ہیں، ان کے لئے ان سورتوں کے بیان کی کوئی حاجت نہیں تھی، البتہ ورش اور ابوعمرو بصری ان سورتوں کی رؤس الفات اور باقی یائی کلمات میں فرق کرتے ہیں۔

حمزہ وکسائی کے ساتھ دوسرے قرأ کے امالہ والے کلمات

(۳۰۹) رَمٰی (صُحْبَةٌ) اَعْمٰی فِی الْاِسْرَآءِ ثَانِیًا ۱۹ سِوًی وَسُدًی فِی الْوَقْفِ عَنْهُمْ تَسَبَّلَا

ترجمہ: اور صحبہ (حمزہ ، کسائی ، شعبہ) نے امالہ کیا ہے، رَمٰی (انفال۲) اور اَعْمٰی (اسراء۸) (کے الف کا) حالانکہ یہ (اس سورت کا) دوسرا اَعْمٰی ہے، اور صرف وقف میں سُوًی (طٰہٰ۳) اور سُدًی (قیمۃ۲) کا امالہ بھی انہیں حضرات سے مقید ہوا ہے۔

﴿النحو والعربیة﴾

رَمٰی مفعول۔ صُحْبَةٌ فاعل۔ اَیْ اَمَالَ صُحْبَةٌ رَمٰی ۔ اَعْمٰی ۔ اور معطوف علیہ محل ابتداء میں ہے۔ تَسَبَّلَا اس کی خبر ہے۔ ثَانِیًا ، اسراء سے حال ہے۔

(۳۱۰) وَرَاءُ تَرَآءَ فِـــــازَ فِی شُعَرَآئِهٖ ۲۰ وَاَعْمٰی فِی الْاِسْرَا حُـــــكْمُ صُحْبَةٍ اَوَّلَا

ترجمہ: اور (حمزہ کیلئے) تَرَآءَ کی راء اپنی سورۃ شعراء میں (امالہ کے ساتھ) کامیاب ہوگئی ہے، اور (بصری ، شعبہ ، حمزہ ، کسائی) کیلئے (اسراء) میں اَعْمٰی کا امالہ، حالانکہ وہ اس سورت کا پہلا ہے، ایک جماعت کا حکم کیا ہوا ہے۔

﴿النحووالعربیہ﴾

رَاءُ مبتداء۔ فَازَ اس کی خبر۔ اَیْ فَازَ بِالْاِمَالَةِ ۔ اور اَعْمٰی مبتداء۔ حُكْمُ خبر۔ اَوَّلًا حال۔ ہمزہ رمز نہیں،اس لئے کہ یہ اَعْمٰی کا مقام بتانے کیلئے ہے،یعنی قرأۃ کے بیان کا تتمہ ہے،اور رموز قرأۃ کے بعد آتی ہیں۔

توضیح: شعر۱۹ کے چاروں کلمات یائی ہیں،نیز یہ یاء سے مرسوم بھی ہیں۔ ان میں امام حمزہ ، کسائی کے ساتھ ابوبکر شعبہ بھی امالہ کرتے ہیں،البتہ سُوًی اور سُدًی میں صرف وقفاً ہی امالہ ہوگا۔

شعر ۲۰: یعنی تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ (شعراء۴) کی راء اوراس کے بعد والے الف میں وقف وصل میں،اور ہمزہ اوراس کے بعد والے الف میں صرف وقفاً،امام حمزہ امالہ کرتے ہیں،اور کسائی صرف وقفاً ہمزہ اوراس کے بعد والے الف کا امالہ کرتے ہیں،وصلاً نہیں کرتے نیز راء کے بعد والے الف کا امالہ بھی نہیں کرتے ،اور وصلاً راء اور ہمزہ دونوں کا فتح پڑھتے ہیں،اور ورش کیلئے وقفاً ہمزہ کے بعد والے الف میں فتح اور بین بین دونوں ہیں،اور (بنی اسرآئیل ۸) کے پہلے اَعْمٰی میں بصری ، شعبہ ، حمزہ ، کسائی امالہ محضہ کرتے ہیں،حمزہ، کسائی ، شعبہ کا تو دونوں اَعْمٰی میں امالہ اور بصری کا صرف پہلے میں امالہ دوسرے میں فتح،اور ورش کی دونوں میں فتح اور تقلیل ہے۔

نوٹ: تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ کی قید سے فَلَمَّا تَرَآءَتْ (انفال ۶) والا نکل گیا،اس میں امالہ نہیں۔

(۳۱۱) وَمَا بَعْدَ رَاءٍ شَاعَ حُكْمًا وَّ حَفْصُهُمْ ۲۱ يُوَالِيْ بِمَجْرٖهَا وَفِيْ هُوْدَ اُنْزِلَا

ترجمہ: اور (ذوات الیاء کا) جو الف راء کے بعد ہو،وہ (یعنی اس کا امالہ حمزہ ،کسائی، بصری کیلئے) حکم کے اعتبار سے مشہور ہوگیا ہے،اور مَجْرٖهَا کے امالہ میں قرائیں کے حفص موافقت کرتے ہیں،اور یہ مَجْرٖهَا (ھود۴) میں نازل کیا گیا ہے۔

﴿النحووالعربیة﴾

يُوَالِيْ اَیْ يتابِعُ ، مَابَعْدَ مبتداء۔ شَاعَ خبر۔ حُكْمًا تمیز۔ وَحَفْصُهُمْ يُوَالِيْ مبتداء۔ بمجريها باء بمعنی فی ہے۔ اور اُنْزِلَ کی ضمیر جو مجراىها کیلئے ہے،خبر۔

توضیح: یائی کلمات کا الف جب راء کے بعد ہو،تو حمزہ ، کسائی کے ساتھ ابوعمرو بصری بھی امالہ محضہ کرتے ہیں،اس کی مثالیں افعال میں جیسے فَارَهُ ، اِشْتَرٰی ، اَرٰی ، يَرٰی ، يُفْتَرٰی ، يَتَمَارٰی اوراسماء میں یا تانیث میں جیسے بُشْرٰی ، ذِكْرٰی ، اُسْرٰی ، اَلنَّصٰرٰی ، سُكٰرٰی ، لام کلمہ میں جیسے اَلْقُرٰی ، الثَّرٰی ، اور مَجْرٖهَا

(ھود) میں حفص نے بھی جمعًا بین اللغتین کے قبیل سے امالہ کیا ہے، اور شعر میں حفص سے مراد عاصم کے راوی ہی ہیں، اس لئے کہ انکو بلا قید لائے ہیں، نیز حفص دوری ، ابوعمر ، اور کسائی کے ضمن میں آجاتے ہیں۔

نوٹ: تَوْرَاة کے امالہ کی تفصیل (آل عمران ۱) میں آرہی ہے، یٰبُشْرَیٰ (یوسف ۲) میں فتح ، محضہ اور تقلیل تینوں ہیں، تَتْرَیٰ (مومنون ۳) حمزہ ، کسائی تنوین نہیں پڑھتے ،لہٰذا وقفاً وصلاً ان کے لئے صرف امالہ ہے، ان کی قرأۃ پر الف تانیث کا ہے، جیسے دَعْوٰی ، مُوسٰی وغیرہ، ورش بھی تقلیل ہی کرتے ہیں، اور بصری چونکہ تَتْرًا تنوین سے پڑھتے ہیں، اس لئے ذِکْرًا سِتْرًا ، عِوَجًا وغیرہ کی طرح ان کے لئے وصلاً و وقفاً صرف فتح ہے، اور سیبویہ وغیرہ ایک جماعت اس میں الف الحاق کی وجہ سے امالہ کی قائل ہے، علامہ دانیؒ نے کتاب الامالہ کے علاوہ دوسری کتب میں بھی اس کو بیان کیا ہے، لیکن ان کی عبارت اس میں مضطرب ہے، محققؒ کا میلان بھی فتح کی طرف ہے، فرماتے ہیں، اکثر آئمہ کی عبارتوں سے فتح ہی نکلتا ہے، گو کہ الف الحاق کا ہو، مگر یہ بشکل الف مرسوم ہے، اور بصری جن الفات میں امالہ کرتے ہیں، ان میں یہ شرط ہے کہ بشکل یاء مرسوم ہوں۔ حاصل یہ کہ تَتْرَا میں وقفاً بصری کیلئے دو وجہیں فتح اور محضہ ہیں، اور فتح قوی تر ہے، وَالْحَاصِلُ اَنَّ لِلْبَصْرِيِّ فِيْ تَتْرَا اِذَا وَقَفَ وَجْهَيْنِ الْفَتْحُ وَالْاِمَالَهُ وَالْفَتْحُ اَقْوٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

(۳۱۲) نَاٰى شَــــرْعُ يُــــمْنٍ بِاخْتِلَافٍ وَّ شُعْبَةٌ ۲۲ فِى الْاِسْرَا وَهُمْ وَالنُّوْنُ ضَوْءُ سَـنًا تَـلَا

ترجمه: نَــا ہمزہ کا امالہ (فصلت ۶ میں حمزہ ، کسائی کیلئے بلا خلاف اور سوسی کیلئے) خلاف کے ساتھ مبارک طریق ہے، اور (اسراء ۹) میں شعبہ اور وہ تینوں (حمزہ ، کسائی بلا خلاف اور سوسی خلاف کے ساتھ امالہ کرتے ہیں) اور خلف اور کسائی کے دونوں راویوں کیلئے (اسراء) اور (فصلت) کے نَــاٰى کے نون کا امالہ بھی چمکدار روشنی ہے، اس نون کے امالہ نے ہمزہ کے امالہ کی پیروی کی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

نَـابتقدير اِضجاعُ هَمْزَةِ نَا ۔ باختلاف باءاسی مصدر مقدر کیلئے۔ اَلشَّرْعُ ، اَلْمَوْرَدُ ۔ اَلْيُمْنُ ،اَلْبَرَكَةُ ، شَرْعُ يُمْنٍ ۔اصل میں شَرْعٌ مَيْمُوْنٌ تھا۔ وَشعبةٌ وَّ هُمْ مبتداء۔ اور اس کی خبر مقدر، اَیْ اِمَالَةُ نَا لَهُمْ شَرْعُ يُمْنٍ۔ ضَوْءُ سَنًا مرفوع۔ وَالنُّوْنُ کی خبر ہے، اور تَلَا مستانفہ ہے۔

توضيح : یعنی وَنَا بِجَانِبِهٖ (اسراء ۹) اور (فصلت ۶) میں دو طرح کے اختلافات ہیں، ایک ہمزہ کے بعد الف کا امالہ اور دوسرا اس امالہ کی وجہ سے نون کا امالہ چنانچہ خلف اور کسائی تو دونوں کا امالہ دونوں جگہ بلا خلاف کرتے ہیں، اور شعبہ صرف

ہمزہ کا (اسراء) میں بلا خلاف امالہ اور (فصلت) میں نون وہمزہ دونوں کا فتح، اور سوسی کیلئے دونوں جگہ صرف ہمزہ کا فتح اور امالہ خلاد کیلئے دونوں جگہ ہمزہ کا امالہ نون کا فتح اور باقی قراٗصرف فتح دونوں جگہ نون وہمزہ دونوں ہیں۔

نوٹ: گو کہ ناظمؒ نے سوسی کیلئے امالہ بیان فرمایا ہے، مگر عملاً صرف فتح ہی پڑھا جاتا ہے، اور ورش کیلئے دونوں جگہ ہمزہ کا فتح اور تقلیل، اور ابن ذکوان دونوں جگہ وَنَآءَ پڑھتے ہیں، جو (اسراء۱۰) میں آئے گا۔

(۳۱۳) اِنَاهُ لَـهُ شَـافٍ وَّقُلْ اَوْكِلَاهُمَا ۲۳ شَـفَى وَلِكَسْرٍ اَوْ لِيَاءٍ تَمَيَّلَا

ترجمہ: اِنَاهُ میں لَهٗ شاف کے مرموزین (ہشام، حمزہ، کسائی) کا امالہ ہے، اور تو کہہ، کہ اَوْكِلٰهُمَا میں شفا (کے مرموزین حمزہ، کسائی) کا امالہ ہے، اور ان میں کسرہ یا یاء کی وجہ سے امالہ ہوا ہے، یعنی اِنَـاهُ کے امالہ میں حمزہ، کسائی کے ساتھ ہشام بھی شریک ہیں، اور یہ یائی ہے۔ اور کِلٰهُمَا کے امالہ کی وجہ کاف کا کسرہ یا اس کا بھی یائی ہونا ہے، الگ بیان کرنے کی وجہ بعض کے نزدیک اس کا واوی ہونا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اِنَاهُ مبتداء۔ لَهٗ شَافٍ خبر۔ اَیْ لِاِمَالَتِهٖ دَلِیْلٌ شَافٍ۔ اور اَوْكِلٰهُمَا مبتداء۔ شفَا اس کی خبر۔ تَمَيَّلَا کی ضمیر مفرد راجع اِلٰی کلا۔

ورش کیلئے امالہ بین بین

(۳۱۴) وَذُوالرَّاءِ وَرْشٌ بَيْنَ بَيْنَ وَفِي اَرٰى ۲۴ كَهُمْ وَذَوَاتِ الْيَا لَـهُ الْخُلْفُ جُمِّلَا

ترجمہ: اور (یائی کلمات کا) راء والا الف جو ہے، ورش نے اس کو امالہ بین بین سے پڑھا ہے، اور اَرٰاكَهُمْ (انفال۵) میں اور غیر رائی ذوات الیاء میں ورش کیلئے خلف خوبصورت بنادیا گیا ہے، یعنی ورش رائی کلمات کے الفات میں تو تقلیل کرتے ہیں، مگر ایک کلمہ اَرٰاكَهُمْ (انفال۵) میں اور یائی کلمات میں جو رؤس آیات گیارہ سورتوں کی نہ ہوں، فتح اور تقلیل دووجہ پڑھتے ہیں۔

(۳۱۵) وَلٰكِنْ رُءُوْسُ الْاٰيِ قَدْقَلَّ فَتْحُهَا ۲۵ لَـهُ غَيْرَ مَا هَا فِيْهِ فَاحْضُرْ مُكَمَّلَا

ترجمہ: لیکن رؤس آیات کے الفات جو ہیں، (عام ہے کہ واوی ہوں جیسے وَالضُّحٰى اور سَجٰى یا یائی ہوں جیسے لِتَشْقٰى، يَخْشٰى، ان کا فتح ان کیلئے (تقلیل کے سبب پورے فتح سے) کم ہو گیا ہے سوائے اس آیت کے جس کے آخر میں ھاء ہو، (جیسے تَلٰهَا، طَحٰهَا، واوی جَلّٰهَا یائی کہ ان میں دونوں وجوہ ہیں) پس تو مکمل ہونے کی حالت میں

(علمی مجلس میں) حاضر رہ۔

﴿النحو والعربية﴾

وَذُوالرَّاءِ مبتداء۔ وَرْشٌ ای مُمَالُ وَرْشٍ خبر۔ بَيْنَ بَيْنَ ظرف۔ اَلْخُلْفُ مبتداء۔ لَهٗ خبر۔ فِیْ اَرَاكَهُمْ ظرف۔ وَذَوَاتِ عطف۔ جُمَّلًا مبتداء سے حال۔

رُؤُسُ مبتداء۔ قَدْقَلَّ اسکی خبر۔ لَهٗ حَصَلَ محذوف سے متعلق ہے، اور ضمیر ورش کیلئے ہے۔ غَيْرُ استثناء۔ فيه کی ضمیر مَا بمعنی اَلَّذِی کی طرف راجع ہے، اَیْ غَيْرُرُءُ سِ الْاٰيَاتِ الَّذِیْ فِيْهِ لَفْظُ هَاء۔

توضیح: وَذوالــرَّاءِ ورشٌ سے ورش کی تقلیل کو بیان فرمایا ہے، یعنی (۱) ورش ان تمام رائی کلمات کے الفوں میں جن میں راء کے بعد الف ہو، اور بصری ان میں امالہ کبریٰ کرتے ہیں، ورش کیلئے صرف تقلیل ہے۔

(۲) ان تمام ذوات الیاء کے الفات میں جن میں حمزہ، کسائی یا صرف کسائی یا دوری کسائی یا ان کے ساتھ کسی اور کا امالہ بیان ہوا ہے، ورش، تقلیل اور فتح دو وجوہ پڑھتے ہیں۔

(۳) وہ گیارہ سورتیں جو اوپر مذکور ہوئی ہیں، ان کے رؤس آیات کے وہ الفات جن کے بعد ھاء نہیں، جیسے صَلّٰی، اِذَا هَوٰی، تَجَلّٰی، ورش کیلئے صرف تقلیل ہے۔

(۴) وہ رؤس آیات مذکورہ گیارہ سورتوں کی جن کے الفات کے آخر میں ھاء ہے، جیسے وَضُحٰـهَا، ان میں ورش کیلئے فتح و تقلیل ہے، البتہ اگر وہ رائی بھی ہو، تو صرف تقلیل ہوگی، جیسے ذِكْرٰهَا۔

نوٹ: رائی کلمات میں اَرٰىكَهُمْ میں تقلیل اور فتح دونوں ہیں، نیز یائی میں مَـرْضَـاةَ، اَلـرِّبٰـا كِـلْـتَـا مِشْكٰوة میں ورش کا صرف فتح ہے۔ ابوشامہ نے آسانی کی خاطر ان دونوں شعروں کو یوں بدلا ہے۔

وَذُوالــرَّاءِ وَرْشٌ بَيْـنَ بَيْـنَ وَفِـیْ رُءُوْ	سِ الْاٰیِ سِـوَالَّتِـیْ بِهَــاهَــا تَـحَـصَّلَا
بِهَـــا وَاَرٰىكَـهُــمْ وَذِی الْيَــاءِ خِلَافُهُــمْ	كِلَا وَالـرِّبٰـوا مَـرْضَـاتَ مِشْـكٰوةٍ نُ اهْـمِلَا

ان دو اشعار میں اول وہ دو قسمیں ہیں، جن میں صرف تقلیل ہے، پھر وہ تین قسمیں ہیں، جس میں خُلف ہے پھر وہ چار کلمات ہیں، جن میں صرف فتح ہے۔

نوٹ: ورش کیلئے بدل و یائی اور بدل ولین، اور بدل، یائی ولین تینوں کی جمع ہونے کی صورت میں بہت سی وجوہ پیدا ہوجاتی ہیں، بعض صحیح اور بعض غیر صحیح ہیں، جو کل بارہ ہیں، چھ دو دو کے جمع ہونے کی اور چھ تین تین کے جمع ہونے کی ان کو

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے مستقل تصنیف تنشیط الطبع میں جمع فرمادیا ہے، طلباء اس کتاب سے انہیں ضبط کرلیں۔ وَاِنْ نَحْوُ مُوسٰی جَآءَ مَعْ بَابِ اٰمَنُوْا ،فَوَجْهَا كَمُوسٰی مَعْ طَوِيْلٍ بِهٖ تَجْرِیْ وَيَاْتِیْ عَلَی التَّقْلِيْلِ فِيْهِ تَوَسُّطٌ ، وَفَتْحِهٖ قَصْرٌ كَذَاقَالَ مَنْ يَدْرِیْ ۔ یعنی اگر موسٰی اور اٰمَنُوْا کی طرح یائی بدل جمع ہوجائیں، توبدل کے طول کے ساتھ یائی کی دونوں وجوہ ہیں، اور بدل کا توسط یائی کی تقلیل کے ساتھ ہی ہوگا، اور بدل کا قصر یائی کے صرف فتح کے ساتھ ہوگا۔

ابوعمروبصری کی تقلیل کا بیان

(۳۱۶) وَكَيْفَ اَتَتْ فَعْلٰی وَاٰخِرُ اٰیِ مَا ٢٦ تَقَدَّمَ لِلْبَصْرِیْ سِوٰی رَاهُمَا اعْتَلَا

ترجمہ: اور فَعْلٰی کے وزن میں چاہے، وہ جس طرح بھی آئے، (یعنی فُعْلٰی) اوران گیارہ سورتوں کی روس آیات کا الف جواوپر بیان ہوچکی ہیں، جوبصری کے لئے امالہ بین بین سے پڑھی جاتی ہیں ، سوائے ان دونوں قسموں کی راء کے یہ بصری بلند ہوگئے ہیں (یعنی فُعْلٰی وزن والے وہ کلمات جورائی ہیں، اوران گیارہ سورتوں کے بھی آیات کے آخری الفات جورائی ہیں، یعنی جوراء کے بعد آتے ہیں، ان میں توبصری امالہ محضہ کرتے ہیں، جیسے تَتْرًا ، بُشْرٰی ، اُخْرٰی ، اَلثَّرٰی ، اَفْتَرٰی ، انہیں وَمَا بَعْدَ رَاءٍ شَاعَ حكمًا میں بیان کیا ہے، ان کے علاوہ میں تقلیل کرتے ہیں۔

نوٹ : فُعْلٰی کے وزن پر قرآن مجید میں بیس کلمات ہیں۔

مُوسٰی ، اُنْثٰی ، دُنْيَا ، قُرْبٰی ، وُسْطٰی ، قُصْوٰی ، عُزّٰی ، وُثْقٰی ، حُسْنٰی ، اَوْلٰی عُقْبٰی ، سُفْلٰی ، عُلْيَا ، رُؤْيٰ ، طُوبٰی ، مُثْلٰی ، سُوْءٰی ، زُلْفٰی ، سُقْيٰی ، رُجْعٰی

فَعْلٰی فاء کے زبر سے گیارہ کلمات سَلْوٰی ، مَوْلٰی ، تَقْوٰی ، قَتْلٰی ، مَرْضٰی ، نَجْوٰی دَعْوٰی ، شَتّٰی، صَرْعٰی ، طَغْوٰی ، يَحْيٰ ۔

فِعْلٰی بکسر فاء کے وزن پر چار کلمے ہیں، سِيمَا ، اِحْدٰی ، ضِيْزٰی ، عِيْسٰی ۔

تنبیہ : (۱) تانیث کے ان تین اوزان کے کلمات کو طلباء یاد کرلیں، اس سے ہمیشہ سہولت رہے گی۔

(۲) آیات کے سلسلہ میں امالہ والے حضرات اپنے اپنے شہروں کے مصاحف کا اعتبار کرتے ہیں، حمزہ کسائی ، کوفی شمار کو، بصری ایک قول پر، بصری شمار کو، اور دوسرے قول پر مدنی اول و بصری دونوں کو، اور ورش مدنی آخر کو۔

(۱) وَاِلٰهُ مُوسٰی (طٰہٰ) ورش کیلئے دانیؒ کے قول پر صرف تقلیل ہے، مگر نشر کی رو سے فتح و تقلیل دونوں اس لئے کہ مدنی

اول میں یہ رؤس آیات ہے۔اور مدنی آخر میں نہیں،اور عمل نشر ہی کی رائے پر ہے۔

(۲) مَنْ طَغٰی (نٰزعٰتا) بصری کیلئے صرف تقلیل،اور ورش کیلئے دونوں وجوہ،اسلئے کہ بصری شمار میں یہ راس آیت ہے،اور مدنی آخر میں نہیں۔

صرف دوری بصری کی تقلیل والے چار کلمات

(۳۱۷) وَيَا وَيْلَتٰى اَنّٰى وَيَا حَسْرَتٰى طَوَوْا ۲۷ وَعَنْ غَيْرِهِ قِسْهَا وَيَا اَسَفٰى الْعُلَا

ترجمہ: اور اہل اداء نے (ابوعمرو کے دوری کیلئے ایسے) يٰوَيْلَتٰى اور اَنّٰى استفہامیہ،اور يٰحَسْرَتٰى اور يَا اَسَفٰى کی تقلیل کو محفوظ کیا ہے،جو بلند ہیں،اوران دوری کے سوا (باقی قرا کیلئے) ان چار کلمات کے فتح وامالہ کو قیاس کر لے (یعنی باقی قرا کیلئے خود سوچ کر نکالو،چنانچہ ان چار کلمات میں (۱) دوری بصری کی تقلیل (۲) حمزہ وکسائی کا امالہ (۳) ورش کا فتح وتقلیل۔اور باقی قرا کا صرف فتح ہے،لیکن يٰاَسَفٰى میں دوری کیلئے تقلیل وفتح دونوں ہیں،اور فتحہ صحیح تر ہے،جو جمہور کا مذہب ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

فَعْلٰى ، يُمَالُ بَيْنَ بَيْنَ مقدر کا فاعل ہے،اور كَيفَ اَتَتْ ،فَعْلٰى سے حال ہے، اور ضمیر اَتَتْ ، فَعْلٰى کیلئے ہے۔ لِلْبَصْرِیْ ، یُمَالُ ہی سے متعلق ہے۔ سِوَارَاهُمَا پہلی دونوں قسموں سے مستثنیٰ۔ وَيٰوَيْلَتٰى کی تقدیر۔ وَتَقْلِيْلُ يٰوَيْلَتٰى ہے۔ اَلْعُلَا چاروں کلمات کی صفت۔ اَلْعُلَا کا ہمزہ رمز نہیں اسلئے کہ قرأت کا تتمہ ہے۔

ثلاثی مجرد کے دس افعال کا امالہ

(۳۱۸) وَكَيْفَ الثُّلَاثِىُّ غَيْرَ زَاغَتْ بِمَاضِىٍ ۲۸ اَمِلْ خَابَ خَافُوْا طَابَ ضَاقَتْ فِـتُجْمِلَا

ترجمہ: اور ثلاثی مجرد ماضی (معروف) جس طرح بھی آئے،سوائے لفظ زَاغَتْ ''احزاب ۲۔ص ۴'' خَابَ اور خَافُوْا ، طَابَ اور ضَاقَتْ کے الف کا امالہ کر (حمزہ کیلئے) تاکہ تو عمدہ کام کرنے والا بن جائے۔

(۳۱۹) وَحَاقَ وَزَاغُوْا جَآءَ شَآءَ وَزَادَ فُـزْ ۲۹ وَجَآءَ ابْنُ ذَكْوَانٍ وَّفِىْ شَآءَ مَيَّلَا

ترجمہ: اور حَاقَ اور زَاغُوْا ، جَآءَ اور شَآءَ اور زَادَ کے الف کا بھی (حمزہ کیلئے امالہ کر) خدا کرے تو کامیاب ہو جائے۔اور جَآءَ اور شَآءَ میں ابن ذکوان نے بھی امالہ کیا ہے۔

(۳۲۰) فَـزَادَهُـمُ الْاُوْلـى وَفِـيْ الْـغَيْـرِ خُـلْـفُـهُ ۳۰ وَقُـلْ صُحْبَةٌ بَـلْ رَّانَ وَاصْـحَـبُ مُـعَـدَّلَا

ترجمہ: اور پہلے فَـزَادَهُم "بقرہ۲" میں (حمزہ کے ساتھ ابن ذکوان کا امالہ ہے) اوراس پہلے فَـزَادَهُمْ کے سوا باقی زَادَ میں ابن ذکوان کا خلف ہے، اور تو کہہ دے کہ بَلْ رَانَ کا امالہ (صحبہ کے مرموزین حمزہ، کسائی، شعبہ نے) کیا ہے، اور تو معتبر عالم کی صحبت اختیار کر۔

توضیح: یعنی امام حمزہ مندرجہ ذیل دس افعال ثلاثی مجرد ماضی معروف کے اول چار صیغوں میں جس صیغہ سے بھی آ ئیں، عین کلمہ کے الف کا امالہ کرتے ہیں، جبکہ یہ تین شرطیں پائی جائیں۔ (۱) فعل ہو، اسم نہ ہوں (۲) ثلاثی مجرد ہوں، اور فا کلمہ سے پہلے کوئی زائد حرف ہمزہ وغیرہ نہ آئے۔ (۳) ماضی معروف کے پہلے چار صیغوں میں سے کسی ایک میں آرہے ہوں، وہ دس فعل مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) خَابَ چار جگہ (ابراہیم۲ ۔ طٰہٰ۳،۶۱۔ وَالشمس ۲)۔ (۲) خَافَ ، خَافُوْا ، خَافَتْ ہر جگہ (خَافُوْنَ آل عمران میں صیغہ امر ہونے کی وجہ سے امالہ نہیں)۔ (۳) طَـابَ (نساء۱)۔ (۴) وَضَـاقَ (ھود۷ ، عنکبوت۴) اور ضَاقَتْ توبہ۴ ، ۱۴)۔ (۵) حَاقَ ہر جگہ۔ (۶) زَاغَ نجم۱)

زَاغُوْا (صف۱) اسمیں زَاغَتْ (احزاب۲ ۔ ص۴) مستثنیٰ ہے، اس میں امالہ نہیں۔ (۷) جَـآءَ ، جَآءَهُ جَآءَتْ ہر جگہ۔ (۸) شَآءَ ہر جگہ۔ (۹) زَادَ ، زَادُوْهُمْ ، زَادَتْهُ ، زَادَتْهُمْ ہر جگہ۔ (۱۰) بَلْ رَانَ (تطفیف)

ان میں جَـآءَ ، شَـآءَ میں حمزہ کے ساتھ ابن ذکوان شریک ہیں، اور زَادَ میں ابن ذکوان کے لئے فتح وامالہ دونوں ہیں، البتہ فَـزَادَهُمْ (بقرۃ۲) اول میں صرف امالہ ہے، اور بَلْ رَانَ کے امالہ میں حمزہ کے ساتھ شعبہ اور کسائی بھی شریک ہیں۔ ضَآئِقٌ ، خَآئِفًا اسم ہیں، فَـا جَآءَهَا اَزَاغَ اللّٰهُ میں زائد حرف ہیں، اور يَخَافُوْا ، يَشَآءُ مضارع اور خَافُوْنَ امر ہے، اسلئے ان میں امالہ نہیں ہوتا۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلثُّلَاثِيُّ بتقدیر اَلْـفِـعْلُ الثُّلَاثِيُّ مبتداء۔ كَيْفَ ، جَـآءَ مقدر کا ظرف، مبتداء سے حال ہے، غَيْرَ منصوب بوجہ استثناء، بِـمَاضِيٍ منقوص پر ضرورت شعری کی وجہ سے اعراب جاری ہوا ہے۔ فَتَـجْمِلَا اَجْمِلْ سے جواب امر ہے۔ اَنْ مقدرہ کی وجہ سے منصوب ہے، جملہ قرآنی کلمات اَمِلْ کا مفعول ہیں فَزْ مستانفہ ہے۔ وَجَـآءَ ابن ذکوان اسمیہ ہے۔ مَيْلَا بمعنی اَوْقَعَ الْاِمَالَة ، فَزَادَهُمْ واؤ مقدر معطوف اور صحبةٌ ، بَلْ رَّانَ کی تقدیر، اَمَالَ صُحْبَةٌ اَلِفَ بَلْ

رَّانَ ہے۔ مُعَدَّلًا ، اِصْحَبْ کے فاعِلُ سے حال ہے، یا اس کا مفعول ہے، اَیْ قَوْلًا مُعَدَّلًا مُزَكًّى ۔

اماله کا دوسرا سبب کسره

(۳۲۱) وَفِی الْاَلِفَاتِ قَبْلَ رَا طَرَفٍ اَتَتْ ۳۱ بِكَسْرٍ اَمِلْ تُدْعٰی حَمِيْدًا وَّتُقْبَلَا

ترجمہ: اور تو ان الفات میں جو اس راء متطرفہ سے پہلے ہوں جو کسرہ کے ساتھ آرہی ہو، کسائی کے دوری اور ابو عمرو کیلئے اماله کر، تو (حمید خوبیوں والا) ہونے کی حالت میں پکارا جائے گا، اور تو مقبول ہو جائے گا۔

(۳۲۲) كَاَبْصَارِهِمْ وَالدَّارِ ثُمَّ الْحِمَارِ مَعْ ۳۲ حِمَارِكَ وَالْكُفَّارِ وَاقْتَسْ لِتَنْضُلَا

ترجمہ: ان الفات کی مثالیں، اَبْصَارِهِمْ اور اَلدَّارِ پھر اَلْحِمَارِ ، مَعْ حِمَارِكَ اور اَلْكُفَّارِ کی طرح ہیں، اور تو قیاس کر، تا کہ تو غالب و ماہر ہو جائے۔

توضیح: یعنی جن الفات کے بعد کسرہ والی راء کلمہ کے آخر میں ہو، عام ہے، کہ وہ الفات زائد ہوں یا عین کلمہ ہو، دوری علی اور بصری ان میں امالہ محضہ اور ورش تقلیل کرتے ہیں، جو آگے آئے گا، مثالیں اَلْقَهَّارِ بِدِيْنَارٍ ، قِنْطَارٍ ، اَلنَّهَارِ ، بِمِقْدَارٍ ، اَلْاَبْكَارِ ، اَلْاَشْرَارِ ۔

یہ کلمات قرآن مجید میں ان دس وزنوں پر آتے ہیں، (۱) فَعَلٍ (۲) فَعَالٍ (۳) فِعَالٍ (۴) فَعَّالٍ (۵) فِعَالٍ (۶) فُعَّالٍ (۷) اِفْعَالٍ (۸) اِفْعَالٍ (۹) مِفْعَالٍ (۱۰) فِعْلَالٍ۔ (۱) اَلنَّارِ ، اَلدَّارِ (۲) اَلنَّهَارِ (۳) اَلْحِمَارِ ، حِمَارِ (۴) اَلْغَفَّارِ ، اَلْقَهَّارِ ، كَفَّارٍ (۵) بِدِيْنَارٍ اصل میں دِنَّارٍ تھا (۶) اَلْكُفَّارِ ، اَلْفُجَّارِ (۷) اَلْاَبْصَارِ (۸) وَالْاِبْكَارِ (۹) بِمِقْدَارٍ (۱۰) بِقِنْطَارٍ ۔

نوٹ: فَلَا تُمَارِ (کہف) میں اس کے آخر میں یا بھی تھی، اس لئے یہ کلمہ کے آخر میں نہیں، لہذا اس میں امالہ نظم کے کسی طرق سے نہیں، لِلْحَوَارِيِّيْنَ میں طیبہ کے طریق سے ابن ذکوان کیلئے تو امالہ ہے، مگر نظم کے طریق سے کسی کے لئے بھی نہیں۔

النحو والعربية

شعر ۳: فِیْ اَمِلْ کے متعلق ہے۔ قَبْلَ كَائِنَةٍ کا مفعول فیہ ہے، جو اَلْفَاتِ کی صفت ہے۔ طَرَفٍ راء کی پہلی اور اَتَتْ بِكَسْرٍ دوسری صفت ہے۔ تُدْعٰی جواب امر ہے۔ حَمِيْدًا ، تُدْعٰی کی ضمیر سے حال ہے۔ وَتُقْبَلَا ابوشامہ کی رائے پر منصوب ہے، جواب امر کی وجہ سے کہ اس پر واؤ داخل ہے، یعنی یہ زُرْنِیْ وَاُكْرِمَكَ کے قبیل سے ہے۔

وَالْكُفَّار ، اَلْحِمَار پر معطوف ہے۔ اِقْتَبِسْ قیاس سے قِسْ اور اِقْتَصْ ہم معنیٰ ہیں۔ لِتَنْضُلَا غَلَبَ۔

(۳۲۳) وَمَعْ كَافِرِيْنَ الْكَافِرِيْنَ بِيَائِهِ ۳۳ وَهَارٍ رَّوٰى مُرْوٍ بِخُلْفٍ صَدٍ حَلَا

(۳۲۴) بِدَارِ جَبَّارِيْنَ وَالْجَارِ تَمَّمُوْا ۳۴ وَوَرْشٌ جَمِيْعَ الْبَابِ كَانَ مُقَلِّلَا

ترجمہ: اور وہ اَلْكَافِرِيْنَ جو كَافِرِيْنَ کے ساتھ ہے، حالانکہ یا اپنی یاء کے ساتھ ہوں۔ ان میں بھی دوری علی اور بصری کیلئے امالہ ہے، اور هَارٍ کے امالہ محضہ کو کسائی ، شعبہ ، بصری ، قالون نے بلا خلاف اور ابن ذکوان نے خلاف کے ساتھ سیراب کرنے والے پیاسے نے روایت کیا ہے، اور نقل شیرین ہوگئی ہے۔

شعر ۳۴: تو (ان مسائل کی طرف) تیزی سے بڑھ، اور ان ناقلین نے جبارین (مائدہ ۴۔ شعراء ۷)۔ اور اَلْجَبَّارِيْنَ (نساء ۶) کے دونوں کلمات کے الف کے امالہ کو (کسائی کے دوری کیلئے) کامل کر دیا ہے، اور ورش اس تمام باب کو (جو شعر ۳۱ تا ۳۴ میں بیان ہوا ہے) امالہ بین بین سے پڑھنے والے ہیں۔

(۳۲۵) وَهٰذَانِ عَنْهُ بِاخْتِلَافٍ وَّ مَعْهُ فِي الْـ ۳۵ ـبَوَارِ وَفِي الْقَهَّارِ حَمْزَةُ قَلَّلَا

ترجمہ: اور یہ دونوں جَبَّارِيْنَ اور اَلْجَبَّارِ ان ورش سے خلاف کے ساتھ ہیں (یعنی فتح اور تقلیل دونوں ہیں) اور حمزہ نے ان ورش کے ساتھ بَوَارِ اور اَلْقَهَّارِ میں تقلیل کی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْكٰفِرِيْنَ مبتداء۔ اَمَالَتَهٗ اَيْضًا لَّهُمَا اس کی خبر ہے، مَعْ كَائِنٌ کے متعلق ہوکر اَلْكٰفِرِيْنَ کی صفت ہے۔ بِيَائِهٖ اَلْكٰفِرِيْنَ سے حال اور ھا ضمیر معنیٰ دونوں کیلئے ہے۔ وَهَارٍ اَیْ اِمَالَةُ هَارٍ مبتداء۔ بِخُلْفٍ فاعل مُرْوٍ سے حال ہے۔ صَدٍ ، صَدِیَ سے مُرْوٍ کی صفت ہے۔ حَلَا متانفہ۔

۳۴: بمعنٰی بِدَار اسم فعل ہے جبارين اور الجار تَمَّمُوْا کے مفعول ہیں۔ مَعَهٗ ، قَلَّلَ کے فاعل سے حال ہے۔

توضیح: یعنی اَلْكٰفِرِيْنَ جب یاء کے ساتھ ہو، واؤ سے كٰفِرُوْنَ نہ ہو، تو دوری علی اور بصری ہر جگہ اس میں امالہ محضہ کرتے ہیں، جو قرآن مجید میں مجموعی طور پر ترانوے ۹۳ جگہ آئے ہیں، اور هَارٍ (توبہ ۱۳) میں قالون ، بصری ، شعبہ ، کسائی کا محضہ اور ابن ذکوان کے لئے فتح و امالہ محضہ فتح دانی کے شیخ عبدالعزیز فارسی سے ہے، اور طریق بھی انہیں سے ہے، ورش کی صرف تقلیل اور باقی قراء کی ، ھشام ، حفص ، حمزہ کے لئے صرف فتح۔ اور وَالْجَارِ (نساء ۶)

دوجگہ جَبَّارِيْنَ مائدہ۴ ۔ شعراء۷) صرف دوری ، کسائی کیلئے محضہ اور ورش کیلئے ان تمام کلمات میں تقلیل ہے، جن کے آخر میں کسرہ والی راء ہو، اور اَلْكٰفِرِيْنَ ، كٰفِرِيْنَ ، هَارٍ کا بھی یہی حکم ہے، البتہ وَالْجَارِ اور جَبَّارِيْنَ میں ورش کا فتح اور تقلیل دونوں ہیں، اور اَلْبَوَارِ (ابراھیم۵) اور اَلْقَهَّارِ راء کے کسرہ والے دونوں میں ورش کے ساتھ حمزہ بھی تقلیل کرتے ہیں۔

(۳۲۶) وَاِضْجَاعُ ذِىْ رَائَيْنِ حَجَّ رُوَاتُهٗ ۳۶ كَالْاَبْرَارِ وَالتَّقْلِيْلُ جَادَلَ فَيْصَلَا

ترجمہ: اور (بصری وکسائی کیلئے) دوراؤں کے درمیان والے الف کا امالہ سے پڑھنا جو ہے، اس کے ناقلین غالب آگئے ہیں، اس کی مثال اَلْاَبْرَارِ کی طرح ہے، (اور ورش و حمزہ کیلئے) اس الف میں تقلیل نے مناظرہ کیا ہے، حالانکہ وہ (منکرین کی مخالفت کو) جدا اور قطع کردینے والی ہے، یعنی اَلْاَبْرَارِ (آل عمران وتطفیف) اَلْقَرَارِ اور قَرَارٍ ہرجگہ اور مِنَ الْاَشْرَارِ (ص۴) بصری اور پورے کسائی کا محضہ ہے، اور اس قسم میں ورش اور حمزہ کی تقلیل ہے، باقی قرا کا فتح اور اِنَّ الْاَبْرَارَ ، فَبِئْسَ الْقَرَارُ میں چونکہ دوسری راء مکسور نہیں، اسلئے سب کا فتح ہے، امالہ کسی کے لئے نہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

وَاِضْجَاعُ ذِىْ رَائَيْنِ مبتداء۔ حَجَّ رُوَاتُهٗ خبر۔ ذِىْ رَائَيْنِ الفٍ مقدر کی صفت ہے۔ حَجَّ اَىْ غَلَبَ بِالْحُجَّةِ الْمُجَادَلَةِ الْمُخَاصَمَةِ. فَيْصَلًا فَصْلٌ بمعنی قَطْعٌ کے سے مبالغہ ہے، یعنی خوب قطع کردینے والی۔ وَالتَّقْلِيْلُ مبتداء جَادَلَ خبر، ضمیر تقلیل کیلئے فَيْصَلًا حال۔

دوری کسائی کے لئے امالہ محضہ والے بارہ کلمات

(۳۲۷) وَاِضْجَاعُ اَنْصَارِىْ تَمِيْمٌ وَّسَارِعُوْا ۳۷ نُسَارِعُ وَالْبَارِىْ وَبَارِئِكُمْ تَلَا

ترجمہ: اور دوری کسائی کا اَنْصَارِىْ (آل عمران ۵ ۔ صف۲) کا امالہ محضہ سے پڑھنا نہایت کامل ہے، اور وَسَارِعُوْا (آل عمران۱۴) نُسَارِعُ (مؤمنون۴) اَلْبَارِئُ (حشر۳) وَبَارِئِكُمْ (بقرۃ۶ دوجگہ) کے امالہ نے بھی پیروی کی ہے، (تَلَا ، تِلَاوَةٌ سے دوری ہی نے پڑھا ہے) تاء دوری کسائی ہی کی رمز ہے۔

(۳۲۸) وَاٰذَانِهِمْ طُغْيَانِهِمْ وَيُسَارِعُوْا ۳۸ نَ اٰذَانِنَا عَنْهُ الْجَوَارِ تَمَثَّلَا

ترجمہ: اور اٰذَانِهِمْ ، طُغْيَانِهِمْ اور يُسَارِعُوْنَ اور اٰذَانِنَا انہی دوری سے ہے، اور اَلْجَوَارِ بھی مُشکّل ومعیّن ہوگیا ہے۔ یعنی ۱۔ اٰذَانِهِمْ (سات جگہ بقرہ۲ ۔ انعام۳ ۔ اسراء۵ ۔ کہف ۸ ۔ فصلت۵

۔ نوح۱۲) ۷ طُغْيَانِهِمْ (پانچ جگہ بقرہ ویونس۲ ۔ انعام۱۳ ۔ اعراف۲۳ ۔ مومنون۴) ۸ یُسَارِعُوْنَ (سات جگہ آل عمران۱۲، ۱۸ ۔ مائدہ۶، ۸، ۹ ۔ انبیاء۶ ۔ مؤمنون۴)

۹ اٰذَانِنَا (فصلت۱۵، دوسرے الف میں۱۰) اَلْجَوَارِ (شوریٰ۴ ۔ رحمن۱۱ ۔ تکویر)۔

(۳۲۹) یُـوَارِیْ اُوَارِیْ فِـی الْـعُـقُـوْدِ بِـخُـلْـفِـهٖ ۳۹ ضِـعَـافًا وَّحَـرْفَـا الـنَّـمْـلِ اٰتِیْکَ قُـــوِّلَا

ترجمہ: یُـوَارِیْ اور فَـاُوَارِیَ سورۃ مائدہ۵ میں دوری علی نے امالہ کیا ہے، حالانکہ وہ اپنے خلاف کے ساتھ ہیں (یعنی فتح ومحضہ دونوں ہیں، اور امالہ جعفر بن محمد سے نہیں، بلکہ ابوعثمان سے ہے، لہٰذا طریق کے خلاف ہے) اور ضِـعَـافًـا (نساء۱ اور نمل۳) کے دونوں لفظ اٰتِیْکَ جو ہیں (خلف کیلئے بلا خلاف اور خلاد کیلئے)

(۳۳۰) بِـخُـلْـفٍ ضِـــــــمْـنَـاهُ مَشَـارِبُ لَامِـعٌ ۴۰ وَاٰنِیَةٍ فِـیْ هَـلْ اَتَـاکَ لِاَعْـدَلَا

ترجمہ: ایسے خلاف کے ساتھ نقل کئے گئے ہیں، جس کو ہم نے ملا دیا ہے، اور مَشَـارِبُ (یٰس۵ ھشام کیلئے) چمکدار ہوگیا ہے، اور هَلْ اَتٰىكَ یعنی (غاشیہ) میں وَاٰنِیَةٍ بہت انصاف کرنے والے (ہشام) کیلئے ہے۔

(۳۳۱) وَفِـی الْـکٰـفِـرُوْنَ عَـابِـدُوْنَ وَعَـابِـدٌ ۴۱ وَخُـلْـفُـهُـمْ فِـی الـنَّـاسِ فِی الْجَرِّ حُـــصِّلَا

ترجمہ: اور سورۃ کافرون میں عٰبِدُوْنَ (دونوں کلمے) اور عَـــابِـدٌ (کا امالہ بھی ہشام ہی نے کیا ہے) اور ان ناقلین کا خلاف اَلـنَّـــاسِ میں (سین کے) جر والے (ابو عمرو بصری کیلئے) حاصل کیا گیا ہے، دوری کیلئے صرف محضہ اور سوسی کیلئے صرف فتح ہے۔ سخاویؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ ناظمؒ دوری کیلئے محضہ اور سوسی کیلئے فتح ہی پڑھا تے تھے، ابوشامہ اور علی قاری نے بھی اسی کو مختار کہا ہے، اور عمل بھی اسی پر ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۳۷: اِضْجَاعُ مبتداء تَمِیْمُ خبر۔ وَسَارِعُوْا اور بعد کے کلمات مبتدأوات اور تَلَا خبر، تَلَا یَتْلُوْ سے تَبِعَ تِلَاوَةً سے قرأ تمیم، تمام کا مبالغہ، یا لُغَةُ تمیم ہے، قبیلہ کا نام۔

شعر ۳۸: وَاٰذَانِهِمْ ماقبل پر معطوف۔ عَنْهُ ضمیر لِلدُّوْرِی۔

شعر ۳۹: یُوَارِیْ، اُوَارِیْ، اَمَالَ مقدر کا مفعول بِـخُلْفِهٖ حال۔ اٰتِیْكَ حَرْفَا النمل سے بدل الکل ہے۔ قُوِّلَا الف تثنیہ۔ اَیْ رُوِیَ ضِـعٰـفًا وَّ اٰتِیْكَ بِالاِمَالہ ۔ وَمشاربُ لَامِعٌ مبتداء و خبر۔ وَاٰنِیَةٍ، لِاَ عْدَلَ مبتداء و خبر۔ اَعْدَلَ اَفْعَلُ التفضیل من العدل ۔ الف اطلاقی بتقدیر لِعَالِمٍ اَعْدَلَا　　شعر ۴۱: الکفرون کا رفع حکائی

ہے۔ عَبِدُوْنَ اَیْ آمَالَ اَلِفَ عٰبِدُوْنَ ۔ فِی الْجَرِّ، فِی النَّاسِ سے بدل البعض ۔

ابن ذکوان کیلئے امالہ والے کلمات ستہ

(۳۳۲) حِمَارِکَ وَالْمِحْرَابِ اِکْرَاهِهِنَّ وَالْـ ٤٢ حِمَارِ وَفِی الْاِکْرَامِ عِمْرَانَ مُثِّلَا

ترجمہ: اور (میم کے مرموزین ابن ذکوان کیلئے) حِمَارِکَ (بقرۃ ۳۵) اور اَلْمِحْرَابَ (آل عمران ۴ ص ۔ ۲) اور اِکْرَاهِهِنَّ (نور ۴) اور اَلْحِمَارِ (جمعہ، الف کا اضجاع) صورت بنایا گیا ہے۔ اور اَلْاِکْرَام (رحمٰن ۲ ۔ ۳) اور عِمْرَانَ (آل عمران ۴ میں دوجگہ۔ تحریم ۲) میں بھی (ابن ذکوان ہی کا امالہ ہے) یعنی ان چھ کلمات میں فتح اور اضجاع دونوں ہیں، خلاف کو اگلے شعر میں بیان فرمارہے ہیں۔

(۳۳۳) وَکُلٌّ بِخُلْفٍ لِاِبْنِ ذَکْوَانَ غَیْرَ مَا ٤٣ یُجَرُّ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاعْلَمْ لِتَعْمَلَا

ترجمہ: اور ہر ایک لفظ (ان چھیوں میں سے) ابن ذکوان کیلئے خلاف کے ساتھ ہے، سوائے اس لفظ کے جو جر دیا جاتا ہے، حالانکہ وہ اَلْمِحْرَابِ ہے (یعنی جس اَلْمِحْرَابِ کی باء پر کسرہ ہو، اس میں ابن ذکوان کا صرف امالہ ہے، پس تو اس باب کے تمام مسائل کو جان لے، تاکہ تو عمل کرے (ان سب میں امالہ دانی'' کے شیخ عبدالعزیز فارسی نے اور فتح ابوالحسن سے ہے، اور طریق فارسی ہی سے ہے، باء کے جر سے اَلْمِحْرَابِ (آل عمران ۴) اور مِنَ الْمِحْرَابِ (مریم ۱) میں ہے، ان میں ابن ذکوان کا صرف امالہ محضہ ہے، حِمَارِکَ ، اَلْحِمَارِ میں بصری و دوری کسائی کا محضہ شعر ۳۱ میں گذر چکا ہے، ورش کے لئے ان کے قاعدے کے مطابق ان دونوں میں تقلیل ہے، اور باقی چار کلمات میں یہ تینوں فتح پڑھتے ہیں، جبکہ باقی قراء ان چھیوں میں صرف فتح پڑھتے ہیں، اِکْرَاهِهِنَّ ، وَالْاِکْرَام اور اَلْمِحْرَابِ میں ورش کی ترقیق ہے۔

﴿النحو والعربیة﴾

شعر ۴۲: حِمَارِکَ اور اس کے معطوفات کا اعراب حکائی ہے، اس لئے کہ یہ مبتداء ہے، وَفِی الْاِکْرَام عِمْرَان دوسرا جملہ ہے، فِیْ ، اُمِیْلَ لَهٗ مقدر کے متعلق ہے، کُلٌّ تنوین بعوض مضاف الیہ اَیْ کُلٌّ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَلْفَاظِ السِّتَّةِ الْمُقَدَّمَةِ اس کی خبر مُمَالٌ مقدر ہے، لِاِبْنِ ذکوان ، خُلْفٍ کی صفت ہے۔ غیر کا نصب استثناء کی بناء پر ہے، مِنَ الْمِحْرَابِ ، یُجَرُّ کے فاعل سے حال فَاعْلَمْ مستانفہ ۔

تنبیہات

(۳۳٤) وَلَا یَمْنَعُ الْاِسْکَانُ فِی الْوَقْفِ عَارِضًا ٤٤ اِمَالَةَ مَا لِلْکَسْرِ فِی الْوَصْلِ مُیِّلَا

ترجمہ: اوراسکان وقف (یا ادغام میں) عارضی ہونے کی حالت میں ان الفات کے امالہ کو منع نہیں کرتا جن میں حالت وصل میں کسرہ کی وجہ سے امالہ کیا جاتا ہے (یعنی اگر چہ وقفی یا ادغامی سکون میں الف کے بعد وہ کسرہ باقی نہیں رہتا، جس کی بناء پر امالہ یا تقلیل ہوتی ہے، لیکن یہ سکون چونکہ عارضی ہے، اس لئے اس کا اعتبار نہ کرتے ہوئے کسرہ کو حکماً اب بھی موجود سمجھا جاتا ہے، اورامالہ وتقلیل ہوتا ہے، جیسے اَلنَّارُ ، اَلْمِحْرَابُ اَلْحِمَارُ ، فِی النَّارِ لَّخَزَنَةِ ، اور اَلنَّارُرَّبَّنَا ، ناظمؒ نے اس شعر میں فقط وقف کا ذکر کیا ہے، اس لئے کہ ادغام کو شعر نمبر۱۵۴ میں بیان کرآئے ہیں۔

(۳۳۵) وَقَبْلَ سُكُونٍ قِفْ بِمَا فِيْ اُصُوْلِهِمْ ۴۵ وَذُوالرَّاءِ فِيْهِ الْخُلْفُ فِي الْوَصْلِ يُجْتَلَا

ترجمہ: اورسکون سے پہلے (امالہ ، فتح ، تقلیل) میں اس وجہ کے موافق وقف کر، جو ان قرأ کے قواعد میں بیان ہوئی ہے، اور رائی کلمات کے الف میں وصلاً سوسی سے خلف ہے،اس حالت میں کہ وہ خلاف دیکھا جاتا ہے، یعنی فتح اور محضہ دونوں ہیں۔

(۳۳۶) كَمُوْسَى الْهُدٰى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ وَالْقُرَى الْـ ۴۶ ـلَتِيْ مَعَ ذِكْرَى الدَّارِ فَافْهَمْ مُحَصِّلَا

ترجمہ: (سکون سے پہلے بغیر راء والے اور ذو الرّا کی مثالیں) مُوْسَى الْهُدٰى ، عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ اور اَلْقُرَى الَّتِيْ کی طرح ہیں، حالانکہ یہ کلمہ ذِكْرَى الدَّارِ کے ساتھ ہے، پس تو امالہ کے مسائل کو سمجھ لے حالانکہ تو حاصل کرنے والا ہے۔

﴿النحو والعربیة﴾

شعر ۴۴: فِي الْوَقْفِ ، عَارِضًا کے متعلق ہے، دوسرا فِيْ اور لام مُيِّلَا کے متعلق ہیں، جو مَا کا صلہ ہے، عبارت کی تقدیر یوں ہے ، لَا يَمْنَعُ الْإِسْكَانُ الْعَارِضُ فِي الْوَقْفِ اِمَالَةَ الْاَلِفِ الْمُمَالِ فِي الْوَصْلِ لِلْكَسْرِ ۔

شعر ۴۵: بِمَا ، عَامِلًا کے متعلق ہے، جو قِفْ سے حال ہے، وَذُوالرَّاءِ اَیْ اضجاعُ ذِی الرَّاء مبتداء۔ يُجْتَلَا خبر۔ فِی الوصل اس کے متعلق ہے۔

شعر ۴۶: قبل ظرف۔ قِفْ ، بِمَا بمعنی اَلَّذِيْ تَقَرَّرَ فِيْ اُصُوْلِهِمْ ۔ ذُوالرَّا مبتداء۔ فیہ الخلف خبر۔ فِي الوصلِ حال۔ كَمُوسٰى نصب علی الظرف۔ فَافهم مُحَصِّلَا اَیْ فَافهم اَيُّهَا الْمُتَعَلِّمُ المسئالَةَ مُحَصِّلَا المعلم۔

توضیح: شعر ۴۵، یعنی امالہ کا محل الف ہے، اور جب اس کے بعد دوسرے کلمہ میں ساکن حرف ہو، تو اجتماع ساکنین علی

غیرحدہ کی وجہ سے الف حذف ہو جاتا ہے، لہٰذا وصلاً امالہ نہیں ہوتا، بلکہ سب قراءکا فتح ہے، الف کے نہ رہنے کی وجہ سے، اور اگر پہلے کلمہ کے آخر پر وقف کر دیا جائے، جیسے مُوسَى الْهُدٰى میں موسیٰ پر عِيسٰى ابن مريم میں عِيسٰى پر تو الف پڑھا جاتا ہے، لہٰذا امالہ والے امالہ، تقلیل والے تقلیل، اور فتح والے فتح پڑھتے ہیں۔ البتہ سوسیؒ کیلئے ذوالراء میں وصل کی حالت میں بھی ساکن سے پہلے الف کے فتحہ میں بالخلف امالہ ہوگا، یعنی فتح اور محضہ دونوں، جیسے اَلْقُرَى الَّتِىْ، ذِكْرَى الدَّارِ میں ذوالراء میں، وقفاً تو وہی اصول ہے، کہ بصری، حمزہ، کسائی کے لئے بالا مالہ ورش کیلئے بالتقلیل، اور باقین کیلئے بالفتح، اور وصلاً امالہ و تقلیل نہیں، البتہ سوسی وصلاً الف کے ماقبل فتحہ میں امالہ اور خالص فتح دونوں پڑھتے ہیں۔

نوٹ: اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اور اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ میں الف کا حذف حالت جزمی کی وجہ سے ہے، لہٰذا اس میں وقفاً و وصلاً سب کا صرف فتح ہے۔

(۳۳۷) وَقَدْ فَخَّمُوا التَّنْوِيْنَ وَقْفًا وَّرَقَّقُوْا ۴۷ وَتَفْخِيْمُهُمْ فِى النَّصْبِ اَجْمَعُ اَشْمُلَا

ترجمه: اور کچھ مشائخ نے تفخیم (فتح) سے تنوین کو وقف میں پڑھا ہے، اور کچھ نے امالہ کیا ہے، اور ان کا حالت نصبی میں فتح سے پڑھنا مختلف شکلوں کو جمع کرتا ہے (یا جماعتوں کے اعتبار سے زیادہ جامع ہے) یعنی نحاۃ کے ساتھ قراء بھی شریک ہیں۔

(۳۳۸) مُسَمًّى وَّمَوْلًى رَّفْعُهٗ مَعْ جَرِّهٖ ۴۸ وَمَنْصُوْبُهٗ غُزًّى وَّتَتْرًا تَزَيَّلَا

ترجمه: اس (تنوین والے اسم مقصور) کے مرفوع کی مثال حالانکہ وہ اسم کے مجرور کی مثال کے ہمراہ ہے مُسَمًّى اور مَوْلًى ہے، اور اس اسم کے منصوب کی مثال غُزًّى اور تَتْرًا ہے، یہ (مثال دوسری مثالوں سے) جدا ہوگئی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلتَّفْخِيْمُ هُنَا اَلْفَتْحُ، وَالتَّرْقِيْقُ اَلْاِمَالَةُ، اَلتَّنْوِيْنَ اَىْ ذَالتَّنْوِيْنِ فَخَّمُوْا کا مفعول ہے، وقفًا حال۔ تَفْخِيْمُهُمْ مبتداء۔ اَجْمَعُ خبر۔ اَشْمُلَا جمع شمل، منصوب تمیز کی وجہ سے۔ مُسَمًّى مبتداء۔ رَفْعُهٗ اس کی خبر، بمعنی مَرْفُوْعَةٌ۔ هاء راجع الى ذى التَّنْوِيْنُ۔ وَمَنْصُوْبُهٗ مبتداء۔ غُزًّى وَتَتْرًا خبر۔ تزيلا کی ضمیر مذکور کیلئے۔ اَىْ ظهر التنوين اَىْ انواعهٗ۔ (ابوشامہ وشعلہ)

توضیح: یعنی تنوین والے اسم مقصور میں وقفاً تین مذاہب ہیں۔

(۱) رفعی، نصبی، جری تینوں حالتوں میں امالہ والوں کیلئے امالہ، اور تقلیل والوں کیلئے تقلیل، ابوشامہ اسی کو صحیح تر اور قوی

تر فرمائے ہیں، تیسیر میں بھی یہی درج ہے، مکی نے اسی کو مختار کہا ہے، ابن غلبون نے تصریح کی ہے، کہ غُزّی اور مُصَلًّی میں وقفاً حمزہ و کسائی دونوں کا امالہ ہے، حالانکہ دونوں کلمے نصبی حالت میں ہیں، اور جمہور کے ہاں بھی یہی ہے، کہ مقصور اسموں میں جو الف وقفاً ہوتا ہے، وہ ان کا اصلی الف ہے، جو وصلاً تنوین کی وجہ سے حذف ہو گیا تھا، اور وقفاً تنوین کے باقی نہ رہنے پر الف لوٹ آتا ہے، لہٰذا امالہ و تقلیل بھی قاعدہ کے مطابق ہونی چاہئے۔

(۲) تینوں حالتوں میں فتح، الف تنوین سے بدلا ہوا ہونے کی وجہ سے اور تنوین میں امالہ و تقلیل نہیں ہوتی۔

(۳) نصبی حالت میں الف تنوین سے بدلا ہوا ہے، اور رفعی و جری میں تنوین حذف ہو جاتی ہے، اور الف اصلی ہے، (ابراز نشر کی تحقیق پر یہ دونوں نحاۃ کے مذہب ہیں، قراء کے نہیں، صرف فائدہ کے کامل کرنے کی غرض سے بیان کر دیئے ہیں۔ وَتَفْخِيْمُهُمْ اَجْمَعِ اَشْمُلَا کا مقصد ہے، کہ حالت نصبی میں امالہ صرف قراء کا مذہب ہے، اور فتح پر نحاۃ کے دو مذہب متفق ہو گئے ہیں، لہٰذا فتح کو زیادہ جماعتوں کا مذہب فرمایا، یہ مقصد نہیں کہ ناظمؒ کے ہاں یہ مختار ہے، مختار و اولیٰ، رسم و نقل اور عقلی دلائل سے امالہ ہی ہے۔

امالہ کے الف کے بعد تنوین کے پندرہ کلمات، مُفْتَرًى ، قُرًى ، هُدًى ، مُسَمًّى ، سِوًى ، سُوًى فَتًى ، ضُحًى ، غُزًّى ، اَذًى ، مُصَفًّى ، مَثْوًى ، مُصَلًّى ، مَوْلًى ، حمزہ و کسائی کی قراءت پر طُوًى (طٰہٰ ۔ نازعات) رِبًا (روم) ابوعمرو کی قراءت پر تَتْرًا عندالبعض اس کی اصل وَتْرًا تھی، واؤ تا سے تبدیل ہوا، تنوین کی صورت میں الف تنوین سے بدلا ہے، اور بغیر تنوین کے فَعْلٰى ، دَعْوٰى کے وزن پر الف تانیث کا ہے، اول صورت میں اس میں بصری کا صرف فتح اور دوسری صورت میں اس میں امالہ جائز ہے، ناظمؒ کی عبارت سے بھی الف الحاق ہی کا نکلتا ہے، اصفہانی کہتے ہیں، کہ اکثر آئمہ کی نصوص کا تقاضا یہ ہے، کہ الف الحاق کا بھی ہو، تو ابوعمرو کیلئے فتح ہی پڑھیں، اس لئے کہ رسماً الف سے لکھا ہوا ہے، اور ہم نے اپنے شیخ محقق ابن الجزریؒ سے فتح اور امالہ دونوں وجوہ پڑھی ہیں۔ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس باب کو سمجھنے کیلئے علم صرف اور رسم کا جاننا ضروری ہے، ورنہ غلطی سے بچنا مشکل ہے۔

نوٹ: ورش کیلئے بدل ، یائی ، لین کے جمع ہونے پر بہت سی وجوہ بنتی ہیں، ان میں بعض جائز اور بعض ناجائز ہیں، اس لئے ذیل میں ان میں سے جائز و صحیح وجوہ کو جدول کی شکل میں جمع کیا جاتا ہے۔

تقدیم وتاخیر کے اعتبار سے بدل ،یائی اور لین تینوں کے جمع ہونے کی چھ صورتوں کی جائز وجوہ

وجوہ صحیحہ جدول (۱)

(۱) مثال: فَمَا أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

نمبرشمار	بدل	لین	یائی
۱	قصر	توسط	فتح
۲	توسط	"	تقلیل
۳،۴	طول	"	فتح وتقلیل
۵،۶	"	طول	" "

جدول (۲)

(۲) مثال: وَاٰتَيْتُمْ إِحْدٰهُنَّ قِنطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا

نمبرشمار	بدل	یائی	لین
۱	قصر	فتح	توسط
۲	توسط	تقلیل	"
۳،۴	طول	فتح و	توسط ـ طول
۵،۶	"	تقلیل	توسط ـ طول

جدول (۳)

(۳) مثال: مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبٰى (اِلٰی) اٰمَنتُم (انفال ۵)

نمبرشمار	لین	یائی	بدل
۱	توسط	فتح	قصر
۲	"	"	طول

۳،۴	؍	تقلیل	توسط،طول
۵،۶	طول	فتح،تقلیل	طول

جدول (۴)

(۴) مثال: اِنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ، اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا (تا) اَفَمَنْ یُّلْقٰی (فصّلت ۵)

نمبرشمار	لین	بدل	یائی
۱	توسط	قصر	فتح
۲	؍	توسط	تقلیل
۳،۴	؍	طول	فتح،تقلیل
۵،۶	طول	؍	؍ ؍

جدول (۵)

(۵) مثال: اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی وَنَكْتُبُ مَاقَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ وَكُلَّ شَیْءٍ (یٰسٓ ۱)

نمبرشمار	یائی	بدل	لین
۱	فتح	قصر	توسط
۲،۳	؍	طول	طول،توسط
۴	تقلیل	توسط	توسط
۵-۶	؍	طول	توسط۔طول

جدول (۶)

(۶) مثال: فَمَآ اَغْنٰی عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ مِّنْ شَیْءٍ بِاٰیَاتِ اللّٰهِ

نمبرشمار	یائی	لین	بدل
۱	فتح	توسط	قصر
۲،۳	؍	توسط،طول	طول

۴	تقلیل	توسط	توسط،طول
۵،۶	˝	توسط،طول	طول

جدول(۷)

تقدیم وتاخیر کے اعتبار سے بدل،یائی اور بدل ولین اور یائی ولین کے جمع ہونے کی چھ صورتوں کی صحیح وجائز وجوہ

مثال(۱) وَاٰتِيكُمْ　　مثال(۲) فَتَلَقّٰى اٰدَمُ

نمبرشمار	بدل مقدم	یائی مؤخر	نمبرشمار	یائی مقدم	بدل مؤخر
۱	قصر	فتح	۱،۲	فتح	قصر،طول
۲	توسط	تقلیل	۳،۴	تقلیل	توسط،طول
۳،۴	طول	فتح،تقلیل			

جدول(۸)

مثال(۳) اٰبَآءُ هُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا　　مثال(۴) اَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

نمبرشمار	بدل مقدم	لین مؤخر	نمبرشمار	لین مقدم	بدل مؤخر
۱	قصر	توسط	۱ تا ۳	توسط	قصر،توسط،طول
۲	توسط	˝	۴	طول	طول
۳،۴	طول	توسط،طول			

جدول(۹)

مثال(۵) عَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا　مثال(۶) شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِى الْقُرْبٰى

نمبرشمار	بدل مقدم	لین مؤخر	نمبرشمار	لین مقدم	بدل مؤخر
۱،۲	فتح	توسط،طول	۱،۲	توسط	فتح،تقلیل
۳،۴	تقلیل	˝ ˝	۳،۴	طول	˝ ˝

فائدہ: بدل ویائی کی وجوہ کو کسی بزرگ عالم نے مندرجہ ذیل دو شعروں میں جمع فرمایا ہے، طلباء یاد کرلیں۔

وَاِنْ نَحْوُ مُوْسٰی جَآءَ مَعْ بَابِ اٰمَنُوْا	فَوَجْهَانِ كَمُوْسٰی مَعْ طَوِيْلٍ بِهٖ تَجْرِیْ
وَیَاْتِیْ عَلَى التَّقْلِيْلِ فِيْهِ تَوَسُّطٌ	وَمَعْ فَتْحِهٖ قَصْرٌ كَذَا قَالَ مَنْ يَدْرِیْ

اور مُوْسٰی اور اٰمَنُوْا کی طرح اگر یائی وبدل جمع ہو جائیں تو بدل کے طول پر یائی کی دونوں فتح و تقلیل ہیں، اور بدل کا توسط یائی کی تقلیل ہی کے ساتھ ہے، اور بدل کا قصر یائی کے صرف فتح ہی کے ساتھ ہے، صاحب علم نے اسی طرح کہا ہے۔

بَابُ مَذْهَبِ الْكِسَائِي فِيْ اِمَالَةِ هَآءِ التَّانِيْثِ فِي الْوَقْفِ

تانیث کی هاء میں وقفاً کسائی کے امالہ کا بیان

تانیث کی هاء سے مؤنث کی تاء مراد ہے، جو اسم کے آخر میں ہوتی ہے، اور وقفاً تاء مدوّرہ هاء سے بدل جاتی ہے، اور کسائی سوائے ایک لفظ یَا اٰبَتِ کے واحد کے صیغہ کی ہر ایک تاء تانیث کو، کہ مدوّرہ ہو، یا مطوّلہ، اتفاقی موقعوں میں بھی اور اختلافی موقعوں میں بھی هاء سے بدلتے ہیں، اس میں کسائی کا وقفاً امالہ ہے، اور یہ امالہ هاء سے پہلے فتحہ میں ہوتا ہے، اگرچہ بعض نے فتحہ وهاء دونوں میں کہا ہے، ناظمؒ نے باب کے عنوان میں تو هاء کا امالہ کہا ہے، اور شعر میں قبلها فرمایا ہے، دانیؒ، ناظمؒ اور اکثر محققین کی رائے پر دونوں میں امالہ ہوگا، جبکہ جعبریؒ اهوازیؒ، ابو العلاءؒ، هاء کے امالہ کے قائل نہیں، حقیقتاً یہ اختلاف لفظی ہے، اس لئے کہ پہلے حرف کے امالہ سے هاء میں ضعف آجاتا ہے، اسے جمہور تسلیم کرتے ہیں، اور هاء میں پوری طرح امالہ نہ پایا جانا، اسے دانیؒ وغیرہ بھی تسلیم کرتے ہیں، اور یہ امالہ کوفیین کی لغت ہے، اور یہ تانیث کی هاء کے ساتھ مختص ہے، اصلی هاء هاء سکتہ اور هاء ضمیر میں نہیں ہوتا۔

(۳۳۹) وَفِيْ هَاءِ تَانِيْثِ الْوُقُوْفِ وَقَبْلَهَا ۱ مُمَالُ الْكِسَائِيْ غَيْرَ عَشْرٍ لِيَعْدِلَا

ترجمہ: اور وقف کی هاء تانیث میں اور اس سے پہلے (تمام حروف میں) کسائی کا امالہ ہے، سوائے دس حرفوں کے (سات مستعلیہ اور عین، حاء، الف) تاکہ وہ کسائی معتدل اور برابر کردیں۔

(۳۴۰) وَيَجْمَعُهَا حَقٌّ ضِغَاطُ عَصٍ خَظَا ۲ وَاَكْهَرُ بَعْدَ الْيَاءِ يَسْكُنُ مُيِّلَا

(۳۴۱) اَوِالْکَسْرِ وَالْاِسْکَانُ لَیْسَ بِحَاجِزٍ ۳ وَیَضْعُفُ بَعْدَ الْفَتْحِ وَالضَّمِّ اَرْجُلَا

ترجمہ: اوران کو (دس حروف جن میں امالہ منع ہے) حَقٌّ ضِغَاطُ عَصٍ خَظَا (کا مجموعہ) جمع کر رہا ہے (ان الفاظ کے معنی ہیں، آخرت اور قبر میں موٹے گنہگار کی تنگیاں اور تکلیف حق ہے، یعنی یہاں بے فکر ہونا، آخرت کا نقصان ہے) اللھم احفظنا منه. اور اَکْھَرَ کے مجموعہ کے حروف یاء کے بعد حالانکہ وہ ساکن ہو، یا کسرہ کے بعد ہو، امالہ سے پڑھا گیا ہے (جیسے کَھَیْئَةِ ، اَلْاَیْکَة ، لَکَبِیْرَة ، فِئَة ، وَالْمُؤْتَفِکَة ، اٰلِھَة ، وَالْاٰخِرَة میں وقفاً بلا خلاف امالہ ہے)

شعر ۳: اور وہ اسکان (جو کسرہ اور ان حروف کے درمیان ہو، امالہ کیلئے) مانع نہیں ہے، (اس لئے وِجْھَة اور لَعِبْرَة میں بھی بلا خلاف امالہ ہے) اور فتحہ اور ضمہ کے بعد (ان چاروں حروف اَکْھَرَ کا امالہ) پیروں کے اعتبار سے ضعیف ہے۔ (مطلب یہ ہے، کہ اَکْھَرَ کے حروف اگر فتحہ یا ضمہ کے بعد ہوں تو امالہ صحیح تو ہے لیکن کسرہ کے بعد یا یائے ساکنہ کے بعد والوں کی طرح مضبوط وقوی نہیں، مثالیں اِمْرَأَة ، بَکَّة اَلتَّھْلُکَة سَفَاھَةٍ ، سَفَرَةٍ ، وَالْعُمْرَة ۔

(۳۴۲) لَعِبْرَةً مِائَةً وِجْھَةً وَالْاَیْکَةُ وَبَعْضُھُمْ ۴ سِوَی اَلِفٍ عِنْدَ الْکِسَائِیِّ مَیَّلَا

ترجمہ: (اَکْھَرَ کے حروف میں امالہ کی مثالیں) لَعِبْرَة اور مِأَئَة اور وِجْھَة اور لَیْکَة اور ان اہل اداء کے بعض نے کسائی کیلئے الف کے سوا تمام حروف کو امالہ سے پڑھا ہے (یعنی بعض نے اَلصَّلٰوة وغیرہ کی طرح الفاظ کے الف میں امالہ نہیں کیا، باقی ھاء تانیث سے قبل ہر حرف کا امالہ کیا ہے، کسی کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا)۔

﴿النحو والعربیة﴾

اَلْوُقُوْفُ مصدر بمعنی وقف ہے، اور المِمال مصدر میمی یعنی الامالة ھاء کی اضافت تانیث کیلئے بوجہ تخصیص ہے، اس لئے کہ الوقوف کی طرف اکیلا لفظ تانیث مضاف نہیں، بلکہ ھاءالتانیث مرکب اضافی مضاف ہے، قبلھا اَیْ مَا قبلھا ھاء تانیث پر معطوف ہے، جعبری کی رائے پر فِیْ، عَلٰی کے معنی میں ہے، اور قِفْ مقدر کے متعلق ہے، اور وَقَبْلَھَا مُمَالُ الْکِسَائِیْ جملہ اسمیہ قِفْ کے فاعل سے حال ہے، غیرَ ، قَبْلَھَا سے مستثنیٰ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، عشرٍ کی تذکیر کی وجہ علی قاری کی رائے پر حروف میں تذکیر و تانیث دونوں جائز ہیں، ضِغَاطٌ ضُغُطٌ کی جمع بمعنی تنگی۔ عَصٍ ، قَاضٍ کی طرح معلل صفت مشبہ بمعنی عَاصٍ ۔ خَظًا سَمِیْنٌ ، موٹا، مصدر خُظُوًّا۔ اَکْھَرَ ، کَھْرٌ سے بمعنی قَھْرٌ ۔

وَالِا سُکَانُ لَیْسَ بِحَاجِزٍ یہ جملہ فعلیہ صغریٰ اور اسمیہ کبریٰ ہے، جن جگہوں میں مبتداء کی خبر جملہ ہوتا ہے، وہاں یہی صورت ہوتی ہے۔ لَیْسَ کی خبر میں باء تاکید کیلئے ہے۔ عِنْدَ ، مُیَّلَا کا ظرف ہے، بتقدیر عند الاداء لِلْکسائی ، الف اطلاق کا ہے، سِوٰی اَلِفٍ مُیَّلَا کے مفعول مقدر جمیع الحروف سے مستثنیٰ ہے۔

توضیح: ھاء تانیث کے وقفاً کسائی کیلئے امالہ میں ناظمؒ نے دو قول بیان فرمائے ہیں، پہلا قول تو یہ ہے، کہ (۱) فَجِثْتُ زَیْنَبَ لِذَوْدِ شَمْسٍ کے پندرہ حروف اگر تانیث کی ھاء سے پہلے ہوں۔

(۲) یا اَکْھَرْ کے چاروں حروف میں سے کوئی حرف ہو، اور اس سے پہلے یاء ساکنہ ہو، یا ان سے پہلے کسرہ متصل ہو، یا کسرہ اور ان کے درمیان کوئی حرف ساکن ہو، ان دو صورتوں میں تو بلا خلاف امالہ ہے، کہ یہ پہلے قول سے بھی اور دوسرے قول سے بھی نکلتا ہے۔

(۳) اور اگر ھاء تانیث سے قبل خص ضغط قظ خَاعٍ سے دس حروف میں سے کوئی ہو۔

(۴) ھائے تانیث سے قبل اَکْھَرْ میں سے کوئی حرف ہو، اور اس سے پہلے نہ کسرہ نہ یاء ساکنہ ہو، تو ان صورتوں میں صرف فتح، دوسرا قول اگر ھاء سے پہلے الف ہو، جیسے اَلصَّلٰوۃ ، اَلزَّکٰوۃ تو اس میں فتح اور باقی سب حرفوں میں امالہ، ناظمؒ اور دانیؒ کے نزدیک پہلا قول تفصیل والا مختار ہے، اور دانیؒ نے ابوالحسن سے اسی کو پڑھا ہے، اور دوسرے قول کے مطابق دانیؒ نے ابوالفتح سے پڑھا ہے۔

تفریع: دونوں اقوال سے یہ نتیجہ نکلتا ہے (۱) تانیث کی ھاء سے پہلے فجثت زینب لذود شمس کے پندرہ حروف ہوں تو بلا خلاف امالہ کہ اسکو کسی نے بھی مستثنیٰ نہیں کیا۔

(۲) ھاء سے پہلے الف ہو، تو بلا خلاف فتح کہ یہ سب کے قول پر مستثنیٰ ہے۔ (۳) قظ خص ضغط صعٍ میں سے کوئی حرف ہو، تو فتح و امالہ دونوں، فتح اول قول پر امالہ دوسرے قول پر، اَکْھَرْ کے حروف میں سے کوئی حرف ہو، اور ان سے پہلے کسرہ یا یاء ساکنہ ہو، تو بلا خلاف امالہ اور اگر ماقبل فتح یا ضمہ ہو، تو امالہ و فتح دونوں۔

نوٹ: ھاء تانیث وصلاً تاء ہوتی ہے، اور وقفاً کسائی کی قرأۃ میں ھاء سے بدل جاتی ہے، عام ہے کہ وہ تانیث کیلئے ہو، جیسے نِعْمَۃ ، جَنَّۃٌ ؛ رَحْمَۃ یا تلفظ میں تانیث کی تاء کی مانند ہو، اگرچہ تانیث پر دلالت نہ کرتی ہو، جیسے ھُمَزَۃٍ ، لُمَزَۃٍ ، بَصِیْرَۃٌ ، کَاشِفَۃٌ ۔

بَابُ مَذَاهِبِهِمْ فِي الرَّاءَاتِ

باب راء ات کی تفخیم وترقیق کے قرأ کے قواعد کے بیان میں

(۳۴۳) وَرَقَّقَ وَرْشٌ كُلَّ رَاءٍ وَّقَبْلَهَا ۱ مُسَكَّنَةً يَاءٌ اَوِ الْكَسْرُ مُوْصَلَا

ترجمه: اور ورش نے (فتحہ وضمہ والی) ہر ایک راء کو باریک پڑھا ہے، جس کی حالت یہ ہو، کہ اس سے پہلے ساکن کی ہوئی یاء ہو، یا کسرہ ہو، حالانکہ وہ راء یاء ساکنہ اور کسرہ سے متصل ہو (جیسے خَيْرٌ ، غَيْرُ میں راء باریک اور فِيْ رَيْبٍ میں پُر کہ یاء ساکنہ متصل نہیں، نَاضِرَةٌ ، اَلْاٰخِرَةُ باریک، اور قَالَتِ امْرَأَةُ میں پُر کہ کسرہ منفصلہ ہے، نیز کسرہ لازمہ ہو، لام جارہ اور باء جارہ وغیرہ نہ ہو، جیسے لِرَسُوْلٍ ، بِرَبِّهِمْ کی راء پُر ہے۔

(۳۴۴) وَلَمْ يَرَ فَصْلًا سَاكِنًا م بَعْدَ كَسْرَةٍ ۲ سِوٰى حَرْفِ الْاِسْتِعْلَا سِوٰى الْخَاءِ فَكَمَّلَا

ترجمه: اور ان ورش نے اس ساکن کو جو کسرہ کے بعد ہو، فاصل نہیں سمجھا (اس لئے لَعِبْرَةً وغیرہ میں راء کو باریک پڑھا ہے) سوائے استعلاء کے ساکن حروف کے سوائے مستعلیہ میں کی خاء کے پس اس نے کامل کر دیا ہے، (یعنی لَعِبْرَةً ، ذِكْرًا ، اِجْرَامِيْ میں ترقیق ہی ہے، سکون راء اور کسرہ کے مابین فاصل نہیں البتہ اگر خاء کے سوا باقی مستعلیہ حروف کسرہ وراء کے مابین ساکن ہوں، تو پھر ترقیق نہیں ہوگی، راء مفتوحہ ومضمومہ پُر ہی پڑھی جائے گی، جیسے وِقْرًا ، فِطْرَتَ اور اِخْرَاجًا میں رَاء کو باریک پڑھیں گے۔

(۳۴۵) وَفَخَّمَهَا فِي الْاَعْجَمِيِّ وَفِيْ اِرَمَ ۳ وَتَكْرِيْرِهَا حَتّٰى يُرٰى مُتَعَدِّلَا

ترجمه: اور ان ورش نے اس راء کو (کسرہ کے بعد) عجمی (اسموں ابراھیم ، اسرائیل وغیرہ) اور اِرَمَ (وَالْفَجْرِ) میں پُر پڑھا ہے، اور اس راء کے کلمہ میں مکرر آنے میں بھی پُر پڑھا ہے، تاکہ وہ (پہلی راء و دوسری راء تلفظ میں) برابر بن جائے (جیسے مِدْرَارًا ، اِسْرَارًا ، فِرَارًا ، اَلْفِرَارُ ، ضِرَارًا ، دوسری راء پُر ہے، ورشؒ دونوں میں یکسانیت کیلئے پہلی کو بھی پُر ہی پڑھتے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

وَقَبْلَهَا کی واؤ حالیہ ہے، ھاء ضمیر راء کیلئے ہے۔ یَاءٌ مبتداء۔ قَبْلَهَا خبر۔ مُسَكَّنَةً حال ہے، یاء سے ذوالحال کے نکرہ ہونے کی وجہ سے اسے مقدم کیا ہے۔ اَوِ الْكَسْرُ یاء پر معطوف۔ مُوْصِلًا کسرہ سے حال ہے، (ابوشامہ) اور جعبریؒ کی

رائے پر یاء سے حال ہے، اور علی قاریؒ کی رائے پر کُلٌّ راء سے حال ہے، ترجمہ میں اسی کو لیا ہے۔ لَمْ یَرَ رویت قلبی۔ فَصْلًا اَیْ فَاصِلًا ۔ فَکَمِّلَا ، لَمْ پر معطوف ہے۔ یَرَ کی ضمیر ورش کیلئے۔ سَاکِنًا اول مفعول، فَاصِلًا ثانی مفعول ۔ سِوٰی حَرْفَ الْاِسْتِعْلَا کی نصب استثناء کی وجہ سے ہے، جو سَاکِنًا کے عموم سے مستثنیٰ ہے۔ سِوَ ای الخَاء ، حَرف الاستعلا سے مستثنیٰ ہے۔ فِی اِرَمَ عامل کے اعادہ سے فِی الْاَعْجَمِیّ پر معطوف ہے، اس کو معطوف اس لئے لائے ہیں، کہ اس کے عجمی ہونے میں اختلاف ہے۔ وَفِی تکریرھا کی تقدیر علی قاریؒ کی رائے پر اَی وَفِی الْکَلِمَۃِ الْمکَرَّرَۃِ فیھا الرَّاء ، یُرٰی مجازا یُسْمَعُ کے معنی میں ہے، ضمیر راء کیلئے مُتَعَدِّلَا ، یُرٰی کے فاعل سے حال۔

فِعْلًا کے وزن والی راء کی تفخیم وترقیق

(۳۴۶) وَتَفْخِیْمُهُ ذِکْرًا وَّسِتْرًا وَّبَابُهٗ ۴ لَدٰی جِلَّۃِ الْاَصْحَابِ اَعْمَرُ اَرْحُلَا

ترجمہ: اوران ورش کا ذِکْرًا اور سِتْرًا اوراس کے باب (فِعْلًا منصوب غیرمشدد اِمْرًا ، وِزْرًا حِجْرًا ، صِھْرًا ان چھیوں کلمات) کی راءات کو پُر پڑھنا (باریک کے مقابلہ میں) بڑی قدر والے اصحاب کے نزدیک منزلوں کی رو سے زیادہ آباد ہے، تفخیم کے قوی اور راجح ہونے کی طرف اشارہ ہے (ترقیق زیادات میں سے ہے) اس باب کے کل چھ الفاظ ہیں، ذِکْرًا ، سِتْرًا ، وِزْرًا ، حِجْرًا ، صِھْرًا ، اِمْرًا قیاس کے مطابق راء مرقق ہونا چاہئے، مگر ناظمؒ نے بطور استثنیٰ اسکو بیان فرمایا ہے۔

(۳۴۷) وَفِی شَرَرٍ عَنْهُ یُرَقِّقُ کُلُّهُمْ ۵ وَحَیْرَانَ بِالتَّفْخِیْمِ بَعْضٌ تَقَبَّلَا

ترجمہ: اور بِشَرَرٍ میں ان ورش سے سب ناقلین (رائے مفتوحہ کو) باریک پڑھتے ہیں، اور بعض نے حَیْرَانَ راء کی تفخیم کے ساتھ قبول کیا ہے (یعنی تفخیم و ترقیق دونوں وجوہ ہیں، تفخیم زیادات میں سے ہے) یعنی بِشَرَرٍ کی پہلی راء وقف ووصل میں ورش کیلئے مرقق ہے، دوسری راء مکسورہ کی ترقیق سے یکسانیت کی وجہ سے اول بھی باریک ہوگی، حَیْرَان (انعام) میں تفخیم وترقیق دونوں ہیں۔

(۳۴۸) وَفِی الرَّآءِ عَنْ وَّرْشٍ سِوٰی مَا ذَکَرْتُهٗ ۶ مَذَاھِبُ شَذَّتْ فِی الْاَدَاءِ تَوَقُّلَا

ترجمہ: اور راء کے بارے میں ورش سے جو میں نے بیان کیا، اس کے سوا اور بھی طرق ہیں، جو منقول ہونے میں بلند ہونے کے اعتبار سے شاذ ہیں (یعنی اہل قیروان وغیرہ نے کچھ اور الفاظ کا استثناء بھی بیان کیا ہے مگر وہ شاذ وضعیف ہیں، اس لئے ہم نے ان کو بیان نہیں کیا)۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْجِلَّةُ جمع جَليل ۔ عظِيم بڑی عظمت والا۔ آعْـمَر ، اَفْعَلُ التفضيل مِنَ الْعَمَارة رونق دار۔ عَمَرُ الْمَكَانُ مکان آباد ہو گیا، زیادہ آباد ضِدُّ الْخَرَابِ ۔ اَلْاَرْحُلُ جمع رَحْلُ بمعنی مَـنْـزِلًا ای ان التفخيم آعمر منزلًا من غيره (سراج القاری)۔

شعر ۴: تَفْخِيمُهٗ مبتداء ضمیر ورش کیلئے ۔ ذِكْرًا مفعول۔ وَبَابُهٗ معطوف علی المفعول ۔ لَدٰی تفخیم کا ظرف ہے۔ جِلَّةِ الاصحابِ میں صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہے۔ اَیْ اَلْاَصْحَابِ الْاَجِلَّاءِ ۔

شعر ۵: كُلُّهُمْ ، اَصْحَابُهٗ مقدر کی تاکید اور فاعل ہے۔ فِیْ شَرَرٍ يُرَقِّقْ کا ظرف ۔ حَيْرَانَ، تَقَبُّلَا کا مفعول ہے۔

شعر ۶: مَـذَاهِبُ اَیْ معتقداتُ مبتداء۔ دونوں جار ثَابِتَةٌ سے متعلق ہے۔ تَـوَ قَّلَا ، تَوَ قَّلَ فِی الجبل اَیْ صَعِدَ شَذَّ تَوَقُّلَا اَیْ شَذَّ اِرْتِفَاعُهَا فِی طُرقِ الْاَدَاءِ ۔

توضیح: اشعار کے ترجمہ کے تحت ضروری وضاحت کر دی گئی ہے، تاہم ورش کی راء میں تفخیم وترقیق کے قواعد کو ذیل میں ترتیب سے بیان کیا جاتا ہے، تاکہ طلباء کو یاد کرنے میں آسانی ہو۔

ورش ہر راء مفتوحہ و مضمومہ کو جو کلمہ کے درمیان یا آخر میں ہو، منون ہو، یا غیر منون، مندرجہ ذیل شرائط پر باریک پڑھتے ہیں۔

(۱) راء سے قبل یاء ساکنہ اسی کلمہ میں متصل ہو، جیسے خَيْرًا ، خَبِيْرٌ ، كَبِيْرَةٌ ۔

(۲) راء سے قبل کسرہ متصلہ لازمہ ہو، اور درمیان میں صاد ، قاف ، طاء ، مستعلیہ ساکن نہ ہوں۔ اِجْـرَامِیْ اَلـذِّكْرُ ، اِخْرَاجُهُمْ ، كِبْرٌ ، اَلسِّحْرُ پس اگر (۱) راء سے قبل یاء ساکنہ متصل نہ ہو، جیسے فِیْ رَيْبٍ مُقْنِعِیْ رُءُوْسِهِمْ ، توراء پُر ہو گی۔ (۲) کسرہ متصل نہ ہو، توراء پُر ہو گی جیسے اَبُوْكِ امْرَءَ ، قَالَتِ امْرَءَةُ ۔ (۳) کسرہ عارضی ہو، جو ہمزہ وصلی کا ہو، جیسے اِمْرُءٌ ، اِمْرَءَةٌ ۔

(۴) لام جارہ یا باء جارہ کا ہو، جیسے بِرَسُوْلٍ ، لِرُقِيِّكَ ، بِرُءُوْسِكُمْ ، کسرہ عارضی کا حکم شعر نمبر ۱۰ میں آرہا ہے

مندرجه ذیل پانچ صورتوں میں ورش بھی راء کو پُر ھی پڑھتے ھیں

اول: کسرہ اور راء کے درمیان مستعلیہ میں سے صـاد ، قـاف ، طـاء میں سے کوئی حرف ہو، جو پانچ کلمات میں پایا جاتا ہے (۱) مِصْرًا (بقرۃ ۷) ۔ مِصْرَ جارجگہ۔ (۲) اِصْرًا (بقرۃ ۴۰)۔ اِصْرَهُمْ (اعراف ۱۹)۔ (۳) قِطْرَ (کہف ۱۱)۔ (۴) فِطْرَتَ (روم ۴)۔ (۵) وِقْرًا (ذاریات)۔

دوم: جس راء سے قبل کسرہ ہو، اور بعد میں مستعلیہ میں سے صاد ، طاء و قاف آجائے، ایسے چار کلمات ہیں (۱) اِعْرَاضًا (نساء ۱۹) اور اِعْرَاضُهُمْ (انعام ۳۵)۔ (۲) صِرَاطَ ، اَلصِّرَاطَ ہر جگہ۔
(۳) فِرَاقُ (کہف ۷۸) اَلْفِرَاقُ (قیامہ ۲۸)۔ (۴) وَالْاِشْرَاقِ (صٓ ۱۸) وَالْاِشْرَاقِ میں تفخیم اور ترقیق دونوں ہیں۔

تفخیم قیاس اور طرق کے موافق ہے، اور دانیؒ نے ابوالفتح اور ابن خاقان سے تفخیم ہی پڑھی ہے اور بعض کسرہ کی وجہ سے ترقیق کے قائل ہیں، اس لئے کہ فِـرْقٍ کی طرح اس میں بھی کسرہ کی وجہ سے قاف کی تفخیم کم ہوگئی ہے جو راء کی تفخیم کا سبب نہیں بن سکتی۔ اور دانیؒ نے ابوالحسن بن غلبون سے ترقیق ہی پڑھی ہے (غیث)۔

سوم: ساکن کے فاصلہ والے کسرہ کے بعد راء عجمی کلمات میں ہو، جو بالاتفاق تین ہیں۔
(۱) ابراهیم ۔ (۲) اسرائیل ۔ (۳) عمران۔ اور چوتھا اِرَمَ (والفجر) ہے، جو بعض کے نزدیک عجمی اور بعض کے نزدیک عربی ہے، مگر نظم تیسیر کے طرق سے اس میں بھی بلا خلاف تفخیم ہے۔

چہارم: کسرہ کے بعد راء مکرر آ رہی ہو، اس طرح کے چار ہی کلمات ہیں۔ (۱) ضِـرَارًا (بقرۃ ۲۳۱) توبہ ۱۰۷)۔
(۲) مِدْرَارًا ہر جگہ۔ (۳) فِرَارًا ہر جگہ۔ اَلْفِرَارُ (احزاب ۱۶)۔ (۴) اِسْرَارًا (نوح ۹) ان دونوں صورتوں کو شعر نمبر ۳ میں بیان کیا ہے۔

پنجم: ان کلمات کی راء جو فِـعْلًا کے وزن پر ہوں یعنی دو زبر ہوں مگر تشدید نہ ہو، اور درمیان کا ساکن مستعلیہ بھی نہ ہو، اور اس طرح کے چھ کلمات ہیں۔ (۱) ذِكْرًا ہر جگہ۔ (۲) سِتْرًا ۔ (۳) اِمْرًا (کہف)۔
(۴) وِزْرًا (طٰہٰ)۔ (۵) حِجْرًا (فرقان)۔ (۶) وَصِهْرًا (فرقان) ان سب میں حالین میں تفخیم و ترقیق دونوں ہیں، اور تفخیم اولی ہے، جو دانیؒ نے ابوالفتح اور ابن خاقان سے پڑھی ہے، اور جمہور کا مذھب ہے، اور ترقیق ابوالحسن سے پڑھی ہے، سِرًّا میں تشدید کی وجہ سے راء مرقق اور قِطْرًا میں استعلاء کے طاء ساکن کی وجہ سے پُر پڑھی جائے گی۔

راء کی تفخیم وترقیق کے اجماعی قواعد

(۳۴۹) وَلَا بُدَّ مِنْ تَرْقِيقِهَا بَعْدَ كَسْرَةٍ ۷ إِذَا سَكَنَتْ يَا صَاحِ لِلسَّبْعَةِ الْمَلَا

ترجمہ: اے میرے دوست اس راء کا کسرہ کے بعد جبکہ وہ ساکن ہو، ساتوں اشراف قرأ کیلئے مرقق پڑھنا ضروری ہے (جیسے مِرْيَةٍ ، فِرْعَوْنَ ، فَاصْبِرْ ، لَشِرْذِمَةٌ اور قَدْ قُدِرَ ، اَلْمَقَابِرَ ، مُسْتَمِرٌّ وقف بالاسکان وبالاشمام کی صورت میں)۔

(۳۵۰) وَمَا حَرْفُ الْاِسْتِعْلَاءِ بَعْدُ فَرَاءُهُ ۸ لِكُلِّهِمُ التَّفْخِيمُ فِيهَا تَذَلَّلَا

ترجمہ: اور وہ کلمہ کہ اس میں راء کے بعد حرفِ استعلاء ہو، تو اس کلمہ کی راء میں تمام قرأ کیلئے تفخیم آسان ہوگئی ہے، (یعنی ترقیق کے مقابلہ میں تفخیم استعلاء کے حروف سے زیادہ مناسبت رکھتی ہے، اس لئے کہ باریک حروف کے بعد مستعلیہ کی ادائیگی کے لئے زبان کو پستی سے بلندی کی طرف لوٹنا پڑتا ہے، جس میں دشواری ہے، نیز استعلاء کے وہی حروف راء کی تفخیم کا سبب بنتے ہیں، جو راء کے بعد اسی کلمہ میں متصل ہوں، جیسے اِرْصَادًا مِرْصَاد ، قِرْطَاسٍ ، فِرْقَةٍ اور اگر دوسرے کلمہ میں ہوں تو راء پُر نہیں ہوگی، جیسے وَأَنْذِرْ قَوْمَكَ فَاصْبِرْ صَبْرًا وغیرہ)۔

(۳۵۱) وَيَجْمَعُهَا قِظْ خُصَّ ضَغْطٍ وَّخُلْفُهُمْ ۹ بِفِرْقٍ جَرٰى بَيْنَ الْمَشَائِخِ سَلْسَلَا

ترجمہ: اور ان مستعلیہ حروف کو قِظْ خُصَّ ضَغْطٍ کا مجموع جمع کررہا ہے، اور كُلُّ فِرْقٍ (شعراء۶۳) میں ان قرأ کا خلاف مشائخ کے درمیان جاری ہوگیا ہے، ترقیق قاف کے کسرہ کی وجہ سے کہ اس کی تفخیم میں کمی آگئی ہے، جو راء کی تفخیم کا سبب نہیں بن سکتی۔

(۳۵۲) وَمَا بَعْدَ كَسْرٍ عَارِضٍ اَوْمُفَصَّلٍ ۱۰ فَفَخِّمْ فَهٰذَا حُكْمُهُ مُتَبَذِّلَا

ترجمہ: اور وہ راء جو عارضی متصل کسرہ کے بعد ہو، یا منفصل کسرہ کے بعد (عارضی ہو، خواہ لازمی) ہو، تو ان دونوں کسروں والی راء کو پُر پڑھ، پس یہ اس راء کا حکم ہے، حالانکہ یہ مشہور اور استعمال ہونے والا ہے، (عارضی متصل کی مثال، اِرْجِعُوْا ، اِرْكَبْ ، کسرہ منفصل لازم کے بعد رَبِّ ارْجِعُوْنِی ۔ منفصل عارضی کے بعد، اَمِ ارْتَابُوْا) ۔

﴿النحو والعربية﴾

يَا صَاحِ اصلًا ، يَا صَاحِبُ ہے، ترخیم کی بناء پر باحذف ہوگئی، اور یہ يَا صَاحِبِی کے معنی میں ہے اور یہ نداء

ہے،باقی تمام شعراس کا جواب ہے،اور یہ نیبیۃ مقدم ہے۔ بُدَّ کبھی اثبات میں اوراکثر نفی میں استعمال ہوتا ہے۔ تَرْقِیقُھَا ھاء،راءکیلئے ہے۔اور بَعْدَ کَسْرَۃٍ حال ہے۔ اِذْ ظرف۔ سَکَّنَتْ کی ضمیر راءکیلئے۔ لِلسبعۃ المَلَا۔ موصوف صفت محذوف اَیْ القرأ السبعۃ۔ اَلْمَلَا ، اَیْ اَلْاِشْرَاف اَلتَّذَلُّلُ ، الانقیاد۔ مَا موصولہ معنی شرط کو متضمن ہے،موصول مع الصلہ،مبتداء۔ فَرَاءُ ہٗ دوسری مبتداء التفخیم مبتداء الثالث۔ تَذَلَّلَا ، تیسرے کی اور یہ دونوں دوسرے کی اور جملہ اسمیہ پہلے کی خبر ہے۔ قَظْ قیظ سے،امر سخت گرمی قیام کرنے کے معنی میں۔ خُصَّ گھاس سے بنا ہوا گھر۔ ضَغْطٍ اَیْ ضَیِّقٍ۔ سَلْسَلَا ، جَرٰی کے فاعل سے حال۔

اِوْ اَوْ تنویع کیلئے۔ مُفَصَّلُ کا عطف۔ مُتَّصِلٍ مقدر پر ہے، اَیْ بعد کسرٍ عارضٍ۔ مُتَّصِلٍ اَوْ مُنْفَصِلٍ۔ فَفَخِّمْ خبر،اور فاء عموم کیلئے۔ حُکْمُہٗ ھاء، مَا کیلئے ہے،جس سے راء مراد ہے۔ مُتَبَذِّلَا حُکْمُ سے حال،خرچ ہونے والا،استعمال ہونے والا۔

توضیح: ان چار اشعار میں تین قواعد کا بیان ہے،جو ترجمہ اور امثلہ میں غور کرنے سے آسانی سے سمجھے جاسکتے ہیں ان کی قدرے توضیح یہ ہے۔

(۱) راء ساکن ماقبل کسرہ لازمی متصل ہو،اور راء کے بعد اسی کلمہ میں مستعلیہ حرف نہ ہو،عام ہے،کہ راء کا سکون لازمی ہو،یا عارضی ہو،راء کلمہ کے درمیان ہو،یا آخر میں،تو قرأ سبعہ اس کی ترقیق پر متفق ہیں،مثالیں فِرْعَوْنُ ، مِرْیَۃٍ ، فَانْتَصِرْ ، اَلْمَقَابِرَ وقفا۔ مُسْتَمِرٌّ ، وقف بالاسکان یابالاشمام میں۔

(۲) جس راء میں ورش کیلئے یا تمام قرأ کیلئے ترقیق کا قاعدہ پایا جاتا ہو،اور اس کے بعد مستعلیہ حرف آجائے اگرچہ ورش کے قاعدہ میں الف کے فاصلہ سے ہوں یا بغیر فاصلہ کے جیسے اجماعی صورت میں ہے،وہ راء سب قرأ کیلئے پُر پڑھی جاتی ہے۔یادرہے،کہ ورش کے قاعدہ پرضاد ، طاء اور قاف،اور تمام قرأ کے قاعدہ پرصاد ، طاء ، قاف ، راء ساکن کے بعد واقع ہوتے ہیں،باقی مستعلیہ کہیں راء ساکن کے بعد نہیں آتے ورش کے قاعدہ کی وضاحت شعر نمبر؟ کے ضمن میں ہو چکی ہے،البتہ تمام قرأ کے اس قاعدہ کے پانچ کلمات قرآن میں آئے ہیں۔

(۱) قِرْطَاسٍ (انعام ۷) (۲) وَاِرْصَادًا ۔ (توبہ ۱۰۷) (۳) فِرْقَۃٍ (توبہ ۱۲۲ ، ۱۵) ۔ مِرْصَادًا (نبا ۲۱) (۴) لَبِالْمِرْصَادِ (والفجر)۔ (۵) کُلُّ فِرْقٍ ۔ فِرْقٍ میں قاف کے کسرہ کی وجہ سے خلف فی الحالین ہے نشر نے دونوں وجوہ کو صحیح قرار دیا ہے،البتہ ترقیق کو ترجیح دی ہے،اور اگر استعلاء کا حرف دوسرے کلمہ میں ہو،تو سب اپنے قاعدہ پر ہیں۔ اَلْمُدْثِرُ

قُم ، لِتُنذِرَ قَومَكَ ورش کیلئے باریک، اور باقین کے لئے پُر، اور فَاصبِر صَبرًا ، اَنذِر قَومَكَ سب کے لئے باریک ہے۔

(۳) راء کسرہ عارضی یا کسرہ منفصلہ کے بعد ہو، عام ہے، کہ وہ راء مفتوحہ یا مضمومہ ہو، جس میں صرف ورش کی ترقیق ہوتی ہے، جیسے عارضی کسرہ کے بعد، اِمرُءٌ ، اِمرَأَةٌ اور سب قراّ کیلئے کسرہ عارضی متصل کے بعد اِركَب ، اِرجِعُوا ۔ ہمزہ وصل چونکہ بنفسہا عارضی ہوتا ہے، اسلئے اس کی حرکت کسرہ بھی عارضی ہے، کسرہ لازم منفصل کے بعد، جیسے رَبِّ ارجِعُونِ ، اِنِ ارتَبتُم ، اَمِ ارتَابُوا ۔ یا عارض منفصل کے بعد، جیسے اَمِ ارتَابُوا ۔ اور ورش کیلئے کسرہ عارض منفصل، جیسے اِنِ امرُءٌ ، قَالَتِ امرَءَةُ ، ورش کیلئے کسرہ لازم منفصل، جیسے بِحَمدِ رَبِّهِم ، بِاَمرِ رَبِّكَ ، فِی المدینۃِ امرَءَةُ۔ اور ورش کیلئے لام وباء جارہ کے بعد جیسے بِرَسُولٍ ، لِرَبِّكَ ۔ اس لئے کہ حرف جر کلمہ سے تقدیراً منفصل ہوتی ہے، جار مجرور دو مستقل کلمے ہیں، ایک اسم دوسرا حرف، اگر چہ لفظاً وخطاً متصل ہوتے ہیں، حکماً وتقدیراً منفصل کے حکم میں ہیں۔

(۳۵۳) وَمَا بَعدَهُ كَسرٌ اَوِاليَا فَمَا لَهُم ۱۱ بِتَرقِيقِهِ نَصٌّ وَّثِيقٌ فَيَمثُلَا

ترجمہ: اور وہ راء جس کے بعد کسرہ یا یاء ہو، تو اس کی ترقیق کے بارے میں ان (قراّ کے ہاں) کوئی قوی نص نہیں، تاکہ وہ مثال بن سکے، (جیسے مَريَمَ ، قَريَةٍ ، اَلمَرءِ کو بعض حضرات قیاس کی بنیاد پر باریک پڑھتے ہیں، لیکن ناظمؒ اس کا رد فرما رہے ہیں، کوئی صریح نص نہ ہونے کی بناء پر، اور اس اگلے شعر میں قرأت میں اس طرح کے قیاس کی نفی فرماتے ہیں۔

(۳۵۴) وَمَا لِقِيَاسٍ فِی القِرَاءَةِ مَدخَلٌ ۱۲ فَدُونَكَ مَا فِيهِ الرِّضَا مُتَكَفِّلَا

ترجمہ: اور قیاس کیلئے قرأت (یعنی قرآن) میں کوئی دخل نہیں (یعنی ایک منقول قاعدہ کلیہ کو دیکھ کر اپنے سے کوئی دوسرا قاعدہ بنالے، اس کا کسی کو حق نہیں) پس تو اس نقل متواتر کو لازم پکڑ لے، جس میں (آئمہ) کی پسندیدگی ہے، اس حال میں کہ تو اسی کی (حفاظت) کا ذمہ دار بننے والا ہو۔

توضیح: یعنی یہ جائز نہیں، کہ ورش کیلئے اس راء کو جس کے بعد یاء یا کسرہ ہو، ماقبل کے کسرہ ویاء پر قیاس کرتے ہوئے باریک پڑھا جائے، یا دوسرے قراّ کیلئے قیاس کے قواعد گھڑ لئے جائیں، قرأت کے لئے تواتر اور صحیح سند اور تَلَقِّی مشائخ ضروری ہے، لہٰذا جو کچھ مشائخ وآئمہ سے منقول ہے، اسی کو لازم سمجھا جائے۔

نوٹ: باب الامالہ میں وَقُتِّسُ لِتَنضُلَا سے لفظ کی چند مثالوں پر اسی طرح کے دوسرے الفاظ قرآن مجید میں تلاش کرنے کا حکم دیا ہے، اور یہ قیاس جائز ہے، اور یہاں جس قیاس کی نفی ہے، وہ اپنی رائے سے قیاس کے ذریعہ ایک قاعدہ کلیہ

بنالینا ہے،جس کی ممانعت ہے،کہ چونکہ اَلْمَرْءُ ، قَرْيَةٍ ، مَرْيَمَ میں راء کے بعد کسرہ اور یاء ساکنہ ہے،اور یہ راء سے پہلے جس طرح راء کی ترقیق کا سبب ہوتا ہے،اسی طرح بعد میں بھی ہونا چاہیے،اور بغیر کسی نقل متواتر کے تین کلموں کی تخصیص کر لینا،اس کا کوئی جواز نہیں،لہٰذا ان میں تفخیم ہی پڑھی جائے گی۔

﴿النحو والعربية﴾

وَمَا مبتداء۔ فَمَالَهُمْ نَصٌّ خبر۔ فَيَمْثُلَا منصوب اَنْ مقدر،جواب نفی کی بناء پر۔ وَثِيقٌ ، اَیْ قَوِیٌّ مُعْتَمَدٌ ۔ مُثُوْلٌ، ظُهُوْر سے ہے، اَیْ فَيَظْهَرُ۔ اِلا مَا نافیہ۔ فِیْ مَدْخَل (دخول) کے متعلق ہے۔ فَدُوْنَكَ اسم فعل، اَیْ اَلْزَمْ، فاء تعقیبیہ۔ مُتَكَفِّلًا بفتح فاء و بکسرہ، اَیْ مُتَحَمِّلًا فتحہ کی صورت میں مفعول سے اور کسرہ فاء کی صورت میں فاعل سے حال۔

راءِ موقوفہ کی تفخیم وترقیق

(۳۵۵) وَتَرْقِيْقُهَا مَكْسُوْرَةً عِنْدَ وَصْلِهِمْ ۱۳ وَتَفْخِيْمُهَا فِي الْوَقْفِ اَجْمَعُ اَشْمُلَا

ترجمہ: اس راء کی ترقیق اس حال میں کہ وہ مکسور ہو،ان (قرأ) کے وصل میں ثابت ہے،اور اسکی تفخیم وقف میں مختلف شامل ہونے والی صورتوں کو جامع ہے۔

کسرہ والی راء ہر حال میں سب قرأ باریک پڑھتے ہیں،کلمہ کی ابتداء،درمیان اور آخر میں ہو،خواہ کسرہ اصلی یا عارضی ہو،مثالیں رِجَالٌ ، فِرْحِيْنَ ، دُسُرٍ ، اَنْذِرِ النَّاسَ ، وَانْحَرِ اِنَّ ورش کی قرأت پر وقف میں راء ساکن ہو جاتی ہے،اسلئے اس کے ماقبل اگر زبر ، پیش ہو،تو پُر،اور زیر ہو،تو باریک ہوتی ہے،جیسے بِالْبَصَرُ ، وَنَهَرُ ، اَلْعُمُرُ ، فِي الزُّبُرُ ماقبل مفتوح و مضموم ہونے کی وجہ سے مفخم ہے،یا ماقبل الف ہو مُضَآرَّة یا واو ہو، فُطُوْر۔ یا ماقبل حرف صحیح ساکن ہو،اس سے پہلے زبر یا پیش ہو، اَلْعُسْرُ ، اَلْقَدْرُ تو تفخیم واجب ہے۔

(۳۵۶) وَلٰكِنَّهَا فِيْ وَقْفِهِمْ مَعْ غَيْرِهَا ۱۴ تُرَقَّقُ بَعْدَ الْكَسْرِ اَوْ مَا تَمَيَّلَا

ترجمہ: لیکن وہ راء مکسورہ (جو کلمہ کے آخر میں ہو) ان قرأ کے وقف کی صورت میں اس حال میں کہ وہ اپنے ماسوا (فتحہ ، ضمہ ، سکون والی راء) کے سمیت ہو،کسرہ اور امالہ والے الف کے بعد باریک پڑھی جاتی ہے۔

(۳۵۷) اَوِ الْيَاءِ تَأْتِيْ بِالسُّكُوْنِ وَرَوْمُهُمْ ۱۵ كَمَا وَصْلِهِمْ فَابْلُ الذَّكَاءَ مُصَقَّلَا

ترجمہ: اور یاء کے بعد بھی باریک پڑھی جاتی ہے،جو ساکن ہونے کی حالت میں آ رہی ہو،اور ان قرأ کا روم کے ساتھ

وقف ان کے وصل کی طرح ہے، پس تو سمجھ کی تیزی کو آزما، اس حال میں کہ وہ خوب صاف کی ہوئی ہے۔

(۳۵۸) وَفِيمَا عَدَا هٰذَا الَّذِيْ قَدْ وَصَفْتُهُ ١٦ عَلَى الْاَصْلِ بِالتَّفْخِيمِ كُنْ مُتَعَمِّلَا

ترجمہ: اور اس مذکورہ بیان کے ماسوا صورتوں میں کہ جس کو میں نے ذکر کیا ہے، اصل کی بناء پر تفخیم راء پر عمل کرنے والا ہو، یعنی راء میں تفخیم اصل اور اکثر ہے، لہٰذا ورش کیلئے اور جمہور کیلئے میں نے جن قواعد میں ترقیق کو بیان کیا ہے، وہاں ترقیق ہوگی، اور جہاں میرا بیان خاموش ہے، وہاں پر آپ تفخیم کو پڑھیں۔

﴿النحو والعربية﴾

وَتَرْقِيقُهَا مبتداء۔ عِنْدَ وَصْلِهِمْ خبر۔ اور وَتَفْخِيمُهَا مبتداء۔ اَجْمَعُ خبر۔ اَشْمَلَا تمیز۔ لٰكِنْ استدراک ہے تَفْخِيمُهَا سے۔ لٰكِنَّهَا اور غَيْرَهَا کی هاء، راء کیلئے ہے۔ مَعْ بمعنی واؤ۔ تُرَقَّقْ، لٰكِنْ کی خبر۔ ضمیر راء کیلئے۔ اَوْ مَا تَمَيَّلَا کا عطف کسرہ پر ہے۔ مَا بمعنی اَلَّذِيْ، اَيْ بَعْدَالَّذِيْ يُمَالُ اَوِالْيَاءِ۔ تَأْتِيْ جملہ حال واقع ہو رہا ہے۔ وَرَوْمُهُمْ كَمَا وَصْلِهِمْ مبتداء، وخبر۔ یازائدہ۔ مُصَقَّلَا صفت، مصدر محذوف، اَيْ بَلَاءً مُصَقَّلًا۔ اِبْلُ اَمْرٌ مِنَ الْبَلَاءِ، بَلَا يَبْلُوْا بمعنی امتحان۔ الزکاء، جِدَّةُ الذِّهْنُ، وَسُرْعَةُ الْفَهْمِ۔ اَلتَّصْقِيْلُ بمعنی اَلصِّقَلُ، وَهُوَ اَزَالَةُ الصَّدَاءِ، مُصَقَّلَا مبالغه مَصْقولاً۔ عَدَا فعل بمعنی جَاوَزَ۔ اور اگر حرف ہو، تو بمعنی غَيرَ ہے۔ هٰذَا، عَدَا کا منصوب یا مجرور۔ اَلَّذِيْ صلہ سمیت، هٰذا کی صفت۔ تَعَمَّلْ آہستہ آہستہ کام کرنا۔

توضیح: یعنی راء موقوفہ متطرفہ مکسورہ ہو، مفتوحہ ہو، مضمومہ ہو، وقف بالاسکان اور بالاشمام میں خود ساکن ہو جاتی ہے، اب ماقبل کی تین حالتوں میں باریک ہوتی ہے۔

(۱) کسرہ کے بعد، متصلہ ہو، یا منفصلہ۔ راء مکسورہ موقوفہ کی مثالیں: مُدَّكِرٍ، مُّقْتَدِرٍ، ذِي الذِّكْرِ مِنَ السِّحْرِ۔ راء مفتوحہ و مضمومہ موقوفہ ماقبل کسرہ کی مثالیں: مِنْ اَسَاوِرَ، وَازْدُجِرَ، اَنْتَ مُنْذِرٌ۔

(۲) راء مکسورہ متطرفہ موقوفہ بالاسکان و بالاشمام بعد الف ممال کے باریک ہوگی، جیسے اَنْصَارٍ، كِتَابَ الْاَبْرَارِ۔ راء مفتوحہ و مضمومہ سے قبل کہیں امالہ نہیں ہوا۔

(۳) راء مکسورہ مفتوحہ مضمومہ موقوفہ سے بالاسکان و بالاشمام قبل یاء ساکنہ ہو، جیسے بَشِيْرٍ، مِنْ خَيْرٍ لَاضَيْرَ، فَهُوَ خَيْرٌ، وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ۔

نوٹ: راء موقوفہ کے ماقبل کسرہ منفصلہ ہو، اور کسرہ و راء کے درمیان حرف ساکن مفخم ہو، جیسے عَيْنَ الْقِطْرِ، مِصْرَ

تفخیم وترقیق دونوں ہیں، اول میں ترقیق، اوردوئم میں تفخیم اولیٰ ہے۔ قولہٗ، وَرَوْمُهُمْ كَمَا وَصْلِهِمُ یعنی وقف بالروم میں راء کی تفخیم وترقیق کا حکم وہی ہے، جو وصل کی صورت میں ہے، یعنی اگر وصل میں مکسور ہونے کی صورت میں باریک ہے، تو روم سے وقف میں بھی باریک ہوگی، اور اگر مضموم ہونے کی حالت میں وصلاً پُر ہوگی، تو وقف بالروم میں بھی پُر ہوگی۔ اور اگر ورش کیلئے بعد الکسر اور بعد یاء ساکنہ وصلاً ورش کیلئے باریک ہوگی، تو وقف بالروم میں بھی باریک ہوگی، یعنی روم میں راء کی اپنی حرکت کا اعتبار ہوگا۔

بَابُ اللَّامَاتِ

باب لام کی تفخیم وترقیق کے بیان میں

(۳۵۹) وَغَلَّظَ وَرْشٌ فَتْحَ لَامٍ لِّصَادِهَا ۱ اَوِالطَّاءِ اَوْلِلظَّاءِ قَبْلُ تَنَزُّلَا

ترجمہ: اور ورش نے فتحہ والے لام کو پُر پڑھا ہے، صاد ، طاء اور ظاء کی وجہ سے کہ جب یہ لام سے پہلے آرہے ہوں۔

(۳۶۰) اِذَافُتِحَتْ اَوْسُكِّنَتْ كَصَلَاتِهِمْ ۲ وَمَطْلَعِ اَيْضًا ثُمَّ ظَلَّ وَيُوصَلَا

ترجمہ: جس وقت کہ یہ حروف (صاد ، طاء ، ظاء) مفتوح ہوں یا ساکن کئے گئے ہوں، جیسے صَلَاتِهِمْ اور مَطْلَعِ الْفَجْرِ ، ظَلَّ اور يُوْصَلَ (تغلیظ وتفخیم ہم معنی ہیں، لیکن تغلیظ لام میں اور تفخیم اکثر راء کے لئے استعمال ہوتی ہے، باقی قراءباریک پڑھتے ہیں، صرف ورش کیلئے مندرجہ ذیل شرط پر لام پُر ہوتا ہے)۔

لام مفتوح ہو، مشدد ہو، یا مخفف، اور اس سے پہلے صاد ، طاء ، ظاء مفتوح ہوں، یا ساکن ہوں، اور اگر لام پر وقف کردیا جائے، تو علامہ جزری وشاطبی کی ترجیح تغلیظ لام ہی کی ہے، جیسے اَنْ يُّوْصَلَ)۔

(۳۶۱) وَفِيْ طَالَ خُلْفٌ مَعْ فِصَالًا وَعِنْدَمَا ۳ يُسَكَّنُ وَقْفًا وَالْمُفَخَّمُ فُضِّلَا

ترجمہ: اور لفظ طَالَ اور فِصَالًا میں خُلف ہے، اور اس وقت بھی خُلف ہے، کہ وقفاً لام ساکن کیا گیا ہو، اور تفخیم کو فضیلت دی گئی ہے، یعنی ان دونوں مثالوں میں لام مفتوحہ اور طاء ، صاد کے مابین الف فاصل آگیا ہے، لہٰذا لام کی تفخیم وترقیق دونوں جائز ہیں، اور اسی طرح لام پر وقف کی صورت میں جیسے اَنْ يُّوْصَلُ تو تفخیم اولیٰ ہے، اور ترقیق بھی جائز ہے، علامہ جزری وشاطبی کے ہاں تفخیم کی فضیلت ہے۔

توضیح : یعنی جن صورتوں میں لام مفخم ہوتا ہے، وہاں ذوات الیاء الف بھی آ رہا ہو، تو اس لام کی تفخیم و ترقیق کا حکم بھی خلف ہے، یعنی تفخیم و ترقیق دونوں مگر یہ خلف امالہ پر مرتب ہے، جو باب الامالہ میں بیان ہوا ہے، کہ ورش ذوات الیاء الفات میں فتح اور تقلیل دونوں پڑھتے ہیں، البتہ گیارہ مشہور سورتوں کی رؤس آیات میں صرف تقلیل پڑھتے ہیں، تو ورش کیلئے ان لامات کی فتح کے ساتھ تغلیظ اور تقلیل کے ساتھ ترقیق ہوگی، اور رؤس آیات میں تقلیل کے ساتھ صرف ترقیق پڑھیں گے۔

(۳۶۲) وَحُكْمُ ذَوَاتِ الْيَاءِ مِنْهَا كَهٰذِهِ ٭ وَعِنْدَ رُءُوسِ الْاٰيِ تَرْقِيقُهَا اعْتَلَا

ترجمہ: اوران لامات کا حکم جو الفات ذوات الیاء کے ساتھ ہیں، اسی طرح ہے، (یعنی تفخیم و ترقیق، جیسے مُصَلًّى ، يَصْلٰى کہ طَالَ اور بَطَلَ کی طرح ان میں بھی دونوں وجوہ ہیں) اور رؤس الآیات میں لام کی ترقیق ہی عالیشان ہوگئی ہے (چونکہ گیارہ مشہور سورتوں کی رؤس آیات میں ورش کی صرف تقلیل ہے لہٰذا تقلیل کے ساتھ ان میں لام کی ترقیق ہی ہوگی، تغلیظ لام اور تقلیل جمع نہیں ہوسکتے)۔

(۳۶۳) وَكُلٌّ لَدَى اسْمِ اللّٰهِ مِنْ م بَعْدِ كَسْرَةٍ ٭ يُرَقِّقُهَا حَتّٰى يَرُوقَ مُرَتَّلَا

ترجمہ: اورسب قرأ اسم جلالہ میں کسرہ کے بعد ترقیق اختیار کرتے ہیں، تاکہ وہ (اللہ کا نام سننے والے کو) خوشنما معلوم ہو۔ حالانکہ وہ (نام ترقیق لام سے) ہموار بنا دیا گیا ہے (یعنی چونکہ کسرہ بھی باریک ہے، اوراس کے بعد لام بھی باریک پڑھنے میں اسم اعظم کا تلفظ ہموار و مناسب ہو کر عمدہ ہو گیا ہے۔

(۳۶۴) كَمَا فَخَّمُوهُ بَعْدَ فَتْحٍ وَّضَمَّةٍ ٭ فَتَمَّ نِظَامُ الشَّمْلِ وَصْلًا وَّفَيْصَلَا

ترجمہ: جس طرح ان سب قرأ نے اس (لفظ اللہ کے لام) کو فتحہ اور ضمہ کے بعد پُر پڑھا ہے، پس (لام کی) جماعت (کے مسائل) کا اکٹھا ہونا کامل ہوگیا ہے، وصل کی حالت میں بھی اور وقف کی حالت میں بھی، (یعنی وقفی حالت اور وصلی حالت میں لام کے احکامات مکمل ہوگئے ہیں، یا یہ مطلب ہے، کہ لام سے قبل تینوں حرکات کے متصل یا منفصل ہونے میں تفخیم و ترقیق کے احکام مکمل ہوگئے ہیں، کہ لام جلالہ سے پہلے کسرہ متصل ہو، یا منفصل تو لام باریک ہوگا، جیسے لِلّٰهِ ، بِاللّٰهِ ، قُلِ اللّٰهُ ، قُلِ اللّٰهُمَّ ، اور اگر فتحہ و ضمہ ماقبل متصل یا منفصل ہو، تو لام پُر ہوگا، جیسے تَاللّٰهِ ، قَالَ اللّٰهُ ، رُسُلُ اللّٰهِ ، مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ ۔

نوٹ : سوسی کی روایت میں نَرَى اللّٰهَ ، وَسَيَرَى اللّٰهُ میں اسم اللہ کے لام سے قبل امالہ ہے، تو اس لام میں تفخیم و ترقیق دونوں وجوہ جائز ہیں، اور نشر کی تحقیق پر ناظم کی رائے میں تفخیم اولی ہے، اور أَغَيْرَ اللّٰهِ ، ذِكْرُ اللّٰهِ میں ورشؒ کی قرأت میں

راء کی ترقیق کے بعد لام کی تفخیم ہی پڑھی جائے گی، ترقیق نہیں ہوگی، اور بعض کا یہ قیاس کہ امالہ کے بعد والے لام کی طرح ترقیق کے بعد والے میں بھی دونوں وجوہ درست ہیں، یہ صحیح نہیں۔

فائدہ : اسم اللہ میں لام کی تفخیم عظمت کی وجہ سے ہے، گو کہ لام میں ترقیق اصل ہے، اور راء میں تفخیم اصل ہے، اس لئے لام سے پہلے کسرہ منفصل وعارضی ہونے کی صورت میں بھی لام باریک ہوتا ہے، جب کہ راء پُر پڑھی جاتی ہے، علماء عربیت بھی اسم اعظم کی تفخیم وترقیق میں قرأ کے ساتھ متفق ہیں، اور یہ غیر قرآن میں بھی جاری ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

فَتَحَ لَامٍ کی بجائے لَامَ فَتْحٍ اولیٰ تھا (علی قاری) صَـادِ هَا کی ضمیر لام کیلئے ہے۔ قَبـلَ، تَنَزَّلا کا ظرف ہے، اس کی ضمیر حروف ثلاثہ کیلئے ہے۔ اِذَا، غَلَّظَ کا ظرف ہے، یا مفعول فیہ ہے۔ كَصَلَاتِهِمْ اَلْمُغَلَّظُ مقدر کی خبر۔ اَيْضًا مصدر، رَاجِعًا کے معنی میں صَلَاتِهِمْ سے حال ہے۔ اَیْ رَاجِعًا كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْ اَمْثِلَةِ الثَّلَاثَةِ مُنْضَمًّا اِلَى صَلَاتِهِمْ. ثُمَّ واؤ کے معنی میں۔ يُوْصَلَا الف اطلاق کا ہے۔

شعر ۵ : فِيْ اور عِنْدَ ثَابِتٌ سے متعلق ہے، اور مفعول فیہ ہوکر خُلْفٌ کی خبر ہے۔ وَقْفًا، يُسَكَّنُ کا مفعول فیہ، اَیْ ذَا وَقْفٍ. وَالْمُفَخَّمُ مصدر میمی۔ مِنْهَا، كَائِنَةٍ سے متعلق ہے، اور ذوات الیاء سے حال ہے۔ عِنْدَ ترقیق کا مفعول فیہ۔ كُلٌّ کی تنوین بعوض مضاف الیہ ہے، اَیْ وَكُلُّ قَارِئٍ. لَدٰى يُرَقَّقُ کا مفعول فیہ۔ مِنْ، يُرَقَّقُ سے متعلق ہے، يَرُوْقُ اَیْ يُعْجِبُ. مُرَتَّلًا، رَتَّلَ سے، ہموار۔ كَمَا، مَا مصدریہ کاف كَائِنًا سے متعلق تَرْقِيْقًا مقدر کی صفت ہے، جو شعر نمبر ۵ میں يُرَقِّقُهَا کا مفعول مطلق ہے، اَیْ تَرْقِيْقًا كَتَفْخِيْمِ كُلِّهِمُ اللَّامَ. فَخِّمُوْهُ کی ھاء لفظ اللہ کیلئے ہے، مضاف الیہ مقدر ہے، اَیْ فَخِّمُوْا لَامَهٗ. نِظَامُ الشَّمْلِ، اَیْ اِجْتِمَاعُ جَمَاعَةِ اللَّامِ، اَیْ كَمَلَ جَمِيْعُ مَسَائِلِ الْمُتَفَرِّقَةِ فِى التَّفْخِيْمِ وَالتَّرْقِيْقِ كَمَا يُتِمُّ نِظَامُ الشَّمْلِ وَصْلًا وَفَيْصَلًا دونوں مصدر نظام یا شمل سے حال، بمعنی مفعول۔

بَابُ الْوَقْفِ عَلٰى اَوَاخِرِ الْكَلِمِ

باب کلمات کے آخر پر وقف بالسکون روم واشمام کے بیان میں

(۳٦۵) وَالْاِسْكَانُ اَصْلُ الْوَقْفِ وَهُوَ اشْتِقَاقُهُ ا مِنَ الْوَقْفِ عَنْ تَحْرِيْكِ حَرْفٍ تَعَزَّلَا

ترجمه: اوراسکان وقف کی اصل ہے، اور یہ مشتق ہے، اَلْوَقْفُ عَنْ تَحْرِيْكِ حَرْفٍ تَعَزَّلَا سے جس کا مطلب ہے، اس حرف کے حرکت دینے سے رُک جانا، جو (وقف میں حرکت) سے جدا ہوگیا ہے (یعنی اصطلاحی وقف لغوی وقف سے لیا گیا ہے، جس کی اصل اَلْوَقْفُ عَنِ الشَّیْءِ کسی چیز سے رُک جانا اور اصطلاحی وقف بھی حرکات کا ترک ہے، اور چونکہ وقف راحت اور آرام کیلئے ہوتا ہے، اور اسکان میں روم واشمام وغیرہ کے مقابلہ میں نہ حرکت کا کوئی حصہ ہوتا ہے، اور نہ ہی اشارہ، اور پھر یہ تینوں حرکتوں میں ہوتا ہے نیز وقف ابتداء کی ضد ہے، اور ابتداء میں حرکت ہوتی ہے، لہٰذا وقف میں سکون ہونا چاہئے، اس لئے اسے اصل الوقف ٹھہرایا ہے۔

(۳٦٦) وَعِنْدَ اَبِیْ عَمْرٍو وَّكُوْفِيِّهِمْ بِهٖ ۲ مِنَ الرَّوْمِ وَالْاِشْمَامِ سَمْتٌ تَجَمَّلَا

ترجمه: اور ابوعمرو اور کوفیین کے یہاں وقف میں روم واشمام کا بھی ایک ایسا طریقہ ثابت ہوا ہے، جو خوبصورت ہے۔

(۳٦۷) وَاَكْثَرُ اَعْلَامِ الْقُرْاٰنِ يَرَاهُمَا ۳ لِسَائِرِهِمْ اَوْلَى الْعَلَائِقِ مِطْوَلَا

ترجمه: اور قرآن کے اکثر مشہور مشائخ ان دونوں (روم واشمام) کو تمام قرأ کیلئے بھی بہتر خیال کرتے ہیں، دلی تعلقات میں اسی کی طرح (یعنی باقی قرأ سے اگرچہ کوئی تصریح روم واشمام کے بارے میں نہیں، مگر قرأ ومشائخ نے سب ہی کیلئے اسے پسند کیا ہے)۔ عَلَائِق، افکار، نظریات۔ مِطْوَل رسی، یعنی افکار ونظریات میں بہترین لڑی سمجھتے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ا: اَلْاِسْكَانُ اَصْلُ الْوَقْفِ، مبتداء اور خبر۔ هُوَ مبتداء۔ اِشْتِقَاقُهٗ مبتداء ثانی۔ مِنَ الْوَقْفِ خبر۔ عَنْ تَحْرِيْكِ الْوَقْفِ کا صلہ۔ تَعَزَّلَا حرف کی صفت، یا تحریک کی، اور ضمیر موصوف کیلئے ہے تَعَزَّلَهٗ، اِعْتَزَلَهٗ، اَعْزَلَهٗ ہم معنی ہیں، اَیْ تَجَرَّدَ۔

شعر ۲: عِنْدَ ثَابِتٌ کا ظرف اور سَمْتٌ کی خبر مقدم ہے۔ بِهٖ بھی اسی سے متعلق ہے۔ مِنَ الرَّوْمِ كَائِنًا سے

متعلق ہوکر تَجَمُّلًا کے فاعل سے حال ہے۔ وَالْإِشْمَامُ وَاوْ بمعنی اَوْ تنویع۔ اَكْثَرُ معنًی جمع لفظاً واحد اس کی خبر۔ یَرٰی بمعنی یختارُ واحد ہے۔ لِسَائِرِ کالام یَرٰی کے متعلق ہے۔ عَلَا یَقِ جمع عَلَاقَةٌ بمعنی مَا یَتَعَلَّقُ بہ مِطْوَلًا ، اَوْلٰی کے فاعل سے تمیز ہے۔ اَعْلَامُ ، عَلَمَ کی جمع، راستہ کا نشان، یا پہاڑ۔ وھاھنا استعارة لمشائخ القرأ۔

توضیح: ان اشعار میں وقف کی تین اقسام بیان کی ہیں ﴿۱﴾ اسکان ﴿۲﴾ روم ﴿۳﴾ اشمام، اوران میں اسکان اصل ہے، ترجمہ کے ذیل میں اس کی وجوہ بیان کردی ہیں، وقف کی تعریف آخر کلمہ غیر موصول پر سانس لیکر ٹھہرنا، جبکہ تلاوت جاری رکھنے کا ارادہ ہو، ورنہ قطع کہلاتا ہے، وقف بالاسکان تو تمام قرأ سے ثابت ہے البتہ روم واشمام نص کے طور پر بصری اور کوفیین ہی سے ثابت ہے، لیکن اہل اداء نے تمام قرأ کیلئے پسند کیا ہے، لہٰذا تینوں سے وقف کرنا تمام قرأ کیلئے جائز ہے۔

(۳۶۸) وَرَوْمُکَ اِسْمَاعُ الْمُحَرَّکِ وَاقِفًا ۞ بِصَوْتٍ خَفِيٍّ کُلَّ دَانٍ تَنَوُّلَا

ترجمہ: اور تیرا روم کرنا وقف کرتے ہوئے متحرک کا خفی آواز سے ہراس نزدیکی والے کو سنا دینا ہے، کہ وہ اس کو پالے (یعنی روم میں حرکت ضمہ وکسرہ کا ایسی ہلکی خفی آواز سے اداء کرنا ہوتا ہے، کہ قریب والا جو بہرہ نہ ہو، اور غیر متوجہ بھی نہ ہو، وہ سن لے)۔

(۳۶۹) وَالْإِشْمَامُ اِطْبَاقُ الشِّفَاهِ بُعَيْدَ مَا ۞ يُسَكَّنُ لَا صَوْتٌ هُنَاکَ فَيَصْحَلَا

ترجمہ: اور اشمام اس حرف کے ساکن کئے جانے کے تھوڑی ہی دیر بعد یعنی فوراً ہونٹوں کا بند کرلینا (کلی کی طرح گول کرلینا) ہے، یہاں آواز بالکل نہیں ہوتی کہ گلا گھٹ جائے۔

﴿النحو والعربیة﴾

اَلرَّوْمُ ، لُغَةً اَلطَّلَبُ . اِصْطِلَاحًا ذِکْرُخَفِيّ ، جو ظاہر کی ضد ہے۔ اَلدَّانُ قریب۔ تَنَوَّلَا ، يُقَالُ نَوَلْتُهٗ فَتَنَوَّلَ ، اَیْ اَعْطَيْتُهٗ فَاَخَذَ . بُعَيْدَ تصغیر بعدُ کی جو اطباق کا ظرف ہے۔ مَا مصدریہ اَیْ بَعْدَالتَّسْكِيْنِ لَا مُشَبَّهٌ بِلَيْسَ . صَوْتٌ اسکا اسم ہے۔ ھناک خبر ہے۔ فَيَصْحَلَا منصوب اَنْ مقدر، نفی کا جواب بالفاء۔ صَحِلَ صَوْتُهٗ جب کسی کا گلا گھٹ جائے، تو بولا جاتا ہے۔

توضیح: ناظمؒ فرماتے ہیں، کہ اشمام میں صرف حرکت کی طرف اشارہ ہوتا ہے، روم کی طرح ہلکی سی آواز بھی بالکل نہیں ہوتی، گلا گھٹنے سے چونکہ آواز ضعیف ہوجاتی ہے، اور روم میں بھی آواز ضعیف ہی ہوتی ہے، اشمام میں اس کی نفی فرمادی یہی وجہ ہے، کہ اشمام کو نابینا معلوم نہیں کرسکتا البتہ روم کو قریب والا سن سکتا ہے۔

(۳۷۰) وَفِعْلُهُمَا فِي الضَّمِّ وَالرَّفْعِ وَارِدٌ ۶ وَرَوْمُکَ عِنْدَ الْكَسْرِ وَالْجَرِّ وُصِّلَا

ترجمہ: اور ضمہ اور رفع میں ان دونوں (روم واشام) کا اداء کرنا آیا ہے اور کسرہ اور جر میں تیرا روم ہی کرنا پہنچایا گیا ہے۔

(۳۷۱) وَلَمْ يَرَهُ فِي الْفَتْحِ وَالنَّصْبِ قَارِئٌ ۷ وَعِنْدَ إِمَامِ النَّحْوِ فِي الْكُلِّ أُعْمِلَا

ترجمہ: اور اس روم کو فتحہ اور نصب میں تو کسی قاری نے بھی نہیں دیکھا ہے، اور نحو کے امام (سیبویہ) کے نزدیک یہ روم تمام حرکات میں استعمال کیا گیا ہے، یعنی نحاۃ فتحہ میں بھی روم کو جائز بتاتے ہیں، مگر قراء کے ہاں فتحہ خفیف حرکت ہونے کی وجہ سے روم جائز نہیں ہے۔

(۳۷۲) وَمَا نُوِّعَ التَّحْرِيكُ إِلَّا لِلَازِمٍ ۸ بِنَاءً وَإِعْرَاباً غَدَا مُتَنَقِّلَا

ترجمہ: اور حرکت کی دو دو قسمیں کسی اور وجہ سے نہیں کی گئیں مگر بناء کی رو سے لازم ہو جانے والی اور اس اعراب والی حرکت کی وجہ سے جو عامل سے بدل جانے والی ہوگئی ہیں، (یعنی شعر نمبر ۲۰۷ میں جو حرکت کے دو دو نام لئے گئے ہیں، وہ مبنی کی لازمی حرکت جو بدلتی نہیں، اور معرب کی اعرابی حرکت جو عامل سے بدلتی رہتی ہے، کی وجہ سے کی گئی ہیں، نحاۃ کی اصطلاح میں بنائی حرکات کو فتحہ، کسرہ، ضمہ اور اعرابی کو نصب، رفع، جر اور خفض کہتے ہیں، جیسے مبنی کی عَادَ ، هٰؤُلَآءِ ، مِنْ قَبْلُ اور معرب کی اِنَّ الْمَلَأَ ، اِلَى الْمَلَإِ ، قَالَ الْمَلَأُ)۔

روم: موقوف علیہ کی حرکت ضمہ وکسرہ کو خفی اور کمزور آواز سے اداء کرنا جس سے ان کا اکثر حصہ ختم ہو کر کمتر رہ جائے، یا کسرہ وضمہ کے تین حصوں میں سے تیسرے کو ادا کرنا، دونوں تعریفوں کا حاصل ایک ہی ہے۔

اشام: موقوف علیہ کے ضمہ والے حرف کو ساکن کرنے کے فوراً بعد ہونٹوں کو بند کر کے گول کر دینا، جسے بہرہ آنکھوں سے دیکھ کر سمجھ سکتا ہے، اور نابینا نہیں معلوم کر سکتا، اس لئے کہ اس میں حرکت کی آواز بالکل نہیں ہوتی۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر نمبر ۶: فِعْلُهُمَا وارِدٌ مبتداء وخبر۔ فِيْ مبتداء وخبر دونوں سے متعلق ہو سکتا ہے، اور عِنْدَ دوسرے جملہ وَرَوْمُكَ وُصِّلَا دونوں کا ظرف بن سکتا ہے۔

شعر نمبر ۷: إِمَامَ النَّحْوِ سیبویہ یا اسم جنس ہے، جس سے مراد آئمۃ النحو ہے۔ يَرَهُ کی ھا پہلا مفعول جو روم کو راجع ہے،

اس لئے کہ وہ مرجع قریب ہے، اور فِی الْفَتْحِ مفعول ثانی ہے۔ عِنْدَ ، أُعْمِلَا کا ظرف ہے، اور ضمیر روم کیلئے ،الف اطلاق کا ہے، اور فِی الْکُلِّ حال ہے۔

شعر نمبر ۸: اِلَّا کا مستثنیٰ منہ مقدر ہے، اَیْ وَمَا نَوْعُ التَّحْرِيْكُ لِوَجْهٍ مِنَ الْوُجُوْهِ۔ بِنَاءً تمیز کی وجہ سے منصوب۔ اِعْرَابٍ مجرور ہے لَازِمٍ پر عطف کی وجہ سے۔ غَدَا متنقلا پورا جملہ اعراب کی صفت ہے۔ غَدَا اَیْ صَارَ مُتَنَقِّلًا ، اَیْ مُتَحَوِّلًا۔

روم واشمام ناجائز ہونے کی صورتیں

(۳۷۳) وَفِیْ هَاءِ تَانِیْثٍ وَّمِیْمِ الْجَمِیْعِ قُلْ ۹ وَعَارِضِ شَكْلٍ لَّمْ یَكُوْنَا لِیَدْخُلَا

ترجمہ: اور ھاء تانیث میں اور میم جمع میں اور حرکت عارضی میں تو کہہ دے کہ ان روم واشمام کا کوئی دخل نہیں (یعنی روم واشمام سے تین چیزیں مستثنیٰ ہیں)۔

توضیح نمبر (۱): ھائے تانیث چونکہ وصلاً تاء ہوتی ہے، جو وقفاً ھاء ساکنہ سے بدلتی ہے، جیسے رَحْمَةٌ نِعْمَةٌ۔ لیکن تاء مطولہ جو بصورت تاء مرسوم ہوتی ہے، اس پر وقف تاء کے ساتھ ہوتا ہے، اس میں روم واشمام جائز ہے، البتہ جو قراء اس کو بھی وقفاً ھاء ساکنہ سے بدلتے ہیں، ان کے ہاں روم واشمام نہیں ہوگا۔

(۲) میم جمع جو حضرات اسے ساکن پڑھتے ہیں، ان کے لئے تو واضح ہے، کہ روم واشمام نہیں، البتہ جو اسمیں صلہ کرتے ہیں، ان کے لئے بھی نہیں ہوگا۔

(۳) عارضی حرکت کلمہ کے آخر میں نقل کی وجہ سے یا اجتماع ساکنین کی وجہ سے ہوا کرتی ہے، اس میں بھی روم واشمام جائز نہیں، جیسے لَقَدْاُوْحِیَ ، وَانْحَرِ اِنَّ ، قُمِ الَّیْلَ ، اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ، اِشْتَرَوُ االضَّلٰلَةَ ایسے ہی یَوْمَئِذٍ ، حِیْنَئِذٍ میں بھی روم جائز نہیں، کہ ان میں بھی ذال اصل میں ساکن تھی، اور کُلٌّ غَوَاشٍ ، جَوَارٍ میں روم جائز ہے، اس لئے کہ ان میں تنوین حرکت میں داخل ہوتی ہے، بخلاف یَوْمَئِذٍ کے، کہ ان میں سکون میں داخل ہوتی ہے، اور وقف میں تنوین حذف ہوکر ذال اپنی اصل سکون پر لوٹ آیا ہے لہٰذا اس میں روم نہیں ہوگا۔

﴿النحو والعربية﴾

فِیْ ، لَمْ یکونا یا لِیَدْخُلَا کے معنی کے متعلق ہے، اَیْ لَمْ یَقَعَا فِی الْمَذْکُوْرَاتِ ،اَوْ لَمْ یَدْخُلَا عَلَیْهَا۔ قُلْ نیۃً مقدم ہے، اور باقی سب حصہ اس کا مقولہ ہے۔

(۳۷۴) وَفِي الْهَاءِ لِلْاِضْمَارِ قَوْمٌ اَبَوْهُمَا ۱۰ وَمِنْ قَبْلِهِ ضَمٌّ اَوِ الْكَسْرُ مُثِّلَا

ترجمه: اور مشائخ کی ایک جماعت نے ھائے ضمیر میں روم واشمام کا انکار کیا ہے، اس حال میں کہ اس سے پہلے ضمہ اور کسرہ معین کیا گیا ہو۔

(۳۷۵) اَوُامَّا هُمَا وَاوٌ وَّيَاءٌ وَّبَعْضُهُمْ ۱۱ يَرٰى لَهُمَا فِيْ كُلِّ حَالٍ مُحَلِّلَا

ترجمه: یا (ھاء ضمیر کے ماقبل) ان دونوں (ضمہ وکسرہ) کی مائیں یعنی اصل واؤ اور یاء ہوں، اوران میں کے بعض روم واشمام کو ہر حال میں جائز بتانے والے دیکھے جاتے ہیں۔

﴿النحووالعربية﴾

قَوْمٌ مبتداء۔ اَبَـوهُمَا خبر۔ تثنیہ کی ضمیر روم واشمام کیلئے۔ فِي الْهَاءِ، اَبَوْهُمَا کا ظرف ہے۔ ضَمٌّ مبتداء۔ اَوِ الْكَسرِ عطف على الضم۔ مُثِّلا حال۔ اَوُمَّا هما عطف، اَیْ اَوْ قبلهما اُمَّاهُمَا وَاوٌ وَ يَاءٌ بدل۔ وَمِنْ قَبْلِهِ مبتداء کا ظرف، ضمیر ھاء کیلئے ہے۔ يَرٰى معروف کا، مُحَلِّلُ مفعول اول ہے، اور فِیْ كُلِّ حَالٍ مفعول ثانی ہے۔ (شعلہ)۔ يُـرٰى مجہول اس کی ضمیر مفعول اول، اور مُـحَـلَّـلُ مفعول ثانی، لام اور فی دونوں اسم فاعل سے متعلق ہیں۔

توضیح: ھاء ضمیر سے پہلے ضمہ ہو یا کسرہ ہو، یا یاء ساکنہ مدہ یا لین ہو، یا واؤ ساکنہ مدہ یا لین ہو، تو ان صورتوں میں اکثر کے قول پر روم واشمام منع ہیں، اس لئے کہ ان صورتوں میں واؤ کے بعد ضمہ کا اداء کرنا یا اشارہ کرنا، اور یاء کے بعد کسرہ کا اداء کرنا دشوار ہے، اور باقی صورتوں میں کہ ھاء ضمیر الف کے بعد ہو، یا فتحہ کے بعد ہو، یا ساکن کے بعد ہو، تو اکثر کے نزدیک روم واشمام جائز ہیں، اور وَبَـعْـضُـهُـمْ سے ناظمؒ ھائے ضمیر کی ساتوں صورتوں میں روم واشمام کو جائز بیان فرمارہے ہیں، یعنی ان بعض مشائخ کے ہاں سکون کی طرح روم واشمام بھی ساتوں قسموں میں جائز ہے، اور بـعـضـهـم کا دوسرا مفہوم علی ضباع اور بعض دوسرے حضرات نے یہ بیان فرمایا ہے، کہ بعض حضرات نہ صرف ضمیر کی ھاء میں بلکہ فتح ونصب کے سوا تمام قسموں حتی کہ ھاء تانیث میم جمع اور حرکت عارضی میں بھی روم واشمام کو جائز بتاتے ہیں، اس مفہوم کی محققین میں سے کسی نے تائید نہیں کی۔

واحد مذکر غائب کی ھاء ضمیر کی سات صورتیں مع امثلہ

(۱) ضمہ کے بعد اَمْرُهٗ، رَبُّهٗ (۲) کسرہ کے بعد بِهٖ، بِاَمْرِهٖ (۳) واؤ مدہ ولین کے بعد رَاوَدُوْهُ رَءَوْهُ (۴) یاء ساکنہ مدہ ولین کی يَتَّقْهِ حفص کی قراۃ پر۔ ان میں روم واشمام کے بارے میں تین مذہب ہیں۔

(۱) اول کی چار صورتیں ناجائز و منع ہے، اور باقی تین میں جائز۔ محقق نشر میں فرماتے ہیں، کہ میرے نزدیک یہ درست ترین مذھب ہے۔ (۲) ساتوں صورتوں میں روم واشمام جائز یہ اکثر کا مذھب ہے، اور تیسیر سے بھی یہی نکلتا ہے، کہ اس میں ھاء ضمیر کی کسی صورت کو مستثنیٰ نہیں کیا، اور نظم میں بعضھم سے اسی طرف اشارہ ہے۔

(۳) ساتوں صورتوں میں ناجائز ہے، اسے دانیؒ نے دوسری کتب میں تحریر کیا ہے۔

بَابُ الْوَقْفِ عَلٰى مَرْسُوْمِ الْخَطِّ

باب رسم الخط کے موافق وقف کے بیان میں

رسم الخط سے مراد رسم عثمانی ہے، جو مصاحف عثمانیہ میں صحابہ کرام ﷺ کے اجماع سے اختیار کی گئی۔ یہ رسم تلفظ کے مطابق ہو، تو قیاسی اور اگر زیادات، حذف، بدل، فصل، وصل کے ذریعہ تلفظ کے خلاف ہو، تو اصطلاحی کہلاتی ہے، اور مخالفت مختلف حکمتوں کی وجہ سے ہوتی ہے، اور ایک بڑی حکمت یہ بھی ہے، کہ یہ رسم اہل کتاب کے لئے حجاب بن گئی ہے، کہ وہ کسی سے سیکھے بغیر قرآن صحیح نہیں پڑھ سکتے۔ رسم وصل کی موافقت ومخالف کے اعتبار سے وقف کی چار قسمیں۔ (۱) رسم و وصل دونوں کے موافق، اور یہی عام واکثر ہے۔ (۲) رسم و وصل دونوں کے خلاف جیسے تاء مدوّرہ پر ہاء ساکنہ سے وقف۔ (۳) رسم کے مخالف وصل کے موافق، جیسے ثَـمُوْدَا ، اَنْ تَبُوْءَا کہ الف مرسوم ہے، مگر وقف الف کے بغیر ہوتا ہے۔ (۴) رسم کے موافق وصل کے خلاف لٰكِنَّا اَنَا ، وقفاً الف پڑھا جاتا ہے، وصلاً حذف ہوتا ہے، اور ضرورت کے تحت وقف کی چار قسمیں ہیں۔ اختیاری، اضطراری، اختباری، انتظاری۔ علم اوقاف پر بہت سی کتب علماء کرام نے لکھی ہیں (جامع الوقف معرفة الوقوف ، منار الهدى فى الوقف والابتداء) نیز علم رسم الخط میں بہت سی کتب موجود ہیں دانیؒ کی مقنع، ناظمؒ کی رائیہ، ابوالعلا کی لطائف۔ قاری رحیم بخشؒ کے رسائل، اور ایک ضخیم کتاب اس علم کی نثر المرجان، ان کتب کا طلباء ضرور مطالعہ فرمائیں، تاکہ وقف کی معرفت حاصل ہو جائے۔

(۳۷۶) وَكُوفِيُّهُمْ وَالْمَازِنِيُّ وَنَافِعٌ ۔ عُنُوا بِاتِّبَاعِ الْخَطِّ فِي وَقْفِ الِابْتِلَا

ترجمہ: اوران میں سے کوفیین اور مازنی (ابوعمرو بصری) اور نافع نے وقف اختیاری و (اضطراری) میں رسم الخط کی پیروی کرنے کا اہتمام کیا ہے (اوراس کولازمی سمجھا ہے، ان دو قسموں میں قاری قدرے مجبور بھی ہوتا ہے، اس لئے اختیاری اور انتظاری وقف میں رسم کی پابندی اور بھی لازمی اور ضروری ہے)۔

(۳۷۷) وَلِابْنِ كَثِيْرٍ يُرْتَضٰى وَابْنِ عَامِرٍ ۲ وَمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ حَرٍ اَنْ يُفَصَّلَا

ترجمه: اور ابن کثیر اور ابن عامر کیلئے بھی یہ رسم کی پیروی پسند کی جاتی (یعنی ان سے نص تو نہیں مگر شیوخ نے ان کے لئے بھی اسی کو بہتر سمجھا ہے، اور اسی پر عمل کیا ہے) اور رسم کی وہ پیروی جس میں (قرأ سبعہ) نے اختلاف کیا ہے، اسی لائق ہے، کہ تفصیل سے بیان کردی جائے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۱: عُنُوْا ، اَیْ اَلْتَزَمُوْا باتّباعِ الخطّ ، وَصَارُوْا۔ وَكُوْفِيُّهُمْ مبتداء۔ عُنُوْا خبر۔ مُعْتَنِين الإبتلاء ، اَلْاِخْتِيَـار ، اَوْ اَلْاِضْطِرَارْ ۔ ابتـلاء ، آزمائش، مصیبت وراحت دونوں سے ہوتی ہے، لہٰذا اس لئے دونوں معنی مراد ہیں۔

شعر ۲: وَلِابن كثير ، يُرْتَضٰى سے متعلق۔ وَلِابْنِ عَامِرٍ معطوف ہے وَلِابْنِ كثير پر۔ وَمَا اخْتَلَفُوْا مبتداء۔ اَنْ يُفَصَّلَا مرفوع المحل ۔ اَنْ سے مصدر ہوکر حَرٍ کا فاعل۔ حَرٍ منقوص اللام ، بمعنی جدير ، لائق۔

توضیح: یعنی وقف میں کلمات کی رسم کی پیروی تمام قرأ کے ہاں مسلم ہے، کوفیین ، بصری ، اور نافع سے تو بروایت صحیح ثابت ہے، جبکہ باقی دو اماموں، مکی و شامی سے گو کہ روایت منقول نہیں، مگر شیوخ نے ان کے لئے بھی رسم کے مطابق وقف کو بہتر سمجھتے ہوئے اختیار کیا ہے، اور وقف اختیاری میں تو قاری اپنے ارادہ سے اس جگہ وقف کرتا ہے، جہاں کلام مکمل ہو، اور معنی تمام ہو جائیں، لیکن قاری کو ہر کلمہ پر وقف کا قاعدہ معلوم ہونا چاہئے، بطور تعلیم و تعلم جن کلمات پر وقف کیا جائے، اگرچہ باعتبار معنی وہ وقف کا محل نہ بھی ہو، اس کو وقف اختباری کہتے ہیں، اور اتباع رسم سے مراد یہ ہے، کہ جو کلمہ تاء مجرورہ مطولہ سے مرسوم ہو، اس پر تاء کے ساتھ، اور جو مرسوم بالهاء ہو، اس پر هاء کے ساتھ وقف کیا جائے، اور جو کلمہ دوسرے کلمہ سے موصول ہو، تو وقف دوسرے پر کیا جائے، جیسے اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ میں اِنَّ ، مَا سے موصول ہے، لہٰذا وقف اِنَّ پر نہ ہوگا، بلکہ مَا پر ہوگا۔ اور اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ میں اِنَّ ، مَا سے مقطوع ہے، لہٰذا وقف اِنَّ پر بھی درست ہے، نیز قَالُوْا الْئٰنَ میں وقفاً قَالُوْا کا واو پڑھا جائے گا، اور يَدْعُ الدَّاعِ میں يَدْعُ پر واو کے بغیر وقف ہوگا اس لئے کہ یہاں واو مرسوم نہیں، بلکہ محذوف ہے، تاہم رسم کی پیروی چند موقعوں میں نہیں ہوتی، اسی کے بارے میں وَمَا اخْتَلَفُوْا الخ میں ناظمؒ فرماتے ہیں، کہ جن جگہوں میں کسی حکمت کی وجہ سے رسم کے خلاف وقف ہوتا ہے، مناسب ہے، کہ ان کی تفصیل بیان کی

جائے تاکہ مطابق رسم وقف سے نقل روایت کی مخالفت سے بچا جائے۔ یہ مخالفت مندرجہ ذیل پانچ وجوہ سے ہوتی ہے۔

(۱)ابدال (۲)حذف (۳)فصل وقطع (۴) زیادات (۵)وصل۔ آگے شعر نمبر۳ تا نمبر۱۱ کو ترتیب سے بیان کیا جاتا ہے۔

(۳۷۸) اِذَا كُتِبَتْ بِالتَّاءِ هَاءُ مُؤَنَّثٍ ۳ فَبِالْهَاءِ قِفْ حَقًّا رِضًى وَّمُعَوَّلَا

ترجمہ: اور جب ہاء مؤنث تاء کی صورت میں لکھی جائے تو ھاء کے ساتھ وقف کر (حق رضا کے مرموزین مکی، بصری اور کسائی کیلئے) حالانکہ یہ وقف بھی درست، پسندیدہ اور اعتماد والا ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

اِذَا ظرف، متضمن بمعنی شرط۔ فَبِالْهَاءِ قف جواب شرط۔ حَقًّا، رِضًى وَمُعَوَّلًا تینوں قِف کی ضمیر فاعل سے حال بمعنی ذَا حقٍ وذا رضًى وَذا تعویل۔

توضیح: یعنی تاء تانیث مدورہ (بشکل ھاء) ہو، تو بالاجماع اس پر وقف بالھاء ہوتا ہے، اس میں رسم کا اتباع بھی ہے، اور یہ اصل کے مطابق بھی ہے، اس لئے کہ یہ قریش کا لغت ہے، جو فصیح تر لغت ہے، چونکہ اس لغت کی بناء پر تانیث کی تاء وقفاً ھاء اور وصلاً تاء ہے، اس لئے ھاء پر وقف کرنے سے اس کی دونوں اصلوں پر عمل ہو جاتا ہے، اور تاء مطولہ و مجرورہ پر تاء کے ساتھ وقف کرنا رسم کی موافقت اور قبیلہ بنی طے کا لغت ہے، اور اِذا کتبت بالتاء اختلاف کے محل میں تعیین ہوتی ہے، یعنی اختلاف اس صورت میں ہے، کہ جب یہ تاء دراز تاء مجرورہ کی صورت میں ہو، تو وقف میں مکی، بصری، اور شامی ھاء سے بدلتے ہیں، اور باقی قرأ رسم کے مطابق تاء ہی پر وقف کرتے ہیں، اس سے واضح ہو گیا، کہ جب ھاء کی شکل میں مرسوم ہو، تو پھر اختلاف نہیں، سب ھاء سے وقف کرتے ہیں، تائے مربوطہ و مجرورہ والے کلمات کی چار صورتیں ہیں۔

(۱) وہ کلمات جو تمام قرأ واحد کے صیغہ سے پڑھتے ہیں، اور یہ اسم ظاہر کی طرف مضاف ہیں۔ جیسے رحمت اللہ یہ کلمات تیرہ ہیں، جو اکتالیس جگہ آئے ہیں۔(۱) رَحْمَتُ سات جگہ۔ (۲) نِعْمَتُ گیارہ جگہ۔ (۳) اِمْرَأَتُ سات جگہ۔ (۴) لَعْنَتُ دو جگہ۔ (۵) كَلِمَتُ ایک جگہ۔ (۶) سُنَّتُ پانچ جگہ۔

(۷) بَقِيَّتُ (ہود۸)۔ (۸) قُرَّتُ (قصص۹)۔ (۹) فِطْرَتُ (روم۳۰)۔ (۱۰) شَجَرَتُ (دخان۴۳)۔

(۱۱) وَجَنَّتُ (واقعہ۸۹)۔ (۱۲) مَعْصِيَتُ (مجادلہ۲) دو جگہ۔ (۱۳) اِبْنَتُ (تحریم۱۲)۔

ان سب میں مکی، بصری، کسائی ھاء سے، اور باقی چار قرأ تاء سے وقف کرتے ہیں، رسم کی کتب میں طلباء تفصیل دیکھ کر یاد کر لیں۔

(۲) وہ کلمات جن کوبعض واحد اور بعض جمع کے صیغہ سے پڑھتے ہیں، اور یہ کلمات سات کلمات ہیں، جو بارہ جگہ آئے ہیں۔

(۱) كَلِمَتُ چارجگہ (انعام۱۴، یونس۲، ۱۰، غافر۲)۔ (۲) ایٰتٌ دوجگہ (یوسف۲، عنکبوت۵)۔

(۳) غَیٰبَتِ (یوسف۲) میں دوجگہ۔ (۴) اَلْغُرُفٰتِ (سباء۵)۔ (۵) بَیِّنٰتٍ (فاطر۵)۔ (۶) ثَمَرٰتٍ (فصلت ۶) (۷) جِمٰلٰتٌ (مرسلٰت۱)۔ ان میں جمع کی قرأت پر تاء سے پہلے الف ہے، اور سب وقف تاء ہی سے کرتے ہیں، اور واحد کی قرأت میں تاء سے پہلے الف نہیں ہے، اور یہ حضرات اگر مکی، بصری کسائی میں سے ہوں، تو ھاء سے، اور باقین میں سے ہوں تو تاء سے وقف کرتے ہیں۔

(۳) وہ کلمات جو ضمیر کی طرف مضاف ہوں، اور واحد ہوں جیسے نِعْمَتَهٗ ، نِعْمَتِیْ ۔ یا جمع ہوں جیسے وَكَلِمٰتِهٖ ، اٰیٰتِیْ ان میں چونکہ ضمیر کلمہ سے موصول ہوتی ہے، اور تاء کلمہ کے درمیان ہونے کی وجہ سے وقف تاء کے بعد ضمیر پر ہوتا ہے۔

(۳۷۹) وَفِي اللّٰتَ مَعْ مَرْضَاتَ مَعْ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۴ وَلَاتَ رِضًا هَيْهَاتَ هَادِيهِ رُفِّلَا

ترجمہ: اور اس اَللّٰتَ (نجم) میں جو مَرْضَاتَ کے ساتھ ہے، نیز جو ذَاتَ بَهْجَةٍ (نمل۵) کے ساتھ ہے، اور لَاتَ (صاد) میں (رِضًا کے مرموز کسائی کیلئے (ھاء سے وقف) پسند کیا ہوا ہے، اور هَيْهَاتَ (مؤمنون۳) بزی اور کسائی کیلئے ھاء پر وقف کی ھدایت کرنے والا کامیاب ہوگیا ہے۔

(۳۸۰) وَقِفْ يَا أَبَهْ كُفْؤًا دَنَا وَكَأَيِّنِ الْـ ۵ وُقُوفُ بِنُونٍ وَهُوَ بِالْيَاءِ حُصِّلَا

ترجمہ: اور يَآ اَبَتِ میں شامی اور مکی کیلئے يَآ اَبَهْ کہنے والا بن کر وقف کر (یعنی ھاء سے وقف کر) حالانکہ تو (علماء) کا ہمسر ہے، جو (خالق) کے قریب ہوگیا ہے، اور كَاَيِّنْ جو ہے، اس میں وقف نون پر ہے، اور ابو عمرو بصری کیلئے یاء پر، حالانکہ (اہل اداء سے یہ اسی طرح) حاصل کیا گیا ہے۔

«النحو والعربية»

شعر ۴: رُفِّلَا، مِنَ الترفيل بمعنی التعظيم۔ فی اللّٰتَ سے رِضًا تک مقدر پر معطوفات ہیں، اَیْ قِفْ فيما كتبت بالتاء وَفِی اللّٰتَ ۔ هَيْهَاتَ مبتداء۔ هَادِيهِ مبتداء ثانی۔ رُفِّلَا خبر۔ اور جملہ پہلی مبتداء کی خبر ہے۔

شعر ۵: يَا اَبَهْ قِفْ کا مفعول ہے۔ كُفْؤًا ، قِفْ کے فاعل سے حال ہے۔ دَنَا ، كُفْؤًا کی صفت ہے۔ وَكَاَيِّنْ مبتداء۔ اَلْوُقُوْفُ مبتداء ثانی۔ بِنُوْنٍ خبر۔ وَهُوَ بِالْيَاءِ مبتداء وخبر، ضمیر الوقوف کو راجع ہے، دونوں جملے خبر ہیں كَاَيِّنْ کی۔ حُصِّلَا حال ہے، الف اطلاق کا (شعلہ)۔

اور ابوشامہ اور اصفہانی نے الف تثنیہ قرار دیا ہے، یعنی یہ دونوں وقف جو دونوں کلمات پر ہیں، حاصل کئے گئے ہیں۔

توضیح: شعر نمبر۴: میں پانچ میں سے (۱) اَفَرَءَیْتُمُ اللَّاتَ (۲) مَرْضَاتَ جہاں بھی آئے، اور ذَاتَ بَهْجَةٍ (نمل) وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ میں کسائی اور هَيْهَاتَ میں کسائی اور بزی کے ہاء کے ساتھ وقف کو بیان فرمایا ہے۔ ذَاتَ کے ساتھ بَهْجَةٍ کی قید سے ذَاتَ بَيْنِكُمْ ، ذَاتَ الْيَمِيْنِ ، وَذَاتَ الشِّمَالِ وغیرہ میں ذَاتَ پر بالاجماع تاء ہی کے ساتھ وقف ہے، ان پانچوں کلمات میں باقی قراء رسم کے مطابق تاء کے ساتھ وقف کریں گے۔

شعر۵: يَاَابَتِ مطلق لانے سے ہر جگہ والا شامل ہو گیا، مکی وشامی يَا اَبَهْ ہاء پر وقف کرتے ہیں، اور باقی تاء پر، اور كَاَيِّنْ میں تمام قراء رسم کی اتباع میں نون پر وقف کرتے ہیں، اور صرف بصری اصل کی مطابقت میں یاء پر وقف کرتے ہیں۔

(۳۸۱) وَمَالِ لَدَى الْفُرْقَانِ وَالْكَهْفِ وَالنِّسَا ۲ وَسَالَ عَلَى مَا حَجَّ وَالْخُلْفُ رُتِّلَا

ترجمہ: اور مَالِ جو (سورۂ فرقان، کہف، نساء)۔ اور سَالَ (معارج) میں ہے، (ابوعمرو بصری کیلئے) مَا پر وقف بلا خلاف قوی ہو گیا ہے، اور کسائی کیلئے خلاف کے ساتھ روشن وخوبصورت کر دیا گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

مَالِ مبتداء اول۔ لَدَى الْفُرْقَانِ اپنے معطوفات سے مل کر مبتداء سے حال۔ عَلَى ، اَلْوُقُوْفُ مقدر کے متعلق ہے، جو دوسری مبتداء ہے، اس کے بعد فیها مقدر ہے، جو پہلی مبتداء کو راجع ہے۔ حَجَّ دوسری مبتداء کی خبر ہے، اور جملہ پہلی مبتداء کی خبر ہے۔ رُتِّلَا ، اَیْ حُسِّنَ۔

توضیح: یعنی مَالِ میں مَا موصولہ اور لام جارہ ہے، برسما یہ مَا لام سے موصول ہے، جو فَمَا لِ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ (نساء۱۱) مَالِ هٰذَا الْكِتَابِ (کہف۶) مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلُ (فرقان۱) اور فَمَا لِ الَّذِيْنَ (معارج۲) ان چار جگہوں میں ہے، ابوعمرو مَا پر، اور کسائی مَا اور لام دونوں پر، اور باقی قراء صرف لام پر وقف کرتے ہیں، اور ان سب میں وقف اختیاری یا اضطراری ہی ہو سکتا ہے، اختیاری جائز نہیں، اور وقف کے بعد اعادہ مَا اور فَمَا سے ضروری ہے، اور نشر کی رُو سے قوی یہ ہے، کہ مَا پر تو سب کیلئے درست ہے، اس لئے کہ مَا موصولہ مستقل کلمہ ہے، اور لام میں دونوں احتمال ہیں، وقف کے جائز ہونے کا بھی کیونکہ یہ رسمًا اپنے مابعد سے جدا ہے، اور ناجائز ہونے کا بھی اسلئے کہ لام اپنے مجرور سے معنوی اعتبار سے متصل ہے۔

ناظمؒ کی عبارت سے تو یہی مفہوم نکلتا ہے، کہ باقی قراء رسم کی پیروی میں لام پر وقف کرتے ہیں، لیکن علی قاریؒ نے اس شعر میں

تغیر فرمایا ہے، جس کا مفہوم یہ ہے، کہ ابوعمرو تو مَا پر، اور باقی قراءٗ مَا اور لام دونوں پر، اور کسائی کا لام پر خلاف ہے۔ تغیر یہ ہے وَسَالَ عَلٰی مَا حَجَّ لَا اللَّامُ حُصِّلَا اور مزید ایک شعر کا اضافہ یوں فرمایا ہے وَقَدْ جَوَّزَ الْبَاقُوْنَ وَقْفًا عَلَيْهِمَاوَبِالْخُلْفِ فِي اللَّامِ الْكِسَائِيُّ رُتِّلَا۔

(۳۸۲) وَيَـٰٓأَيُّهَـا فَوْقَ الدُّخَانِ وَأَيُّهَـا ۷ لَدَى النُّـوْرِ وَالرَّحْمٰنِ رَافَقْنَ حُمَّلَا

ترجمہ: (اور رَافَقْنَ حُمَّلَا کے مرموزین کسائی اور بصری کیلئے) يَا اَيُّهَا "سورۃ دخان" سے اوپر والی سورت (زخرف) میں اور سورۃ نور و رحمٰن نے وقفًا هَا کے بعد الف والا ہو کر ناقلین کی صحبت اختیار کی ہے۔

(۳۸۳) وَفِي الْهَـا عَلَى الْإِتْبَـاعِ ضَمَّ ابْنُ عَـامِرٍ ۸ لَدَى الْوَصْلِ وَالْمَرْسُوْمُ فِيْهِنَّ اَخْيَلَا

ترجمہ: اور ابن عامر نے وصل میں هاء میں ایسا ضمہ واقع کیا ہے، جو یاء کے ضمہ کی پیروی پر ہے، اور رسم نے ان (تینوں کلمات) میں (ضمہ کے لغت کو) ظاہر کر دیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۷: يَـٰٓاَيُّهَا کا کلمہ مبتداء ہے، اور دوسرا اَيُّهَا پہلے پر معطوف ہے۔ فَوْقَ اور لَدَى دونوں کے ظرف ہیں۔ رَافَقْنَ، اَيْ صَحِبْنَ خبر۔ حُمَّلَا جمع حامل، بمعنی ناقل مفعول ہے۔ رَافَقْنَ کو جمع لائے ہیں، اس لئے کہ اَيُّهَا تین ہیں۔

شعر ۸: فِي الهاء خبر۔ ضَمٌّ مبتداء۔ لَدَى ضَمٌّ کا ظرف۔ وَالْمرسوم فِيهِنَّ مبتداء و خبر۔ اَخْيَلَا، اَيْ بَيَّنَ حال اَيْ مشبهًا اَخْيَلَا یمنی چادر، یا اَخَالُ السحاب، وَاخِيل سے ہے، اور یہ اس وقت بولتے ہیں، جب کوئی بدلی بارش کے لائق ہو، ناظمؒ نے اسے مجاز کے طور پر استعمال کیا ہے، کہ رسم نے دوسری قرأت کو ظاہر کر دیا ہے۔

توضیح: ناظمؒ نے ان دو اشعار میں تین کلمات کا اختلاف بیان فرمایا ہے۔

(۱) يَا اَيُّهَا السَّاحِرُ (زخرف۵)۔ (۲) اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ (نور۴)۔ (۳) اَيُّهَ الثَّقَلَان (رحمٰن۲)۔ ان تینوں میں بصری وقفًا هاء کے بعد الف پڑھتے ہیں، اور یہ اصل کے مطابقت ہے، گو کہ رسم کے خلاف ہے، ان تینوں کلمات میں الف رسمًا محذوف ہے، باقی قراءٗ رسم کی مطابقت میں الف کے بغیر اَيُّهْ هاء کے سکون سے وقف کرتے ہیں، اور ابن عامر شامی تینوں میں وصلًا یاء کے ضمہ کے اتباع میں هاء کو بھی ضمہ سے پڑھتے ہیں اَيُّهُ السَّاحِرُ اور وقفًا هاء کا سکون اسکان، روم، اشمام بھی ان کیلئے درست ہے، باقی قراءٗ نافع، مکی، بصری، کوفیین وصلًا هاء کا فتحہ پڑھتے ہیں، ان تینوں کلمات کے علاوہ

باقی ہر جگہ أَيُّهَا هاء کے بعد الف ہے، اور سب الف کے ساتھ وقف کرتے ہیں، هاء کا ضمہ بنی اسد کا لغت ہے، اور شامی کی قرأت میں رسم کی طرف بھی اس سے اشارہ ہو جاتا ہے۔

(۳۸۴) وَقِفْ وَيْكَأَنَّهْ وَيْكَأَنَّ بِرَسْمِهِ ۹ وَبِالْيَاءِ قِفْ رِفْقًا وَبِالْكَافِ حُلِّلَا

ترجمہ: اور وقف کر سب کیلئے وَيْكَأَنَّهُ (قصص ۸ میں هاء پر) اور وَيْكَأَنَّ (میں نون مشدد) پر اس کی رسم کے مطابق، اور یاء پر وقف کر (کسائی کیلئے) حالانکہ تو نرمی والا ہے، اور کاف پر بصری کیلئے جائز کر دیا گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۹: وَقِفْ وَيْكَأَنَّهُ کی تقدیر وَقِفْ عَلَى وَيْكَأَنَّهُ ہے، پہلی اور دوسری باء قِفْ کے، اور وَبِالْكَافِ کی باء وقف مقدر کے متعلق ہے۔ رِفْقًا مصدر حال ہے، اَیْ رَافِقًا فِیْ تَوْجِیهِ القرأة بالكاف حُلِّلَا کے متعلق ہے۔

توضیح: وَيْكَأَنَّ اللّٰهَ (قصص ۸) اور وَيْكَأَنَّهُ دونوں میں تمام قرأ پورے کلمہ پر وقف کرتے ہیں، یعنی وَيْكَأَنَّ اور وَيْكَأَنَّهُ نون اور هاء پر اسلئے کہ رسم کی رو سے یہ پورا مجموعہ ایک کلمہ ہے، یعنی وَیْ کاف سے، اور کاف اَنَّ سے موصول ہے، اس لئے نثر کی رُو سے سب کیلئے کلمہ کے آخر پر وقف درست ہے، لیکن کسائی وَیْ پر یعنی یاء پر اور بصری وَيْكَ کاف پر وقف اختیاری واضطراری کو جائز سمجھتے ہیں، اتحاف میں ہے، کہ وَیْ پر وقف کر کے كَأَنَّ سے اور وَيْكَ پر وقف کر کے اَنَّ سے ابتداء درست نہیں، وَیْ سے اعادہ ضروری ہے، تاہم یہ وقف اختیاری کا محل نہیں، تینوں وجوہ میں صرف اختیاری یا اضطراری وقف میں اعادہ ہی ضروری ہے، ابوعمرو اور کسائی کے سوا باقی پانچ قرأ کیلئے وَیْ یا کاف پر وقف صحیح نہیں۔

(۳۸۵) وَأَيًّا بِأَيًّا مَا شَفَا وَسِوَاهُمَا ۱۰ بِمَا وَبِوَادِ النَّمْلِ بِالْيَا سَنَا تَلَا

ترجمہ: اور أَيًّا مَّا (اسراء ۱۲) میں أَيًّا پر وقف جو ہے (حمزہ، کسائی کیلئے) اس نے شفا دی ہے، اور ان دونوں کے سوا باقی پانچ نے مَا پر وقف کیا ہے، اور وَادِ النَّمْلِ (نمل ۲) یاء پر وقف کرنا (ابوالحارث ودوری) یعنی کسائی کیلئے ایسی روشنی ہے، جس نے نقل کی پیروی کی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۱۰: وَأَيًّا بتقدیر وَالْوَقْفُ عَلَى أَيًّا مبتداء ہے، باء اسی سے متعلق ہے، اور شِفَاء خبر ہے۔ سِوَاهُمَا اپنے مستثنیٰ مقدر سے مل کر وَقَفَ مقدر کا فاعل ہے، اور بِمَا اسی سے متعلق ہے۔ بَا بمعنی عَلَى الْوَقْفُ مقدر سے متعلق۔

سَنَا اس مبتداء مقدر کی خبر ہے۔

توضیح: یعنی اَیًّا مَّا تَدْعُوْا (اسراء۱۱۰) میں اَیًّا پر تنوین ہے، اور اس کے بعد مَا ہے، اس میں موصول اور مقطوع دونوں کے ہونے کا احتمال ہے، یعنی یہ عَنْ مَا کی طرح نہیں، کہ موصول اور مقطوع لکھنے میں فرق واضح ہے، اس لئے حمزہ وکسائی نے اسے مقطوع تصور کرتے ہوئے اَیًّا پر وقف کو ضرورۃً جائز کیا ہے، اور تنوین وقفاً الف سے بدل گیا ہے، اور باقی قرأنے مَا پر وقف کیا ہے، اس لئے کہ مَا اَیًّا کا تتمہ ہے، گویا کلمہ حکماً اسی پر ختم ہوتا ہے، یہ تو نظم وتیسیر وعام کتب کے مطابق ہے، مگر محقق نشر وطیبہ میں تمام قرأ کیلئے اولی اور بہتر اَیًّا اور مَا دونوں پر وقف کے صحیح ہونے کو فرماتے ہیں، اس لئے کہ دونوں رسماً ایک دوسرے سے جدا ہیں، اور وَادِ النَّمْلِ میں کسائی دال کے بعد یاء زیادہ کر کے وقف کرتے ہیں وَادِیْ ۔ اور باقی قرأ وَادْ دال پر وقف کے قائل ہیں، اس کو سورۃ نمل میں ہی بیان کرنا مناسب تھا، جس طرح یَوْمَ یُنَادِ کو (قٓ) میں اور هَادٍ ، بَاقٍ ، والٍ ، وَاقٍ (رعد) میں بیان کیا ہے، اس لئے کہ ان میں وصلاً کسی کا بھی اثبات نہیں، یعنی دوسری یاءات زوائد سے یہ مختلف ہیں۔

(۳۸۶) وَفِیْمَهْ وَمِمَّهْ قِفْ وَعَمَّهْ لِمَهْ ۱۱ بِخُلْفٍ عَنِ الْبَزِّیِّ وَادْفَعْ مُجَهِّلَا

ترجمہ: اور تو فِیْمَ ، مِمَّ ، عَمَّ ، لِمَ ، بِمَ ، میں فِیْمَهْ ، مِمَّهْ ، عَمَّهْ ، لِمَهْ ، بِمَهْ (کہنے والا بن کر) وقف کر، بزی کیلئے خلاف کے ساتھ، اور تو جہالت کی طرف منسوب کرنے والے کے (اعتراض) کو دفع کردے، (یعنی بزی ان پانچ کلمات میں ھاء سکتہ زیادہ کر کے وقف کرتے ہیں، اور دوسری وجہ بزی کی باقین کی قرأۃ کی طرح ھاء کے اضافہ کے بغیر ہے۔

توضیح: چونکہ یہ ھاء سکتہ کی ہے، اور مَا استفہامیہ کے آخر میں اس لئے اس کا اضافہ ہوتا ہے، کہ یہ ھاء اس الف کا عوض بن جائے جو حرف جر کے داخل ہونے کے سبب مَا استفہامیہ کے آخر سے حذف ہوا ہے دوسرے یہ کہ میم اپنے فتحہ پر باقی رہے، جو الف پر دلالت کرتا ہے، اور اگر وقفاً فتحہ کو بھی ساکن سے بدل دیا جاتا تو مَا جو دو حرفی کلمہ ہے، تو اس میں ایک الف کا حذف اور دوسرا میم کا سکون دو تغیر جمع ہو جاتے، جس سے بچنے کے لئے ھاء سکتہ کا اضافہ کیا گیا ہے، اور یہ ھاء سکتہ یعقوب کی قرأۃ میں ان کلمات میں ہے، اور ان کے علاوہ اور کئی قسموں میں پائی جاتی ہے، اور ان کلمات میں ھاء کا نہ لکھنا وصل کے اور یَتَسَنَّهْ وغیرہ میں لکھنا وقف کے تلفظ کے اعتبار سے ہے، اور حذف رسم کی موافقت اور اثبات مَا استفہامیہ اور خبریہ میں فرق کیلئے ہے، اس لئے کہ خبریہ میں مَا کے بعد الف موجود ہوتا ہے، جیسے فِیْمَا هُمْ ، مِمَّا تَجْمَعُوْنَ ،

عَمَّاكَانُوْا ، لِمَا مَنَعْتَ ، بِمَا كَانُوْا اور جارہ کی قید سے مَالِيَ لَا وغیرہ نکل گئے ہیں۔

نوٹ: هاء کے حذف سے دانیؒ نے عبدالعزیز فارسی سے اسی کو نقل کیا ہے، اور یہی طریق کے موافق ہے، اور هاء کا اثبات تیسیر کانی، تبصرہ سے ثابت ہے، ناظمؒ نے اثبات میں تیسیر کی اور حذف میں طریق کی موافقت کی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۱۱: پانچوں کلمات ایک دوسرے پر معطوف ہیں، اور قَائِلًا کے مفعول ہیں، جو قِفْ کے فاعل سے حال ہے۔ بِخُلْفٍ ،قِفْ کے فاعل سے حال ہے۔ مُجَهَّلًا ، وَادْفَعْ کے فاعل سے حال ہے۔

بَابُ مَذَاهِبِهِمْ فِي يَاءَاتِ الْاِضَافَةِ

باب اضافت کی یاء (کے فتحہ وسکون) میں قراء کے مذاهب کے بیان میں

یاء اضافت سے متکلم کی یاء مراد ہے، جو اکثر جگہ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے یاء اضافت کہلاتی ہے، یہ یاء اسم فعل، حرف تینوں کے ساتھ متصل ہوتی ہے، جو موزون کلمات کا نہ تو لام کلمہ ہوتی ہے، اور نہ ہی کلمہ کے اصلی حروف سے، بلکہ زائد ہوتی ہے، اسم کے ساتھ مضاف الیہ مجرور المحل جیسے بِرِسَالَتِيْ فعل کے ساتھ منصوب المحل جیسے لَيَحْزُنُنِيْ اور حرف کے ساتھ منصوب المحل، اور کبھی مجرور المحل جیسے اِنِّيْ ، لِيَ پس اسم کے ساتھ والی کو حقیقتاً اور فعل وحرف والی کو مجازاً یاء اضافت کہتے ہیں، نیز یہ مرسوم ہوتی ہے، اور اس میں قراء کے فتحہ وسکون کا اختلاف ہے، اور وہ یاءات جو غیر مرسوم یعنی محذوف ہوتی ہیں، ان کو یاءات زوائد کہتے ہیں، جنہیں ناظمؒ آئندہ باب میں لا رہے ہیں، یاءات زوائد میں اثبات وحذف کا اختلاف ہے، نیز وہ اسم وفعل کے ساتھ تو آتی ہیں، مگر حرف کے ساتھ نہیں آتیں، مزید یہ کہ یاءات زوائد اصلیہ بھی ہوتی ہیں، اور زائدہ بھی، جیسے يَوْمَ يَأْتِ ، اَلدَّاعِ زائدہ ہے، وَعِيْدِ ، نُذُرِ بخلاف یاءات اضافت کے کہ وہ ہمیشہ زائدہ ہی ہوتی ہیں۔

فتحہ وسکون کے اعتبار سے یاء ات اضافت کی تین صورتیں

(الف) (۱) وہ یاءات اضافت جو تمام قراء ساکن پڑھتے ہیں، یہی قرآن مجید میں اکثر ہیں، جیسے فَمَنْ تَبِعَنِيْ ، مِنِّيْ ، اِنِّيْ۔ (۲) وہ یاءات اضافت جن میں سب قراء کا فتحہ ہے۔ وہ یاءات جو الف کے بعد آتی ہے، اور ان میں سب قراء کا فتحہ ہے، جیسے هُدَايَ ، عَصَايَ ، البتہ مَحْيَايَ میں اختلاف ہے۔

(ب) وہ یاءات جن کے بعد الف لام (اَلْ) ہو، جیسے بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ ، نِعْمَتِيَ الَّتِيْ اس قسم سے مستثنیات شعر ۲۱، ۲۴ میں آرہی ہیں۔

(ج) وہ یاءات جو یاء ساکنہ کے بعد ہو، اور اس میں پہلی یاء کا ادغام ہو جائے وہ بھی مفتوح ہوتی ہے، جیسے اِلَیَّ ، لَدَیَّ اس قسم میں سے بِمُصْرِخِیَّ میں فتحہ وکسرہ میں بعض قرا کا اختلاف ہے، اور یٰبُنَیَّ میں فتحہ کسرہ اور سکون کا اختلاف بابُ الفرش میں آئے گا۔

(۳) وہ یاءات اضافت جن میں بعض کا فتحہ اور بعض کا سکون ہے، جیسے اِنِّیٓ اَعْلَمُ اس باب میں ذیل کے اشعار میں ان ہی یاءات کو بیان فرمار ہے ہیں۔

(۳۸۷) وَلَيْسَتْ بِلَامِ الْفِعْلِ يَاءُ إِضَافَةٍ ۱ وَمَا هِيَ مِنْ نَفْسِ الْأُصُولِ فَتُشْكِلَا

ترجمة: اور اضافت کی یاء فعل کا لام کلمہ نہیں ہے، اور نہ ہی وہ نفس اصول (کلمات کے اصلی حروف) میں سے ہے، تاکہ وہ تمہیں مشکل میں ڈال دے (یعنی اگر یہ یاء اصلی حروف میں سے بھی ہوتی، اور زائد سے بھی، تو پھر معلوم کرنا مشکل ہوجاتا، کہ اصلی یاء کون سی ہے، اور اضافت کی کون سی، چونکہ یہ اصلی حروف سے زائدہ ہوتی ہے، اس لئے اس کی پہچان آسان ہوگئی ہے۔

(۳۸۸) وَلٰكِنَّهَا كَالْهَاءِ وَالْكَافِ كُلُّ مَا ۲ تَلِيهِ يُرٰى لِلْهَاءِ وَالْكَافِ مَدْخَلَا

ترجمة: مگر وہ (ضمیر کی یاء) ہاء اور کاف کی طرح ہے، کہ ہر وہ لفظ کہ جس سے یہ یاء متصل ہوکر آتی ہے وہ ہاء اور کاف کیلئے داخل ہونے کی جگہ خیال کیا جاتا ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

شعر ۱: بِلَامِ الْفِعْلِ ، لَيْسَتْ کی خبر، اَیْ لَيْسَتْ بِلَامِ مَوْزُوْنِ الفعل ۔ باءزائد، برائے تاکید نفی۔ بنفس الاصول کی اصل۔ اَلْاُصُوْلِ بِنَفْسِهَا ۔ نفس، الاصول کی تاکید تھا، پھر قلب کردیا گیا، جیسے عين الشیْءِ، فَتُشْكِلَا بمعنی فَتُصْعِبَ جواب نفی ہے، اور اَنْ مقدر کی وجہ سے منصوب ہے۔

شعر ۲: كَالْهَاءِ والكاف ، اَیْ كَهَاءِ الضَّمِيْرِ وَكَافِهِ ۔ اَلْ مضاف الیہ کے عوض میں ہے۔ كُلُّ مَا مبتداء۔ تَلِيْهِ، اَیْ تَدْخُلُ عليه ۔ وَلِیَ يَلِیْ سے تَبِعَ کے معنی میں اَیْ اَتٰی بَعْدَهٗ۔

توضيح: یعنی اضافت کی یاء نہ تو لام کلمہ ہے، اور نہ ہی کلمہ کے اصلی حروف میں سے ہے، بلکہ یہ زائدہ ہے، اس لئے اس کی پہچان مشکل نہیں، جو یاء وزن میں لام کلمہ ہوگی وہ اضافت کی یاء میں نہیں، جیسے يَاْتِیْ اَلْقِیْ ، اَلزَّانِیْ ایسی یاء پر ماضی میں ہمیشہ فتحہ مضارع میں نصبی حالت میں فتحہ اور رفعی میں سکون، اور جزمی میں حذف ہوجاتی ہے، اگر اسم میں ہو، تو اختلاف

حذف واثبات میں ہوتا ہے، بعض میں تو سب کیلئے اثبات ہے، جیسے اَلزَّانِیْ اور بعض میں اختلاف ہے، جیسے اَلْمُتَعَالِ ان کو زوائد کے باب میں بیان کریں گے، نیز یاء اضافت کی علامت یہ ہے، کہ جس لفظ کے ساتھ یہ آتی ہے، اس کے ساتھ یاء کی جگہ ضمیر کی ہاء یا کاف آسکے جیسے نَفْسِیْ ، نَفْسَهٗ ، نَفْسَكَ ، لِیَبْلُوَنِیْ ، لِیَبْلُوَهٗ ، لِیَبْلُوَكَ ، اِنِّیْ ، اِنَّهٗ، اِنَّكَ اور فَاذْكُرُوْنِیْ ، اَتَعِدَانِنِیْ ، حَشَرْتَنِیْ میں صرف ہاء ہی لاسکتے ہیں، کاف سے معنی فاسد ہو جاتے ہیں پس ان قیود سے الدَّاعِی ، اَتَهْتَدِیْ ، اَدْرِیْ ، اُلْقِیَ ، اُوْحِیَ ، اَلَّتِیْ کی یاءات نکل گئیں، اسی طرح مؤنث کی ضمیر کی یاء اور جمع مذکر سالم کی یاءات بھی نکل گئیں، جو هُزِّیْ ، وَاشْرَبِیْ ، عَابِرِیْ وغیرہ ہیں، اس لئے کہ یہ کاف، یا ہاء کا مدخول نہیں بن سکتیں، کہ معنی بھی بدل جاتے ہیں، اور لفظ کی عمدگی بھی ختم ہو جاتی ہے، اور غیر موزون کلمات موصول وضمیر وغیرہ میں جو یاء ہے، وہ اصلی حروف میں سے ہے، جیسے هِیَ کی یاء ، اَلَّذِیْ ، اَلَّتِیْ وغیرہ، یہ یاء اضافت نہیں۔

(۳۸۹) وَفِیْ مِائَتَیْ یَاءٍ وَّعَشْرٍ مُنِیْفَةٍ ۳ وَثِنْتَیْنِ خُلْفُ الْقَوْمِ اَحْكِیْهِ مُجْمَلَا

ترجمہ: اور دو سو یاءات میں اور دس جوان پر زیادہ ہونے والی ہیں، اور دو میں (یعنی دو سو بارہ میں) قرأ کی جماعت کا اختلاف ہے، میں اس کو بیان کروں گا، حالانکہ وہ مختصر کیا ہوگا، (یعنی جن یاءات اضافت میں قرأ کا اختلاف ہے، وہ کل دو سو بارہ ہیں)۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

شعر ۳: خُلْفُ الْقَوْمِ مبتداء- فِیْ مِائَتَیْ خبر- یَاءٍ تمیز، مضاف الیہ- وَعَشْرٌ، مِائَتَیْ پر معطوف- مُنِیْفَةٍ اس کی صفت، اَیْ زَائِدَةٍ - وَثِنْتَیْنِ معطوف- اَحْكِیْهِ ، اَیْ اَذْكُرُهٗ مستانفہ هَاءٍ پر خُلْف کے لئے ہے۔ مُجْمَلًا مصدر بفتح میم وبکسرہ، مفعول یا فاعل سے حال- اِجْمَال تفصیل کے بغیر یا اِجْمَالُ الْعَدَدِ جمیل کے معنی میں اَیْ اَذْكُرُهٗ ذِكْرًا جَمِیْلًا۔

(۳۹۰) فَتِسْعُوْنَ مَعْ هَمْزٍ م بِفَتْحٍ وَّتِسْعُهَا ۳ سَمَا فَتْحُهَا اِلَّا مَوَاضِعَ هُمَّلَا

ترجمہ: پس نوے اور نو آیات، ہمزہ مفتوحہ کے ساتھ ہیں (یعنی ننانوے) ان کا فتحہ سَمَا (نافع مکی ، بصری) کیلئے بلند ہو گیا ہے۔ سوائے ان چند مواضع (موقعوں) کے کہ وہ بلا خلاف چھوڑ دی گئی ہیں (یعنی ان دو سو بارہ یاءات اضافت میں سے ننانوے یاءات میں یاء کے بعد ہمزہ قطعی آیا ہے، جن میں نافع مکی ، بصری نے تو فتحہ پڑھا ہے، اور باقین کا سکون ہے، یہ قاعدہ ہر جگہ ہے، مگر چند جگہیں اس سے مستثنیٰ ہیں کہ ان میں سَمَا والوں میں سے بعض کا فتحہ اور بعض

کا باقین کی طرح سکون ہے، اور بعض یاءات میں سَمَا کے علاوہ بعض دوسرے قراُ کا بھی فتحہ ہے، اور ایسی یاءات کی تعداد پینتیس ۳۵ ہے، جنہیں آئندہ اشعار میں بیان فرمارہے ہیں، اور ننانوے میں سے باقی چونسٹھ یاءات میں بالاتفاق سَمَا (نافع ، مکی ، بصری کا فتحہ اور باقین کا سکون ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

شعر ۴: تَسْعُوْنَ مبتداء۔ مَعْ هَمْزٍ خبر۔ بِفَتْحٍ ، هَمْزٍ کی صفت۔ وَتِسْعُهَا معطوف عَلٰی تِسْعُوْنَ خبر محذوف، اَیْ مَعَ هَمْزٍ بِفَتْحٍ ۔ هَاءٍ یاءاضافت کے لئے ہے۔ سَمَا فَتْحُهَا دوسری خبر۔ هُمَّلًا جمع هَامِلٌ، مَوَاضِعِ کی صفت، اَیْ مَتْرُوْکَةٌ مِنْ قَوْلِهِمْ بِغَیْرِ هَامِلٍ اِذَا تَرَكَ بغیر رَاعٍ ۔ هَامَلْ وہ اونٹ جو بغیر چرواہے کے چھوڑ دیا گیا ہو۔

نوٹ: شامی کی قراۃ پر اس قسم کی یاءات سو۱۰۰ ہیں، وہ اَخِیْ اَشْدُدْ (طٰہٰ۲) ہمزہ قطعی مفتوح پڑھتے ہیں، کل ننانوے میں سے چوبیس۲۴ شعر ۶ تا ۱۱ میں مذکور ہیں، کہ ان میں سماوالوں میں سے بعض نے فتحہ کی بجائے سکون پڑھا ہے، اور شعر ۱۲ کے چار کلمات میں دس آیات وہ مذکور ہیں، جن میں سے سما کے ساتھ بعض دوسروں نے سکون کی بجائے فتحہ پڑھا ہے، اور ایک عِنْدِیْ اَوَلَمْ (قصص ۸) میں مکی کیلئے فتحہ وسکون دونوں ہیں، باقی چونسٹھ قاعدہ کے مطابق ہیں، البتہ شعر ۵ میں چار یاءات جن میں سب کا سکون ہے، اور یہ ننانوے میں شامل نہیں ہیں کو بیان کیا ہے، بہتر یہ تھا، کہ ان کو اختلافی یاءات کے اختتام پر بیان کرتے۔

---

(۳۹۱) فَاَرِنِیْ وَتَفْتِنِّیْ اتَّبِعْنِیْ سُکُوْنُهَا ٥ لِکُلٍّ وَّ تَرْحَمْنِیْ اَکُنْ وَّ لَقَدْ جَلَا

ترجمہ: پس اَرِنِیْ ، اَنْظُرْ (اعراف ۱۴۳) اور تَفْتِنِّیْ اَلَا (توبہ ۴۹) اور فَاتَّبِعْنِیْ اَهْدِكَ (مریم ۴۳) اور تَرْحَمْنِیْ اَكُنْ (ہود ۴۷) ان کا سکون تمام قراُ کیلئے ہے (اور اس مذکور یا سکون یا ناظمؒ نے) اختلافی یاءات کو واضح کردیا ہے، (یعنی یہ واضح ہوگیا ہے، کہ یاءات اضافت میں فتحہ کی ضد سکون ہے، نیز یہ کہ اختلافی یاءات ان چار کے علاوہ باقی سب ہیں، اور یہ چار ان ننانوے میں بھی شامل نہیں، اور کل اختلافی دوسو بارہ میں بھی شامل نہیں ہیں)۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

شعر ۵: فَاَرِنِیْ مبتداء۔ سُکُوْنُهَا مبتداء ثانی۔ لِکُلٍّ خبر۔ پورہ جملہ اسمیہ خبر یہ خبر مبتداء اول کی۔ وَتَرْحَمْنِیْ مبتداء پر معطوف۔ خبر محذوف۔ اَیْ سُکُوْنُهَا لِکُلٍّ۔ جَلَا کی ضمیر۔ لِلْمَذْکُوْرِ اَوْلِلنَّاظِمِ اَوْلِلسُّکُوْنِ۔ وہ چوبیس یاءات جن میں ہمزہ قطعی مفتوح سے قبل سَمَا کے بعض اپنے قاعدہ کے خلاف کیا ہے۔

(۳۹۲) ذَرُوْنِيَ ادْعُوْنِي اذْكُرُوْنِيَ فَتْحُهَا ٦ دَوَاءٌ وَّ اَوْزِعْنِيَ مَعًا جَادَ هُطَّلَا

ترجمہ: (۱) ذَرُوْنِيَ أَقْتُلْ (غافر۳) (۲) اُدْعُوْنِيَ أَسْتَجِبْ (غافر۲) (۳) فَاذْكُرُوْنِيَ أَذْكُرْكُمْ (بقرة۱۸) جو ہیں، ان کا فتحہ (مکی کیلئے) دوا ہے۔ (۴) اور أَوْزِعْنِيَ أَنْ (نمل واحقاف۲) میں دوجگہ (ورش اور بزی کیلئے) فتحہ عمدہ ہوگیا ہے، حالانکہ وہ مسلسل برسنے والی بارش سے تشبیہ دیا گیا ہے۔

(یعنی اول تین میں مکی کا فتحہ اور باقین کا سکون ہے، چوتھی میں دوجگہ ہے، ورش اور بزی کا فتحہ ہے، اور باقین کا سکون)۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ٦: اَلْجُوْدُ غَزَارَةُ الْمَطَرِ. اَلْهُطَّلُ جمع هَاطِلٌ مِنْ هَطَلِ الْمَطَر یعنی لگاتار بارش، کَثُرَ الْمَطَرُ وَغَزُرَ اور اَيْ تَتَابِعُ، جَارَ حَسُنَ ۔ اور سَمَحَ بِمَالِهٖ اس نے سخاوت کی تین معنوں میں آتا ہے، جَادَ هَطَلَهٗ. اَوْزِعْنِي کی خبر ہے۔ اور هُطَّلًا یا حال ہے، یا تمیز۔

(۳۹۳) لِيَبْلُوْنِيَ مَعْهُ سَبِيْلِيَ لِنَافِعٍ ۷ وَعَنْهُ وَلِلْبَصْرِيْ ثَمَانٍ تُنُخِّلَا

ترجمہ: (٦) لِيَبْلُوَنِيَ ءَاَشْكُرُ (نمل۳) اس کے ساتھ ہی (۷) سَبِيْلِيَ اَدْعُوْا (یوسف۱۲) میں نافع کا فتحہ ہے، اور ان نافع اور بصری سے آٹھ یاءات میں فتحہ انتخاب کیا گیا ہے۔

(۳۹۴) بِيُوْسُفَ اِنِّي الْاَوَّلَانِ وَلِيْ بِهَا ۸ وَضَيْفِيْ وَيَسِّرْلِيْ وَدُوْنِيْ تَمَثَّلَا

ترجمہ: (أَنْ آٹھ آیات میں سے) سورہ یوسف میں پہلی دو (۸، ۹) اِنِّيَ (اِنِّيَ اَرَانِيَ اَعْصِرُ۹) اور اسی سورۂ یوسف میں (۱۰) لِيَ (يَاْذَنَ لِيَ ۱۰) اور ضَيْفِيَ اَلَيْسَ (هود۷) کی یاء کو اور (۱۱) يَسِّرْلِيَ اَمْرِيْ (طٰہ۲) اور (۱۳) دُوْنِيَ اَوْلِيَآءَ (کہف۱۲) میں فتحہ نافع وبصری کیلئے ظاہر ہوا ہے، سورۂ یوسف کی پہلی دو اِنِّيَ کی قید سے اِنِّيَ اَرَانِيَ سَبْعَ ۷۔ اِنِّيَ اَنَا ۹ اور اِنِّيَ اَعْلَمُ ۱۱ تینوں نکل گئی، کہ ان میں سَمَا والوں کا اصول کے مطابق فتحہ اور باقین کا سکون ہے۔

(۳۹۵) وَيَاءَانِ فِي اجْعَلْ لِّيْ وَاَرْبَعٌ اِذْ حَمَتْ ۹ هُدَاهَا وَلٰكِنِّيْ بِهَا اثْنَانِ وُكِّلَا

ترجمہ: اور دو یائیں (۱۴، ۱۵) اِجْعَلْ لِّيَ اٰيَةً (آل عمران۴، مریم۱) میں ہیں (پس ان آٹھوں میں نافع وبصری کا فتحہ ہے) اور چار یاءات (نافع، بصری اور بزی کیلئے) فتحہ دی گئی ہیں، اس لئے کہ ان (یاءات) نے (فتحہ کی) ہدایت کرنے والوں کی حفاظت کی ہے، اور (۱۶، ۱۷) وَلٰكِنِّيْ اَرٰيكُمْ (ہود واحقاف) ایسی دو یائیں ہیں، جو مقرر کی

گئی ہیں۔

(۳۹۶) وتَحْتِــیْ وَقُلْ فِیْ هُوْدَ اِنِّــیْ اَرٰیٰکُمْ ۱۰ وَقُلْ فَــطَــرَنْ فِیْ هُوْدَ هَادِیُــهٖ اَوْصَلا

ترجمہ: اور (۱۸) تَحْتِیْ اَفَلَا (زخرف۵) کی یاء اور تو کہہ دے، کہ (۱۹) ہود۸ میں اِنِّیْ اَرٰیکُمْ کی یاء ہے، اور تو کہہ دے، کہ (۲۰) ہود۵ میں فَــطَــرَنِــیْ اَفَلَا کی یاء بزی اور نافع ہی کیلئے فتحہ دی گئی ہے، اس کے ھدایت کرنے والے نے پہنچایا ہے۔

(۳۹۷) وَیَحْـــزُنُـــنِیْ حِرْمِیُّــهُـــمْ تَعِـــدَانِــنِیْ ۱۱ حَشَـــرْتَـــنِیْ اَعْــمٰی تَاْمُرُوْنِیْ وَصَّلا

ترجمہ: اور حرمی کے مرموزین (نافع وکی) نے (چار آیات) فتحہ کے ساتھ پہنچائی ہیں (۲۱) لَیَحْزُنُنِیْ اَنْ تَذْهَبُوْا (یوسف۲) (۲۲) اَتَعِــدَانِنِیْ (احقاف۲) (۲۳) حَشَــرْتَــنِیْ اَعْــمٰی (طٰہٰ۷) اور (۲۴) تَــاْمُــرُوْنِــیْ اَعْبُدُ (زمر۷)۔

نــــــوٹ: یہاں تک جن چوبیس ۲۴ یاءات کو بیان کیا گیا ہے، ان کا تعلق نوع الاخراج سے ہے، یعنی وہ یاءات جن میں سماوالوں میں سے بعض کا فتحہ اور بعض کا سکون ہے، اور شعر ۱۲ میں جو یاءات آرہی ہیں، ان کا تعلق نوع الادخال سے ہے، یعنی ان میں سماوالوں کے ساتھ بعض دوسرے حضرات قرأ نے فتحہ پڑھا ہے، اور یہ کل گیارہ یاءات ہیں، جو کل پینتیس ۳۵ جگہ آئی ہیں۔

(۳۹۸) اَرَهْطِیْ سَمَا مَوْلًی وَّمَالِیْ سَمَا لِــــوًی ۱۲ لَعَلِّیْ سَــمَا كُــفْــؤًا مَعِیْ نَفَرُ الْعُلا

ترجمہ: (۱) اَرَهْــطِــیْ اَعَزُّ (ہود۸) میں سماو ابن ذکوان کا فتحہ بلند ہو گیا ہے، حالانکہ یہ فتحہ سردار ہے۔ (۲) اور مَالِیْ اَدْعُوْکُمْ (غافر۵) کی یاء کا فتحہ (سما اور ہشام کیلئے) بلند ہو گیا ہے، حالانکہ یہ جھنڈے والا ہے۔

(۳ تا ۸) لَعَلِّیْ کی یاء کا فتحہ بلند ہو گیا ہے، حالانکہ یہ فتحہ ہمسر ہے، (یعنی لَعَلِّیْ میں ہر جگہ سما اور شامی کا فتحہ ہے، اور یہ چھ جگہ ہے (یوسف۲۔ طٰہٰ۱۔ مؤمنون۶۔ غافر۴۔ اور قصص۴) میں دو جگہ، کوفیوں کا چھیوں کا سکون ہے۔

(۹، ۱۰) مَعِیَ اَبَدًا (توبہ۱۱)۔ مَعِیَ اَوْرَحِمَنَا (ملک۲) کی یاء کا فتحہ نفر۔ اَلْعَلَا عِمَادٌ والے کی، بصری، شامی، نافع حفص کیلئے بلند دلیلوں والی قراۃ ہے۔

(۳۹۹) عِــمَــادٌ وَّتَحْـــتَ النَّـــمْلِ عِــنْدِیْ حُـــــسْــنُـــهٗ ۱۳ اِلٰی دُرِّهٖ بِالْخُلْفِ وَافَقَ مُوْهَلا

ترجمہ: یہ قرأ اعتماد کے لائق (معتبر) ہیں، اور سورۃ نمل سے نیچے (۱۱) قصص۸ میں عِــنْدِیْ اَوَلَمْ کی یاء کا فتحہ،

ابوعمر، نافع کیلئے بلا خلاف اور ابن کثیر کے لئے خلاف کے ساتھ، اس فتحہ کی خوبی اس کی چمک کی طرف ملادی ہے، حالانکہ اس فتحہ نے مکی کیلئے خلاف کے ساتھ مدد کی ہے، حالانکہ یہ لائق بنایا گیا ہے۔

توضیح: (۱) اَرَهْطِیْ اَعَزُّ میں ناظمؒ نے تیسیر کی پیروی میں سما اور ابن ذکوان کیلئے فتحہ بیان کیا ہے، مگر اس میں تحقیق یہ ہے، کہ اس میں ہشام کیلئے بھی فتحہ اور سکون دونوں ہیں، اور دونوں صحیح ہیں، مگر فتحہ مشہور تر اور طریق کے موافق ہے۔

(۲) عِنْدِیْ اَوَلَمْ (قصص ۸) میں نافع، بصری کا بلا خلاف اور مکی کیلئے فتحہ وسکون دونوں بیان کئے ہیں، مگر طریق کے مطابق بزیؒ کیلئے صرف سکون اور قنبل کیلئے صرف فتحہ ہے، اس لئے کہ سکون ابو ربیعہ کے طریق سے ہے، جو قنبل کیلئے خلاف طریق ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۷: تُنَخَّلَا ، اِخْتِیْرَ مِنَ النخل وهوالتلخیص ۔ حَمَتْ مِنَ الْحِمَایَةِ. لِیَبْلُوَنِیْ مبتداء۔ مَعَهٗ سَبِیْلِیْ جملہ حال۔ لِنَا فِعٍ خبر۔ ثَمَانٍ تُنَخَّلَا فعل مجہول، ثَمَانٍ کی صفت واقع ہورہا ہے، اور اس کی ضمیر کُلُّ وَاحِدٍ کی تاویل سے ثَمَانٍ کیلئے ہے۔

شعر ۸: پانچوں کلمات قرآن مبتداء ہیں، اور ان کی خبر ثَابِتَانِ یا ثابتٌ ہے، جبکہ ان سے پہلے مِنْهَا مقدر ہے، بِیُوْسُفَ ثَابِتٌ سے متعلق ہے۔ اِثْنَیْ اَیْ اَرْبَعُ یَاءَاتٍ ۔ فُتِحَتْ مقدر کا فاعل۔ وَلٰکِنِّیْ کا بیان ہے، اَلْاَرْبَعُ کا جو مبتداء ہے۔ اِثْنَانِ وَّکِلَا بِهَا خبر۔ اَیْ وَمِنْهَا یَاءُ وَلٰکِنِّیْ اسمیہ خبریہ، وَّکِلَا اِثْنَانِ کی صفت ہے۔ اِنِّیْ اَرَایْکُمْ وَقُلْ مفعول ہے۔ فِیْ هُوْدَ ظرف ہے۔ فَطَرَنِ مبتداء۔ هَادِیَهٖ مبتداء ثانی۔ اَوْصَلَا خبر۔ اور ضمیر فتحہ کیلئے ہے، اَیْ اَوْصَلَ فتحهٔ۔ اور جملہ خبریہ مبتداء اول۔

شعر ۱۱: وَیَحْزُنُنِیْ مبتداء۔ حِرْمِیُّهُمْ مبتداء ثانی۔ وَصَّلَا اس کی خبر۔ اَتَعِدَانِنِیْ اور اس کے بعد کے کلمات وُصِّلَا کے مفعول اور ضمیر حرمی کے لفظ کے لئے ہے، اَیْ وُصِّلَا حِرْمِیُّهُمْ تَعِدَانِنِیْ حشرتنی اَعْمٰی ، تَامرونی ، یحزننی فی فتح الیاء ات۔

شعر ۱۲: اَرَهْطِیْ مبتداء۔ سَمَا فعل ماضی خبر واقع ہورہا ہے۔ مَوْلًی تمیز اور اسی طرح ہے، وَمَالِیْ سَمَا لِوًی ۔ اور لَعَلِّیْ سَما کُفُوًّا ، نَفَرًا لْعُلَا ، اَیْ ذُوْنَفَرِ الادلّةِ الْعُلَا ، مَعِیْ کی خبر ہے۔

شعر ۱۳: عِمَادٌ ، هُمْ مقدر کی خبر۔ تحت النمل ، ثابت مقدر کا ظرف، اور عِنْدِیْ کی خبر ہے۔ اِلٰی دُرِّهٖ اَیْ

تَلَا لَوْہ اَیْ بَالِغًا اِلٰی دُرِّہٖ حال ہے، بالخلف حال ایضًا، وَافق حُسْنُہٗ کی خبر۔ مُؤْھِلًا اَیْ اَھْلًا عَالِمًا مقدر کی صفت ہوکر مفعول یا وافق کی ضمیر سے حال ہے۔

باون ۵۲۔ یاء ات ھمزہ قطعی مکسورہ سے قبل

(۴۰۰) وَثِنْتَانِ مَعْ خَمْسِیْنَ مَعْ کَسْرِ ھَمْزَۃٍ ۱۴ بِفَتْحِ اُوْلِیْ حُکْمٍ سِوٰی مَا تَعَزَّلَا

ترجمہ: اوردو جو پچاس کے ساتھ ہیں (یعنی باون) یاءات ہمزہ قطعی کے کسرہ کے ساتھ ہیں، یہ اُولِیْ حُکْمٍ کے مرموزین (نافع اور بصری کیلئے) انصاف والوں کے فتحہ کے ساتھ ہیں، سوائے ان کے جو اس (قاعدہ سے) جداء ہوگئی ہیں۔

توضیح: یعنی دوسو بارہ یاءات میں سے باون وہ ہیں، جن کے بعد ہمزہ قطعی مکسور آتا ہے، ان میں صرف نافع وبصری کا فتحہ ہے، جبکہ چند آیات اس سے مستثنیٰ ہیں، ان کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) وہ جو یہاں مذکور نہیں اور نہ ہی ناظم نے ان کیلئے کوئی دوسرا حکم فرمایا ہے، ان میں نافع، بصری کا صرف فتحہ ہے، جو کل چھبیس ۲۶ ہیں، جیسے مِنِّیْ اِنَّکَ، رَبِّیْ اَعْلَمُ وغیرہ۔

(۲) وہ جو شعر ۱۵ تا ۱۸ توفیقی تک ہیں، جو پچیس ۲۵ ہیں، اور ایک فصلت کے آخر میں آئے گی (رَبِّیْ اِنَّ لِیْ) ان چھبیس ۲۶ میں سے نو ۹ یاءات جو شعر ۱۵ میں ہیں، نافع وبصری میں سے بعض نے فتحہ کے بجائے سکون پڑھا ہے، اور پندرہ یاءات وہ ہیں، جن میں نافع، بصری کیساتھ بعض دوسرے حضرات نے بھی فتحہ پڑھا ہے، ایک شعر ۱۶ کی دوسری یاء، اور بارہ یاءات شعر ۱۷ کی اور دو شعر ۱۸ کی پہلی ہیں۔

اور دو یاءات وَرُسُلِیْ اِنَّ اللّٰہَ (مجادلہ ۳) نافع، شامی کا فتحہ ہے، اور بصری نے اپنی اصل کے خلاف کیا ہے، اور باقین کی طرح سکون پڑھا ہے، اور رَبِّیْ اِنَّ لِیْ (فصلت ۶) میں نافع، بصری کا تو فتحہ ہے اور قالون کیلئے فتحہ وسکون دونوں ہیں، اس کو فصلت میں بیان کیا ہے۔

(۳) وہ یاءات جن میں سب کیلئے سکون ہے، اور یہ نو ۹ ہیں، جو شعر ۱۸ یُصَدِّقُنِیْ سے شعر ۱۹ کے خِطَابُہٗ تک بیان ہوئی ہیں، اور ان کے ساتھ یہ کل اکسٹھ بن جاتی ہیں۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

۱۴ تَعَزَّلَ، تَفَرَّدَ، تَمَیَّزَ، ثنتان مبتداء۔ بفتحِ اُولِیْ خبر، اَیْ استقرّتْ، بفتحِ جَمَاعَۃ اصحاب حُکْمٍ وعَدْلٍ، سِوٰی کا مستثنیٰ منہ مقدر ہے، اَیْ فِیْ جَمِیْعِ یَاءَاتِ ھٰذَا الْقِسْمِ۔

(۴۰۱) بَنَاتِیْ وَأَنْصَارِیْ عِبَادِیْ وَلَعْنَتِیْ ۱۵ وَمَا بَعْدَهٗ إِنْ شَآ ءَ بِالْفَتْحِ أُهْمِلَا

ترجمہ: (۱) بَنَاتِیْ إِنْ كُنْتُمْ (حجر۵)۔ (۲، ۳) اور أَنْصَارِیْ إِلَى اللهِ (آل عمران۵۔صف۲) (۴) اور یٰعِبَادِیَ إِنَّكُمْ (شعراء۴)۔ (۵) لَعْنَتِیْ إِلٰی (صٓ۵)۔ اور وہ سَتَجِدُنِیْ جس کے بعد انشاءاللہ ہے (جو کہف۹)۔ (۷) قصص۔ (۸) والصّٰفّٰتِ ۳ میں ہے۔ یہ آٹھوں نافع کیلئے فتحہ کے ساتھ ہیں (یہ قاعدہ) علیحدہ چھوڑ دیا گیا ہے، یعنی ابوعمرو کیلئے فتحہ کے بجائے سکون ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

بَنَاتِیْ مبتداء۔ اور اس کے بعد کے کلمات اس پر معطوف۔ بِالْفَتْحِ خبر۔ أُهْمِلَا مستانفہ۔

(۴۰۲) وَفِی إِخْوَتِیْ وَرْشٌ یَدِیْ عَنْ أُولِیْ حِمًی ۱۶ وَفِی رُسُلِیْ أَصْلٌ كَسَا وَافِی الْمَلَا

ترجمہ: اور (۹) إِخْوَتِیْ إِنَّ (یوسف۱۱ کی یاء) میں ورش کا فتحہ ہے، اور (۱۰) یَدِیَ إِلَیْكَ (مائدہ۵) کا فتحہ حفص ونافع، بصری ہی کیلئے قرأت کی حفاظت والوں سے محفوظ ہے، اور (۱۱) رُسُلِیْ إِنَّ اللهَ (مجادلہ۳ کی یاء کا فتحہ) نافع، شامی کیلئے ایسی اصل ہے، جس نے کامل سفید چادریں پہنادی ہیں۔

(۴۰۳) وَأُمِّیْ وَأَجْرِیْ سُكِّنَا دِیْنُ صُحْبَةٍ ۱۷ دُعَائِیْ وَآبَائِیْ لِكُوفٍ تَجَمَّلَا

ترجمہ: اور (۱۲) أُمِّیَ إِلٰهَیْنِ (مائدہ۱۶)۔ اور (۱۳ تا ۲۱) أَجْرِیَ إِلَّا سب جگہ دونوں (دِیْنُ صُحْبَةٍ کے مرموزین مکی، شعبہ، حمزہ، کسائی کیلئے یاء کے) سکون سے پڑھے گئے ہیں، ایک جماعت کی عادت بنالینے کی طرح۔ (۲۲) دُعَائِیْ إِلَّا نوح۱۔ اور (۲۳) آبَاءِیْ إِبْرَاهِیْمَ یوسف۵۔ یاء کا سکون کوفیین کے لئے خوبصورت ہو گیا ہے۔ (أَجْرِیَ إِلَّا نو جگہ۔ ''یونس۸۔ ہود۳۔ ۵۔ شعراء۶، ۱۰۔ سبا۶ میں''۔ اور ایک یاء وَأُمِّیَ إِلٰهَیْنِ یہ کل دس یاءات ہیں، جن میں مکی اور صحبہ کا سکون ہے، اور ضد سے باقی نافع، بصری، شامی، حفص کیلئے فتحہ نکل آیا)۔

﴿النحو والعربية﴾

فِی إِخْوَاتِیْ وَرْشٌ مبتداء و خبر۔ یدی مبتداء۔ عَنْ أُلِیْ حِمًی خبر۔ أَصْلٌ مبتداء۔ كَسَا اس کی صفت۔ وَافِی الْمَلَا، كَسَا کا مفعول ثانی، پہلا مفعول محذوف أَیْ كَسَا الْفَتْحُ، وَافِی الْمَلَا فِی رُسُلِیْ مبتداء کی خبر۔

شعر ۱۷: أُمِّیْ مبتداء۔ وَأَجْرِیْ عطف۔ سُكِّنَا اس کی خبر۔ دِیْنُ مصدر موکد۔ دِیْنُ صُحْبَةٍ، سُكِّنَا کے معنی سے حال ہے، أَیْ أُوقِعَ الْاسكانُ فِیهِمَا حَالَ كَوْنِهٖ دِیْنُ صُحْبَةٍ. لِكُوْفٍ کا لام فعل سے متعلق ہے، جو خبر

ہے۔ دُعَآءِیْ وَاٰبَآءِیْ مجموعہ معطوفین مبتداء۔ تَجَمُّلَا خبر۔ الف تثنیہ۔

(۴۰۴) وَحُـزْنِـیْ وَتَوْفِـیْـقِیْ ظِـلَالٌ وَكُلُّـهُمْ ۱۸ یُصَـدِّقُـنِیْ انْظِرْنِیْ وَاَخَّرْتَـنِیْ اِلٰی

ترجمہ: اور (۲۴) حُزْنِیْ اِلَی اللّٰہِ (یوسف۱۰)۔ (۲۵) وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ (ھود۸)۔ ظاء کے مرموزین کوفیین وکی) کے لئے اسکان یاء سے ہے، اورتمام قرأنے یُصَدِّقُنِیْ اِنِّیْ (قصص۴) اور اَنْظِرْنِیْ اِلٰی (اعراف۲۔ حجر۳۔ ص۵) اور اَخَّرْتَنِیْ اِلٰی (منافقین۲) کوساکن الیاء پڑھا ہے۔

نوٹ: یہ آخری تین اور اس کے بعد والے شعر۱۹ والی یاءات متفق علیہ بالاسکان ہیں، جو وضاحت کیلئے بیان کی گئی ہیں، اور یہ اُن باون یاءات میں شامل ہیں۔

همزه مضمومه قطعيه سے قبل دس ياء ات

(۴۰۵) وَذُرِّیَّـتِـیْ یَـدْعُوْنَـنِـیْ وَخِطَابُـهُ ۱۹ وَعَشْرٌ یَلِـیْهَا الْهَـمْـزُ بِالضَّمِّ مُشْكَلَا

ترجمہ: اور ذُرِّیَّتِیْ (احقاف۲)۔ یَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْهِ (یوسف۴)۔ اور خطاب کے صیغہ والی تَدْعُوْنَنِیْ اِلٰی۔ تَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْهِ (مؤمن۵) ان تمام کو سب قرأنے ساکن پڑھا ہے، اور دس یاءات اضافت ہیں، جن کے ساتھ متصل ہو کر وہ ہمزہ آتا ہے، جو ضمہ کی حرکت دیا ہوا ہے، ایسی یاءات جن کے بعد ہمزہ قطعی مضموم ہو، جیسے اِنِّیْ اُرِیْدُ، اِنِّیْ اُمِرْتُ ان میں نافع کا فتحہ اور باقی چھ کا سکون ہے۔

(۴۰۶) فَعَـنْ نَـافِعٍ فَـافْتَحْ وَاَسْكِنْ لِكُلِّهِمْ ۲۰ بِعَهْدِیْ وَاٰتُوْنِـیْ لِتَـفْتَحَ مُقْـفَلَا

ترجمہ: پس تو ان (دس کی دس یاءات) کو نافع ہی کیلئے فتحہ دے، جیسے (اِنِّیْ اُمِرْتُ)، اور بِعَهْدِیْ اُوْفِ (بقرۃ۵) اور اٰتُوْنِیْ اُفْرِغْ (کہف۱۱) کی یاء کو تمام قرأ کے لئے ساکن کر دے، تاکہ تو بند دروازے کو کھول دے، (یہ دو ان دس کے علاوہ ہیں، ان میں سب کا سکون ہے، ان دو سمیت کل بارہ ہو جاتی ہیں)۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۱۸: حُزْنِیْ مبتداء۔ وَتَوْفِیْقِیْ معطوف۔ ظِلَالٌ جمع ظِلٌّ خبر، اَیْ هُمَا ذوظلالٍ۔ وكُلُّهُمْ مبتداء۔ خبرمحذوف اَسْكَنُوْا الْاَلْفَاظَ الستةَ۔

شعر ۱۹: وعشرٌ مبتداء۔ تنوین مضاف الیہ کے عوض میں ہے، اَیْ عَشْرُ یَاءَاتٍ، یَلِیْهَا الْهَمْزُ خبر۔ بِالضم متعلق ہے، مُشْكِلَا کے، اور یہ حال ہے۔

شعر ۲۰: المقفّل ، المُغْلَقْ ، فافتح کامفعول،محذوف، ایْ الیاء ات العشره ، بِعَهْدِیَ اَسْکِنْ کامفعول ہے۔ لِکُلِّهِمْ حال۔ مُقفَلٌ ، تُفْتَحُ کامفعول ہے۔

توضیح: تیسری قسم کی دس اختلافی یاءات جن کے بعد ہمزہ قطعی مضموم ہے،اورنافع کافتحہ اور باقی کا ان میں سکون ہے، وہ یہ ہیں۔

(۱) وَاِنِّیْ اُعِیْذُهَا (آل عمران۴)۔ (۲، ۳) اِنِّیْ اُرِیْدُ (مائدہ۵۔ قصص۳)۔ (۴) فَاِنِّیْ اُعَذِّبُهٗ (مائدہ۱۵)۔ (۵، ۶) اِنِّیْ اُمِرْتُ (انعام وزمر۲)۔ (۷) عَذَابِیْ اُصِیْبُ (اعراف۱۹)۔ (۸) اِنِّیْ اُشْهِدُ اللّٰهَ (ھود۵)۔ (۹) اِنِّیْ اُوْفِ الْکَیْلَ (یوسف ۸)۔ (۱۰) اِنِّیْ اُلْقِیَ (نمل۲)۔

همزه وصلی سے قبل چوده یاء ات

(۴۰۷) وَفِی اللَّامِ لِلتَّعْرِیفِ اَرْبَعَ عَشْرَةً ۲۱ فَاِسْکَانُهَا فَاشٍ وَّعَهْدِیْ فِیْ عُلًا

ترجمه: اور اس لام میں جو تعریف کیلئے ہے (یعنی اَلْ سے پہلے اختلافی یاءات) چودہ ہیں، پس ان کا سکون وحذف حمزہ کیلئے مشہور ہے،اور عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ (بقرۃ۱۵) کی یاء کا سکون حمزہ وحفص کیلئے بلند دلیلوں میں ہے۔

توضیح: یعنی ان چودہ یاءات میں حمزہ نے سکون پڑھاہے،اور عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ میں حمزہ کے ساتھ حفص نے بھی سکون پڑھاہے،اوراجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء وصلاً حذف ہوگئی ہے،اور باقی قرأ عَهْدِیَ الظّٰلِمِیْنَ مفتوح پڑھتے ہیں۔

﴿النحووالعربیة﴾

شعر ۲۱: اَرْبَعَ عَشْرَةٌ مبتداء۔ تنوین ضرورت کی وجہ سے ہے، وَفِی اللَّامِ خبر ، ای فی قبل اللام ، اِسْکَانُهَا ، فَاشٍ مبتداء وخبر۔ هَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ کیلئے ہے۔ عَهْدِیْ فِیْ عُلًا مبتداء وخبر۔

(۴۰۸) وَقُلْ لِّعِبَادِیْ کَانَ شَرْعًا وَّفِی النِّدَا ۲۲ حِمًی شَاعَ اٰیَاتِیْ کَمَا فَاحَ مَنْزِلًا

ترجمه: اور قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ (ابراهیم۵) کی یاء کا سکون (ابن عامر،حمزه،کسائی) کیلئے (عمدہ) طریق ہے، اورنداء والا یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ (عنکبوت وزمر۶) (ابوعمرو،حمزه،کسائی کیلئے سکون) حفاظت کے اعتبار سے مشہور ہوگیا ہے،اور اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ (اعراف۱۷) کی یاء کا سکون (کمافاح کے مرموزین شامی، وحمزہ کیلئے اسی طرح صحیح ہے) جیسا کہ یہ منزل کے اعتبار سے مہک گیا ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

قُلْ لِّعِبَادِيَ مبتداء۔ كَانَ شَرْعًا خبر۔ فی النداء مبتداء کاظرف، اَیْ عِبَادِیَ فِی النِّدَاءِ۔ جمٰی اس کی خبر۔ شَاعَ اس کی صفت۔ آيَاتِيْ مبتداء۔ كَمَا فَاحَ جملہ خبر۔ مَا موصولہ۔ فَاحَ اس کا صلہ۔ مَنْزِلًا تمیز۔

توضیح: یعنی اَلْ سے پہلے کل یاءاتِ اضافت قرآن مجید میں بتیس ۳۲ ہیں، اوران میں سے صرف چودہ میں اختلاف ہے، اور باقی تمام قرأ فتحہ پڑھتے ہیں، اوران دواشعار ۲۱، ۲۲ میں جن یاءات کو بیان کیا ہے، یٰعِبَادِیَ (دوجگہ) قُلْ لِّعِبَادِیَ، عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ، اٰيَاتِيَ الَّذِيْنَ یہ نوع الادخال سے ہیں، یعنی ان میں حمزہ کے سکون پڑھنے میں بعض دوسرے بھی شریک ہوگئے ہیں، چنانچہ عَهْدِی الظّٰلِمِيْنَ میں حمزہ وحفص قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِيْنَ میں حمزہ، شامی، وکسائی یٰعِبَادِیَ الَّذِيْنَ میں حمزہ، بصری وکسائی۔ اٰيَاتِيَ میں حمزہ وشامی سکون پڑھتے ہیں، آئندہ دوشعروں میں ان چودہ یاءات کے شمار کو لاتے ہیں، تاکہ اجماعی یاءات جوان کے ماسوا ہیں، واضح ہو جائیں۔

(۴۰۹) فَخَمْسُ عِبَادِيْ اعْدُدْ وَعَهْدِيْ اَرَادَنِيْ ۲۳ وَرَبِّي الَّذِيْ اٰتٰنِ اٰيَاتِيَ الْحُلَا

ترجمہ: پس تو پانچ عِبَادِیْ شمار کر، اور عَهْدِيْ، اَرَادَنِیْ، اور رَبِّيَ الَّذِیْ، اور اٰتٰنِيْ اور اٰيَاتِيْ جو خوبصورت ہیں، یعنی (۱) قل لِّعِبَادِیَ الَّذِيْنَ (ابراھیم ۵)۔ (۲) عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ (انبیاء ۷)۔ (۳) عِبَادِیَ الشَّكُوْر (سبا۲)۔ (۴، ۵) یٰعِبَادِیَ الَّذِيْنَ (عنکبوت وزمر ۲)۔ (۶) عَهْدِ الظّٰلِمِيْنَ (بقرة ۱۵)۔ (۷) اَرَادَنِیَ اللّٰهُ (زمر ۴)۔ (۸) رَبِّيَ الَّذِيْنَ (بقرة ۳۵)۔ (۹) اٰتٰنِ الْكِتَابَ (مريم ۱۰)۔ (۱۰) اٰيَاتِيَ الَّذِيْنَ (اعراف ۱۷)۔

(۴۱۰) وَاَهْلَكَنِيْ مِنْهَا وَفِيْ صَادَ مَسَّنِيْ ۲۴ مَعَ الْاَنْبِيَا رَبِّيْ فِي الْاَعْرَافِ كَمَّلَا

ترجمہ: اورانہیں میں سے اَهْلَكَنِيْ، اور سورة ص میں مَسَّنِيْ انبیاء والے مَسَّنِيْ سمیت، اور رَبِّيْ اعراف میں، اس نے (چودہ یاءات کو) مکمل کردیا، (یعنی اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ (ملك۲، ۱۲)۔ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ (صٓ ٤)۔ (۱۳) مَسَّنِيَ الضُّرُّ (انبياء ٦)۔ (۱۴) رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ (اعراف ۳) نے کامل کردیا ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

شعر ۲۲: خَمْسُ اَعْدِدْ کا مفعول ہے، اوراس کے بعد کے کلمات معطوف ہیں، واؤ اوراس کے حذف کے ساتھ۔ اَلْحُلَا، حُلِيَّة کی جمع ہے، اور یہاں چھیوں کلمات کی صفت ہے، اور اَهْلَكَنِيْ مِنْهَا مبتداء وخبر۔ هَاء اَرْبَعَ عَشَرَة

کے لئے ہے۔ مَسَّنِيَ مبتداء۔ فِي صَادَ مَعَ الانبياء دونوں ظرف۔ اورخبر محذوف ہے، أَيْ مِنْهَا رَبِّيَ مبتداء۔ فِي الاعراف ظرف۔ اور كَمَّلَا اس کی خبر۔

توضیح: یعنی شعر ۴۲۳ ، ۴۲۴ کی کل چودہ یاءات جو الْ سے پہلے آئی ہیں، ان میں حمزہ کا صرف سکون ہے، اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے وصلاً یاء حذف ہے، اور پانچ یاءات میں دوسرے حضرات بھی ان کے ساتھ بعض، بعض میں سکون میں شامل ہوگئے ہیں، جو اوپر مذکور ہیں، اور وقفاً تمام حضرات یاء کو ثابت رکھتے ہیں، اور وصلاً سکون والے یاء کو حذف کرتے ہیں، باقی تمام قرأ سب یاءات میں فتحہ پڑھتے ہیں، ان چودہ کے علاوہ باقی اٹھارہ یاءات میں ساتوں قرأ فتحہ پڑھتے ہیں، جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱ ، ۲ ، ۳) نِعْمَتِيَ الَّتِيْ (بقرۃ ۴۰،۴۷، ۱۲۲)۔ (۴، ۵) حَسْبِيَ اللّٰهُ (توبہ ۱۲۹ ۔ زمر ۳۸)۔ (۶ تا ۹) شُرَكَاءِيَ الَّذِيْنَ (نحل ۲۷ ۔ کہف ۵۲ ۔ قصص ۶۲، ۷۴) میں دو ۔ (۱۰) بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ (آل عمران ۴۰)۔ (۱۱) بِيَ الْاَعْدَآءَ (اعراف ۱۵۰)۔ (۱۲) مَسَّنِيَ السُّوْءُ (اعراف ۱۸۸)۔ (۱۳) وَلِيِّيَ اللّٰهُ (اعراف ۱۹۶)۔ (۱۴) مَسَّنِيَ الْكِبَرُ (حجر ۵۴)۔ (۱۵) اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ (سبا ۲۷)۔ (۱۶) رَبِّيَ اللّٰهُ (غافر ۲۸)۔ (۱۷) جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ (غافر ۶۶)۔ (۱۸) نَبَّانِيَ الْعَلِيْمُ (تحریم ۳)۔

نوٹ: (۱) يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ سے زمر ۵۳ والا مراد ہے، زمر ۱۰ والا اگر چہ نداء کے بعد ہے، مگر اس میں یاء مرسوم نہیں۔ (۲) مَسَّنِيَ کے ساتھ ص وانبیاء کی قید مَسَّنِيَ السُّوْءُ (اعراف ۱۸۸)۔ اور مَسَّنِيَ الْكِبَرُ (حجر ۵۴) کو نکالنے کیلئے ہے۔ (۳) اَلَّذِيْ کو صورت کے اعتبار سے اور اللہ کے لام کو اصل کے اعتبار سے مجاز التعریفی قرار دیا ہے۔ (۴) نِعْمَتِيَ الَّتِيْ میں عاصم کیلئے مفضّل سے اور دوری کیلئے حلوانی سے سکون ہے۔

(۵) رَبِّيَ کے ساتھ اعراف کی قید رَبِّيَ اللّٰهُ (غافر ۲۸) کو نکالنے کی غرض سے ہے۔

همزه وصلى مجرد عن اللام سے قبل سات ياء ات

(۴۱۱) وَسَبْعٌ بِهَمْزِ الْوَصْلِ فَرْدًا وَّفَتْحُهُمْ ۝ اَخِيْ مَعَ اِنِّيْ حَقُّهٗ لَيْتَنِيْ حَلَا

ترجمه: اور سات یاءات اضافت وہ ہیں، جو ہمزہ وصلی مجرد عن اللام کے ساتھ ہیں، اور ان ناقلین کا فتحہ (مکی، بصری کیلئے ان میں سے) اَخِي اشْدُدْ (طٰہٰ ۳۱) (کی یاء) میں جو اِنِّيْ اصْطَفَيْتُكَ (اعراف ۱۴۴) سمیت ہے، حق ہے، اور يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ (فرقان ۲۷) کی یاء کا فتحہ بصری کیلئے شیرین ہوگیا ہے۔

(۴۱۲) وَنَفْسِيْ سَمَا ذِكْرِيْ (سَمَا) قَوْمِيَ الرِّضَا ۲۶ حَمِيْدُ هُدًى م بَعْدِيْ سَمَا صَفْوَةً وَلَا

ترجمہ: اور لِنَفْسِيَ اذْهَبْ (طٰہٰ۲) (کی یاء کا فتحہ سَمَا والوں کیلئے) بلند ہو گیا ہے، اور ذِكْرِيَ اذْهَبَا (طٰہٰ۲) کی یاء کا فتحہ سَمَا والوں کے لئے بلند ہو گیا ہے، اور قَوْمِيَ اتَّخَذُوْا (فرقان۳) کا فتحہ نافع، بصری، بزی ہی کیلئے پسندیدگی والا ہے، یہ فتحہ ھدایت والے کا پسند کیا ہوا ہے، اور بَعْدِيَ اسْمُهٗ (صف۱) کی یاء کا فتحہ سما وابوبکر ہی کیلئے موافقت کے اعتبار سے بلند ہوا ہے۔

توضیح: یعنی ان سات یاءات میں جن جن میں قراء کا فتحہ ہے، ان کے ماسوا کیلئے سکون وحذف ہے، خلاصہ یہ کہ ابوعمرو تو ساتوں یاءات میں فتحہ پڑھتے ہیں، اور کوفیین وابن عامر سب میں سکون وحذف پڑھتے ہیں، لیکن شامی اَخِيْ اُشْدُدْ کو ہمزہ قطعی سے پڑھتے ہیں، لہٰذا ان کی قراءۃ پر اس قسم کی یاءات چھ ہی ہیں، اور بزی يٰلَيْتَنِيْ کے سوا باقی چھ میں اور قنبل يٰلَيْتَنِيْ اور قَوْمِيْ کے سوا باقی پانچ ہیں، اور نافع کیلئے ۱ تا ۳ کے سوا باقی چار میں فتحہ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۲۵: سَبْعٌ مبتداء۔ بِهَمْزِ الْوَصْلِ خبر۔ حَقُّهٗ فعل مقدر کا فاعل ہے، اَيْ اِشْتَهَرَ حَقُّهٗ ۔

شعر ۲۶: اَلرِّضٰى ، اَيْ ذُو الرِّضٰى ، قَوْمِيْ کی خبر۔ حَمِيْدٌ تنوین سے هُدًى کی تمیز ہے، اور ترک تنوین سے مضاف ہے۔ بَعْدِيْ مبتداء۔ سَمَا صَفْوَةٌ فعل فاعل خبر۔ وِلَا بالکسر والمد المتابعة تمیز، اَيْ سَمَتْ مُتَابِعَةُ صَفْوِهٖ۔

ہمزہ کے ماسوا دوسرے حروف سے قبل تیس یاء ات

(۴۱۳) وَمَعْ غَيْرِ هَمْزٍ فِيْ ثَلَاثِيْنَ خُلْفُهُمْ ۲۷ وَمَحْيَايَ جِيْ بِالْخُلْفِ وَالْفَتْحُ خُوِّلَا

ترجمہ: اور ہمزہ کے سوا (دوسرے حروف) کے ساتھ تیس (یاءات کے فتحہ وسکون) میں ان قراء کا خلاف ہے، اور لِمَحْيَايَ (وَمَمَاتِيْ انعام۲۰ کی یاء) جو ہے، تو اس میں ورش کے خلاف کو لے آ، اور نافع کے سوا چھ قاریوں کیلئے اس کی یاء کو فتحہ دیا گیا (عطاء کیا گیا ہے، یعنی ورش کے لئے فتحہ وسکون دونوں، اور قالون کیلئے صرف سکون باقی چھ قراء کیلئے فتحہ، نیز سکون کے ساتھ طول بھی ہوگا، جبکہ وقفاً فتحہ والوں کیلئے طول، توسط، قصر تینوں وجوہ ہیں، ورش کیلئے فتحہ اختیار کی بناء پر اور سکون روایت کی بناء پر ہے، دانیؒ نے سکون ابن خاقان اور ابوالحسن طاہر سے پڑھا ہے، اور فتحہ ابوالفتح سے اور ورش نے نافع سے تو سکون ہی روایت کیا ہے، فتحہ کو خود اختیار کر لیا ہے، دونوں وجوہ صحیح ہیں (نشر)

﴿النحو والعربیۃ﴾

شعر ۲۷: التخویل ، العطاء۔ خُلْفُهُمْ مبتداء۔ مَعْ هَمزٍ خبر۔ فِی ثلاثین حال۔ وَمَحْیَایَ مبتداء۔ جِیْ ءُ بِالْخَلفِ ماضی مجہول،خبر،ہمزہ ضرورۃً محذوف۔ وَالْفَتْحُ خُوِّلَا جملہ حالیہ ضمیر فتح کیلئے ہے،اور دوسرا مفعول مَحْیَایَ محذوف۔ خُوِّلَا اَیْ اُعْطِیَ وَمُلِّكَ۔

(۴۱۴) وَ عَمَّ عُلًا وَّجْهِیَ وَبَیْتِیَ بِنُوحٍ عَنْ ۲۸ لِوًا وَّسِوَاهُ عُدَّ اَصْلًا لِّیُحْفَلَا

ترجمہ: اور وَجْهِیَ لِلّٰہِ (آل عمران۲)۔ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ (انعام۹) کی یاء کا فتحہ نافع ،شامی ،حفص کیلئے) بلندی کے اعتبار سے عام ہو گیا ہے،اور بَیْتِیَ (مُؤْمِنًا جو(نوح۲) میں ہے (حفص وہشام کیلئے یاء کا فتحہ) جھنڈے والے سے منقول ہے،اور اس کے سوا(یعنی نوح والے کے سوا بَیْتِیَ لِلطَّائِفِیْنَ (بقرۃ۱۵۔ حج ۴) جو ہے،وہ(یعنی اس کا فتحہ حفص،نافع،ہشام ہی کیلئے) اصل شمار کیا گیا ہے،تا کہ یہ فتحہ ظاہر کیا جائے۔

(یعنی ہشام وحفص بَیْتِیَ میں تینوں جگہ فتحہ نافع کا نوح میں سکون باقی دو میں فتحہ اور باقی قرأ کا تینوں جگہ سکون)۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

اَلْحَفْلُ، اَلْمُبَالَاۃ بالشیء ، پرواہ کرنا خیال رکھنا۔ وَجْهِیَ مبتداء۔ خبر مقدم، اَیْ فتح یاءِ وَجْهِیَ ، عَمَّ کا فاعل اور فتح عُلًا مفعول۔ بَیْتِیَ مبتداء۔ بِنُوحٍ حال، اَیْ کَائِنًا فی نوحٍ ۔ جعبریؒ کی رائے پر اس کو حاء کے کسرہ سے پڑھنا چاہیے،علی قاریؒ کی رائے پر اس کو غیر منصرف قرار دیکر فتحہ بھی درست ہے۔ عَنْ لِوًی خبر۔ وسِوَاہُ ، عُدَّ کا مفعول ہے،اور ضمیر بَیْتِیَ کو راجع ہے۔ اَصْلًا مفعول ثانی۔ لام کا نصب عُدَّ امر کے جواب کی وجہ سے ہے۔ عُدَّ فعل مجہول ہے،یا امر بتقدیر عُدَّهٗ ہے۔

(۴۱۵) وَمَعْ شُرَكَائِیَ مِنْ وَّرَائِیَ دَوَّنُوْا ۲۹ وَلِیَ دِیْنِ عَنْ هَادٍ بِخُلْفٍ لَّهُ الْحُلَا

ترجمہ: اور شُرَکَایِیَ (قَالُوْا فصلت۶) سمیت مِنْ وَّرَائِیَ (وَکَانَتِ (مریم۱) کو مشائخ نے مدوّن کیا ہے (یعنی دال کے مرموزین مکی نے یاء کا فتحہ پڑھا ہے) اور وَلِیَ دِیْنِ (کافرون) کی یاء کا فتحہ حفص،ھشام،نافع کیلئے بلاخلاف اور بزی کیلئے) ہدایت کرنے والے قاری سے ایسے خلف کے ساتھ ہے،جس کے لئے زیور ہیں،(یعنی وَلِیَ دِیْنِ میں نافع،حفص،ہشام کیلئے فتحہ اور بزی کیلئے فتحہ وسکون دونوں ہیں،لیکن مشہور اور طریق کے مطابق سکون ہی ہے،جو فارسی سے ہے،اور فتحہ ابوالفتح وابوالحسن سے ہے،اور باقی قرأ کیلئے صرف سکون ہے)۔

نوٹ: لِیَ میں اس قسم کے اختلافی یاءات آٹھ ہیں، وضاحت کیلئے ناظمؒ چھ کے ساتھ قریب کے الفاظ اور دو کے ساتھ سورۃ کی قیدلائے ہیں، بعد کے اشعار میں غور کیا جائے۔

﴿النحو والعربیة﴾

شعر ۲۹: اول جملہ فعلیہ بھی اور اسمیہ دونوں ہوسکتے ہیں۔ عن اور باء ثابتؒ سے متعلق ہوکر وَلِیَ دِیْنِ کی خبر ہے۔ بخلفٍ حال۔ ھاءٍ ، قاریؒ مقدر کی صفت۔

(۴۱۶) مَمَاتِیْ اَتٰی اَرْضِیَ صِرَاطِی ابْنُ عَامِرٍ ۳۰ وَفِی النَّمْلِ مَالِیْ دُمْ لِمَنْ رَّاقَ نَوْفَلا

ترجمہ: اور مَمَاتِیَ (لِلّٰهِ انعام۲۰ کی یا کافتحہ نافع ہی کیلئے) آیا ہے، اور اَرْضِیَ (وَاسِعَةٌ عنکبوت ۶ اور) صِرَاطِیَ (مُسْتَقِیمًا انعام۱۹ کی یاء فتحہ) ابن عامر کی (قرأۃ ہے) اور (نمل ۲) میں مَالِیَ لَا ہے (یاء کافتحہ مکی، ہشام، عاصم، کسائی ہی کیلئے ہے) اور نافع، حمزہ، ابن ذکوان کیلئے سکون ہے، تو ہمیشہ اس کیلئے سخی رہ جو (ظاہر وباطن سے) صاف ہو گیا ہے۔

(۴۱۷) وَلِیْ نَعْجَةٌ مَّاکَانَ لِیَ اثْنَیْسِنِ مَعْ مَعِیْ ۳۱ ثَمَانٍ عُلًا وَّ الظُّلَّةُ الثَّانِ عَنْ جِلا

ترجمہ: اور وَلِیَ نَعْجَةٌ (ص۲) اور مَا کَانَ لِیَ (عَلَیْکُمْ) حالانکہ یہ دو ہیں (ابراہیم۴ ـ ص۵) حالانکہ یہ دونوں مَعِیَ کے ساتھ ہیں، اور وہ (مَعِیَ) آٹھ ہیں (ان گیارہ یاءات کافتحہ) حفص کیلئے بلندیوں والا ہے، اور سورۃ ظُلَّة ۲ (شعراء کا) دوسرا مَعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ جو ہے (اس کافتحہ حفص و ورش کیلئے) ظہور والے سے ہے۔ (یعنی مَعِیَ آٹھ ہیں، جو (اعراف۱۳۔ توبہ۱۱۔ کہف۹۔ انبیاء۲۔ شعراء و قصص۴۔ کہف۱۰ دو جگہ۔ اور تین لِیَ کل گیارہ کلمات کی یاءات میں حفص کیلئے فتحہ اور باقی قرأ کا سکون ہے، البتہ (سورۃ شعراء ۶ کے دوسرے مَعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ میں ورش کا بھی فتحہ ہے۔

(۴۱۸) وَمَعْ تُؤْمِنُوْا لِیْ یُؤْمِنُوْا بِیْ جَا وَیَا ۳۲ عِبَادِیَ صِفْ وَالْحَذْفُ عَنْ شَاکِرٍ دَلا

ترجمہ: اور (ورش ہی کیلئے) یاء کافتحہ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیَ (بقرۃ۲۳) آیا ہے، حالانکہ یہ تُؤْمِنُوْلِیَ (دخان۱) کے ساتھ ہے، اور تو (شعبہ کیلئے) یٰعِبَادِیَ (زخرف۷) کی یاء کے فتحہ) کو بیان کردے، اور یاء کا حذف (حفص، حمزہ، کسائی، مکی کیلئے) اس شکر گذار قاری سے ہے، جس نے ڈول بھر کر نکالا ہے، (فتحہ کی ضد سے نکل آیا، کہ باقی تین حضرات نافع،

بصری، شامی کیلئے یٰعِبَادِیْ یاء کے اثبات وسکون سے ہے، حذف والی قرأت کی بعض مصاحف کی رسم سے تائید ہوتی ہے، اور ناظمؒ نے دَلَا سے اس قوت کی طرف اشارہ فرمایا ہے)۔

(۴۱۹) وَفَتْحُ وَلِیَ فِیْهَا لِوَرْشٍ وَّحَفْصِهِمْ ۳۳ وَمَالِیَ فِیْ یٰسٓ سَکِّنْ فَتُکْمِلَا

ترجمہ: اور وَلِیَ فِیْهَا (طٰہٰ) کا فتحہ ورش اوران میں کے حفص کیلئے ہے، اورسورۃ (یٰسٓ۲) کو (حمزہ ہی کے لئے) ساکن کردے، تاکہ تو تمیں یاء ات کے شمار کو کامل کردے۔

﴿النحووالعربیة﴾

شعر ۳۰: الروق، الصفاء، النوفل، العطاء۔ مَمَاتِیْ اَتٰی مبتداء وخبر۔ اسی طرح اَرْضِیْ ابن عامر سے لِمَنْ لام نَوْفَلَا سے متعلق اور نَوْفَلَا دُمْ بمعنی کُنْ کی خبر۔ یادُم کے فاعل سے حال ہے، یا نوفلا رَاق کے فاعل سے حال ہے۔اور دُمْ معترضہ ہے۔

شعر ۳۱: اَلْجَلَا، الکشف، وَلِیَ نَعْجَةٌ مبتداء۔ مَا کَانَ لِیَ معطوف۔ اِثْنَیْن حال۔ مَعْ، کَائنین کا ظرف ہے، جو پہلے دونوں کلمات سے حال ہے۔ ثَمَانٍ، ھو مقدر کی خبر۔ ھُوَ مَعِیْ کی طرف راجع ہے۔ اَلثَّان، الظُّلَّةُ سے بدل البعض ہے۔ عَنْ جِلَا، اَیْ عَنْ ذِیْ ظُهُوْرٍ۔

شعر ۳۲: فتح مبتداء، مضاف۔ وَلِیَ مضاف الیہ۔ لورش خبر۔ وحَفْصُهُمْ معطوف۔ مَالِیَ سَکِّنْ کا مفعول۔ فَتُکْمِلَا منصوب۔ فاء جواب امر کی وجہ سے ہے۔ اِکْمَال یا کَمَال سے فَتَکْمَلَا بفتح التاء وبضم المیم۔

بَابُ مَذَاهِبِهِمْ فِى الْيَاءَاتِ الزَّوَائِدْ

باب یاءات زوائد کے اثبات وحذف میں قرأ کے مذاہب کا بیان

وہ یاءات جو غیر مرسوم ہیں، اوران میں رسم کی اتباع میں بعض قرأ کا حذف ہے، اور بعض قرأ اصل کی موافقت کی وجہ سے انہیں ثابت رکھتے ہیں، اور یہ یاءات صرف اسم وفعل ہی کے ساتھ لام کلمہ بھی اور زائدہ بھی ہوتی ہیں جیسے اسم کی مثال بِالْوَادِ ، اَلتَّنَادِ ، الدَّاعِ ۔ فعل کی مثال جیسے يَوْمَ يَأْتِ ، اِذَا يَسْرِ ، نَبْغِ ۔

زائدہ جیسے وَعِيدِ ، نُذُرِ ۔ اوراضافت کیلئے بھی جو مجرور یا منصوب ہوتی ہیں، جیسے دُعَاءِ ، اَخَّرْتَنِ ان میں جو یاءات رَسمًا ثابت ہیں، ان میں توسب قرأ کا اثبات ہے، اور جو رسمًا محذوف ہیں، ان کی دوصورتیں ہیں۔

(۱) وہ جن میں سب کا حذف ہے، جو رسم کی اتباع اور کسرہ کی دلالت کو کافی سمجھ لینے کی بناء پر ہے، اور قبیلہ ہذیل کا لغت ہے۔

(۲) وہ جن میں حالین میں یا صرف وصل میں اثبات ہے، جو اصل کی موافقت کے سبب ہے، اور حجاز کا لغت ہے، اور یہ تقدیم رسم کے موافق بھی ہے، اس لئے کہ جو لفظ عارض کے سبب حذف ہوا ہو، وہ موجود کے حکم میں ہوتا ہے، جیسے رَحْمٰن کا الف، اور وصلاً اثبات اور وقفاً حذف میں اصل اور رسم دونوں کی رعایت ہے، نیز وقف تغیر اور تخفیف کا محل ہے، یاءات زوائد میں اثبات وحذف کے اعتبار سے قرأ کے چار گروہ ہیں۔

(۱) عاصم وابن ذکوان کا تمام یاءات میں حالین میں حذف، البتہ حفص نمل میں اٰتٰنِ ءَ اللّٰهُ کو ثابت رکھتے ہیں۔

(۲) ہشام، بزی وقنبل جن یاءات میں اثبات ہے، وہ حالین میں ہے۔ (۳) حمزہ جن یاءات کو ثابت رکھتے ہیں، صرف وصلاً ثابت رکھتے ہیں، سوائے اَتُمِدُّوْنَنِيْ کے، اس میں حالین میں اثبات ہے۔

(۴) نافع، بصری، کسائی، جن یاءات کو ثابت رکھتے ہیں، ان کو صرف وصلاً ثابت رکھتے ہیں۔

نوٹ: جو یاءات اس باب میں بیان ہو رہی ہیں، ان میں حذف واثبات کا اختلاف وصلاً اور حالین دونوں میں ہے، اور جو (رعدوق) میں آئینگی، ان میں وصلاً تو سب کا حذف ہے، البتہ وقفاً بعض کا حذف اور بعض کا اثبات ہے۔

(۴۲۰) وَدُوْنَكَ يَاءَاتٍ تُسَمّٰى زَوَائِدًا ۔ لِاَنْ كُنَّ عَنْ خَطِّ الْمَصَاحِفِ مَعْزِلَا

ترجمہ: اور لے لے تو ان یاءات کو جن کو زوائد نام دیا جاتا ہے، اس لئے کہ وہ مصاحف عثمانیہ کے رسم خط سے باہر ہوتی ہیں۔

(۴۲۱) وَتَثْبُتُ فِی الْحَالَیْنِ دُرًّا لَّــوَامِعًا ۲ بِخُلْفٍ وَّاُوْلَی النَّمْلِ حَمْزَۃُ کَمَّلَا

ترجمہ: اور یہ یاءات مکی کیلئے بلا خلاف اور ہشام کیلئے خلاف کے ساتھ ہونے کی حالت میں حالین (وقفاً ووصلاً) میں ثابت رہتی ہیں، حالانکہ یہ چمکنے والے موتی سے تشبیہ دی گئی ہیں۔

اور نمل کی پہلی اَتُمِدُّوْنَنِیْ ۳ کو حمزہ نے حالین میں ثابت رکھتے ہوئے (شمار کو) کامل کر دیا ہے۔

(۴۲۲) وَفِی الْوَصْلِ حَـــمَّادٌ شَـــکُوْرٌ اِمَامُہٗ ۳ وجُمْلَتُھَا سِتُّوْنَ وَاثْنَانِ فَاعْقِلَا

ترجمہ: اور وصل میں (بصری، حمزہ، کسائی، نافع کیلئے) زیادہ تعریف کرنے والا ثابت رکھتا ہے، جس کا امام (شیخ) بڑا شکر گذار ہے، اور ان یاءات زوائد کا مجموعہ باسٹھ ۶۲ ہے۔

﴿النحووالعربیۃ﴾

شعر ۱: دُوْنَکَ اسم فعل بمعنی اَلْزِمْ، لازم پکڑ، لے لے، کسی کو فعل پر آمادہ کرنا، یاءات مفعول۔ تُسَمّٰی زوائد، بضم التاء روایۃ وَبِفتحہٖ معنًی۔ صفت یاءات۔ زوائداً منصرف بوجہ تخییر۔ اور شعلہ کے قول پر بوجہ ضرورۃ۔ کُنَّ کی ضمیر یاءات کے لئے، اور جو کُنَّ کا اسم ہے، اور مَعْزِلًا خبر، اَیْ کُنَّ ذَوَاتِ عَزْلٍ اَیْ خَارِجَۃً۔

شعر ۲: تَثْبُتُ مجہول ومعروف دونوں، ضمیر فاعل کے لئے ہے، فِی الْحَالِیْن ظرف۔ دُرًّا حال من الفاعل۔ لَوَامِعًا، دُرًّا کی صفت۔ حمزہ مبتداء۔ کَمَّلَا خبر۔ الف اطلاقی۔ اُوْلَی النمل، کَمَّلَ کا مفعول۔

شعر ۳: حَمَّادٌ مبتداء۔ شَکُوْرٌ صفت۔ اِمَامُہٗ، شکورٌ کا فاعل۔ فِی الوَصْلِ خبر۔ جُمْلَتُھَا، ستون واثنان مبتداء وخبر پر معطوف۔ فَاعْقِلَا الف بعوض نون خفیفہ مؤکدہ، اَیْ فَاعْقِلَنْ۔

توضیح: ان تین اشعار میں ناظمؒ نے یاءات زوائد کی شناخت اور ان میں اختلاف کی نوعیت اور ان کی تعداد تین چیزیں بیان فرمائی ہیں، یہ یاءات جیسا پہلے معلوم ہو چکا ہے، اسم اور فعل ہی کے ساتھ آئی ہیں، جبکہ حرف کے ساتھ نہیں آئیں، بخلاف یاءات اضافت کے کہ وہ حرف کے ساتھ بھی آتی ہیں، نیز یہ مصاحف میں لکھی ہوئی نہیں ہوتیں، لام کلمہ ہوں یا زائد غیر مرسوم ہوتی ہیں، اس لئے ان کو زوائد کہا جاتا ہے، نیز ابن کثیر مکی صاحب کیلئے جو یاءات بیان

ہوں گی، وہ ان کو حالین میں ثابت رکھتے ہیں، اور جو ہشام کیلئے بیان ہوں گی ان میں ہشام کا حالین میں خلف ہے، یعنی وصلاً بھی اثبات وحذف اور وقفاً بھی اثبات وحذف دو دو وجہ ہوں گی اور جن یاءات کو نافع، بصری، حمزہ، کسائی کیلئے بیان کریں گے، تو ان میں صرف وصلاً ہی اثبات ہوگا، وقفاً حذف ہوں گی یہ تو عمومی قاعدہ ہے، مگر اس سے امام حمزہ کیلئے اَتُمِدُّوْنَنِيْ (نمل) مستثنٰی ہے، کہ اسے وہ حالین میں ثابت رکھتے ہیں، اور اس کی تعیین اُولَنَّمل کی قید سے ہوتی ہے، لہٰذا نمل کی دوسری فَمَآ اٰتٰنِيَ اللّٰهُ سو اس میں ان کے حذف کی تفصیل آگے آرہی ہے، اور جو یاءات زوائد مرسوم ہیں، ان کو سب ثابت رکھتے ہیں اور جو غیر مرسوم ہیں، ان میں اثبات وحذف کا اختلاف ہے، جن کی تعداد باسٹھ۶۲ ہے، جبکہ تیسیر میں اکسٹھ۶۱ ہے، اس ترتیب سے، کہ اٰتٰنِ (نمل) اور فَبَشِّرْ عِبَادِيْ (زمر) کو اس باب میں شامل نہیں کیا، اور يٰعِبَادِيْ (زخرف) کو اس باب میں شامل کیا ہے۔

نوٹ: گو کہ ناظمؒ نے ہشام کیلئے حالین میں خلف بیان فرمایا ہے، لیکن نظم وتیسیر کے طرق سے ان کیلئے حالین میں اثبات ہی ہے، اور نشر کے طرق سے وقفاً حذف بھی ہے، جو وصلاً کسی طریق سے بھی صحیح نہیں، اور ان کیلئے صرف ایک یاء ثُمَّ كِيْدُوْنِ (اعراف۲۴) میں اختلاف ہے، اس کو شعر۴۱۲ میں بیان فرمائیں گے۔

(۴۲۳) فَيَسْرِيْ اِلَى الدَّاعِ الْجَوَارِ الْمُنَادِيْهُ ۴ دِيَنْ يُؤْتِيَنْ مَعْ اَنْ تُعَلِّمَنِيْ وِلَا

ترجمہ: پس اِذَا يَسْرِيْ (فجر) اور مُهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِيْ (قمر۱)۔ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِيْ (شوریٰ ۴)۔ وَيَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِيْ (قٓ۳)۔ عَسٰى اَنْ يَّهْدِيَنِيْ (کہف۴)۔ فَعَسٰى اَنْ يُّؤْتِيَنِيْ خَيْرًا (کہف ۳)۔ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِيْ (کہف۵،۹)۔ حالانکہ یہ (تینوں کلمات) اتصال والے ہیں۔

(۴۲۴) وَاَخَّرْتَنِي الْاِسْرَا وَتَتَّبِعَنْ سَمَا ۵ وَفِي الْكَهْفِ نَبْغِيْ يَاْتِ فِيْ هُوْدَ رُفِّلَا

ترجمہ: اور (اسراء۷) کا لَئِنْ اَخَّرْتَنِيْ اِلٰى، اور اَلَّا تَتَّبِعَنِيْ (طٰہٰ ۵)۔ (ان نو کلمات کی یاء کا اثبات سَمَا والوں نافع، مکی، بصری کیلئے) بلند ہوا ہے (یعنی مکی کیلئے حالین اور نافع وبصری کیلئے وصلاً یاء کا اثبات ہے) اور (کہف۹ میں مَاكُنَّا نَبْغِيْ اور يَوْمَ يَاْتِيْ جو (ہود۹) میں ہے، دونوں کی یاء کا اثبات کسائی اور نافع، مکی، بصری کیلئے) باعزت اور بلند ہو گیا ہے (مکی حالین میں اور نافع، بصری، کسائی وصلاً ثابت رکھتے ہیں)

(۴۲۵) سَمَا وَدُعَاءِيْ فِيْ جَنَا حُلْوِ هَدْيِهِ ۶ وَفِي اتَّبِعُوْنِيْ اَهْدِكُمْ حَقُّهُ بِلَا

ترجمہ: اور رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِیْ (ابراہیم ۶) (حمزہ، ورش، بصری کیلئے وصلاً اور بزی کیلئے حالین میں) اپنی شیریں عادت کا میوہ چننے میں مشغول ہے، اور اِتَّبِعُوْنِیْ اَهْدِكُمْ (غافر ۵) میں اس کے حق نے (یاء کے اثبات کو) آزمایا ہے (یعنی مکی، بصری، اور قالون کیلئے اثبات ہے)۔

(۴۲۶) وَاِنْ تَرَنِیْ عَنْهُمْ تُمِدُّوْنَنِیْ سَمَا ۔ فَرِيْقًا وَّيَدْعُ الدَّاعِ هَاكَ جَنًا حَلَا

ترجمہ: وَاِنْ تَرَنِیْ (انا کہف ۵) بھی انہی حَقَّهُ بَلَا والوں (مکی، بصری، اور قالون) سے یاء کا اثبات ہے، اور اَتُمِدُّوْنَنِیْ (نمل ۳) کی یاء کا اثبات (مکی وحمزہ کیلئے حالین میں اور نافع وابوعمرو کیلئے وصلاً) جماعت کے اعتبار سے بلند ہوگیا ہے، اور يَدْعُ الدَّاعِیْ (قمر ۱) کی یاء کا اثبات (بزی کیلئے حالین، ورش وبصری کیلئے وصلاً) جو ہے، تو اس میوہ کو لیلے، جو شیرین ہوگیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْوِلَا، المتابَعَةُ، اَلتَّرْفِيْلُ، اَلتَّعْظِيْمُ، اَلْجِنٰی، الثمرة، الْهُدٰی، حسن السيرة، اَلْبَلَا اَلْاِخْتِبَار، جملہ کلمات قرآنیہ مبتدا آت اور سَمَا خبر۔ فِیْ جَنَا حَلْوُ هَدْيِه، اَیْ حَلَا وَةُ حُسْنِ سِيْرَة تِلْكَ الْقِرَاءَةُ حَاصِلَةٌ كَالثَّمَرَةِ الْمَجْنِيةِ۔ حَقَّهُ مبتداء۔ وَالضمير للفظ اتَّبِعُوْنِیْ بَلَا خبر اَیْ اِخْتَبَرِ الْحَقَّ ذَالِكَ فَوَجَدَهُ صَوَابًا، وَاِنْ تَرَنِیْ مبتداء۔ عَنْهُمْ خبر۔ ضمیر حَقَّهُ بَلَا کے مذکورین کیلئے۔ تُمِدُّوْنَنِیْ، سَمَا مبتداء وخبر۔ فَرِيْقًا تمیز۔ هَاكَ اسم فعل بمعنی خُذْ۔ جَنَا اس کا مفعول۔ حَلَا اس کی صفت جملہ مبتداء کی خبر۔

توضیح: (۱) ان چار اشعار میں سولہ کلمات کو بیان کیا ہے، کسائی باسٹھ یاءات میں سے صرف دو کو ہی وصلاً ثابت رکھتے ہیں، جو مَا كُنَّا نَبْغِیْ (کہف ۹) اور يَوْمَ يَاْتِیْ (ھود ۹) میں ہے۔

(۲) شعر ۱ میں اِلَی الدَّاعِ (قمر ۱) اِلٰی کی قید سے يَدْعُ الدَّاعِ (قمر ۱) اور دَعْوَةَ الدَّاعِ (بقرۃ ۲۳) نکل گئے، اول کو شعر ۲ اور ثانی کو ۷ میں بیان کیا ہے، اور یہ تین ہی ہیں۔

(۳) عَسٰی اَنْ يَّهْدِيَنِیْ (کہف ۲) والا مراد ہے، اس لئے کہ (قصص ۳) والے میں یاء مرسوم ہے، اور اس میں سب کا اثبات ہے، جو شعر ۲۲ میں آرہا ہے۔

(۴) اَخَّرْتَنِیْ (اسراء) کی قید سے منافقون والا نکل گیا ہے، اسلئے کہ اس میں یاء مرسوم ہے، اور یاءات اضافت

کے باب میں شعر ۱۸ میں بیان ہو چکا ہے۔

(۵) فِي الْكَهْفِ نَبْغِيْ کی قید سے (سورۃ یوسف ۸) والا نکل گیا، اس میں سب کا اثبات ہے۔

(۶) فِيْ هُوْدَ کی قید سے يَأْتِيْ (بقرۃ ۳۵۔ انعام ۲۰۔ فصلت ۵) وغیرہ نکل گئے۔

(۷) دُعَاءِيْ إِلَّا (نوح ۱) میں یاء مرسوم ہے، اور اس میں سب کا اثبات ہے، نیز گذشتہ باب کے شعر ۱۷ میں اسکا ذکر تصریحاً ہو گیا ہے، لہٰذا یہاں وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ (ابراهیم) والا ہی مراد ہے۔

(۸) اَهْدِكُمْ کی قید سے فَاتَّبِعُوْنِيْ (آل عمران ۴۔ اور طٰہٰ ۵) نکل گیا، ان میں سب کا اثبات ہے، اور (زخرف ۶) والا شعر ۷ میں بیان ہوگا۔

(۴۲۷) وَفِي الْفَجْرِ بِالْوَادِيْ دَنَا جَرَيَانُهُ ۸ وَفِي الْوَقْفِ بِالْوَجْهَيْنِ وَافَقَ قُنْبُلَا

ترجمہ: اور سورۃ والفجر میں بِالْوَادِيْ کی یاء دَنَا جَرَيَانُهُ کیلئے ہے (یعنی بزی، ورش کیلئے) اس کا جاری ہونا قریب ہو گیا ہے، اور وقف میں دونوں وجوہ کے ساتھ قنبل نے موافقت کی ہے، یعنی بزی و ورش نے جَابُوْا الصَّخْرَ بِالْوَادِ (فجر) میں یاء زائد پڑھی ہے، مگر قنبل کیلئے اس میں وقفاً دو وجہیں ہیں، یعنی اثبات و حذف اور وصلاً صرف اثبات ہے، جبکہ بزی کیلئے حالین میں اپنی اصل کے مطابق اثبات ہی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

بالواو مبتداء۔ فی الفجر ظرف۔ دَنَا جَرَيَانُهُ خبر۔ ضمیر اَلْوَادِ کیلئے۔ وَافَقَ کا فاعل اور ضمیر بالواو کیلئے ہے۔ قُنْبُلَا اس کا مفعول۔ لِوَجْهَيْنِ، وَافَقَ کے متعلق ہے۔ وَفِي الْوَقْفِ حَال۔

(۴۲۸) وَاَكْرَمَنِيْ مَعْهُ اَهَانَنِ اِذْ هَدٰى ۹ وَحَذْفُهُمَا لِلْمَازِنِيْ عُدَّ اَعْدَلَا

ترجمہ: اور اَكْرَمَنِيْ اس کے ساتھ اَهَانَنِيْ (اِذْهَدٰى کے مرموزین نافع، بزی کیلئے یاء کے اثبات) نے ہدایت کی ہے، اور مازنی (ابوعمرو بصری) کیلئے ان دونوں کا حذف عدل کے زیادہ قریب شمار کیا گیا ہے، (یعنی بصری کیلئے زیادہ قوی تو دونوں کی یاء کا حالین میں حذف ہے، مگر اپنے اصول کے مطابق وصلاً یاء کا اثبات بھی صحیح ہے، اور باقی کا حالین میں حذف ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْاَعْدَلُ بمعنی اَلْاَقْوَمُ۔ اَكْرَمَنِیْ مبتداء۔ مَعَهٗ اَهَانَنْ جملہ حالیہ۔ اِذْهٰذی خبر۔ اَیْ قِراٰة مَدْلُوْلِهٖ حَذْفُهُمَا مبتداء۔ ضمیر اَكْرَمَنْ اور اَهَانَنْ کیلئے ہے۔ عُدَّ فعل مجہول خبر۔ اَعْدَلًا مفعول ثانی۔

(۴۲۹) وَفِی النَّمْلِ اٰتٰنِیْ وَیُفْتَحُ عَنْ اُولِیْ ۱۰ حِمًی وَّخِلَافُ الْوَقْفِ بَیْنَ حُلًا عَلَا

ترجمہ: اور سورۃ نمل میں اٰتٰنِیَ جو ہے، اس کی یاء وصلاً فتحہ دی گئی ہے، حالانکہ یہ حفاظت والوں سے ہے (حفص، نافع، بصری کیلئے) اور وقف میں قالون، بصری، حفص کیلئے خلاف ہے، زیوروں کے درمیان بلند ہو گیا ہے، یعنی فَمَا اٰتٰنِیَ اللّٰهُ کی یاء کا وصلاً اثبات فتحہ، حفص و نافع و بصری کیلئے ہے، جبکہ وقفاً قالون، بصری، حفص کیلئے اثبات بھی ہے، اور حذف فَمَا اٰتٰنْ بھی، جبکہ ورش کیلئے وصل میں اثبات فتحہ اور وقفاً حذف ہے، باقی قراء حالین میں حذف کرتے ہیں۔

نوٹ: نظم و تیسیر میں تو قالون، بصری، حفص، تینوں کیلئے وقفاً دونوں وجوہ ہیں، لیکن دانی کی کتاب مفردات میں قالون و بصری کیلئے وقفاً صرف اثبات، اور حفص کیلئے دونوں ہیں، اثبات ابوالحسن سے اور طریق بھی انہیں سے ہے، اور حذف ابوالفتح کے۔ (ارشاد المرید)

﴿النحو والعربية﴾

اٰتٰنِیْ فِی النمل مبتداء و خبر۔ وَیُفْتَحُ واؤ حالیہ ضمیر اٰتٰنِیْ کیلئے عَنْ اُولِیْ یُفْتَحُ کے متعلق۔ خِلَافُ مبتداء۔ عَلَا خبر۔ جملہ اسمیہ کبری بَیْنَ کَائِنًا کا ظرف ہے، جو عَلَا کے فاعل سے حال ہے۔

(۴۳۰) وَمَعْ کَالْجَوَابِ الْبَادِ حَقٌّ جَنَاهُمَا ۱۱ وَفِی الْمُهْتَدِ الْاِسْرَا وَتَحْتُ اَخُوْ حُلَا

ترجمہ: اور کَالْجَوَابِ کے ساتھ اَلْبَادِ (حج ۳) میں (مکی، بصری، ورش کیلئے اثبات کا) چنا ہوا میوہ حق ہے (اور نافع و بصری کیلئے) اسراء اِلّا کے، اور اس کے نیچے (کہف ۲) فَهُوَ الْمُهْتَدِیْ کی یاء کا اثبات زیوروں والا ہے۔

(۴۳۱) وَفِی اتَّبَعَنْ فِیْ اٰلِ عِمْرَانَ عَنْهُمَا ۱۲ وَكِیْدُوْنِ فِی الْاَعْرَافِ حَجَّ لِیُحْمَلَا

ترجمہ: اور مَنِ اتَّبَعَنِیْ میں جو (آل عمران ۲) میں ہے (وصلاً یاء کا اثبات انہیں دونوں نافع اور ابو عمرو ہی کیلئے ہے)، اور اَلْمُهْتَدِیْ (اعراف ۲۲)۔ اور مَنِ اتَّبَعَنِیْ (یوسف ۱۲) نکل گیا ہے، ان میں یاء مرسوم ہے)۔

اور ثُمَّ كِيْدُوْنِيْ (اعراف۱۹۵) میں اثبات غالب وقوی ہوگیا ہے، تاکہ خلاف کے ساتھ نقل کر دیا جائے، (یعنی ابوعمر و کے لئے وصلاً اثبات، اور ہشام کیلئے حالین میں اثبات وحذف دونوں وجوہ، شعر۱۳ کے بِخُلْفٍ سے نکلی ہیں، لیکن یہ پہلے معلوم ہو چکا ہے، کہ ہشام کیلئے حالین میں اثبات ہی صحیح اور طریق کے موافق ہے، اعراف کی قید سے فَكِيْدُوْنِيْ (ھود۵۵)۔ اور فَكِيْدُوْنِ (مرسلات۳۹) نکل گیا)۔

(۴۳۲) بِخُلْفٍ وَّتُـؤْتُـوْنِيْ بِيُوْسُفَ حَـقُّهُ ١٣ وَفِيْ هُوْدَ تَسْأَلْنِيْ حَوَارِيْهِ جَمَّلَا

ترجمہ: (بِخُلْفٍ کا تعلق پہلے شعر سے ہے) اور حَتّٰى تُؤْتُوْنِيْ (یوسف۶۶) میں ہے (مکی، بصری، کیلئے اثبات) کا حق ثابت ہے، اور (ھود۴۶) میں (ورش وابوعمرو کیلئے وصلاً) فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ (کی یاء کا اثبات) ہے، اس کے دوست رکھنے والے نے خوبصورت بنا دیا ہے، ھود کی قید سے کہف والا نکل گیا، اس کا ذکر شعر۱۶ میں آئے گا۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۱۳: الْبَادِ مبتداء۔ مَعْ كَالْجَوَابِ ظرف۔ حَقٌّ خبر۔ جَـنَاهُمَا اس کا فاعل۔ اَخُوْ حُلًا مبتداء۔ فِي الْمُهْتَدِيْ خبر۔ الاسراء مضاف الیہ۔ وتحتَ معطوف۔ عَلَى المهتدى، أىْ تحت الاسراء۔

شعر ۱۴: عـنهما مبتداء محذوف کی خبر ہے، ای اثبـات اليـاء عنهما ضمیر نافع وبصری کیلئے ہے۔ وَكِيْدُوْنِ مبتداء۔ فى الاعـراف ظرف۔ حَـجَّ اس کی خبر۔ لِيُـحْمَلَا منصوب لام کئ کیوجہ سے بِـخُـلْفٍ حال۔ تُـؤْتُوْنِيْ مبتداء۔ بِيُـوْسُفَ، حقُّهٗ جملہ اس کی خبر۔ تَسْأَلْنِيْ مبتداء۔ فِيْ هُوْدَ ظرف۔ حَـوَارِيْهِ جَمَّلَا اس کی خبر۔ اَىْ نَاصِرَهٗ جَمَّلَ۔

(۴۳۳) وَتُـخْزُوْنِ فِيْهَا حَجَّ اَشْرَكْتُمُوْنِ قَدْ ١٤ هَدَانِ اتَّقُوْنِيْ يَاُولِى اخْشَوْنِ مَعْ وَلَا

ترجمہ: اور اسی (ھود۷۸) میں وَلَا تُخْزُوْنِيْ (کا اثبات بصری کیلئے) غالب وقوی ہوگیا ہے (ھود کی قید سے حجر والا نکل گیا، اس میں سب کا حذف ہے) اور بِمَا اَشْرَكْتُمُوْنِيْ (ابراهیم۲۲) اور قَدْهَدَانِيْ (انعام۸۰) اور وَاتَّقُوْنِ يَا اُولِى الْاَلْبَابِ (بقرۃ۱۹۷) اور اس وَاخْشَوْنِيْ (مائدہ۴۴ کی یاء کا اثبات ابوعمرو کیلئے ہے) جو وَلَا تَشْتَرُوْا کے ساتھ ہے (وَلَا کی قید سے بقرۃ۱۵۰ اور مائدہ۳ والا نکل گیا، اول میں سب کا اثبات ثانی میں سب کا حذف ہے)۔

(۴۳۴) وَعَنْـهُ وَخَـافُوْنِـيْ وَمَـنْ يَتَّـقِيْ زَكَـا ۱۵ بِيُوْسُفَ وَافٰى كَـا لصَّحِيْحِ مُعَلَّلَا

ترجمہ: اور وَخَـافُوْنِيْ (آل عمران ۱۸) یاء کا اثبات بصری ہی سے ہے، اور (یوسف ۱۰) میں (قنبل کا حالین میں) مَـنْ يَتَّـقِـيْ (کی یاء کا اثبات قوت میں) بڑھ گیا ہے، اور (معتل اللام ہوتے ہوئے بھی) صحیح کی طرح آیا ہے، اور قنبل کیلئے شیریں دلیل سے سیراب ہوگیا ہے۔ (مُـعَـلَّـلُ عَـلَـلُ سے بمعنی سیراب کرنے کے ہے، یعنی وَمَنْ يَتَّقِ میں حذف کی وجہ تو ظاہر ہے، کہ اس پر مَـنْ شرطیہ داخل ہوا ہے، اور یہ معتل اللام ہے، پس قاعدہ کی رُو سے تو جزم کی وجہ سے یاء حذف ہوگی، اور رسم سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، لیکن بعض عرب معتل کو صحیح کی طرح استعمال کرتے ہیں، اس کے آخری حرف کو حذف کرنے کی بجائے جازم کے سبب اس کو فقط ساکن کر دینا ہی کافی سمجھتے ہیں، چنانچہ قنبل کا اس یاء کا اثبات اسی لغت کے موافق ہے، اور یہ بھی فصیح لغت ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۲: تُخْزُوْنِ مبتداء۔ حَجَّ خبر۔ فِيْهَا کی ضمیر هُوْد کے لئے ہے، أَشْـرَكْتُمُوْنِ اور اس کے بعد کے کلمات بھی اسی طرح ہیں، خبر محذوف ہے، اَیْ كَذَا لِكَ.

شعر ۱۵: مُـعْـتَـلُ ،علة سے، معتل کے معنی میں اور عَـلَـلُ سے سیراب کرنے کے معنی میں ہے۔ عَـنْـهُ وَخَـافُـوْنِ خبر و مبتداء۔ واوَ لفظ قرآن ہے۔ اور ضمیر ابو عمرو کیلئے ہے۔ وَمَـنْ يَتَّـقِـيْ زَكَـا مبتداء و خبر۔ بِيُوْسُفَ مبتداء کا ظرف۔ وَافِيْ مُعَلَّلَا كَالصَّحِيْحِ جملہ مستانفہ۔

(۴۳۵) وَفِي الْـمُـتَـعَـالِيْ دُرُّهُ وَالتَّلَاقِ وَالْـ ۱۶ ـتَّـنَـادِ دَرٰى بَـــاغِيْـهِ بِالْخُلْفِ جُـهَّلَا

ترجمہ: اور اَلْـكَبِيْرُ الْمُتَعَالِيْ (رعد ۲) میں (یاء کا اثبات مکی کیلئے حالین میں) اس کا موتی ہے، اور يَوْمَ التَّلَاقِيْ اور يَوْمَ التَّـنَادِيْ (غافر ۲ ـ ۴) جو ہے، اس کے طالب قالون نے خلف کے سبب جاہلوں کے اعتراض کو دفع کر دیا ہے (مکی و ورش کیلئے بلا خلاف اثبات ہے، مکی کیلئے حالین میں اور ورش کیلئے وصلاً، اور قالون کیلئے وقفاً صرف حذف، اور وصلاً اثبات و حذف دونوں ہیں)۔

نوٹ: قالون کیلئے اثبات فارس بن احمد سے عبدالباقی کے ذریعہ ان کے شیوخ نے قالون سے وصلاً پڑھا ہے، اور وصلاً حذف دانی ؒ نے اپنے شیخ فارس ہی کی پیروی کرتے ہوئے بیان کیا ہے، لہٰذا وصلاً بھی حذف ہی صحیح ہے، باقی قراء کا حالین میں حذف ہے۔

﴿النحووالعربیة﴾

دَرَاء، دَرَءَ سے مخفف ہے، بمعنی دَفَعَ الْجَهْلُ جمع جَاهِلُ، اَلْبَاغِیُ، اَلطَّالِبُ فِی الْمَتَالِیُ دُرَّةٌ خبرومبتداء۔ اَلْبَاغِیُ مبتداء۔ دَرَاء خبر۔ بَاغِیْهِ فاعل۔ ضمیر لِکُلِّ وَاحِدٍ مِنَ اللَّفْظَیْنِ۔ جُهَّلًا مفعول۔

(۴۳۶) وَمَعْ دَعْوَةَ الدَّاعِیُ دَعَانِ حَــلَا جَــنَـی ۱۷ وَلَیْسَا لِقَالُوْنٍ عَنِ الْغُرِّ سُبَّلَا

ترجمہ: اور دَعْوَةَ الدَّاعِیُ کے ساتھ اِذَا دَعَانِیُ (بقرۃ۲۳) میں (بصری اور ورش کیلئے وصلاً یاء کا اثبات) میوہ کے اعتبار سے شیریں ہوگیا ہے، اور یہ دونوں یاءات قالون کیلئے مشہور قرأ سے نہیں ہیں، حالانکہ وہ قرأ طرق میں مختلف ہوں، (علی قاریؒ فرماتے ہیں، کہ ممکن ہے، ناظم کا مقصد یہ ہو، کہ جو وجوہ نظم کے طرق سے نہیں وہ ضعیف ہی ہیں، تم ان کے لئے صحیح وجہ کو اختیار کرلو، اور ضعیف کو چھوڑ دو، قالون کیلئے نشر اور تیسیر دونوں سے ان میں حذف ہی نکلتا ہے)۔

﴿النحووالعربیة﴾

اَلْغُرِّ جمع اَلْاَغَرِّ یعنی اَلْمَشْهُوْرِیْنَ مِنَ النَّقَلَةِ۔ اَلسُّبَّلَ جمع السَّابِلَةُ وَهُمُ الْمُخْتَلِفُوْنَ فی الطرق (شعلہ)۔

دَعَانِ مبتداء۔ مَعْ دَعْوَةَ الدَّاعِ ظرف۔ حَلَا خبر۔ جَنَا تمیز۔ لَیْسَ کا اسم ضمیر راجع اِلَی الْیَائَیْنِ۔ لِقَالُوْن اس کی خبر۔ عَنِ الْغُرِّ حال۔ سُبَّلَا کَذَالِکَ۔

ورش کے وصلاً اثبات والی انیس ۱۹ ـ یاء ات

(۴۳۷) نَذِیْرِیُ لِوَرْشٍ ثُمَّ تُرْدِیْنِ تَرْجُمُوْ ۱۸ نِ فَاعْتَزِلُوْنِ سِتَّةٌ نُذُرِیُ جَــلَا

ترجمہ: کَیْفَ نَذِیْرِیُ (ملک۲) پھر لَتُرْدِیْنِیُ (صٰفّٰت۲) اَنْ تَرْجُمُوْنِیُ اور فَاعْتَزِلُوْنِیُ (دخان ۱ ۱) اور چھ الفاظ یعنی وَنُذُرِیُ (قمر۱۲) کی یاء کا اثبات ورش کیلئے ہے، ان ورش نے (وصلاً اثبات کو) ظاہر کردیا ہے۔

(۴۳۸) وَعِیْدِیُ ثَلَاثٌ یُنْـقِـذُوْنِ یُکَذِّبُوْ ۱۹ نِ قَالَ نَکِیْرِیُ اَرْبَعٌ عَنْهُ وُصِّلَا

ترجمہ: اور وَعِیْدِیُ تین ہیں (ابراہیم۲۔ قٓ ۱ ۱ ۔ ۳ میں ہیں) وَلَا یُنْقِذُوْنِیُ (یٰسٓ۲) اَنْ یُّکَذِّبُوْنِیُ قَالَ سَنَشُدُّ (قصص۴)۔ (قَالَ کی قید سے شعراء والا اَنْ یُّکَذِّبُوْنِ وَیَضِیْقُ نکل گیا، اس میں

ساتوں کا حذف ہے) اور كَـانَ نَكِيْرِىْ چار ہیں(حج ۶۔ سباء۔ فاطر۳۔ ملک ۲۔ میں ورش ہی کیلئے وصلاً اثبات ہے) اثبات انہی ورش سے نقل کیا گیا ہے، مِنْ نَّكِيْرٍ (شعراء۵) نکرہ ہے، جو اضافت سے خالی ہے، اس لئے اس قسم میں شامل نہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

نَذِيْرِىْ لِوَرْشٍ مبتداء وخبر۔ جَلَا خبر۔ كَلمات ستة خبر، مبتداء محذوف أى هِىَ سِتَّةٌ۔ اور اسی طرح بعد کے کلمات بھی ہیں۔ وُصّلَا کی ضمیر راجع اِلَى الْمَذْكُوْرِيْنَ عَنْهُ کی ضمیر ورش کیلئے ہے

(۴۳۹) فَبَشِّـرْ عِبَـادِى افْتَـحْ وَقِفْ سَاكِـنًا يَـــدًا ۲۰ وَوَاتَّبِعُوْنِىْ حَـــجَّ فِى الزُّخْرُفِ الْعَلَا

ترجمہ: فَبَشِّرْ عِبَادِىَ الَّذِيْنَ (زمر۲) کو ثابت رکھکر وصلاً فتحہ دے، اور وقف اس حالت میں کر کہ یاء ساکن ہو، حالانکہ تو (اس عمل میں) قوی ہے، اور وَاتَّبِعُوْنِىْ هٰذَا کی (یاء کا اثبات) بلندی والی (زخرف ۶) میں (بصری کیلئے) قوی و غالب ہو گیا ہے، یعنی ابوعمرو بصری اس کی یاء کو وصلاً ثابت رکھتے ہیں۔

(۴۴۰) وَفِى الْكَهْفِ تَسْـأَلْـنِىْ عَـنِ الْكُـلِّ يَـاءُهُ ۲۱ عَلٰى رَسْمِهٖ وَالْحَذْفُ بِالْخُلْفِ مُـــثِّلَا

ترجمہ: اور فَلَا تَسْئَلْنِىْ (کہف ۹) میں جو ہے، اس کا اثبات تمام قراء سے ہے، حالانکہ یہ یاء اپنی رسم کے موافق ہے، اور ابن ذکوان کیلئے اس یاء میں حذف بھی مشکّل معیّن کیا گیا ہے، حالانکہ یہ ان کے خلاف کے ساتھ ہے، (دانیؒ نے ابوالحسن سے دونوں وجوہ اور فارس بن احمد اور عبدالعزیز سے صرف اثبات پڑھا ہے، لہٰذا اثبات ہی طریق کے موافق ہے)۔

(۴۴۱) وَفِىْ نَـرْتَـعِىْ خُلْفٌ (زَ) كَـا وَجَـمِيْـعُهُـمْ ۲۲ بِـالْاِثْبَـاتِ تَـحْـتَ النَّمْلِ يَهْدِيَنِىْ تَلَا

ترجمہ: اور نَـرْتَعِىْ (یوسف۲) کی یاء کا اثبات قنبل کیلئے حالین میں) ایسا خلاف ہے، جو پاک ہو گیا ہے، اور ان تمام قراء نے نمل کے نیچے (قصص۳) میں اَنْ يَّهْدِيَنِىْ (کی یاء کو حالین میں) اثبات سے پڑھا ہے۔

نوٹ: تَسْئَلْنِىْ (کہف) زوائد میں سے نہیں، اس کو صرف ابن ذکوان کا اختلاف بتانے کے لئے لائے ہیں، اور يَهْدِيَنِىْ (قصص) بھی زوائد سے نہیں، اس کو یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ شعرؔ میں جو يَهْدِيَنِىْ بیان ہوا ہے، وہ قصص والا نہیں، بلکہ کہف والا ہے، نیز چونکہ اثبات کی ضد حذف ہے، اس لئے اس باب میں باقین کیلئے حذف خود نکلتا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۲۰:　فَبَشِّرْ ، اِفْتَحْ کامفعول ہے۔ سَاكِنًا مفعول محذوف سے حال ہے، اَیْ وَقف عليه ۔ سَاكِنًا يَدًا فاعل سے حال ہے، اَیْ ذَایَدٍ وَاتَّبِعُوْنِیْ مبتداء۔ حَجَّ خبر۔ العلا اس کامفعول۔

شعر ۲۱:　تَسْئَلْنِیْ مبتداء۔ فِي الكهف ظرف۔ يَاءُهٗ مبتداء ثانی۔ عَنِ الْكُلِّ خبر۔ عَلٰى اِسْمِهٖ حال۔ وَالْحَذْفُ مُثِّلَا مبتداء وخبر۔

شعر ۲۲:　خُلْفٌ مبتداء۔ زَكَا اس کی صفت۔ فِیْ نرتعِیْ اس کی خبر۔ وَجَمِيْعُهُمْ مبتداء۔ تَلَا اس کی خبر۔ يَهْدِيَنِیْ مفعول۔ بالاثبات ، تَلَا کے متعلق، اور تحتَ النمل ، تَلَا کا ظرف۔

(۴۴۲)　فَهٰذِیْ اُصُوْلُ الْقَوْمِ حَالَ اطِّرَادِهَا　۲۳　اَجَابَتْ بِعَوْنِ اللّٰهِ فَانْتَظَمَتْ حُلَا

ترجمه:　پس یہ ان تمام ابواب کے مضامین قراءؔ کی جماعت کے قواعد ہیں، ان قواعد نے اپنے کلیہ ہونے کی حالت میں اللہ کی مدد کے سبب (میری دعوت کو) قبول کرلیا ہے، اور پھر وہ قصیدہ میں جمع ہو گئے حالانکہ وہ زیوروں والے اور خوبصورت ہیں۔

(۴۴۳)　وَاِنِّیْ لَاَرْجُوْهُ لِنَظْمِ حُرُوْفِهِمْ　۲۴　نَفَائِسَ اَعْلَاقٍ تُنَفِّسُ عُطَّلَا

ترجمه:　بے شک میں اس اللہ تعالیٰ ہی سے امید رکھتا ہوں ان قراءؔ کے فرشی اختلاف کے نظم کر دینے میں حالانکہ وہ ایسے نہایت نفیس ہیں، جو زیوروں سے خالی گردنوں کو خوبصورت بنا دیتے ہیں (یعنی جو ان مضامین کو یاد کرلیتا ہے، وہ نہایت باکمال شمار ہونے لگتا ہے)۔

(۴۴۴)　سَاَمْضِیْ عَلٰى شَرْطِیْ وَبِاللّٰهِ اَكْتَفِیْ　۲۵　وَمَا خَابَ ذُوْجِدٍّ اِذَا هُوَ حَسْبَلَا

ترجمه:　میں اپنی اسی اصلاح پر چلوں گا (جو شروع میں بیان کی ہے) اور میں اللہ ہی کی مدد پر اکتفا کرتا ہوں، اور کوئی بھی مفید مقصد والا بے مراد نہیں ہوتا، جبکہ اس نے حَسْبِیَ اللّٰهُ کہا ہو، (یعنی جو شخص بھی اپنے نیک کاموں میں اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے، اور حَسْبِیَ اللّٰهُ کہہ کام شروع کرتا ہے، تو وہ کبھی نا کام نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ اسے ضرور کامیاب کرتے ہیں، میں بھی انشاء اللہ اپنی مراد میں ضرور کامیاب ہوں گا اس لئے کہ میں نے بھی وَبِاللّٰهِ اَكْتَفِیْ کہہ کر حَسْبِیَ اللّٰه کہا ہے، یعنی ناظمؒ نے جو اصول و قیود و رموز شروع کتاب میں بیان کی ہیں، اور اصول میں ان کو اپنایا ہے، فرش میں بھی اسی کو اختیار فرمائیں گے۔

﴿النحو والعربیة﴾

اَلْاَعْلَاق جمع عِلْق ھار۔ عُطَّلٌ، عَاطِلٌ کی جمع، زینت وزیور سے خالی گردن۔ نَفَائِسَ جمع نفیس بمعنی عظیم وجید، عمدہ۔ اَرْجُوْا کی ضمیر لِعَوْنِ اللّٰہِ یا اَللّٰہ کیلئے ہے۔ فِی حُرُوْفِھِمْ کی ضمیر قرا کیلئے ہے۔ نَفَائِسَ اَعْلَاقٍ حروف سے حال ہے، یا نظم کا مفعول ثانی ہے، تُنَفِّسُ اَیْ تَعْظُمُ وَتَحَلّٰی۔

شعر ۴۲: اَلْاِکْتِفَا بِاللّٰہِ، اَنْ یَّجْعَلَہٗ کَافِیًا لِّمُھِمَّاتِہٖ۔ اور حَسْبِیَ اللّٰہُ کا یہی معنی ہے۔ الخیبۃ الحرمان، ناکامی۔ الجد، ضد الھزل، حَسْبَلَ فعل ماضی من الحسبلۃ۔ یعنی اس نے حَسْبِیَ اللّٰہُ کہا، مثل حمدل اس نے الحمد للّٰہ کہا۔ حَوْقَلَ اس نے لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ وغیرہ، دوکلمات سے مرکب ہوتا ہے۔ عَلٰی شرطی متعلق ہے، سَاَمْضِیْ اور وباللّٰہِ اَکْتَفِیْ سے۔ اِذَا شرطیہ خَابَ کا معمول ہے) اور اس کا ماقبل اس کو جواب سے بے نیاز کررہا ہے۔ ھُوَ حَسْبَلَا مبتداء وخبر۔

الحمد للّٰہ یہاں پہنچ کر قرأ کے اصولی اختلافات جو کلیہ وقاعدہ کے طور پر تمام جزئیات میں جاری ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم سے تکمیل پذیر ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے، کہ عافیت کے ساتھ قصیدہ کے اصول کی شرح مکمل ہوئی، اللہ ربّ العزت سے دعاء اور امید ہے، کہ فرش کو بھی اپنی خاص عنایت سے پایۂ تکمیل کو پہنچادیں، میری مثال انگلی کٹوا کر شہیدوں میں شامل ہونے کے مترادف ہے، میں ایک کوتاہ علم شخص ہوں، اور میری استعداد نہایت ناقص ہے، اس شرح میں کوئی بھی کمزوری میری طرف منسوب کی جائے، اور خوبی میرے اساتذہ کرام خصوصًا سیدی مولانا قاری محمد شریف نوراللّٰہ مرقدہ' اور شارحین شاطبیہ حضرت العلامہ مولانا قاری فتح محمد صاحب امام ابوعبداللّٰہ محمد بن احمد الموصلی، علی قاریؒ، ابوشامہ رحمھم اللّٰہ ونوراللّٰہ مرقدھم، وجعل الجنۃ مثواھم کی طرف منسوب کی جائے۔

میں نے جو کچھ بھی اس میں لکھا ہے، سب سے زیادہ عنایات رحمانی اور پھر شرح شعلہ اور پھر دیگر کتب سے استفادہ کی بناء پر ہے۔

حضرت العلامہ مولانا قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ کی شرح کو بھی اور قاری تقی الاسلام کی جدید شرح شاطبیہ کو بھی سامنے رکھا ہے، میں خود اس قابل قطعاً نہیں ہوں کہ اپنی جانب سے کوئی علمی بات مرتب کرسکوں۔

اَللّٰهُمَّ اَشْكُرُكَ عَلٰى مَاۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ شُكْرًا لَا مُنْتَهٰى لَهٗ دُوْنَ مَشِيَّتِكَ فَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ وَاجْعَلْنِیْ شَاكِرًا لِنِعْمَائِكَ ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسْبِیْ وَاَنْتَ لِیْ نِعْمَ الْوَكِيْل ، وَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ واصحابِهٖ الطَّيِّبِيْنَ وَالطَّاهِرِيْنَ ، اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ ، اَللّٰهُمَّ افتَحْ لِیْ بخيرواخْتِمْ لِیْ بِخيروَقِنِی السَّيِّئَاتِ اٰمين يَاربَّ الْعٰلمين ۔

احقر فیاض الرحمٰن علوی بن ملک محمد دین الهزاروی مرحوم ۔

باب فرش الحروف

باب سورتوں میں متفرق اختلافات کے بیان میں

اَلْـفُرُوْش ، جمع فَرْش ۔اور اَلْـفُرُش جمع فُـرَيْش بمعنٰی مفروش، بچھانے اور پھیلانے کے معنٰی میں ہے، یعنی وہ مختلف فیہ کلمات جو اصول کلیہ کے ذیل میں نہیں آتے بلکہ قرآنی ترتیب کے مطابق سورتوں میں فرش کی طرح پھیلے ہوئے منتشر اور متفرق طور پر پائے جاتے ہیں، اور یہ حکم اکثری ہے ورنہ کہیں کہیں فروش میں اصول مَطَّرِدَہ بھی آتے ہیں، جیسے یُـنَـزِلُ کی تشدید و تخفیف، تاءات بزی، التـورٰة ، اور سورتوں کے مقطعات کا امالہ یا استفہام مکرر وغیرہ، جیسا کہ اصول میں بھی غیر کلی وغیر مَـطَّـرِد اختلافات چند ایک جگہوں میں بیان ہوئے ہیں، جیسے یاءات اضافت، یاءات زوائد وغیرہ۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْفَرْشُ ،معنـاه،اَلـنَّشْـر وَالْبَسْـط،ای حـروف المنشورة فِی السُّوَرُ علی الترتیب القراٰن و الحروف جمع حرف ، والحروف ، القراءة یقال حرف نافع ای قِرَاءَة نَافِعٍ۔

سُوْرَةُ الْفَاتِحَة

جمہور علماء کے نزدیک مکیہ اور اس کی آیات سات ہیں، مگر تفصیل میں ایک جگہ اختلاف ہے، قراء مکہ و کوفہ بسم اللہ کو فاتحہ کی مستقل آیت شمار کرتے ہیں، باقی حضرات بسم اللہ کو آیت نہیں مانتے، البتہ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ پر آیت شمار کرتے ہیں، اس سورت کے فرشی اختلاف اصول میں بیان ہو چکے ہیں، سورۃ فاتحہ سے ابتداء حقیقی میں تعوذ بسم الله اور اَلْعٰلَمِيْنَ تک تمام قراء کیلئے وجوہ صحیحہ ستائیس ہیں۔

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

یہ سورۃ مدنی ہے،البتہ فَاعْفُوْا ۱۳۱ لَيْسَ عَلَيْكَ ۲۷۲ دونوں آیتیں مکہ میں نازل ہوئی ہیں ۔وَاتَّقُوْا ۲۸۱ بعض کے قول پر منٰی میں اورابن عباسؓ کے قول پر مدینہ میں نازل ہوئی ہے۔اٰمَنَ الرَّسُوْلُ اور لَايُكَلِّفُ اللّٰهُ یہ دونوں عرش کے نیچے اس خزانہ سے اتری ہیں، جو آپ ہی پر کھولا گیا ہے، نہ اس سے پہلے کسی پر کھلا ہے اور نہ بعد میں کسی پر کھلے گا ،اس کی کل آیات ،بصری دو سو ستاسی ۲۸۷ کوفی دو سو چھیاسی ۲۸۶ اور باقی پانچ شماروں میں دو سو پچاسی ۲۸۵ ہیں ۔

نوٹ: اختلافات قرات میں مدنی ومکی وغیرہ کا وہی مقصد ہے جو اصول میں تھا لیکن شمار آیات میں ان الفاظ سے ان شہروں کے علماء کا شمار مراد ہے، تفصیل مندرجہ ذیل ہے ۔

(۱) مدنی اول امام ابو جعفرؒ اور امام شیبہ بن نصاحؒ (۲) مدنی اخیر،امام نافعؒ اور ان کے تلامذہ ۔ (۳) مکی سیدنا مجاہدؒ اور امام ابن کثیرؒ وغیرہ۔ (۴) بصری امام عاصم جحدریؒ وغیرہ ۔(۵) دمشقی امام ابن عامرؒ اور سیدنا ابو عمرو یحیٰی بن حارث ذماری۔ (۶) حمصی سیدنا شریحؒ ۔ (۷) کوفی سیدنا ابو عبدالرحمٰن سلمیؒ ضریر اور امام عاصم کے شمار کا نام ہے ۔ اور اگر مدنی اول وآخر متفق ہوں تو مدنی۔اور اگر مدنی ومکی متفق ہوں تو حجازی۔اور اگر دمشقی وحمصی متفق ہوں تو شامی اور اگر بصری وکوفی متفق ہوں تو عراقی کہتے ہیں۔ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ سے فِيْهِ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین: اٹھاون ۵۸ ہیں۔قالون مع مکی بائیس ۲۲ ۔قالون مع عاصم وکسائی وورش بسم اللّٰه کے ساتھ بائیس ۔ بصری وشامی اور ورش (عدم بسم اللّٰه پر) دس ۱۰ ۔ حمزہ چار ۴ ۔ اس سورۃ کے فواصل قُمْ لَنْ دَبَّرَا کے آٹھ ۸ حروف میں سے کسی ایک پر اختتام پذیر ہوتے ہیں ۔

---

(۴۴۵) وَمَا يَخْدَعُوْنَ الْفَتْحُ مِنْ قَبْلِ سَاكِنٍ ۱ وَبَعْدُ ذَكَا وَالْغَيْرُ كَالْحَرْفِ اَوَّلَا

ترجمہ: یعنی (ذال کے مرموزین شامی وکوفیین کے لئے) وَمَا يَخْدَعُوْنَ خاء ساکن سے پہلے یا اور اس کے بعد دال کا فتحہ روشن ومشہور ہو گیا ہے ۔اور ان کے ماسوا (ساوالوں نے) مثل پہلے لفظ (يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ) کی طرح پڑھا ہے، یعنی اس میں دو قرائتیں خَدَعَ يَخْدَعُ سے شامی کوفیین کی اور دوسری خَادَعَ يُخَادِعُ مفاعلہ سے نافع مکی ،بصری کی ،اور ضد سے دوسری قرأت کے نہ نکلنے کی وجہ سے وَالْغَيْرُ سے دوسری قرأت بھی بتادی ہے ۔اور مَا سے اشارہ مقصود ہے، کہ اختلاف دوسرے لفظ میں ہے، پہلے کو اور سورۃ نساء ۱۴۲ والے کو سب قرأ يُخٰدِعُوْنَ ہی پڑھتے

ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

ذَكَا مِنْ ذَكَتِ النَّار إِذَا إِ شْتَغَلَتْ وَاَضَاءَ تْ ۔ وَمَا يَخْدَعُوْنَ مبتداء، اَلْفَتْحُ مبتداء ثانی مِنْ قَبْلِ سَاكِنٍ۔ خبر۔ بَعْدُ ای بَعْدَ سَاكِنٍ مِنْ قبل پر معطوف ہے۔ جملہ مبتداء اول کی خبر ہے اور ذَكَا دوسری خبر ہے، اَوَّلَا ظرف ای كَالحرف الواقع اَوَّلًا ۔

توضیح: اول لفظ مفاعلہ سے طلب کے معنٰی میں ہے جو حقیقی معنٰی مشارکت کی بجائے مجازی معنٰی طلب یعنی وہ حق تعالٰی کو فریب دینا چاہتے ہیں ۔ دوسرے لفظ میں يُخٰدِعُوْنَ مفاعلہ سے دونوں الفاظ کی ایک نیت مقصود ہے، اور یہاں بھی شرکت کے لئے نہیں اس لئے کہ انسان اپنے نفس سے مخادعت نہیں کر سکتا، اور بعض کے نزدیک اس سے مراد یہ ہے کہ مآل کے اعتبار سے ان کا فریب ان ہی کی جانوں پر پڑھنے والا ہے، پس یہ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ "نساء ۱۴۲ کے قبیل سے ہے ۔

نوٹ: ناظمؒ حرف اور حروف کو الفاظ قرآنی کے لئے استعمال فرمایا کرتے ہیں۔ جو سیبویہ کا مذھب ہے، کہ وہ کلمہ کی تینوں قسموں پر حرف کا اطلاق درست بتاتے ہیں ۔

---

(۴۴۶) وخَـفَّفَ كُـوْفٍ يَـكْـذِبُـوْنَ وَيَـاءُهٗ ۲ بِـفَـتْـحٍ وَّلِـلْـبَـاقِـيْـنَ ضُـمَّ وَثُـقِّلَا

ترجمہ: یعنی کوفیین نے بِمَا كَانُوْ يَكْذِبُوْنَ کو کاف کے سکون اور ذال کی تخفیف كَذِبَ لازم سے پڑھا ہے، اور باقی قراء نے یاء کا ضمہ اور کاف کے فتحہ اور ذال کی تشدید سے پڑھا ہے (یعنی دوسری قرأت كَذَّبَ يُكَذِّبُ ، تَكْذِيْب سے يُكَذِّبُوْنَ ہے) اور یہ قرأت بلیغ تر ہے، اس لئے کہ جو بھی رسول کو جھٹلائے گا، وہ خود ضرور کاذب جھوٹا ہوگا، یعنی منافقین ایمان کے دعوہ میں خود بھی جھوٹے ہیں، اور نبی ﷺ کو جھوٹا بھی کہتے ہیں، دوسری قرأت ضد سے نہیں نکلتی تھی، اس لئے بیان کردی، نیز جـمـيـعًـا يا حَيْثُ وغیرہ الفاظ نہ لانے کی وجہ سے صرف یہی کلمہ مراد ہے، عموم مراد نہیں، سورۃ انشقاق والے میں تشدید پر اور توبہ میں تخفیف پر سب قراء متفق ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

يَكْذِبُوْنَ ، خَفَّفَ کا مفعول اور كُوفٍ (جنس یعنی تینوں کوفی) اس کا فاعل اور يَاءهٗ جملہ حالیہ ضُمَّ وَثُقِّلَا کی ضمیریں يكذبون کیلئے، اَیْ ضُمَّ الْيَاءُ وَثُقِّلَا الذَّالُ يُكَذِّبُوْنَ ۔

(۴۴۷) وَقِيلَ وَغِيضَ ثُمَّ جِيءَ يُشِمُّهَا ٣ لَدَى كَسْرِهَا ضَمًّا رِجَالٌ لِتَكْمُلَا

ترجمہ: اور قِيلَ (ہرجگہ) اور غِيضَ (ھود۴۴) پھر جِيْءَ (زمر۷ و فجر) جو ہیں، ان کو کسائی وہشام کیلئے) بہت سے لوگ (قرا) ان کے کسرہ میں ضمہ کی بو دیتے ہیں، تاکہ (اس اشمام کے سبب) یہ کامل ہو جائیں (اصل میں ان فعلوں کا فاء کلمہ مضموم تھا، جسے عین کلمہ کا کسرہ نقل کر کے دیا گیا، اشمام اصل کی طرف اشارہ کیلئے کرتے ہیں)

(۴۴۸) وَحِيلَ بِإِشْمَامٍ وَّسِيقَ كَمَا رَسَا ٤ وَسِيءَ وَسِيئَتْ كَانَ رَاوِيهِ أَنْبَلَا

ترجمہ: اور حِيلَ (سبا۶) اور وَسِيقَ (زمر۸) دو جگہ (شامی وکسائی کیلئے) اشمام کے ساتھ ہیں، جیسا کہ ثابت ہوتے ہیں، اور سِيءَ (ھود۷، عنکبوت۴) اور سِيئَتْ (ملک۲) کا اشمام جو ہے (شامی کسائی، مدنی) کیلئے، اس کا راوی بڑی قدر والا عالم ہے، یعنی ان سات کلمات میں مرموزین قرا حضرات ایسی حرکت سے پڑھتے ہیں، جس میں ضمہ وکسرہ کا کچھ کچھ حصہ ہوتا ہے، اول ضمہ کا حصہ جس کی مقدار کم اور پھر کسرہ کا جس کی مقدار زیادہ ہوتی ہے، اسے اشمام کہتے ہیں، باقی قرا خالص کسرہ پڑھتے ہیں، اور قِيْلًا (نساء۱۸ واقعہ ومزمل۱) اور وَقِيلَه' (زخرف۷) فعل نہیں بلکہ مصدر ہیں، اس لئے ساتوں قراتوں میں خالص کسرہ پڑھتے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر نمبر ۳: أَلَا نَبَلُ الرَّائِدُ في النبل وهو الشُّهْرَةُ۔ قِيلَ مبتداء۔ اور اس کے بعد کے کلمات اس پر معطوف۔ اور يُشِمُّ خبر۔ ھاء الفاظ ثلاثہ کیلئے جو اس کے مفعول اول اور ضَمًّا مفعول ثانی۔ رِجَالٌ اس کا فاعل ہے۔ لِتكملا کی ضمیر راجع الی الثلاثة۔

شعر نمبر ۴: وَحِيلَ كَمَا رَسَا مبتداء وخبر۔ اور سِيءَ كَانَ رَاوِيهِ أَنْبَلَا بھی اسی طرح ہے۔

توضیح: (۱) اشمام کی چار قسمیں ہیں، یہ ان میں سے ایک ہے، جو خلط الحرکۃ بالحرکۃ کہلاتی ہے، اور یہ وقفی اشمام سے ممتاز ہے، اس لئے کہ یہ اول حرف میں ہے، جب کہ وقفی اشمام آخری حرف میں ہوتا ہے، نیز یہ وصلاً حرکت میں ہوتا ہے، جبکہ وہ وقفاً سکون ہی کے ساتھ خاص ہے، اور یہ سنا جاتا ہے، جبکہ وقفی اشمام سنا نہیں جاتا، اور صاد کا اشمام شیوعاً ہوتا ہے، یعنی صاد و زاء کی آواز مخلوط ہو کر ایک سی جاتی ہے، جبکہ یہ اشمام افراداً ہے، یعنی دونوں حرکتوں کی

آواز جدا جدا سنی جاتی ہے، جبکہ ایک اشمام حرف مدغم میں ہوتا ہے، اور صاد کے اشمام کو خلط الحرف بالحرف کہتے ہیں ۔

(۲) جِیْٓءَ ، سِیْٓءَ ، وَسِیْٓئَتْ میں یاءمدہ کے بعد سبب مد ہمزہ موجود ہے، لہٰذا اشمام کے ساتھ مد بھی کیا جائے گا، ابن شریح نے کافی میں لکھا ہے، وَلَمْ یَخْتَلِفُوْا فِیْ مَدِّ جِیْٓءَ ، سِیْٓءَ ، وَسِیْٓئَتْ یعنی اشمام والے بھی اور غیر اشمام والے بھی سب کا مد پر اجماع ہے، ان ساتوں کلمات میں قراءات کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) ہشام و کسائی کیلئے ساتوں میں اشمام۔ (۲) ابن ذکوان اول تین میں خالص کسرہ اور باقی چار میں اشمام (۳) نافع کا اول پانچ میں خالص کسرہ اور آخری دو میں اشمام۔ (۴) مکی ، بصری ، عاصم ، حمزہ چاروں کیلئے ساتوں میں خالص کسرہ، اور یہ لفظ کَسْرِ ھَا سے نکلا ہے، خالص کسرہ اولیٰ ہے، جس طرح فتح و امالہ میں فتح اولیٰ ہے۔

(۴۴۹) وَھَا ھُوَ بَعْدَ الْوَاوِ وَالْفَا وَلَامِھَا ۵ وَھَا ھِیَ اَسْکِنْ رَّاضِیًا بَارِدًا حَلَا

ترجمه: اور تو (کسائی ، قالون ، بصری کیلئے) ھُوَ کی ھَاء کو، اور ھِیَ کی ھَاء کو، جو واوٗ ، فاء اور ان حروف ہجا کے لام کے بعد ہو، ساکن کر دے اس حال میں کہ تو (اسکان سے) خوش ہونے والا ہے، جو (عربی لغت میں) ٹھنڈے اور میٹھے پانی کی طرح خوشگوار ہے۔

(۴۵۰) وَثُمَّ ھُوَ رِفْقًا بَانَ وَالضَّمُّ غَیْرُھُمْ ۶ وَکَسْرٌ وَّ عَنْ کُلٍّ یُّمِلَّ ھُوَ انْجَلَا

ترجمه: اور ثُمَّ ھُوَ (یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قصص ۷ کی ھاء کو کسائی اور قالون کیلئے ساکن کر دے) حالانکہ تو ایسی نرمی والا ہے، جو ظاہر ہو گئی ہے، اور ان مذکورین کے سوا باقی قراءؔ کیلئے ھُوَ کی ھاء کا ضمہ اور ھِیَ کی ھاء کا کسرہ ہے، اور اَنْ یُّمِلَّ ھُوَ (بقرہ ۳۹) سب قراءؔ سے ضمہ کے ساتھ ظاہر ہو گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر نمبر ۵: ھَا مضاف۔ ھُوَ مضاف الیہ، ہمزہ کا حذف ضرورت کی بناء پر ہے، اور ھَاھِیَ بھی اسی طرح ہیں، اور یہ اَسْکِنْ کا مفعول ہے۔ رَاضِیًا حال۔ مِنَ الفاعل۔ بَارِدًا حال۔ مِن المفعول ۔ حَلَا صفت۔ والفاء ولَامِھا واوٗ پر معطوف ہیں۔ اور ضمیر حروف کیلئے یا ھُوَ کیلئے۔

شعر نمبر ۶: ثُمَّ ھُوَ اَسْکِنْ کے مفعول پر معطوف ہے، اور رِفْقًا ای ذارِفْقٍ فاعل سے حال ہے۔ بَانَ ،رِفْقًا کی صفت ہے۔ وَالضَّمُّ غَیْرُھُمْ مبتداء وخبر۔ اَیْ قِرَاءَۃُ غَیْرِھِمْ عَنْ کُلٍّ متعلق بانجلا۔

توضیح: (۱) یعنی هُوَ اور هِيَ واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب کی ضمیر، واؤ ، فاء ، لام کے بعد ہو، تو قالون ، بصری ، کسائی وَهُوَ فَهُوَ لَهُوَ وَهْيَ فَهْيَ نَهْيَ یعنی هاء کو ساکن پڑھتے ہیں، اور ثُمَّ هُوَ (قصص) کو صرف قالون و کسائی بسکون هاء پڑھتے ہیں، اور باقی قرأ هاء کا ضمہ پڑھتے ہیں، اور یہ حجاز کا لغت ہے۔ اور اَنْ يُّمِلَّ هُوَ چونکہ نفس کلمہ کا لام ہے، لام ابتدائیہ نہیں، اس لئے سب قرأ هاء مضمومہ پڑھتے ہیں، اسی طرح لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ، لَهْوَ الْحَدِيْثِ میں سب قرأ هاء کو ساکن پڑھتے ہیں، اس لئے کہ یہ هاء هُوَ کی نہیں، بلکہ کلمہ کا جزو ہے، اور جب هُوَ اور هِيَ ان حروف کے بعد نہ ہو، تو بھی سب قرأ مضموم پڑھتے ہیں، سخاویؒ فرماتے ہیں، کہ آخری جملہ میں تنبیہ ہے، کہ حلوانی کے ذریعہ جو قالون سے يُمِلَّ هُوَ میں هاء کا سکون آیا ہے، نظم کے طرق سے اس پر اعتماد نہیں ہے۔

(۲) چونکہ شعر میں اَسْكِنْ سکون کی ضد سے غیر مذکورین کا فتحہ نکلتا ہے، اس لئے وَضَمَّ غَيْرُهُمْ وَكَسْرٌ سے هُوَ کے ضمہ اور هِيَ کے کسرہ کی وضاحت فرمادی، حالانکہ هُوَ وَهِيَ کے تلفظ سے بھی قرأت نکل آتی ہے۔

(۴۵۱) وَفِيْ فَأَزَلَّ اللَّامَ خَفِّفْ لِحَمْزَةٍ ۷ وَزِدْ اَلِفًا مِنْ قَبْلِهِ فَتُكَمِّلَا

ترجمہ: اور تو فَأَزَلَّهُمَا میں حمزہ کیلئے لام کو بلاتشدید پڑھ اور اس سے قبل الف زیادہ کر، تاکہ تو قرأت کو کامل کردے، یعنی حمزہؒ فَأَزَالَهُمَا پڑھتے ہیں، باقی چھ حضرات فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ حفصؒ کی طرح پڑھتے ہیں، جو صراحتاً رسم کے مطابق ہے، اور اولیٰ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر نمبر ۷: اَللَّامَ، خَفِّفْ کا مفعول۔ فِيْ فَأَزَلَّ اس کا ظرف ہے۔ قَبْلَهٗ کی ضمیر لام کیلئے ہے۔ فَتُكَمِّلَا کا نصب جواب امر کی وجہ سے اور اس میں معروف و مجہول دونوں درست ہیں۔

توضیح: حمزہؒ کی قرأت پر یہ فعل زِلْتُ سے ہے، جو زَوَال سے بنا ہے، اَیْ اَبْعَدَ هُمَا عَنْ نَعِيْمِ الْجَنَّةِ یعنی شیطان نے ان دونوں آدمؑ و حواؑ کو جنت سے ہٹا دیا، اور دور کردیا، اور دوسری قرأت زَلَّتْ سے پھسلنے کے معنی میں ہے، یعنی شیطان نے ان کو جنت سے پھسلا دیا، پس دونوں قرأتوں کا حاصل ایک ہی ہے اور یہ احتمال بھی ہے، کہ زَلَّ سے ہو، جس کے معنی ہیں اس نے قصور کیا، غلطی کی یعنی شیطان نے ان دونوں کو اس درخت کے سبب قصور وار بنادیا، اور اسی لئے اسکو عَنْ سے متعدی کیا ہے۔

(۴۵۲) وَآدَمَ فَارْفَعْ نَاصِبًا كَلِمَاتِهِ ۸ بِكَسْرٍ وَّلِلْمَكِّيِّ عَكْسٌ تَحَوَّلَا

ترجمہ: اورتو (مکی کے سواچھ قراء کیلئے) اٰدَمَ کورفع دے، حالانکہ تواس کے كَلِمَاتٍ کوکسرہ کے ساتھ نصب دینے والا ہو، اورابن کثیر مکی کیلئے اس کاعکس پھر گیا ہے۔ یعنی مکی کی قرأۃ اٰدَمَ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٌ میم کے نصب اور تاء کے رفع سے ہے، اورباقی چھ کی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ حفصؒ کی طرح اٰدَمُ فاعلیت کی وجہ سے مرفوع اور كَلِمَاتٍ مفعول کی وجہ سے منصوب، اور كَلِمَاتٍ جمع مؤنث سالم ہے، اس کانصب کسرہ سے آتا ہے، اس لئے اس کی بِكَسْرٍ سے وضاحت فرمادی ہے، دونوں قراتوں کا حاصل ایک ہے، مکی کی قرأۃ یعنی آدم ؑ کوان کے رب کی طرف سے کچھ کلمات حاصل ہوئے، اوز باقین کی قرأۃ میں مطلب ہے کہ آدم ؑ نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھے، اوریہی اولی ہے، کہ اس میں فاعل ومفعول تقدیم وتاخیر بھی نہیں، اورآدم سے پہلے مکی کی قرأۃ کی طرح اِلٰی مقدر کی حاجت بھی نہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

كَلِمَاتِهٖ کی هاء اٰدَمُ کیلئے ہے، اوراضافت ادنی ملابست کی وجہ سے ہے، یعنی تِلَا وَۃ یہ اس کے قریب ہے تَحَوَّلَا کی ضمیر مذکور کیلئے ہے۔ لَقِیَ ان افعال میں سے ہے، جس کے دو معمولوں میں سے جسے چاہیں مفعول بنادیں، معنی میں فرق نہیں آتا، اس لئے دونوں قرأتوں پر معنی ایک ہی ہیں۔ عَكْسٌ سے مراد تقدیم وتاخیر ہے، عکس مستوی یا عکس نقیض مرادنہیں۔

(۴۵۳) وَيُقْبَلُ الْأُوْلٰى اَنَّثُوْا دُوْنَ حَاجِزٍ ۹ وَعَدْنَا جَمِيْعًا دُوْنَ مَا اَلِفٍ حَلَا

ترجمہ: اور وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا (۴) پہلے کو (مکی وبصری کیلئے ان اہل اداء نے) مانع کے بغیر تانیث کی تاء سے (تُقْبَلُ پڑھا ہے، اور وَعَدْنَا ہر جگہ (بصری کیلئے) الف کے بغیر شیریں ہو گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْاُوْلٰی، تُقْبَلُ کی صفت ہے، اور تُقْبَلُ، اَنَّثُوْا کا مفعول۔ وَعَدْنَا مبتداء۔ جَمِيْعًا حال۔ حَلَا خبر۔ دُوْنَ اس کا ظرف ہے۔ مَا زائدہ ہے۔ دُوْنَ حَاجِزٍ اَیْ مَانِعٍ عن التَّانِيْث فاعل یا مفعول سے حال ہے۔

توضیح: (۱) تُقْبَلُ کا فاعل شَفَاعَةٌ لفظاً مؤنث ہے، اس لئے فعل کا مؤنث لانا درست ہے، اور تذکیر کی تین وجوہ ہیں (۱) تانیث غیر حقیقی ہے۔ شَفَاعَةٌ، تشفیعٌ کے معنی میں ہے۔ (۲) فعل وفاعل میں منها کا فصل ہے۔ (۳) ہر چیز کا استصحاب اس کی اصل پر رکھنے کی وجہ سے، کہ تذکیر اصل ہے، جیسا کہ ابن مسعودؓ اور ابن عباسؓ کے قول میں اشارہ ہے، کہ جب تذکیر وتانیث میں تمہارا اختلاف ہو، تو اس کو یاء سے پڑھو، نیز حقیقی مؤنث میں فعل اور غیر حقیقی میں اتصال کے وقت علامت کو ترک کرنا جائز ہے، اور فعل کی صورت میں خوب تر ہے، اس لئے جمہور نے اسے پسند کیا ہے، اور اول قید احترازی ہے، جس سے اس سورۃ کے رکوع ۱۵ والا وَلَا يُقْبَلُ نکالنا مقصود ہے، جو اس لئے کہ اس کا فاعل عَدْلٌ ہے، لہٰذا یہ سب قرأ کے لئے تذکیر سے ہے۔

(۲) وَعَدْنَا جو طور کے وعدہ کے معنی میں ہے، تین جگہ آیا ہے (بقرۃ ۶، اعراف ۱۷، طٰہٰ ۴) ان سب میں بصری وَعَدْنَا الف کے بغیر اور باقی چھ وٰعَدْنَا الف بعد الواو پڑھتے ہیں، جو تقدیر اً رسم کے مطابق ہے، اور وَعَدْنٰهُ (قصص ۷) وَعَدْنٰهُمْ (زخرف ۴) یہ طور کے وعدہ کے معنی میں نہیں، ان کو سب قرأ الف کے بغیر پڑھتے ہیں، اور تیسیر اور مختصر میں دانیؒ وَعَدْنَا اور وَعَدْتُكُمْ حَيْثُ وَقَعَ لاتے ہیں، جس سے یہ دونوں خود ہی نکل جاتے ہیں۔

نوٹ: دُوْنَ قرأۃ کی قید ہے، اور مَا اسی کا تتمہ ہے، اس لئے دال اور میم رمز نہیں ہیں۔

(۴۵۴) وَإِسْكَانُ بَارِئْكُمْ وَيَأْمُرُكُمْ لَهُ ۱۰ وَيَأْمُرُهُمْ أَيْضًا وَتَأْمُرُهُمْ تَلَا

ترجمہ: اور بَارِئْكُمْ (یہاں دونوں جگہ ہمزہ کا) اور يَأْمُرْكُمْ (راء) کا اسکان ان بصری ہی کیلئے ہے، اور يَأْمُرْهُمْ (اعراف ۱۹) اور تَأْمُرْهُمْ (طور ۲ کی راء کا سکون) ابوعمرو بصری نے پڑھا ہے۔

(۴۵۵) وَيَنْصُرُكُمْ أَيْضًا وَيُشْعِرُكُمْ وَكَمْ ۱۱ جَلِيلٍ عَنِ الدُّورِيِّ مُخْتَلِسًا جَلَا

ترجمہ: اور يَنْصُرْكُمْ (آل عمران ۱۷، ملک ۲) اور وَمَا يُشْعِرْكُمْ (انعام ۱۳ کی راء کا سکون) بھی اور بہت سے مشائخ قرأۃ نے دوری سے اختلاف کرتے ہوئے ظاہر کیا ہے، پس ان دونوں شعروں کے چھ کلمات میں سے اول میں بصری نے اسکان ہمزہ سے اور باقی میں اسکان راء سے تین ثقیل حرکتوں کے جمع ہونے کی وجہ سے تخفیف کی ہے، اور باقی تمام قرأ کامل حرکت پڑھتے ہیں، نیز سوسی کیلئے صرف سکون ہے، جو قوی اور اکثر کا مذہب ہے، اور دوری کیلئے سکون اور اختلاس دونوں ہیں، اور دوری کیلئے اختلاس اولیٰ ہے، جیسے وَكَمْ جَلِيلٍ سے بیان فرمایا ہے،

اختلاس حرکت کے دوتہائی حصہ پڑھنے کو کہتے ہیں، یعنی حرکت کا محذوف حصہ کم اور اداء ہونے والا زیادہ ہو۔

تنبیہ: قرأت اسکان متواترہ ہے، بعض نحاۃ کا انکار خیرہ چشمی ہے، متحرک کو ساکن کر دینا عربیت میں موجود ہے، بنوتمیم سے قراء نے اسے نقل کیا ہے، اسد بھی ایسا کرتے ہیں، اور صاحب قرأت ھذا قراءات اور نحو وعربیت کے بھی امام ہیں۔

نوٹ: آل عمران میں ناظمؒ نے وَلَا یَأْمُرَكُمْ کا بصری کیلئے رفع بیان کیا ہے، جس سے بظاہر یہاں اور وہاں میں منافات نظر آتی ہے، مگر دونوں میں منافات نہیں، اس لئے کہ اسکان اور اختلاس رفع کے منافی نہیں، بلکہ رفع اصل ہے، اور اسکان واختلاس تخفیف حاصل کرنے میں اس کی فرع ہے (علی ضباع)۔

نوٹ: أَيْضًا کا ہمزہ رمز نہیں بلکہ قرأت کی قید ہے، اور جلا کا جیم دوری کے اسم صریح کے بعد آ رہا ہے، اس لئے یہ بھی رمز نہیں، اور تَلَا کی تاء بھی رمز نہیں یہ بھی اسم صریح کے بعد ہے، لَهُ کی ھاء ابوعمرو کیلئے اسم صریح کے حکم میں ہے، اس لئے اس کی لام رمز نہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

وَإِسْكَانُ مبتداء۔ لَهُ خبر، ضمیر ابوعمرو کیلئے۔ اور يَأْمُرُهُمْ و تَأْمُرُهُمْ مبتداء۔ تَلَا خبر۔ اس کا مفعول المذکور محذوف ہے۔ وَيَنْصُرُكُمْ و يُشْعِرُكُمْ مجرور ان المحل ہیں بَارِئِكُمْ پر عطف کی صورت میں، اور يَأْمُرُهُمْ پر عطف کی صورت میں دونوں مرفوع ہیں۔ أَيْضًا کا نصب مصدر کی وجہ سے أَيْ آضَ يَئِيضُ أَيْضًا، إِذَا عَادَ۔ كَمْ خبریہ، مرفوع المحل مبتداء، یہ عدد سے کنایہ ہے۔

جَلِيلٍ اس کی تمیز ہے۔ جَلَا خبر۔ مُخْتَلِسًا حال عن الدوری، متعلق بجلا (شعلہ وابوشامہ) علی قاریؒ جَلَا کے فاعل سے حال کہتے ہیں، اور عن الدوری سے ہونے کا انکار فرماتے ہیں۔

(۴۵۶) وَفِيهَا وَفِي الْأَعْرَافِ نَغْفِرْ بِنُونِهِ ۱۲ وَلَا ضَمَّ وَاكْسِرْ فَاءَهُ حِينَ ظُلِّلَا

ترجمہ: اور اس (سورۃ بقرہ ٦) میں اور (اعراف ٢٠) میں نَغْفِرْ لَكُمْ (بصری، مکی، کوفیین کے لئے اسی طرح) اپنے نون کے ساتھ ہے، اور ضمہ نہیں (بلکہ نون کا فتحہ ہے) اور اس کی فاء کو کسرہ دے دے، جبکہ اس نے (اللہ تعالیٰ کی بخشش) کا سایہ ڈالا ہے۔

(۴۵۷) وَذَكِّرْهُمَا أَصْلًا وَلِلشَّامِ أَنَّثُوا ۱۳ وَعَنْ نَافِعٍ مَعْهُ فِي الْأَعْرَافِ وُصِّلَا

ترجمہ: اورتو (مدنی کے لئے) یہاں بقرۃ میں (نون کی جگہ یاء لاکر یُغْفَرْ کومذکر کا صیغہ بنادے حالانکہ تواصل ہے، اورشامی کیلئے (تُغْفَرْ) مؤنث کا صیغہ ان اہل اداء نے پڑھا ہے، اور نافع سے ان شامی کے ساتھ یہی تانیث صرف اعراف میں پہنچائی گئی ہے۔

توضیح: (۱) بصری، مکی، کوفیین پانچ قراء کے لئے دونوں صورتوں میں نَغْفِرْ نون مفتوحہ فاء مکسورہ سے ہے، اور یہ اسناد کے اصل یعنی فاعل کی طرف ہونے اور حذف وتغیر کے بھی نہ ہونے، اور قُلْنَا اور سَنَزِيْدُ کے بھی مناسب ہونے کی وجہ سے اولی ہے۔

(۲) مدنی کیلئے بقرہ میں يُغْفَرْ تذکیر سے مجہول اوراعراف میں تُغْفَرْ تانیث سے مجہول کے صیغہ سے ہے۔ نافعؒ بقرہ میں خَطٰيٰكُمْ جمع تکسیر سے پڑھتے ہیں، اوراس کی تانیث معنوی ہے، یعنی فاعل مؤنث غیر حقیقی ہے، اس لیے تانیث کی وجہ یہاں ضعیف ہے، اوراعراف میں خَطِيْٓئٰتِكُمْ جمع سالم سے پڑھتے ہیں جو لفظاً بھی مؤنث ہے، اس لئے تانیث وہاں قوی ہے۔

(۳) شامی کیلئے دونوں سورتوں میں تُغْفَرْ لَكُمْ تانیث ومجہول کے صیغہ سے معنوی لحاظ سے کہ جمع جماعت کے معنی میں ہے، اس لئے وہ مؤنث ہے، اوراعراف میں ان کی قرأت خَطِيْٓئَتُكُمْ واحد مؤنث کے صیغہ سے ہے، اس لئے وہاں تانیث کی وجہ زیادہ مؤکد ہے۔

نوٹ: (۱) جمع تکسیر میں ہر جگہ مذکر ہو، خواہ مؤنث، حقیقی ہو، خواہ مجازی فعل کی تذکیر وتانیث دونوں جائز ہیں، اور یہاں پر بھی فاعل جمع مکسر ہے، جسے جمع کے معنی میں بھی اور جماعت کے معنی میں بھی لے سکتے ہیں

(۲) پہلی قرأۃ میں نون کا فتحہ وَلَا ضَمَّ سے نکلا ہے، اس لئے کہ ضمہ کی نفی سے اس کی ضد فتحہ نکلتا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۱۲: اَلتَّظَلِيْلُ اَنْ يُّلْقٰى عَلَيْكَ الظِّلُّ، فیہا نَغْفِر کا ظرف، اور ضمیر بقرہ کیلئے اور نونِهٖ اور فَاءَهٗ دونوں کی ھا لفظ نَغْفِرُ کیلئے۔ وَلَا ضَمَّ کی خبر فِيْ تِلْكَ النُّوْنَ محذوف ظَلَّلَا کی ضمیر نَغْفِرُ کیلئے ہے۔

شعر ۱۳: ذَكِّرْ اور اَنِّثُوْا کا مفعول محذوف اَيْ نَغْفِرْ، اَنِّثُوْا کوامر بھی کہہ سکتے ہیں، اور واؤ عاطفہ کے زیادہ مناسب بھی یہی ہے۔ هُنَا سے اشارہ بقرہ کی طرف ہے۔ مَعَهٗ کی ضمیر هشام کیلئے۔ وَصَّلَا کی ضمیر تانیث کیلئے اَيْ وُصِّلَ التَّانِيْثُ اِلَيْنَا بِالنَّقْلِ۔

(۴۵۸) وَجَمْعًا وَّفَرْدًا فِي النَّبِيءِ وَفِي النُّبُوْ ١٤ ءَةَ الْهَمْزَ كُلٌّ غَيْرَ نَافِعٍ اَبْدَلَا

ترجمہ: اور نافع کے سوا باقی ہر ایک قاری نے اَلنَّبِيْءُ میں جمع کا صیغہ ہو، یا مفرد، اور اَلنُّبُوْءَةُ میں ہمزہ کو یاء اور واؤ سے بدل دیا ہے، یعنی لفظ نَبِيْ واحد ہو، جیسے اَلنَّبِيٓءُ اور نَبِيٓءٌ یا جمع ہو، جیسے اَلنَّبِيْـئِيْنَ، اَلنَّبِيْٓئُوْنَ، اَلْاَنْبِئَآءَ اور اَلنُّبُوْءَةَ کو ماعدا نافع باقی چھ قرّا اَلنَّبِيُّ، نَبِيٌّ، اَلنَّبِيّن اَلنَّبِيُّوْن، اَلْاَنْبِيَا، اور اَلنُّبُوَّةَ یاء اور واؤ سے ہر جگہ ابدال کر کے اور یاء کا یاء میں اور واؤ کا واؤ میں ادغام کر کے حفص کی طرح پڑھتے ہیں۔ ضد سے امام نافع ہر جگہ ہمزہ سے مدّ متصل کے ساتھ پڑھتے ہیں ابدال والا لغت مشہور تر اور فصیح تر ہے۔

(۴۵۹) وَقَالُوْنُ فِي الْاَحْزَابِ فِيْ لِلنَّبِيءِ مَعْ ١٥ بُيُوْتَ النَّبِيءِ الْيَاءَ شَدَّ دَ مُبْدِلَا

ترجمہ: اور قالون نے سورۃ احزاب میں لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ ۃ میں حالانکہ یہ بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا سمیت ہے، یاء کو مشدد پڑھا ہے، حالانکہ وہ اس ہمزہ کو یاء سے بدلنے والے ہیں۔

توضیح: نَبَأٌ مہموز اَخْبر کے معنی میں ہے، کُلٌ اَبْدَلَ سے تصریح ہو گئی ہے، کہ نبی سب کے نزدیک مہموز ہے، اور پھر اس میں تخفیف ہوئی ہے، اور اس کی اصل نَبُوَّةٌ بمعنی رفعت نہیں، نبی فاعل کے یا مفعول کے معنی میں ہے، اس لئے کہ حق تعالیٰ نے آپ کو اور آپ ﷺ نے مخلوق کو حق کی خبر دی، قالون ان دو کلمات میں وصلاً دو ہمزہ جمع ہو جانے کی وجہ سے اپنی اصل کے مطابق پہلے تخفیف کرتے ہیں، کہ ان میں ہمزتین مکسورتین ہیں، اور پہلے ہمزہ سے قبل یاء مدہ ہے، اس لئے پہلے ہمزہ کو یاء سے بدل کر پہلی یاء کا اس میں ادغام کرتے ہیں، بِالسُّوْءِ اِلَّا کی طرح، اور وقفاً چونکہ دو ہمزہ باقی نہیں رہتے، اس لئے اس صورت میں ہمزہ ہی سے لِلنَّبِيْءِ، اَلنَّبِيْءُ پڑھتے ہیں، اور ورش ان دونوں کو بھی وقفاً و وصلاً ہمزہ ہی سے پڑھتے ہیں، اس لئے کہ ورش دو ہمزتین فی کلمتین میں دوسرے ہمزہ میں تخفیف کرتے ہیں، نہ کہ پہلے میں، اور باقی قرّا وقفاً و وصلاً ابدال وادغام سے پڑھتے ہیں، البتہ اَلْاَنْبِيَـــاءِ میں ادغام کی صورت نہیں پائی جاتی کہ اس میں صرف ایک ہی یاء ہے، اور قالون کیلئے تیسیر میں فِي الْوَصْلِ خَاصَّةً ہے، اگر چہ ناظمؒ نے مُوْصِلًا نہیں کہا۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۱۴: وَجَمْعًا و فَرْدًا دونوں ابدال کے فاعل سے حال ہیں، ای حَالَ كَوْنِهٖ جَامِعًا وَّ مُوَحِّدًا اور

ابوشامہ وشعلہ فِي النبيی ء مجرور سے حال کہتے ہیں۔ کُلٌّ مبتداء۔ تنوین مضاف الیہ کے عوض میں ہے، اَیْ کُلُّ الْقُرَّاءِ۔ اَبْدَلَا خبر ہے۔ غیرنافع اس سے مستثنٰی اور ضمیر لفظ کُلٌّ کو راجع ہے۔

اور اَبْدَلَا کامفعول الھمز ہے۔

شعر ۱۵: وَقَالُوْنُ شَدَّدَا لْيَاءَ کبریٰ ہے۔ قَالُوْنُ مبتداء۔ شَدَّدَا اس کی خبر۔ اَلْيَاءَ اس کامفعول مُبْدِلَا حال۔ فِي الْاَحْزَابِ اس کاظرف۔ لِلنَّبِيِّ مَعْ بُيُوْتَ النَّبِيِّ بیان۔

(۴۶۰) وَفِي الصَّابِئِيْنَ الْهَمْزُ وَالصَّابِئُوْنَ خُذْ ۱۶ وَهُزْءًا وَكُفُوًا فِي السَّوَاكِنِ فُصِّلَا

ترجمہ: اورتو یہاں (بقرۃ ۸، حج ۲) وَالصَّبِئِيْنَ اور وَالصَّابِئُوْنَ (مائدہ ۳) میں (نافع کے سوا چھ کیلئے یاء کے بعد) ہمزہ کی زیادتی کو لے لے (ضد سے نافع کیلئے ہمزہ کے حذف سے وَالصَّابِيْنَ اور وَالصَّبُوْنَ نکل آیا) اور حمزہ کیلئے هُزءًا (ہر گیارہ جگہ) اور كُفُوًا (اخلاص) میں دونوں ساکن الاوسط کلمات میں تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں، یعنی شُكْرٌ ، كُفْرٌ ، قُفْلٌ کی طرح ان کا بھی درمیانی حرف ساکن ہے (باقی چھ قرأ زاء و فاء کے سکون کے بجائے ضمہ پڑھتے ہیں، اسے آئندہ شعر میں بیان کر رہے ہیں)۔

(۴۶۱) وَضَمَّ لِبَاقِيهِمْ وَحَمْزَةُ وَقْفُهُ ۱۷ بِوَاوٍ وَحَفْصٌ وَاقِفًا ثُمَّ مُوْصِلَا

ترجمہ: اوران قرأ میں کے باقی کیلئے (ان دونوں کلمات کے درمیانی حرف کو) ضمہ دیا گیا ہے، اور حمزہؒ جو ہیں، ان کا وقف واؤ کے ساتھ ہے، اور حفصؒ وقف و وصل دونوں میں واؤ سے بدلتے ہیں۔ یعنی هُزُوًا ، كُفُوًا پڑھتے ہیں۔

توضیح: حاصل یہ کہ (۱) حمزہ کیلئے وصلاً زاء و فاء کے سکون هُزْءًا ، كُفْؤًا اور وقفاً هُزْوًا كُفْوًا یہ رسمی تخفیف ہے۔ ۲ هُزًا ، كُفًا قیاسی تخفیف، مگر جمہور کے ہاں صحیح نہیں، اس لئے کہ زاء اور فاء ساکن ہیں، مگر اصل میں مضموم ہیں (ابوشامہ)۔

(۲) حفصؒ وقفاً و وصلاً هُزُوًا ، كُفُوًا زاء و فاء کے ضمہ (واؤ سے) ابدال جمعا بين اللغتين کے قبیل سے ہے۔ (۳) باقی قرأ کیلئے وقفاً و وصلاً زاء و فاء کے ضمہ اور ہمزہ سے هُزُءًا ، كُفُؤًا سکون تمیم ، اسد اور قبیلہ قیس کا لغت ہے، اور ضمہ اہل حجاز کا لغت ہے، ابدال قیاس کے موافق ہے، اور ہمزہ کی رسم بھی واؤ سے ہے۔

﴿النحو والعربیة﴾

اَلْهَمْزُ مرفوع مبتداء کی وجہ سے فی الصّابئین اس کی خبر خُذْ اَیْ خُذِالْمَذْکُوْرَ مستانفہ۔ وَهُزْءًا مبتداء۔ وَکُفُوًا معطوف۔ فُصِّلَا خبر۔ ضمیر تثنیہ ان دونوں کیلئے۔ فِی السَّوَاکِنِ فُصِّلَا کا ظرف۔

شعر ۱۷: ضُمَّ فعل ماضی مجہول یا امر مخاطب بَاقِیْهِمْ کی ضمیر قرأ کیلئے ہے۔ حَفْصٌ مبتداء ہے، اس کی خبر محذوف ہے۔ اَیْ یَقْرَءُ، بالواو۔ وَاقفًا وموصلًا دونوں حال ہیں۔ ابوشامہ کے قول پر تقدیر یوں ہے، وَحَفصٌ یَقْرَءُ بالواوِ فِیْ حَالِ وقفهٖ وایصال الکلمة الی مَا بَعْدَهَا۔

(۴۶۲) وَبِالْغَیْبِ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ هُنَا دَنَا ۱۸ وَغَیْبُکَ فِی الثَّانِیْ اِلٰی صَفْوِهٖ دَلَا

ترجمه: اور عَمَّا یَعْمَلُوْنَ اَفَتَطْمَعُوْنَ جو هُزُوًا کے قریب ہی واقع ہے کو مکی نے بالغیب اور باقین نے خطاب سے پڑھا ہے، اور تیرا غیب دوسرے عَمَّا یَعْمَلُوْنَ اُولٰئِكَ میں (نافع، شعبہ اور مکی کیلئے) اپنی پاکیزگی کے ساتھ کامیاب ہوا ہے، یعنی مکی کیلئے نمبر۹، نمبر۱۰ دونوں غیب کی یاء ہے، اور مدنی و شعبہ کیلئے دوسرے میں غیب اور اول میں خطاب باقین کی طرح، اور باقین کیلئے دونوں میں تَعْمَلُوْنَ میں خطاب ہے، خطاب کی وجہ اول میں ماقبل کے سات صیغوں کا خطاب ہے، جو قَتَلْتُمْ سے قُلُوْبُکُمْ تک ہیں، اور ثانی میں تَوَلَّیْتُمْ سے مِنْکُمْ تک پچیس خطابوں کی مناسبت ہے، اور غیب کی وجہ اول میں فَذَبَحُوْهَا وَمَا کَادُوْا یَفْعَلُوْنَ اور اَنْ یُّؤْمِنُوْا سے وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ نمبر۹ تک ان دس ضمیروں کی اور ثانی میں یُرَدُّوْنَ سے یَنْصُرُوْنَ تک کی پانچ ضمیروں کی رعایت ہے، جعبریؒ کی رائے میں غیبت میں جانبین کی مناسبت ہے، اس لئے عمدہ تر ہے۔

﴿النحو والعربیة﴾

دَلَا دَلْوَهٗ اَیْ اَخرجها مَلَاَی، وَاَرْسَلَ دَلْوَهٗ، اَیْ حَصَّلَ غَرَضَهٗ۔ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ مبتداء۔ بِالْغَیْبِ حال۔ دَنَا هُنَا خبر۔ غَیْبَكَ مبتداء۔ دَلَا اِلٰی صَفْوِهٖ خبر۔ اور اس کا فاعل غَیْبَكَ کی ضمیر ہے، اور اسی طرح صَفْوِهٖ کی هاء ہے (شعلہ)۔

(۴۶۳) خَطِیْئَتُهُ التَّوْحِیْدُ عَنْ غَیْرِ نَافِعٍ ۱۹ وَلَا تَعْبُدُوْنَ الْغَیْبُ شَایَعَ دُخْلُلَا

ترجمه: خَطِیْئَتُهٗ جو ہے، اس کی توحید نافع کے سوا (باقی چھ آئمہ) سے ہے (پس نافع خَطِیْئَتُهٗ جمع

کے صیغہ سے پڑھتے ہیں،اور لَا تَعْبُدُوْنَ نمبر ۱ جو ہے (حمزہ ، کسائی اور مکی کے لئے) غیب سے دوسرے غیب کی پیروی کی ہے،حالانکہ یہ غیب کثرت سے داخل ہونے والا ہے۔

توضیح: خَطِیْئَتُهٗ واحد کے صیغہ کی مناسبت معطوف علیہ سَیِّئَةً اور مضاف الیہ دونوں واحد ہیں،نیز خلود جھنم کا سبب کفر ہے،اور کفر بھی واحد ہے،لہٰذا توحید اولی ہے،اور جمع اسلئے کہ کفار بہت سے ہیں،جن پر آیت کا آخر خٰلِدُوْنَ دال ہے،اور بعض کے قول پر جمع کی صورت میں سَیِّئَةً سے مراد شرک ہے،پس اس صورت میں پہلی آیت کی ترتیب بعینہٖ دوسری آیت وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کے مطابق ہے، لَا تَعْبُدُوْنَ میں غیب کی مناسبت اس کے ماقبل یَکْتُبُوْنَ اور یَقُوْلُوْنَ کا غیب ہے،اور خطاب کی وجہ یہ ہے،کہ اس کے بعد وَقُوْلُوْا ہے،جس میں اس خطاب کے حال کی حکایت ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شَایِعَ اَیْ تَابِعَ ، الدُّخَلُ ، الدَّخِیْلُ جو کسی کے معاملات میں پورا دخل رکھتا ہو۔ خَطِیْئَتُهٗ مبتداء۔ التَّوْحِیْدُ خبر۔ مبتداء ثانی اَیْ التوحید فیہ —غیر نَافِعٍ خبر۔ اور جملہ پہلی مبتداء۔ کی خبر۔ وَلَا تَعْبُدُوْنَ مبتداء۔ الغیب اَیْ فِیْهِ مبتداء ثانی۔ شَایِعَ اس کی خبر۔ دُخَّلًا حال، یا شَایِعَ کا مفعول ہے۔

(۴۶۴) وَقُلْ حَسَنًا شُکْرًا وَّ حُسْنًا بِضَمِّهٖ ۲۰ وَسَاکِنِهِ الْبَاقُوْنَ وَاحْسِنْ مُقَوَّلَا

ترجمہ: اور حمزہ و کسائی کیلئے لِلنَّاسِ حَسَنًا پڑھ،حالانکہ تو شکر کرنے والا ہو،اور باقی پانچ نے حُسْنًا پڑھا ہے،حالانکہ یہ اپنے حاء کے ضمہ اور اپنے سین کے سکون کے ساتھ ہے،اور تو عمدہ و پسندیدہ ہوجا،حالانکہ تو نقل کرنے والا ہے(چونکہ مبالغہ کے لئے ہونے کی صورت میں حُسْنًا میں حذف بھی نہیں،اور سکون کی وجہ سے خفیف تر بھی ہے،لہٰذا یہی اولی ہے،اس لفظ میں دونوں لغت ہیں، حَزَنٌ حُزْنٌ ، رَشَدٌ رُشْدٌ اور بَخَلٌ بُخْلٌ کی طرح،لہٰذا دونوں قراٴتیں ہم معنی ہیں،جمہور کی قراٴت ضمہ اور سکون کی ضد سے حمزہ و کسائی کے فتحتین سے ثابت ہوتے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

حُسْنًا مفعول۔ قُلْ بمعنی اُذْکُرْ ۔ شُکْرًا حال یا مفعول۔ وَحُسْنًا مبتداء بضمه وساکنه الباقون ، ای

القرأة الباقون بضمه وساكنه ۔ پورا جملہ خبر ہے اور دونوں ھاء حُسْنًا کو راجع ہیں مُقَوّلًا حال ہے، وَاحْسُنْ مُقَوّلًا یعنی کسی کی طرف بات منسوب کرنے میں اچھی روش اختیار کر۔

(٤٦٥) وَتَظْهَرُوْنَ الظَّاءُ خُفِّفَ ثَابِتًا ٢١ وَعَنْهُمْ لَدَى التَّحْرِيْمِ اَيْضًا تَحَلَّلَا

ترجمہ: اور تَظَّهَرُوْنَ (بقرۃ) جو ہے (اس میں کوفیین کیلئے) ظاء بلا تشدید (تخفیف) ثابت ہوئی ہے، اور سورۃ تحریم کے وَاِنْ تَظَّهَرَا میں بھی انہیں کوفیین سے حلال و درست ہوگئی ہے (یعنی یہ دونوں کلمات باقین سما وشامی کے لئے تشدید ظاء سے پڑھے جاتے ہیں، تخفیف کی صورت میں اس سے ایک تاء حذف ہوگئی ہے، اور تشدید کی صورت میں ظاء میں مدغم ہوگئی ہے، حذف سے محفوظ ہونے کی وجہ سے ادغام والی قرأت اولی ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

تَحَلَّلَ حلول سے، بمعنی استقرّ ، اور حلال سے تحریم کی ضد، ثانی اولی ہے، اور تحریم کے بعد اسے لانا علم بدیع کی خوبیوں میں سے بڑی لطافت پیدا کرتا ہے، فصیح عبارتوں میں اسی طرح مستعمل ہوتا ہے۔ تَظَّاهَرُوْنَ مبتداء۔ الظَّاء مبتداء ثانی۔ خَفَّفَ اس کی خبر۔ اور جملہ لَدَى التحريم اَىْ تَظَّاهَرَ الَّذِىْ فِى التحريم ،حَلَّ التخفيف اَوْ ثبت عنهم فيه ۔ تَظَّاهَرُوْنَ کی دلالت پر تَظَّاهَرَا محذوف۔ (شعلہ)۔

(٤٦٦) وَحَمْزَةُ اَسْرٰى فِىْ اُسٰرٰى وَضَمُّهُمْ ٢٢ تُفٰدُوْهُمْ وَالْمَدُّ اِذْرَاقَ نُقِلَا

ترجمہ: اور امام حمزہؒ نے وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسَارٰى میں اَسْرٰى (بروزن قَتْلٰى) پڑھا ہے، اور تُفَادُوْهُمْ میں (نافع ، کسائی ، عاصم کیلئے) ان ناقلین کا تاء کا ضمہ، اور فاء کے بعد الف مدہ ہے (اور باقین کیلئے تَفْدُوْهُمْ بفتح تاء بغیر الف ہے) جو غنیمت دیا گیا ہے، اس لئے کہ یہ عمدہ ہو گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

رَاقَنِى الشَّىْءُ اى اَعْجَبَنِىْ حُسْنُهٗ ۔ نُفْلًا ، اَعْطِى النَّفْلَ وَهُوَ الْغَنِيْمَةُ۔ حمزة مبتداء کی خبر، يَقْرَءُ محذوف ہے۔ اَسْرٰى مفعول ہے۔ فِىْ اُسَارٰى اس کا ظرف۔ ضَمُّهُمْ مبتداء۔ والمَد عطف تُفَادُوْهُمْ فِىْ کے حذف سے ضَمُّهُمْ کا ظرف ہے، یا مفعول بہ ہے۔ نُفِّلَا خبر۔ ضمیر تثنیہ ضمہ اور مد کیلئے ہے۔

(٤٦٧) وَحَيْثُ اَتَاكَ الْقُدْسِ اِسْكَانُ دَالِهٖ ٢٣ دَوَاءٌ وَّلِلْبَاقِيْنَ بِالضَّمِّ اُرْسِلَا

ترجمہ: اور اَلْقُدُس جہاں بھی آئے تیرے پاس اس کی دال کا سکون دَوا ہے، اور باقین کیلئے ضمہ کے ساتھ

ہونے کی حالت میں بلا قید کردیا گیا ہے (چونکہ سکون کی ضد سے فتحہ نکلتا تھا، اس لئے باقین کی قرأت ضمہ بیان کردی، ضمہ حجاز کا اور سکون تمیم اور اھل نجد کا لغت ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

اُرْسِلَ اَیْ اُطْلِق ۔ اِسْکَانُ مبتداء ۔ دَوَاءٌ خبر ۔ حیث ظرف ۔ اُرْسِلَ کا فاعل ضمیر ہے، جو اَلقدس یا دال کیلئے ہے ۔ بالضم اسی سے متعلق ہے ۔

(۴۶۸) وَیُنْزِلَ خِفْفُهُ وَتُنْزِلُ مِثْلُهُ ۲۴ وَنُنْزِلُ حَقٌّ وَهُوَ فِی الْحِجْرِ ثُقِّلَا

ترجمہ: اور یُنْزِلُ (ہر جگہ مکی و بصری کیلئے یاءِ مضمومہ والے) کو تخفیف سے پڑھ، یعنی (نون ساکن زاء بلا تشدید) اور تُنْزِلُ (تاء مضمومہ والا) اور نُنْزِلُ (نون مضمومہ والا) کی بھی اسی طرح تخفیف حق ہے، اور یہ حجر والا (وَمَا نُنَزِّلُهُ ۲) سب کیلئے تشدید سے پڑھا گیا ہے (حجر کا پہلا سورۃ حجر میں بیان ہوگا اس کی زاء کو تو سب مشدد ہی پڑھتے ہیں، البتہ تاء، نون معروف، مجہول، اور مَلٰٓئِكَةُ کے رفع و نصب میں قرأ کا اختلاف ہے)۔

(۴۶۹) وَخُفِّفَ لِلْبَصْرِیْ بِسُبْحٰنَ وَالَّذِیْ ۲۵ فِی الْاَنْعَامِ لِلْمَكِّیْ عَلٰی اَنْ یُّنَزِّلَا

ترجمہ: اور سُبْحٰنَ الَّذِیْ (اسراء۹، ۱۰) میں (وَنُنَزِّلُ، حَتّٰی تُنَزِّلَ) بصری کیلئے تخفیف سے پڑھا گیا ہے، اور وہ جو (انعام۴) عَلٰی اَنْ یُّنَزِّلَ اٰیَةً ھے مکی ہی کیلئے تخفیف ہے، عَلٰی اَنْ یُّنَزِّلَ کی قید سے مَالَمْ یُنَزِّلْ (انعام۹) نکل گیا، کہ اس میں قاعدہ کے موافق مکی و بصری دونوں کی تخفیف ہے۔

(۴۷۰) وَمُنْزِلُهَا التَّخْفِیْفُ حَقٌّ شِفَاؤُهُ ۲۶ وَخُفِّفَ عَنْهُمْ یُنْزِلُ الْغَیْثَ مُسْجَلَا

ترجمہ: اور مُنَزِّلُهَا (مائدہ۱۵) کی تخفیف جو ہے (مکی، بصری، حمزہ و کسائی کیلئے) اس کا شائع ہونا حق ہے، اور یُنْزِلُ الْغَیْثَ بھی انہیں (چاروں) سے تخفیف سے پڑھا گیا ہے، حالانکہ یہ بلا قید ہے (یعنی عام ہے، جو لقمن اور شوریٰ والے کو شامل) ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعرنمبر ۲۴: یُنْزِلُ کا اعراب حکائی ہے، جملہ اسمیہ یا فعلیہ ہے، جو اضمار علی شریطة التفسیر سے ہے۔ وَهُوَ کی ضمیر یُنْزِلُ کیلئے ہے۔

شعرنمبر ۲۵: عَلٰی اَنْ يُنَزِّلَا موصول مع الصلۃ سے بدل ہے۔

شعرنمبر ۲۶: التخفیف بدل الاشتمال ہے۔ مُسْجَلًا صفت ہے،مصدر محذوف، ای تخفیفاً مطلقاً۔

توضیح: يُنَزِّلُ ، تُنَزِّلُ ، نُنَزِّلُ تینوں ہر جگہ جب مضارع میں یاء ، تاء ، نون ضمہ والے ہوں اوراسی طرح مُنَزِّلُهَا (مائدہ) میں قرأ کی چار قرأتیں ہیں۔ (۱) مکی ہر جگہ تخفیف زاء بسکون نون يُنْزِلُ ، تُنْزِلُ ، نُنْزِلُ ، مُنْزِلُهَا پڑھتے ہیں،مگر وَمَا نُنَزِّلُهٗ (حجر۲) اور وَنُنَزِّلُ (اسراء۹) حَتّٰی تُنَزِّلَ (اسراء۱۰) ان تین میں نون کا فتحہ اور زاء کی تشدید ہے۔

(۲) بصری کی مکی کی طرح پورے باب میں ہر جگہ تخفیف ہے،مگر عَلٰی اَنْ يُنَزِّلَ (انعام۴) اور وَمَا نُنَزِّلُهٗ (حجر۲) میں فتحہ وتشدید ہے۔

(۳) حمزہ و کسائی کیلئے مُنْزِلُهَا (مائدہ) اور يُنْزِلُ الْغَيْثَ (لقمٰن۴ و شوریٰ۲) ان تین میں مکی و بصری کی طرح سکون ، اخفاء و تخفیف،اور باقی پورے باب میں فتحہ اور تشدید۔

(۴) عم عاصم کی پورے باب میں فتحہ وتشدید ہے،اس پوری تفصیل سے وَمَا نُنَزِّلُهٗ (حجر۲) بالاجماع تشدید ہے،اورتخفیف وتشدید دونوں لغت ہیں،جن کے معنی ایک ہی ہیں،البتہ باب تفعیل فَعَّلَ کثرت کے لئے آتا ہے۔ مگر تعدیت میں اَنْزَلَ اور نَزَّلَ یکساں ہیں،جبکہ اَنْزَلَ قرآن میں کثرت سے استعمال ہوا ہے۔

فائدہ (۱): مضارع کی قید سے ماضی کے صیغے نکل گئے،اسلئے کہ ان کو سب قرأ ایک ہی طرح پڑھتے ہیں۔ نَزَلَ ، اَنْزَلَ ، نَزَّلَ ، تَنَزَّلَ (۲) ضمہ کی قید سے وَمَا يَنْزِلُ وغیرہ نکل گئے،کہ ان میں سب کی تخفیف ہے۔ (۳) یاء ، تاء ، نون کی قید سے سَاُنْزِلُ (انعام۱۱) نکل گیا،کہ اس میں سب کی اجماعاً تخفیف ہے۔ (۴) مکی و بصری کیلئے مضارع معروف ومجہول دونوں میں تخفیف ہے،مگر نون سے مجہول نہیں آیا،جیسے اَنْ يُنَزَّلَ (بقرہ۱۳) اَنْ تُنَزَّلَ (آل عمران۱۰ ۔ توبہ۸)۔ (۵) ناظمؒ اگرچہ الفاظ مضارع معروف کے لائے ہیں،مگر یہ اختلاف مضارع مجہول میں بھی جاری ہے، نیز ناظمؒ نے پیش کو بھی بیان نہیں کیا، جبکہ تیسیر نے صراحتاً کہا ہے اِذَا كَانَ فِعْلًا مُسْتَقْبِلًا مَضْمُوْمَ الْاَوَّلِ ۔

(۶) شعرنمبر۲۴: میں حجر والے کی تشدید تمام قرأ کیلئے ہے،اگرچہ شعر میں اس کی وضاحت ناظمؒ نہیں کر سکے۔

(۴۷۱) وَجِبْرِيلَ فَتْحُ الْجِيمِ وَالرَّا وَبَعْدَهَا ۲۷ وَعَى هَمْزَةٌ مَّكْسُوْرَةٌ (صُحْبَةٌ) وِّلَا

ترجمه: اور جِبْرِيْلَ جو ہے، جس جگہ بھی آئے (ابوبکر شعبہ ، حمزہ اور کسائی کیلئے) اس کے جیم اور راء کا فتحہ ہے، اور اس راء کے بعد صحبہ ہی نے پیروی کی غرض سے کسرہ والے ہمزہ کی حفاظت کی ہے۔

(۴۷۲) بِحَيْثُ اَتَى وَالْيَاءَ يَحْذِفُ شُعْبَةٌ ۲۸ وَمَكِّيُّهُمْ فِي الْجِيْمِ بِالْفَتْحِ وُكِّلَا

ترجمه: اور شعبہ یاء کو حذف کرتے ہیں، اور ان میں کے مکی جو ہیں، ان کے لئے یہ لفظ جیم میں فتحہ کے ساتھ مقرر ہو گیا ہے (چونکہ پہلے شعر کے فتح الجیم سے کسرہ کا ضد سے وہم ہوتا تھا، اس لئے مکی کیلئے فتحہ کی تصریح فرمادی)

﴿النحو والعربية﴾

شعرنمبر ۲۷ ، ۲۸: جِبْرِيْلَ مبتداء۔ فتح الجيم والرَّاء مبتداء ثانی۔ خبر محذوف ای فيه ۔ اور جملہ جبريل کی خبر۔ هَمْزَةٌ وَعَى کا مفعول۔ صُحْبَةٌ فاعل۔ وِلَا تمیز۔ حَيْث ظرف۔ والياء يَحْذِفُ کا مفعول۔ اور شعبہ فاعل ہے۔ وُكِّلَا خبر۔ مَكِّيُّهُمْ کے بعد لَهٗ مقدر ہے، اور فى الجيم اس کا ظرف ہے۔

توضیح: جِبْرِيْلَ میں چار قرأتیں ہیں۔ (۱) حمزہ و کسائی کی جَبْرَئِيْلَ بفتح الجيم والرَّاء وبَعْدَ الرَّاء ہمزہ مکسورہ و یاء ساکنہ سے۔

(۲) ابوبکر شعبہ کی جَبْرَئِلَ اسی طرح مگر بعد الھمزہ یاء ساکنہ کے بغیر ان کی چاروں قیدیں بیان سے نکلتی ہیں۔

(۳) ابن کثیر مکی کی جَبْرِيْلَ ، بفتح الجيم وبكسر الرَّاء وَياءِ ساكنة بغير همزه کے، اول قید بیان سے اور بعد کی تین ضد سے ثابت ہوئیں۔

(۴) عَمَّ بصری ، حفص کیلئے جِبْرِيْلَ نمبر تین کی طرح، مگر ان کیلئے جیم کا کسرہ ہے، اور ان کی چاروں قیدیں ضد سے نکلتی ہیں، اس لئے کہ فتحہ کی ضد کسرہ ہمزہ کی ضد حذف اور یاء کے حذف کی ضد اس کا اثبات، اور یہ حجازی لغت ہے، اور فصیح ہے، جعبری اور ابو حاتم کی رائے پر یہی اولیٰ ہے، اور ھمزہ سے مد و دقیس اور تمیم کا لغت ہے، اور شعبہ کی قرأۃ میں یاء کا حذف تخفیف کی وجہ سے ہے۔

(۴۷۳) وَدَعْ يَاءَ مِيْكَئِيْلَ وَالْهَمْزَ قَبْلَهٗ ۲۹ عَلٰى حُجَّةٍ وَّ الْيَاءُ يُحْذَفُ اَجْمَلَا

ترجمه: اور تو مِيْكَئِيْلَ کی دوسری یاء کو اور ہمزہ کو ترک کردے، جو اس یاء سے پہلے ہے (حفص و بصری

کیلئے) حالانکہ تو دلیل و حجت پر ہے، اور نافع کیلئے صرف دوسری یاء ہی حذف کی جاتی ہے، حالانکہ یہ حذف نہایت عمدہ ہے۔ یعنی (۱) حفص و بصری کیلئے مِیْکَالَ کاف کے بعد الف سے ہمزہ، اور یاء دونوں کے بغیر، یہ دونوں قیدیں بیان سے نکلتی ہیں، اور یہ حجازی لغت ہے، فصیح ہے، اور اولیٰ ہے۔

(۲) نافع کے لئے وَمِیْکٰئِلَ کاف کے بعد الف پھر ہمزہ مکسورہ سے یاء کے بغیر یاء کا حذف بیان سے اور ہمزہ ترک کی ضد سے نکلا ہے، یہ صراحۃً رسم کے موافق ہے، اس لئے کہ اس میں ایک ہی یاء مرسوم ہے، جو اس قرأۃ پر ہمزہ کی شکل ہے۔

(۳) ابنان وصحبہ (مکی ، شامی اور حمزہ ، کسائی ، شعبہ) کے لئے وَمِیْکَـائِیْـلَ ، بعد الکاف الف پھر ہمزہ مکسورہ اور اس کے بعد یاء ساکنہ یہ دونوں قیدیں ترک کی ضد سے نکلتی ہیں، اور یہ تینوں قرأتیں اس کے لغات ہیں، یاء و ہمزہ کا حذف حجازی لغت ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

یاءَ دَعْ کا مفعول لہٗ۔ وَالْهمزۃ معطوف۔ قبلہٗ کی ضمیر یاء کیلئے ہے۔ عَـلٰی حُجَّۃٍ حال ، اَیْ حَاصِلًا عَلٰی حُجَّۃٍ اَجْمَلَا صفت مصدر محذوف، اَیْ حذفًا جَمِیْلًا ۔

(۴۷۴) وَلٰـکِـنْ خَـفِـیْفٌ وَّ الشَّـیٰـطِیْـنَ رَفْـعُـهٗ ۰ كَـمَـا شَـرَطُـوْا وَالْعَكْسُ نَـحْـوٌ سَمَا الْعُلَا

ترجمہ: اور (شامی ، حمزہ ، کسائی کیلئے) وَلٰكِنْ کا نون بلاتشدید (ساکن) ہے، اور اَلشَّیٰطِنُ کا رفع اس وجہ کی طرح جس کو ان نحاۃ نے شرط کیا ہے (یعنی نحو کا قاعدہ ہے، کہ لٰـکِـنْ مخفف ہونے کی صورت میں بعد کے اسم میں عمل نہیں کرتا اور وہ اسم مبتداء ہو جانے کی وجہ سے مرفوع پڑھا جاتا ہے) اور اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدّہٖ کی وجہ سے لٰـکِـنْ کے نون کو کسرہ دینا بھی ضروری ہے، اس لئے ان کی قرأت لٰـکِـنِ الشَّـیٰـطِیْـنُ ہے، اور اس کا عکس (عاصم ، نافع ، مکی ، بصری) کی قرأۃ ایسا طریق ہے، جو بلندی پر بھی بلند ہو گیا ہے، یعنی وَلٰكِنَّ الشَّیٰطِیْنَ ، لٰكِنَّ کے نون کی تشدید و فتحہ اور اَلشَّیٰطِیْنَ کا نصب۔

﴿النحووالعربية﴾

المراد بالنحو علم النحو ۔ سَمَا الْعُلَا ، اَیْ طَالَ عَلَاهُ۔ وَلٰكِنْ خَفِیْفٌ مبتداء و خبر۔ وَالشَّیٰطِیْنُ مبتداء۔ رَفْعُهٗ مبتداء ثانی۔ كَمَا شَرَطُوْا اس کی خبر۔ اَیْ شَرَطُوْا اَهْلُ النَّحْوِ ۔ اور جملہ اَلشَّیٰطِیْنُ کی

خبر ہے۔ وَالْعَكْسُ نَحْوُ مبتداء وخبر۔ سَمَا الْعُلَا ،نَحْوٌ کی صفت۔ نَحْو بمعنی طریق۔ وجہ ، اعراب ، قصد۔

(۴۷۵) وَنَنْسَخْ بِـهِ ضَـمٌّ وَّكَسْـرٌ كَـفَـى وَنُنْـ　۳۱　سِهَامِثْـلُـهُ مِنْ غَيْرِ هَمْزٍ ذَكَتْ اِلَا

ترجمه: اور مَا نَنْسَخْ میں (شامی کیلئے) ضمہ نون اور کسرہ سین نُنْسِخْ کافی ہے، اور نُنْسِهَا (شامی ، کوفیین اور نافع کیلئے) اسی کی طرح ہے، حالانکہ یہ ہمزہ کے بغیر بھی ہے، یہ قرأۃ نعمت کے اعتبار سے مشہور ہوگئی ہے (پس ان پانچ قراء کیلئے اَوْنُنْسِهَا بضم نون وبکسر سین اور باقین مکی و بصری کیلئے اَوْ نَنْسَئْهَا نون اور سین کے فتحہ اور ہمزہ ساکنہ سے جو مِنْ غَيْرِ هَمْزٍ کی ضد سے نکلا ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

آلَا ، آلَآءٌ کا واحد بمعنی نعمت ہمزہ لغۃً مفتوح، روایۃً مکسور ہے۔ نَنْسَخْ مبتداء۔ بِهِ ، اَیْ فِيْهِ ضَمٌّ وَكَسْرٌ اس کی خبر۔ نُنْسِهَا مِثْلُهٗ مبتداء وخبر۔ هَا نَنْسَخْ کوراجع ہے۔ ذَكَتْ کی ضمیر قرأۃ کے لئے ہے۔ آلَا تمیز کی وجہ سے منصوب ہے۔

توضیح (۱) ہمزہ کا سکون ناظمؒ کی اصطلاح سے سمجھا گیا ہے، وہ یہ کہ جب کسی حرف کے زیادہ کرنے کا کہتے ہیں، اور اس کے ساتھ حرکت وسکون کی قید نہیں لاتے ، اور تلفظ بھی نہیں کرتے ، تو زائد حرف کا سکون مراد ہوتا ہے۔

(۲) ہمزہ والی قرأت نَسْـأٌ سے تاخیر کے معنی میں ہے، یعنی ہم کسی آیت کے نازل کرنے کے وقت کو مؤخر کردیں ، کسی مصلحت کے تحت۔ نُنْسِهَا نسیان سے، بھلا دینے کے معنی میں ہے۔

(۳) نُنْسِخْ اَنْسَخَ کا مضارع ہے، ہمزہ تعدیت کی تاکید کیلئے ہے، شریعت میں کسی حکم کی فرضیت ختم کردینے کو نسخ کہتے ہیں۔ نُنْسِخْ میں غیر شامی کی اور نُنْسِهَا میں حق کی قرأت اولی ہے، ناسخ ومنسوخ کی تفصیل علوم القرآن کی کتب میں طلباء دیکھ لیں۔ ان دونوں کلمات کو ملا کر پڑھنے میں تین قرأتیں ہیں۔

(۱) شامی کیلئے مَـانُنْسِخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا ۔ (۲) مکی وبصری کیلئے مَا نَـنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْنَنْسَئْهَا ۔
(۳) مدنی وکوفیین مَانَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْنُنْسِهَا۔

(۴۷۶) عَلِـيْـمٌ وَّقَـالُـوا الْـوَاوُ الْاُوْلٰى سُقُـوْطُهَا　۳۲　وَكُنْ فَيَكُوْنُ النَّصْبُ فِي الرَّفْعِ كُـفِّـلَا

ترجمہ: عَلِیْمٌ وَّقَالُوْا کا پہلا واؤ جوہے (شامی کیلئے) اس کا حذف کفالت کیا گیا ہے، یعنی شامی عَلِیْمٌ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ پڑھتے ہیں، بحذف واؤ۔ اور کُنْ فَیَکُوْنُ جو ہے (شامی ہی کیلئے) رفع میں نصب کفالت کیا گیا ہے۔

(۴۷۷) وَفِیْ اٰلِ عِمْرَانٍ فِی الْاُوْلٰی وَمَرْیَمٍ ۳۳ وَفِی الطَّوْلِ عَنْهُ وَهُوَ بِاللَّفْظِ اُعْمِلَا

ترجمہ: اور (آل عمران۵) میں پہلے کُنْ فَیَکُوْنُ، اور (مریم۲) میں اور طول (مومن۷) میں ان شامی ہی سے نصب ہے، اور یہ لفظ امر کے سبب استعمال کیا گیا ہے، یعنی کُنْ لفظ کے اعتبار سے امر ہے، گو کہ حقیقت و معنی کی رو سے نہیں، اس لئے لفظی مشابہت کی وجہ سے اس پر حقیقی امر کا حکم جاری کر دیا، کہ حقیقی امر کے جواب میں فاء والا مضارع اَنْ مقدر کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے، اسی طرح اس امر کے جواب والے مضارع کو نصب دیدیا ہے)۔

(۴۷۸) وَفِی النَّحْلِ مَعْ یٰسِیْنَ بِالْعَطْفِ نَصْبُهٗ ۳۴ کَفٰی رَاوِیَاهُ انْقَادَ مَعْنَاهُ یَعْمَلَا

ترجمہ: اور (یٰسٓ۵ والے سمیت نحل۵) میں (شامی اور کسائی کیلئے) اس فَیَکُوْنُ کا نصب اَنْ یَّقُوْلَ اور اَنْ نَّقُوْلَ پر معطوف ہونے کی وجہ سے ہے، یہ نصب راوی کو کافی ہو گیا ہے، اور اس کے معنی تابع ہو گئے ہیں، حالانکہ یہ قوی اونٹنیوں سے تشبیہ دیئے گئے ہیں۔ اِنْقَادَ مَعْنَاهُ یَعْمَلَا یعنی اس کے معنی کثیر العمل قوی اونٹنیوں کی طرح فرمانبردار ہوئے ہیں۔

﴿النحو والعربیة﴾

شعر نمبر ۳۲: پہلا مصرع تین مبتداؤں پر مشتمل ہے، یا پہلا جز و مبتداء ہے، اور اَلْوَاوُ، اَلْاُوْلٰی، وَقَالُوْا سے بدل البعض ہے، او سُقُوْطُهَا، الواؤ سے بدل الاشتمال ہے۔ منهُ مقدر دونوں صورتوں میں خبر ہے۔ یا کُفِّلَا مقدر خبر ہے۔ جس پر شعر کے آخر والا کُفِّلَا دال ہے۔ کُفِّلَا کا الف تثنیہ ہے، یعنی قَالُوْا کے واؤ کا حذف، اور فیکون کا نصب دونوں شامی کیلئے ہیں، اور اطلاقیہ کی صورت میں بتقدیر کُلُّ وَاحِدٍ منهما ہے، اور دونوں صورتوں میں عَلِیْمٌ و قالوا اور کُنْ فَیَکُوْنُ دونوں کی خبر ہے۔

شعر نمبر ۳۳: فی الاولی، فی آل عمران سے بدل البعض ہے۔

شعر نمبر ۳۴: مَعْ کَائِنًا مقدر کا ظرف ہے، جو فِی النحل سے حال ہے، یعنی اَنَّ اللّٰهَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ۔

توضیح: (۱) شامی مصحف کی رسم واوٗ سے ہے، اتباع رسم کی وجہ سے ان کی قرأت بھی واوٗ سے وَقَالُوا ہے، باقین قَالُوا اتَّخَذَاللّٰهُ پڑھتے ہیں، کہ باقی مصاحف میں واوٗ کے بغیر مرسوم ہے، واوٗ کا حذف استیناف کی وجہ سے یا قرینہ کے وقت عاطف کا حذف کلام عرب میں مستعمل ہونے کی وجہ ہے، کہ جملوں کے درمیان عاطف کے حذف کو مستحسن سمجھا جاتا ہے، جیسے يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ یا اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وغیرہ۔

(۲) كُنْ فَيَكُوْنُ کے چھ موقعوں میں شامی فَيَكُوْنَ کا نصب پڑھتے ہیں، اور کسائی صرف نحل اور یٰسین میں نصب باقی میں رفع، باقی قرأ سب میں رفع پڑھتے ہیں، آخری دونحل ویٰسین والے کی توجیہ میں ناظمؒ نے ماقبل پرعطف کو بیان فرمایا ہے، اور باقی چار میں لفظ امر کی رعایت کو جو ترجمہ میں بیان کی گئی ہے، ناظمؒ نے وَهُوَ بِاللَّفْظِ اُعْمِلَا اور بِالْعَطْفِ نَصْبهٗ میں بعض لوگوں کے اعتراض کو دفع کرنے کی غرض سے توجیہ کو بیان فرمایا ہے، جن میں ابن مجاھد نے اپنی کتاب میں خود شامی کے نصب کو بیان کیا ہے، جب نصب ان کے نزدیک درست نہیں تھا تو پھر کتاب میں کیسے بیان کر دیا، حق یہ ہے، کہ ابن عامر شامی نے باقی وجوہ کی طرح فَيَكُوْنَ کے نصب پر نقل کی پیروی کی ہے، اور اس کی ایک دلیل یہ ہے، کہ (آل عمران ٦) اور (انعام ۹) میں كُنْ فَيَكُوْنُ کا ان کے لئے رفع ہی ہے، یہ فرق اس لئے ہے، کہ ان دو میں نصب روایۃً منقول نہیں ہے، اگر قیاس پر عمل کرتے تو ان دونوں میں بھی نصب ہی پڑھتے۔

(۳) رفع کی توجیہ واضح ہے (۱) استیناف اَیْ فَهُوَ يَكُوْنُ (ب) كُنْ کے معنی پرعطف اس لئے کہ اِنَّمَا کا حاصل فَاِنَّمَا يُرَادُ كَوْنُهٗ فَيَكُوْنَ ہے، یعنی جب وہ کسی کام کو کرنا چاہے، تو اس کے ہونے کا ارادہ کیا جاتا ہے، سو وہ ہو جاتا ہے۔

(۴۷۹) وَتُسْئَلُ ضَمُّ التَّاءِ وَاللَّامَ حَرِّكُوا　۳۵　بِرَفْعٍ خُلُوْدًا وَّهُوَ مِنْ بَعْدِ نَفْيِ لَا

ترجمہ: اور وَلَا تُسْئَلُ جو ہے (ماعدانافع نے) تاء کو ضمہ دیا ہے، اور لام کو رفع کے ساتھ حرکت دی ہے، جو ہمیشہ رہنے والی ہے، اور یہ (اس قرأۃ میں) لَا نافیہ کے بعد ہے (یعنی اس کا رفع لَا تُسْئَلُ لائے نافی کی وجہ سے ہے، کہ یہ جملہ خبریہ ہو کر پہلے جملوں کے موافق ہو جاتا ہے، اور یہی اولی ہے، جبکہ نافعؒ کی قرأت میں یہ لائے ناہیہ کے بعد ہے، اسی لئے لَا تَسْئَلْ مجزوم ہے، یعنی یہ فعل نہی معروف ہے۔

معنٰی: آپ دوزخیوں کے بارے کچھ نہ پوچھیں، ان کو حقیر ہی جانیں، اور رفع کی قرأت میں معنی یہ ہیں، کہ آپ سے

دوزخیوں کے بارے میں سوال نہیں ہوگا، کہ وہ دوزخ میں کیوں داخل ہوئے، نافعؒ کی قرأت ضمہ کی ضد سے تاء کا فتحہ اور تحریک مقید ہو، یا غیر مقید ضد سے سکون نکلتا ہے، اس لئے لام کا سکون نکلا۔

﴿النحو والعربية﴾

الخلود ، الدّوَامُ ، تُسأَلُ مبتداء۔ ضَمُّ التَّاءِ وَاللَّامِ حَرَّكُوْا بِرَفْعٍ اس کی خبر۔ بِرَفْعٍ ،خَلَدَ مقدر کے متعلق ہے۔ خُلُوْدًا ، خَلَدَ مقدر کی صفت یا اس کی تقدیر تحریکًا ذَاخُلُوْدٍ ہے۔ هُوَ راجع ہے، لَا تُسْئَلُ کی طرف اَیْ تَسْأَلُ بَعْدَ لَا النَّافِيه۔

تینتیس ۳۳ کلمات اِبْرَاهِيْمَ میں ہشام کیلئے اِبْرَاهَامَ اور ابن ذکوان کیلئے بقرۃ کے پندرہ میں دونوں وجوہ۔

(۴۸۰) وَفِيْهَا وَفِيْ نَصِّ النِّسَاءِ ثَلَاثَةٌ ۳۶ اَوَاخِرُ اِبْرَاهَمَ لَاحَ وَجَمَّلَا

ترجمہ: اور اس سورۃ بقرۃ میں (ہشام کیلئے ساری پندرہ جگہ) اِبْرَاهَمَ ظاہر ہوا ہے، اور خوبصورت کر دیا ہے، اور نساء کی مصرح آیات میں جو آخر سورت میں تین ہیں (نساء کے تین ۱۸ میں وَاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ ۲۲، وَاَوْحَيْنَا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ ھیں، آخری قید سے فَقَدْ اٰتَيْنَا اٰلَ اِبْرَاهِيْمَ نکل گیا، کہ اس میں سب یاء پڑھتے ہیں)۔

(۴۸۱) وَمَعْ اٰخِرِ الْاَنْعَامِ حَرْفَا بَرَاءَةٍ ۳۷ اَخِيْرًا وَّتَحْتَ الرَّعْدِ حَرْفٌ تَنَزَّلَا

ترجمہ: اور سورۃ انعام کے اس آخری کلمہ کے ساتھ (جو ۲۰ میں دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ ہے) دو کلمے براۃ کے آخر والے (رکوع میں ۱۴ میں وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاهِيْمَ اور اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ لَاَوَّاهٌ اور رعد کے نیچے (سورۃ ابراھیم میں) ایک نازل ہوا ہے (وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ)۔

(۴۸۲) وَفِيْ مَرْيَمٍ وَّالنَّحْلِ خَمْسَةُ اَحْرُفٍ ۳۸ وَاٰخِرُ مَا فِي الْعَنْكَبُوْتِ مُنَزَّلَا

ترجمہ: اور پانچ الفاظ (مریم ۳، ۴ اور نحل ۱۶) میں ہیں، اور آخری ان (دو کلمات کا جو (عنکبوت ۲ ۴)میں ہیں، حالانکہ (وہ آخری ۴ والا) نازل کیا گیا ہے، یعنی (مریم میں ۳، ۴) تین کلمات (۱) وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرَاهِيْمَ (۲) اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يَا اِبْرَاهِيْمُ (۳) وَمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرَاهِيْمَ۔ اور (نحل ۱۶) میں دو۔ (۱) اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ اُمَّةً، اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ یہ کل پانچ ہیں، اور (سورۃ عنکبوت ۴) میں وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا اِبْرَاهِيْمَ ، آخری قید سے وَاِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ ۲ والا نکل گیا۔

(۳۸۳) وَفِي النَّجْمِ وَالشُّورٰى وَفِي الذّٰرِيٰتِ وَالْـ ۳۹ ـحَدِيْدِ وَيُرْوىٰ فِي امْتِحَانِهِ الْاَوَّلَا

ترجمه: اور (نجم ۳ اور شوریٰ ۲ اور ذاریات ۲ اور حدید ۲) میں ایک ایک کلمہ ہے، اور ہشام قرآن کی سورۃ ممتحنہ میں پہلے ابراھیم کو الف سے روایت کرتے ہیں، یعنی (سورۃ نجم ۲) وَاِبْـرَاهِيْمَ الَّذِىْ وَفّٰـى اور (سورۃ شوریٰ) کا وَمَـا وَصَّيْنَـا بِـهِ اِبْرَاهِيْمَ ۲ اور (سورۃ ذاریات) کا هَلْ اَتَـاكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْـرَاهِيْمَ ۲ اور (سورۃ حدید) کا وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّ اِبْرَاهِيْمَ ۲ اور (سورۃ ممتحنہ) کا اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرَاهِيْمَ اول کی قید سے دوسرا قَوْلَ اِبْرَاهِيْمَ نکل گیا۔

(۳۸۴) وَوَجْهَانِ فِيْهِ لِابْنِ ذَكْوَانَ هٰهُنَا ۴۰ وَوَاتَّخِذُوْا بِالْفَتْحِ (عَمَّ) وَاَوْغَلَا

ترجمه: اور ابراھیم میں یہاں (سورۃ بقرۃ) میں ابن ذکوان کے لئے دو وجوہ ہیں (یعنی ہشام کی طرح بقرۃ کی پندرہ کی پندرہ جگہ اِبْرَاهَمَ بھی ہے، اور باقین کی طرح اِبْرَاهِيْمَ بھی) اور وَاتَّخِذُوْا جو ہے نافع، شامی کیلئے خاء کے فتحہ کے ساتھ عام ہوگیا ہے، اور دور پہنچ گیا ہے۔

توضیح: یعنی سورۃ بقرۃ میں کل پندرہ کلمات ابراھیم آئے ہیں، رکوع نمبر ۱۵ میں پانچ، اور رکوع نمبر ۱۴ میں چھ، اور رکوع نمبر ۳۵ میں چار ہیں، ان پندرہ کلمات میں ابن ذکوان، ہشام کی طرح الف سے اور باقی قراء کی طرح یاء سے دونوں وجوہ پڑھتے ہیں، اور باقی ہر جگہ جمہور کے ساتھ ہیں، یعنی ابـراھیم بالیاء پڑھتے ہیں ان پندرہ میں ابن ذکوان کی الف کی وجہ ابوالحسن سے اور یاء کی عبدالعزیز فارسیؒ سے ہے، اور طریق بھی انہی سے ہے، سما، اور کوفیین تمام قرآن میں اِبْرَاهِيْمَ بالیاء پڑھتے ہیں۔

فائدہ: (۱) ابـراھیم عبرانی الاصل ہے، جو اِبْـرَاهَام بالالف تھا، بعض عرب تو اس کو اس کے حال پر رکھتے ہیں، اور بعض الف کے بجائے یاء لاکر ابـراھیم کہتے ہیں، اور اس کا سبب یہ ہے، کہ عربی میں افـعـالَال کا وزن نہیں ہے، اور قراء کے قول پر اس میں چھ لغت ہیں، اِبْـرَاهَام، ابـراھیم، ابـراھوم، ابـراھَمَ، ابرَاهِمُ۔ اور بعض کے ہاں دو لغت مزید ہیں ابرَهَمَ یہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر بصری کی قرأت ہے، اور اِبْرَهَمَ یہ عاصم جحدری کی قرأت ہے۔ (۲) عبدالحمید بن بکار سے شامی کی قرأت میں تمام قرآن میں جو ۶۹ جگہ ہے، دونوں وجوہ نقل کی ہیں۔ (۳) ہشام کی قرأت نظم میں تلفظ سے اور باقین کی ضد سے نکلتی ہے، اس لئے کہ فتحہ کی ضد

کسرہ ہے،اس کے بعدالف کا یاء سے بدل جانالازمی ہے۔ (۴) ابن عامر چونکہ بعض جگہ الف سے اور بعض جگہ یاء سے پڑھتے ہیں،اس لئے یہ اس کی دلیل ہے،کہ یہ فرق نقل ہی کی وجہ سے ہے۔ (۵) اہوازی کے قول پر شامی مصحف میں تینتیس ۳۳ جگہوں میں ھاء کے بعد الف مرسوم ہے اور چھتیس ۳۶ میں یاء ہے،ابن مہران کے قول پر بقرۃ والے یاء کے بغیر اور باقی یاء سے ہیں،ابوعبید کی روایت پر بقرۃ میں یاء کے حذف سے ہے،لہٰذا ابن ذکوان کی قرأت رسم کی پیروی کی وجہ سے ہے۔ (۶) وَاتَّخِذُوْا خاء کا فتحہ اس لئے ہے،کہ ماضی کا صیغہ ہوکر ماقبل اور مابعد کے صیغوں کے مناسب ہوجائے۔پس جس طرح جَعَلْنَا پر اِذْ داخل ہے،اسی طرح عطف کے ذریعہ وَاتَّخَذُوْا اور عَهِدْنَا بھی اِذْ کے مضاف الیہ ہیں،اور مجموعہ وَاذْكُرْ مقدر کا مفعول ہے،یعنی اس جملہ میں پہلی امتوں کے حال کی بھی خبر دی ہے،اور تبعاً ہمارے حال کی بھی،اور صحیح قول کی بناء پر پہلی امتوں کے جو احکام منسوخ نہیں ہوئے، وہ ہم پر بھی اسی طرح فرض ہیں،جس طرح پہلی امتوں پر تھے،اور کسرہ کی قرأت پر صیغہ امر ہے،جس میں ہمیں استقلالاً حکم دیا گیا ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

شعرنمبر ۳۶: فیها کی ھاء بقرۃ کو راجع ہے۔ ابراهام مبتداء۔ لَاحَ اس کی خبر ہے۔ فِيْ نَصِّ النِّسَاءِ کی تقدیر، فِيْمَا نَصَّ اللّٰهُ تعالٰى فِيْ سورةِ النِّسَاءِ۔ مصدر اصل میں فاعل کی طرف مضاف تھا،اس کو حذف کرکے ظرف کی طرف مضاف کردیا،اس کی بجائے فِيْ آيِ النساءِ کہہ دینا بہتر تھا،کہ اس میں تقدیر کی حاجت نہیں رہتی۔

شعرنمبر ۳۷: بَرَاءَةٍ کا منصرف ہونا ضرورت کی وجہ سے،یا اس کی تقدیر سورةِ بَرَاءَةٍ ہے۔

شعرنمبر ۳۸: وَآخِرُ موصول مع الصلہ کے مجموعہ کی طرف مضاف ہے، اَیْ وَآخِرُ الْحَرْفَيْنِ الَّذَيْنِ فِى الْعَنْكَبُوْتِ۔ مِنْهَا مبتداء کی خبر ہے۔

شعرنمبر ۳۹: فِيْ يَرْوِيْ کے متعلق ہے۔ فِيْ اِمْتِحَانِهِ کی ھاء ابراھیم کیلئے ہے،یا قرآن کیلئے کہ شہرت کی وجہ سے مذکور کی طرح ہے۔

شعرنمبر ۴۰: وَجْهَانِ، قُرِیَ کا فاعل ہے،مبتداء ہے،اور فِيْهِ اس کے متعلق ہے،ضمیر ابراھیم کیلئے لِابْنِ ذکوان خبر سے متعلق ہے، اَیْ حَصَلَ هاهنا۔ حصول کا ظرف اور مشارٌ الیہ سورۃ البقرۃ ہے۔

اَلْاِیْغَالُ ، اَلسیر السریع والْاِمْکَان تیز نکل جانا،دور تک چلے جانا فِی العلم علم میں پوری جد جہد کرنا، پہلی واؤ عاطفہ جملہ کا جملہ پر عطف ہے،اوردوسری واؤ لفظ قرآن کی ہے، بالفتح حال۔ عَمَّ خبر۔ وَاَوْغَلَا عطف۔

(۴۸۵) وَاَرْنَا وَاَرْنِیْ سَاکِنَا الْکَسْرِ دُمْ یَدًا ۴۱ وَفِیْ فُصِّلَتْ یُرْوِیْ صَفَا دَرِّہٖ کُلَا

ترجمہ: اور اَرْنَـا اور اَرْنِیْ دونوں (مکی و سوسی کیلئے) راء کے کسرہ کی بجائے سکون والے ہیں،تو قوت کی رُو سے ہمیشہ رہ،اور (سورۃ فصلت) کے اَرِنَا الَّذَیْن میں (سوسی ، ابوبکر ، شامی کیلئے) اس سکون کی خوبی کی صفائی گردوں کو سیراب کردیتی ہے۔

(۴۸۶) وَاَخْفَاهُمَا طَلْقٌ وَّخِفُّ ابْنِ عَامِرٍ ۴۲ فَاُمْتِعُهٗ اَوْصٰی بِوَصّٰی کَمَا اعْتَلَا

ترجمہ: اور دوری کیلئے جو انمرد قاری نے ان دونوں کی راء کے کسرہ کو اختلاس سے پڑھا ہے،اور ابن عامر کا فَاُمْتِعُهٗ کو (میم کے سکون اور تاء کی) تخفیف سے پڑھنا ثابت ہے (باقی قراء کے لئے فَاُمَتِّعُهٗ ہے،میم کے فتحہ اور تاء کی تشدید سے جو ضد سے نکلتی ہے) اور شامی اور مدنی کیلئے ۱۲ کے وَوَصّٰی میں وَاَوْصٰی ہے (فتحہ و امالہ میں سب اپنے اصول پر ہیں) یہ اسی طرح ثابت ہے،جس طرح بلند ہوا ہے، اَلْیَدُ النِّعْمَة ، الدَّرُّ ، غَزَارة اللبن ، دودھ کی زیادتی، اَلْکُلَا جمع کُلْیَة گردہ۔ طَلْقٌ ، ای صَمِّح صفت مشبہ، بہادر، آزاد۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر نمبر ۴۱: سَاکِنَا الکسرِ الف تثنیہ کا ہے،دونوں اَرِنَا اور اَرِنِیْ مبتداء کی صفت۔ دُمْ جملہ خبریہ ہے۔ یَدًا منصوب تمیز کی وجہ سے مبتداء محذوف کو عائد ہے، ای دامت نعمتكَ۔ صَفَا ، یَرْوِیْ کا فاعل۔ کُلَا اس کا مفعول۔

شعر نمبر ۴۲: طَلْقٌ فاعل ہے، اخفاهما ضمیر تثنیہ اَرِنِیْ ، اَرِنَا کو راجع ہے،جو مفعول ہے۔ خِفُّ ابْنُ عَامِرٍ مبتداء۔ فَاُمْتِعُهٗ خبر، ای مُخَفّف ابن عامر فامتعهٗ ۔ اَوْصٰی مبتداء۔ بِوَصّٰی خبر ای فی موضع وَصّٰی ۔ کَمَا اعتَلَا ، ای کماتقدّمَ ، یعنی یہ اَوْصٰی تخفیف میں اسی طرح ہے،جس طرح فَاُمْتِعُهٗ میں بلندی یعنی بیان ہو چکا ہے، اَیْ شَابَهٗ اَوْصٰی اُمتِعُهٗ فی التخفیف (شعلہ)۔

یا مصدر مقدر کی صفت سے متعلق ہے، اَیْ ثَبَتَ نَقْلُهٗ ثُبُوْتًا کَائِنًا کَاعْتِلَاءِ تَعْلِیْلِهٖ (عنایات رحمانی)

توضیح: (۱) اَرْنَا اور اَرْنِیْ میں عموم ہے، کہ جہاں بھی آئے، مکی و سوسی راء ساکنہ سے پڑھتے ہیں، اور (سورۃ فصلت ۲۹) میں مکی اور سوسی کے ساتھ شعبہ اور شامی بھی جمعا بین اللغتین کے طور پر ساکن الکسر پڑھتے ہیں، جبکہ دوری ان میں اختلاس کرتے ہیں، جو اولیٰ ہے، اس لئے کہ اس میں تخفیف اور اصل دونوں کی رعایت ہے، باقی چار قراء کامل کسرہ سے پڑھتے ہیں، اَرِنَا تین جگہ ہے (بقرۃ ۱۵ ، نساء ۲۲ اور فصلت ۴) میں۔ جبکہ اَرِنِیْ دو جگہ ہے (بقرۃ ۱۲۵ ، اعراف ۱۷) میں بقرۃ کے ساتھ خاص نہ کرنے کی وجہ سے عموم نکلا ہے۔ (۲) فَاُمَتِّعُهٗ میں تشدید تاء ضد سے نکلی ہے، اور اس میں تشدید مَتِّعُوْهُمْ یُمَتِّعُكُمْ کی مناسبت سے ہے، اور قوی تر مشہور تر ہے۔ (۳) وَصّٰی اور اَوْصٰی دونوں قراءتیں وَصّٰكُمُ اللّٰهُ (انعام ۱۷) یُوْصِیْكُمُ اللّٰهُ (نساء ۲) کی مناسبت سے ہیں۔

اَلجزء الثاني ﴿سَيَقُوْلُ﴾

(۴۸۷) وَفِيْ اَمْ يَقُوْلُوْنَ الْخِطَابُ كَمَا عَلَا ۴۳ شِفْى وَرَءُوْفٌ قَصْرُ صُحْبَتِهٖ حَلَا

ترجمہ: اَمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ (بقرۃ۱۶) میں (شامی ، حفص ، حمزہ ، کسائی کی) خطاب کی تاء ہے۔

(اور سَمَا شعبہ کی غیبت کی یاء ہے) جیسا کہ شفاء کے اعتبار سے بلند ہوا ہے، اور رَءُوفٌ جو ہے (ابوبکر حمزہ ، کسائی اور بصری) اس کی جماعت کا قصر شیریں ہوگیا ہے (یعنی رَءُوفٌ جہاں بھی آئے، اس کا قصر رَءُفٌ مذکورین کیلئے ہے، غیر مذکورین واؤ مدہ سے پڑھتے ہیں، قصر سے صفت مشبہ ہے، جو ثبوت و دوام کیلئے ہے، اور مدہ سے اسم فاعل ہے، جو تکثیر کیلئے ہے، اللہ تعالیٰ کی صفات میں چونکہ دوام و ثبوت ہے، اس لئے قصر اولیٰ ہے، اَمْ يَقُوْلُوْنَ میں خطاب اَتُحَاجُّوْنَنَا سے عَمَّا تَعْمَلُوْنَ کے پانچ خطابوں کی مناسبت سے اور غیب فَاِنْ اٰمَنُوْا کی پانچ ضمیروں کی مناسبت سے ہے، یا التفات کی بناء پر ہے، اور مناسبت کے قریب ہونے کی وجہ سے خطاب اولیٰ ہے، اصفہانی کی رائے میں رَؤُفٌ کا عموم مدو قصر کے اختلاف کے قبیل سے نکلتا ہے جو اصول میں سے ہیں، واؤ کی قرأت تقدیری اور حذف کی تصریح رسم کے موافق ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْخِطَابُ مبتداء۔ فِيْ اَمْ يَقُوْلُوْنَ ظرف۔ كَمَا عَلَا خبر۔ شفا دوسری خبر۔ رَءُوفٌ مبتداء۔ قَصْرُ صُحْبَتِهٖ مبتداء ثانی۔ حَلَا اس کی خبر۔

(۴۸۸) وَخَاطَبَ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ كَمَا شِفٰى ۴۴ وَلَامُ مُوَلِّيْهَا عَلَى الْفَتْحِ كُمِّلَا

ترجمہ: اور شامی ، حمزہ ، کسائی عَمَّا يَعْمَلُوْنَ وَلَئِنْ اَتَيْتَ (بقرۃ۱۷) کو اسی طرح خطاب سے پڑھتے ہیں، جس طرح اس نے شفاء دی ہے، (باقی کیلئے غیب کی یاء ہے، خطاب میں حَيْثُ مَا كُنْتُمْ کی، اور غیب میں اُوْتُوا الْكِتٰبَ کی رعایت ہے) اور شامی نے هُوَ مُوَلِّيْهَا ۱۸ کا لام مفتوح، اور یاء کو الف سے بدل کر پڑھا ہے، حالانکہ یہ لفظ کامل کر دیا ہے۔

نوٹ: (۱) عَمَّا تَعْمَلُوْنَ تِلْكَ اُمَّةٌ ۱۶ میں سب کے لئے تاء ہے، اس کا مراد نہ ہونا اس وجہ سے ہے، کہ اس سے قبل قُلْ ءَاَنْتُمْ ہے، جس نے غیبت کی گنجائش کو ختم کر دیا ہے، اور اس کی تعیین ترتیب سے ہوئی ہے، اس لئے کہ اس کو رَءُوفٌ کے اور لائے ہیں۔

(۲) ابن عامر مُوَلّٰهَا میں الف اور باقین یاء پڑھتے ہیں، یہ اس سے نکلتے ہیں، کہ اس کلمہ کا صحیح تلفظ یا تو الف سے ہے، یا یاء سے اور فتحہ کے مناسب الف اور کسرہ کے یاء ہے، نیز کسرہ کے بعد الف آ بھی نہیں سکتا، نیز کسرہ والی قرأت اولی وعمدہ تر ہے، اور اس کی ضمیر رَبَّكَ کیلئے قرار دینا اولی ہے، جو اس سے قبل آیت میں ہے، اس لئے کہ حقیقی طور پر منہ پھیرنے والے اللہ تعالی ہی ہیں، اور اس میں مفعول کا وزن ہے، اور فتحہ والی قرأت میں فاعل کا حذف ہے، اس لئے بھی کسرہ والی قرأت قوی تر ہے، اور مُوَلّٰهَا اصل میں مُوَلِّي اِيَّاهَا تھا، جس کی تقدیر وَلِكُلِّ فَرِيقٍ جِهَةٌ اَلْفَرِيقُ مُوَلِّى الْجِهَةِ یعنی ہر فریق کیلئے ایک جہت ہے، جس کی طرف اس کو متوجہ کیا گیا ہے، هُوَ کی توحید لفظ فریق ہی کے اعتبار سے ہے، اور هُوَ حق تعالی کیلئے یا فریق کیلئے، یعنی ہر فریق کیلئے قبلہ کی ایک جہت ہے، حق تعالی اس فریق کو اس جہت کی طرف متوجہ کرنے والا ہے، یا وہ فریق اپنے کو اس جہت کی طرف متوجہ کرنے والا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر نمبر ۴۴: خَاطَبَ کا فاعل كَمَا شَفَا کا مدلول ہے۔ اور لَامُ مُوَلّٰهَا مبتداء۔ كَمْلَا خبر۔ (شعلہ) بصریؒ کی رائے پر خَاطَبَ کا فاعل عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ہے، اور اس کی طرف اسناد مجاز کے طور پر ہے، اس لئے کہ خطاب اس میں واقع ہو رہا ہے، اور كَمَا شَفَا کی تقدیر پر خِطَابًا كَشِفَاءِ ہٖ ہے۔

---

(۴۸۹) وَفِي تَعْمَلُوْنَ الْغَيْبُ حَلَّ وَسَاكِنٌ ۴۵ بِحَرْفَيْهِ يَطَّوَّعْ وَفِي الطَّاءِ ثُقِّلَا

ترجمہ: اور (بصری کیلئے) عَمَّا تَعْمَلُوْنَ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ ۱۸ میں غیب کی یاء سے پڑھنا حلال وجائز ہو گیا ہے (غیب میں ضمیر اہل کتاب کیلئے ہے، يَعْرِفُوْنَ کی رعایت سے، اور خطاب میں فاعل مؤمنین ہیں، اور اس میں وَجْهَكَ کی رعایت ہے، جانبین کی رعایت کی وجہ سے خطاب اولی ہے) اور حمزہ و کسائی کیلئے وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا اور فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۱۹ و ۲۳ اپنے دونوں موقعوں میں عین ساکن ہے، اور اس کی طاء میں تشدید واقع ہوئی ہے۔

---

(۴۹۰) وَفِي التَّاءِ يَاءٌ شَاعَ وَالرِّيحَ وَحَّدَا ۴۶ وَفِي الْكَهْفِ مَعْهَا وَالشَّرِيعَةِ وَصَّلَا

ترجمہ: اور اس کی تاء کی جگہ ایسی یاء ہے، جو شائع ہو گئی ہے (یعنی وَمَنْ يَطَّوَّعْ ، فَمَنْ يَطَّوَّعْ بسکون عین اور طاء کی تشدید اور تاء کے بجائے یاء سے اور جازم کی وجہ سے عین ساکن ہے) اور اَلرِّيحَ کو ان دونوں حمزہ ، کسائی نے واحد سے پڑھا ہے (یعنی یہ اَلرِّيحَ واحد، اور باقین اَلرِّيَاحَ جمع سے پڑھتے ہیں) اور ان دونوں نے اس توحید کو اس (بقرۃ

والے۲۰) سمیت (کہف۶) اور شریعت (جاثیہ۱۸) کے اَلرِّيحَ میں نقل کے ذریعہ ہم تک پہنچایا ہے۔

(۴۹۱) وَفِي النَّمْلِ وَالْأَعْرَافِ وَالرُّوْمِ ثَانِيًا ۴۷ وَفَاطِرَ دُمْ شُكْرًا وَّفِي الْحِجْرِ فُصِّلَا

ترجمه: اور یہ واحد کے صیغہ سے (نمل ۵ اور اعراف ۷ اور روم ۵، حالانکہ یہ روم کا دوسرا ہے اور فاطر ۲) کے اَلرِّيحَ میں توحید (مکی، حمزہ، کسائی کیلئے ہے) تو شکر کرنے کی غرض سے ہمیشہ رہ، اور (حجر ۲) کے اَلرِّيحَ میں (توحید حمزہ کیلئے) مفصل بیان کی گئی ہے۔

(۴۹۲) وَفِي سُوْرَةِ الشُّوْرٰى وَمِنْ تَحْتِ رَعْدِهٖ ۴۸ خُصُوْصٌ وَّفِي الْفُرْقَانِ زَاكِيْهِ هَلَّلَا

ترجمه: اور (یہ توحید) سورۃ شوریٰ ۴ میں اور اس قرآن کی (رعد) کے نیچے (یعنی سورۃ ابراہیم ۳ میں غیر نافع کیلئے) خصوصیت والی ہے (اور نافع جمع سے ان دونوں سورتوں میں اَلرِّيَاحَ پڑھتے ہیں) اور (فرقان ۵) میں (قنبل و بزی یعنی مکی کیلئے) اس توحید کے سبب پاک ہوجانے والے نے لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ہے، رَعْدِهٖ کی ھاء اَلرِّيحَ کیلئے ہے، یا قرآن کیلئے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعرنمبر ۴۵: بَحَرْفَيْهِ کی ھاء یَطَّوَّعْ کیلئے ہے، جو مبتداء ہونے کے سبب رتبۃً اس پر مقدم ہے۔

شعرنمبر ۴۶: مَعْهَا اَلْكَهْفِ کی صفت ہے۔

شعرنمبر ۴۷: فِي النَّمْلِ اور اس کے معطوفات ثابتٌ کے متعلق ہیں، اور التوحيد مقدر کی خبر ہیں۔ وَفَاطِرَ کا جر نصب کی صورت میں آیا ہے، اس لئے کہ یہ تانیث اور علم کے سبب غیر منصرف ہے۔ دُمْ شُكْرًا اَیْ دُمْ عَلَى الطَّاعَةِ شُكْرًا، شُكْرًا مفعول لہٗ ہے، یا دُعائیہ دَامَ شُكْرُكَ کے معنی میں ہے۔ رَعْدِهٖ کی ھاء اَلرِّيحَ یا قرآن کیلئے ہے۔ خُصُوْصٌ اَیْ ذُوْ خُصُوْصٍ۔ اَلتَّوحيد مقدر کی خبر ہے۔ زَاكِيْهِ اى طَاهِرُهٗ۔ اَوْ نَاهِيْهِ۔

توضیح: (۱) يَطَّوَّعْ حمزہ و کسائی، کی قراۃ میں، اصل میں يَتَطَوَّعُ فعل مضارع تھا تاء کا طاء میں ادغام ہوا، اور مَنْ شرطیہ جازم کی وجہ سے عین ساکن ہوگیا، اور سَمَا عاصم و شامی کی قراۃ میں تَطَوَّعَ ماضی کا صیغہ ہونے کی وجہ سے عین کا فتحہ اور طاء کی تخفیف اور یاء کے بجائے تاء سے ہے، اور ماضی کی صورت میں مَنْ شرطیہ بھی ہوسکتا ہے، اور موصولہ بھی، اس لئے یہی اولیٰ ہے۔

(۲) قرآن مجید میں جو رِيحٌ، اَلْ کے بغیر ہے، اس میں تمام قراء واحد کے صیغہ سے پڑھنے پر متفق ہیں، جیسے بِرِيحٍ

(حاقہ) رِيْحًا (روم۵) البتہ اَلرِّيْحُ ، اَلْ کے ساتھ جو اٹھارہ جگہ ہے، قرأسبعہ کا جمع وتوحید کا اختلاف مندرجہ ذیل گیارہ جگہ ہے۔

(۱) بقرہ۲۰ کے وَتَصْرِيْفِ الرِّيَاحِ۔ (۲) کہف۶ کے وَتَذْرُوْهُ الرِّيَاحَ۔ (۳) جاثیہ۱ وَتَصْرِيْفِ الرِّيَاحِ۔ (۴) نمل۵ وَمَنْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا۔ (۵) اعراف۷ وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ۔ (۶) روم کا دوسرا۵ اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ فَتُثِيْرُ۔ (۷) فاطر۵ وَاللّٰهُ الَّذِيْ اَرْسَلَ الرِّيَاحَ۔ (۸) حجر۲ وَاَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ۔ (۹) شوریٰ۴ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ۔ (۱۰) ابراھیم۱۰ کَرَمَادِنِ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ۔ (۱۱) فرقان۵ وَاَرْسَلَ الرِّيَاحَ۔ ان گیارہ میں سے ۱ تا ۳ میں حمزہ کسائی کیلئے، اور ۴، ۷ میں حمزہ ، کسائی اور مکی کیلئے۔ ۸ میں صرف حمزہ کیلئے۔ ۹، ۱۰ میں نافع کے سوا باقی چھ کیلئے۔ ۱۱ میں ابن کثیر کیلئے۔ توحید ہے، اور باقین کیلئے جمع سے ہے۔ (۱۲) روم۵ کا پہلا اَلرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ اس میں سب کیلئے جمع کا صیغہ ہے۔ (۱۳) اسراء۷ ۔ (۱۴) انبیاء۶ ۔ (۱۵) حج۴ ۔ (۱۶) سباء۲ ۔ (۱۷) ص۳ ۔ (۱۸) ذاریات۲ ۔ ان چھ میں سب کیلئے توحید ہے، البتہ قراءعشرہ میں سے آٹھویں قاری ابوجعفر صاحب ۱۳ تا ۱۷ میں جمع کے صیغہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: بیضاوی رحمہ اللہ نے روم کے دوسرے کی بجائے پہلے میں اختلاف سہوًا بیان فرمایا ہے، پہلے میں سب کے لئے جمع ہے، دوسرے میں اختلاف ہے۔

(۴۹۳) وَاَيُّ خِطَابٍ بَعْدُ (عَمَّ) وَلَوْتَرٰى ۴۹ وَفِيْ اِذْ يَرَوْنَ الْيَاءُ بِالضَّمِّ (كُ)ـلِّلَا

ترجمہ: اور اس اَلرِّيْحَ کے بعد (مدنی و شامی کیلئے) وَلَوْ تَرَ الَّذِيْنَ کس قدر عجیب وہولناک خطاب والا ہے، جو عام ہوگیا ہے (یعنی اس میں کفار کے عذاب کی خبر ہے) اور شامی کیلئے اِذْ يَرَوْنَ میں یاءضمہ کے ساتھ گھیر لی گئی ہے (یاءضمہ کے ساتھ تاج پہنائی گئی ہے) باقی قراء فتح یاء پڑھتے ہیں، يُرَوْنَ بالضم اَرَای سے ہے، اور يُرِيْهِمُ اللّٰهُ کے موافق ہے، اور فعل کا مجہول لانا اختصار کی وجہ سے ہے، اور فتحہ والا وَاِذْ رَاَ الَّذِيْنَ (نحل۱۲) کے موافق ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَيُّ خِطَابٍ استفہام تعظیم اور تعجب کیلئے۔ كُلِّلَا ، اِكْلِيْلُ الْمَلِكِ بادشاہ کا تاج جس میں موتی جڑے ہوتے ہیں۔ وَلَوْتَرٰى مبتداء۔ اَيُّ خِطَابٍ خبر۔ بَعْدَ ظرف۔ مقطوع الاضافت۔ اَیْ بعد بحث الريح۔ عَمَّ دوسری خبر، یا حال۔ الياء مبتداء۔ فِيْ اِذْ يَرَوْنَ ظرف۔ كُلِّلَا بِالضَّمِّ جملہ خبر ہے۔

(۴۹۴) وَحَيْثُ أَتَى خُطُوَاتٌ الطَّاءُ سَاكِنٌ ۵۰ وَقُلْ ضَمُّهُ عَنْ زَاهِدٍ كَيْفَ رَتَّلَا

ترجمہ: اور جہاں بھی آئے خُطُوَاتِ اس کی طاء (مدنی ، بزی ، بصری ، ابوبکر ، حمزہ کیلئے ہر پانچ جگہ) ساکن ہے، اور کہدے کہ (حفص ، قنبل ، شامی ، کسائی کیلئے) طاء کا ضمہ زاہد قاری سے منقول ہے، اس نے خوبصورت بنادیا ہے، حالانکہ وہ جس کیفیت پڑھو (یعنی وقف ، وصل ، اعادہ ، ابتداء ، ترتیل ، تدویر ، حدر ہر حال میں طاء کا ضمہ ہی پڑھا ہے) ضمہ حجازی اور اسد کا اور سکون تمیم اور قیس کے ایک قبیلہ کا لغت ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

الطَّاءُ سَاكِنٌ مبتداء وخبر۔ حیث ، سَاكِنٌ کا ظرف۔ خُطُوَاتٍ أَتَى کا فاعل۔ ضَمُّهُ کی ضمیر طاء کیلئے ہے، اور مبتداء ہے۔ عَنْ زَاهِدٍ خبر۔ كَيْفَ رَتَّلَا ظرف الضم أي يُضَمُّ طَاءُ خُطُوَاتٍ ، كَيْفَ رَتَّلِ الْقُرْآنَ۔

اجتماع ساکنین کے اول ساکن کا ضمہ وکسرہ

(۴۹۵) وَضَمُّكَ أُوْلَى السَّاكِنَيْنِ لِثَالِثٍ ۵۱ يُضَمُّ لُزُومًا كَسْرُهُ فِي نَدٍ حَلَا

ترجمہ: اور تیرا (حرمی، شامی و کسائی کیلئے) دوساکنوں میں کے پہلے کو فعل کے تیسرے حرف کی وجہ سے ضمہ دینا جو لازمی طور پر ضمہ دیا جاتا ہے (وَفِي نَدٍ حَلَا کے مرموزین حمزہ ، عاصم ، بصری کیلئے) اس پہلے ساکن کا کسرہ نرم مقام میں شیریں ہو گیا ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

أُوْلَى السَّاكِنَيْنِ کی بجائے أَوَّلَ السَّاكِنَيْنِ بہتر تھا، مگر وزن کیلئے تانیث کے صیغہ سے لائے ہیں، یا أُوْلَى کی تانیث اس لئے ہے، کہ سکون ہجا کے حروف میں آتا ہے، اور ان کے ناموں میں تذکیر وتانیث دونوں درست ہیں، اور ساکنین کی تذکیر اصل کے اعتبار سے ہے۔ لِثَالِثٍ کا لام تعلیلیہ ہے، جو ضمك کے متعلق ہے، جو مبتداء اول ہے، اور كَسْرُهُ مبتداء ثانی۔ فِي نَدٍ خبر۔ جملہ خبر مبتداء اول۔ حَلَا فعل بمعنی عَذُبَ ، یا اسم بمعنی عَذْبٍ قصر وقفا ہے، أي في محل رَطْبٍ حُلْوٍ۔

توضیح: یعنی جب کسی جگہ دوساکن جمع ہوں اور پہلا اسم یا حرف میں ہو، اور دوسرا فعل میں، اور بعد والے کے تیسرے حرف پر لازمی اور اصلی ضمہ ہو، تو حرمی ، شامی و کسائی تیسرے حرف کے ضمہ کی مناسبت سے اول ساکن کو ضمہ دیتے ہیں، اور اس وجہ سے بھی کہ یہ ضمہ ہمزہ وصلی کی حرکت پر دلالت کرتا ہے، اور باقی تین قاری اجتماع ساکنین کے اصل قاعدہ کی

رو سے پہلے ساکن کو کسرہ دیتے ہیں، یعنی فَمَنُ اضطُرَّ کو فَمَنِ اضطُرَّ پڑھتے ہیں، ناظم رحمۃ اللہ علیہ یُضَمُّ لُزُوْمًا کی قید لائے ہیں، چنانچہ لازمی سے اَنِ امْشُوْا اور ضمہ سے اَنِ اتَّقُوْا نکل گئے، اس لئے کہ اول کا ضمہ اصلی نہیں، یہ اصل میں اِمْشِیُوْا تھا، اور ثانی میں تاء ثانیہ مفتوحہ ہے، تاء مشدد ہونے کی وجہ سے دو کے حکم میں ہے، دوسرے ساکن کے فعل میں ہونے سے قُلِ الرُّوْحُ ، غُلِبَتِ الرُّوْمُ ، اِنِ امْرُءٌ ، بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ، عُزَيْرُ نِ ابْنُ اللهِ جیسی مثالیں نکل گئیں، اس لئے کہ ان سب میں دوسرا ساکن اسم ہے، اس لئے سب قراءِ اس ساکن کو کسرہ دیتے ہیں، اس قاعدہ کی آسان صورت یہ ہے، کہ فعل میں جہاں ہمزہ وصلی کو ابتداء یا اعادہ میں ضمہ دیا جاتا ہے، وہاں حرمی ، شامی ، کسائی ضمہ دیتے ہیں، اور حمزہ ، عاصم ، بصری کسرہ دیتے ہیں۔

(۴۹۶) قُلِ ادْعُوْ اَوِانْـقُـصْ قَـالَـتِ اخْرُجُ اَنِ اعْبُدُوْا ۵۲ وَمَحْظُوْرًا نِ انْظُرْ مَعَ قَدِ اسْتُهْزِئَ اعْتَلَا

ترجمہ: اس قاعدہ کی مثالیں، قُلِ ادْعُوْ ، قَالَتِ اخْرُجُ ، اَنِ اعْبُدُ و اللهَ اور مَحْظُوْرَ انِ انْظُرْ ہیں، وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ سمیت ہیں، جو بلند ہوگیا ہے۔

(۴۹۷) سِـوٰی اَوْ وَقُـلْ لِابْـنِ الْـعَلَا وَبِـكَسْـرِهٖ ۵۳ لِتَـنْـوِيْـنِـهٖ قَـالَ ابْـنُ ذَكْـوَانَ مُـقْوِلَا

ترجمہ: سوائے اَوْ اور قُـلْ کے (یہ دو مستثنیٰ ہیں) ابن العلاء بصری کیلئے، اور ابن ذکوان اپنے تنوین کو اپنے کسرہ دینے کے ساتھ قائل ہوئے ہیں، حالانکہ وہ اس کسرہ کو اپنا قول بنانے والے ہیں۔

(۴۹۸) بِـخُلْفٍ لَـهٗ فِـيْ رَحْـمَةٍ وَّخَبِيْثَةٍ ۵۴ وَرَفْـعُكَ لَيْـسَ الْبِـرَّ يُنْصَبُ فِـيْ عُـلَا

ترجمہ: حالانکہ وہ ابن ذکوان ایسے خلف کے ساتھ ہیں، جو بِـرَحْـمَةٍ نِ ادْخُلُو الْجَنَّةَ (اعراف۶) اور خَبِيْثَةٍ نِ اجْتُثَّتْ (ابراھیم۴) میں انہی کیلئے ہے، اور تیرا لَيْـسَ الْبِرَّ ۲۴ کو رفع دینا جو ہے، (حمزہ و حفص کیلئے بلندی میں ہونے کی حالت میں نصب سے بدلا گیا ہے (یعنی حفص ، حمزہ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا نصب سے اور باقی قراء لَيْسَ الْبِرُّ رفع سے پڑھتے ہیں، کہ اَنْ تُـوَلُّوْا رفع کی صورت میں لَيْـسَ کی خبر ہے، اور نصب کی تقدیر پر اس کا اسم ہے، اور چونکہ یہ مصدر ہے اس لئے اس میں دونوں صورتوں کی گنجائش ہے، اور نصب اولیٰ ہے، اور لَيْـسَ الْبِـرُّ بِـاَنْ ۲۴ والا اس میں سب کا رفع ہے، اس لئے کہ بِاَنْ خبر ہی بن سکتا ہے، نہ کہ اسم۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر نمبر ۵۲: مع پہلی پانچوں مثالوں سے حال ہے، قُلِ ادْعُوْا اور اس کے بعد چھٹوں مثالوں میں روایۃً کسرہ ہے

(بصری) اِعْتِلَا جملہ مستانفہ ضمیر مذکور کیلئے ہے۔

شعر نمبر ۵۳: لِابْنِ الْعَلَاء کالام استثناء سے متعلق ہے، اور بَا، قَالَ کے متعلق ہے، اور لام کسرہ کے متعلق ہے۔ لِتَنْوِيْنِهِ كَسْرٌ کامفعول ہے، دونوں ھا ابن ذکوان کیلئے ہیں۔

شعر نمبر ۵۴: عُلًا یا مصدر ہے، یا عُلْيَا کی جمع۔ وَرَفْعُكَ مبتداء۔ لَيْسَ الْبِرُّ اس کا مفعول۔ يُنْصَبُ خبر۔ فِي عُلًا اس کا ظرف ہے۔

توضیح: شعر نمبر ۵۳: (۱) اجتماع ساکنین میں پہلے ساکن کو حمزہ، عاصم، بصری کسرہ دیتے ہیں، البتہ بصری قُلْ کے لام، اور اَوْ کے واؤ میں ضمہ والوں کے ساتھ ہیں، جیسے قُلُ ادْعُوا، اَوُ انْقُصْ ان کے علاوہ باقی چار تانیث کی تاء ساکن کو، اور نون ساکن اور نون تنوین اور قَدْ کے دال ساکن کو کسرہ ہی دیتے ہیں، اور قرآن مجید میں اجتماع ساکنین کے یہ کل چھ حروف ہیں، جن میں ضمہ و کسرہ کا اختلاف ہے، اور یہ لَتَنُوْدُ میں جمع ہیں۔

(۲) ابن ذکون کے لئے (اعراف ۴۹) بِرَحْمَةٍ نِ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ اور خَبِيْثَةٍ نِ اجْتُثَّتْ (ابراھیم ۲۶) میں تنوین کا کسرہ اور ضمہ دونوں ہیں، کسرہ طریق کے موافق ہے، جو نقاش سے ہے، اور ضمہ محمد بن اخرم سے ہے، اور باقی تنوین کے موقعوں میں اور باقی پانچ حروف میں ضمہ والوں کے ساتھ ہی ہیں۔ رہے حرمی، ہشام کسائی وہ سب میں ضمہ ہی سے پڑھتے ہیں، اور عُزَيْرُنِ ابْنُ اللّٰهِ میں عاصم و کسائی کیلئے عُزَيْرٌ کی تنوین ہے، اور کسائی، عاصم کی طرح اس کو کسرہ سے پڑھتے ہیں، اس لئے کہ اِبْنُ کا ضمہ اعرابی ہونے کی وجہ سے لازمی نہیں، باقی قراء عُزَيْرُ ابْنُ بغیر تنوین کے پڑھتے ہیں، دیکھیں (توبہ ۲۶۔۲)۔

(۴۹۹) وَلٰكِنْ خَفِيْفٌ وَّارْفَعِ الْبِرَّ (عَـمَّ) فِيْـ ـهِمَا وَمُوْصٍ ثِـقْلُهٗ صَـحَّ شُـلْشُلَا ۵۵

ترجمہ: اور (مدنی و شامی کیلئے وَلٰكِنَّ الْبِرَّ میں) لٰكِنْ کا نون کسرہ اور تخفیف والا ہے، اور تو اَلْبِرَّ کو رفع دے، اور یہاں دونوں موقعوں میں ہے، جو ۲۲ اور ۲۴ میں عام ہو گیا ہے (یعنی وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ ۲۲ اور وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۲۴ میں دونوں جگہ مدنی اور شامی وَلٰكِنِ الْبِرُّ نون مکسورہ بلاتشدید اور راء مرفوع پڑھتے ہیں، غیر مذکورین مکی، بصری، عاصم، کسائی وَلٰكِنَّ الْبِرَّ نون مفتوحہ مشددہ اور اَلْبِرَّ کا نصب پڑھتے ہیں) وجہ شعر ۳۰ میں گذر چکی ہے، اور مِنْ مُوَصٍّ جو ہے (ابوبکر، حمزہ، کسائی کیلئے) اس کی تشدید اور واؤ مفتوحہ صحیح ہو گیا ہے، حالانکہ یہ ہلکا اور آسانی سے اداء ہونے والا ہے، یعنی حمزہ کسائی، شعبہ مُوَصٍّ اور باقین کیلئے مُوْصٍ واؤ ساکنہ او رصاد بلاتشدید ہے، الشُّلْشُلَا، الخفیف ہلکا۔

﴿النحو والعربية﴾

عَمَّ کی ضمیر علی قاریؒ کی رائے پر مذکور کیلئے ہے، جو تخفیف و رفع دونوں کو شامل ہے۔ وَمُوصٍ کی تقدیر وَصَادُ مُوصٍ یا وَلَفْظُ مُوصٍ ہے، تاکہ معرفہ ہو کر مبتداء بن سکے۔ بِهِمَا ضمیر تثنیہ لٰکِنَّ الْبِرَّ کیلئے ہے، اس لئے کہ یہ دو جگہوں میں ہے۔ مُوصٍ مبتداء۔ ثِقْلُهٗ مبتداء ثانی۔ صَحَّ خبر۔ شُلْشُلَا حال ہے، صَحَّ کے فاعل سے۔

(۵۰۰) وَفِدْيَةٌ نَوِّنْ وَّارْفَعِ الْخَفْضَ بَعْدُ فِيْ ٥٦ طَعَامٍ لَّدٰى غُصْنٍ دَنَا وَتَذَلَّلا

ترجمہ: اور تو فِدْيَةٌ کو تنوین دے، اور اس کے بعد طَعَامُ میں جر کو رفع سے بدل دے، حالانکہ یہ (ہشام، بصری، کوفی، مکی کیلئے) ایسی شاخ ہے، جو قریب اور نرم ہوگئی ہے (یعنی اس قرآۃ کی توجیہ آسان ہے) وہ یہ کہ طَعَامُ فِدْيَةٌ کا بدل یا عطف بیان ہے، یا هِيَ کی خبر ہے۔

(۵۰۱) مَسَاكِيْنَ مَجْمُوْعًا وَّلَيْسَ مُنَوَّنًا ٥٧ وَيُفْتَحُ مِنْهُ النُّوْنُ عَمَّ وَاَبْجَلا

ترجمہ: اور مَسٰكِيْنَ (پڑھ) حالانکہ یہ (نافع، شامی) کیلئے جمع بنایا ہوا ہے، اور مُنَوَّنْ نہیں ہے، اور اس میں نون فتحہ دیا گیا ہے، یہ جمع عام اور کافی ہوگئی ہے (پس اس میں تین قرآتیں ہیں (۱) نافع اور ابن ذکوان کیلئے فِدْيَةٌ طَعَامِ مَسٰكِيْنَ (۲) ہشام کیلئے فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ (۳) حق و کوفی کیلئے فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ۔ مَسٰكِيْنَ جمع کی قرآۃ پر وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ کی مناسبت سے ہے، کہ اس میں جماعت کا ذکر ہے، اور جماعت کا فدیہ کئی مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے، نہ کہ ایک کو، پس یہ جمع بمقابلہ جمع ہے، اور توحید کی قرآۃ پر بتقدیر عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ہے، یعنی ہر ایک شخص کو ایک ایک مسکین کو کھانا کھلانا واجب ہے، اس صورت میں مِسْكِيْنٍ مکسور منون ہے، اور مضاف الیہ ہونے کی صورت میں مکسور اور جمع کی صورت میں غیر منصرف ہونے کی وجہ سے نون پر فتحہ بلا تنوین آئے گا۔

نوٹ: بَعْدُ اَیْ بعد فِدْيَةٍ میں تصریح ہوگئی، کہ جس فِدْيَةٌ میں اختلاف ہے، وہ پہلا ہے، جو ۲۳ میں ہے، جو کھانے سے اداء کیا جاتا ہے، دوسرا جو ۲۴ میں ہے، جو حج میں روزوں یا صدقہ یا قربانی سے اداء کیا جاتا ہے، وہ نہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

اَبْجَلَهُ الشَّيْءُ اَيْ كَفَاهُ۔ فِدْيَةٌ، نَوِّنْ کا مفعول ہے۔ فِيْ طَعَامٍ ظرف۔ اِرْفَعْ بَعْدُ اَيْ بَعْدُ فِدْيَةٍ لَدٰى حال۔ دَنَا وتَذَلَّلا دونوں غُصْنٍ کی صفتیں ہیں۔ مَسٰكِيْنَ مبتداء۔ عَمَّ اس کی خبر۔ اوران کے مابین احوال ہیں۔

(۵۰۲) وَنَقْلُ قُرَانٍ وَّالْقُرَانُ دَوَاؤُنَا ٥٨ وَفِيْ تُكْمِلُوْا قُلْ شُعْبَةُ الْمِيْمَ ثَقَّلا

ترجمه: اور قُرْاٰن اور اَلْقُرْاٰنِ (کے ہمزہ کی حرکت کی) نقل (مکی کیلئے) ہماری دَوَا ہے (مکی ہر جگہ نقل سے پڑھتے ہیں، اور حمزہ وقفاً نقل کرتے ہیں، اور باقی قراءحالتین میں عدم نقل جو اولیٰ ہے) اور تو کہہ دے کہ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ میں شعبہ نے (کاف کا فتحہ) اور میم کو مشدد پڑھا ہے، یعنی وَلِتُكَمِّلُوا الْعِدَّةَ جو وَلِتُكَبِّرُ اللهَ سے مناسبت کی وجہ سے اولیٰ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

وَنَقْلُ مبتداء۔ دَوَاءُنَا خبر۔ شعبةُ مبتداء۔ اَلْمِيْمَ ثَقِّلَا۔ فعل وفاعل ومفعول، جملہ فعلیہ، مبتداء کی خبر۔ فِيْ تُكْمِلُوا، ثَقِّلَا کا ظرف ہے۔

توضیح: مکی کی قرأت میں قرآن میں دو احتمال ہیں۔(۱) اصل میں مہموز ہو، پھر نقل سے تخفیف ہوگئی ہو۔ (۲) غیر مہموز ہو، جو قَرَنْتُ بمعنی جَمَعْتُ سے ہو، ابوشامہ مہموز سے قُرْاٰنَ کو قرأت کا مصدر کہتے ہیں، ہمزہ کے بغیر پڑھنے والے اس میں نقل سے تخفیف کرتے ہیں۔ (۳) كَمَّلَ اور اَكْمَلَ دولغت ہیں نَزَّلَ اور اَنْزَلَ کی طرح شعر ۵۸ کے پہلے مصرع کا مفہوم یوں بنتا ہے، کہ قرآن کی تلاوت وقرأت وروایت کے ذریعہ خدمت ہمارے دلوں کی بیماریوں کی شفا ہے۔

---

(۵۰۳) وَكَسْرُ بُيُوْتٍ وَّالْبُيُوْتِ يُضَمُّ عَـ ـنْ ۵۹ حِـ ـمًى جِـ ـلَّةٍ وَّجْهًا عَلَى الْاَصْلِ اَقْبَلَا

ترجمہ: (اور حفص، بصری، ورش کیلئے) بُيُوْتٍ اور اَلْبُيُوْتَ کا کسرہ ضمہ سے بدلا جاتا ہے، بڑی قدر والوں سے منقول ہو کر حالانکہ یہ ایسی وجہ ہے، جو اصل کے موافق آتی ہے۔

توضیح: (یعنی اصل میں فَعْلٌ کی جمع فُعُوْلٌ کے وزن پر آتی ہے، جیسے قَلْبٌ، صَدْرٌ سے قُلُوْبٌ، صُدُوْرٌ اس لئے یہی اولیٰ ہے۔ اور باقین کے لئے باء کا کسرہ ہے، بِيُوْتٍ، اَلْبِيُوْتَ، بِيُوْتًا جو یاء کی مناسبت سے ہے، قاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، کہ کسرہ معروف لغت ہے، جن لوگوں نے اس کا رد کیا ہے، انہوں نے قوی روایت پر اعتراض کر کے بڑے گناہ کا ارتکاب کیا ہے، چونکہ اَلْغُيُوْبُ، عُيُوْنٍ، شُيُوْخًا اور جُيُوْبُ کا اختلاف بھی کسرہ وضمہ ہی کا تھا، اس لئے مناسب تو یہی تھا، کہ اسی جگہ بیان کیا جاتا، تاہم ناظمؒ نے ان کو (مائدہ ۱۴، ۱۵) میں بیان فرمایا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْحِمٰى، اَلْحِصْنُ حفاظت وحمایت۔ اَلْجِلَّةُ جمع اَلْجَلِيْلُ وَهُوَ الرَّفِيْعُ الْقَدْرُ، عَظِيْمٌ، كَسْرُ اضافت سے

تخصیص آجانے کی وجہ سے مبتداء۔ یُضَمُّ خبر۔ عَنْ حِمی جِلَّةٍ حال۔ وَجْهًا ، یُضَمُّ کے فاعل سے حال۔ عَلَی الْاَصْل اَقْبَلَا ، وَجْهًا کی صفت۔

(۵۰۴) وَلَا تَقْتُلُوهُمْ بَعْدَهُ يَقْتُلُوكُمْ ٦٠ فَاِنْ قَتَلُوكُمْ قَصْرُهَا شَاعَ وَانْجَلَا

ترجمہ: اور وَلَا تَقْتُلُوهُمْ جو ہے، اس کے بعد یَقْتُلُوکُمْ اور فَاِنْ قَتَلُوکُمْ (حمزہ ، کسائی کیلئے) ان تینوں کا قصر (الف کا حذف رسم کے موافق ہونے کے سبب) مشہور وظاہر ہوگیا ہے۔

توضیح :(۱) یعنی حمزہ ، کسائی کیلئے وَلَا تَقْتُلُوهُمْ ، حَتّٰی یَقْتُلُوکُمْ ، فَاِنْ قَتَلُوکُمْ اول کے دو میں یاء و تاء کا فتحہ قاف کا سکون اور الف کے حذف سے، اور تیسرے میں صرف الف کے حذف سے، اس میں ما قبل کی مناسبت ہے، جو اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ میں اور مابعد فَاِنْ قَتَلُوکُمْ کی مناسبت ہے۔

(۲) سَمَا ، شامی ، عاصم کیلئے وَلَا تُقٰتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰی یُقٰتِلُوکُمْ فَاِنْ قٰتَلُوکُمْ تینوں بالالف اول میں تاء و یاء کا ضمہ اور تاء کا کسرہ، مقاتلہ سے اس میں مابعد وَقٰتِلُوهُمْ حَتّٰی لَاتَکُوْنَ فِتْنَةٌ کی مناسبت ہے، اور یہی اولی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

وَلَا تَقْتُلُوهُمْ مبتداء۔ بعدهٗ يَقْتُلُوكُمْ فَاِنْ قَتَلُوكُمْ محل الحال ۔ قَصْرُهَا مبتداء ثانی۔ اورھا الفاظ ثلاثہ کو راجع ہے۔ شاعَ خبر، مبتداء ثانی، اور پورا جملہ مبتداء اول کی خبر ہے۔

فائدہ: یہاں مذکور کیلئے الف کا حذف قصر سے اور باقین کیلئے ضد سے الف کا اثبات نکلا ہے، اور اول کے دو کلمات کی باقی قیود اسی باب کے اجماعی کلمہ جو اَلَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ ہے، اور وَلَا تُقٰتِلُوکُمْ سے پہلے آرہا ہے، سے نکلی ہیں۔

(۵۰۵) وَبِالرَّفْعِ نَوِّنْهُ فَلَا رَفَثٌ وَّلَا ٦١ فُسُوقٌ وَّلَا حَقًّا وَّزَانَ مُجَمَّلَا

ترجمہ: اور تو رفع کے ساتھ تنوین دے فَلَا رَفَثٌ وَّلَا فُسُوقٌ وَّلَا کو (حق کے مرموزین مکی ، بصری کیلئے) یہ ثابت اور خوبصورت ہے، حالانکہ منقول ہے، پس مکی ، بصری فَلَا رَفَثٌ وَّلَا فُسُوقٌ وَّلَا جِدَالَ پڑھتے ہیں، اور نافع ، شامی ، کوفیین فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ رفع اور تنوین کی ضد سے نصب اور ترک تنوین نکلی، فُسُوقٌ کے بعد وَلَا وزن کیلئے ہے، اور اشارہ ہے، وَلَا جِدَالَ میں اختلاف نہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

فَلَا رَفَثَ اوراس کے بعد کے کلمات مبتداء ہیں۔ نَوِّنْهُ بِالرَّفْعِ خبر۔ ضمیر راجع الی المبتداء، اسلئے کہ وہ رتبۃً مقدم ہے۔ حَقًّا مصدر موکد۔ زَانَ کا عطف فعل محذوف پر ہے، اَیْ حَقَّ وَزَانَ۔ مُحَمَّلًا، زَانَ کا مفعول۔

توضیح: (۱) لائے نہیہ فعل ہی پر آتا ہے، اور اس کو جزم دیتا ہے، لائے نافیہ اسم وفعل دونوں پر آتا ہے مگر عامل نہیں ہوتا، اور لائے جنسیہ کا اسم نکرہ ہو تو وہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے، اور مکرر ہونے کی صورت میں رفع بھی جائز ہے، اور اعراب میں فرق بھی درست ہے جیسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ میں پانچ وجوہ ہیں، پس یہاں دونوں قرأتیں اسی تفصیل کی رُو سے آتی ہے۔

(۲) حصن شامی کی قرأت تاء اور قاف کے فتحہ اور تنوین کے بغیر ہے، اور یہی اولی ہے، اس لئے کہ اس میں تینوں کلمات لائے جنسیہ کے اسم بن کر حرکت میں یکساں ہو جاتے ہیں، اور تیسرے کی طرح اول دو میں بھی عموم آجاتا ہے، جو احتیاط کے طور پر مناسب تر ہے، اور مکی و بصری کی قرأت پر علی قاریؒ کی توجیہ یہ ہے، کہ پہلا لَا، لَيْسَ کے مشابہ ہے، اور رَفَثٌ اس کا اسم ہے، لَيْسَ کے معنی میں قرار دینا اس لئے ہے، کہ اس نفی میں خصوصیت پیدا ہو جائے، اور یہ نہی کیلئے ہو جائے، کیونکہ نفوس پر جماع اور گناہوں کا تقاضا زیادہ ہوتا ہے، جس سے روکنا مشکل ہوتا ہے، اس لئے مناسب یہی ہوا، کہ اس سے نہی کے ذریعہ روکا جائے، اور فُسُوقٌ، رَفَثٌ پر معطوف ہے، اور لَا تاکید کیلئے مکرر ہے، یا لَا دونوں جگہ مُلْغٰی عَنِ الْعَمَلِ ہے، اور دونوں اسموں کا رفع ابتداء کی بنا پر ہے، اور وَلَا جِدَالَ کا فتحہ پر مبنی ہونا اس لئے ہے، کہ اس میں عموم باقی رہے، اور اعراب سے ظاہر ہوا کہ یہ لَا خالص نفی کیلئے ہے، ناظمؒ نے زَانَ سے اس کی خوبی کی طرف اشارہ کیا ہے، یہی وجہ ہے، کہ حدیث میں رَفَث اور فسوق کے ساتھ جدال کو بیان نہیں فرمایا، اور معنی یوں ہوں گے، نہ جماع کرو، اور نہ گناہ کرو، رہا جدال سو وہ بالکل ختم ہو گیا ہے، اس لئے کہ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ سے اور فَاِذَا قَضَيْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ کے ذریعہ حج کے وقت اور وقوف کے مقام دونوں کا یقین ہو گیا ہے۔

(۳) نتیجہ یہ کہ مکی، بصری کی قرأۃ میں پہلے دونوں جملے نہی کیلئے ہیں اور تیسرا خبر دینے کیلئے، اور باقین کی قرأۃ پر دو احتمال ہیں (۱) اس پر بھی اول دو کو نہی پر، اور تیسرے کو خبر پر محمول کیا جائے (۲) تینوں کو نہی کیلئے مانیں، اور وَلَا جِدَالَ سے مراد ساتھیوں خادموں سے لڑنے سے منع کرنا ہے۔

(۵۰۶) وَفَتْحُكَ سِيْنَ السِّلْمِ اَصْلُ رِضًى دَنَا ۲۲ وَحَتّٰى يَقُوْلَ الرَّفْعُ فِي اللَّامِ اُوِّلَا

ترجمہ: اور تیرا فِی السِّلْمِ ۲۵ کے سین کو فتحہ دینا (مدنی، کسائی، مکی کیلئے) پسندیدہ (قاری کی) اصل ہے،

جوقریب ہوگئی ہے، (باقی قراٴبصری ، شامی ، عاصم ، حمزہ کیلئے سین کا کسرہ ہے،اور یہ دونوں لغت ہیں) اور حَتّٰی یَقُوْلُ الرَّسُوْلُ ۲۱۴ جو ہے،اس کے لام میں رفع (مدنی کیلئے) تاویل کیا گیا ہے۔

توضیح: یعنی یہاں مضارع ماضی کے معنی میں ہے، اَیْ قَالَ الرَّسُوْلُ اس لئے کہ خبر اس قول کے واقع ہونے کے بعد دی گئی ہے، یا ماضی کے حال کی حکایت ہے،اوران دونوں صورتوں میں حَتّٰی کے بعد والا مضارع مرفوع ہوا کرتا ہے، اور اَنْ کی تقدیر کی اس صورت میں حاجت نہیں ہوتی،اس لئے یہی اولی ہے اور باقی چھ قراٴ کیلئے لام کا نصب ہے،اس لئے کہ زلزال کے زمانہ کے اعتبار سے یَقُوْلَ مستقبل کے معنی میں ہے اس لئے کہ اول زلزال کا وقوع ہوا ہے،اور پھر قول مَتٰی نَصْرُ اللّٰہ کا،پس حَتّٰی کے بعد یہاں اَنْ مقدر ہے،جس نے مضارع کو تغیر دیا، اَلسِّلْمُ (بقرۃ۲۰۸) اسلام کے معنی میں ہے،اور (انفال ۶۱) (اور محمد ﷺ ۳۵) صلح کے معنی میں ظاہر تر ہے،اسلئے یہاں اکثر قراٴ کیلئے کسرہ اور باقی دو میں فتحہ ہے،پس (۱) نافع ، مکی ، کسائی کیلئے تینوں جگہ فتحہ ہے (۲) ابو بکر شعبہ کیلئے تینوں میں کسرہ (۳) حمزہ کیلئے انفال والے میں فتحہ اور باقی دو میں کسرہ (۴) بصری ، شامی ، حفص کیلئے یہاں بقرۃ میں کسرہ اور باقی دو میں فتحہ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

فَتْحُكَ مبتداء۔ سِيْنِ مفعول۔ اَصْلُ خبر دَنَا ، رِضًى کی صفت۔ حَتّٰى يَقُوْلَ مبتداء۔ اَلرَّفْعُ مبتداء ثانی۔ فِي اللام متعلق بِأَوَّلا ، اور اُوِّلَا خبر۔اور جملہ پہلی مبتداء کی خبر۔

(۵۰۷) وَفِي التَّاءِ فَاضْمُمْ وَافْتَحِ الْجِيْمَ تَرْجِعُ الْـ　مُوْرُ(سَمَـا)(نَـ)ـصًّـا وَّحَيْثُ تَنَزَّلَا

ترجمہ: اور تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ جو ہے،تو (ہر جگہ سَمَا اور عاصم کیلئے اس کی) تاء کو ضمہ اور جیم کو فتحہ دے یہ وجہ صراحت کی رو سے بلند ہوگئی ہے، یہ جس جگہ بھی نازل ہوا ہے (باقی تین شامی ،حمزہ،کسائی کیلئے تاء کا فتحہ اور جیم کا کسرہ تَرْجِعُ الْاُمُوْرُ ہے)

﴿النحو والعربية﴾

تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ مبتداء۔ نَصًّا مقدم۔ وَفِي التَّاءِ فَاضْمُمْ الخ خبر، اى فى تائِهٖ یہ جملہ اسمیہ ہے۔

وَحَيْثُ ظرف محذوف، اَیْ هُنَا پر معطوف ہے۔ تَنَزَّلَا اَیْ فی الْقُرْاٰنِ مَوْضِعًا اٰخَرَ۔

توضیح: تُـرْجَـعُ الْاُمُـوْرُ قرآن مجید میں چھ جگہ ہے (بقرۃ ۲۱۰ ، آل عمران ۱۰۹ ، انفال ۴۴ ، حج ۷۶ ، فاطر ۴ ، حدید ۵) ان سب جگھوں میں شامی ، حمزہ ، کسائی تَـرْجِـعُ الْاُمُـوْرُ بفتح التاء وبکسر الجیم معروف سے پڑھتے ہیں،اور باقی چار سَمَا ، عاصم ، بصیغہ مجہول تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ بضم التاء وبفتح الجیم مجہول سے پڑھتے ہیں،

اس صورت میں فعل کی اسناد حقیقی فاعل اللہ تعالٰی کی طرف ہے، جسے معلوم ہونے کے سبب حذف کر کے فعل کو مجہول بنادیا، اور حقیقی فاعل کی طرف اسناد کی خوبی معروف کی اس خوبی کے مقابلہ میں راجح ہے، کہ اس میں فاعل کا عدم حذف ہے، اور اسناد مجازی فاعل کی طرف ہیں، اور رَجَعَ متعدی بھی آتا ہے اور لازمی بھی، اور معروف کی قرأت لازمی سے ہے، تَصِيْرُ الْأُمُوْرُ (شوریٰ) کی طرح، اور مجہول سے متعدی ہے، جو إِلَيْهِ يُرَدُّ کے مناسب ہے، نیز مجہول سے اکثر کی قرأت ہے، اسلئے یہی اولیٰ ہے، اور دونوں قرأتیں ہم معنی ہیں، اس لئے کہ امور اللہ تعالٰی کی طرف لوٹیں گے، اور وہی لوٹائیں گے۔

(۵۰۸) وَإِثْمٌ كَبِيْرٌ شَاعَ بِالثَّا مُثَلَّثًا ۲۴ وَغَيْرُهُمَا بِالْبَاءِ نُقْطَةُ اَسْفَلَا

ترجمہ: اور إِثْمٌ كَثِيْرٌ (حمزہ، کسائی کیلئے) ثاء مثلثہ کے ساتھ مشہور ہو گیا ہے، اور ان دونوں کے ماسوا نے باء کے ساتھ پڑھا ہے (یعنی كَبِيْرٌ) اور یہ باء ایسے نقطہ والی ہے، جو اس کے نیچے ہے (یعنی حمزہ کسائی کی قرأۃ إِثْمٌ كَثِيْرٌ اور سما شامی، عاصم کی قرأۃ إِثْمٌ كَبِيْرٌ ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

وَإِثْمٌ كَبِيْرٌ مبتداء۔ شَاعَ خبر۔ بالثاء اس کے فاعل سے حال ہے۔ مُثَلَّثًا حال سے حال ہے۔ وَغيرهما مبتداء۔ ضمیر راجع ہے، حمزہ و کسائی کی طرف۔ بالباء خبر کے متعلق ہے، اَیْ يَقْرَءُ بالباء۔ نُقْطَةٌ خبر۔ مبتداء محذوف، اَیْ هِيَ ذَاتُ نُقْطَةٍ اَسْفَلَا۔

توضیح: اخوین کی قرأۃ إِثْمٌ كَثِيْرٌ کی دلیل یہ ہے، کہ إِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ (مائدہ ۹۱) میں اللہ تعالٰی نے شراب و جوئے بہت سے گناہ بتائے ہیں، نیز اس آیت میں إِثْمٌ، مُنَافِعٌ کی ضد کے حکم میں ہے پس جس طرح ضدیت میں کثرت ہے، جو جمع کے صیغہ میں صراحتاً ہے، تو مقابل إِثْمٌ میں بھی کثرت ہوگی، اور شراب کبائر کی جڑ ہے، للہذا کثیر سے مقدار کی زیادتی معلوم ہوتی ہے، اور كَبِيْرٌ سے کیفیت کی زیادتی مراد ہوا کرتی ہے، پس شراب و جوئے پر دونوں چیزیں صادق آتی ہیں، یعنی یہ کہ ان میں کئی کئی گناہ ہیں، اور یہ کہ یہ سنگین اور بڑا جرم ہے، للہذا دونوں قرأتیں متحد ہیں، اور دونوں رسم سے صراحتاً نکلتی ہیں۔

(۵۰۹) قُلِ الْعَفْوَ لِلْبَصْرِيِّ رَفْعٌ وَّبَعْدَهُ ۲۵ لَأَعْنَتَكُمْ بِالْخُلْفِ اَحْمَدُ سَهَّلَا

ترجمہ: قُلِ الْعَفْوَ جو ہے (اس میں) بصری کیلئے (واؤ کا) رفع ہے، اور اسکے بعد لَأَعْنَتَكُمْ (کے ہمزہ) کو احمد بزی نے اختلاف کے ساتھ تسہیل سے پڑھا ہے (یعنی ان کے لئے حالین میں تسہیل و تحقیق دونوں ہیں)۔

﴿النحو والعربية﴾

قُلِ الْعَفْوَ مبتداء۔ رَفْعٌ خبر، اَیْ فِیْهِ رفع اَوْ ذُوْ رَفْعٍ ۔ بَعْدَهٗ ضمیر راجع ہے، اَلْعَفْوَ کو۔ اَحْمَدُ مبتداء۔ سَهلًا خبر۔ لَاَعْنَتَکُمْ سَهَّلَ کا مفعول، اور بِالْخُلْفِ اس سے حال۔

توضیح: یعنی قُلِ الْعَفْوَ کو بصری نے اَلْعَفْوُ مرفوع پڑھا ہے، ضد سے باقین کیلئے نصب ثابت ہوا، جو اولی ہے، اسلئے کہ اس میں تغیر بھی کم ہے، اور حکم پر دلالت بھی واضح ہے، اسلئے قَالُوْا خَیْرًا (نحل ۳۰) میں نصب پر اجماع ہے، اور نصب فصیح استعمال کے موافق اَنْفِقُوْا مقدر کا مفعول ہے، اس بناء پر کہ یہ سوال جملہ فعلیہ ہے اَیْ یَسْئَلُوْنَكَ اَیَّ شَیْءٍ یُنْفِقُوْنَ جواب قُلْ اَنْفِقُوا الْعَفْوَ، اور رفع کی وجہ یہ ہے، کہ مَا ذَا یُنْفِقُوْنَ میں مَا استفہامیہ ہے، اور ذَا موصولہ یعنی مَا الَّذِیْ یُنْفِقُوْنَ یعنی وہ کیا چیز ہے، جسے وہ خرچ کریں، تو جواب میں کہا گیا قُلِ الَّذِیْ یُنْفِقُوْنَهٗ اَلْعَفْوُ آپ فرمادیں کہ جس چیز کو وہ خرچ کریں وہ ضروری حاجات سے زائد چیز ہو، اَلْعَفْوُ مبتداء مقدر کی خبر ہے، یعنی سوال جملہ اسمیہ سے تھا، تو جواب بھی اس کے موافقت میں جملہ اسمیہ سے دیا گیا، نتیجہ یہ کہ قرآن میں دونوں توجیہات کے مطابق دوسری جگہ نظائر موجود ہیں، جیسے قَالُوْا خَیْرًا (نحل ۳۰) میں نصب پر اجماع ہے، اور قَالُوْا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ (نحل ۲۴) میں رفع پر اجماع ہے حالانکہ دونوں سے قبل مَا زائدہ ہے (۲) لَاَعْنَتَکُمْ تسہیل ہمزہ کے مسائل میں سے ہے، لیکن چونکہ بزیؒ نے اپنی اصل کے برعکس دونوں لغت جمع کئے ہیں، اس لئے اسے یہاں فرش میں بیان فرما دیا ہے۔

---

(۵۱۰) وَیَطْهُرْنَ فِی الطَّاءِ السُّکُوْنُ وَهَاءُهٗ ٭٭ یُضَمُّ وَخَفَّا اِذْ سَمَا کَیْفَ عُوِّلَا

ترجمه: اور حَتّٰی یَطْهُرْنَ جو ہے (نافع ، مکی ، بصری ، شامی ، عاصم کیلئے) طاء میں سکون ہے اور اس کی ھاء ضمہ دی جاتی ہے، اور یہ دونوں (طاء ، ھاء) بلاتشدید ہوگئی ہیں، اس لئے کہ یہ وجہ بلند ہوگئی ہے، اور اس پر اعتماد کیا گیا ہے حالانکہ یہ جس کیفیت پر ہو (یعنی ہر حال میں اس کے معنی درست ہیں) مذکورین کے ماسوا صحبہ کیلئے سکون وضمہ دونوں کی ضد سے طاء وھاء کا فتحہ اور تخفیف کی ضد سے تشدید نکلی، یعنی یَطَّهَّرْنَ یہاں تخفیف والی وجہ بھی تشدید والی ہی کے معنی میں ہے، اور اس میں تخفیف کے سبب سہولت ہے، تشدید والی قراءۃ پر اس کی اصل یَتَطَهَّرْنَ تھی، تاء کا طاء میں ادغام ہوجانے کی وجہ سے طاء مشدد ہوگئی۔

﴿النحو والعربية﴾

التَّحْوِیْل ، اَلْاِعْتِمَاد ، یَطْهُرْنَ مبتداء۔ فی الطاء السکون خبر، ای فی مَوْضِعِ طَائِهٖ ۔ وَهَاؤُهٗ یُضَمُّ

جملہ ثانی۔ وَخَفًّا، یُضَمُّ پر معطوف، اور اِذْخَفًّا کا ظرف۔ سَمَا مذکور کیلئے ہے، اور کَیف سما کا ظرف ہے، یا عُوَّ لَا کے فاعل مقدر سے حال ہے۔

توضیح: اکثر علماء کی رائے پر تشدید والی قراءت سے یہ تصریح ہوگئی کہ تخفیف والی کے بھی یہی معنی ہیں، کہ غسل کریں اسلئے کہ جس طرح قرآن کی بعض آیات بعض کی مفسر ہوتی ہیں، اس طرح بعض قراءت بھی دوسری کی مفسر مبین اور مؤید ہوتی ہیں، تاہم چونکہ یہاں پر فقہاء رحمہم اللہ میں حیض سے پاک ہوجانے پر جماع کی حرمت کے ختم ہونے کے وقت میں اختلاف ہے، جو ان قراءات پر مبنی ہے، لہٰذا ذیل میں اسے بیان کیا جاتا ہے۔

دونوں قراءات کے فقہی اختلاف میں مذاہب اربعہ حنفیہ کے علاوہ باقی آئمہ کرام اس پر متفق ہیں، کہ صحبت اس وقت جائز ہوگی، جب خون بند ہوجائے اور غسل کرلیں، اور یہ تقاضہ ہے، حمزہ ، کسائی ، شعبہ کی قراءۃ یَطَّهَّرْنَ کا کہ اس سے صراحتًا غسل ہی مراد ہے، نیز مسلم، ابوداؤد، ترمذی کی روایت مستدل، کہ نبی ﷺ نے امّ سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ تمہیں یہی کافی ہے، کہ اپنے سر پر تین چلو پانی ڈال لو، پھر اپنے بدن پر پانی بہاؤ، پھر تم پاک ہوجاؤ گی، اور دوسری روایت میں ہے، کہ کہ بس اب تم پاک ہوگئیں، لہٰذا جماع کیلئے خون بند ہوجانے کے بعد غسل کرلینے سے حرمت ختم ہوجائے گی، ان حضرات کے ہاں تخفیف والی قراءت تشدید والی کے ہم معنی ہے، یا یہ کہا جائے گا کہ تشدید والی دوسری کا تتمہ ہے، اور حکم دونوں کے جمع کرنے سے نکلتا ہے، اَیْ حَتّٰی یَطْهُرْنَ وَیَطَّهَّرْنَ یعنی صحبت دن میں بند ہونے کی صورت میں حرمت بند ہونے تک رہے گی، نہ کہ غسل تک، یعنی پورے دس دن میں خون بند ہو تو بلا غسل بھی صحبت جائز ہے، اور اگر دس دن سے کم میں بند ہو، تو پھر اس شرط سے درست ہے، کہ یا تو حقیقۃً غسل کرلیں، یا حکمًا جسکی صورت یہ ہے کہ خون بند ہونے کے بعد ایک نماز کا وقت گذر جائے، گو نماز کی درستی غسل حقیقی ہی پر موقوف ہے، اور مجاہدؒ کے قول پر خون بند ہوجانے اور وضو کرلینے تک حرمت رہے گی، اور اوزاعیؒ کے قول پر خون بند ہوجائے اور چھوٹا استنجاء بھی کرلے تب حرمت ختم ہوگی، اور طاؤس کے قول پر خون بند ہونے اور شبق کی شرط ختم ہوگی، یعنی مرد کو صحبت کا تقاضا شدید درجہ میں ہو، اور یہ چاراقوال یَطْهُرْنَ کی قراءت پر ہیں، کہ جب اسے خون بند ہونے کے معنی میں لیا جائے، چنانچہ عرب طَهُرَتِ الْمَرْأَۃُ، اَیْ اِنْقَطَعَ دَمُهَا مراد لیتے ہیں، اور ان حضرات کی رائے پر فَاِذَا تَطَهَّرْنَ کا جملہ مستحب صورت کے بتانے کیلئے ہے، اور تخفیف والی قراءت سے جواز اور تشدید والی سے الویت مراد ہے، جبکہ امام شافعیؒ کے نزدیک جب دو قراءتیں کسی لفظ میں پائی جائیں اور دونوں میں تطبیق ممکن ہو، تو دونوں پر عمل واجب ہے، لہٰذا ایک شرط تخفیف والی قراءت سے نکلتی ہے، جو خون بند ہونا ہے، اور دوسری تشدید والی سے جو غسل کرنا ہے نیز فَاِذَا تَطَهَّرْنَ میں پاکی کی شرط لگائی گئی ہے، اس لئے پاکی کے بغیر درست نہیں ہونا چاہیے۔

(۵۱۱) وَضَمُّ یَخَافَا فَازَ وَالْکُلُّ اَدْغَمُوْا ٦٧ تُضَارَرْ وَضَمُّ الرَّاءِ حَقٌّ وَّ ذُوْجَلَا

ترجمہ: اورحمزہ کیلئے اَنْ یُّخَافَا کی یاء کا ضمہ بھی کامیاب ہوگیا ہے (باقین یَخَافَا فتحہ پڑھتے ہیں) اور لَاتُضَارِرْ کی پہلی راء کا سب نے ادغام کیا ہے، اور مکی اور بصری کیلئے اس کی راء کا ضمہ صحیح ہے، اور ظہور والا ہے (یعنی یہ لَا تُضَآرُّ اور باقی لَا تُضَآرَّ پڑھتے ہیں) بصریؒ کی رائے پر راء کا فتحہ مختار ہے، اور حجازی لغت کے موافق ہے، اور لَا ناہیہ بھی اپنے حقیقی معنی میں رہتا ہے، اور فتحہ خفیف بھی ہے، اور رفع کی صورت میں لَا تُکَلَّفُ اور لَاتُضَآرُّ ہم شکل ہوجاتے ہیں۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

وَضَمُّ مبتداء، مضاف۔ یَخَافَا مضاف الیہ۔ فَازَ خبر۔ تُضَارَرْ، اَدْغَمُوْا کا مفعول ہے۔ وَضَمُّ الرَّاءِ مرکب اضافی مبتداء۔ حَقٌّ خبر۔ وذُوْجَلَا معطوف۔ اَیْ ضَمُّ الرَّاءِ ثَابِتٌ ذُوْانْکِشَافٍ وَظُهُوْرٍ۔

توضیح: یُخَافَا ضمہ کی قرأت پر اَنْ لَّا یُقِیْمَا، یُخَافَا سے بدل الاشتمال ہے، اور یہ خِیْفَ زَیْدٌ تَرْکُهٗ اقامۃ حدود اللّٰہِ کی طرح ہے، اور اندیشہ کرنے والے حکام یا قرابت دار ہیں، نہ کہ میاں بیوی خود اور فتحہ کی تقدیر پر اندیشہ کرنے والے خود میاں بیوی ہیں، اور اَنْ لَّا یُقِیْمَا مفعول بہ ہے، وَلَا یَحِلُّ لَکُمْ کا خطاب دونوں صورتوں میں شوہروں کیلئے بھی ہوسکتا ہے، اور حکام کیلئے بھی، اور فتحہ والی قرأۃ اولٰی ہے، اسلئے کہ مذاہب اس کے موافق ہیں۔

(۵۱۲) وَقَصْرُ اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا وَّاٰتَیْتُمْ ۲۸ هُنَا دَارَ وَجْهًا لَّیْسَ اِلَّا مُبَجَّلَا

ترجمہ: وَمَا اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا (روم۴) اور یہاں (بقرہ۳۰) اٰتَیْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ کا قصر (ہمزہ کے بعد الف کا حذف مکی کیلئے) ایسی وجہ کے اعتبار سے دائر و مشہور ہوگیا ہے، جونہیں مگر معظم ہے (پس مکی دونوں سورتوں میں اَتَیْتُمْ اور باقی چھ قراء اٰتَیْتُمْ ہمزہ کے بعد الف سے پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

اَلْمُبَجَّلُ، اَلْمُوَقَّرُ وَالْمُعَظَّمُ، قَصْرَ مبتداء۔ دَار خبر۔ وَجْهًا تمیز۔ اس کے بعد کا جملہ اس کی صفت ہے، اور لَیْسَ کا اسم ہے۔ مُبَجَّلَا خبر۔

توضیح: مِنْ رِّبًا کی قید سے وَمَا اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَکٰوةٍ نکل گیا، کہ روم میں اختلاف پہلے ہی میں ہے، دوسرے میں سب کیلئے الف کا اثبات ہے، روم والا قصر کی صورت میں اِتْیَانٌ سے ہے، جو ایک مفعول کو چاہتا ہے، اور وہ مَا ہے، جس

کو فعل نے اپنا معمول بنالیا ہے، اور مد کی صورت میں اٰتیٰ بمعنی اَعۡطٰی سے ہے، اَیۡ اَیَّ شَیۡءٍ اَعۡطَیۡتُمُ النَّاسَ مِنَ الرِّبٰو ان دونوں صورتوں میں مَا شرطیہ ہے، جو فعل شرط کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، اور بقرۃ والاقصر کی صورت میں جِئۡتُمۡ کے معنی میں ہے، اَیۡ مَا جِئۡتُمۡ بِهِ الۡمَرَاضِعَ یعنی جب تم اس چیز کو جو دودھ پلانے والیوں کے پاس لائے ہو، احسان اور جھگڑے سے بچاؤ، اور مَدّ والا اٰتیٰ بمعنی اَعۡطٰی دو مفعولوں کی طرف متعدی ہوتا ہے، اور کبھی ایک کو کبھی دونوں کو حذف کر دیتے ہیں، چنانچہ بقرۃ میں دونوں مفعول حذف ہیں اور طلاق میں ۱ میں دونوں صراحۃً مذکور ہیں فَاٰتُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ

(۵۱۳) مَعًا قَدۡرُ حَرِّكۡ مِنۡ صِحَابٍ وَّحَيۡثُ جَا ۲۹ يُضَمُّ تَمَسُّوۡهُنَّ وَامۡدُدۡهُ شُلۡشُلَا

ترجمہ: اور تو قَدۡرُهٗ کو دونوں جگہ (دال کے سکون کو) فتحہ کی حرکت دے، حالانکہ یہ لفظ (ابن ذکوان، حفص، حمزہ اور کسائی کیلئے) جماعت سے منقول ہے (فتحہ مشہور تر اور اولیٰ ہے، ضد سے باقی کیلئے دال کا سکون نکلا) اور (حمزہ کسائی کیلئے) تَمَسُّوۡهُنَّ کی تاء ضمہ دی جاتی ہے، اور اس کو مد سے پڑھ، حالانکہ یہ لفظ ہلکا ہے، یعنی وَلَا تُمَاسُّوۡهُنَّ حمزہ، کسائی کی قرأۃ ہے، باقی پانچ قراء کیلئے وَلَا تَمَسُّوۡهُنَّ ہے، بفتح تاء و بحذف الف اور یہی اولیٰ ہے، کیونکہ جماع کرنے والا حقیقتاً ایک ہے، اسی لئے نسبت اس کی طرف کی گئی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

قَدۡرُ اَیۡ دَالَ قَدۡرُ، حَرِّكۡ کا مفعول مَعًا، اَیۡ مُجتمعتين قَدۡرُ حال من صِحاب، حال محذوفہ سے متعلق۔ اَیۡ حَاصِلًا۔ تَمَسُّوۡهُنَّ، جَاءَ کا فاعل۔ حَيۡثُ، يُضَمُّ کا ظرف ہے۔ اور اُمۡدُدۡهُ کی ضمیر تَمَسُّوۡهُنَّ کیلئے ہے۔ شُلۡشُلَا اس سے حال ہے۔

توضیح: (۱) قَدۡرُ اور قَدَرُ دونوں لغت ہیں، جن کے معنی متحد ہیں، بِقَدَرِهَا (رعد ۲) بِقَدَرٍ (قمر ۳) قَدۡرًا (طلاق ۱) کی طرح، سخاویؒ فرماتے ہیں، کہ عربیت کے اکثر امام اسی پر ہیں، کہ یہ دونوں ہم معنی لغت ہیں۔

(۲) تَمَسُّوۡهُنَّ، عَلِمَ سے ہے، اس لئے کہ حقیقتاً جماع کرنے والا ایک ہے، لَمۡ يَمۡسَسۡنِیۡ بَشَرٌ بھی اسی قبیل سے ہے، اور دوسری قرأت مفاعلہ سے ہے، تُمَاسُّوۡهُنَّ اس لئے کہ جماع کے وقت میاں بیوی دونوں ایک دوسرے کو چھوتے ہیں، اور اَنۡ يَّتَمَآسَّا اسی قبیل سے ہے، یہاں اس پر اجماع ہے، دونوں قرأتوں پر جماع ہی کے معنی میں ہے، اور لَمَسۡتُمۡ، لٰمَسۡتُمۡ (نساء ۷ و مائدہ ۲) میں اختلاف ہے، لیکن جمہور کے قول پر وہاں بھی جماع ہی کے معنی میں ہے۔

(۵۱۴) وَصِيَّةَ ارْفَعْ صَفْوُ حِرْمِيِّهِ رِضًى ۳۰ وَيَبْصُطُ عَنْهُمْ غَيْرَ قُنْبُلٍ اعْتَلَا

ترجمہ: اور وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِمْ (۲۴۰ کی تاء کو شعبہ ، حرمی ، کسائی کیلئے) رفع دے (پس باقین کا نصب ضد سے نکلا) اس رفع کے حرمی کی صفائی پسندیدہ ہے، اور يَبْصُطُ (بقرہ ۲۴۵) صاد قنبل کے سوا انہیں (نافع بزی ، شعبہ ، کسائی) سے بلند ہوگیا ہے (صراحۃ رسم کے موافق ہے، اس لئے صاد ہی اولی ہے)

(۵۱۵) وَبِالسِّينِ بَاقِيهِمْ وَفِي الْخَلْقِ بَصْطَةً ۳۱ وَقُلْ فِيهِمَا الْوَجْهَانِ قَوْلًا مُوَصَّلَا

ترجمہ: اوران قراء کے باقین نے سین سے پڑھا ہے (یعنی قنبل ، بصری ، شامی ، حفص ، حمزہ سین سے پڑھتے ہیں) اور فِي الْخَلْقِ بَصْطَةً (اعراف ۶۹) بھی (يَبْصُطُ کی طرح ہے) اور تو کہہ دے کہ (ان سین والوں میں سے خلاد و ابن ذکوان کیلئے) ان دونوں کلمات میں دونوں وجوہ ہیں، یہ قول ہم تک پہنچادیا گیا ہے، یعنی ان دونوں کلمات میں چار قرأتیں ہیں (۱) نافع ، بزی ، ابوبکر ، کسائی کیلئے صرف صاد (۲) قنبل ، بصری ، ہشام ، حفص ، خلف کیلئے صرف سین (۳) خلاد کیلئے دونوں میں صاد و سین دونوں (۴) ابن ذکوان کیلئے ناظم نے دونوں بتائے ہیں، مگر بقرۃ میں سین اور اعراف میں فقط صاد ہے، اسلئے نقاش نے اخفش سے اور انہوں نے ابن ذکوان سے اسی طرح پڑھا ہے، اور دانی ؒ نے فارسی سے اسی طرح پڑھا ہے، بقرۃ میں صاد دانی ؒ کے دوسرے شیوخ سے صحیح ہے، مگر طریق کے موافق نہیں، اور اعراف میں سین دانی ؒ کے کسی شیخ سے نہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

وَصِيَّةً ، اِرْفَعْ کا مفعول ہے۔ صَفْوُ مبتداء۔ رِضًى خبر۔ يَبْصُطُ مبتداء۔ اعتلا خبر۔ عنهم اسکے متعلق۔ غير قنبل حال۔ بالسين باقيهم خبر ومبتداء، اَيْ وَقِرَأَةُ بَاقِيْهِمْ بالسين . في الخلق بصطة مبتداء۔ اس کی خبر محذوف ہے، اَيْ يَقْرَءُ وْهُ الْمَذْكُوْرُوْنَ بِالصادِ . قَوْلًا ، قُلْ کا مفعول مطلق ہے۔

توضیح : (۱) وَصِيَّةٌ کا رفع كُتِبَ عَلَيْهِمْ مقدر کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے ہے، ابن مسعود ؓ کی قرأۃ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، جو كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْوَصِيَّةُ لِأَزْوَاجِهِمْ ہے۔

یا وَصِيَّةٌ کے پہلے مضاف مقدر ہے اَيْ اَهْلُ وَصِيَّةٍ اَوْ ذُوْ وَصِيَّةٍ اور نصب کی صورت میں يُوْصُوْنَ مقدر کا مفعول مطلق ہے، یا كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ کا مفعول بہ ہے۔

(۲) يَبْصُطُ اور بَصْطَةً میں سین اصل ہے، اور صاد سے اس کا ابدال طاء کی وجہ سے ہے، اور يَبْصُطُ میں اس مقام

کی تعیین بلا قید لانے سے ہوتی ہے، کہ عموم کا لفظ نہیں لائے لہٰذا باقی تمام موقعوں میں روم کے موافق سب کیلئے سین پڑھا جائے گا، جیسے وَسَطًا ، اَقْسَطُوْا وغیرہ۔

(۵۱۶) يُضَعِّفُهُ ارْفَعْ فِي الْحَدِيدِ وَهٰهُنَا ۳۲ سَمَا شُكْرُهُ وَالْعَيْنُ فِي الْكُلِّ ثُقِّلَا

ترجمہ: اور فَيُضَعِفَهٗ (حدید۲) اور (بقرۃ۳۲) میں (سَما اور شین والے پانچ کیلئے) فاء کو رفع دے، اس کا شکر بلند ہوگیا ہے (شامی ، عاصم کیلئے نصب ہے) اور سب کلمات میں (اگلے شعر میں کَمَا دَارَ کے مرموزین شامی و مکی کے لئے اس باب کے تمام کلمات میں جو دس جگہ ہیں) عین تشدید سے پڑھا گیا ہے۔

(۵۱۷) كَمَا دَارَ وَاقْصُرْ مَعْ مُضَعَّفَةً وَّقُلْ ۳۳ عَسَيْتُمْ بِكَسْرِ السِّينِ حَيْثُ اَتَى انْجَلَا

ترجمہ: حالانکہ یہ جس طرح آئے (یعنی مضارع معروف ہو، خواہ مجہول یا واحد غائب ہو، یا جمع متکلم اور ضمیر اس کے ساتھ ہو، یا نہ ہو، نیز اس کی فاء پر رفع ہو، یا نصب یا جزم، تو اس باب کے تمام کلمات کو) قصر یعنی ضاد کے بعد والے الف کے حذف سے پڑھ، حالانکہ یہ مُضٰعَفَةً (آل عمران ۱۴) کے ساتھ ہیں، اور تو کہہ دے، عَسَيْتُمْ جس جگہ بھی آئے (بقرۃ اور محمد ﷺ ۳ میں ہے) نافع کیلئے سین کے کسرہ کے ساتھ ظاہر ہوا ہے۔

﴿النحو والعربیة﴾

يُضَعِّفُهُ ، اِرْفَعْ کا مفعول۔ فِي الحديدِ فعل کا ظرف۔ شُكْرُ ، سَمَا کا فاعل۔ ھا یا رفع کیلئے ہے، یا حق تعالیٰ کیلئے، اَیْ شُكر العلماء لهٗ۔ العين مبتداء۔ ثُقِّلَا اس کی خبر۔ كَمَا دَارَ ، اَیْ كَيْفَ دَارَ ثُقِّلَا کا ظرف ہے۔ مَا مصدر یہ ہے۔ اُقْصُرْ کا مفعول مقدر الكلُّ ہے۔ عَسِيْتُمْ مبتداء، بِكَسْرِ السِّيْنِ حال۔ اِنْجَلَا خبر۔ حيث اس کا ظرف ہے۔

توضیح: يُضْعَفُهٗ میں مکی، شامی کیلئے ہر جگہ الف کے حذف اور عین کی تشدید سے فَيُضَعِّفُهٗ ، يُضَعِّفُهٗ نُضَعِّفُ ، مُضَعَّفَةً ہے۔ جبکہ باقی پانچ الف اور عین کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ يُضٰعِفُهٗ ، مُضٰعَفَةً اور ابو عمرو کی نقل کی تائید کی وجہ سے یہی اولی ہے، اس لئے کہ وہ لغت کے بلند ترین عالم ہیں، چونکہ بقرۃ اور حدید کے اول موقع میں تشدید و تخفیف کے ساتھ رفع و نصب کا بھی اختلاف ہے، اسلئے ان دونوں میں چار قراٰتیں ہو جاتی ہیں۔

(۱) مکی، رفع و تشدید بحذف الف فَيُضَعِّفُهٗ۔ (۲) شامی، نصب، تشدید بحذف الف فَيُضَعِّفَهٗ۔ (۳) عاصم، فَيُضٰعِفَهٗ۔ (۴) باقین تخفیف و رفع فَيُضٰعِفُهٗ ۔ اور رفع نحوی استیناف کی وجہ سے ہے، اَیْ فهو يُضٰعِفُهٗ یا يُقْرِضُ پر

معطوف ہونے کی وجہ سے ہے، اور نصب سخاویؒ کے قول پر اس لئے ہے، کہ یہ معنی کی رُو سے استفہام کا جواب ہے، اسلئے کہ اَیُقْرِضُ اور مَنْ ذَالَّذِیْ یُقْرِضُ کے ایک ہی معنی ہیں، اور یُضٰعِفُ کا نصب اس اَنْ کی وجہ سے ہے، جو استفہام کے جواب کی فاء کے بعد مقدر ہے، اور یہ لفظ کے اعتبار سے استفہام کا جواب نہیں، کیونکہ سوال قرض دینے والے سے متعلق ہے یعنی وہ کون ہے جو قرض دے، اس لئے معنی کی رُو سے نصب درست ہے

(۲) عَسِیْتُمْ میں کسرہ حجازی لغت ہے، لیکن اکثر کا نہیں اور فتحہ چھ قرأ کیلئے ہے، جو عام ہے اور اولیٰ ہے۔

(۵۱۸) دِفَـعُ بِهَـا وَالْـحَـجِّ فَتْـحٌ وَّسَـاكِـنٌ ٣٤ وَقَـصْـرٌ خُـصُـوْصًـا غَـرْفَةً ضَمَّ ذُوْوِلَا

ترجمہ: دِفْعُ اللّٰہِ جو اس (سورۃ بقرۃ ۳۳۔ اور حج ۶) میں ہے، اس میں غیر نافع کیلئے بفتح دال بسکون الفاء، اور قصر (حذف الف) ہے یہ دِفْعُ کا نزول خوب خاص ہوگیا ہے، اور غُرْفَةً کو نقل کی پیروی والے نے (شامی، کوفیین کیلئے غین) کو ضمہ دیا ہے (غُرْفَةً اور غَرْفَةً دونوں لغت ہیں، اور ضمہ اولیٰ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

دِفَاعُ مبتداء۔ فَتْحٌ وسَاكِنٌ وَقَصْرٌ خبر۔ وَالمعنٰی ذوفتح وساكنٍ وقصر ہے۔ بها ظرف الخبر، ای فی البقرۃ۔ والحج معطوف ہے ضمیر مجرور پر اعادہ جار کے بغیر۔ خصوصًا مفعول مطلق، ای خصَّص خُصُوْصًا غرفۃ مفعول ہے، ضمٌّ کا، اور اس کا فاعل ذُوْوِلَا ای ذُونصرۃ ہے۔

توضیح: دَفْعٌ اور دِفعٌ دونوں دَفَعَ کا مصدر ہیں، دَفْعُ اللّٰہِ (بقرۃ و حج) اور یُدَافِعُ (حج) تینوں کو ملانے سے تین قرأتیں نکلتی ہیں۔ (۱) مکی، بصری کیلئے دَفْعُ اللّٰہِ اور یَدْفَعُ۔ (۲) شامی کوفیین کیلئے دَفْعُ اللّٰہِ اور یُدَافِعُ۔ (۳) نافع کیلئے دِفٰعُ اللّٰہِ، یُدَافِعُ۔ اول قرأۃ واضح ہے اللہ تعالیٰ ظالموں کی شرارتوں اور تدبیروں کو بیکار کر دیتے۔ اور دوسری قرأت میں دِفٰعٌ، دَفَعَ کا مصدر ہے، پس دِفٰاعٌ میں شرکت نہیں، جو مفاعل (اکثر مشارکت کیلئے ہوتا ہے) میں ہوتی ہے، پس دونوں قرأتیں متحد ہیں، یا دَافَعَ کا مصدر ہے، اور معنی یہ کہ اللہ انبیاء علیہم السلام اور دین کے حاکموں کے ذریعہ کفار کی شرارتوں و ظلم کو روک دیتے ہیں، اور اہل حق و اہل باطل میں بار بار مدافعت واقع ہوتی رہتی ہے، پس اسے اللہ تعالیٰ کی مدافعت سے تعبیر کر دیا، اور مؤمنین کے فعل کو اللہ تعالیٰ نے اپنا فعل قرار دیا ہے، جیسے یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ بھی اسی قبیل سے ہے۔ (۲) اہل لغت کے ہاں غُرْفَةً تھوڑی سی چیز جو ہتھیلی پر آ جائے۔ اور غَرْفَةً ایک بار چلو بھر لینے کے معنی میں ہے۔

اَلْجُزْءُ الثَّالِثُ پاره (۳)

(۵۱۹) وَلَا بَيْـعَ نَـوِّنْــهُ وَلَا خُـلَّةٌ وَّلَا ۳۵ شَـفَـاعَةَ وَارْفَـعْهُـنَّ ذَا اُسْــوَةٍ تَلَا

ترجمہ: وَلَا بَيْعٌ کوتنوین دے وَلَا خُلَّةٌ اور وَلَا شَفَاعَةٌ کو بھی، اور توان تینوں کلمات کو رفع بھی دے (شامی، کوفیین، مدنی پانچ کیلئے) حالانکہ تو اقتداء کرنے والا ہے، جس نے پیروی کی ہے (مکی و بصری کیلئے) وَلَا بَيْعَ وَلَا خُلَّةَ وَلَا شَفَاعَةَ تینوں کا فتحہ بلاتنوین ہے، اور یہ پانچ مذکورین۔ وَلَا بَيْعٌ وَّلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ مرفوع منون پڑھتے ہیں۔

(۵۲۰) وَلَا لَـغْـوَ لَا تَــاْثِيْــمَ لَابَيْــعَ مَـعْ وَلَا ۳۶ خِــلَٰـلَ بِــابْــرَاهِيْــمَ وَالـطُّــوْرِ وُصِّلَا

ترجمہ: اور لَا لَغْوَ وَلَا تَاْثِيْمَ (ابراھیم ۵۔ و طور ا) میں اور وہ جو لَا بَيْعَ جو وَلَا خِلٰلَ کے ساتھ ہے، یہ چاروں بھی انہیں پانچ قرأ کیلئے مرفوع منون ہیں، یہ مذکور اسی طرح ہم تک پہنچایا گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر۷۵: ذَا اُسْوَةٍ اَیْ صَاحِبَ قُدْوَةٍ، لَابَيْعَ نَوِّنْهُ مبتداء وخبر۔ اس کے بعد کے دونوں الفاظ مبتداء پر معطوف ہیں، اور خبر محذوف ہے۔ اَیْ نَوِّنْهَا، جمع مونث کی ضمیر، الفاظ ثلاثہ کو راجع ہے۔ ذَا اُسْوَةٍ حال۔ تَلَا، تِلْوًا سے، صفت۔ یا تَلَا مستانفہ ہوگا، یا حال مترادفہ یا متداخلہ، کہ اس میں خطاب سے غیبت کی طرف التفات ہوگا، مطلب یوں ہوگا، توان کو رفع دے، حالانکہ یہ ماقبل کی پیروی والے ہیں، اوران میں سے ہر ایک نے نقل کی پیروی کی ہے۔

شعر۷۶: وَلَا لَغْوَ اور اس کے بعد کے الفاظ مبتداء۔ وُصِّلَا خبر۔ اَیْ بِمَا قبلهٗ۔

توضیح: سورۃ بقرۃ میں لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ہے۔ اور سورۃ طور ا میں لَا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ہے۔ اور (ابراھیم ۵) میں لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ہے، شامی، کوفیین، نافع کیلئے اسی طرح عین تاء، واؤ، میم، لام کے رفع اور تنوین سے اور ضد سے مکی و بصری کیلئے فتحہ تنوین کے بغیر نکل آیا، اور یہی اولی ہے، تفصیل (بقرۃ شعر ۶۱) کے فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ میں گذر چکی ہے۔

(۵۲۱) وَمَـدُّ اَنَــا فِــي الْـوَصْـلِ مَـعْ ضَـمِّ هَـمْـزَةٍ ۳۷ وَفَتْـحٍ اَتَـى وَالْخُلْفُ فِـي الْكَسْـرِ بُــجِّلَا

ترجمہ: (اور مدنی کے لئے) وصل میں اَنَا کے نون کا (بعد والے) ہمزہ کے ضمہ اور فتحہ کے ساتھ (ہونے کی صورت میں) مد سے پڑھنا آیا ہے، اور بعد والے ہمزہ کے کسرہ میں قالون کیلئے خلف عزت دار بنایا گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

مَدَّ مبتداء۔ اَنَا مضاف الیہ۔ فی الوصل حال۔ مَعْ ضُمَّ ظرف المبتداء۔ وَفُتْحٍ ضَمٍّ پر معطوف۔ اَتٰی اس کی خبر۔

توضیح: یعنی نافع اَنَـا ضمیر متکلم کو وصل کی حالت میں جب اس کے بعد ہمزہ مضمومہ ہو، یا مفتوحہ تو مد سے پڑھتے ہیں، جیسے اَنَـا اُحْیِیْ ، اَنَا اُنَبِّئُكُمْ ، اور اَنَـا اَوَّلُ ، وَاَنَا اَعْلَمُ ۔ اور اگر بعد کا ہمزہ مکسورہ ہو، تو پھر صرف قالون کیلئے مد یعنی الف کا اثبات وحذف ہے، جیسے اَنَـا اِلَّا اور ورش حذف کرتے ہیں، اور باقی قراء کسی صورت میں بھی وصلاً الف زیادہ نہیں کرتے، اور یہی اولیٰ ہے، اس لئے کہ اگر اَنَا کے بعد ہمزہ نہ ہو، تو پھر تمام قراء الف کے بغیر پڑھتے ہیں، البتہ وقف میں رسم کی اتباع میں سب قراء نون کے بعد الف پڑھتے ہیں، اس لئے کہ اس کی رسم الف سے ہے، اور بعد کے ہمزہ کے سبب وصلاً چونکہ مد منفصل پایا جاتا ہے، اس لئے ورش کیلئے طول اور قالون کیلئے مد وقصر دونوں ہیں، اور اَنَا اِلَّا میں حذف میں تو مد نہیں رہتا، اور الف کے اثبات میں صرف قالون کا مد وقصر ہے، نیز قالون کیلئے حذف کی وجہ زیادات میں سے ہے، جو ابوالفتح سے ہے، الف کا اثبات ہر حال میں بنی قیس اور ربیعہ کا لغت ہے، اور حذف فصیح تر ہے۔

(۵۲۲) وَنُنْشِزُهَـا ذَاكٍ وَّ بِـالـرَّاءِ غَيْـرُهُـمْ ۳۸ وَصِلْ يَتَسَنَّهْ دُوْنَ هَـاءٍ شَــمَـرْدَلَا

ترجمہ: اور نُنْشِزُهَا زاء کے ساتھ (شامی ، کوفیین کیلئے) پھیلنے والا ہے، اوران کے ماسوا نُنْشِرُ هَا پڑھتے ہیں، اور تو حمزہ وکسائی کیلئے لَمْ يَتَسَنَّهْ کا ھاء کے بغیر وصل کر، حالانکہ یہ ہلکا ہے، پس ان دونوں کی قرأت وصلاً لَمْ يَتَسَنَّ وَانْظُرْ ہے، اور وقفاً لَمْ يَتَسَنَّهْ ہے، باقیین کی حالین میں ھاء ساکنہ سے ہے، اور یہی بہتر ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

ذَاكٍ ذَكَتِ النَّارُ سے، اَیْ اشْتَعَلَتْ ای ظاهر الشَّمَرْدَلُ التخفيف يا الرَّجُلُ الْكَرِيْم، نُنْشِزُهَا ذَاكٍ مبتداء وخبر۔ يَتَسَنَّهْ صِلْ کا مفعول۔ شَمَرْدَلُ ، يَتَسَنَّهْ سے حال ہے، یا صِلْ کے فاعل سے حال ہے۔

توضیح: (۱) نُنْشِزُ هَا بالزای کے معنی ہیں، ہم ہڈیوں کو جوڑنے کیلئے ایک دوسری پر چڑھاتے ہیں، اور راء سے نُنْشِرُ هَا ، ہم ہڈیوں میں جان ڈال کر زندہ کر دیتے ہیں، دونوں قرأت ہم معنی ہیں، اور دونوں تحقیقاً رسم کے مطابق ہیں۔

(۲) لَمْ يَتَسَنَّهْ وصلاً ھاء کی قرأت پر ھاء اصلی اور لام کلمہ ہے، جو سَنَةٌ سے مشتق ہے، معنی یہ ہیں، کہ سالوں اور مدتوں نے اس میں تغیر نہیں کیا، سَـانَهَةٌ ، سَـنَـاهَـاةٌ ، سَنِيْهَةٌ بھی اسی سے ہے، اور دوسری قرأت میں وصل میں ھاء کا

حذف اس لئے ہے، کہ اس کی اصل لَمْ يَتَسَنَّنْ تھی، پھر تضعیف کے دوسرے حرف نون کو یاء سے پھر یاء کو الف سے بدل دیا، اور پھر جازم کی وجہ سے الف حذف ہوگیا، جیسے يَمَطّٰى کہ اصل میں يَتَمَطَّطُ تھا، اور وقفاً هاء اثبات اس لئے ہے، کہ حمزہ و کسائی کی قرأت پر یہ هاء سکتہ ہے، اور باقین کی قرأت پر یا تو سکتہ کی ہے، یا اصلی ہے۔

(۵۲۳) وَبِالْوَصْلِ قَالَ اعْلَمْ مَعَ الْجَزْمِ شَافِعٌ ۳۹ فَصُرْهُنَّ ضَمُّ الصَّادِ بِالْكَسْرِ فُصِّلَا

ترجمہ: اور (حمزہ، کسائی کیلئے) ہمزہ وصل کے ساتھ ہے، قَالَ اعْلَمْ میم جزم کے ساتھ، یہ زیادہ ہوجانے والا ہے (یعنی امر کے صیغوں میں اضافہ ہوکر چار ہوجاتے ہیں) اور فَصُرْهُنَّ جو ہے، اس کے لئے صاد کا ضمہ کسرہ کے ساتھ واضح کردیا ہے (یعنی حمزہ فَصِرْهُنَّ صاد کے کسرہ سے اور باقین فَصُرْهُنَّ صاد کے ضمہ سے پڑھتے ہیں، جبکہ قَالَ اعْلَمْ ہمزہ وصلی اور میم کے جزم سے حمزہ و کسائی کی، اور باقی پانچ سما شامی، عاصم قَالَ اَعْلَمُ، ہمزہ قطعی مفتوحہ اور میم کے رفعہ سے پڑھتے ہیں، امر کی صورت میں قَالَ کے فاعل اللہ تعالیٰ ہیں، اور اَعْلَمُ کے عزیر علیہ السلام ہی ہیں، جو اپنے کو بیدار کرنے کیلئے خود کو حکم دے رہے ہیں۔ اور ہمزہ قطعی مفتوحہ اور میم کے رفع سے اخبار محقق و ثابت ہونے کے سبب مرتبہ میں انشاء سے کامل تر ہے، لہٰذا یہی اولیٰ ہے۔

نوٹ: حمزہ، کسائی کا اعادہ میں اِعْلَمْ ہمزہ مکسورہ اور سما، شامی، عاصم کیلئے حالین میں ہمزہ قطعی مفتوحہ ہے۔

﴿النحو والعربیة﴾

قَالَ اعْلَمْ مبتداء۔ شَافِعٌ خبر۔ فَصِرْهُنَّ مبتداء۔ ضَمُّ الصَّادِ مبتداء ثانی۔ فُصِّلَا خبر۔ اور بِالْكَسْرِ اس کے متعلق ہے۔

توضیح: (۱) اِعْلَمْ امر کی صورت میں قَالَ کے فاعل اللہ تعالیٰ ہیں، اور معنی یہ ہیں، کہ اے عزیر تم جس طرح اب تک قدرت الٰہی کے اعتقاد پر قائم ہو، اسی طرح آئندہ بھی قائم رہو، پس یہ امر دوام کیلئے ہے، يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا کی طرح یا یہ مقصد ہے، کہ اے عزیر تمہیں اعتقاد کے درجہ میں تو قدرت الٰہی کا علم ہے، اب استدلال علم سے بھی معلوم کرلو، یعنی جن چیزوں میں تم نے مشاہدہ نہیں کیا، جان لو، کہ اللہ تعالیٰ ان پر بھی اسی طرح قادر ہے۔

(۲) فَصِرْهُنَّ میں تعمیم و تخصیص والے دونوں لغت ہیں، اگر اس کو اَمِلْهُنَّ کے معنی میں لیں، تو اِلَيْكَ اس کے متعلق ہوگا، اور اگر قَطِّعْهُنَّ کے معنی میں لیں تو اِلَيْكَ خُذْ کے متعلق ہوگا۔

(۵۲۴) وَجُزْءًا وَجُزْءٌ ضَمَّ الْاِسْكَانِ صِفْ وَحَيْ ۴۰ ثُمَا اُكُلُهَا ذِكْرٰى وَفِي الْغَيْرِ ذُوْ حُلَا

ترجمہ: اور جُزْءًا (یہاں بقرۃ ۲۶۰ اور زخرف ۱۵)۔ اور جُزْءٌ (حجر ۴۴) جو ہے، تو شعبہ کیلئے زاء کے اسکان کا ضمہ بیان کردے (یعنی شعبہ جُزُءًا ، جُزُءٌ اور باقین زاء کا سکون پڑھتے ہیں) اور اُكُلُهَا (شامی اور کوفیین کیلئے) جہاں بھی آئے، اسکان کے بجائے ضمہ کو بیان کردے، یعنی اُكُلُهَا اور باقین ساوالے اُكْلُهَا کاف کا سکون پڑھتے ہیں) حالانکہ تو یاد کرنے والا ہے، اور اس اُكُلُهَا کے دوسرے الفاظ (اُكُلُهٗ ، اَلْاُكُلُ ، اُكُلٍ میں جو مؤنث کی ضمیر کی طرف مضاف نہ ہوں) ضمہ (شامی ، کوفیین ، بصری کیلئے) زینتوں والا ہے، پس اس میں تین قراآتیں ہیں۔

(۱) حرمی کیلئے ہر حال میں کاف کا سکون اُكْلُهَا ، اُكْلُهٗ ، اُكْلٍ۔ (۲) شامی ، کوفیین کے لئے ہر جگہ ہر حال میں کاف کا ضمہ اُكُلَهَا ، اُكُلُهٗ ، اُكُلٍ۔ (۳) بصری کیلئے صرف اُكْلَهَا میں ہر جگہ کاف کا سکون، اور باقی میں ضمہ، اور یہ فصیح تر ہے، اس لئے اولیٰ ہے۔ جُزْءًا اور اُكُلٍ دونوں میں ضمہ حجازی اور سکون تمیم کا لغت ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

جُزْءًا مبتداء۔ اور جُزْءٌ معطوف۔ ضَمُّ الْإِسْكَانِ صِفْ کا مفعول ہے، اور جملہ مبتداء کی خبر ہے، اَیْ فِیْهِ۔ حَیْثُمَا ، صِفْ محذوف کا ظرف۔ اُكُلُهَا مبتداء۔ اس کی خبر محذوف، اَیْ صِفْ۔ حیثما ، اُكُلُهَا مَوْجُوْدٌ ۔ ذِكْرِیْ۔ ذِكْرِیْ صِفْ مقدر کے فاعل سے حال ہے، جو اُذْكُرْ کے معنی میں ہے، یا اس کا مفعول مطلق ہے، یا تقدیرًا اَمْدَحُ ذَاذِكْرِیْ ہے۔ ذُوْحُلًا الف تنوین سے بدلا ہوا ہے، اور یہ حِلْيَةٌ کی جمع ہے۔

(۵۲۵) وَفِیْ رُبْوَةٍ فِی الْمُؤْمِنِیْنَ وَهٰهُنَا ۔ ۴۱ ۔ عَلٰی فَتْحِ ضَمِّ الرَّاءِ نَبَّهْتُ كُفَّلَا

ترجمہ: اور رَبْوَةٍ میں قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۳ ۔ میں، اور یہاں (بقرۃ ۲۶۵ میں) میں نے قرأت کے ذمہ داروں کو (عاصم، ابن عامر کیلئے) راء کے ضمہ کے فتحہ سے بدلنے پر آگاہ کردیا ہے (خفیف تر ہونے کی وجہ سے فتحہ اولیٰ ہے) باقی پانچ کیلئے رُبْوَةٍ بضم الرّاء ہے، دونوں لغت میں جو اونچی جگہ کے معنی میں ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْكُفَّلُ جمع كَافِلٌ وَهُوَ الضَّامِنُ ۔ كُفَّلًا نَبَّهْتُ کا مفعول ہے۔ عَلٰی نَبَّهْتُ کے متعلق ہے۔ فِیْ رَبْوَةٍ ظرف ۔ ضَمُّ الرَّاءِ فِیْ مُؤْمِنِیْنَ مجرور المحل، رَبْوَةٍ کی صفت، اور هٰهُنَا اس پر معطوف ہے۔

تاءات بزّی

(۵۲۶) وَفِی الْوَصْلِ لِلْبَزِّیِّ شَدِّدْ تَیَمَّمُوْا ۔ ۴۲ ۔ وَتَاءَ تَوَفّٰی فِی النِّسَاءِ عَنْهُ مُجْمِلَا

ترجمہ: اورتو وصل میں بزی ہی کیلئے (۱) وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ (بقرۃ ۲۷) کی تاء کوتشدید سے پڑھ۔(۲) اور (نسآء ۱۴) میں اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ کی تاء کو بھی انہی بزّی سے مشدد پڑھ،حالانکہ تو عمدہ کرنے والا ہو۔

(۵۲۷) وَفِـي اٰلِ عِـمْـرٰنٍ لَّـهُ لَا تَـفَـرَّقُـوْا ۴۳ وَالْاَنْـعَـامُ فِيْهَا فَتَـفَـرَّقَ مُثِّـلَا

ترجمہ: اور (۳) (آل عمران ۱۱) میں وَلَا تَّفَرَّقُوْا اسی کیلئے ہے۔ اور (۴) (انعام ۱۹) جو ہے،اس میں فَتَّفَرَّقَ ہے،یہ مذکور (ذہنوں میں) صورت بنایا گیا ہے۔

(۵۲۸) وَعِـنْـدَ الْـعُـقُـوْدِ التَّـاءُ فِـيْ لَا تَـعَـاوَنُوْا ۴۴ وَيَـرْوِيْ ثَلَاثًـا فِـيْ تَلَـقَّـفُ مُثَّلَا

ترجمہ: اور (۵) عقود (مائدہ ۱) میں وَلَا تَّعَاوَنُوْا میں بھی تاء مشدد ہے،اور وہ بزی نقل کرتے ہیں تَلَقَّفُ تین کی تاءات کی تشدید (۶)، (۷) اعراف ۱۴ شعراء ۱۴ هِيَ تَّلَقَّفُ۔ (۸) يَمِيْنِكَ تَّلَقَّفُ) یہ تینوں ذہنوں میں محفوظ ہیں، یعنی معین وحاضر ہیں۔

(۵۲۹) تَـنَـزَّلُ عَـنْـهُ اَرْبَـعٌ وَّ تَـنَـاصَـرُوْ نَ ۴۵ نَـارًا تَـلَـظّٰـى اِذْ تَلَقَّوْنَ ثُـقِّـلَا

ترجمہ: اور تَنَزَّلُ کی تاء کی تشدید بھی ان ہی بزی کیلئے ہے،جو چار ہیں ۔ (۹) مَا تَّنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ (حجر ۱) اور (۱۰)، (۱۱) مَنْ تَّنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ، التَّنَزَّلُ (شعراء ۱۱ اور (۱۲) شَهْرٍ التَّنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ (قدر) اور (۱۳) وَلَا تَّنَاصَرُوْنَ (صٰفّٰت ۲) اور (۱۴) نَارًا تَّلَظّٰى (لیل)۔ اور (۱۵) اِذْ تَّلَقَّوْنَ (نور ۲) کی تاء کو بھی ان ہی بزی نے مشدد پڑھا ہے۔

(۵۳۰) تَـكَـلَّـمُ مَـعْ حَـرْفَـيْ تَـوَلَّـوْ بِهُـوْدِهَـا ۴۶ وَفِـيْ نُوْرِهَـا وَالْاِمْتِحَـانِ وَبَعْدَلَا

(۵۳۱) فِـي الْاَنْـفَـالِ اَيْـضًـا ثُـمَّ فِيْهَـا تَـنَـازَعُوْا ۴۷ تَبَرَّجْنَ فِي الْاَحْزَابِ مَعْ اَنْ تَبَدَّلَا

ترجمہ: (۱۶) اوراس لَا تَّكَلَّمُ (ھود ۹) کی تاء کو جو تَوَلَّوْا کے ان دونوں موقعوں کے ساتھ ہے،جوان سورتوں میں سے (ھود) میں ہے،اوران کی (نور) اور (ممتحنہ) میں اور لَا کے بعد (انفال) میں بھی تَوَلَّوْا کی تاء کو تشدید سے پڑھ (پس تَوَلَّوْا میں پانچ جگہ تشدید ہے) اور پھر اسی انفال میں وَلَا تَّنَازَعُوْا اور (احزاب) میں اور اس وَلَا تَّبَرَّجْنَ کی تاء کو بھی مشدد پڑھ،جو وَلَا اَنْ تَّبَدَّلَ (احزاب) کی تاء کے ساتھ ہے،یعنی تَوَلَّوْا میں پانچ جگہ تاتشدید ہے،جو یہ ہیں،(۱۷) وَاِنْ تَّوَلَّوْا ۔ (۱۸) فَاِنْ تَّوَلَّوْا (ھود ۱ و ۵ دوجگہ۔(۱۹) فَاِنْ تَّوَلَّوْا (نور ۷)۔ ۲۰ اَنْ

تَوَلَّوْهُمْ (ممتحنہ۲)۔ ۲۱ وَلَا تَوَلَّوْا (انفال۳)۔ اور ۲۲ وَلَا تَنَازَعُوْا (انفال۶)۔ ۲۳ وَلَا تَبَرَّجْنَ (احزاب۴)۔ اور ۲۴ وَلَا اَنْ تَبَدَّلَ یہ تاءات بزی نے مشدد پڑھی ہیں۔

(۵۳۲) وَفِي التَّوْبَةِ الْغَرَّاءِ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْ ۴۸ نَ عَنْهُ وَجَمْعُ السَّاكِنَيْنِ هُنَا انْجَلَا

ترجمہ: اور تو کہہ دے کہ روشن مشہور سورۃ (توبہ ۷) میں (۲۵) هَلْ تَرَبَّصُوْنَ کی تاء ان ہی بزی سے مشہور ہے، اور دو ساکنوں کا جمع کرنا (بزی کیلئے) یہاں ظاہر و مکمل ہو گیا ہے، یعنی شعر ۸۵ سے ۸۸ تک چار شعروں میں دس تاءات غیر مرتب طور پر ایسی آرہی ہیں، کہ جن میں پہلا حرف صحیح ساکن ہے، اور اس کے بعد بزی کیلئے تاء کی تشدید ہے، اس لئے دو ساکن جمع ہو جاتے ہیں، اور پہلا ساکن صحیح ہونے کی وجہ سے بعض حضرات اسے اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدہ کہتے ہیں، گو کہ محققین کی رائے پر ان کا قول صحیح نہیں، اور یہ تاءات مَنْ تَنَزَّلُ سے هَلْ تَرَبَّصُوْنَ تک کل دس ہیں۔ وجَمْعُ السَّاكِنَيْنِ کے دو مطلب ہیں۔

(۱) ان الفاظ میں صحیح ساکن والے دو ساکن جمع ہیں، جو نظم میں مَنْ تَنَزَّلُ سے شروع ہو کر هَلْ تَرَبَّصُوْنَ پر ختم ہو جاتے ہیں، اور باقی تاءات جورہ جاتی ہیں، ان سے پہلے یا یاء مدہ ہے، یا یاء متحرک ہے۔

(۲) ان موقعوں میں بزی کی قرأت میں بھی ایسے دو ساکن جمع ہیں، جن کے تلفظ کا دشوار ہونا ادغام کبیر میں بیان ہو چکا ہے۔ (ابراز)

(۵۳۳) تَمَيَّزُ يُرْوَى ثُمَّ حَرْفُ تَخَيَّرُوْ ۴۹ نَ عَنْهُ تَلَهَّى قَبْلَهُ الْهَاءَ وَصَّلَا

ترجمہ: (۲۶) اور یہ بزی تَكَادُ تَمَيَّزُ (ملک ۱) پھر (۲۷) لَمَا تَخَيَّرُوْنَ (ن والقلم ۲) کے کلمہ کی اور (۲۸) عَنْهُ تَلَهّٰى (عبس) کی تشدید تاء کو بھی روایت کرتے ہیں، اور انہوں نے اس تَلَهّٰى سے پہلے عَنْهُ کی هاء کو صلہ سے پڑھا ہے۔

نوٹ: جہاں مد لازم کی صورت (تاء مشدد سے پہلے مدہ ہو) ہے، وہاں مد لازم اور جن سے پہلے نون ساکن و تنوین ہے، ان میں اخفاء اور تاء کی تشدید بھی پڑھتے ہیں۔

(۵۳۴) وَفِي الْحُجُرَاتِ التَّاءُ فِي لِتَعَارَفُوْا ۵۰ وَبَعْدَ وَلَا حَرْفَانِ مِنْ قَبْلِهِ جَلَا

ترجمہ: اور (حجرات ۲) میں (۲۹) لِتَعَارَفُوْا میں تاء مشدد ہے، اور وَلَا کے بعد (اسی سورت میں دو کلمے ہیں، جو اس لِتَعَارَفُوْا سے پہلے ہیں، انہی بزی نے تاء کی تشدید کو ظاہر کیا ہے (وہ دو کلمہ (۳۰) وَلَا تَنَابَزُوْا اور

(۳۱) وَلَا تَّجَسَّسُوْا ہیں،اور یہ تینوں (حجرات ۲ میں ہیں)۔

(۵۳۵) وَكُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الَّذِيْ مَعْ تَفَكَّهُوْ　۵۱　نَ عَنْهُ عَلٰى وَجْهَيْنِ فَافْهَمْ مُحَصِّلَا

ترجمہ: اور كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ (آل عمران ۱۴) جو فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ (واقعہ ۲) کے ساتھ ہے،ان بزی ہی سے دو وجوہ پر ہیں۔ (۱) مدو تاء کی تشدید۔ (۲) بلا تشدید جس طرح درج ہیں، پس تو سمجھ لے، حالانکہ تو حاصل کرنے والا ہے (ان دونوں کلمات میں تشدید کی وجہ ابوربیعہ کے بجائے زینبی سے ہے، جو طریق کے موافق ہے،اور نظم وتیسیر کے طریق کے خلاف ہونے کی وجہ سے بلا تشدید پڑھنا اولی ہے۔

نوٹ: وصل کی قید سے نکل آیا کہ دو کلموں میں اگر اول کلمہ پر وقف کر دیا جائے تو پھر تاء کو مشدد نہیں پڑھا جائے گا،اور فَتَفَرَّقَ میں ایک ہی کلمہ ہے،اور باقی ساڑھے چھ قراء کیلئے تاء کی تخفیف ہی ہوگی،اور آسان تر و مشہور تر ہونے کی وجہ سے یہی اولی ہے۔

فائدہ: (۱) تشدید ان کلمات کی اصل میں دو تاؤں کی وجہ سے ہے، پہلی مضارع کی اور دوسری باب کی مثلین کی وجہ سے ثقل کو رفع کرنے کیلئے ماقبل کے اتصال کو اپنے ہی کلمہ کے حرف کے ساتھ اتصال کے حکم میں سمجھ لیا اور اول کا ثانی میں ادغام کر دیا ،اور باقی الفاظ میں ایسا نہ کرنے میں

رسم کی رعایت ہے،اور تخفیف والوں نے رسم کے اتباع میں ایک تاء پڑھی ہے۔

(۲) دانیؒ فرماتے ہیں، کہ اس قرأت پر اجتماع ساکنین جائز ہے، کیونکہ یہ نقل کی رو سے قراء سے بھی پہنچا ہے اور سماعت پر عرب سے بھی ثابت ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

شعر ۸۲: اَجْمَلَ بمعنی اَحْسَنَ یا اَتٰی بِالْفِعْلِ الْجَمِیْلِ کے معنی میں ہے۔ تَیَمَّمُوْا ، شَدِّدْ کا مفعول وَتَاءَ معطوف۔ فِی الْوَصْلِ ، شَدِّدْ کا ظرف ہے۔ لِلْبَزِّیْ حَالَ کَاِئنًا لِلْبَزِّیْ مُجْمَلًا حال عَنْهُ مجرور یا مشدد سے۔

شعر ۸۳: مُثِّلَا اَیْ اُحْضِرَ بمعنی حاضر۔

شعر ۸۴: اَلتَّاءُ فِیْ لَا تَعَاوَنُوْ مبتداء وخبر۔ عند العقود حال۔ ثَلَاثًا مفعول۔ یَرْوِیْ کا مفعول ہے۔ اور فاعل ضمیر جو بزی کیلئے ہے۔ مُثِّلَا ، ثَلَا ثًا کی صفت۔

شعر ۸۵: تنزل عنهُ اَرْبَعٌ اسمیہ ہے، ای اَرْبَعُ کَلِمَاتٍ عن البزی۔ تَنَا صَرُوْنَ اور اس کے بعد کے کلمات

ثُقِّلَا کا مفعول۔ اور اس کا فاعل بزی ہے۔

شعر ۸۶: تَکَلَّمَ کا نصب ثُقِّلَا کے مفعول پر عطف کی وجہ سے ہے، اور واؤ عاطفہ حذف ہے۔ بِهُوْدِهَا کے بعد کے الفاظ اس پر معطوف ہیں۔ بَعْدَ لَا اَیْ جَاءَ تَوَلَّوْا بَعْدَلَا۔ تَبَرَّجْنَ، ثُقِّلَا کا مفعول ہے بحذف الواو، اور اَنْ تَبَدَّلَا بھی اسی طرح ہے۔

شعر ۸۷: قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ مبتداء۔ فِی التَّوْبَةِ خبر۔ اَلْغَرَّاءَ صفت۔ عَنْهُ اَیْ عَنِ الْبَزِّیْ حال۔ وَجَمْعُ السَّاكِنَیْنِ اَنْجَلَا مبتداء وخبر۔ هُنَا ظرف الخبر۔

شعر ۸۸: تَمَیَّزْ، یَرْوِیْ کا مفعول۔ اور اس کا فاعل بزی ہے۔ ثُمَّ عاطفہ، تَمَیَّزُ پر۔ اور عَنْهُ تَلَهّٰی۔ وَصَّلَ الْهَاءَ قَبْلَهٗ۔ فعلیہ، وَصَّلَا کا فاعل البزی ہے۔ قَبْلَهٗ کی ضمیر تَلَهّٰی کو راجع ہے۔

شعر ۸۹: اَلتَّاءُ اَفِی الْحُجُرَاتِ مبتداء وخبر۔ مِنْ قَبْلِهٖ، جَلَا کا ظرف۔ اور دونوں کی ضمیر لِتَعَارَفُوْا کو راجع ہے۔

شعر ۹۰: كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ مبتداء۔ اَلَّذِیْ مع تَفَكَّهُوْنَ اس کی صفت عَلٰی وَجْهَیْنِ خبر۔ عَنْهُ اَیْ عَنِ الْبَزِّیْ حال۔ مُحَصَّلَا، فَافْهَمْ کے فاعل سے حال ہے۔

نوٹ: اجتماع ساکنین علیٰ حدہ کے بارے میں نحاۃ کے تین قول ہیں۔ (۱) اول ساکن مدہ ہو، اور دوسرا مدغم ہو، جیسے وَلَا تَّیَمَّمُوا۔ (۲) صرف دوسرے کا مدغم ہونا کافی ہے، هَلْ تَّرَبَّصُوْنَ بزی کی قرأت اسی کے موافق ہے۔ (۳) صرف اول کا مدہ ہونا کافی ہے، جیسے مَحْیَایَ، اَلّٰتّٰنِ لیکن اول مشہور تر اور اکثر کا مذھب ہے۔

---

(۵۳۶) نِعِمَّا مَعًا فِی النُّوْنِ فَتْحٌ كَمَا شَفَا ۞ وَاِخْفَاءُ كَسْرِ الْعَیْنِ صِیْغَ بِهٖ حُلَا

ترجمہ: نِعِمَّا جو (یہاں بقرہ ۲۷۱۔ اور نساء ۵۸) میں) دو جگہ ہے، اس کے نون میں فتحہ (شامی، حمزہ، کسائی کیلئے) اسی طرح ہے، جیسے اس نے شفا دی ہے (سما، عاصم کیلئے بکسر النون ہے) اور اس کے عین کے کسرہ کا اختلاس (دو تہائی کسرہ) جو ہے، (شعبہ، قالون، بصری کیلئے) اس کے ذریعہ زیور مضبوط کئے گئے ہیں (یعنی اس میں چار قرأتیں ہیں)۔

(۱) شامی و حمزہ نَعِمَّا بفتح النون۔ (۲) ورش، مکی، حفص نِعِمَّا بکسر النون، اور دونوں قرأتوں میں عین کا کامل کسرہ۔ (۳) شعبہ، قالون، بصری بکسر النون، اور عین کے کسرہ کے اختلاس سے۔ (۴) انہیں کیلئے نون کے کسرہ عین کے سکون اور میم کی تشدید وغنہ سے یہ چوتھی وجہ اگر چہ ناظمؒ نے بیان نہیں فرمائی، لیکن جعبریؒ فرماتے

ہیں، کہ میں نے اسکان بھی پڑھا ہے، اور غالبًا ناظمؒ نے تیسیر کے کلام کو دوسرے نحاۃ وغیرہ کے مذہب کی حکایت پر محمول کیا ہے، دانیؒ نے اسکان کو نقل سے زیادہ موافق اور اختلاس کو قیاس کے موافق تر کہا ہے، اور اسکان جائز و سماعی ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

نِعِمَّا مبتداء۔ مَعًا حال اَیْ مُصْطَحِبَیْن ۔ فِی النُّوْنِ فَتْحٌ خبر و مبتداء۔ جملہ خبر۔ مبتداء اول۔ کَمَا شَفَا دوسری خبر۔ وَاِخْفَاءُ کَسْرِ مبتداء۔ صِیْغَ بِہٖ حُلًا خبر۔ اور ھا اَلْاِخْفَاءُ کو راجع ہے۔

توضیح: (۱) نِعْمَ فعل ماضی ہے، جو (زمانہ سے خالی و جامد ہے، اور مدح کی انشاء کے لئے ہے، اس میں چار لغت ہیں۔

(۱) نَعِمَ نون کا فتحہ عین کا کسرہ یہ اصلی ہے، اور حجازی لغت ہے۔ (۲) نِعِمَ اس میں نون کا کسرہ عین کے کسرہ کی مناسبت سے ہے، جو تمیم ، قیس اور ھذیل کا لغت ہے۔ (۳) نَعْمَ یہ اول کا مخفف ہے۔

(۴) نِعْمَ یہ دوسرے لغت کا مخفف ہے۔

(۲) نِعِمَّا اصل میں نِعْمَ مَا ہے، جو ادغام کبیر کی قسم سے ہے، اور اس میں ادغام پر اجماع ہے، اس لئے اسے ایک میم سے لکھا ہے، اور نَعِمَّا والی قرأت میں اصل کی طرف رجوع ہے، اور نِعِمَّا میں یا تو مدنی لغت کی موافقت ہے، یا اسکان والے کی۔ اور عین کا کسرہ ساکنین کے اجتماع کی وجہ سے ہے، اور اختلاس میں تخفیف اور اجتماع ساکنین دونوں کی رعایت ہے، اور اسکان اس قول کی بناء پر کہ اجتماع ساکنین میں اول کا مدہ ہونا شرط نہیں، ثانی کا مدہ ہونا شرط ہے۔

نوٹ: اسکان نبی ﷺ سے تواتر سے پہنچا ہے، اور قراء سبعہ کے اکثر کی قرأت ہے، اسلئے منکرین کا قول قابل التفات نہیں بلکہ قابل رد ہے، نیز قراء سبعہ میں سے نافع نے نِعِمَّا ، لَا تَعْدُوْ ، لَا یَهْدِّیْ یَخِصِّمُوْنَ اور ابن کثیر سے بزی کی تاءات اور ابو عمرو سے ادغام کبیر کے بہت سے موقعوں میں اور عاصم سے نِعِمَّا اور حمزہ سے فَمَا اسْطَّاعُوْا اور کسائی سے وَالْبَغْیِ یَّعِظُکُمْ میں یہ صورت پائی جاتی ہے، چونکہ اس قرأت پر اس جماعت کا گویا اجماع ہو چکا ہے، جس سے مسلمانوں نے قرآن حاصل کیا ہے، اسلئے ان کے قول کا تسلیم و قبول کرنا واجب ہے۔

---

(۵۳۷) وَیَا وَنُکَفِّرْ عَنْ کِرَامٍ وَّجَزْمُہٗ ۵۳ اَتٰی شَافِیًا وَّالْغَیْرُ بِالرَّفْعِ وُکِّلَا

ترجمہ: اور یُکَفِّرْ کی یاء (شامی ، حفص کیلئے) بزرگی والوں سے ہے، (باقین کیلئے نون ہے) اور اس کی راء کا جزم (مدنی ، حمزہ ، کسائی کیلئے) آیا ہے، حالانکہ یہ شفا دینے والا ہے، اور ان تین کے سوا (نفر و عاصم کیلئے یہ راء کے) رفع سے مقرر کیا گیا ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

یاء مبتداء ہے، اس کی اضافت لفظ یُکَفِّرُ کی طرف ہے۔ عَنْ کِرَامٍ خبر۔ وَجَزْمُهُ مبتداء۔ اَتٰی ثَانِیًا جملہ خبر۔ وَالْغَیْرُ مبتداء۔ وَکُلًّا خبر۔ بِالرَّفْعِ اس کے متعلق۔

توضیح: یُکَفِّرُ میں تین قراٴت ہیں۔ (۱) شامی ، حفص کی قرأت وَیُکَفِّرُ غیبت کی یاء راء کے رفع سے، جملہ مستانفہ ہونے کی بناء پر جس کی تقدیر، وَهُوَ یُکَفِّرُ ہے، اور ضمیر الیاء کے لئے یا اخفاء کیلئے ہے، جو اس سے قبل وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا سے سمجھے گئے ہیں، یا حق تعالیٰ کیلئے جو فَاِنَّ اللّٰهَ میں مذکور ہے، یا اس کی تقدیر وَیُکَفِّرُ اللّٰهُ ہے۔

(۲) نافع ، حمزہ اور کسائی کی قرأت وَنُکَفِّرْ بالنون وبجزم الراء، نون کی وجہ التفات ہے، اور جزم فَهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ کے محل پر معطوف ہونے کی وجہ سے ہے، جو جزاء ہے، اس لئے کہ اگر اس کی جگہ فعل یعنی یَکُنْ ہوتا، تو اس پر جزم آجاتا، یہی صورت (اعراف ۲۲) کے وَیَذَرْهُمْ میں رفع وجزم کی ہے۔

(۳) مکی ، بصری ، شعبہ کی قرأت وَنُکَفِّرُ بالنون وبالرفع وجہ ظاہر ہے، جو التفات ہے، صیغہ متکلم کی طرف۔

(۵۳۸) وَیَحْسَبُ کَسْرُ السِّیْنِ مُسْتَقْبِلًا سَمَا ۵۴ رِضَاهُ وَلَمْ یَلْزَمْ قِیَاسًا مُّؤَصَّلَا

ترجمہ: وَیَحْسَبُ جو ہے، اس حالت میں کہ وہ مستقبل (مضارع کا صیغہ جہاں بھی) ہو، اس کے سین کا کسرہ (سماوکسائی کیلئے) پسندیدگی بلند ہوئی ہے، اور اس کسرہ نے قیاس کو لازم نہیں پکڑا (جو علماء عربیت کے ہاں) اصل قرار پایا ہے (یعنی قیاس کی رو سے غالب یہ ہے، کہ جس لفظ کا ماضی مکسور العین ہو، تو اس کا مضارع مفتوح العین ہوتا ہے، جیسے سَمِعَ ، یَسْمَعُ لہٰذا اس کا کسرہ ان چند افعال کی طرح ہے، جن میں ماضی ومضارع دونوں مکسور العین ہیں، جیسے نَعِمَ یَنْعِمُ ۔ یَئِسَ یَایِٔسُ ۔ خلاصہ یہ کہ یَحْسِبُ مضارع میں جس صیغہ سے بھی آئے جیسے یَحْسِبُوْنَ ، یَحْسِبَنَّ اس میں ہر جگہ سماوکسائی سین کا کسرہ، اور شامی ، عاصم ، حمزہ فتحہ پڑھتے ہیں، جو دونوں لغت ہیں، اور ماضی حَسِبَ میں تمام کسرہ پڑھتے ہیں، ابوعبیدہ نے کسرہ کو پسند کیا ہے، اور لقیط بن صبرہ کی حدیث بیان کی ہے، کہ نبی ﷺ نے اس کو کسرہ سے پڑھا ہے، جعبریؒ بھی کسرہ کو اولیٰ کہتے ہیں۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

اَلْمُوَصَّلُ اَنْ یَّجْعَلَ الشَّیْءَ اَصْلًا۔ یَحْسِبُ مبتداء۔ کَسْرُ السِّیْنِ مبتداء ثانی۔ مُسْتَقْبِلًا حال۔ سَمَا رِضَاهُ خبر۔ مبتداء ثانی۔ جملہ خبر مبتداء اول۔ یَلْزَمْ کی ضمیر عَائِدٌ اِلٰی یَحْسِبُ مذکور۔

(۵۳۹) وَقُلْ فَأْذَنُوا بِالْمَدِّ وَاكْسِرْ فَتًى صَفَا ۵۵ وَمَيْسَرَةٍ بِالضَّمِّ فِي السِّيْنِ أُصِّلَا

ترجمہ: اورتو فَأْذَنُوا کومد سے پڑھ،اوراس کے ذال کوکسرہ دے (حمزہ وشعبہ کیلئے فَاٰذِنُوْا ہمزہ مفتوحہ کے بعد الف اورذال کے کسرہ سے) حالانکہ تو قوی وصاف ہے،(باقی ساڑھے پانچ فَـأْذَنُوْا بسکون ہمزہ و بحذف الف وبفتح ذال ہے) اورمَیْسَرَةٍ نافع کیلئے سین میں ضمہ دینے کے ساتھ اصل قراردیا گیا ہے،(یعنی نافع مَیْسُرَةٌ بضم السین اور باقین مَیْسَرَة بفتح السین پڑھتے ہیں،دونوں لغت ہیں،فتحہ قیسی ، تمیمی ، نجدی۔ اورضمہ حجازی ہے،جعبریؒ نے قریشی ہونے کی وجہ سے ضمہ کومختار کہاہے،اورناظمؒ نے بھی أُصِّلَا سے اسی کی طرف اشارہ کیا ہے،جوفصیح تر ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

فَأْذَنُوا قُلْ کامفعول ہے،بمعنیٰ اِقْرَأْ۔ بِالْمَدِّ اس کےمتعلق ہے۔ اور وَالْكَسْرِ اس پرمعطوف ہے۔ فَتًى صَفَا حال ہے، اُكْبَرَ کے فاعل سے۔ مَيْسَرَة مبتداء۔ أُصِّلَا اس کی خبر۔ بِـالضَّمِّ مَيْسَرَة سے متعلق۔ فِي السِّيْنِ متعلق الضَّمِّ۔

توضیح: فَاٰذِنُوْا اِيْذَانٌ سے،بمعنیٰ اَعْلَامٌ ہے،یعنی جوسود سے رکتے نہیں،اللہ اوراسکے رسول ﷺ کے ساتھ جنگ سے خبردارکردو،اوردوسری قرأت اَذِنَ بِهٖ سے ہے،جو عَلِمَ بِهٖ کے معنی میں ہے،یعنی اللہ اوراس کے رسول ﷺ کی جنگ سے خبردار ہوجاؤ،اوریہی اولیٰ ہے،دونوں قرأتوں سے تہدیداورڈرانامقصود ہے۔

(۵۴۰) وَتَصَدَّقُوا خِفٌّ نَمَا تَرْجِعُونَ قُلْ ۵۶ بِضَمٍّ وَّفَتْحٍ عَنْ سِوٰى وَلَدِ الْعَلَا

ترجمہ: اور(عاصم کیلئے) تَصَدَّقُوْا صادکی تخفیف والا ہے،جوبلندہوئی ہے،اورتو کہہ دے کہ يَـوْمًا تُرْجَعُوْنَ ، عَلَا کے بیٹے بصری کےسواسے(باقی چھ کیلئے) تاء کےضمہ اورجیم کےفتحہ کے ساتھ ہے،یعنی چھ قراء تُـرْجَـعُوْنَ بضم التاء وبفتح الجیم اوربصری تَرْجِعُوْنَ بفتح التاء وبکسر الجیم پڑھتے ہیں۔

﴿النحووالعربية﴾

تَصَدَّقُوا خِفٌّ مبتداء وخبر۔ نَمَا صفت۔ تُرْجَعُوْنَ مبتداء بِضَمٍّ وَفَتْحٍ حال۔ عَنْ سِوَا وَلَدِ الْعَلَا خبر۔

توضیح: (۱) تَصَدَّقُوْا عاصم کی قرأت پرایک تاء کاحذف ہے،اورباقین کیلئے دوسری تاء کاصاد میں ادغام ہے،اس کی اصل تَتَصَدَّقُوْا ہے۔ادغام والی اصل کےقریب ہونے کی وجہ سے اولیٰ ہے۔

(۲) تَـرْجِـعُـوْنَ بصری کی قرأت رَجَعَ لازمی سے ہے،اوراسنادمعروف میں فاعل مجازی کی جانب ہیں،اور تُرْ

جَعُوْنَ باقین کی قرأت پر مجہول رَجَعَ متعدی سے ہے، اور اسناد فاعل حقیقی کی طرف ہیں، جس کی اصل یَرْجِعُکُمُ اللّٰہُ تھی، اور چونکہ اس میں مطاوعت ثابت ہے، اسلئے مجہول سے اولی ہے۔

(۵۴۱) وَفِیْ اَنْ تَضِلَّ الْکَسْرُ فَـازَ وَخَفَّفُوْا ۵۷ فَتُذْکِرَ حَقًّا وَّارْفَعِ الرَّا فَتَعْدِلَا

ترجمہ: اور اِنْ تَضِلَّ میں ہمزہ کا کسرہ (حمزہ کیلئے) کامیاب ہوگیا ہے، اور ان ناقلین نے (مکی وبصری کیلئے) فَتُذْکِرَ کو (ذال کے سکون اور کاف کی) تخفیف سے پڑھا ہے (باقین کیلئے فَتُذَکِّرَ بفتح الذال اور کاف کی تشدید سے) اور تو حمزہ کیلئے اس کی راء کو رفع دے، تاکہ تو (کلام کی ترکیب کو درست کردے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

اَلْکَسْرُ فِیْ اَنْ تَضِلَّ مبتداء وخبر۔ فَازَا خبر ثانی۔ فَتُذْکِرَ، خَفَّفُوْا کا مفعول۔ حَقًّا مصدر مؤکد۔ فَتَعْدِلَا نصب جواب امر کی وجہ سے ہے۔

توضیح: (۱) اِنْ تَضِلَّ ہمزہ مکسورہ سے جملہ شرطیہ ہے، جس کی اصل اِنْ ضَلَّتْ اِحْدَاهُمَا ذَکَّرَتْهَا الاُخْرٰی۔ یعنی ایک مرد کے بجائے دو عورتوں کی گواہی اس لئے شرط ہے، کہ اگر ان میں ایک بھول جائے گی، تو دوسری یاد دلادے گی، اس لئے کہ اکثر عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں، اور ہمزہ کے فتحہ والی قرأت پر اَنْ تَضِلَّ علت ہے، یعنی عورتیں اکثر بھول جاتی ہیں، ایک کے بھول جانے پر دوسری کے یاد دلا دینے کے سبب مرد کے مقابلہ میں دو کی گواہی کو شرط ٹھہرایا گیا، یعنی اصل علت یاد دلانا ہے۔

(۲) فَتُذْکِرَ مکی، بصری اَذْکَرَ یُذْکِرُ سے، اور باقی قرأ ذَکَّرَ تفعیل سے دونوں ہم معنی ہیں، اور ثانی مشہور تر ہے، اسلئے کہ فَذَکِّرْ میں اس پر اجماع ہے، اور حمزہ راء کو مرفوع پڑھتے ہیں، جو اِنْ تَضِلَّ کی جزاء کے طور پر ہے، یعنی اِنْ تَضِلَّ اِحْدَاهُمَا فَتُذَکِّرُ اور باقین کیلئے راء کا نصب ہے، اس لئے کہ یہ اَنْ تَضِلَّ پر معطوف ہے۔

(۵۴۲) تِجَارَةٌ اِنْصِبْ رَفْعَهٗ فِی النِّسَا ثَـوٰی ۵۸ وَحَاضِرَةٌ مَّعْهَا هُنَا عَاصِمٌ تَلَا

ترجمہ: (اور تو کوفیین کیلئے نساء ۵ میں) تِجَارَةٌ (عَنْ تَرَاضٍ) رفع کو نصب سے بدل دے، جو صحیح وقائم ہے، اور یہاں (بقرۃ ۳۹) میں اس تِجَارَةٌ کے ساتھ حَاضِرَةٌ (دونوں کو) عاصم نے نصب سے پڑھا ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

تَلَا بمعنی تِلَاوَةٌ۔ ثَوٰی بمعنی اَقَامَ۔ تِجَارَةٌ مبتداء۔ اِنْصِبْ رَفْعَهٗ خبر۔ فِی النِّسَآءِ خبر کا ظرف ہے۔

حَاضِرَةٌ، رَفَعَهٗ پر معطوف ہے۔ مَعْهَا ظرف۔ ضمیر تِجَارَةٌ کیلئے ہے۔ هُنَا ظرف محذوف اَیْ حَاصِلًا هُنَا إشاره اِلَی الْبَقَرَة۔ عَاصِم تَلَا جملہ مستانفہ۔

توضیح: تِجَارَةٌ (سورۃ نساء ۵) میں کوفیین کا نصب تِجَارَةً ہے، جو تَكُوْنَ ناقصہ کی خبر ہے، اور اس کا اسم هِیَ ضمیر مستتر ہے، اور تقدیر یہ ہے، اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْعَقْدُ اَوِ الْمَبِيْعُ تِجَارَةً اس صورت میں مفسر زائی ہوگا، اور رفع کی تقدیر پر تَكُوْنَ ناقصہ بھی ہوسکتا ہے، اور تِجَارَةٌ اس کا اسم اور تُدِيْرُوْنَهَا اس کی خبر ہوگی، اور تَكُوْنَ تامّہ بھی ہوسکتا ہے، اَیْ تَحْصِلَ تِجَارَةٌ اوراب تُدِيْرُوْنَهَا صفت ہوگی، اور حَاضِرَةً بقرہ میں دونوں صورتوں میں صفت رہے گی، جو رفع ونصب میں موصوف کے مطابق ہوگی، نساء، بقرۃ میں دو قرآ آت ہیں، کوفیین کیلئے تِجَارَةً منصوب، باقین کیلئے تِجَارَةٌ مرفوع، اور بقرۃ میں عاصم کیلئے تِجَارَةً حَاضِرَةً دونوں منصوب، اور باقین کیلئے تِجَارَةٌ حَاضِرَةٌ دونوں مرفوع، اور رفع اولی ہے۔

(۵۴۳) وَحَقُّ رِهَانٌ ضَمُّ كَسْرٍ وَّفَتْحَةٍ ٩٩ وَقَصْرٌ وَّيَغْفِرْ مَعْ يُعَذِّبْ سَمَا الْعُلَا

ترجمہ: اور (مکی ، بصری کیلئے) فَرِهٰنٌ ۳۹ کی جمع کا حق راء کے کسرہ اور ھاء کے فتحہ کو ضمہ سے بدل دینا، اور قصر (الف کا حذف) ہے (یعنی فَرُهُنٌ مکی و بصری کیلئے اور باقین کیلئے فَرِهٰنٌ ہے، جو بیان سے ثابت ہوا ہے) اور وہ فَيَغْفِرْ لِمَنْ يَّشَآءُ ۳۹ جو يُعَذِّبْ کے ساتھ ہے (ان دونوں میں حمزہ ، کسائی اور شا کیلئے) راء اور باء کے جزم کی تیز لپیٹ والی خوشبو بلند سے بلند تر ہوگئی ہے۔

(۵۴۴) شَذَا الْجَزْمِ وَالتَّوْحِيْدُ فِیْ وَكِتٰبِهٖ ١٠٠ شَرِيْفٌ وَّ فِی التَّحْرِيْمِ جَمْعٌ حِمًى عَلَا

ترجمہ: (شَذَا الْجَزْم کا تعلق گذشتہ شعر سے ہے) اور وَكِتٰبِهٖ ۳۹ میں حمزہ و کسائی کیلئے) توحید شرافت والی ہے (باقی پانچ کیلئے وَكُتُبِهٖ جمع سے ہے) اور (تحریم ۲) کے وَكِتٰبِهٖ وَكَانَتْ بصری وحفص کیلئے) حفاظت والوں کی جمع ہے، جو بلند ہوگئی ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

شعر ۹۹: ضَمُّ كَسْر مبتداء۔ حَقُّ خبر مضاف۔ رِهَانٍ مضاف الیہ۔ وَفَتْحَةٍ كَسْرٍ پر معطوف۔ وَقَصْرٌ ضَمُّ پر معطوف ہے۔ وَيَغْفِرْ مبتداء۔ سَمَا الْعُلَا شَذَا الْجَزْمِ خبر۔ شَذًا کا فاعل اَلْعُلَا مفعول ای عَلَاه التوحید۔ شَرِيْفٌ مبتداء وخبر۔ جَمْعٌ حِمًى مبتداء۔ عَلَا اس کی صفت۔ فِی التحريم خبر۔

توضیح : (۱) فَرِھٰنٌ حصن و شامی کیلئے بکسر راء وبفتح ھاء وألف ، اور یہ رَھْنٌ مصدر کی جمع ہے،اور رُھُنٌ رھْنٌ کی یا رِھٰنٌ اور دوسری صورت میں یہ جمع الجمع ہوگی۔

(۲) فَیَغْفِرُ فاء کے ذریعہ یُحَاسِبْکُمْ پر معطوف ہے،اور دونوں میں معنوی تعلق وربط ہے،اس لئے یہی اولیٰ ہے، اورشامی و عاصم کیلئے دونوں کا رفع لغوی استیناف کی وجہ سے ہے،جس کے معنی ہیں، مابعد کا ماقبل سے لفظی تعلق نہ ہونا، پس اس کی تقدیر فَھُوَیَغْفِرُ ہے۔

(۳) وَکُتُبِہٖ جمع سے ماقبل ومابعد کے جمع کے صیغوں کی رعایت کی وجہ سے ہے،اور مریم میں ایک کتاب انجیل کی طرف اشارہ ہے،اس لئے واحد سے ہے،بقرۃ میں اس کے بعد وَ رُسُلِہٖ ہے،اورتحریم میں نہیں اس لئے یہاں اکثر اور وہاں بعض جمع کے صیغہ سے پڑھتے ہیں۔

سورة بقرة كي ياء ات اضافت

(۵۴۵) وَبَیْتِیَ وَعَھْدِیْ فَاذْکُرُوْنِیْ مُضَافُھَا ۲۱ وَرَبِّیْ وَ بِیْ مِنِّیْ وَاِنِّیْ مَعًا حُلَا

ترجمہ: اور بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ اور عَھْدِی الظّٰلِمِیْنَ دونوں ۱۵ میں اور فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ ۱۸ ع اور رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۳۵ ۔ اور بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ ۲۳ ۔ اور مِنِّیْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ ۳۴ اور وہ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ جو ۲ میں دو ہیں کہ آنے والے ہیں، اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ، اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ یہ آٹھوں اس سورۃ بقرۃ کی یاءات اضافت ہیں، یہ سب خوبصورت ہیں۔

یعنی نمبر۱ میں مدنی ، ہشام ، حفص کا فتحہ ،اور نمبر۲ میں حفص وحمزہ کیلئے وصلاً سکون وحذف اور نمبر۳ میں مکی کیلئے فتحہ ،اور نمبر۴ میں صرف حمزہ کیلئے وصلاً سکون وحذف اور نمبر۵ میں ورش کیلئے ۔ اور نمبر۶ میں مدنی وبصری کیلئے ۔ اور نمبر۷، ۸ میں سما کیلئے فتحہ ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

بَیْتِیَ تا اِنِّیْ مبتداء۔ مُضَافُھَا خبر۔ یا اول تین الفاظ کی خبر ہے۔ اور رَبِّیْ اور اس کے بعد کے کلمات دوسرا جملہ ہیں،جو مبتداء اور حُلَا خبر ہے، اَیْ ذَوَاتُ حُلَا ۔ اور مَعًا اِنِّیْ کی صفت ہے۔

توضیح: یاءات اضافت کی مستقل بحث تو اصول میں بیان ہوچکی ہے، تاہم ناظمؒ نے ہر سورت کے آخر میں بھی یاءات اضافت کی تعداد بتائی ہے،مگر سکون یا فتحہ پڑھنے والوں کو بیان نہیں کیا، جو طلباء اصول سے خود معلوم کرسکتے ہیں۔تیسیر کی طرح زوائد کو اور جعبریؒ وغیرہ کی طرح میں نے بھی شرح میں ہر سورت کے آخر میں زوائد اور ادغام کبیر کے الفاظ کو بیان کرنے کا عزم کیا ہے۔

یاء ات زوائد

اس سورت کی زائدہ تین ہیں۔ (۱) ، (۲) اَلدَّاعِ یٔ اور دَعَانِ یٔ ، قالون کیلئے وصلاً حذف واثبات دونوں، ورش وبصری کیلئے وصلاً فقط اثبات وقفاً حذف۔ (۳) وَاتَّقُوْنِ یٔ صرف بصری کیلئے وصلاً اثبات وقفاً حذف اور باقین کیلئے وصلاً ووقفاً حذف۔

ادغام کبیر: اس سورت میں ادغام کبیر کل چوراسی ۸۴ ہیں، مثلین کے باون ۵۲۔ متجانسین ومتقاربین کے بتیس ۳۲۔

ادغام صغیر مختلف فیہ کل انیس ہیں، ان کی تفصیل جدول میں ملاحظہ فرمائیں۔

یاء ات اضافت (سورۃ البقرۃ)

نمبر شمار	یاءات اضافت	رکوع	فتحہ پڑھنے والے	سکون پڑھنے والے
۱	بَيْتِیَ لِلطَّائِفِيْنَ	۱۵	مدنی، ہشام، حفص	مکی، بصری، ابن ذکوان شعبہ حمزہ، کسائی
۲	عَهْدِ یٔ الظّٰلِمِيْنَ	۱۵	مدنی، مکی، بصری، شامی، شعبہ، کسائی	حفص، حمزہ، وصلاً سکون وحذف
۳	فَاذْكُرُوْنِیٓ اَذْكُرْكُمْ	۱۸	مکی	مدنی، بصری، شامی، عاصم حمزہ کسائی
۴	رَبِّیَ الَّذِیْ	۳۵	مدنی، مکی، بصری، شامی، عاصم، کسائی	حمزہ سکون وحذف
۵	وَلْيُؤْمِنُوْبِیْ لَعَلَّهُمْ	۲۳	ورش	قالون، مکی، بصری، شامی عاصم، حمزہ، کسائی
۶	مِنِّیٓ اِلَّا	۳۳	مدنی، بصری	مکی، شامی حمزہ، عاصم، کسائی
۷	اِنِّیٓ اَعْلَمُ (۲)	۴	دونوں میں مدنی کلی بصری کیلئے فتحہ	شامی، حمزہ، عاصم، کسائی

جدول ادغام صغیر مختلف فیه (تعداد ۱۹) سورۃ البقرۃ

نمبر شمار	کلمات مختلفه	آیت	ادغام	اظہار
۱	ثُمَّ اتَّخَذْتُمْ	۵۱	مدنی، بصری، شامی، حمزہ، کسائی	مکی، عاصم
۲	نَّغْفِرْلَكُمْ	۵۸	دوری بخلاف، سوسی بلاخلاف	نافع، مکی، شامی، کوفیین
۳	اَتَّخَذْتُّمْ	۸۰	مدنی، بصری، شامی، صحبہ	مکی، حفص
۴	وَلَقَدْجَآءَكُمْ	۹۲	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم
۵	ثُمَّ اتَّخَذْتُّمْ	〃	مدنی، بصری، شامی، صحاب	مکی، حفص
۶	فَقَدْضَلَّ	۱۰۸	ورش، بصری، شامی، حمزہ، کسائی	قالون، مکی، عاصم
۷	وَاِذْجَعَلْنَا	۱۲۵	بصری، ہشام	حرمی، ابن ذکوان، کوفی
۸	اِذْتَّبَرَّاَ	۱۶۶	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم
۹	بَلْ نَّتَّبِعُ		کسائی	ماسوا کسائی
۱۰	قُرُوْٓءٍ		ہشام وحمزہ (وقفا)	ماسوا ہشام، حمزہ
۱۱	وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ		ابوالحارث	ماسوا ابوالحارث
۱۲	فَقَدْ ظَّلَمَ	۲۳۱	ورش، بصری، شامی، حمزہ، کسائی	قالون، مکی، عاصم
۱۳	كَمْ لَبِثْتَّ	۲۵۹	بصری، شامی، حمزہ، کسائی	نافع، مکی، عاصم
۱۴	قَالَ لَبِثْتُّ	〃	〃 〃 〃 〃	〃 〃 〃
۱۵	بَلْ لَّبِثْتَّ	〃	〃 〃 〃 〃	〃 〃 〃
۱۶	اَنْۢبَتَتْ سَّبْعَ	۲۶۱	بصری، حمزہ، کسائی	حرمی، شامی، عاصم
۱۷	فَيَغْفِرْلِّمَنْ	۲۸۴	دوری بخلاف سوسی بلاخلاف	نافع، مکی، شامی، کوفی

۱۸	وَيُعَذِّبُ مَّنْ	ً	مکی بخلاف ،قالون، بصری، حمزہ، کسائی	ورش، نافع، ہشام، عاصم
۱۹	وَاغْفِرْلَّنَا	ً	دوری بخلاف سوسی بلا خلاف	حرمی، شامی، کوفی

نوٹ: شامی اور عاصم فَيَغْفِرُ اور يُعَذِّبُ دونوں کا رفع پڑھتے ہیں، جبکہ باقین راء وباء کا جزم پڑھتے ہیں، اور دونوں کو ملا کر چار قراٗتیں بنتی ہیں۔ (۱) قالون، مکی، دوری، حمزہ، کسائی، راء ساکنہ کے اظہار، اور باء کے ادغام، فَيَغْفِرُ لِّمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَّنْ يَّشَآءُ۔

(۲) مکی وجہ ثانی و ورش دونوں کے اظہار سے۔ (۳) دوری وجہ ثانی اور سوسی دونوں کے ادغام سے۔ (۴) شامی و عاصم دونوں کے رفع سے۔

نوٹ: فَنِعْمَّا هِيَ قالون، بصری، شعبہ کیلئے بوجہ ثانی عین کا سکون اور میم کی تشدید کو ادغام صغیر میں شمار نہیں کیا۔

ادغام کبیر مثلین (تعداد ۵۲) سورة البقرة

نمبر شمار	ادغام کبیر مثلین	آیت
۱	فِيْ هُدًى	۲
۲۔۳	قِيْلَ لَّهُمْ (دونوں)	۱۳
۴	لَذَهَبَ بِّسَمْعِهِمْ	۲۰
۵	جَعَلَ لَّكُمْ	۲۲
۶	اَعْلَمُ مَّا	۳۰
۷	وَنَحْنُ نُّسَبِّحُ	٭
۸	وَعَلَّمَ مَّا	۳۳
۹	اٰدَمُ مِّنْ	۳۷
۱۰	اَنَّهٗ هُّوَ	٭
۱۱	وَيَسْتَحْيُوْنَ نِّسَآءَكُمْ	۴۹

۱۲	إِنَّهُ هُوَ	۴۵
۱۳	قِيلَ لَهُمْ	۵۹
۱۴	يَعْلَمُ مَا	۷۷
۱۵	الْكِتٰبَ بِأَيْدِيهِمْ	۷۹
۱۶	إِسْرَاءِيلَ لَا	۸۳
۱۷	قِيلَ لَهُمْ	۹۱
۱۸	الْعَظِيمُ مَا	۱۰۵
۱۹	أَظْلَمُ مِمَّنْ	۱۱۴
۲۰	يَقُولُ لَهُ	۱۱۷
۲۱	هُدَى اللّٰهِ هُوَ	۱۲۰
۲۲	الْعِلْمِ مَا	
۲۳	قَالَ لَا يَنَالُ	۱۲۴
۲۴	إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى	۱۲۵
۲۵	إِذْ قَالَ لَهُ	۱۳۱
۲۶	إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ	۱۳۳
۲۷	أَظْلَمُ مِمَّنْ	۱۴۰
۲۸	لِنَعْلَمَ مَنْ	۱۴۳
۲۹	الْكِتٰبَ بِكُلِّ	۱۴۵
۳۰	قِيلَ لَهُمْ	۱۷۰
۳۱	وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ	۱۷۵
۳۲	الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ	۱۷۶

۳۳	طَعَامُ مِّسْكِيْن	۱۸۴
۳۴	شَهْرُ رَّمَضَانَ	۱۸۵
۳۵	حَيْثُ ثَّقِفْتُمُوْهُمْ	۱۹۱
۳۶	مَنَاسِكَكُمْ	۲۰۰
۳۷	وَاِذَاقِيْلَ لَّهُ	۲۰۶
۳۸	اَلْكِتٰبَ بِّالْحَقِّ	۲۱۳
۳۹	وَمَااخْتَلَفَ فِّيْهِ	۲۱۳
۴۰	اَلْمُتَطَهِّرِيْنَ نِّسَاءُكُمْ	۲۲۲
۴۱	اٰيٰتِ اللّٰهِ هُّزُوًا	۲۳۱
۴۲	اَلنِّكَاحِ حَّتّٰى	۲۳۵
۴۳	يَعْلَمُ مَّا	۲۳۵
۴۴	فَقَالَ لَّهُمْ	۲۴۳
۴۵_۴۶	وَقَالَ لَّهُمْ (دونوں)	۲۴۷_۲۴۸
۴۷_۴۸	جَاوَزَهٗ هُّوَوَّالَّذِيْنَ (دونوں)	۲۴۹
۴۹	اَنْ يَّاْتِيَ يَّوْمٌ	۲۵۴
۵۰	يَشْفَعُ عِّنْدَهٗ	۲۵۵
۵۱	يَعْلَمُ مَّا	۲۵۵
۵۲	قَالَ لَّبِثْتَّ	۲۵۹

ادغام کبیر متقاربین (تعداد۳۲) سورة البقرة

نمبر شمار	ادغام کبیر متقاربین	آیت
۱	خَلَقكُّمْ	۲۱

۲	وإذ قال ربك	۳۰
۳	لك قال	۳۰
۴	حيث شئتما	۳۵
۵	بعدذلك	۵۲
۶	لن نؤ من لك	۵۵
۷	حيث شئتم	۵۸
۸	من بعد ذلك	۶۴
۹	من بعدذلك	۷۴
۱۰	الزكوة ثم	۸۳
۱۱	بالبينٰت ثم	۹۲
۱۲	ماتبين لهم	۱۰۹
۱۳	كذلك قال	۱۱۳
۱۴	يحكم بينهم	۱۱۳
۱۵	كذلك قال	۱۱۸
۱۶	وإسمعيل ربنا	۱۲۷
۱۷_۱۸	ونحن له ' (دونوں)	۱۳۳
۱۹_۲۰	ونحن له (دونوں)	۱۳۶
۲۱	فلنولينك قبلة	۱۴۳
۲۲	يتبين لكم	۱۸۷
۲۳	في المسجد تلك	۱۸۷
۲۴	يقول ربنا	۲۰۰

۲۵	مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَا	۲۰۱
۲۶	يُعْجِبُكَ قَوْلُهٗ	۲۰۴
۲۷	زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ	۲۱۲
۲۸	لِيَحْكُمَ بَيْنَ	۲۱۳
۲۹	دَاوٗدُ جَالُوْتَ	۲۵۱
۳۰	تَبَيَّنَ لَهٗ	۲۵۹
۳۱	الْاَنْهٰرُ لَهٗ	۲۶۶
۳۲	الْمَصِيْرُ لَا	۲۸۵

المرسوم :(سورۃ البقرۃ) مختلف القرأت کلمات کی رسم جا بجا دوران فرش شرح میں بیان کی گئی ہے ان کے علاوہ چند کلمات کی رسم یوں ہے ۔اَلصّٰعِقَةُ ،تَشٰبَهَ،عٰهَدُوْا اور قٰتِلُوْهُمْ اجماعًا بحذف الف مرسوم ہیں۔

اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطّٰاغُوْتُ ، مصاحف عراق میں اَوْلِيٰـئُهُمْ بحذف الف وہمزہ (یعنی واؤ) اور شامی وحجازی مصاحف میں حسب قاعدہ الف و واؤ کے اثبات سے مرسوم ہے۔

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرَانَ

یہ سورت باجماع مدنیہ ہے، اور اس کی آیات سب کے نزدیک دوسو۲۰۰ ہیں، مگر تفصیل میں سات جگہ اختلاف ہے۔

(۱) الٓمّٓ پر کوفی۔ (۲) وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ پر غیر کوفی۔ (۳) وَاَنْزَلَ التَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِيْلَ پر غیر شامی۔ (۴) وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِيْلَ پر کوفی۔ (۵) وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآئِيْلَ پر بصری وحمصی۔ (۶) مِمَّا تُحِبُّوْنَ پر مکی، مدنی اخیر اور دمشقی۔ (۷) مَقَامَ اِبْرٰهِيْمَ پر مدنی اول وشامی آیت ہے۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین

وَاعْفُ عَنَّا سے اَلْقَيُّوْمُ تک ایک ہزار اکہتر ہیں۔ تفصیل یہ ہے۔ قالون مع مکی دوسو چار ۲۰۴، دوری ایک سو چوالیس ۱۴۴، ورش تین سو ۳۰۰، (بسم اللہ کے ساتھ دوسو چار ۲۰۴، اور ترک پر چھیانوے ۹۶) حمزہ اکیس ۲۱، شامی اڑتالیس ۴۸، ابوالحارث، کسائی کے دوری اور عاصم ہر ایک کیلئے ایک سو دو ۱۰۲، اور بصری کیلئے اڑتالیس ۴۸ ہیں۔ از شرح سبعہ قرأآت المقری محی الاسلام صاحب نوّر اللہ مرقدہٗ)۔

نوٹ: یہ وجوہ خلاف جائز سے تعلق رکھتی ہیں، ان کو تعلیم وتعلم میں تو جمع کیا جاسکتا ہے، تلاوت میں قرأآت کی مختلف وجوہ کی طرح جمع نہیں کی جاتیں۔ نیز وجوہ جائز کی تعداد میں بھی اختلاف ہے۔

القول المعتبر میں علامہ علی ضباع شیخ القراء ازھر نے ان تمام وجوہ کو جمع کیا ہے، نیز ابو حفص انصاری کی المکرر حافظ عراقی کی العدد المعتبر من الاوجہ بین السوَر، اور البدور الزاھرة وغیرہ میں تفصیل دیکھی جاسکتی ہے۔

(۵۴۶) وَاِضْجَاعُكَ التَّوْرٰةَ مَا رُدَّ حُسْنُهُ ؞ وَقُلِّلَ فِىْ جَوْدٍ وَّبِالْخُلْفِ بَـلَّلَا

ترجمہ: اور تیرا اَلتَّوْرٰةَ کو (ہر جگہ) امالہ محضہ سے پڑھنا (ابن ذکوان، کسائی، بصری کیلئے جو ہے، اس کی خوبی رد نہیں کی گئی، اور (حمزہ وورش کیلئے) یہ تقلیل سے پڑھا گیا ہے، اور اس تقلیل نے خلاف کے ساتھ (قالون کیلئے) تر کر دیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

وَاِضْجَاعُكَ مبتداء۔ التورٰة مفعول۔ مَارُدَّ حُسْنُهٗ جملہ مبتداء کی خبر۔ مَا نافیہ۔ فِىْ جَوْدٍ بمعنی بارش۔ قُلِّلَ کاظرف ہے۔ بِالْخُلْفِ بَلَّلَا کے متعلق ہے۔

توضیح: تورٰة میں (۱) ابن ذکوان، کسائی، بصری کیلئے امالہ محضہ۔ (۲) حمزہ و ورش کی تقلیل اور قالون

کے لئے خُلف یعنی تقلیل اور فتح دونوں ہیں۔ (۳) جبکہ باقین کیلئے صرف فتح ہے، توراۃ عبرانی لغت ہے، اور اس کا الف یاء سے بدلا ہے، اسی طرف ناظمؒ نے مَارَدَّ حُسْنُهٗ میں اشارہ فرمایا ہے، تیسیر میں توراۃ کے ساتھ عموم کے الفاظ فِی جَمِیعِ الْقُرْاٰنِ واضح طور پر ہیں، اور توراۃ سے جنس مراد لے لیں، یا ناظمؒ کا اسے بلا قید لانا، اور اس میں امالہ کی علت کا بھی ہونا وغیرہ، اس سے عموم نکل سکتا ہے، تاہم توراۃ میں ہر جگہ یہ اختلاف ہے۔

(۵۴۷) وَفِي تَغْلِبُونَ الْغَيْبُ مَعْ تُحْشَرُونَ فِي ۲ رِضًى وَتَرَوْنَ الْغَيْبُ خُصَّ وَخُلِّلَا

ترجمہ: اور اس سَتُغْلَبُوْنَ میں جو وَتُحْشَرُوْنَ سمیت ہے (حمزہ، کسائی کیلئے دونوں میں) غیب کی یاء ہے، حالانکہ یہ غیب پسندیدہ وجہ میں ہے (سما، شامی، عاصم کیلئے دونوں میں خطاب کی تاء ضد سے نکلی) اور یَرَوْنَهُمْ میں (مَاعدا نافع کیلئے) غیب کی یاء ہے، جو خاص کر دیا گیا ہے، اور خوب خاص کر دیا ہے (پس نافع تَرَوْنَهُمْ خطاب کی تاء پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربیة﴾

خُلِّلَ خُص کے معنی میں تاکید کیلئے ہے۔ اَلْغَيْبُ مبتداء۔ فِي تُغْلَبُوْنَ خبر۔ فِي رِضًا حال۔ تَرَوْنَ مبتداء۔ اَلْغَيْبُ مبتداء ثانی، اَیْ فِيهِ۔ خُصَّ اس کی خبر ہے۔

توضیح: سَيُغْلَبُوْنَ وَ يُحْشَرُوْنَ میں غیب کے معنی یہ ہیں، بَلِّغْهُمْ بِاَنَّهُمْ سَيُغْلَبُوْنَ اور خطاب کے معنی یہ ہیں کہ آپ ﷺ ان کو یہ فرما دیں کہ سَتُغْلَبُوْنَ پس دونوں کا حاصل ایک ہے۔ يَرَوْنَهُمْ غیب میں ضمیر مومنین اور مشرکین دونوں کے لئے ہے، جو اولی ہے، اور خطاب کی صورت میں مومنین، مشرکین اور یہود تینوں کیلئے ہوسکتی ہے۔

(۵۴۸) وَرِضْوَانُ اضْمُمْ غَيْرَ ثَانِي الْعُقُوْدِ كَسْـ ۳ ـرَهٗ صَحَّ اِنَّ الدِّيْنَ بِالْفَتْحِ رُفِّلَا

ترجمہ: اور رِضْوَانٌ جو ہے، تو (شعبہ کیلئے ہر جگہ) اس کی راء کے کسرہ کو ضمہ سے بدل دے، سوائے مائدہ کے دوسرے رِضْوَانَهٗ ؕ کے یہ کسرہ بھی صحیح ہوگیا ہے، اور کسائی کیلئے اِنَّ الدِّيْنَ (حمزہ کے) فتحہ کے ساتھ عزت دار بنادیا گیا ہے، یعنی کسائی اَنَّ الدِّيْنَ پڑھتے ہیں۔

﴿النحو والعربیة﴾

رُفِّلَ، عُظِّمَ۔ رِضْوَانٌ مبتداء۔ اُضْمُمْ كَسْرَهٗ خبر۔ غیر ثانی استثناء مفعول سے صَحَّ دوسری خبر۔ اِنَّ الدِّيْنَ مبتداء۔ رُفِّلَا بِالْفَتْحِ خبر۔

توضیح: رِضْوَانٌ میں کسرہ اہل حجاز کا اور ضمہ تمیم کا لغت ہے، اور مائدہ کے دوسرے کو مستثنیٰ کرنے سے پہلا رِضْوَانًا لِ عام قاعدہ میں شامل ہو گیا، کہ اس میں شعبہ کا ضمہ راء ہے، اِنَّ الدِّیْنَ کسائی کیلئے اَنَّ الدِّیْنَ ہمزہ کے فتحہ سے ہے، جو اَنَّهٗ پر معطوف ہے، اَیْ بِاَنَّ الدِّیْنَ۔ اور دوسری توجیہ یہ ہے، کہ یہ اَنَّهٗ سے بدل ہے، جو اس سے پہلی آیت میں ہے، یعنی اللہ تعالیٰ نے خود توحید کی شہادت کی طرح اس کی بھی شہادت دی ہے، کہ جو دین اللہ کو پسند ہے وہ اسلام ہے۔ سخاویؒ کی روایت سے رُفِّلَا کی یہ تقریر ناظمؒ نے خود کی ہے، اور مبردؒ کی رائے پر بھی بدل ہی ہے، اور کسائی خود فرماتے ہیں، کہ میں دونوں جگہ ہمزہ کو فتح دیتا ہوں کیونکہ تقدیر یہ ہے، شَهِدَ اللّٰهُ بِاَنَّهٗ كَذَا وَبِاَنَّ الدِّیْنَ، اور باقین کیلئے ہمزہ مکسورہ استیناف کی وجہ سے ہے، اس لئے کہ اس سے قبل کلام تام ہو چکا ہے، لہٰذا الْحَكِيْمُ پر وقف کافی یا تام ہے، اور فتحہ کی تقریر پر وقف حسن ہے۔

(۵۴۹) وَفِیْ يَقْتُلُوْنَ الثَّانِ قَالَ يُقٰتِلُوْ ۴ نَ حَمْزَةُ وَهْوَ الْحَبْرُ سَادَ مُقَتَّلَا

ترجمہ: اور دوسرے يَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ کو حمزہ نے يُقَاتِلُوْنَ پڑھا ہے، اور حمزہ عالم ہیں، اور سردار بن گئے ہیں، حالانکہ وہ خوب تجربہ کئے ہوئے اور آزمائے ہوئے ہیں (پہلے کو سب) وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيِّيْنَ پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

اَلْحِبْرُ بالفتح والكسر، اَلْعَالِمُ، سَادَ مِنَ السِّيَادَةِ۔ اَلْمُقَتَّلُ، اَلْمُجَرَّبُ لِلْاُمُوْرِ۔ اَلْمُطَّلِعُ عَلَيْهَا۔ فِیْ يَقْتُلُوْنَ، قَالَ کا ظرف ہے۔ اَلثَّانِ صفت۔ يُقٰتِلُوْنَ مفعول۔ حَمْزَةُ فاعل۔ وَهْوَ حِبْرٌ جملہ مستانفہ۔ سَادَ دوسری خبر۔ مُقَتَّلَا اس کے فاعل سے حال ہے۔

توضیح: دونوں قرأتیں معنی میں متحد ہیں، اس لئے کہ یہود انبیاء علیہم السلام کو جنگ کے بغیر ابتداءً بھی شہید کر دیتے تھے، اور کبھی اول جنگ کرتے پھر شہید کرتے تھے۔ نیز دونوں قرأتیں مختلف مصاحف کی رو سے صَرَاحَةً رسم کے موافق ہیں، اور حذف والی قرأت بعض مصاحف کے تقدیرًا اور بعض کے صراحۃً موافق ہے۔

(۵۵۰) وَفِیْ بَلَدٍ مَّيْتٍ مَّعَ الْمَيْتِ خَفَّفُوْا ۵ صِـفَا (نَفَرًا) وَّالْمَيْتَةُ الْخِفُّ خُوِّلَا

ترجمہ: اور اس بَلَدٍ مَّيِّتٍ (اعراف ۷۔ فاطر ۲) میں جو اَلْمَيِّتُ سمیت ہے (آل عمران ۳۔ انعام ۱۲ و یونس ۲ و روم ۲۔ دو دو جگہ کل آٹھ) ان ناقلین نے (ابوبکر، مکی، بصری، شامی کیلئے) یاء کو تخفیف سے پڑھا ہے (یعنی یہ مَيْتٍ یاء کی تخفیف و سکون سے، اور باقین مَيِّتٍ تشدید یاء مکسورہ سے۔ اور اَلْمَيْتَةُ (یٰس ۳) جو ہے (نافع کے سوا چھ

کیلئے) تخفیف دیا گیا ہے۔ خُوِّلَا بمعنی اُعْطِیَ۔

(۵۵۱) وَمَيْتًا لَدَى الْاَنْعَامِ وَالْحُجُرَاتِ خُذْ ٦ وَمَا لَمْ يَمُتْ لِلْكُلِّ جَاءَ مُثَقَّلَا

ترجمہ: اورتو (نافع کے سوا باقی چھ ہی کیلئے) انعام ۱۲۲ اور حجرات ۱۲ میں كَانَ مَيْتًا، اور اَخِيْهِ مَيْتًا کو تخفیف سے لے لے، اور وہ مَيِّتُ جو (مصداق کی رو سے ابھی) مرا نہ ہو، وہ سب کیلئے تشدید سے پڑھا جاتا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعرنمبر۵: فِىْ بَلَدٍ مَّيْتٍ، خَفَّفُوْا کا مفعول ہے۔ نَفَرًا تمیز ہے۔ اَلْمَيْتَةُ مبتداء۔ اَلْخِفُّ مبتداء ثانی۔ خُوِّلَا اس کی خبر۔

شعرنمبر۶: مَيْتًا، خُذْ کا مفعول ہے۔ مَالَمْ يَمُتْ موصول مع الصلۃ مبتداء۔ جَآءَ اس کی خبر۔ مُثَقَّلَا، جَآءَ کے فاعل سے حال۔ لِلْكُلِّ، مُثَقَّلَا کے متعلق ہے۔

توضیح: مَيِّتٌ ان دو اشعار میں کل سترہ کلمات کو بیان فرمایا، نافعؒ کی ان سب میں تشدید اور زیر ہے، اور حفص کیلئے اول دس میں تشدید اور آخری تین میں تخفیف، اور شعبہ ونفر کیلئے سب میں تخفیف ہے، اور تخفیف اولی ہے، نیز اس باب کے باقی کلمات دو طرح کے ہیں۔

(۱) جو بے جان چیزوں کیلئے آتے ہیں، یعنی پہلے ہی سے بے جان ہوں یا موت آجانے کے بعد بے جان ہوں، ان میں قرأ سبعہ سب تخفیف سے پڑھتے ہیں، البتہ آٹھویں قاری ابوجعفر صاحب تشدید سے پڑھتے ہیں اور یہ کل آٹھ کلمات ہیں۔

﴿۱ تا ۳﴾ اَلْمَيْتَةُ (بقرۃ ۲۱۔ مائدہ ۱۔ نحل ۱۵) میں۔ اور ﴿۴ تا ۵﴾ مَيْتَةٌ (انعام ۱۶ و ۱۸)۔

﴿۶، ۷، ۸﴾ مَيْتًا (فرقان ۵۔ زخرف وق ۱)۔ اور تیرہ اختلافی جو ان دو شعروں میں بیان ہوئے ہیں ان سمیت یہ کل اکیس کلمات ہیں، جو بے جان کیلئے استعمال ہوئے ہیں۔

(۲) وہ کلمات جو جاندار چیزوں کیلئے استعمال کئے گئے ہیں، ان میں سب کیلئے حفص کی طرح تشدید ہے، جیسے اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ (زمر)۔ بِمَيِّتٍ (ابراھیم)۔

فائدہ: (۱) تشدید وتخفیف مَيِّتٌ اور مَيْتٌ دونوں لغت ہیں، کوفیین کی رائے پر اس کی اصل مَوِيْتٌ، طَوِيْلٌ کی طرح تھی، پھر تعلیل ہوئی، اور بصریین کی رائے پر اس کی اصل مَيْوِتٌ تھی، سَيْرِدٌ کی طرح، پھر اس میں سَيِّدٌ

والی تعلیل جاری کر دی۔

(۲) اَلْـمَیْتَۃَ (یٰسٓ) کی قید شہرت کی بناء پر نہیں لائے نیز اس کا بقرۃ میں بیان نہ کرنا بھی اس کی دلیل ہے، کہ اگر بقرہ والا مراد ہوتا تو پھر اسے بقرہ میں ضرور بیان کیا جاتا، اتحاف البریہ میں یٰسٓ کی قید صراحۃً ہے۔

(۵۵۲) وَكَفَّلَهَا الْكُوفِيُّ ثَقِيلًا وَّسَكَّنُوْا ﴿۷﴾ وَضَعْتُ وَضَمُّوْا سَاكِنًا صَحَّ كُفَّلَا

ترجمہ: اور کَفَّلَهَا کوفیین نے مشدد پڑھا ہے، اور ان ناقلین نے، شامی وشعبہ کیلئے بِمَا وَضَعْتُ کی عین کو ساکن پڑھا ہے، اور اس کی تاء کو ضمہ دیا ہے، اور یہ وجہ ذمہ داروں کے اعتبار سے صحیح ہوگئی ہے (یعنی سَمَا وشامی پانچ حضرات وَكَفَلَهَا فاء کی تخفیف سے، اور کوفیین وَكَفَّلَهَا تشدید سے پڑھتے ہیں، اور وَضَعَتْ کو شعبہ وشامی وَضَعْتُ متکلم سے عین کے سکون وتاء کے ضمہ سے، اور باقی وضَعَتْ عین کے فتحہ اور تاء کے سکون واحد مؤنث غائب سے پڑھتے ہیں۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

وَكَفَّلَهَا مبتداء۔ الکوفی فعل محذوف قَرَأَ کا فاعل ہے، اور جملہ خبر ہے۔ ثَقِيْلًا حال۔ وَضَعْتُ مفعول ہے، سَكَّنُوْا کا۔ اور سَاكِنًا ضَمُّوْا کا مفعول۔ صَحَّ صفت۔ كُفَّلَا جمع كَافِلُ ، ضَمُّوْا کی ضمیر سے حال۔

توضیح : (۱) كَـفَّـلَهَا کا فاعل حق تعالیٰ کی ضمیر ہے، اور زَكَـرِيَّـا اول مفعول ہے، اور كَـفَـلَهَا کے فاعل خود زکریا علیہ السلام ہیں، اور یہ يَكْفُلُ مَرْيَمَ کے موافق ہے۔

(۲) وَضَعْتُ میں اخبار خود والدہ مریم علیہا السلام کی طرف سے ہے، کہ وہ اپنا حال بیان فرما رہی ہیں، اور وَضَعَتْ میں خبر دینے والے اللہ تعالیٰ ہیں۔

نوٹ: وَضَعْتُهَا کو سب تاء کے ضمہ سے پڑھتے ہیں، اختلاف اول بِمَا وَضَعْتُ میں ہی ہے، جعبریؒ کی رائے پر ھاء کے بغیر لانے سے اول متعین ہوا ہے، علی قاریؒ فرماتے ہیں، کہ ناظمؒ نے اول اجماع پر اعتماد کیا ہے، اور وہ یہ ہے، کہ وَضَعْتُهَا کو سب ضمہ سے پڑھتے ہیں، لہٰذا نکل آیا، کہ اختلاف بِمَا وَضَعَتْ میں ہی ہے۔

(۵۵۳) وَقُلْ زَكَـرِيَّـا دُوْنَ هَـمْـزٍ جَـمِيْـعِـهِ ﴿۸﴾ (صِـحَـابٌ) وَّرَفْـعُ غَيْـرُ شُـعْبَةَ الْاَوَّلَا

ترجمہ: اور تو زَكَـرِيَّـا کو ہمزہ کے بغیر اس کے تمام الفاظ میں (حمزہ ، کسائی حفص کیلئے) پڑھ، اور یہ صحاب والوں کی قرأت ہے، اور ابوبکر کے سوا (سَمَا، شامی) اول زکریا کو رفع دینے والے ہیں، پس یہاں تین قرأتیں ہیں۔

(۱) وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا تقدیر نصب کے ساتھ صحاب کی قرأت۔ (۲) وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّآءَ فاء کی تشدید اور ہمزہ کے نصب

سے شعبہ کی قرأت۔ (۳) وَكَفَلَهَا زَكَرِيَّاءُ کاف کی تخفیف ہمزہ کے رفع کے ساتھ، باقی چار سَما، شامی کی قرأت، اور یہ دونوں حجازی لغت ہیں، زَكَرِيَّا میں مقصور کے، اور زَكَرِيَّاءُ میں ممدود کے احکام جاری ہوں گے۔

(۵۵۴) وَذَكِّرْ فَنَادَتْهُ وَأَضْجِعْهُ شَـاهِدًا ۹ وَمِنْ بَعْدُ أَنَّ اللّٰهَ يُكْسَرُ فِي كِلَا

ترجمہ: اورتو مذکر کے صیغہ سے پڑھ، فَنَادَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ کو (حمزہ و کسائی کیلئے) یعنی فَنَادٰهُ اور اس کو الف کے امالہ سے بھی پڑھ، حالانکہ تو گواہی دینے والا ہو، اور اس کے بعد اِنَّ اللّٰـــهَ کا ہمزہ جو ہے، وہ حمزہ و شامی کیلئے کسرہ دیا گیا ہے، حالانکہ یہ حفاظت میں ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۸: زَكَرِيَّا مبتداء۔ صِحَاب خبر، اَیْ قُرَّاءُ صِحَاب دُوْنَ هَمْز حال وَرَفْعٌ معطوف، خبر پ۔ شُعْبَة فاعل ۔ رَفْعُ الْاَوَّلَا مفعول۔

شعر ۹: اَلْكِلَا ، اَلْحِفْظ ، فَنَادٰهُ ، ذَكِّرْ کا مفعول ہے۔ اَضْجِعْهُ کی هاء فَنَادٰهُ کو راجع ہے۔ شَاهِدًا اس کے فاعل سے حال ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ مبتداء۔ يُكْسَرُ خبر۔ فِيْ كِلَا حال۔

توضیح: (۱) جب فعل کا فاعل جمع کا صیغہ ہو، اس میں تذکیر و تانیث دونوں صورتیں درست ہیں، کہ اس جمع سے جَمْعٌ اور فَرِيْقٌ بھی مراد لے سکتے ہیں، اور جَمَاعَةٌ اور طَائِفَةٌ بھی، اور فعل کا فاعل تذکیر کی صورت میں جمع مذکر اور تانیث کی صورت میں جمع مؤنث ہے، یا تذکیر حقیقت کی رُو سے ہے، اور تانیث مجاز کی رُو سے یعنی جمع مذکر کہنے سے مراد ہے، کہ اَلْمَلٰئِكَةُ ، جَمْعٌ اور فَرِيْقٌ کے معنی میں ہے، اور جمع مؤنث سے مراد اَلْمَلٰئِكَةُ ، جَمَاعَةٌ اور طَآئِفَةٌ کے معنی میں ہے۔ رسم کے اعتبار سے دونوں قرآت صَراحتاً ثابت ہوتی ہیں، اور اَلْمَلٰئِكَةُ کی تانیث غیر حقیقی ہے (شعلہ)۔

(۲) اَنَّ اللّٰهَ میں کسرہ کی قرأت کی تقدیر فَقَالَتْ اِنَّ اللّٰهَ ہے، اور فتحہ کی تقدیر بِاَنَّ اللّٰهَ ہے، اَیْ فَنَادَتْهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ پر حرف جار باء کو حذف کر دیا، جو اس طرح کی مثالوں میں عام ہے۔

(۵۵۵) مَعَ الْكَهْفِ وَالْإِسْرَا يُبَشِّرُ كَـمْ (سَمَا) ۱۰ نَـعَمْ ضُمَّ حَرِّكْ وَاكْسِرِ الضَّمَّ اَثْقَلَا

ترجمہ: اور يُبَشِّـــرُ (آل عمران ۲، ۵ جو کہف و اسراء) والے سمیت ہے (شامی سَما ، عاصم کیلئے) یاء کو ضمہ دیا گیا ہے، باء کو فتحہ شین کے ضمہ کو کسرہ دے، حالانکہ یہ شین مشدد ہے۔ كَمْ سَمَا نَعَمْ ہاں یہ بہت مرتبہ بلند ہوا ہے (باقی دو حمزہ و کسائی کیلئے ان قیود کی ضد سے یفتح یاء، بسکون الباء وبضم السين والتخفيف، يَبْشُرُ كلا)۔

(۵۵۶) نَـعَمْ عَمَّ فِی الشُّوْرٰی وَفِی التَّوْبَةِ اعْكِسُوْا ۱۱ لِحَمْزَةَ مَعْ كَافٍ مَّعَ الْحِجْرِ اَوَّلَا

ترجمہ: (نَعَمْ عَمَّ کے مرموزین عاصم نافع و شامی کیلئے) ہاں سورۃ شوریٰ ۳ (انہیں حرکات سے) عام ہوگیا ہے، اور (سورۃ توبہ ۳) والے اس یُبَشِّرُهُمْ میں حمزہ کیلئے (ان قیود کا) عکس کردو، جو سورۃ کاف (مریم ۱، ۲ والے). نُبَشِّرُكَ لِتُبَشِّرَ کے ساتھ ہے، جو (حجر ۴) والے پہلے نُبَشِّرُكَ کے ساتھ ہے (حجر ۴ کے دوسرے فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ میں سب کی تشدید ہے) یعنی حمزہ یَبْشُرُهُمْ ، نَبْشُرُكَ ، لِتَبْشُرَ ہے)۔

﴿النحو والعربیة﴾

شعر ۱۰: يُبَشِّرُ مبتداء۔ كَمْ سَمَا خبر، اَیْ كَمْ مَرَّةً سَمَا۔ اَثْقَلَا ضُمَّ سے حال ہے، اَیْ كَسْرُ الضَّمِّ مُشَدَّدًا.

شعر ۱۱: نَعَمْ اَیْ نَعَمْ الْاَمْرُ كَذَالِكَ عَمَّ کا فاعل اَلْحُكْمُ ہے، اَیْ عَمَّ الْحُكْمُ فِی الشُّوْرٰی ،وَفِی التَّوْبَةِ ظرف۔ اِعْكِسُوْا الحمزة حال مِنَ الْعَكْسِ ۔ اَوَّلَا ظرف، اَیِ الْحَرْفُ الْوَاقِعُ اَوَّلًا۔

توضیح: (۱) بَشَّرَ تشدید سے حجازی، اور تخفیف سے غیر حجازی لغت ہے، دونوں ہم معنی ہیں، اس باب کے کل نو کلمات میں نَصَرَ یَنْصُرُ سے یَنْشُرُ نَبْشُرُكَ لِتَبْشُرَ ہے۔

(۲) مدنی ، شامی ، عاصم کے لئے ان سب میں تفعیل بَشَّرَ یُبَشِّرُ سے ہے، چونکہ فصیح تر بھی ہے، اور بَشِّرِ الَّذِیْنَ (بقرة) فَبَشَّرْنٰهَا (ھود ۷) وغیرہ میں اس پر اجماع بھی ہے، اس لئے یہی اولیٰ ہے، اور مبالغہ جس طرح مفعول کی کثرت کے اظہار کیلئے ہوتا ہے، اسی طرح کبھی خود فعل کی قوت ظاہر کرنے کیلئے بھی ہوتا ہے۔

(۳) کسائی کیلئے اول کے پانچ میں حمزہ کی طرح، اور باقی چار میں مدنی ، شامی ، عاصم کی طرح ہے۔

(۴) مکی ، بصری کیلئے سورۃ شوریٰ میں حمزہ وکسائی کی طرح، اور باقی آٹھ میں تبشیر سے مدنی ، شامی عاصم کی طرح ہے، نیز قرآن مجید میں ماضی، اسم فاعل اور امر کے واحد حاضر میں تشدید پر اجماع ہے۔

(۵۵۷) نُعَلِّمُهُ بِالْيَاءِ نَصُّ اَئِمَّةٍ ۱۲ وَبِالْكَسْرِ اَنِّیْ اَخْلُقُ اعْتَادَ اَفْصَلَا

ترجمہ: وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ یاء کے ساتھ ہے (عاصم ونافع کیلئے) اماموں کی صاف بیان کی ہوئی ہے (باقین کیلئے نون سے ہے) اور اَنِّیْ اَخْلُقُ (نافع کیلئے) اول ہمزہ کے کسرہ سے ہے، اس کسرہ نے جدائی کو عادت بنالیا ہے۔

﴿النحو والعربیة﴾

شعر ۱۲: يُعَلِّمُهُ مبتداء۔ بالياء حال۔ نَصَّ اَئِمَّةٍ خبر۔ اَیْ مَنْصُوْصُ اَخْلُقُ مبتداء۔ بِالْكَسْرِ خبر۔ اَفْصَلَا

حال۔ بمعنی فَاصِلًا ، بعض نے غلطی سے اَفْضَلًا لکھا ہے۔

توضیح: (۱) یُعَلِّمُهُ عاصم و نافع کیلئے یاء سے یُبَشِّرُكِ اور یَخْلُقُ کی مناسبت کی وجہ سے غیب ہے، اور باقی پانچ کیلئے نون سے نُعَلِّمُهُ ہے، جو التفات کی بناء پر اَنّٰی یَكُوْنُ کے تعجب والے استفہام کے جواب میں ہے، اس لئے کہ تعجب یہی چاہتا ہے، کہ اس کے جواب میں قدرت الٰہیہ کو قوت وزور سے بیان کیا جائے ، نیز عیسٰی علیہ السلام کو توراۃ وانجیل کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے بلاواسطہ دی تھی، اس لئے اس کا تقاضا بھی یہی تھا، کہ متکلم کے صیغہ سے اللہ جل شانہ کی عظمت ظاہر کرنے کیلئے بیان کیا جائے ، لہٰذا نون کی قرأت اولٰی ہے۔

(۲) اَنِّیْ اَخْلُقُ نافع کیلئے ہمزہ کے کسرہ سے استیناف وتفسیر کی وجہ سے ہے، اور فتحہ کی تقدیر اِسْرَائِیْلَ اَنِّیْ سے، یا بِاٰیَةٍ سے بدل الکل ہونے کی بناء پر ہے، اور اَخْلُقُ قید سے اَنِّیْ قَدْ نکل گیا ہے۔

(۵۵۸) وَفِیْ طَیْرًا طَیْرًا بِهَا وَعُقُوْدِهَا ۱۳ خُصُوْصًا وَّیَاءٌ فِیْ نُوَفِّیْهِمْ عَلَا

ترجمہ: اور طَآئِرًا میں طَیْرًا ہے، اس سورت آل عمران اوران سورتوں کی مائدہ ۱۵ میں نافع کے سوا کیلئے یہ اختلاف ان ہی دوجگہوں میں خاص کر دیا گیا ہے، اور (حفص کیلئے) فَیُوَفِّیْهِمْ ۱۶ میں ایسی یاء ہے، جو بلند ہوگئی ہے (باقین کے لئے نون ہے، جو ضد سے نکلی ہے)۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

طَیْرًا مبتداء۔ بِهَا خبر۔ هَا آل عمران کوراجع ہے۔ فِیْ طَیْرًا ظرف، اَیْ فِیْ مَوْضِعِ طَیْرًا ۔ خُصُوْصًا مصدر منصوب۔ یَاءٌ مبتداء۔ فِیْ نُوَفِّیْهِمْ صفت۔ عَلَا اس کی خبر۔

توضیح: (۱) طَیْرًا واحد ہے، اس کی جمع اَطْیَارٌ آتی ہے، اور طَیْرًا اسم جنس ہے، اس کی جمع اَطْیَار یا طُیُوْرٌ آتی ہے، سیبویہ کی رائے پر یہ اسم جمع ہے، جو واحد کے لئے بھی مستعمل ہے، اور اس کی جمع طُیُوْر ہے، ان دوموقعوں میں آل عمران میں اس کے بعد بِاِذْنِ اللّٰهِ اور مائدہ میں بِاِذْنِیْ آتا ہے، باقی سب جگہوں میں ساتوں قراء طَآئِرًا اور طَیْرًا میں متفق ہیں، رسم الف کے حذف سے ہے، طَیْرًا صَرَاحَةً اور طَآئِرًا تقدیرًا رسم کے موافق ہے۔

(۲) فَیُوَفِّیْهِمْ میں یاء وَاِذْقَالَ اللّٰهُ کی مناسب سے ہے، اور نون سے معنیٰ فَاُعَذِّبُهُمْ اور لفظا اُجُوْرَهُمْ کی مناسبت ہے۔

(۵۵۹) وَلَا اَلِفٌ فِیْ هَا هَاَنْتُمْ زَكَا جَـنًا ۱۴ وَسَهِّلْ اَخَا حَمْدٍ وَّ كَمْ مُّبْدِلٍ جَلَا

ترجمہ: اور ھاَنْتُمْ میں ھاء کے بعد الف نہیں ہے (قنبل و ورش کیلئے) اور یہ میوہ کے اعتبار سے پاک ہو گیا ہے، اور اے اللہ ﷺ کی تعریف کرنے والے قاری تو اس کے ہمزہ کی (نافع ، ابوعمرو کیلئے) تسہیل کر، اور بہت سے ابدال کرنے والوں نے (ورش کیلئے) الف کے ابدال سے ظاہر کر دیا ہے (پس اس میں چاروں جگہ پانچ قرأتیں ہیں۔

(۱) قنبل کیلئے ھَاَ نْتُمْ بروزن سَاَلْتُمْ الف کے حذف اور ہمزہ کی تحقیق سے۔ (۲) ورش کیلئے حذف و تسہیل جو وَلَا الف سے، اور سَهِّلْ اَخَاحَمْدٍ سے نکلی۔ (۳) ورش کی دوسری وجہ ھَآ نْتُمْ ہمزہ کا الف سے ابدال مع مد لازم جو کَمْ مبدل سے نکلی، اور زیادات میں سے ہے۔ (۴) قالون وابوعمرو بصری کیلئے ھآ نْتُمْ ھاء کے بعد الف اور ہمزہ کی تسہیل سے الف ضد سے، اور تسہیل بیان سے۔ (۵) کوفیین ، شامی ، بزی کیلئے ھَآنْتُمْ الف اور تحقیق ہمزہ سے، اور یہی اولیٰ ہے، اس لئے کہ یہ ھاء تنبیہ ہے، اور ہمزہ کی تحقیق عام ہے، اور قواعد اکثریت کے بھی موافق ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

لَا بمعنی لَیْسَ ہے۔ اَلِفٌ اس کا اسم۔ فِیْ هَا هَا نْتُمْ خبر۔ زَكَا دوسری خبر۔ جَنّٰی تمیز۔ اَخَا حَمْدٍ حال۔ یا حرف نداء کے حذف سے منادیٰ۔ كَمْ خبریہ۔ ابتداء کی بناء پر مرفوع المحل۔ جَلَا خبر۔

توضیح: ھاَ نْتُمْ قرآن مجید میں چار جگہ (آل عمران ۷ ، ۱۳۔ نساء ۱۶۔ محمد ﷺ ۴) میں ہے، اگرچہ ناظمؒ نے عموم کیلئے کوئی لفظ استعمال نہیں کیا، لیکن شارحین نے تکلف سے عموم نکالا ہے، اصفہانی اسے ہمزہ مفرد کے باب سے تعلق کی بناء پر اصولی اختلاف ہونے کی وجہ سے عموم ثابت کرتے ہیں، تاہم شہرت سے عموم ثابت ہے، اس میں اختلاف کی وجہ ھاء کا تنبیہ کیلئے ہونا یا ہمزہ سے بدلی ہوئی ہونا ہے، یعنی اصل میں ھَاَنْتُمْ ہی ہے، یا ءَاَنْتُمْ ہے، چنانچہ ناظمؒ ذیل کے دو شعروں میں اس کی توجیہ کو خود بیان فرما رہے ہیں۔ ج

(۵۶۰) وَفِي هَائِهِ التَّنْبِيهُ مِنْ ثَابِتٍ هُدًى ۱۵ وَاِبْدَالُهُ مِنْ هَمْزَةٍ زَانَ جَمَّلَا

ترجمہ: اور اس ھاَنْتُمْ کی ھاء میں (ابن ذکوان ، کوفیین ، بزی کیلئے) تنبیہ ہے، حالانکہ یہ ھدایت کے اعتبار سے ثابت ہو جانے والے سے ہے، اور اس ھاء کا ابدال ہمزہ سے ہے، اس ابدال نے (ورش و قنبل کیلئے) زینت دی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلتَّنْبِيهُ مبتداء۔ مِنْ ثَابِتٍ اس کے متعلق۔ هُدًى تمیز۔ فِيْ هَائِهِ خبر۔ هَائِهِ کی ضمیر هاَ نْتُمْ کو راجع ہے۔ اِبْدَالُهُ مبتداء ہے۔ مِنْ هَمْزٍ اس نے متعلق ہے۔ زَانَ خبر۔ جَمَّلَا عطف بِغَيْرِ الْوَاوِ یا خبر بعد خبر۔

(۵۶۱) وَيَحْتَمِلُ الْوَجْهَيْنِ عَنْ غَيْرِهِمْ وَكَمْ ١٦ وَجِيهٍ بِهِ الْوَجْهَيْنِ لِلْكُلِّ حَمَّلَا

ترجمہ: اوران کے غیر(یعنی قالون ، بصری ، ہشام) سے یہ ھا دونوں وجہوں کا احتمال رکھتی ہے،اور بہت سے باعزت حضرات (مکی ، مہدوی ابوعلی) جو ہیں،انہوں نے اس ھاء میں سب کیلئے دونوں وجہوں کو جائز بتایا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

غَيْرِهِمْ جمع کی ضمیر،جوقرأ گذشتہ شعر میں رموز کے ذریعہ بیان ہوئے ہیں،ان کیلئے ہے۔ بِهِ هَاَنْتُمْ کی ھاء کو راجع ہے،اور باءزائدہ ہے۔ حَمَّلَا کا اَلْوَجْهَيْنِ مفعول ہے،اور ضمیر فاعل جو اَلْوَجِيْه کیلئے ہے، أَيْ وَكَمْ وَجِيهٍ جملهٔ فِي الْهَاءِ الْوَجْهَيْنِ لِلْقُرَّاءِ السَّبْعَةِ ۔

(۵۶۲) وَيَقْصُرُ فِي التَّنْبِيهِ ذُوالْقَصْرِ مَذْهَبًا ١٧ وَذُوا لْبَدَلِ الْوَجْهَانِ عَنْهُ مُسَهِّلَا

ترجمہ: اور قصر کرتا ہے،مذھب کی رُو سے قصر کرنے والا تنبیہ میں اور ھاء کو ہمزہ سے بدلی ہوئی کہنے والا (الف کو ثابت رکھنے والوں میں سے)اس حال میں کہ وہ (ءَ اَنْتُمْ کے ہمزہ کو) تسہیل سے پڑھنے والا ہو(یعنی قالون و بصری)اس کے لئے دونوں وجہیں مدوقصر ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

يَقْصُرُ کا فاعل ذُوالْقَصْرِ ہے۔ مَذْهَبًا مصدر مؤکد ذوالبدل مبتداء۔ اَلْوَجْهَانِ مبتداء ثانی۔ عَنْهُ خبر۔ مُسَهِّلَا حال۔

توضیح: ابن ذکوان ، کوفیین اور بزی کی قرأت میں ھا اَنْتُمْ کی ھاء تنبیہ کیلئے ہے،اور ورش وقنبل کی روایت میں یہ کلمہ اصل میں ءَ اَنْتُمْ تھا،ہمزہ اُولیٰ کو ھاء سے بدل دیا،اسی وجہ سے ورش کیلئے اجتماع ہمزتین فی کلمۃ کے اصول پر دوسرے ہمزہ میں تسہیل یا ابدال دو وجہیں ہیں،اور قنبل کیلئے اس قاعدہ کی رُو سے تسہیل کرنا چاہئے مگر قنبل نے ہمزہ کو ھاء سے ابدال کی موجودہ حالت کا اعتبار کرتے ہوئے کہ اب ہمزتین باقی نہیں رہے،تحقیق کی ہے،اور ورش نے اصل کا اعتبار کرتے ہوئے تسہیل وابدال کیا ہے،اور قالون ، بصری ہشام کیلئے ایک احتمال تو ورش وقنبل کی طرح ہمزتین کا ہے،اور یہ حضرات اپنی اصل کے مطابق ہمزتین مفتوحتین فی کلمۃ میں ادخال الف اور قالون و بصری دوسرے کی تسہیل،اور ہشام اپنی ایک وجہ تحقیق کرتے ہیں،جیسے وَتَسْهِيلُ أُخْرَى هَمْزَتَيْنِ بِكِلْمَةٍ سَمَا وَبِذَاتِ الْفَتْحِ خُلْفٌ لِّتَجْمُلَا اور وَمَدُّكَ قَبْلَ الْفَتْحِ وَالْكَسْرِ حُجَّةٌ بِهَا لُذْ اصول میں بیان کیا ہے،اور دوسرا احتمال یہ ہے،کہ ان کے نزدیک بھی یہ

ہاء حرف تنبیہ کی ہے، اور بصری و قالون نے دوسرے کی تسہیل [illegible] [illegible] تحقیق نے ترمذ کیسے دونوں وجوہ کا احتمال نقل کیا ہے، چنانچہ ورش و قالون کیلئے تسہیل کی صورت میں [illegible] الف کو حذف ہوگیا، اور ورش کی تسہیل [illegible] بین المتفقتین کے قبیل سے ہے، اور ان قالون و بصری [illegible] کیلئے [illegible] کی صورت میں دخول الف جمع بین المتفقین کی قبیل سے ہوگئے۔

شعر: [illegible] ہاء کے حرف تنبیہ ہونے یا مبدل من الہمزہ ہونے [illegible] [illegible] کے ہاں [illegible] کیسے جو الف پڑھتے ہیں [illegible] تنبیہ کا [illegible] منفصل ہوگی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ [illegible] [illegible] قصر [illegible] [illegible] کیلئے قصر [illegible] [illegible] کیلئے مد ہوگا، اور تطاول کی [illegible] سے مد [illegible] ورش [illegible] [illegible] میں تحسین [illegible] تخفیف [illegible] جو تسہیل بین بین اور [illegible] دونوں [illegible] ہے، اور قنبل [illegible] [illegible] یہ ہے [illegible] تحقیق سے پڑھتے ہیں، [illegible] الف کو پڑھتے ہی نہیں [illegible] [illegible] نہیں ہوتا [illegible] دوسرے [illegible] کے معنی [illegible] ہوں گے [illegible] ہمزہ کے بدل والے ورش [illegible] کے [illegible] تخفیف بھی کرتے ہیں [illegible] قصر [illegible] ہوں گی بحق تسہیل بین بین کی صورت میں قصر اور [illegible] کی صورت میں [illegible] [illegible] علامہ جعبری نے بھی بیان فرمایا ہے، اور اسی کے بیان پر حضرت علامہ [illegible] [illegible] نے [illegible] فرمایا ہے۔ [illegible] کہتے ہیں کہ میرے خیال میں ھَٰٓأَنتُمْ چاروں موقعوں میں سے کسی [illegible] بھی [illegible] نہیں ہے، بلکہ [illegible] قرأت [illegible] جگہ تنبیہ کیلئے ہے، اور جملہ خبریہ ہے، اور جس طرح [illegible] تنبیہ [illegible] لَاَفْعَلَنَّ [illegible] کے بعد الف کو حذف کردیا ہے، اور هَلُمَّ بصریین کی رائے پر اصل میں هَالُمَّ ہے، [illegible] کے بعد الف کو حذف کردیا ہے، [illegible] طرح یہاں [illegible] حرف تنبیہ میں الف کو حذف کردیا ہے، اور تسہیل والوں نے بزی کی طرح جیسے لَاَعْنَتَكُمْ میں [illegible] تسہیل کردی ہے، اسی طرح هَآأَنتُمْ میں بھی تسہیل کردی ہے، ہاء کا تنبیہ کے [illegible] ہونا صحیح [illegible] ہے۔ [illegible] کے نزدیک وَيَقْصُرُ کی تفریع کا تعلق صرف تنبیہ سے ہے، کہ مد اسی صورت میں ہوسکتا ہے [illegible] کا کوئی تعلق نہیں، اور بدل و مد میں کوئی مناسبت نہیں اس لئے کہ جمہور کے ہاں جب اس صورت میں دخول الف ہوگا تو اس میں صرف قصر ہے، مد والے حضرات بھی مد نہیں کرتے۔ واللہ اعلم و علمہٗ اتم۔

---

(۵۰۳) وَضُمَّ وَحَرِّكْ تَعْلَمُونَ الْكِتَابَ مَعْ ۞ مُشَدَّدَةٍ مِنْ بَعْدُ بِالْكَسْرِ ذُلِّلَا

ترجمہ: اور تَعْلَمُونَ الْكِتَابَ میں (شامی و کوفیین کیلئے تا کو) ضمہ دے، اور (عین کو) فتحہ کی حرکت دے

، حالانکہ یہ اپنے مشدد لام کے ساتھ ہے، جو اس عین کے بعد کسرہ کے ساتھ ہے، جو قریب کر دیا ہے (یعنی تُعَلِّمُوْنَ مذکور ین کیلئے، اور تَعْلَمُوْنَ سَمَا کیلئے ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْبَعِيْرُ الْمُذِلُّ ، اَلْمُرْتَاضُ ، تابع۔ ترجمہ کی سہولت کی خاطر کلمۂ قرآنی سے قبل فی مقدر مانا گیا ہے، اَیْ تَعْلَمُوْنَ ضَمَّ وَحَرِّكْ امر کے ان دونوں صیغوں کا مفعول جدا جدا ہے، اَیْ ضَمَّ التَّاءَ وَحَرِّكِ الْعَيْنَ اس لئے حقیقتاً تنازع فعلان نہیں، اگر چہ ظاہراً اس کا وہم ہوتا ہے۔ مُشَدَّدَةٍ ، لَامٍ مقدر کی پہلی مِنْ بَعْدِيْ دوسری بِالْكَسْرِ تیسری صفت ہے، اَیْ مَعَ لَامٍ مُّشَدَّدَةٍ مَكْسُوْرَةٍ بَعْدَ الْعَيْنِ ذُلِّلَا جملہ مستانفہ ہے، اورضمیر تَعْلَمُوْنَ کیلئے ہے۔

توضیح: تشدید والی قرأت میں اول مفعول محذوف ہے، اَیْ تُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ الْكِتٰبَ ، اور سَمَا والوں کی قرأت تَعْلَمُوْنَ ، تَفْهَمُوْنَ کے معنی میں ہے، جو ایک مفعول کی طرف متعدی ہے، اور کسی علم کی تعلیم دینا اس پر موقوف ہے، کہ معلم خود اس علم سے واقف ہو، تَدْرُسُوْنَ سے سَما والوں کی قرأت کی تائید ہوتی ہے، زجاج کے قول كُوْنُوْا مُعَلِّمِي النَّاسِ سے تشدید کی قرأت کی اور ابن جبیر کے قول كُوْنُوْا حُكَمَاءَ وَاَتْقِيَاءَ اور حسن کے ارشاد كُوْنُوْا عُلَمَآءَ وَفُقَهَآءَ سے تخفیف کی قرأت کی تفسیر ہوتی ہے۔

---

(۵۶۴) وَرَفْعُ وَلَا يَاْمُرَكُمْ رُوْحُهُ (سَمَا) ۱۹ وَبِالتَّاءِ اٰتَيْنَا مَعَ الضَّمِّ خُوِّلَا

ترجمہ: اور وَلَا يَاْمُرَكُمْ کی راء کا رفع جو ہے (کسائی و سما والوں کیلئے) اس کی حقیقت بلند ہوگئی ہے، (باقین شامی ، عاصم ، حمزہ کیلئے وَلَا يَاْمُرَكُمْ راء کا نصب ہے) اور اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ ۹ ع جو ہے، ماعدا نافع کیلئے تاء کے ساتھ ہے، حالانکہ وہ تاء ضمہ کے ساتھ اور یہ مالک بنا دیا ہے، یعنی نافع کیلئے اٰتَيْنٰكُمْ جو لفظ سے نکلا ہے، اور باقی چھئو کیلئے اٰتَيْتُكُمْ ہے، تاء مضمومہ کہنے سے الف کا حذف ظاہر ہے، جو ضمہ کے بعد اداء ہی نہیں ہو سکتا۔

﴿النحو والعربية﴾

خُوِّلَا ، اُعْطِيَ ، رُوْحُهُ حقیقت روح راحت۔ وَرَفْعُ مبتداء۔ وَلَا يَاْمُرَكُمْ مضاف الیہ۔ وَرُوْحُهُ سَمَا پورا جملہ خبر واقع ہوا ہے۔ اٰتَيْنَا مبتداء۔ خُوِّلَا خبر۔ بِالتَّا حال۔

توضیح: وَلَا يَاْمُرُكُمْ رفع کی صورت میں جملہ مستانفہ ہے، اور فاعل کی ضمیر اللہ تعالیٰ کیلئے ہے، یا بَشَرٍ کیلئے جس سے مراد نبی ﷺ ہیں، اورنصب اَنْ يُّؤْتِيَهُ پر معطوف ہونے کی بناء پر ہے، اور اس صورت میں فاعل صرف بَشَرٍ

کی ضمیر ہے، یعنی کسی انسان کیلئے یہ مناسب نہیں کہ اللہ ﷻ تو اُسے توحید کی دعوت کیلئے نبی بنائیں، اور وہ لوگوں کو یہ تعلیم دے کہ وہ حق تعالیٰ کی بجائے اسی کی عبادت کرنے لگیں، اور وہ تم کو یہ حکم دے کہ فرشتوں اور نبیوں کو رب بنالو، اٰتَیْتُکُمْ کی دونوں قرأتوں پر فاعل اللہ ﷻ ہی ہیں، اور جمع والی کو تقدیری رسم کے موافق ہے۔ ح

نوٹ: سوسیؒ کیلئے ان کے قاعدہ کے مطابق راء کا سکون اور دوری بصری کیلئے راء کا سکون واختلاس دونوں ہیں۔

(۵۲۵) وَکَسْرُ لَمَا فِـیـهِ وَبِالْغَیْبِ تُرْجَعُوْ ۲۰ نَ عَـادَ وَفِیْ تَبْغُوْنَ حَـاکِیْهِ عَـوَّلَا

ترجمہ: اور حمزہ کیلئے مِیْثَاقَ النَّبِیِّیْنَ لَمَا ۔۔ میں لام کا کسرہ اسی (اٰتَیْتُکُمْ) سے پہلے ہے، اور تُرْجَعُوْنَ (حفص کیلئے) غیب کی یاء کے ساتھ ہے، جو (هُمُ الْفٰسِقُوْنَ غیب کی ضمیروں کی طرف) لوٹ گیا ہے، اور اس سے قبل تَبْغُوْنَ میں یاءِ غیب کے نقل کرنے والے نے (بصری وحفص کیلئے غیب پر) اعتماد کیا ہے، (پس یہاں تین قرأتیں ہیں۔ (۱) بصری کی اول میں یاء یَبْغُوْنَ اور ثانی میں تاء تُرْجَعُوْنَ۔

(۲) حفص کی دونوں میں یاء یَبْغُوْنَ ، یُرْجَعُوْنَ۔ (۳) باقین کی دونوں میں تاء تَبْغُوْنَ ، تُرْجَعُوْنَ۔

﴿النحو والعربية﴾

کَسْرُ مبتداء۔ لَمَا مضاف الیہ فیہ خبر۔ اور ضمیر اٰتَیْتُکُمْ کوراجع ہے، جو اس سے پہلے متصل ہے۔ تُرْجَعُوْنَ مبتداء۔ بِالْغَیْبِ حال۔ عَادَ خبر۔ حَاکِیْهِ مبتداء۔ عَوَّلَا خبر۔ ضمیر غیب کیلئے ہے۔ فِیْ یَبْغُوْنَ ظرف۔

توضیح: (۱) لِمَا حمزہ کیلئے لام مکسورہ جارہ ہے، جو اَخَذَ کے متعلق ہے، اور مَا مصدریہ ہے، اور مِنْ تبعیضیہ، اَیْ لِاَجْلِ اِیْتَاءِیْ اِیَّاکُمْ بَعْضَ الْکِتٰبِ وَالْحِکْمَةِ ثُمَّ لِمَجِیْءِ رَسُوْلٍ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ اور فتحہ کی صورت میں لام (لَمَا) ابتدائیہ ہے۔

(۲) یَبْغُوْنَ اور یُرْجَعُوْنَ میں غیب هُمُ الْفٰسِقُوْنَ کی مناسبت کے پیش نظر ہے، اور ضمیر کفار کیلئے ہے، اور خطاب کی تاء دونوں میں التفات کی بناء پر ہے، اور یا تقدیر قُلْ لَهُمْ یا محمد ﷺ ہے، اور تغلیب کی غرض سے ہے، کہ غائبین کو بھی موجودین کے مرتبہ میں قرار دیکر سب کو مخاطب کیا ہے۔

الجزء الرابع (سورة آل عمران)

(۵۲۶) وَبِـالْـکَسْـرِ حِـجُّ الْبَیْتِ عَـنْ شَـاهِدٍ وَّغَیْـ ۲۱ بُ مَا تَفْعَلُوْا لَنْ تُکْفَرُوْهُ لَهُمْ تَلَا

ترجمہ: اور حِجُّ الْبَیْتِ (حفص، حمزہ، کسائی کیلئے حاء کے) کسرہ کے ساتھ ہے، حالانکہ گواہی دینے والے

سے منقول ہے، اور وَمَا تَفْعَلُوْا (مِنْ خَيْرٍ) فَلَنْ يُكْفَرُوْهُ (دونوں فعلوں کا) غیب سے پڑھنا بھی انہیں (تینوں) کیلئے ہے، اس غیب نے ماقبل کے صیغوں لَيْسُوْا اور يُؤْمِنُوْنَ) کی پیروی کی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

حِجُّ الْبَيْتِ مبتداء۔ بِالْكَسْرِ خبر۔ عَنْ شَاهِدٍ حال۔ وَغَيْبُ مبتداء۔ مَاتَفْعَلُوْا مضاف الیہ۔ لَنْ تُكْفَرُوْهُ معطوف بحذف الواو۔ تَلَا خبر۔ لَهُمْ اس کے متعلق، اَیْ تَبِعَ الْغِيْبَةُ مَا قَبْلَهُ مِنَ الْغِيْبَةِ۔

توضیح: حَجّ ارادہ وقصد کے معنی میں ہے، فتحہ حجازی لغت اور کسرہ غیر حجازی لغت ہے، وَمَا تَفْعَلُوْا اور فَلَنْ تُكْفَرُوْهُ دونوں فعلوں میں غیب میں لَيْسُوْا الخ کی رعایت ہے، اور خطاب میں ان مسلمین کی جو كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ میں مذکور ہیں، اور دونوں کے مابین اہل کتاب کا بیان معترضہ کے طور پر ہے۔

(۵٦٧) يَضِرْكُمْ بِكَسْرِ الضَّادِ مَعْ جَزْمِ رَائِهِ　۲۲　(سَمَا) وَيَضُمُّ الْغَيْرُ وَالرَّاءَ ثَقَّلَا

ترجمہ: (مکی ، مدنی ، بصری کیلئے) لَا يَضِرْكُمْ ضاد کے کسرہ کے ساتھ اپنی راء کے جزم سمیت بلند ہو گیا ہے، اور ان کے ماسوا (شامی ، کوفیین) اس کے ضاد اور راء دونوں کو ضمہ دیتے ہیں، اور راء کو تشدید سے پڑھا ہے، پس سَمَا کیلئے لَا يَضِرْكُمْ اور باقین کیلئے لَا يَضُرُّكُمْ ہے، اور یہی اولی ہے، دوسری قرأت کو ضد سے نہ نکلنے کی وجہ سے بیان کر دیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

لَا يَضِرْكُمْ مبتداء۔ بِكَسْرِ الضَّادِ حال، اَیْ مُتَلَبِّسًا بِهٖ۔ سَمَا خبر۔ يَضُمُّ کا مفعول ضاد کی ضمیر جو محذوف ہے، اور فاعل وَالْغَيْرُ ہے۔ ثَقَّلَا کا فاعل اَلْغَيْرُ کی ضمیر ہے، اور مفعول وَالرَّاءَ ہے۔

توضیح: ضَارَ يَضِيْرُ اور ضَرَّ يَضُرُّ دونوں لغت ہیں لَا يَضِرْكُمْ کی اصل لَا يَضِيْرُكُمْ اور لَا يَضُرُّكُمْ کی اصل لَا يَضْرُرْكُمْ تھی، اور اس کی نظیر لَا ضَيْرَ (شعراء ۳) ہے، اور دوسری لَا يَضُرُّكُمْ (مائدہ ۱۴) کی طرح ہے، اور فعل دونوں قرأتوں پر مجزوم ہیں، اور دوسری پر راء کا ضمہ اجتماع ساکنین کی وجہ سے ہے، جو ضاد کے ضمہ کی مناسبت سے اختیار کیا گیا ہے۔

(۵٦٨) وَفِيْمَا هُنَا قُلْ مُنْزَلِيْنَ وَمُنْزَلُوْ　۲۳　نَ لِلْيَحْصَبِيْ فِي الْعَنْكَبُوْتِ مُثَقِّلَا

ترجمہ: اور تو مُنْزَلِيْنَ میں جو یہاں آل عمران ۱۳ میں ہے، اور مُنْزِلُوْنَ عنکبوت ۳۴ (کی زای) ابن عامر یحصبی کیلئے مشدد کرنے والا بن کر پڑھ، (یعنی یہاں مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنَزَّلِيْنَ اور عنکبوت میں مُنَزِّلُوْنَ ہے (باقین کیلئے نون کے

سکون اخفاء اور زاء کی تخفیف سے، اور نَزَّلَ کی بنسبت اَنْزَلَ اولیٰ ہے، اور دونوں قرأتیں ہم معنی ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

فِيْمَا قُلْ بمعنی اقرأ کا ظرف ہے۔ هُنَا صلہ ہے۔ مَا موصولہ کا مُنْزَلِيْنَ اقرأ کا مفعول۔ اور اسی طرح مُنْزِلُوْنَ فِي الْعَنْكَبُوْتِ لِلْيَحْصَبِيْ حال۔ مُثَقَّلًا حال قُلْ کے فاعل سے، اَيْ اِقْرَأْ مُنْزَلِيْنَ فِي الْحَرْفِ الَّذِيْ هُنَا وَاَيْضًا فِي الْعَنْكَبُوْتِ حَالَ كَوْنِكَ مُشَدِّدًا اِيَّاهُمَا۔

(۵۶۹) وَ (حَقُّ) نَـصِيْرٍ كَسْرُ وَاوِ مُسَوَّمِيْـــ ۲۴ ــنَ قُلْ سَارِعُوْا لَا وَاوَ قَبْلُ كَمَا انْجَلَا

ترجمہ: اور مکی ، بصری ، عاصم کیلئے مُسَـــوِّ مِيْــنَ کے واؤ کا کسرہ مدد کرنے والے کا حق ہے، اور تو کہہ دے کہ سَـــارِعُـوْا جو ہے، (مدنی و شامی کیلئے اس کے سین سے پہلے واؤ ثابت نہیں ہے، یہ اسی طرح ثابت ہے، جس طرح ظاہر اور واضح ہو گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

حَقُّ مبتداء۔ كَسْرُ خبر۔ سَارِعُوْا مبتداء۔ لَا وَاوَ قَبْلَ اَيْ قَبْلَ السِّيْنِ جملہ اس کی خبر۔ كَمَا انْجَلَا خبر ثانی۔

توضیح: (۱) سِيْمَةٌ ، سِيْمٰـى ، سُوْمَةٌ تینوں علامت کے معنی میں ہیں، کسرہ کی قرأت پر معنی ہیں، حالانکہ وہ فرشتے اپنے نفوس پر نشانی مقرر کرنے والے ہوں گے، جس سے وہ پہچانے جائیں گے، اور فتحہ کی قرأت پر، حالانکہ وہ حق تعالیٰ کی طرف سے نشانی لگائے ہوئے یا بھیجے ہوئے ہوں گے۔

(۲) وَسَارِعُوْا مدنی اور شامی مصاحف میں واؤ کے بغیر ہے، اس لئے ان دونوں قراء کی قرأت پر ان کے مصاحف کے مطابق سَارِعُوْا ہے، اور مکی و عراقی مصاحف میں واؤ مرسوم ہے، لہٰذا باقی قراء کی قرأت واؤ سے ہے، اول صورت میں جملہ مستانفہ ہے، اور دوسری قرأت پر ماقبل کے جملوں وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وغیرہ پر معطوف ہے۔

(۵۷۰) وَقَرْحٌ بِـضَـمِّ الْـقَــافِ وَالْـقَـرْحُ (صُحْبَةٌ) ۲۵ وَمَعْ مَدِّ كَـائِنْ كَسْرُ هَـمْـزَتِـهٖ ذَلَا

ترجمہ: اور (ابوبکر ، حمزہ اور کسائی کی) جماعت نے قَرْحٌ ۲ دونوں جگہ اور اَلْقَرْحُ ۱۸ میں قاف کے ضمہ سے پڑھا ہے، یعنی قُرْحٌ اَلْقُرْحُ اور (مکی کیلئے ساتوں جگہ) كَـائِنْ کے الف مدہ کے ساتھ اس کے ہمزہ کا کسرہ ہے، اور اس نے ڈول بھر کر نکالا ہے (یعنی یہ وجہ کامیاب ہوگئی ہے) اَلْـقَـرْحُ ، اَلْـقُـرْحُ ۔ ضَعْفٍ ضُعْفٍ ۔ كَرْهًا ، كُرْهًا کی طرح دونوں لغت ہیں۔

(۵۷۱) وَلَا يَاءَ مَكْسُوْرًا وَّ قُتِلَ بَعْدَهُ ۲۶ يُمَدُّ وَفَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ ذُوْوِلَا

ترجمہ: اورانہی ابن کثیر کیلئے یاء مکسورہ نہیں، (یعنی جو باقین کیلئے ہے) اوراس کے بعد قٰتَلَ مدہ سے پڑھا جاتا ہے، اورانہیں کیلئے قاف کے ضمہ اورتاء کے کسرہ کی بجائے فتحہ متابعت والا ہے، وَبَعْدَهُ کی قید سے اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْقُتِلَ نکل گیا۔

﴿النحو والعربية﴾

قَرْحٌ مبتداء۔ صُحْبَةٌ خبر۔ اَیْ قِرَاءَةُ صُحْبَةٍ، وَكَسْرِ هَمْزَتِهٖ مبتداء۔ اورضمیر كَائِنْ کیلئے ہے۔ دَلَا خبر۔ اس کا فاعل ضمیر اَلْكَسْرُ ہے۔ مَعْ مَد ظرف۔ دَلَا حال۔ وَلَا يَاءَ کی خبر محذوف اَیْ مَوْجُوْدٌ قٰتَلَ يُمَدُّ مبتداء وخبر۔ بَعْدَهُ کی ضمیر كَائِنْ کیلئے فَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ مبتداء وخبر۔

توضیح: (۱) كَاۡئِنْ میں دولغت ہیں، جو كَمْ خبریہ کے معنی میں ہیں، اوردوسری قرأت میں کاف تشبیہ کیلئے ہے، اورنون تنوین کے عوض میں ہے، جو خلاف قیاس نون سے مرسوم ہے، اس لئے شامی اسے وقفاً حذف کر دیتے ہیں۔

(۲) سَمَا کیلئے قُتِلَ بِضَمِّ الْقَافِ وَبِحَذْفِ الْاَلِفِ وَبِكَسْرِ التَّاءِ ہے، اوراس قرأت پر فَمَا وَهَنُوْا کی ضمیر ان حضرات کیلئے ہوگی جو شہید نہیں ہوئے تھے، یعنی یہ مجاہدین اتنے بہادر تھے، کہ بہت سوں کے شہید ہو جانے کے باوجود وہ جمے رہے، اور بے ہمت نہیں ہوئے، اور قٰتَلَ اور قُتِلَ دونوں کی اسناد رِبِّيُّوْنَ کی طرف ہے، اورمعنی یہ ہیں، کہ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ مل کر جنگ کرتے ہوئے بہت سے اللہ والے لوگ شہید ہوئے ہیں، سو نہ تو شہید ہونے سے پہلے ان حضرات نے ہمت ہاری، اور نہ پیچھے باقی رہنے والوں نے کوئی کمزوری دکھائی، تو محمد ﷺ کی امت کو بھی ایسا ہی ہونا چاہئے۔

(۵۷۲) وَحُرِّكَ عَيْنُ الرُّعْبِ ضَمًّا كَمَا رَسَا ۲۷ وَرُعْبًا وَّ يَغْشٰى اَنِّثُوْا شَائِعًا تَلَا

ترجمہ: اورضمہ کی حرکت دیا گیا ہے، اَلرُّعْبُ اور رُعُبًا کا عین جس طرح یہ ثابت ہے (ہر جگہ شامی اور کسائی کیلئے) اور يَغْشٰى کو ان ناقلین نے تانیث کی تاء سے پڑھا ہے، مشہور ہونے کی حالت میں اس نے پیروی کی ہے (یعنی اَلرُّعْبُ معرفہ ہو، یا رُعْبًا نکرہ ہو، ہر جگہ شامی و کسائی اَلرُّعُبُ اور رُعُبًا عین کے ضمہ سے، اور باقین عین کے سکون سے پڑھتے ہیں، جو دونوں لغات ہیں، اورسکون فصیح ہے، اوراولیٰ ہے، يَغْشٰى حمزہ، کسائی تانیث کی تاء سے پڑھتے ہیں، اوراس صورت میں مرجع نُعَاسًا ہے، جو قریب بھی ہے، اوراسناد بھی حقیقی ہیں، لہٰذا یہی اولیٰ ہے، اس لئے کہ اصل چھپانے اور ڈھانکنے والی چیز نیند ہی ہے، نیز اَمَنَةً مبدل منہ ہونے کی وجہ سے نیۃً ساقط ہے)۔

﴿النحووالعربیۃ﴾

رَسٰی ، اَیْ ثَبَتَ ۔ ضَمًّا منصوب۔ بِنَزْعِ الْخَافِضِ اَیْ بِالضَّمِّ کَمَا رَسَا منصوب علی الظرف۔ یَغْشٰی اَنَّثُوْا کامفعول ہے۔ شَائِعًا تَلَا اس سے دونوں حال ہیں، اَیْ تَابِعًا لِمَا قَبْلَهٗ وَهُوَ اٰمَنَةً۔

فائدہ: جعبریؒ فرماتے ہیں، کہ اَلرُّعْبُ میں عموم رُعُبًا کو ساتھ لانے سے نکلا ہے، علی قاریؒ فرماتے ہیں، کہ ناظمؒ جس جگہ کسی کلمہ کو بلا قید لاتے ہیں، اس سے مراد عموم ہی ہوتا ہے، اور اگر دوسری جگہ اس لفظ کے دوسری طرح پڑھنے پر اجماع ہو، تو پھر وہاں عموم اس مانع کے سبب نہ ہوگا، اور بعض جگہوں میں عموم کی تصریح بحیثیت اٰتی وغیرہ کلمات سے مزید وضاحت کیلئے فرمادیتے ہیں، اس لئے نہیں فرماتے، کہ اس کے بغیر عموم ظاہر نہیں ہوتا، اور ناظمؒ محقق اور مدقق تھے نظم میں صرف اشاروں سے کام لیا ہے، اس شعر میں کَمَا رَسَا سے بھی عموم کی طرف اشارہ کردیا، گو کہ لفظا رموز مراد ہیں، پس یہ باب الاستعاذہ میں فَصِلْ آبَاهُ وَعَاتُنَا کی طرح ہے، کہ معنی کی رو سے مراد جدا ہے، اور ایک قول پر ہمزہ وفاء لفظا رموز ہیں۔

(۵۷۳) وَقُلْ کُلَّهٗ لِلّٰهِ بِالرَّفْعِ حَـــامِدًا ۲۸ بِمَا یَعْمَلُوْنَ الْغَیْبُ شَـــائِعَ دُخْلَلَا

ترجمہ: اور تو اللہ تعالیٰ کی طرف تعریف کرنے والا بن کر کہہ دے کہ کُلَّهٗ لِلّٰهِ (ابوعمرو کیلئے لام کے) رفع کے ساتھ ہے، اور بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ کا جو ہے، (اس میں حمزہ ، کسائی ، مکی کیلئے) غیب کی یاء نے (پہلے غیب کی) پیروی کی ہے، حالانکہ یہ کثیر الوقوع ہے (یعنی بصری کیلئے کُلَّهٗ اَلْاَمْرَ کی تاکید اور لِلّٰهِ خبر ہے، اور یہی اولیٰ ہے، اور تَعْمَلُوْنَ میں اخوین ومکی کا غیب ماقبل کے کَفَرُوْا اور وَقَالُوْا کے غیب کی مناسبت سے ہے، اور عمؔ ، بصری ، عاصم کا خطاب لَا تَکُوْنُوْا میں مؤمنین مخاطبین کی اور اس کے بعد وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ وغیرہ کے خطاب کی مناسبت ہے۔

﴿النحووالعربیۃ﴾

اَلدُّخْلُلُ اَلدَّخِیْلُ فِی الْاَمْرِ الَّذِیْ لَا یَخْفٰی عَلَیْهِ مِنْهُ شَیْءٌ۔ کُلَّهٗ لِلّٰهِ مبتداء۔ بِالرَّفْعِ خبر۔ حَامِدًا قُلْ کے فاعل سے حال ہے۔ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مبتداء۔ اَلْغَیْبُ اَیْ فِیْهِ بدل۔ شَائِعَ خبر۔ دُخْلُلَا اَلْغَیْبُ سے حال۔

(۵۷۴) وَمِتُّمْ وَمِتْنَا مِتُّ فِیْ ضَمِّ کَسْرِهَـا ۲۹ صَـــفَا (نَفَرٌ) وِرْدًا وَّحَفْصٌ هُنَا اجْتَلَا

ترجمہ: اور مِتُّمْ مِتْنَا اور مِتُّ جو ہیں (شعبہ ، مکی ، بصری ، شامی کیلئے) ان کے میم کے کسرہ میں ضمہ ہے، ایک جماعت پانی کے گھاٹ کے اعتبار سے صاف ہوگئی ہے، اور حفصؒ نے یہاں (آل عمران ۱۷) میں مُتُّمْ دو جگہ ضمہ کی موافقت کو ظاہر کیا ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

مِتُّمْ اوراس کے معطوفات مبتداء۔ صَفَا فعل ماضی اس کا فاعل نَفَرٌ ہے۔ وِرْدًا تمیزفِیْ ضَمٍّ، صَفَا کا ظرف۔ کَسْرِهَا کی هَا الفاظ ثلاثہ کیلئے ہے جملہ فعلیہ خبر ہے، مبتداء کی، اورحفص هُنَا اجْتَلَا جملہ اسمیہ ہے۔

توضیح: اس باب والے کلمات مِتُّمْ مِتْنَا مِتُّ میں شعبہ اورنفر کیلئے ہرجگہ میم کا ضمہ ہے، اورمدنی، حمزہ کسائی کیلئے میم کا کسرہ ہے، اورحفصؒ کیلئے جمعًا بین اللغتین کے طور پر یہاں آل عمران دونوں جگہ میم کا ضمہ اور باقی ہرجگہ میم کا کسرہ ہے، اور یہ کلمات ضمہ کی تقدیر پر نَصَرَ سے اور کسرہ کی تقدیر پر سَمِعَ سے ہیں، اور مَاتَ دونوں ہی بابوں سے آتا ہے، اورعموم بلا قید لانے اوراجماعی مانع بھی نہ ہونے سے نکلا ہے، اورجعبریؒ کی رائے میں اس کے ساتھ مِتْنَا اور مِتُّ لانے سے نکلا ہے۔

(۵۷۵) وَبِالْغَيْبِ عَنْهُ تَجْمَعُوْنَ وَضُمَّ فِيْ ۳۰ يُغَلَّ وَفَتْحُ الضَّمِّ اِذْ شَاعَ كُفِّلَا

ترجمہ: (۱) اور مِمَّا تَجْمَعُوْنَ ان(حفص) ہی سے غیب کے ساتھ ہے، اورمدنی، حمزہ کسائی اور شامی کیلئے اَنْ يُّغَلَّ کی یاء میں ضمہ واقع کر، اوراس کے غین کے ضمہ کا فتحہ نقل کیا گیا ہے، اس لئے کہ یہ(علماء میں) مشہور ہوگیا ہے، (یعنی مِمَّا تَجْمَعُوْنَ کو حفص غیب کی یاء سے پڑھتے ہیں، جو كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا میں مذکور کفار کیلئے ضمیر ہے، اورخطاب باقین کا جانبین کی رعایت سے ہے، یا خطاب مجاہدین کیلئے ہے، اوریہی اولی ہے۔(۲) اَنْ يَّغُلَّ نافع، حمزہ، کسائی، شامی اَنْ يُّغَلَّ بِضَمِّ الْيَاءِ وَبِفَتْحِ الْغَيْنِ پڑھتے ہیں، اورحق وعاصم کی قرأت بِفَتْحِ الْيَاءِ وبِضَمِّ الْغَيْنِ ہے، اوردونوں قرأتوں کا مفہوم میں متحد ہونا ظاہر ہے، یعنی نبی کے لائق ہی نہیں، کہ وہ خیانت کرے، اورمجہول کی قرأت کہ اس کی طرف خیانت کی نسبت کی جائے

﴿النحو والعربیۃ﴾

تَجْمَعُوْنَ مبتداء۔ بِالْغَيْبِ اس سے حال۔ عَنْهُ خبر۔ اورضمیرحفص کے لئے ہے۔ فِيْ يَغُلَّ ظرف، اَيِ الْيَاءُ ضُمَّ فِيْ يَغُلَّ - وَفَتْحُ مبتداء مضاف۔ الضَّمُّ مضاف الیہ۔ كُفِّلَا خبر۔

(۵۷۶) بِمَا قُتِلُوْا التَّشْدِيْدُ لَبَّى وَبَعْدَهُ ۳۱ وَفِي الْحَجِّ لِلشَّامِيْ وَالْاٰخِرُ كَمَّلَا

ترجمہ: (اور لَوْ اَطَاعُوْنَا) مَا قُتِلُوْا اِلخ میں(ہشام کیلئے) تاء کی تشدید نے لَبَّيْكَ کہی ہے، اور مَا قُتِلُوْا کے بعد والا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا اِلخ اور سورۃ حج(۸ کے ثُمَّ قُتِلُوْا اَوْمَاتُوْا) میں شامی کیلئے بتشدید تاء ہے،

اوراس سورۃ آل عمران کا آخر ۲۰ رکوع والا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ كَمَّلَا دَرَاكِ (شعر۳۲) کے مرموزین شامی و مکی نے تشدید کو مکمل کیا ہے، تو ان کلمات کا احاطہ کرلے۔

(۵۷۷) دِرَاکٍ وَقَدْ قَالَا فِي الْاَنْعَامِ قَتَّلُوْا ۳۲ وَبِالْخُلْفِ غَيْبًا تَحْسَبَنَّ لَهُ وَلَا

ترجمہ: اوران دونوں مکی وشامی نے (انعام ۱۶) میں (قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْا اَوْلَادَهُمْ) کو تشدید سے پڑھا ہے، اور وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ آل عمران ۱۷ (ہشام کیلئے) خلف کے ساتھ غیب کی یاء ہے، اس کے لئے ناقلین کی مدد ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

بِمَا اَيْ فِيْ مَا التَّشْدِيْد مبتداء۔ بِمَا قَتَلُوْا ظرف۔ لَبّٰى خبر۔ وَبَعْدَهٗ وَفِي الْحَجِّ عطفان عَلَى الظَّرْفِ لِلشَّامِيْ خبر۔ وَالْاٰخَرُ مبتداء۔ كَمَّلَا خبر۔ دَرَاكَ اسم فعل، اَيْ اَدْرِكْ قَتَلُوْا مفعول۔ قَالَا بمعنی قَرَأَ۔ يَحْسَبَنَّ مبتداء۔ لَهٗ وَلَا جملہ خبر۔

توضیح: (۱) قُتِلُوْا اور قَتَلُوْا کے پانچ کلمات میں اختلاف ہے، جو آل عمران میں تین اور حج وانعام میں ایک ایک ہے، چونکہ شہداء کی فضیلت کا مدار نفس قتل کی نفی پر ہے، نہ کہ اس کے مبالغہ پر لہٰذا تخفیف اولی ہے، اور تشدید صرف تکثیر کیلئے ہے، تعدیہ کیلئے نہیں ہے، ان میں کل چار قرأتیں ہیں۔

(۱) ہشام کیلئے پانچوں میں تاء کی تشدید قُتِّلُوْا۔ (۲) ابن ذکوان کیلئے پہلے مَا قُتِلُوْا میں تخفیف، اور باقی چار میں تشدید۔ (۳) مکی کیلئے وَقُتِّلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ آل عمران اور قَتَّلُوْا اَوْلَادَهُمْ انعام میں تشدید اور باقی تین میں تخفیف۔ (۴) باقی پانچ قرأ پانچوں کو تخفیف سے پڑھتے ہیں۔

(۲) وَلَا تَحْسَبَنَّ آل عمران ۱۷ میں ہشام کیلئے وَلَا يَحْسَبَنَّ غیب کی یاء اور خطاب کی تاء دونوں وجوہ ہیں، اور باقین کیلئے صرف خطاب، غیبت کی صورت میں اَلَّذِيْنَ، يَحْسَبَنَّ کا فاعل ہے، اور اول مفعول محذوف ہے، اَيْ وَلَا يَحْسَبَنَّ الشُّهَدَاءُ اَنْفُسَهُمْ اَمْوَاتًا اور خطاب کی صورت میں فاعل یا تو ہر مخاطب ہے، اور یا نبی ﷺ بالذات اور باقی حضرات بالتبع ہیں۔

نوٹ: وَمَا قُتِلُوْا جو اسی رکوع کا پہلی آیت والا ہے، اس میں نظم کے طرق سے تخفیف پر اجماع ہے اسی لئے ناظمؒ نے بِمَا قُتِلُوْا کہا ہے، وَمَا قُتِلُوْا نہیں فرمایا، یعنی وہ جو واؤ کے بغیر مَا قُتِلُوْا ہے۔

(۵۷۸) وَاِنَّ اكْسِرُوْا رِفْقًا وَيَحْزُنُ غَيْرَ الْاَنْـ ۳۳ ـبِيَاءِ بِضَمٍّ وَّاكْسِرِ الضَّمَّ اَحْفَلَا

ترجمہ: وَاَنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیعُ میں اَنَّ کے ہمزہ کا (کسائی کیلئے) آسانی کی حالت میں کسرہ (اور باقین کیلئے فتحہ) پڑھو، اور یَحْزُنُ کو ہر جگہ سوائے سورۃ انبیاء والے (لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ) کے یاء کو ضمہ اور زاء مضمومہ کو (نافع کیلئے) کسرہ دو، اس حال میں کہ تم جامع قرأت ہو، (باقین ہر جگہ فتح یاء اور ضمّ زاء کے ساتھ یَحْزُنُ نَصَرَ یَنْصُرُ سے پڑھتے ہیں، اور نافع سورۃ انبیاء میں اسی طرح پڑھتے ہیں۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

وَاَنَّ اِکْسِرُوْا کا مفعول۔ رِفْقًا مصدر بمعنی اَلْحَال، اِکْسِرُوْا کے فاعل سے، اَیْ ذَوِیْ رِفْقٍ وَیَحْزُنُ مبتداء۔ بِضَمٍّ خبر۔ اَحْفَلَا بمعنی حَافِلًا اِکْسِرُوْا کے فاعل سے حال۔ غَیْرَ الْاَنْبِیَاءِ استثناء یَحْزُنُ سے، بمعنی غَیْرَ حَرْفِ الْاَنْبِیَاءِ۔

توضیح: (۱) کسائی کیلئے اِنَّ اللّٰہَ میں ہمزہ کا کسرہ استیناف کی وجہ سے اور باقین کا فتحہ وَفَضْلٍ وَّ بِاَنَّ اللّٰہَ کی تقدیر سے ہے، جو بِنِعْمَةٍ پر معطوف ہے۔

(۲) نافع کیلئے جب یَحْزُنُ واحد مذکر غائب فعل مضارع کا صیغہ ہو، تو انبیاء والے کے سوا ہر جگہ اَحْزَنَ یُحْزِنُ ہے، جیسے وَلَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ۔ لَیُحْزِنُنِیْ وغیرہ، یہ تعدیہ میں صریح تر ہے، اور باقین کیلئے حَزَنَ یَحْزُنُ۔ نَصَرَ یَنْصُرُ مجرد سے، اور یہی اولیٰ ہے، اس لئے کہ یہ اجماعًا متعدی ہے۔ اور حَزِنَ یَحْزَنُ وہ مضارع جو سَمِعَ یَسْمَعُ سے ہو، وَلَا تَحْزَنْ نحل ۱۲۷۔ اور نمل ۷۰۔ اور اس مادہ سے جمع کا صیغہ جیسے وَلَا یَحْزَنُوْنَ سو ان میں سب کیلئے یاء اور زاء کا فتحہ ہے۔

(۳) ابوجعفر کیلئے یَحْزُنُ میں نافع کی قرأت کا عکس ہے، وہ انبیاء والے میں ضمہ وکسرہ اور باقی موقعوں میں فتحہ اور ضمہ پڑھتے ہیں۔

---

(۵۷۹) وَخَاطَبَ حَرْفًا یَحْسَبَنَّ فَخُذْ وَقُلْ ۞ بِمَا یَعْمَلُوْنَ الْغَیْبُ (حَقٌّ) وَّ ذُوْمَلَا

ترجمہ: اور یَحْسَبَنَّ کے دونوں کلموں (یعنی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ۔ اور وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ ۱۸۰ کو (حمزہ نے) خطاب سے پڑھا ہے، پس تو اسے یاد کرلے، باقین کا غیب ہے) اور بِمَا یَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۱۸۰ جو ہے، اس میں (مکی، بصری کیلئے) تو کہہ دے کہ غیب حق اور باعث شرف ہے (اور باقین کیلئے خطاب کی تاء ہے)۔

﴿النحو والعربیة﴾

حَرْفَا خَاطِبُ کا فاعل ہے، جو تَحْسَبَنَّ کو مضاف ہے۔ اور تَحْسَبَنَّ مضاف الیہ ہے۔ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مبتداء۔ اَلْغَیْب مبتداء ثانی۔ ای فیہ حَقٌّ اور جملہ خبر یہ ہے۔ مَلَا ہمزہ کی تخفیف ضرورۃً ہے، وھُمُ الْاَشْرَاف۔

توضیح: (۱) اس سورت میں تَحْسَبَنَّ میں پانچ جگہ اختلاف ہے، اور یہاں ان میں سے دوسرا اور تیسرا مراد ہے، اور قرینہ یہ ہے، کہ نمبر ۱ کو شعر نمبر ۳ میں بیان کر چکے ہیں، اور نمبر چار و پانچ کا ذکر شعر نمبر ۳۷، ۸۳ میں آئے گا، پس اب نمبر دو اور تین ہی رہ گئے اس لئے وہی متعین ہو گئے ۔ نیز غیب کی تقدیر وَلَا یَحْسَبَنَّ الرَّسُوْلُ اِمْلَاءَ نَا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا خَیْرٌ لِّاَنْفُسِھِمْ ہے، اور تاء خطاب میں فاعل یا تو نبی ﷺ ہیں، یا ہر مخاطب ہے۔

(۲) بِمَا یَعْمَلُوْنَ میں غیب کی ضمیر باخلین کیلئے ہے، اور اس میں یَبْخَلُوْنَ اور سَیُطَوَّقُوْنَ کی رعایت ہے، اور خطاب کی صورت میں فاعل کفار ہیں، وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا کے قرینہ سے یا خطاب التفات کی وجہ سے ہے۔

(۵۸۰) یَمِیْزَ مَعَ الْاَنْفَالِ فَاکْسِرْ سُکُوْنَہٗ ۳۵ وَشَدِّدْہُ بَعْدَ الْفَتْحِ وَالضَّمِّ شُلْشُلَا

ترجمہ: اور حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ میں مع انفال لِیَمِیْزَ اللّٰہُ الْخَبِیْثَ کے (حمزہ ، کسائی کیلئے) اس کی یاء کو کسرہ دو، اور مشدد پڑھو، میم کے فتحہ کے بعد اور یاء کے ضمہ کے بعد حالانکہ یہ لفظ ہلکا اور آسان ہے، یعنی یُمَیِّزَ اور لِیُمَیِّزَ ، مَیَّزَ سے، اور باقی قراء کیلئے مَازَ یَمِیْزُ سے جو بنسبت مَیَّزَ کے قلیل الاستعمال ہے، اور تشدید سے تکثیر کیلئے ہے، نہ کہ تعریف کیلئے۔

﴿النحو والعربیة﴾

الشُّلْشُلُ الْخَفِیْفُ ۔ یَمِیْزَ مبتداء۔ مَعَ الْاَنْفَالِ اَیْ ھُنَا مَعَ الْاَنْفَالِ فَاکْسِرْ سُکُوْنَہٗ ' جملہ خبر واقع ہوا ہے، کوفیین کے مذہب پر خبر پر فاء داخل کی ہے، اور سُکُوْنَہٗ کی ھاء اور شَدِّدْہُ کی بھی یَمِیْزَ کیلئے ہے۔ شُلْشُلَا اِکْسِرْ وَشَدِّدْہُ کے فاعل سے حال ہے۔

(۵۸۱) سَنَکْتُبُ یَاءٌ ضُمَّ مَعْ فَتْحِ ضَمِّہٖ ۳۶ وَقَتْلَ ارْفَعُوْا مَعْ یَا نَقُوْلُ فَیَکْمُلَا

ترجمہ: (امام حمزہ کیلئے) سَنَکْتُبُ میں یاء مضموم اور تاء مفتوحہ (یعنی سَیُکْتَبُ) پڑھو، اور آگے وَقَتْلَھُمْ میں رفع پڑھو۔ نَقُوْلُ میں (نون کی بجائے) یاء پڑھنے کے ساتھ تا کہ ان تمام کلمات میں اختلاف کامل ہو جائے (باقین کیلئے سَنَکْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَھُمْ وَنَقُوْلُ حفص کی طرح معروف ہے وَنَحْنُ اَغْنِیَاءُ کی رعایت کے پیش نظر اور نون

اور فعل معروف وعید میں بلیغ تر ہیں، لہٰذا یہی اولیٰ ہے، اور حمزہ کی قرأت میں دونوں فعلوں میں مجہول و معروف کا فرق معنی کی جدائی پر تنبیہ کرنے کیلئے ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

سَنَكْتُبُ مبتداء۔ یَاءٌ مبتداء ثانی تنوین مضاف الیہ کے عوض ہے، اَیْ یاؤہٗ۔ ضم خبر۔ مَعْ فَتْحٍ ضَمِّهٖ ظرف۔ وَقَتْلَ ارْفَعُوْا کا مفعول۔ مَعْ یاء یَقُوْلُ ظرف۔ فَیَكْمُلَا منصوب بوجہ جواب امر کے۔

(۵۸۲) وَبِالزُّبُرِ الشَّامِیْ كَذَا رَسْمُهُمْ وَبِالْـــ ۳۷ كِتٰبِ هِشَامٌ وَّاكْشِفِ الرَّسْمَ مُجْمِلَا

ترجمہ: اور شامی نے جَآءُوْا بِالْبَیِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ پڑھا ہے، کہ اہل شام کے مصحف کا رسم اسی طرح ہے، (باقین نے وَالزُّبُرِ پڑھا ہے) اور ہشام نے (وَبِالزُّبُرِ کے بعد) وَبِالْكِتٰبِ پڑھا ہے (اور باقین نے وَالْكِتٰبِ پڑھا ہے) اور تو رسم کو کھول و توضیح کر درانحالیکہ تو عمدہ بات کہنے والا ہے، شامی مصحف میں وَبِالزُّبُرِ تو باء کی زیادتی سے ہے، اور وَبِالْكِتٰبِ میں باء کی زیادتی میں اختلاف ہے، دانی نے کئی طرق نقل کئے ہیں، کہ وَبِالزُّبُرِ شامی مصحف میں باء کی زیادتی سے ہے، اور انہی کی مقنع میں حضرت ابوالدرداءؓ سے نقل کیا ہے، کہ دونوں لفظ یعنی وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ باء کی زیادتی سے ہیں، ناظمؒ نے وَاكْشِفِ الرَّسْمَ میں اسی طرف اشارہ فرمایا ہے، اور باقی مصاحف میں ان دونوں میں باء نہیں، اسلئے ان قراء کی قرأت باء کے بغیر ہے، فافهم وتأمل۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

وَبِالزُّبُرِ الشَّامِیْ مبتداء وخبر۔ اَیْ قِرَاءَةُ الشَّامِیْ، كَذَا رَسْمُهُمْ خبر اور مبتداء۔ بِالْكِتَابِ هِشَام مبتداء وخبر، اَیْ قِرَاءَتَهٗ۔ مُجْمِلًا اِكْشِفْ کے فاعل سے حال۔

(۵۸۳) صَفَا (حَقٌّ) غَیْبِ تَكْتُمُوْنَ یُبَیِّنُنْـــ ۳۸ ـنَ لَا تَحْسَبَنَّ الْغَیْبُ كَیْـــفَ (سَمَا) اعْتَلَا

ترجمہ: اور لَتُبَیِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ (شعبہ، مکی، بصری کیلئے) ان دونوں میں غیب کی یاء کا حق صاف ہو گیا ہے، (اس میں جانبین کے صیغوں کی رعایت ہے، جو اولیٰ ہے) اور وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ میں (ابن عامر اور سَمَا چاروں کیلئے) غیب بلند ہو گیا ہے (باقین کے لئے خطاب ہے)۔

(۵۸۴) وَ (حَقًّا) بِضَمِّ الْبَا فَلَا یَحْسَبُنَّهُمْ ۳۹ وَغَیْبٍ وَّفِیْهِ الْعَطْفُ اَوْ جَاءَ مُبْدَلَا

ترجمہ: اور فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ باء کے ضمہ اور غائب کے صیغہ سے (مکی و بصری کیلئے) خوب ثابت

ہوگیا ہے، اور یہ فعل یا تو ماقبل کے فعل پر معطوف ہے، یا اس سے بدل ہو کر آرہا ہے، (اور باقی حضرات کیلئے یاء کا فتحہ اور تاء خطاب ہے، اور یَحْسِبُ سین کے فتحہ وکسرہ کا اختلاف بقرۃ شعر ۹۴ میں بیان ہوگیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

يَكْتُمُوْنَ مبتداء۔ يُبَيِّنُنَّ معطوف بحذف الواو۔ صَفَا حَقٌّ غَيْبٍ جملہ فعلیہ خبر۔ لَا يَحْسَبَنَ مبتداء۔ اَلْغَيْب مبتداء ثانی خبر محذوف اَیْ فِيهِ۔ كَيْفَ سَمَا اعْتَلَا ظرف۔ حَقًّا مصدر مؤکد۔ فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ حَقٌّ کا فاعل، او ر بِضَمِّ الْبَاءِ اس کے متعلق ہے، اور غَيْبٌ معطوف علیہ۔ اور وَفِيهِ الْعَطْف خبر ومبتداء۔ اور هَا تَحْسِبَنَّهُمْ کو راجع ہے۔ اَوْجَاءَ مُبْدَلًا جملہ کا عطف جملہ پر ہے۔ اور ضمیر راجع فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ کو ہے۔

توضیح: لَتُبَيِّنُنَّهٗ اور وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ کی غیبت فَنَبَذُوْهُ کی رعایت کی بناء پر ہے، اور ضمیر اَلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ میں جو اہل کتاب ہیں، ان کیلئے ہے، اور وہ غائب ہیں، اور خطاب اس لئے ہے، کہ اس میں ان کے اس خطاب کی حکایت ہے، جو اقرار لیتے وقت کیا گیا تھا، وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيِّيْنَ الخ کی طرح

(۵۸۵) هُنَا قَـتَـلُوْا اَخِّرْ شِـفَـاءً وَّبَعْدُ فِيْ ۴۰ بَرَاءَةَ اَخِّرْ يَـقْـتُلُوْنَ شَـمَرْدَلَا

ترجمہ: یہاں آل عمران ۱۹۵ع میں وَقُتِلُوْا کو قٰتَلُوْا سے مؤخر کردے (حمزہ، کسائی کیلئے) اس حال میں کہ یہ شفا دینے والا ہے، اور اس کے بعد سورۃ توبہ ۱۱۱ع میں وَيَقْتُلُوْنَ کو وَيُقْتَلُوْنَ سے مؤخر کردے (حمزہ و کسائی کیلئے) اس حال میں کہ تو ہلکا اور متواضع ہے، پس حمزہ و کسائی کیلئے یہاں وَقُتِلُوْا وَقٰتَلُوْا اور توبہ میں وَيُقْتَلُوْنَ وَيَقْتُلُوْنَ ہے، یعنی دونوں جگہ اول فعل مجہول اور ثانی معروف ہے، اور باقی کے لئے اس کے برعکس اول فعل معروف، اور ثانی مجہول ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

الشَّمَرْدَلُ، اَلْخَفِيْفُ قَاتَلُوْا اَخِّرْ کا مفعول ہے۔ شِفَاءً مصدر بمعنی حال، اَیْ ذَا شِفَاءٍ۔ هُنَا ظرف الفعل ہے۔ وَيَقْتُلُوْنَ اَخِّرْ کا مفعول ثانی ہے۔ اور شَمَرْدَلًا اس کے فاعل سے حال ہے۔

(۵۸۶) وَيَـااٰتُهَـا وَجْهِـيْ وَاِنِّـيْ كِلَاهُـمَـا ۴۱ وَمِـنِّـيْ وَاجْـعَـلْ لِّـيْ وَاَنْـصَـارِيَ الْـمَـلَا

ترجمہ: اور اس سورۃ کی یاءات اضافت وَجْهِيَ لِلّٰهِ ۲ع اور اِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا ۴ع، اِنِّيْٓ اَخْلُقُ ۵ع میں دونوں، اور مِنِّيْ اِنَّكَ اور اِجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۴ع، اور اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۵ع، کی ایسی چھ یاءات ہیں، جو

معتبر ہیں۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

یَا اَیُّهَا مبتداء۔ وَجْهِیَ اور اس کے بعد کی سب خبر۔ کِلَا هُما تاکید۔ الْمَلَا اَنْصَارِیْ کی صفت۔

توضیح: سورۃ آل عمران بحمد اللہ وکرمہ مکمل ہوئی اس میں یاءات اضافت جن میں اختلاف ہے، کل چھ ہیں، ذیل کے جدول میں فتحہ وسکون پڑھنے والے حضرات کو بیان کیا جاتا ہے۔

جدول یاء ات اضافت (سورۃ آل عمران)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	فتحہ پڑھنے والے قرأ	سکون پڑھنے والے قرأ
۱	وَجْهِیَ لِلّٰهِ	۲	مدنی، شامی، حفص	مکی، بصری، شعبہ، حمزہ، کسائی
۲	مِنِّیْ اِنَّكَ	۴	مدنی، بصری	مکی، شامی، عاصم، حمزہ، کسائی
۳	اِجْعَلْ لِّیْ	۴	مدنی، بصری	مکی، شامی، عاصم، حمزہ، کسائی
۴	وَاِنِّیْ اُعِیْذُهَا	۴	مدنی	مکی، بصری، شامی، عاصم، حمزہ، کسائی
۵	اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰهِ	۵	مدنی	مکی، بصری، شامی، عاصم، حمزہ کسائی
۶	اَنِّیْ اَخْلُقُ	۵	حرمی، بصری	شامی، عاصم، حمزہ، کسائی

یاءات زوائد دو ہیں: (۱) وَمَنِ اتَّبَعَنِ ی مدنی وبصری وصلاً۔ (۲) وَخَافُوْنِ ی بصری وصلاً اثبات یاء ہے۔

ادغام کبیر: اکاون ۵۰۔ مثلین بچیس ۲۴۔ متقاربین چھبیس ۲۶۔ اور صغیر جائز مختلف فیہ سترہ ۱۸ ہیں۔

جدول ادغام صغیر (سورۃ آل عمران)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قرأ
۱	فَاغْفِرْ لَنَا	۲	سوسی بلا خلاف، دوری خلاف

۲	وَيَغْفِرْ لَكُمْ	۳	
۳	قَدْ جِئْتُكُمْ	۵	ہشام، بصری، حمزہ، کسائی
۴	وَاَخَذْتُمْ	۹	مکی، حفص کے سوا سب کے
۵	اِذْ تَقُوْلُ	۱۳	ہشام، بصری، حمزہ، کسائی
۶	وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ	۱۵	بصری، شامی، حمزہ، کسائی
۷	〃	〃	〃
۸	رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا	〃	بصری
۹	وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ	۱۶	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی
۱۰	اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ	〃	〃
۱۱	اِذْ تُصْعِدُوْنَ	〃	〃
۱۲	وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ	۱۷	بصری دوری کا خلاف
۱۳	وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ	۳	ابوالحارث
۱۴	قَدْ جَمَعُوْا	۱۸	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی
۱۵	لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ	۱۹	〃 〃 〃 〃
۱۶	قَدْ جَاءَكُمْ	〃	〃 〃 〃 〃
۱۷	وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ	۱۷	〃 〃 〃 〃
۱۸	فَاغْفِرْ لَنَا	۲۰	دوری بخلاف اورسوسی

جدول ادغام کبیر مثلین (سورة آل عمران)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اَلْكِتَابَ بِالْحَقِّ	۱

۲	اِلَّاهُوَ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ	۲
۳	وَيُعَلِّمُ مَا	۳
۴	رَبَّكَ كَثِيْرًا	۴
۵	يَقُوْلُ لَهٗ	۵
۶	فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا	۵
۷	اَلْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ	۵
۸	ثُمَّ قَالَ لَهٗ	۶
۹	يَقُوْلُ لِلنَّاسِ	۸
۱۰	اَسْلَمَ مَنْ	۹
۱۱	وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ دونوں وجوه	۹
۱۲	اَلْعَذَابَ بِمَا	۱۱
۱۳	رَحْمَةُ اللّٰهِ هُمْ	۱۰
۱۴	تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ	۱۳
۱۵	وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ	۱۲
۱۶	اَلرُّعْبَ بِمَا	۱۶
۱۷	مِنْ قَبْلُ لَفِيْ	۱۷
۱۸	اَلَّذِيْنَ نَافَقُوْا	۰
۱۹	وَقِيْلَ لَهُمْ	۰
۲۰	قَالَ لَهُمْ	۰
۲۱	اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ	۰
۲۲	مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ	۰

۲۳	اَلنَّارُ رَّبَّنَا	۲۰
۲۳	لَا اُضِيْعُ عَّمَلَ	〃

جدول ادغام کبیر متجانسین ،متقاربین (سورۃ آل عمران)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	زُيِّنَ لِّلنَّاس	۲
۲	وَالْحَرْثُ ذَّالِكَ	۳
۳	لِيَحْكُمْ بَّيْنَهُمْ	۳
۴	وَاللّٰهُ اَعْلَمْ بِّمَا	۴
۵	قَالَ رَّبِّ	〃
۶	قَالَ رَّبِّ	〃
۷	قَالَ رَّبِّ اجْعَلْ لِّيْ	〃
۸	اَلْقِيٰمَةُ ثُّمَّ	۸
۹	فَاحْكُمْ بَّيْنَكُمْ	۶
۱۰	وَالنُّبُوَّةُ ثُّمَّ	۸
۱۱	وَنَحْنُ لَّهٗ	۹
۱۲	مِنْ بَعْدُ ذّٰلِكَ	۹
۱۳	مِنْ بَعْدُ ذّٰلِكَ	۱۰
۱۴	يُرِيْدُ ظُّلْمًا	۱۱
۱۵	اَلْمَسْكَنَةُ ذّٰلِكَ	۱۲
۱۶	كَمَثَلُ رِّيْحٍ	〃

۱۷	يَغْفِرُ لِّمَنْ يَّشَآءُ	۱۳
۱۸	وَيُعَذِّبُ مَّنْ يَّشَآءُ	″
۱۹	صَدَقَكُمُ اللّٰهُ	۱۶
۲۰	الْاٰخِرَةِ ثُمَّ	۱۶
۲۱	الْقِيٰمَةِ ثُمَّ	۱۷
۲۲	وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا	″
۲۳	اَلَاْنُؤْمِنَ لِّرَسُوْل	۱۹
۲۴	مَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ	″
۲۵	الْغُرُوْرِ لَتُبْلَوُنَّ	″
۲۶	وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ	۲۰

المرسوم: (سورۃ آل عمران) مِنْهُمْ تُقٰةً ، اجماعاً بالیاء اور حَقَّ تُقٰتِهٖ مصاحف عراق میں یاء کے حذف سے اور علامہ دانی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے بعض مصاحف میں الف سے تُقَاتِهٖ اور بعض میں بغیر الف دیکھا ہے ۔ اَفَائِنْ کا ہمزہ مبتدلہ بصورت یاء اور اس سے پہلے الف زائدہ سے لَاِلَی اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ، میں لام تاکید کے بعد بعض مصاحف میں دو الف مرسوم ہیں ۔ ایک شکل ہمزہ اور ایک زائدہ ، اور اکثر مصاحف میں ایک ہی الف ہمزہ کی صورت سے مرسوم ہے ۔

سُوْرَةُ النِّسَآء

یہ سورت مدنی ہے، اسکی کل آیات اتفاقی ایک سوچھتر ۱۷۶ ہیں، دو میں اختلاف ہے۔ شامی ایک سو ستتر ۱۷۷ کوفی ایک سو چھتر ۱۷۶۔ اور حجازی اور بصری ایک سو پچھتر ۱۷۵ ہیں، اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ پر کوفی و شامی اور فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا (ع ۲۰) شامی آیت ہے، فواصل مَتَالٌ کے چار حرف ہیں، اور يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اصْبِرُوْا سے ونسآء تک کل وجوہ صحیحہ بین السورتین ایک سو بائیس ہیں، قالون مع کی چالیس ۴۰، ورش بیالیس ۴۲، بسم اللہ پر تیس ۳۰، اور ترک پر بارہ ۱۲، دوری آٹھ ۸، سوسی اور شامی چار ۴ چار ۴ عاصم و کسائی دس ۱۰ دس ۱۰، خلف اور خلاد دو ۲ دو ۲۔

(۵۸۷) وَكُوْفِيُّهُمْ تَسَاءَلُوْنَ مُخَفَّفًا ؕ وَحَمْزَةُ وَالْاَرْحَامِ بِالْخَفْضِ جَمَّلَا

ترجمه: اور ان میں سے کوفیین نے تَسَآءَلُوْنَ (کے سین) کو بلا تشدید ہونے کی حالت میں (تَسَآءَلُوْنَ) پڑھا ہے، اور حمزہ نے وَالْاَرْحَامِ (میم) کو جر سے خوبصورت بنا دیا ہے۔

النحو والعربية

كُوْفِيُّهُمْ مبتداء۔ تَسَاءَلُوْنَ خبر، اَیْ قَرَءُوْا تَسَآءَلُوْنَ مُخَفَّفًا حال۔ وَحَمْزَةُ مبتداء۔ جَمَّلَا خبر۔ وَالْاَرْحَامُ مفعول۔ بِالْخَفْضِ جَمَّلَا سے متعلق ہے۔

توضیح: (۱) تَسَاءَلُوْنَ اصل میں تَتَسَآءَلُوْنَ تھا، پھر اول تا ثانی میں مدغم ہوگئی، اور تخفیف کی وجہ سے ایک کو حذف کر دیا، اور اصل کے قریب ہونے کی وجہ سے تشدید عمدہ تر ہے۔

(۲) وَالْاَرْحَامُ نصب سے جار مجرور کے محل پر معطوف ہے، اَیْ تَسَاءَلُوْنَ اللّٰهَ وَالْاَرْحَامَ یعنی تم لوگوں سے اپنے حقوق اللہ کے نام سے بھی مانگتے ہو، اور رشتوں کا واسطہ دیکر بھی، یا اسم اللہ پر معطوف ہے، اَیْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ، وَاتَّقُوا الْاَرْحَامَ یعنی اللہ سے ڈرو، ان کی حدود سے تجاوز نہ کرو، اور ارحام رشتہ داروں سے ڈرو، رشتہ قطع نہ کرو۔ اور جر کی صورت میں واؤ قسمیہ ہے، جو جر دیتی ہے، اور اِنَّ اللّٰهَ قسم کا جواب ہے۔

(۵۸۸) وَقَصْرُ قِيٰمًا (عَمَّ) يَصْلَوْنَ ضُمَّ (كَـ)ـمْ ۲ (صَـ)ـفَا نَافِعٌ بِالرَّفْعِ وَاحِدَةً جَلَا

ترجمه: اور لَكُمْ قِيٰمًا کا قصر یعنی حذف الف (نافع و شامی) کیلئے عام ہے، اور وَسَيَصْلَوْنَ (شامی و شعبہ کے لئے) یاء کو ضمہ دے، اور یہ ضمہ کس قدر پاکیزہ ہے (باقی کا یاء کا فتحہ ہے) اور نافع وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً میں وَاحِدَةٌ رفع کے ساتھ پڑھتے ہوئے ظاہر ہوتے ہیں، (باقی منصوب پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربیة﴾

جَلَا اَیْ کَشَفَ قَصْرُ مبتداء مضاف۔ قِیَامًا مضاف الیہ۔ عَمَّ خبر۔ یُصْلَوْنَ ضَمَّ مبتداء وخبر۔ کَمْ منصوب علی الظرف، اَیْ کَمْ مَرَّۃٍ ۔ صَفَا فعل ماضی۔ نافع مبتداء۔ جَلَا اس کی خبر۔ وَاحِدَۃً جَلَا کا مفعول۔ بِالرَّفْعِ اس سے متعلق ہے۔

توضیح: (۱) اخفش اور کسائی کی رائے پر قِیَامُ اور قِیَمُ اور قِوَامُ اور قِوَمُ چاروں مصدر ہیں، جو اصل کی رُو سے ثبات اور دوام کے معنی میں ہیں، ہر وہ چیز جس سے دوسری کی مصلحتیں درست ہوں، اور اس کے باقی رہنے کا ذریعہ بنے، اور قِیَام اور قِیَمَ یہاں اموال کی، اور مائدۃ ۱۳ میں کعبہ کی اور انعام میں قِیَمًا اور قَیِّمًا دِیْنًا کی صفت میں آیا ہے، جو مُسْتَقِیْمًا کے معنی میں ہے، یعنی درست اور صحیح دین پس نافع کیلئے صرف یہاں اور شامی کیلئے تینوں میں قِیَمًا ہے، اور رسم الف کے حذف سے ہے، دونوں قراآت صراحۃ اور تقدیرًا رسم کے موافق ہیں۔

(۲) وَسَیُصْلَوْنَ شامی، شعبہ کیلئے مجہول سے اور مصدر سے فعل مجہول بھی کثرت سے آتا ہے، باقی کیلئے معروف سے جو اصل بھی ہے، اور ڈرانے میں بلیغ تر بھی اس لئے یہی اولی ہے۔

(۳) وَاحِدَۃً نصب سے ، فَاِنْ کُنَّ نِسَآءً کی مناسبت سے اولی ہے، رفع میں کَانَ تامہ ہے، جس کے سبب عدم اضمار ہے، تقدیرًا اَیْ وَقَعَتْ وَاحِدَۃٌ ، اور نصب میں کَانَ اپنے اکثر استعمال کے موافق ناقصہ ہے، اور تقدیر وَاِنْ کَانَ الْوَارِثُ وَاحِدَۃً ہے۔

---

(۵۸۹) وَیُوْصِیْ بِفَتْحِ الصَّادِ صَـ حَّ کَمَا دَنَا ۳ وَوَافَقَ حَفْصٌ فِی الْاَخِیْرِ مُجَمَّلَا

ترجمہ: اور یُوْصِیْ (بِهَا دونوں جگہ شامی ، ابوبکر ، مکی کیلئے) صاد کے فتح (اور الف) کے ساتھ ہو کر اسی طرح صحیح ہو گیا ہے، جس طرح یہ (نقلاً قریب ہو گیا ہے، اور حفص نے صرف آخر والے میں فتح میں ان کی موافقت کی ہے، حالانکہ یہ خوبصورت بنا دیے گئے ہیں، (پس یہاں تین قراَتیں ہیں)۔

(۱) مکی ، شامی ، ابوبکر کیلئے دونوں جگہ یُوْصٰی بِهَا صاد کے فتح والف سے۔

(۲) حفص کیلئے اول میں یُوْصِیْ بِهَا صاد کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے جو ضد سے نکلا۔ اور آخر والے میں یُوْصٰی بِهَا صاد کے فتح والف کے بیان سے نکلا۔

(۳) باقین مدنی ، بصری اخوین کیلئے دونوں میں یُوْصِیْ بِهَا صاد کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے، جو ضد سے نکلا ہے،

چونکہ معروف اصل ہے، اور فاعل کے حذف سے اس کا اضمار آسان تر ہے، اس لئے یہی قرأت اولیٰ ہے، مجہول کی قرأت میں نائب فاعل بِهَا ہے، اور حفص نے دونوں لغات جمع کئے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

يُوْصِيْ مبتداء۔ بِفَتْحِ الصَّادِ حال۔ صَحَّ خبر۔ كَمَا دَنَا خبر کا ظرف ہے۔ حَفْصٌ وَافَقَ کا فاعل مُجَمِّلًا فاعل سے حال ہے۔

(۵۹۰) وَفِيْ أُمِّ مَعْ فِيْ أُمِّهَا فَلِأُمِّهِ ۴ لَدَى الْوَصْلِ ضَمُّ الْهَمْزِ بِالْكَسْرِ شَمْلَلَا

ترجمہ: اور فِيْ أُمِّ الْكِتٰبِ زخرف۴ نے جو فِيْ أُمِّهَا رَسُوْلًا قصص۶ اور فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ اور فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ نساء۱۱ سمیت ہے (حمزہ ، کسائی کیلئے ان چاروں کی) ہمزہ کے ضمہ نے وصل میں (فِيْ کو أُمّ سے ملا کر) کسرہ کے ساتھ جلدی کی ہے (پس یہ چاروں میں فِيْ إِمِّ پڑھتے ہیں، اور باقی چھ قراء وصل ووقف میں ہمزہ مضمومہ سے فِيْ أُمِّ پڑھتے ہیں، نیز حمزہ و کسائی بھی أُمِّ الْكِتٰبِ یا أُمِّهَا رَسُوْلًا سے فِيْ کے بغیر اعادہ کریں تو باقین کی طرح ضمہ أُمِّ الْكِتٰبِ اور أُمِّهَا پڑھتے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

شَمْلَلَ ، أَسْرَعَ ۔ فِيْ أُمِّ مبتداء۔ ضَمُّ الْهَمْزِ مبتداء سے بدال الاشتمال۔ شَمْلَلَا خبر۔ بِالْكَسْرِ اس سے متعلق۔ لَدَى الْوَصْلُ حال۔

(۵۹۱) وَفِيْ أُمَّهَاتِ النَّحْلِ وَالنُّوْرِ وَالزُّمَرْ ۵ مَعَ النَّجْمِ شَافٍ وَّاكْسِرِ الْمِيْمَ فَيْصَلَا

ترجمہ: اور نحل۱۱ اور نور۸ اور زمر۱ کے اس بُطُوْنِ أُمَّهٰتِكُمْ اور بُيُوْتِ أُمَّهٰتِكُمْ جو نجم۲ کے بُطُوْنِ أُمَّهٰتِكُمْ سمیت ہے، ان میں (حمزہ ، کسائی ہی کیلئے) وصلاً ہمزہ کا ضمہ کسرہ سے بدل کر شفا دینے والا ہے، اور تو (صرف حمزہ کیلئے ان چاروں کی) میم کو بھی کسرہ دے، حالانکہ تو (اس میم کے کسرہ سے حمزہ و کسائی کی قرأت میں) جدائی کرنے والا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

فِيْ أُمَّهَاتِ خبر۔ مبتداء محذوف۔ نحل تا نجم مضاف الیہ ہیں۔ وَالزُّمُرْ میں سکون ضرورۃً ہے۔ شَافٍ مبتداء أَيْ كَسْرُ شَافٍ فَيْصَلًا وَاكْسِرِ الْمِيْمَ سے حال ہے۔

توضیح: أُمَّهٰتِكُمْ میں حمزہ کسائی کیلئے ہمزہ کا کسرہ ما قبل سے وصل کی صورت میں متصل کسرہ کی مناسبت سے ہے، اور حمزہ میم کا بھی کسرہ ہمزہ کے کسرہ کی وجہ سے پڑھتے ہیں، جو مناسبت کی مناسبت ہے، امالہ للامالہ کی طرح، بِهِمُ الْاَسْبَابِ وغیرہ بھی اسی قبیل سے ہے، اور اگر ما قبل سے جدا ہو جائے پھر باقی حضرات کی طرح ہمزہ کا ضمہ اور میم کا فتحہ ہی دونوں حضرات پڑھتے ہیں، اور باقی پانچ قراءٔ وصل وفصل دونوں حالتوں میں ہمزہ کا ضمہ اور میم کا فتحہ ہی پڑھتے ہیں، جو اصل کے موافق اور لغت کی رُو سے فصیح تر ہے، اور یہی اولیٰ ہے۔

(۵۹۲) وَيُدْخِلْهُ نُونٌ مَعْ طَلَاقٍ وَّ فَوْقُ مَعْ ٢ يُكَفِّرْ يُعَذِّبْ مَعْهُ فِي الْفَتْحِ اِذْ كَلَا

ترجمہ: اور يُدْخِلْهُ نساء۲ دونوں جگہ مدنی، شامی کیلئے) نون سے ہے، جو سورۃ طلاق۲ ع کے يُدْخِلْهُ اور اس (سورۃ طلاق) کے اوپر والی (سورۃ تغابن کے يُدْخِلْهُ) سمیت ہے، جو يُكَفِّرْ عَنْهُ کے ساتھ ہے، اور سورۃ فتحا میں اس يُدْخِلْهُ کے ساتھ يُعَذِّبْهُ ہے، اس لئے کہ اس نقل کو محفوظ کیا ہے، (ان سات فعلوں میں جو ۱ تا ۳ نساء۲ میں دو جگہ طلاق۲، ۴، ۵ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهٖ وَيُدْخِلْهُ تغابن ۲، ۷ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ اور يُعَذِّبْهُ عَذَابًا دونوں فتح۲ مدنی و شامی ساتوں میں یاء کی بجائے نون پڑھتے ہیں اور چونکہ ترغیب وترہیب دونوں کے اعتبار سے نون بلیغ تر ہے، اس لئے یہی اولیٰ ہے، اور اگر یاء ما قبل کے مناسب ہے، تو پھر نون میں التفات ہے، جو علم بدیع کی خوبیوں میں ہے، حق وکوفیین کیلئے ساتوں کی یاء ہے۔

نوٹ: شعر میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے نساء کے ساتھ معًا کی قید نہیں لا سکے، مراد دونوں ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

يُدْخِلْهُ مبتداء۔ نُونٌ خبر اَیْ ذُوْنُوْنٍ فَوْقُ اَیْ فَوْقَ الطَّلَاقِ مَعَهٗ کی ھاء نُكَفِّرْ کیلئے ہے۔

(۵۹۳) وَهٰذَانِ هٰتَيْنِ الَّذَانِ الَّذَيْنِ قُلْ ٧ يُشَدَّدُ لِلْمَكِّيْ فَذٰنِكَ دُمْ حُلَا

ترجمہ: اور تو کہہ دے، کہ هٰذٰنِ اخْتَصَمُوْا حج۲ اور اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ طٰهٰ۳ اور هٰتَيْنِ عَلٰۤى اَنْ قصص۲ اور وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا نساء۲ اور اَرِنَا الَّذَيْنِ فصلت۲ جو ہیں (ان پانچوں کا نون مکی کیلئے) تشدید سے پڑھا جاتا ہے، اور فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ قصص۲ (کا نون مکی و بصری کیلئے مشدد ہے) تو زیوروں کے اعتبار سے ہمیشہ رہ

﴿النحو والعربية﴾

هٰذَانِ اور اس کے بعد کے کلمات مبتداء۔ يُشَدَّدُ خبر۔ فَذٰنِكَ مبتداء۔ اس کی خبر يُشَدَّدُ محذوف۔ حُلًا حال

اَیْ ذُوْجُلاً۔

توضیح: اس شعر میں پانچ کلمات میں سے دواسم موصول اور تین اسم اشارہ ہیں، اور اشارات وموصولات دونوں کو مبہمات کہتے ہیں، جواشارہ وصلہ کے محتاج ہیں، اور مبنی ہیں، ان میں سے هٰذَانِ اور هٰتَیْنِ تثنیہ ہیں، ان میں سے تخفیفاً واحد کا الف حذف ہے، اور اَلَّذَانِ اور اَلَّذَیْنِ بھی تثنیہ ہیں، ان میں سے واحد کی یا تخفیفاً حذف ہوتی ہے، یہ وضعاً تثنیہ کے لئے موضوع ہیں، ان میں نون کی تخفیف وتشدید وحذف تینوں لغت ہیں، اور تخفیف فصیح تر ہے، مکی پانچوں کو اور بصری صرف فَذَانِّكَ کو تشدید سے اور باقین پانچوں کو تخفیف سے پڑھتے ہیں۔

(۵۹۴) وَضَمَّ هُنَا كُرْهًا وَّعِنْدَ بَرَاءَةٍ ۸ شِهَابٌ وَّفِي الْاَحْقَافِ ثُبِّتَ مَعْقِلَا

ترجمہ: اور یہاں سورہ نساء۳ع میں تَرِثُو النِّسَآءَ كُرْهًا کے کاف اور سورۃ براءۃ ۷ع میں طَوْعًا وَّكُرْهًا کے کاف کو (حمزہ و کسائی کیلئے) ستارہ (جیسی روشنی والے قاری) نے ضمہ دیا ہے، اور سورۃ احقاف ۲ع کے كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا دونوں میں یہ کاف کا ضمہ (ابن ذکوان اور کوفیین کیلئے) جائے پناہ کے اعتبار سے خوب ثابت رکھا گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْمَعْقِلُ الْحِصْنُ اَلَّذِیْ یَلْجَاهُ اِلَیْهِ جائے پناہ۔ شِهَابٌ ضَمَّ کا فاعل كُرْهًا مفعول۔ هُنَا وَعِنْدَ بَرَاءَةٍ فعل کا ظرف۔

ثُبِّتَ فعل مجہول۔ اس کا فاعل ضمیر مختلف حروف کیلئے۔ مَعْقِلًا حال یا تمیز۔

توضیح: كُرْهًا کاف کے ضمہ اور فتحہ سے دونوں لغت ہیں، جو مجبور کرنے اور مشقت ڈالنے کے معنی میں ہیں، ابوعمرو اور فراء کے قول پر فتحہ والا جبر کرنے اور ضمہ والا مشقت کے معنی میں ہے، پس اس میں تین قرأتیں ہیں۔ (۱) حمزہ و کسائی کیلئے چاروں میں كُرْهًا بضم الکاف۔ (۲) ابن ذکوان و عاصم کیلئے نسآء اور براۃ میں كَرْهًا فتحہ سے اور احقاف کے دونوں کلموں میں كُرْهًا ضمہ سے اور یہی اولی ہے، جو مقصودی معنی کے موافق تر ہے۔ (۳) سما، ہشام کیلئے چاروں میں كَرْهًا فتحہ ہے۔

(۵۹۵) وَفِي الْكُلِّ فَافْتَحْ یَا مُبَیَّنَةٍ دَنَا ۹ صَحِیْحًا وَّكَسْرُ الْجَمْعِ كَمْ شَرَفًا عَلَا

ترجمہ: اور تو (مکی اور ابوبکر کیلئے) بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ کی یاء کو ہر جگہ میں فتحہ دے (یعنی نسآء۳ع، احزاب۴ع

اور طلاق ۱ یہ کل تین ہیں) یہ فتحہ نقل کی رُو سے صحیح ہو کر قریب ہو گیا ہے، اوراس مُبَيِّنَةٍ کی جمع مُبَيِّنَاتٍ کا کسرہ (شامی ، حمزہ ، کسائی اور حفص کیلئے) بہت دفعہ بزرگی پر بلند ہو گیا ہے، مُبَيِّنٰتٍ بھی تین ہی جگہ آیا ہے، اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ نور۳۴ و ۴۶ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ طلاق۱۱ میں۔

﴿النحو والعربية﴾

یاء فَافْتَحْ کا مفعول مُبَيِّنَةٌ مضاف الیہ۔ صَحِيْحًا دَنَا کے فاعل ضمیر سے حال ہے۔ كَسْرُ الْجَمْعِ مبتداء۔ اَیْ كَسْرُ ياءِ الْمَجْمُوْعِ ۔ كَمْ مبتداء ثانی ممیز محذوف ہے، اَیْ كَمْ مَرَّةً ۔ شَرَفًا عَلَا کا مفعول ہے۔ اور عَلَا كَمْ کی خبر۔ اور جملہ خبر مبتداء اول کی۔

توضیح: مُبَيِّنَةٍ اور مُبَيِّنٰتٍ واحد اور جمع دونوں کے چھیوں کلمات میں۔ (۱) مکی و شعبہ یاء کا فتحہ پڑھتے ہیں۔ (۲) شامی و صحاب کیلئے چھیوں میں یاء کا کسرہ ہے۔ (۳) مدنی اور بصری کیلئے واحد میں کسرہ اور جمع میں فتحہ ہے، اور یہی اولیٰ ہے، اسلئے کہ فاحشہ ، زنا وخطاء کا واضح اور ظاہر ہونا مناسب تر ہے تا کہ اس پر سزا وغیرہ کا حکم مرتب ہو سکے، اور آیات کے واضح کرنے والے اللہ تعالیٰ ہیں، اور جو مضامین آیات کی طرف واضح کرنے کیلئے منسوب ہیں، وہ مطاوعت کی بناء پر ہیں۔

خلاصہ یہ کہ فتحہ والے واحد و جمع دونوں اسم مفعول ہیں، اور متعدی سے ہیں، اور واحد کے معنی ہیں، وہ ایسی خطا کریں جو ظاہر کی ہوئی ہو، اور جمع کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات کو ظاہر کر دیا ہے، اور کسرہ والا چھیوں کلمات میں اسم فاعل ہے، جو لازم سے بھی اور متعدی سے بھی ہو سکتا ہے، اَیْ بَيِّنَةٍ جَلِيَّةٍ ایسی خطاء کریں جو ظاہر ہو، اور بَيِّنَاتٍ وَاضِحَاتٍ وہ آیات جو بالکل ظاہر ہوں، اور متعدی سے اَیْ مُبَيِّنَةٍ فَحْشَهَا یعنی جو اپنے فحش کو ظاہر کرنے والی ہے، اور مُبَيِّنٰتِ نِ الْحَقَّ وہ آیات جو حق کو ظاہر کرنے والی ہیں۔

اَلْجُزْءُ الْخَامِسُ (۵)

(۵۹۶) وَفِیْ مُحْصَنٰتٍ فَاكْسِرِ الصَّادَ رَاوِيًا ۱۰ وَفِی الْمُحْصَنٰتِ اكْسِرْ لَهٗ غَيْرَ اَوَّلَا

ترجمہ: اور تو (اَلْ کے بغیر والے) مُحْصِنٰتٍ میں (کسائی کیلئے) صاد کو کسرہ دے، حالانکہ تو روایت کرنے والا ہے، اور اَلْمُحْصَنٰتِ (اَلْ والے) میں بھی انہی کیلئے صاد کو کسرہ دے، سوائے اول وَالْمُحْصِنٰتِ کے۔

﴿النحو والعربیہ﴾

فِیْ مُحْصِنَاتٍ اِکْسِرْ کاظرف ہے۔ رَاوِیًا اِکْسِرْ کے فاعل سے حال ہے، دوسرے اکسر کا مفعول محذوف ہے، اَیْ الصَّادَ لَهٗ کی حاء کسائی کیلئے ہے۔ اَوَّلًا مضاف الیہ کی وجہ سے مجرور ہے غیر منصرف ہونے کی وجہ سے جر کی جگہ فتحہ ہے، وزن فعل اور وصف کی وجہ سے ای غَیْرَ حَرْفٍ اول۔

توضیح: کسائی سب سے پہلے قرآن مجید کے وَالْمُحْصَنٰتُ میں تو صاد کا فتحہ ہی پڑھتے ہیں، اس کے علاوہ ال کے ساتھ ہو یا اَلْ کے بغیر صاد کا کسرہ پڑھتے ہیں، باقین کیلئے سب میں صاد کا فتحہ ہے، اور یہی اولیٰ ہے، جو فصیح تر ہے، اور فتحہ سے اسم مفعول ہے، جس میں اسناد حقیقی فاعل کی طرف ہیں، ای اَحْصَنَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰی یعنی حق تعالیٰ نے ان کو محفوظ رکھا، اور کسرہ والا اسم فاعل ہے، اور مجازی معنی پر محمول ہے اَیْ اَحْصَنَّ اَنْفُسَهُنَّ یعنی وہ اپنے آپ کو محفوظ رکھتی ہیں، وَالَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا انبیاء کی طرح۔ اِحْصَان روکنے کے معنی میں ہے، جو ایک مفعول کی طرف متعدی ہوتا ہے، اور یہ چار معنوں میں قرآن میں آیا ہے۔ ﴿۱﴾ وہ عورتیں جن کا نکاح ہو چکا ہو۔ ﴿۲﴾ جو غلامی سے آزاد ہو چکی ہوں۔ ﴿۳﴾ پارسا عورتیں۔ ﴿۴﴾ وہ باندیاں جو مسلمان ہو چکی ہوں۔

نوٹ: وَالْمُحْصَنٰتُ میں اجماعی فتحہ ہے، اور یہ اُحِلَّ سے پہلے ہے، اس لئے ان کو پہلے بیان کیا ہے، نیز تانیث کی قید سے مُحْصِنِیْنَ نکل گیا، اس میں اجماعاً کسرہ ہے۔

(۵۹۷) وَضَمٌّ وَّكَسْرٌ فِیْ اُحِلَّ (صِـــحَابُـــهٗ) ۱۱ وُجُوْهٌ وَّفِیْ اُحْصِنَّ عَـــنْ (نَفَرِ) الْعُلَا

ترجمہ: وَاُحِلَّ لَكُمْ میں ہمزہ کا ضمہ اور حاء کا کسرہ (اُحِل) پڑھا ہے، اس کے دوستوں (حمزہ و کسائی، حفص) نے جو بڑے معزز ہیں، اور لفظ اُحْصِنَّ میں چند بلند مرتبہ لوگوں سے یہی قرأت (یعنی ہمزہ کا ضمہ اور صاد کا کسرہ (حفص، مکی، بصری، شامی، نافع) کیلئے مروی ہے (یعنی یہ حضرات مجہول کے صیغہ سے اُحْصِنَّ اور شعبہ، حمزہ، کسائی اَحْصَنَّ معروف پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربیہ﴾

وَضَمٌّ وَّكَسْرٌ مبتداء۔ صِحَابُهٗ وُجُوْهٌ مبتداء وخبر۔ جو پہلی مبتداء کی خبر ہے۔ فِیْ اُحْصِنَّ معطوف ہے، فِیْ اُحِلَّ پر اَیْ الضَّمُّ وَالْكَسْرُ فِیْ اُحْصِنَّ كَائِنًا عَنْ نَفَرِ الْعَلَا۔

توضیح: (۱) حفص کیلئے دونوں فعل مجہول ہیں، (وَاُحِلَّ اور اُحْصِنَّ۔ (۲) ابوبکر کیلئے دونوں معروف وَاَحَلَّ

اور اَحْصَنَّ (۳) حمزہ و کسائی، اول مجہول ثانی معروف وَاُحِلَّ اور اَحْصَنَّ ۔ (۴) سَمَا، شامی کیلئے اول معروف ثانی مجہول وَاَحَلَّ اور اُحْصِنَّ۔ اَحَلَّ معروف میں کَتَبَ کتاب اللہ کی رعایت ہے، اور اُحِلَّ مجہول سے حُرِّمَتْ کی رعایت ہے، اَحْصَنَّ معروف سے یعنی وہ خود اپنی آبرو کی حفاظت کرتی ہیں، اور اُحْصِنَّ اَیْ اَحْصَنَهُنَّ غَیْرُ هُنَّ یعنی کسی اور نے ان کی آبرو کی حفاظت کی مکمل تشریح مُحْصَنٰتٍ کے بیان میں گذر چکی ہے۔

(۵۹۸) مَعَ الْحَجِّ ضَمُّوْا مُدْخَلًا خُـــــصَّــهُ وَسَلْ ۱۲ فَسَلْ حَـرَّكُـوْا بِـالنَّـقْلِ رَاشِدُهٗ دَلَا

ترجمہ: اور یہاں نسآء ۵ع مُدْخَلًا کَرِیْمًا مع سورۂ حج ۸ع کے مُدْخَلًا یَّرْضَوْنَهٗ کے (غیر نافع کیلئے) اہل قرابت نے میم کو ضمہ سے پڑھا ہے، (نافع نے فتحہ سے) اور اس اختلاف کو تو انہی دو سورتوں میں حاص کر، اور وَسَلْ فَسَلْ (مکی و کسائی نے ہمزہ کی حرکت نقل کر کے سین کو دی ہے، اور ہمزہ کو حذف کیا ہے، اس قرأت کی رہنمائی والا کامیاب ہوا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

الرَّاشِدُ ، السَّالِكُ ، الطَّرِیْقُ الرُّشْدُ ، خُصَّ فعل امر ھا اس کا مفعول ہے، جو راجع ہے مذکور کی طرف دونوں جگہ میں وَسَلْ فَسَلْ حَرَّكُوْا کا مفعول ہے۔ بِالنَّقْلِ اس کے متعلق ہے۔ رَاشِدُہٗ دَلَا جملہ اسمیہ متانفہ ھا راجع اِلَى النَّقْلِ ۔

توضیح: (۱) مُدْخَلًا دونوں صورتوں میں مصدر میمی ہے، یا اسم مکان ہے، ضمہ والا اَدْخَلَ سے، اور فتحہ والا دَخَلَ سے، اور تقدیر فَیَدْخُلُوْنَ مَدْخَلًا ہوگی۔

(۲) سَاَلَ کے امر حاضر کے واحد مذکر یا جمع مذکر کے صیغہ سے پہلے واؤ یا فاء آ رہی ہو، جیسے وَسْئَلْهُمْ وَاسْئَلُوْا ، فَسْئَلِ ، فَسْئَلُوْا تو مکی اور کسائی وَسَلْ ، فَسَلْ ہمزہ کا فتحہ سین کو نقل کر کے ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں، اور اگر ماقبل واؤ یا فاء نہ ہو، یا امر حاضر کا واحد مذکر غائب یا جمع مذکر غائب نہ ہو، تو پھر نقل نہیں کرتے، جیسے لَا یُسْئَلُ امر نہیں وَلْیَسْئَلُوْا یہ امر غائب ہے، حاضر نہیں، باقی پانچ حضرات نقل نہیں کرتے، اور ہمزہ پڑھتے ہیں، اور وقفاً امام حمزہ کی تخفیف معروف ہے، یہ اولیٰ ہے، کہ قریشی لغت ہے، اور اگر امر حاضر سے پہلے واؤ اور فاء نہ ہو، تو پھر اس میں اجماعاً نقل و حذف ہے، جیسے سَلْ بَنِیْ (بقرہ) سَلْهُمْ (قلم)۔

(۵۹۹) وَفِیْ عَقَدَتْ قَصْرٌ ثَـــوٰی وَمَعَ الْحَدِیْـــــدِ ۱۳ فَتْحُ سُكُوْنِ الْبُخْلِ وَالضَّمِّ شَمْلَلَا

ترجمہ: اور عَقَدَتْ میں کوفیین کیلئے ایسا قصر ہے، جو قائم ہے (باقین کیلئے عٰقَدَتْ ہے، مفاعلہ سے) اور یہاں (نساء ع۶ ۔ حدید ع۶) سمیت دونوں میں حمزہ و کسائی کیلئے بِالْبَخَلِ وَيَكْتُمُوْنَ اور بِالْبَخَلِ وَمَنْ يَتَوَلَّ خاء کے سکون اور باء کے ضمہ کے بجائے فتحہ سے بِالْبَخَلِ ہے، اس نے جلدی کی ہے، (باقی پانچ کیلئے دونوں جگہ بِالْبُخْلِ ہے، باء کے ضمہ اور خاء کے سکون سے، اول اَسَدِیٌ اور ثانی قریشی لغت ہے، اس لئے یہی ثانی اولیٰ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

ثَوٰى اَقَامَ شَمْلَلَ اَسْرَعَ قصر مبتداء۔ ثَوٰى صفت۔ فِیْ عَاقَدَتْ خبر۔ فَتح مبتداء۔ سُكُوْنَ مضاف الیہ۔ وَالضَّمّ معطوف۔ شَمْلَلَا خبر۔

توضیح: (۱) عَقَدَتْ اور عٰقَدَتْ ہم معنی ہیں، تقدیر عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ عُهُوْدَهُمْ یعنی تمہارے ہاتھوں نے ان سے عہد باندھ لئے ہیں، اور عٰقَدَتْ مفاعلہ سے مشارکت واضح ہے، یعنی تمہارے ہاتھوں نے ان سے اور ان کے ہاتھوں نے تم سے عہد باندھا ہے، ان دو کے سوا باقی ہر جگہ سب کا قصر ہے۔

(۲) اَلْبُخْلُ اور اَلْبَخَلُ دونوں لغت ہیں، حُزْنٌ ، حَزَنٌ ، عُرُبٌ ، عَرَبٌ کی طرح۔

---

(۶۰۰) وَفِیْ حَسَنَةٌ (حِـرْمِیٌّ) رَفْعٍ وَّ ضَـمُّهُمْ ۱۴ تَسَوّٰى (نَـ)ـمَا حَقًّا وَّ (عَمَّ) مُثَقَّلَا

ترجمہ: وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً میں حرمین والے نافع ، مکی نے رفع پڑھا ہے، (اور باقی نے نصب پڑھا ہے) اور تُسَوّٰى کی تاء میں (عاصم ، مکی ، بصری کا) ضمہ بلند ہوا ہے (باقی نے تاء کا فتحہ پڑھا ہے) اور نافع و شامی کیلئے یہ لفظ تَسَّوّٰى سین کی تشدید سے بلند ہو گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

حِرْمِیٌ رَفْعٍ مبتداء مؤخر۔ فِیْ حَسَنَةٍ خبر مقدم ھاء کا سکون ضرورۃً ہے، اور یہ باب قلب سے ہے، اَیْ رَفْعَ حِرْمِیٌّ ۔ ضَمُّهُمْ مبتداء۔ تَسَوّٰى الضّم کا مفعول۔ نَمٰى خبر۔ حَقًّا تمیز۔ عَمَّ فعل ماضی، اس کا فاعل ضمیر تَسَوّٰى ہے۔ مُثَقَّلَا اس سے حال ہے۔

توضیح: (۱) حَسَنَةٌ رفع کی صورت میں تَكُ تامہ ہے، اور تقدیر وَاِنْ حَصَلَتْ حَسَنَةٌ ہے۔ اور نصب کی صورت میں تَكُ ناقصہ ہے، اور اسکی ضمیر ذَرَّةٍ کیلئے، اور حَسَنَةً خبر ہے۔

(۲) تَسَوّٰى میں تین وجوہ ہیں۔ مکی ، بصری ، عاصم کیلئے لَوْ تُسَوّٰى تاء کے ضمہ اور سین کی تخفیف سے اور یہی

اولیٰ ہے، کیونکہ معدوم کرنے والے حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہیں، اور مجہول سے اصل کی طرف اشارہ ہو جاتا ہے۔

(۳) حمزہ و کسائی کیلئے تَسَوّٰی تاء کے فتحہ سین کی تخفیف و امالہ محضہ۔

(۴) مدنی و شامی کیلئے تَسَّوّٰی تاء کے فتحہ اور سین کی تشدید سے اور ورش کے لئے اس میں تقلیل بھی ہے۔

(۶۰۱) وَلَمَسْتُمْ اقْصُرْ تَحْتَهَا وَبِهَا شَفَا ۱۵ وَرَفْعُ قَلِيلٌ مِّنْهُمُ النَّصْبَ كُلِّلَا

ترجمہ: اور تو (حمزہ اور کسائی کیلئے) اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ کو اس (سورۃ نساء) کے نیچے (مائدہ ۲) اور اس (سورۃ نساء ۷ ع) دونوں میں الف کے حذف سے لَمَسْتُمْ پڑھ، اس قصر نے شفا دی ہے، اور (شامی کیلئے) اِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ (نسآء ۹) کا مرفوع (یعنی لام) نصب کے ساتھ تاج پہنایا گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

لَامَسْتُمْ اِقْصِرْ کا مفعول تَحْتَهَا وَبِهَا دونوں اس کے ظرف، دونوں ھاء سورۃ کیلئے ہیں۔ شَفَا جملہ حالیہ۔ قَلِيلٌ مضاف الیہ۔ اَلنَّصْبُ كِلَا کا مفعول۔ جملہ مبتداء کی خبر ہے۔

توضیح: (۱) لٰمَسْتُمْ میں مفاعلہ مشارکت کیلئے ہے، اور اسناد میاں بیوی دونوں کیلئے ہیں، اور لَمَسْتُمْ میں صرف شوہر کی طرف ہیں، اور ابن عباس ﷺ کے قول پر دونوں جماع کے معنی میں ہیں، اس سے جنبی کیلئے بھی تیمم کا حکم نکلتا ہے، امام ابوحنیفہؒ اور ان کے مقلدین کی رائے پر یہی مختار ہے، اور ابن مسعود ﷺ اور ابن عمر ﷺ کی رائے پر معنی یہ ہیں، کہ مرد اور عورت کے بدن کی ظاہری کھال ایک دوسرے کو چھو جائے، اور امام شافعیؒ اور ان کے مقلدین کی رائے پر یہی مختار ہے، اور بعض کے قول پر الف والا جماع کے اور حذف والا چھونے کے معنی میں ہے، لیکن تَمَسُّوْهُنَّ میں بالا جماع جماع مراد ہے، لَمَسْتُمْ میں قصر صراحۃً اور بالالف تقدیراً رسم کے موافق ہے، قصر والے تَمَسُّوْهُنَّ میں مد، اور مد والے قصر پڑھتے ہیں۔

(۲) اِلَّا قَلِيلٌ کا نصب استثناء کی بناء پر ہے، اَیْ اِلَّا فَرِيْقًا قَلِيلًا اور شامی مصحف کی رسم بھی الف سے ہے، اور رفع مَا فَعَلُوْهُ سے بدل ہونے کی بناء پر ہے، اور غیر شامی کی رسم بھی حذف سے ہے۔

(۶۰۲) وَاَنِّثْ يَكُنْ عَنْ دَارِمٍ تُظْلَمُوْنَ غَيْ ۱۶ بُ شُهْدٍ دَنَا اِدْغَامُ بَيَّتَ فِي حُلَا

ترجمہ: اور (كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بَيْنَكُمْ) میں يَكُنْ کو ایک سنبھلنے والے قاری (حفص و مکی) سے روایت کرتے ہوئے مؤنث پڑھو، (باقی کیلئے مذکر) اور وَلَا تُظْلَمُوْنَ (مکی، حمزہ، کسائی کیلئے) چند شاھدوں کا غیب قریب ہوا ہے، (باقین کا خطاب ہے)، اور بَيَّتَ طَائِفَةٌ میں تاء کا طاء میں ادغام (حمزہ و بصری کیلئے) زیب و زینت میں

ہے(باقی اظہار پڑھتے ہیں،اور سوسی کا ادغام پہلے ہی بیان ہو چکا ہے،حمزہ اور دوری اس کلمہ میں ان کے ساتھ ادغام میں شریک ہیں)۔

﴿النحو والعربية﴾

تَكُنْ اَنَّثَ کا مفعول۔ عَنْ دَارِمٍ فِیْ مَحَلِّ الْحَالِ اَیْ مَنْقُوْلًا عِنْدَهٗ تَظَلَّمُوْنَ مبتداء۔ غَيْبٌ مبتداء ثانی۔ شُهُوْدٍ مضاف الیہ۔ دَنَا اس کی صفت۔ خبر محذوف، اَیْ فِیْهِ۔ اِدْغَامُ مبتداء۔ بَيِّتَ مضاف الیہ۔ فِیْ حُلَا خبر۔

توضیح: تَكُنْ کی تانیث اس لئے ہے، کہ اس کا فاعل مَوَدَّةٌ میں تانیث ہے، اور تذکیر اس لئے کہ تانیث غیر حقیقی ہے، نیز فعل وفاعل میں فصل بھی ہے، نیز مَوَدَّةٌ رُدٌّ کے معنی میں ہے۔

نوٹ: اس شعر میں تین مسئلے بیان فرماتے ہیں، اور کلمہ قرآنی اور قید کے حرف میں رمز کا وھم نہ ہونے کے سبب واؤ فاصل نہیں لائے۔

---

(۶۰۳) وَاِشْمَامُ صَادٍ سَاكِنٍ قَبْلَ دَالِهٖ ۔ كَاَصْدَقُ زَايًا شَـــاعَ وَارْتَاحَ اَشْمُلَا

ترجمہ: اور ہر صاد ساکن جو دال سے پہلے ہو، جیسے اَصْـــدَقُ اس میں (حمزہ ، کسائی کیلئے) اشمام زای شائع ہوا ہے، اور یہ اشمام خوبیوں کے اعتبار سے عمدہ اور راحت کا باعث ہوا ہے (یعنی عربیت کی رُو سے پسندیدہ ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

اِشْمَامُ مبتداء۔ سَاكِنٌ قَبْلَ دَالِهٖ صاد کی دونوں صفتیں۔ كَاَصْدَقُ منصوب، ظرف کی وجہ سے۔ وَزَايًا مفعول۔ اِشْمَامُ شَاعَ خبر۔ وَارْتَاحَ عطف۔ شَمْلَلًا تمیز۔ مَعْنَاهُ اِرْتَاحَ وَحُسْنُ اَخْلَاقًا۔

توضیح: یہ اشمام صاد اور زاء دونوں کا کچھ کچھ حصہ لے کر دونوں سے ایک مرکب حرف بن جاتا ہے، اس کی صحیح اداء اساتذہ سے سن کر سیکھی جا سکتی ہے، اور یہ سورۃ امّ القرآن کے اَلصِّرَاطَ اور صِرَاطَ میں گذر چکا ہے، قرآن مجید میں اس باب کے بارہ کلمات ہیں، جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱ تا ۲) اَصْدَقُ (نساء۱۱ع ، ۱۸ع)۔ (۳ تا ۵) يَصْدِفُوْنَ (انعام۵ع میں ایک اور ۲۰ع میں دو)۔ وَتَصْدِيْقُ (انفال۴ع)۔ (۷ تا ۸) تَصْدِيْقَ الَّذِیْ (یونس۴ع ، یوسف۱۲ع)۔ فَاصْدَعْ (حجر۶ع) ۔ (۱۰) قَصْدُ السَّبِيْلِ (نحل۱ع)۔ (۱۱) يَصْدِرَ الرِّعَآءُ (قصص۳ع)۔ (۱۲) يَصْدُرُ النَّاسُ

(زلزال) ان سب میں اشمام ہے، اور سَمَا ، شامی ، عاصم سب میں خالص صاد پڑھتے ہیں۔ جو اصل کے موافق ہے، اور نقل سے بھی محفوظ ہے، لہٰذا یہی اولیٰ ہے، تمیم صاد کو خالص زاء سے بدل دیتے ہیں۔

(۶۰۴) وَفِيهَا وَتَحْتَ الْفَتْحِ قُلْ فَتَثَبَّتُوا ۱۸ مِنَ الثَّبْتِ وَالْغَيْرُ الْبَيَانَ تَبَدَّلَا

ترجمہ: اور تو کہہ دے کہ اس سورت (نسا۱۳ع) میں (دونوں جگہ) اور فَتْحًا کے نیچے (حجرات ۱ع) میں تینوں میں (انہیں حمزہ و کسائی کیلئے) فَتَبَيَّنُوا کی بجائے فَتَثَبَّتُوا ہے، جو ثبت سے بنا ہے، اور ان کے سوا باقی پانچ نے بیان کو بدل دیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

فِيهَا فَتَثَبَّتُوا کا ظرف۔ هَا سورۃ کیلئے۔ وَتَحْتَ معطوف۔ فَتَثَبَّتُوا مفعول ہے۔ قُلْ کا۔ مِنَ الثَّبْتِ حال۔ اَلْغَيْرُ مبتداء۔ اَلْبَيَانَ مفعول۔ اَیْ اَبْدَلَ الْبَيَانَ بِالثَّبْتِ۔

توضیح: شعر میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے تثبت اور تبین کی بجائے ثبت اور بیان لائے ہیں، جو ان کا اصلی مادہ ہے، چونکہ یہاں قرأت کو تلفظ سے بیان کیا ہے، اس لئے مادہ کا ذکر کیا ہے، اور اس سے دونوں قرأتوں کے معنی بھی بتا دیے ہیں، کہ پختگی طلب کرو، اور بیان طلب کرو۔

(۶۰۵) وَ (عَمَّ) فَتًى قَصْرُ السَّلٰمِ مُؤَخَّرًا ۱۹ وَغَيْرَ أُلِي بِالرَّفْعِ فِي (حَقِّ) نَهْشَلَا

ترجمہ: اور (مدنی ، شامی ، حمزہ کیلئے) اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ ۱۳ع، کے الف کا حذف قوت والے کو شامل ہو گیا ہے، حالانکہ وہ (السَّلَمَ سب سے) آخر والا ہے، (اور ۱۲ع والا دوجگہ اِلَيْكُمُ السَّلَمَ سب کیلئے الف کے حذف سے ہے) اور غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ نہشل نامی قبیلہ کے حق میں (حمزہ ، مکی ، بصری ، عاصم کیلئے راء کے رفع سے ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

قَصْرُ عَمَّ فعل کا فاعل ہے، اور مفعول فَتًى ہے۔ مُؤَخَّرًا حال مِنَ السَّلَامِ۔ غَيْرُ أُولِيْ مبتداء۔ بِالرَّفْعِ حال۔ فِيْ حَقِّ خبر۔ نَهْشَلَا مجرور اضافت کی وجہ سے۔ اور فتحہ غیر منصرف ہونے کی وجہ سے ہے، اس میں علمیت اور وزن فعل ہے۔

توضیح: (۱) مدنی ، شامی ، حمزہ تینوں حضرات سَلَمَ قصر سے پڑھتے ہیں، جو صراحۃً صلح کے معنی میں ہے، اور

صراحۃً رسم کے بھی موافق ہے، اور یہ تابعداری اور سلام کرنا اور صلح کی درخواست کرنے کے معنی میں ہے، یعنی جو تمہیں سلام کرے یا صلح کی درخواست کرے، تو اسے نہ کہو کہ تو مومن نہیں ہے۔

(۲) غَيْرُ رفع کی صورت میں اَلْقَاعِدُوْنَ سے بدل ہے، اس لئے کہ یہ کلام غیر موجب کا مستثنیٰ ہے، اس لئے اس میں بدل اور نصب دونوں درست ہیں (مبرد) اور نصب کی وجہ یہ ہے، کہ یہ اَلْقَاعِدُوْنَ سے مستثنیٰ ہے، یا اس سے حال ہے۔

(٦٠٦) وَنُـؤْتِيْـهِ بِالْيَا فِـي حِـمَاهُ وَضَمُّ يَدْ ٢٠ خُلُوْنَ وَفَتْحُ الضَّمِّ (حَقٌّ) صِـرًا حَلَا

ترجمہ: اور فَسَوْفَ يُؤْتِيْهِ یاء کے ساتھ (حمزہ و بصری کیلئے) اپنی حفاظت میں ہے، (باقی پانچ نون کے ساتھ نُؤْتِيْهِ پڑھتے ہیں) اور فَاُولٰئِكَ يَدْخُلُوْنَ اس سورت میں یاء کا ضمہ اور خاء کے ضمہ کا فتحہ (مکی ، بصری ، شعبہ کیلئے) مجتمع اور شیریں پانی کا حق ثابت ہوا ہے (باقی بصیغہ معروف يَدْخُلُوْنَ پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربية﴾

الصِّرَ مَاءُ الْمُجْتَمِعُ ۔ يُؤْتِيْهِ بِالْيَاءِ مبتداء وخبر۔ يَدْخُلُوْنَ مضاف الیہ بمعنی فِيْ ۔ وَفَتْحُ الضَّمِّ مبتداء پر معطوف ہے۔ حَقٌّ خبر۔ حَلَا صِرًا کی صفت۔

(٦٠٧) وَفِـيْ مَـرْيَـمٍ وَّالـطَّـوْلِ الْاَوَّلِ عَـنْـهُـمْ ٢١ وَفِـي الثَّـانِ دُمْ صَـفْـوًا وَّفِـيْ فَـاطِـرٍ حَلَا

ترجمہ: اور (ان ہی سے قراء مذکورین یعنی مکی ، بصری ، شعبہ سے) سورۃ مریم میں يَـدْخُـلُوْنَ اور سورۃ مومن میں پہلا لفظ يَدْخُلُوْنَ بِضَمِّ یاء اور بِفَتْحِ خاء مروی ہے، اور مومن کے دوسرے سَيَدْخُلُوْنَ میں (ضم یاء اور فتح خاء صرف مکی و شعبہ کیلئے ہے) تو ہمیشہ پاکیزہ رہ، اور سورۃ فاطر میں يَـدْخُـلُوْنَ ضم یاء اور فتح خاء (صرف بصری کیلئے) شیریں ہوا ہے، (باقی تمام صیغہ معروف پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربية﴾

مبتداء محذوف، اَیْ ضَمَّ يَـدْخُلُوْنَ وَفَتْحُ الضَّمِّ فِيْ مَرْيَمَ وَالطَّوْلِ معطوف ہے مَرْيَمَ پر۔ وَعَنْهُمْ خبر۔ ضمیر مذکورین کے لئے۔ اَلْاَوَّلِ کا جر۔ اَلطَّوْلُ سے بدل کی وجہ سے ہے۔ وَفِـي الثَّـانِيْ کا عطف۔ اَلْاَوَّلِ پر خبر کے طور پر۔ صَفْوًا حال۔ وَفِيْ فَاطِرٍ حَلَا کا عطف ماقبل کے جملہ پر، اور ضمیر يَدْخُلُوْنَ کیلئے ہے۔

توضیح: (۱) شعر ۲۰ ، ۲۱: نُؤْتِيْهِ میں یاء اصل ہے، جو مَرْضَاتِ اللّٰهِ کی مناسبت سے ہے، اور نون التفات کی بنا پر ہے، اور نُوَلِّهٖ کی مناسبت ہے۔

(۲) یَدْخُلُوْنَ معروف میں اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ کی،اورمجہول میں وَاُدْخِلَ الَّذِیْنَ کی رعایت ہے۔ اور یَدْخُلُوْنَ میں پانچ موقعوں میں اختلاف ہے۔ (۱ تا ۳) یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ (نساء۱۸ع) اور (مریم۴ع) اور (مومن۵ع) جومومن کا پہلا ہے،ان تین میں مکی ، بصری ، شعبہ کیلئے مجہول سے یُدْخَلُوْنَ ہے،باقی کیلئے معروف ہے۔ (۴) سَیَدْخُلُوْنَ (مؤمن۶ع) یہ اس کا دوسرا ہے،اس میں مکی ، شعبہ کیلئے مجہول سے سَیُدْخَلُوْنَ ہے۔ (۵) یَدْخُلُوْنَهَا (فاطر۴ع) اس میں صرف بصری کیلئے یُدْخَلُوْنَهَا مجہول سے،اور عَمَّ صحاب کیلئے پانچوں میں یَدْخُلُوْنَ معروف ہے۔

(۲۰۸) وَیَصَّلَحَا فَاضْمُمْ وَسَكِّنْ مُخَفِّفًا ۲۲ مَعَ الْقَصْرِ وَاكْسِرْ لَامَهٗ ثَابِتًا تَلَا

ترجمه: اورتو (کوفیین کیلئے(سَمَا ، شامی کے) اَنْ یَّصَّلَحَا کی یاء کوضمہ دے،اور (اس کے صاد کو) تخفیف سے پڑھنے والا ہونے کی حالت میں ساکن کر دے، جو الف کے حذف سمیت ہے،اور اس کے لام کو کسرہ دے جو ثابت ہے،اس کسرہ نے پہلی چار قیدوں کی پیروی کی ہے،(یعنی کوفیین کیلئے اَنْ یُّصْلِحَا اور سما شامی کیلئے اَنْ یَّصَّلَحَا پڑھیں گے)۔

﴿النحو والعربیة﴾

یَصَّلَحَا ،فَاضْمُمْ کا مفعول ہے۔ مُخَفِّفًا بِالْكَسْر سَكِّنْ کے فاعل سے حال ہے۔ ثَابِتًا ، تَلَا کا مفعول ہے۔

توضیح: کوفیین کی قرأت اَنْ یُّصْلِحَا باب افعال سے ہے،اور یہی اولی ہے،اس لئے کہ عرب اپنے تنازعات میں صلح کرانے کو تَصَالَحَا سے تعبیر کرتے ہیں،اور جب بَیْنَ کا لفظ آتے ہیں،تو پھر اَصْلَحَا بولتے ہیں،جیسے (بقرۃ۲۳ع) میں فَاَصْلَحَ بَیْنَهُمْ ہے،اور یہ صریح رسم کے موافق بھی ہے،اور باقین حضرات کیلئے پانچوں قیدوں کی ضد سے اَنْ یَّصَّلَحَا نکلا،تفاعل سے جو اصل میں یَتَصَالَحَا تھا،پھر تاء کا صاد میں ادغام کر دیا،اور یہ لازم ہے،اور صُلْحًا ، تَصَلَّحَا کے موقع میں آرہا ہے،یا اسی کا ثلاثی ہے۔

(۲۰۹) وَتَلْوُ بِحَذْفِ الْوَاوِ الْاُوْلٰی وَلَامَهٗ ۲۳ فَضُمَّ سُكُوْنًا لَّسْتَ فِیْهِ مُجَهَّلَا

ترجمه: وَاِنْ تَلْوُوْا (شامی و حمزہ کیلئے) پہلی واو کے حذف سے ہے،اور اس لام ساکن کوضمہ دو، کیونکہ تم اس میں جاہل نہیں کہلاؤ گے،(یعنی شامی و حمزہ کیلئے تَلُوْا بروزن تَقُوْا ہے،اور باقی کیلئے تَلْوُ بروزن تَفْعُوْا ہے)۔

﴿النحو والعربیة﴾

تَلُوْا مبتداء۔ خبر محذوف۔ لَامَهٗ مفعول ہے ضُمَّ کا۔ اَیْ ضُمَّ لَامَهُ السَّاكِنَةَ ۔ فاء زائدہ ہے۔ لَسْتَ فِیْهِ

مُجَهَّلًا جملہ فِیْ مَوْضِعِ الصِّفَّةِ اَیْ غَیرَ مَنْسُوْبٍ اِلَی الْجَهْلِ۔

توضیح: وَلِیَ یَلِیْ لفیف مفروق ہے، اور لَوٰی یَلْوِیْ لفیف مقرون ہے، اور تَلْوُوْا لفیف مقرون سے ہے، یہ اصل میں تَلْوِیُوْا تھا، پھر تعلیل ہوئی، دونوں معنی میں یکساں ہیں، تَلْوُوْا صراحۃً اور تَلُوْا تقدیرًا رسم کے موافق ہے، اس لئے کہ رسم ایک واؤ سے ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ یہ آیت قاضی کے ایک فریق کی طرف مائل ہوجانے کے بارے میں نازل ہوئی ہے، یعنی اگر تم فیصلہ میں اپنی زبانوں کے ذریعہ حق سے مائل ہوجاؤ، اور ہٹ جاؤ، اور حق کو چھپاؤ، تو اللہ ﷻ تمہاری ہر حرکت سے باخبر ہے۔

(۶۱۰) وَنَـزَّلَ فَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ (حِصْنُـــهُ) ۲۴ وَأُنْزِلَ عَنْهُمْ عَاصِمٌ بَعْدُ نُزِّلَا

ترجمہ: اور نُزِّلَ (عَلٰی رَسُوْلِهٖ) جو ہے، (نافع اور کوفیین کیلئے اس کے نون کے) ضمہ اور زاء کے کسرہ کے بجائے فتحہ اس کا قلعہ ہے، اور اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ (کے ہمزہ کا ضمہ اور زاء کا فتحہ) انہیں (نافع کوفیین) سے ہے، اور عاصم نے ان دونوں لفظوں کے بعد وَقَدْ نُزِّلَ کو (بھی اسی طرح) فتحہ سے پڑھا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

نُزِّلَ مبتداء۔ فَتْحُ الضَّمِّ حِصْنُهٗ جملہ اس کی خبر۔ وَاُنْزِلَ عَنْهُمْ مبتداء و خبر۔ ضمیر حِصْنُ کے مدلول کیلئے ہے۔ عَاصِمٌ مبتداء۔ نُزِّلَا خبر۔ اَیْ بَعدَ نَزَّ لَا کا ظرف ہے۔

توضیح: شعر ۲۴ میں تین کلمات کا بیان ہے، نَزَّلَ ، اَنْزَلَ اور قَدْ نَزَّلَ۔

(۱) عاصم کیلئے تینوں میں نَـزَّلَ ، اَنْـزَلَ نون، ہمزہ اور زاء کے فتحہ سے، اور یہی اولی ہے، کہ فعل معروف ہے، اور فاعل کے حذف سے مفعول کا حذف عمدہ تر ہے۔

(۲) نافع ، حمزہ ، کسائی کیلئے نمبر ایک اور دو میں تو عاصم کی طرح، اور نمبر تین میں وَقَـدْ نُـزِّلَ نون کے ضمہ، اور زاء کے کسرہ سے۔

(۳) نفر کیلئے تینوں میں نُزِّلَ اُنْزِلَ ہمزہ مضمومہ اور زاء مکسورہ سے، اور معروف کی ضمیر اللہ تعالی کیلئے ہے، جو اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ میں ہے، اور اس میں نَـزَّلْنَا الذِّکْرَ اور اَنْـزَلْنَاهُ قُرْاٰنًا کی رعایت ہے، اور مجہول میں مَا اُنْزِلَ (البقرة) اور مَا نُزِّلَ (نحل ۶ ع) کی رعایت ہے۔

الجزء السادس (٦)

(٦١١) وَيَاسَوفَ نُؤْتِيهِمْ عَــــزِيْزٌ وَّحَمْزَةٌ ٢٥ سَيُؤْتِيهِمْ فِي الدَّرْكِ كُوْفٍ تَحَمَّلَا

ترجمه: اور حفص کے لئے سَوفَ يُؤْتِيهِمْ ٢١ع کی یاء عزت والی ہے (باقی کی نون ہے) اور سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا ٢٢ع کو حمزہ نے (یاء سے پڑھا ہے، باقی نے نون سے) اور فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ ٢١ع کی راء کو کوفیین نے اسکان سے نقل کیا ہے، (پس سَمَا ، شامی کیلئے فِي الدَّرَكِ راء کے فتحہ سے)۔

﴿النحو والعربيه﴾

یاء مبتداء۔ سَوفَ يُؤْتِيهِمْ مضاف الیہ۔ عَزِيْزٌ خبر۔ وَحَمْزَةٌ مبتداء۔ سَيُؤْتِيهِمْ خبر۔ اَیْ قَرَأَ سَيُؤْتِيهِمْ بِالْيَاءِ۔ كُوفٍ مبتداء۔ تَحَمَّلَا خبر۔ فِي الدَّرْكِ مفعول۔ بِالْإِسْكَانِ حال۔

نوٹ: شعر ٢٦ کے بالاسکان کا تعلق اس شعر سے ہے۔

توضیح: يُؤْتِيهِمْ میں دونوں جگہ غیبت بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اور بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ کی مناسبت سے ہے، اور نون التفات کی بناء پر ہے، فِي الدَّرْكِ میں دونوں لغت ہیں، ابوعبید کی رائے میں فتح مختار ہے۔

(٦١٢) بِالْإِسْكَانِ تَعْدُوْ سَكِّنُوْهُ وَخَفِّفُوْا ٢٦ خُــــصُوْصًا وَّأَخْفَى الْعَيْنَ قَالُوْنُ مُسْهِلَا

ترجمه: اور لَا تَعْدُوْا ٢٤ع جو ہے، ان اہل اداء نے (نافع کے سوا باقی چھ کیلئے) اس کے عین کو ساکن کیا ہے، اور دال کو تخفیف سے پڑھا ہے، اس کا نزول اس سورۃ کے ساتھ خصوصیت کے ساتھ ہے، اور قالون نے عین کو اختلاس سے پڑھا ہے، حالانکہ وہ آسانی اختیار کرنے والے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

لَا تَعْدُوْا مبتداء۔ سَكِّنُوْهُ خبر۔ وَخَفِّفُوْا معطوف۔ خُصُوْصًا حال ہے، مفعول کی ضمیر سے۔ قَالُوْنُ اَخْفَى کا فاعل۔ عَيْنَ مفعول۔ مُسْهِلًا فاعل سے حال۔

توضیح: اَتَعْدُوْا میں چار قرأتیں ہیں۔

(١) نافع کے سوا باقی چھ کیلئے لَا تَعْدُوْا ۔ عین کے سکون اور دال کہ تخفیف سے یہ نَصَرَ سے ناقص واوی ہے، اور یہی اولی ہے، اس لئے کہ یہود کیلئے ہفتہ کے دن نافرمانی تجاوز کی مطلقاً ممانعت تھی، اور اِذْ يَعْدُوْنَ (اعراف ٢١ع) میں اجماعاً تخفیف ہے، یعنی نساء میں یہ بتایا، کہ ان کیلئے تجاوز حرام تھا، اور اعراف میں ان کے تجاوز اختیار کر لینے کی خبر ہے۔

(۲) قالون کیلئے اختلاس یعنی عین کے دوتہائی فتحہ اور دال کی تشدید لَا تَعَدُّوْا ۔ (۳) قالون کیلئے لَاتَعْدُّوْا دال کی تشدید اور عین کے سکون سے ناظمؒ نے اسے بیان نہیں فرمایا، تیسیر میں ہے، کہ قالون سے نص کے طور پر یہی وجہ اولیٰ ہے۔

(۴) ورش کیلئے لَا تَعَدُّوْا عین کے فتحہ اور دال کی تشدید سے۔ لَا تَعْدُوْا مجرد، اور لَا تَعْدُوْ افتعال سے ہے، اصل میں لَا تَعْتَدُوْا تھا، پھر تاء کا دال میں ادغام ہوا، اور اِعْتِدَاء کے معنی اس نے حد سے تجاوز کیا۔

(۶۱۳) وَفِی الْاَنْبِیَا ضَمُّ الزَّبُوْرِ وَھٰھُنَا ۲۷ زَبُوْرًا وَّفِی الْاِسْرَا لِحَمْزَةَ اُسْجِلَا

توجمہ: اور (انبیاء۷ع) میں كَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ اور یہاں (نساء۲۳ع) میں دَاوٗدَ زَبُوْرًا کی زاء کا ضمہ حمزہ کیلئے بلا قید کر دیا گیا ہے، (اور باقی چھ راء کا فتحہ پڑھتے ہیں، اور یہ دو لغات میں مشہور تر ہے، اور واحد کا صیغہ ہونے میں معنوی مطابقت بھی ہے، لہٰذا یہی اولیٰ ہے، اور ابن عباس ﷛ نے مضامین کے اعتبار سے اسے جمع کے صیغہ سے پڑھا ہے، جو مختلف مضامین کے اعتبار سے یا ممکن ہے، کہ داؤد ؑ پر مختلف صحف نازل ہوئے ہوں، اس وجہ سے جمع کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَسْجَلَ اَطْلَقَ ضَمُّ الزَّبُوْرِ مبتداء۔ فِی الْاَنْبِیَآءِ ظرف۔ وَھَا ھُنَا زَبُوْرًا ماقبل پر معطوف۔ وَفِی الْاَسْرَاءِ کا عطف ھٰھُنَا پر ہے۔ لِحَمْزَةَ اَسْجَلَا کے متعلق ہے، اور جملہ مبتداء کی خبر ہے۔ اور ضمیر اَلضَّمُّ کے لئے ہے۔

نوٹ: ناظمؒ کے طرق سے اس سورت میں یاءِ اضافت یا یاءِ زائدہ کوئی نہیں، البتہ وَسَوْفَ یُؤْتِ اللّٰهُ ۲۱ع میں آٹھویں امام یعقوب وقفاً یاء کو ثابت رکھتے ہیں، اس سورۃ میں ادغام کبیر چھیالیس ۴۶ ہیں۔ مثلین کے پچیس ۲۵ اور متقاربین کے اکیس ۲۱ اور جائز صغیر مختلف فیہ چودہ ہیں، جنہیں ذیل کے جدول میں بیان کیا جاتا ہے۔

جدول ادغام صغیر مختلف فیه(سورة النساء)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	قراء
۱	قَدْ سَّلَفَ	۳	بصری، حمزہ، کسائی، ہشام
۲	"	"	" " "
۳	اَوْیَغْلِبْ فَّسَوْفَ	۱۰	بصری، کسائی
۴	حَصِرَتْ صُّدُوْرُھُمْ	۱۲	بصری، حمزہ، ہشام، کسائی

۵	فَقَدْ ضَّلَّ	۱۸	ورش، بصری، شامی، حمزہ، کسائی
۶	فَقَدْ ضَّلَّ	۲۰	ورش، بصری، شامی، حمزہ، کسائی
۷	فَقَدْ سَّأَلُوْا	۲۲	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی
۸	فَقَدْ ضَّلُّوْا	۲۳	بصری، شامی، حمزہ، کسائی، ورش
۹	قَدْ جَّآءَ كُمْ	〃	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی
۱۰	قَدْ جَّآءَ كُمْ	۲۴	〃 〃 〃 〃
۱۱۔۱۲	وَمَنْ يَّفْعَلْ ذَّالِكَ (دونوں)	۵۔۷	ابوالحارث
۱۳	نَضِجَتْ جُّلُوْدُهُمْ	۸	بصری، حمزہ، کسائی
۱۴	بَلْ طَّبَعَ	۲۲	خلاد بخلاف اور ہشام و کسائی ادغام کرتے ہیں

النشر کی تحقیق پر خلف وخلاّد دونوں سے دو وجوہ ہیں، اور اظہار مشہور تر ہے۔ (قالہ الشیخ فتح محمدؒ)

جدول ادغام کبیر مثلین (سورۃ النسآء)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	فَكُلُوْهُ هَنِيْئًا	۱
۲	بِالْمَعْرُوْفِ فَّإِذَا	〃
۳	بِالْمَعْرُوْفِ فَّإِنَّ	۳
۴	اَلْغَيْبِ بِّمَا	۶
۵	تَخَافُوْنَ نُّشُوْزَهُنَّ	〃
۶	وَالصَّاحِبِ بِّالْجَنْبِ	〃
۷	لَا يَظْلِمُ مِّثْقَالَ	〃
۸	اَلرَّسُوْلُ لَّوْ	〃

۹	وَاِذَاقِيْلَ لَهُمْ	۹
۱۰	اَلرَّسُوْلُ لَوَجَدُ اللّٰهَ	″
۱۱	قِيْلَ لَهُمْ	۱۱
۱۲	اَلْقِتَالَ لَوْلَا	″
۱۳	حَيْثُ ثَّقِفْتُمُوْهُمْ	۱۲
۱۴	فَتَحْرِيْرُ رَّقَبَةٍ	۱۳
۱۵	فَتَحْرِيْرُ رَّقَبَةٍ	″
۱۶	وَتَحْرِيْرُ رَّقَبَةٍ	″
۱۷	كَذٰلِكَ كُنْتُمْ	″
۱۸	اَلْكِتٰبَ بِّالْحَقِّ	۱۶
۱۹	الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ	۱۷
۲۰	وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ	۱۵
۲۱	وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَّقِيْرًا	″
۲۲	لِلْكٰفِرِيْنَ نَّصِيْبٌ	۲۰
۲۳	وَيَقُوْلُوْنَ نُّؤْمِنُ	۲۱
۲۴	اِلَيْكَ كَمَا	۲۳
۲۵	فِى الْعِلْمِ مِّنْهُمْ	۲۳

جدول ادغام کبیر متجانسین ومتقاربین (سورۃ النساء)

نمبر شمار	ادغام کبیر متجانسین ومتقاربین	رکوع
۱	خَلَقَكُّمْ	۱

۲	وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ	۳
۳	لِيُبَيِّنَ لَكُمْ	۵
۴	اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ	۷
۵	اَلصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ	-
۶	وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ	۹
۷	وَاسْتَغْفِرْلَهُمْ	-
۸	مِنْ عِنْدِكَ قُلْ	۱۱
۹	بَيَّتَ طَآئِفَةٌ	-
۱۰	لِلْمَلٰئِكَةِ ظَالِمِي	۱۴
۱۱	وَالْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اعلال کی بناء پر اظہار اور کسرہ تاء پر ثقیل بخلاف	۱۵
۱۲	لِتَعْلَمَ بَيْنَ النَّاسِ حرکت (کسرہ) ہونے کی وجہ سے ادغام	۱۶
۱۳	مَا تَبَيَّنَ لَهُ دونوں وجوہ اور جعبری کے قول پر ادغام مشہور تر ہے۔	۱۷
۱۴	اَلصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ	۱۸
۱۵	عَلٰى ذَالِكَ قَدِيْرًا	۱۹
۱۶	يُرِيْدُ ثَوَابَ	-
۱۷	لِيَغْفِرَلَهُمْ	۲۰
۱۸	لِيَحْكُمَ بَيْنَكُمْ	-
۱۹	عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا	۲۳

۲۰	لِيَغْفِرَلَهُمْ	۔
۲۱	يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلْ	۲۴

المرسوم: (سورۃ النساء) مَاطَابَ مصحف امام میں بالیاء۔ طَيبَ ہے۔ اور دیگر مصاحف میں بالالف ہے۔ ضِعٰفًا، اِنٰثًا، فَلَقٰتَلُوْكُمْ، مُرٰغَمًا بحذف الف ہیں۔ اِنِ امْرُؤٌا ہمزہ متطرفہ مرفوعہ بصورت واؤ کے بعد الف مرسوم ہے۔

سُوْرَةُ الْمَآئِدَة

(۱) یہ سورۃ مدنی ہے، البتہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ کی آیت میدان عرفات میں عرفہ کے دن نازل ہوئی ہے۔

(۲) کل آیات: اکوفی ۱۲۰۔ حجازی وشامی ۱۲۲ ہیں۔ ۱۲۰ اتفاقی ہیں، اور ۳ میں اختلاف۔ تفصیل ناظمۃ الزھر میں ملاحظہ فرمائیں۔ (۱) بِالْعُقُوْدِ۔ اور (۲) عَنْ كَثِيْرٍ پر غیرکوفی۔ اور (۳) فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ پر بصری آیت ہے۔

(۳) فواصل لَمْ نُدَبِّرْ کے چھ حروف ہیں۔ (۴) وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ سے بِالْعُقُوْدِ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین ۵۸۴ ہیں۔ قالون مع مکی ۱۰۸۔ ورش ۲۹۶۔ بِسْمِ اللّٰهِ پر ۲۱۶۔ ترک پر ۸۰۔ بصری ۴۰۔ شامی ۴۰۔ عاصم ۵۴۔ کسائی ۵۴۔ خلف ۴۔ اور خلاد ۸۔ تفصیل المکرّر الکافی اور شرح سبعہ قرأت میں دیکھیں۔

(۶۱۴) وَسَكِّنْ مَعًا شَنْاٰنُ صَحَّا كِلَاهُمَا ۔ وَفِيْ كَسْرِ اَنْ صَدُّوْكُمْ حَامِدٌ دَلَا

ترجمہ: اور شَنَاٰنُ کو دونوں جگہ (شعبہ و شامی کیلئے) نون ساکنہ کے ساتھ پڑھ (باقین کیلئے بفتح نون ہے) اس لئے کہ نون میں فتحہ واسکان دونوں صحیح ہے، اور اَنْ صَدُّوْكُمْ کے ہمزہ مکسورہ میں (بصری و مکی کیلئے) حمد کرنے والے نے کامیابی پائی ہے (یعنی مکی و بصری نے اِنْ صَدُّوْكُمْ اور باقین نے اَنْ صَدُّوْكُمْ بفتح ہمزہ پڑھا ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

شَنَاٰنُ سَكِّنْ کا مفعول ہے۔ مَعًا صَحَّا تثنیہ ہے۔ اَیْ اَلْاِسْكَانُ وَالْفَتْحُ اَنْ صَدُّوْكُمْ مبتداء۔ دَلَا صفت۔ فِيْ كَسْرٍ خبر۔ شَنَاٰنُ، شَنِئً، سَمِعَ سے دونوں مصدر ہیں، جس کے معنی ہیں، اس نے سخت دشمنی کی اور یہ مَوْتَانِ اور مَوَتَانِ کی طرح دونوں لغۃً درست ہیں۔

توضیح: اِنْ شرطیہ کی صورت میں تقدیر یوں ہے، اِنْ یَّکُوْنُوْا قَدْ صَدُّوْکُمْ یعنی کفار نے اگر تمہیں مسجد حرام سے روک دیا ہے، تو ان کا یہ قصور تمہیں ان پر ظلم کرنے پر آمادہ نہ کرے، بلکہ اس پر تم مہربانی سے پیش آ ؤ۔ حصن وشامی کیلئے اَنْ مصدریہ ہے، اور تقدیر لِاَنْ صَدُّوْکُمْ ہے، یہی اولی ہے، کہ اس میں تاویل کی ضرورت نہیں، اور معنی یہ ہیں، کہ تمہیں کفار کی دشمنی ان پر ظلم پر آمادہ نہ کرے، کہ انہوں نے تمہیں مسجد حرام سے روک دیا تھا۔

(۶۱۵) مَعَ الْقَصْرِ شَدِّدْ یَاءَ قَاسِیَةً شِـــفَا ۲ وَاَرْجُلَکُمْ بِالنَّصْبِ (عَـــمَّ) رِضًی عَـــلَا

ترجمہ: اور قَـــاسِیَۃً کی یاءکو (حمزہ کسائی کیلئے مشدد کردے، الف کے حذف کے ساتھ اس نے شفادی ہے، (یعنی قَسِیَّۃً ہے) اور (مدنی شامی کسائی حفص کیلئے) بِرُءُ وْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ ۲ع لام کے نصب کے ساتھ ہے، یہ ایسی پسندیدگی کے اعتبار سے عام ہوگیا ہے، جو بلند ہوگئی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

یَاءٌ شَدِّدْ کا مفعول ہے۔ شَفَا اس کی صفت ہے۔ وَاَرْجُلِکُمْ مبتداء۔ عَمَّ خبر۔ رِضًی تمیزیا مفعول۔ اور عَلَا اس کی صفت ہے۔

توضیح: (۱) حمزہ کسائی کیلئے قَسِیَّۃً مبالغہ کا صیغہ ہے، اور صفت مشبہ ہونے کے سبب اس میں دوام بھی ہے، جو کلام الٰہی کی تحریف کرنے والوں کی برائی میں بلیغ تر ہے، اس لئے یہی اولی ہے، اور باقی پانچ کیلئے قاف کے بعد الف، اور یاء کی تخفیف سے قَاسِیَۃً اسم فاعل ہے، جو مبالغہ کے معنی سے خالی ہے، اور اَلْقَسِیَۃُ (حج) اور لِلْقٰسِیَۃِ (زمر) میں الف اور تخفیف پر اجماع ہے، یعنی ویل اور وعید اس شخص کو بھی شامل ہوجائے جس کے دل میں ذرہ سی بھی سختی ہو۔

(۲) وَاَرْجُلَکُمْ کا نصب وُجُوْھَکُمْ پر معطوف ہونے کی بناء پر ہے، اور جر کی وجہ یہ ہے، کہ یہ بِرُءُ وْ سِکُمْ پر معطوف ہے، یا اس کا عطف وُجُوْھَکُمْ پر ہی ہے، لیکن کسرہ جر جوار کی بناء پر ہے، یعنی اس کے قریب ہی اسم مجرور بِرُءُ وْسِکُمْ ہے، اس کی مناسبت سے اس منصوب کو بھی جر دیا ہے۔

فائدہ: وضوء کے فرائض میں اہل سنت کے ہاں پاؤں کا دھونا فرض ہے، اور روافض کی رائے پر مسح فرض ہے، اور ابن عباس سے بھی مسح منقول ہے، اور احمد اوزاعی ، ثوری ، ابن جبیر سے منقول ہے، کہ وہ دونوں کو جائز سمجھتے تھے، اور قرآن کی تفسیر جس طرح قرآن ہی سے یا سنت سے ثابت ہے، اسی طرح ایک قرأت دوسری کی مفسر بھی ہوتی ہے، جس طرح قَدْ کُذِبُوْا کی تفسیر قَدْکُذِّبُوْا نے کردی، اس طرح دونوں قرأتوں پر دھونا ہی فرض ہے، نصب کی صورت میں وُجُوْھَکُمْ

پر عطف ہے، تو اس قرأت نے جر والی قرأت کی تفسیر کردی، اور یہ جر جوار کے قبیل سے ہے، اور فَتَبَيَّنَ لِلنَّاسِ (نحل) اور وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ (حشر) کی نص قرآنی نے بتادیا، کہ حدیث قرآن کی شرح اور تفسیر ہے، اور جو عمل نبی ﷺ سے منقول ہے، وہ یہی کہ آپ نے پاؤں دھوئے، اور مسلم کی حدیث وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ دھونے کی تاکید بھی نکل آتی ہے، اور واضح یہ ہے، کہ آیت اپنے ظاہر معنی پر مبنی ہے، یعنی اس سے بلاتفریق دھونا اور مسح دونوں کا حکم نکلتا ہے، اور دھونے کا حکم حدیث سے ہے، اور شعبی کے اس قول کے بھی یہی معنی ہیں، کہ جبریل تو مسح ہی کا حکم لائے تھے، اور دھونے کا حکم حدیث سے ہے، یعنی آیت میں جو مسح مراد ہونے کا احتمال تھا، حدیث نے اسے رفع کردیا، اور بتادیا کہ پاؤں کا دھونا ہی فرض ہے، یعنی حدیث نے کتاب اللہ کے حکم کی تفسیر کردی، اور اکثر علماء کی رائے یہ ہے، کہ دونوں قرأتوں میں دو حالتوں کا بیان ہے، اگر موزے پہنے ہوئے نہ ہوں تو دھونا فرض ہے، اور موزے پہنے ہوں تو مسح فرض ہے، اور امام شافعیؒ کے ارشاد کا بھی یہی مطلب ہے، کہ نصب کی قرأت پر ایک کی حالت کو، اور جر کی قرأت پر دوسری جماعت کی حالت کو بتایا ہے، ابوشامہؒ فرماتے ہیں، آیت کی تفسیر اور اعراب کے بارے میں جو اقوال مجھے ملے ہیں، ان میں یہ وجہ سب سے قوی تر ہے، کہ نصب کی صورت میں وُجُوهَكُمْ پر معطوف ہے، اور جر کی صورت میں بِرُءُوسِكُمْ پر معطوف ہے، اور دونوں قرأتوں میں دو جماعتوں کا حکم مذکور ہے، عطاء بن ابی رباح سے ہے، کہ خدا کی قسم مجھے صحابہ میں سے کسی ایک کے متعلق بھی یہ معلوم نہیں ہوا، کہ انہوں نے پاؤں پر مسح کیا ہو، اور ان تینوں اعضاء ہاتھ منہ پاؤں کے دھونے کا حکم اس لئے ہوا ہے، کہ یہ اکثر کھلے رہتے ہیں، مدارک نے اس پر ایک دلیل إِلَى الْكَعْبَيْنِ سے دی ہے، کہ مسح والی چیزوں میں آخری حد کسی جگہ بھی نہیں مقرر کی، جامع العلوم میں جر کو جوار کہا ہے، اور صحیح حدیث سے ثابت ہے، کہ نبی ﷺ نے پیر دھوئے، نیز کچھ لوگوں کو پاؤں پر مسح کرتے دیکھا، تو فرمایا وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ ان ایڑیوں کے لئے آگ ہے، باقی تفصیل تفاسیر اور فقہ کی کتب میں ملاحظہ فرمائیں۔

(٦١٦) وَفِي رُسْلُنَا مَعْ رُسْلُكُمْ ثُمَّ رُسْلُهُمْ ۚ وَفِي سُبْلَنَا فِي الضَّمِّ الْاِسْكَانُ حُـــصِّلَا

ترجمہ: اور اس رُسْلُنَا میں جو رُسْلُكُمْ اور رُسْلُهُمْ کے ساتھ ہے، اور سُبْلَنَا میں (یعنی ان کے (سین اور باء کے) ضمہ میں (بصری کیلئے) سکون حاصل کیا گیا ہے (پس بصری رُسْلَنَا ، رُسْلُكُمْ ، رُسْلُهُمْ ، سُبْلَنَا سکون، اور باقین چھ رُسُلَنَا ، رُسُلُكُمْ ، رُسُلُهُمْ اور سُبُلَنَا ضمہ سے پڑھتے ہیں) اور ضمہ اصل ہے اور عمدہ تر ہے۔

نوٹ: نَا اور هُمْ ، كُمْ کی قید سے رُسُلُهُ ، رُسُلُكَ ، رُسُلُ اللهِ ، سُبُلَهُ وغیرہ نکل گئے، کہ ان میں سب کا ضمہ ہے۔

(٦١٧) وَفِي كَلِمَاتِ السُّحْتِ (عَمَّ) نُهَى فَتًى ۵ وَكَيْفَ اَتَى اُذْنٌ بِهِ نَافِعٌ تَلَا

ترجمه: اور لِلسُّحْتِ اور السُّحْتَ ۹ع کے تینوں کلمات میں (مدنی ، شامی ، عاصم ، حمزہ کیلئے ضمہ کے بجائے حاء کا اسکان) جوان اور قوی قرا ٔ کی) عقلوں کو عام اور شامل ہو گیا ہے (حق اور کسائی حاء کے ضمہ لِلسُّحُتِ اور اَلسُّحُتِ پڑھتے ہیں) اور اُذْنٌ جس حالت پر بھی ہو کر آئے (معرفہ ہو، یا نکرہ، واحد ہو یا تثنیہ) نافع نے اسی (سکون ذال) سے پڑھا ہے، یعنی نافع اُذْنٌ ، اُذْنَيْهِ ، وَالْاُذْنَ بِالْاُذْنِ اور باقین ذال کا ضمہ اُذُنٌ پڑھتے ہیں، نیز جہاں اَلْ ساکن کے بعد ہمزہ ہوگا، تو وہاں ورش نقل بھی کریں گے، جیسے وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۳: اَلْإِسْكَانُ مبتداء۔ فِي الضَّمِّ ظرف۔ حُصِّلَا خبر۔ فِيْ رُسُلِنَا اور اس کے بعد کے کلمات اس سے متعلق ہیں۔

شعر ۴: اَنْهٰى جمع نَهْيَةٌ وَهِيَ اللُّبُّ بمعنی عقل۔ عَمَّ کا مفعول ہے، اور اس کا فاعل ضمیر ہے، جو اسکان کو راجع ہے۔ فَتًى مضاف الیہ۔ فِي كَلِمَاتٍ ، عَمَّ کا۔ كَيْفَ ظرف، شرط کے معنی کو متضمن ہے۔ اَتٰى اُذْنٌ شرط۔ بِهِ نَافِعٌ تَلَا جزاء۔ بِهِ کی ھاء اسکان کو راجع ہے۔

(٦١٨) وَرُحْمًا سِوَى الشَّامِيْ وَنُذْرًا صِحَابُهُمْ ۵ حَمَوْهُ وَنُكْرًا شَرْعُ (حَقٍّ) لَّهُ عُلَا

ترجمه: اور اَقْرَبَ رُحْمًا (کہف ۸۱ع) کو شامی کے سوا سب نے حاء کے سکون سے پڑھا ہے (شامی رُحُمًا پڑھتے ہیں) اَوْ نُذْرًا (مرسلات ۱ع) جو ہے، اس کو قرا ٔمیں کے صحاب اور بصری نے (ذال کے سکون کے ساتھ) محفوظ کیا ہے، اور نُكْرًا (کہف ۱۰ع ، ۱۱ع ـ طلاق ۲ع) کے کاف کو حمزہ ، کسائی ، مکی بصری ، ہشام ، حفص پانچوں کیلئے کاف کے سکون سے پڑھنا ایسے) حق کا مشروع کر دینا ہے، جس کے لئے بلندی ہے (پس نافع ، ابن ذکوان ، ابوبکر کیلئے نُكُرًا کاف کے ضمہ سے ہے)۔

(٦١٩) وَنُكْرٍ دَنَا وَالْعَيْنَ فَارْفَعْ وَعَطْفَهَا ۲ رِضًى وَالْجُرُوحَ ارْفَعْ رِضًى (نَفَرٍ) مَّلَا

ترجمه: اور مکی کیلئے اسی طرح شَيْءٍ نُكُرٍ قمر ۱ع (کاف کے ضمہ کا اسکان ہم سے) قریب ہو گیا ہے، اور تو (کسائی کیلئے) وَالْعَيْنَ اور اس کے معطوفات (وَالْاَنْفَ ، وَالْاُذُنَ ، وَالسِّنَّ چاروں کے آخری حرف کو) رفع دے، حالانکہ تو پسندیدہ ہے، اور وَالْجُرُوحَ (کی حاء کو کسائی اور نفر کیلئے) رفع دے، حالانکہ یہ قرا ٔ و نحاۃ کی اشراف جماعت کا پسند

کیا ہوا ہے (پس (۱) کسائی کیلئے پانچوں اسموں کا رفع ہے۔

(۲) نفر کیلئے اول چار میں نصب اور وَالْجُرُوْحَ میں رفع ہے۔ (۳) مدنی ، عاصم ، حمزہ کیلئے پانچوں میں نصب ہے، جو مقصود پر دلالت میں واضح تر ہے، اس لئے نصب ہی اولی ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

شعر ۵: وَرُحْمًا کا عطف تَلَا کے مفعول پر ہے۔ سِوَ الشَّامِیُ تَلَا کا فاعل ہے، بمعنی غیر۔ وَنُذْرًا مبتداء۔ صِحَابُهُمْ مبتداء ثانی۔ ضمیر قرا کیلئے ہے۔ حَمْوَةُ خبر۔ اورھا نُذْرًا کیلئے ہے۔ نُكْرًا مبتداء۔ شَرْعُ حَقٌّ خبر۔ عَلَا اس کی صفت۔ عَلَا بمعنی رفعت وبلندی یا عُلْیَا کی جمع ہے۔

شعر ۶: وَنُكْرٍ دَنَا مبتداء وخبر۔ اَلْعَيْنَ اِرْفَعْ کا مفعول ہے۔ عَطْفُهَا مصدر مفعول کے معنی میں اَیْ مَاعَطَفَ عَلَى الْعَيْنِ۔ رِضًى حال۔ اَیْ ذَا رِضًى یا مفعول اَیْ مَرْضِيًّا۔ اَلْجُرُوْحَ اِرْفَعْ کا مفعول، اور رِضًى (ثانی) مفعول سے حال۔ نَفَرٌ مضاف الیہ۔ مَلَا صفت۔

توضیح: شعر ۳ تا ۶: (۱) رُسْلُ اور سُبْلُ میں سکون کی وجہ تخفیف ہے، اور ضمہ اصل ہے، اس لئے کہ فُعُوْلٌ اور فَعِيْلٌ کی جمع فُعَلٌ کے وزن پر آتی ہے، اور اس کی دلیل رُسُلِهٖ سُبُلَ رَبِّكَ کا اجماعی ضمہ ہے۔

(۲) وَالْعَيْنَ اور اس کے چاروں معطوفات کا رفع اَنَّ النَّفْسَ کے محل پر معطوف ہونے کی وجہ سے ہے، اس لئے کہ یہ اَنَّ اِنَّ مکسورہ کے حکم میں ہے، اور كَتَبْنَا قُلْنَا کے معنی میں ہے، پس اَلنَّفْسَ رفع کے محل میں ہے، یا یہ رفع استیناف کی بناء پر ہے، تاکہ عموم ظاہر ہو جائے، کہ قصاص کا یہ حکم صرف توریت ہی کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ ہماری شریعت میں بھی مستقل طور پر موجود ہے، اور نصب کی صورت میں پانچوں اسم اَلنَّفْسَ کے لفظ پر معطوف ہیں، اور نفر کیلئے وَالْجُرُوْحَ کا رفع ابتداء کی بناء پر ہے، پس یہ مبتداء اور قِصَاصٌ خبر ہے۔

---

(۶۲۰) وَحَمْزَةُ وَلْيَحْكُمْ بِكَسْرٍ وَّ نَصْبِهٖ ۔ يُحَرِّكُهُ يَبْغُوْنَ خَاطَبَ كُمَّلَا

ترجمہ: اور (حمزہ لِلْمُتَّقِيْنَ) وَلْيَحْكُمْ کے لام کو کسرہ سے، اور اس کے میم کو اپنے نصب سے حرکت دیتے ہیں، (یعنی وَلِيَحْكُمْ پڑھتے ہیں، اور باقی وَلْيَحْكُمْ لام اور میم کو ساکن پڑھتے ہیں) اور (شامی کیلئے) تَبْغُوْنَ (وَمَنْ اَحْسَنُ) نے کامل لوگوں کو مخاطب کیا ہے (یعنی اہل کتاب کے علماء کو مخاطب کر کے ڈانٹا ہے، کہ افسوس ہے، کہ تم جہالت کا فیصلہ چاہتے ہو)۔ شامی کیلئے تَبْغُوْنَ خطاب سے، اور باقین کیلئے يَبْغُوْنَ غیبت سے ماقبل ومابعد کی رعایت کی بناء پر التفات کے مقابلہ میں یہی اولی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

وَحَمْزَةُ مبتداء۔ وَلْيَحْكُمْ مبتداء ثانی۔ يُحَرِّكُهُ خبر۔ ھاء لِيَحْكُمْ کیلئے ہے۔ بِكَسْرٍ وَنَصْبِهٖ يُحَرِّكُهُ سے متعلق ہے، اور نَصْبِهٖ کی ضمیر حمزہ کیلئے ہے، یالفظ وَلْيَحْكُمْ کیلئے۔

يَبْغُوْنَ مبتداء۔ خَاطَبَ اس کی خبر۔ اور ضمیر فاعل يَبْغُوْنَ کیلئے ہے۔ كُمَّلًا مفعول الف تنوین سے بدلا ہوا ہے۔

توضیح: حمزہ کی قرأت میں لِيَحْكُمْ كالامِ كَيْ ہے۔ جس کے بعد أنْ مقدر ہے، اور یہ لام اٰتَيْنٰهُ کے متعلق ہے، جو وَلْيَحْكُمْ کے واؤ کے بعد مقدر ہے، أيْ وَاٰتَيْنٰهُ لِيَحْكُمَ اور دوسری قرأت میں لام امر ہے، اور لام کا سکون تخفیف کی وجہ سے ہے، أيْ قُلْنَا لَهٗ لِيَحْكُمْ أيْ مُرْهُمْ بِأَنْ يَحْكُمُوْا یعنی ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو کہا، کہ ان کو یہ حکم دو، کہ ہمارے ارشاد کے مطابق فیصلہ کریں۔

(۶۲۱) وَقَبْلَ يَقُوْلُ الْوَاوُ غُصْنٌ وَّرَافِعٌ ۸ سِوَى ابْنِ الْعَلَا مَنْ يَّرْتَدِدْ (عَمَّ) مُرْسَلَا

ترجمہ: اور يَقُوْلُ الَّذِيْنَ سے پہلے (ابوعمرو اور کوفیین کیلئے) واؤ شاخ (کی طرح) ہے (یعنی وَيَقُوْلُ ہے)۔ اور (مدنی شامی) کیلئے مَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ ۸ع مطلق (بلا ادغام) ہو کر عام ہو گیا ہے۔

(۶۲۲) وَحُرِّكَ بِالْإِدْغَامِ لِلْغَيْرِ دَالُهٗ ۹ وَبِالْخَفْضِ وَالْكُفَّارَ رَاوِيْهِ حَصَّلَا

ترجمہ: اور ان دو کے سوا کیلئے باقی پانچ کیلئے اس يَرْتَدِدْ کا دال ادغام کے سبب (فتحہ کی) حرکت دیا گیا ہے، اور مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ ۹ع (کسائی اور بصری کیلئے راء کے جر کے) ساتھ راوی نے حاصل کیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۸: اَلْوَاوُ غُصْنٌ مبتداء و خبر۔ قَبْلَ يَقُوْلُ خبر کا ظرف ہے۔ سِوَى ابْنِ الْعَلَا مبتداء۔ رَافِعٌ خبر۔ مَنْ يَّرْتَدَّ مبتداء۔ عَمَّ خبر۔ مُرْسَلًا حال۔

شعر ۹: وَحُرِّكَ بِالْإِدْغَامِ باء سببیہ ہے۔ علی قاریؒ کے نزدیک اور ابوشامہ باء مصاحبت فرماتے ہیں۔ وَالْكُفَّارَ مبتداء۔ بِالْخِفْضِ حال۔ رَاوِيْهِ حَصَّلَا جملہ خبر۔

توضیح: (۱) شعر ۸، ۹: يَقُوْلُ الَّذِيْنَ میں تین قرأتیں ہیں۔ (۱) ابوعمرو بصری کیلئے وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ واؤ کے اثبات اور لام کے نصب سے واؤ ذکر سے اور نصب رفع کی ضد ہے۔ (۲) کوفیین کیلئے وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ واؤ کے اثبات اور لام کے رفع سے دونوں ذکر سے نکلے ہیں، اور یہی اولیٰ ہے، اس لئے کہ جملہ وَيَقُوْلُ کا مضمون فَعَسَى اللّٰهُ

کی ترجی کے مضمون سے جُدا ہے، اور واؤ استینافیہ ہے۔ (۳) حرمی اور شامی کیلئے يَقُوْلُ الَّذِيْنَ واؤ کے حذف اور لام کے رفع سے حذف ضد سے اور رفع ذکر سے نکلا ہے، اور نصب اور واؤ کے اثبات کے ساتھ ابوعمرو کی قرأت میں وَيَقُوْلَ فَيُصْبِحُوْا پر معطوف ہے، جو عَسٰی کے ذریعہ حاصل ہونے والی ترجی کے جواب کی فاء کی وجہ سے منصوب ہے، کوفیین وبصری کی قرأت واؤ کے اثبات سے عراقی مصاحف کی رسم کے مطابق ہے، کہ ان میں واؤ مرسوم ہے، اور حرمی و شامی کی قرأت حجازی، اور شامی مصاحف کے مطابق ہے، کہ ان میں واؤ نہیں۔

(۲) وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مدنی اور شامی مصاحف میں دو دالوں سے، اور باقی میں ایک سے مرسوم ہے۔ اس میں اظہار حجازی اور ادغام تمیمی لغت ہے، اور قرآن مجید میں اس طرح کے کلمات دونوں طرح آتے ہیں۔

(۳) وَالْكُفَّارِ جر کی صورت میں مِنَ الَّذِيْنَ پر، اور نصب کی تقدیر پر اَلَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا پر معطوف ہے اور جر والے بصری و دوری کسائی امالہ محضہ، اور ابوالحارث اور یعقوب فتحہ پڑھتے ہیں۔

الجزء السابع (۷)

(۶۲۳) وَبَا عَبَدَ اضْمُمْ وَاخْفِضِ التَّاءَ بَعْدُ فُزْ ۱۰ رِسٰلَتَهُ اجْمَعْ وَاكْسِرِ التَّا كَمَا (۱) عْتَلَا

ترجمه: اور عَبَدَ الطَّاغُوْتَ (۹ع میں حمزہ کیلئے) باء کو ضمہ دے، اور اس کے بعد (الطَّاغُوْتَ کی تاء کو جر دے، تو کامیاب ہو جا (یعنی حمزہ عَبُدَ الطَّاغُوْتِ اور باقی عَبَدَ الطَّاغُوْتَ پڑھتے ہیں) اور شامی، مدنی، شعبہ کیلئے) رِسٰلٰتِهٖ کو جمع سے پڑھ، اور اس کی تاء کو کسرہ دے، یہ اسی طرح صاف ہے، جس طرح بلند ہو گئی ہے، (یعنی مذکورین کیلئے رِسٰلٰتَهٗ ۱۰ع) اور باقین حق وصحاب کیلئے رِسٰلَتِهٖ واحد کے صیغہ سے)

(۶۲۴) صَفَا وَتَكُوْنَ الرَّفْعُ حَجَّ شُهُوْدُهُ ۱۱ وَعَقَدْتُّمُ التَّخْفِيْفُ مِنْ (صُحْبَةٍ) وَلَا

ترجمه: (صَفَا کا تعلق پچھلے شعر سے ہے) اور اَلَّا تَكُوْنَ ۱۰ع کا رفع جو ہے (ابوعمرو، حمزہ، کسائی کیلئے) اس کے گواہ حجت میں غالب آگئے ہیں (باقی چار کا نصب ہے) اور (ابن ذکوان، ابوبکر، حمزہ، کسائی کیلئے بِمَا عَقَدْتُّمُ الْاَيْمَانَ (۱۲ع قاف کی) تخفیف تابعداری کرنے والی جماعت سے ہے (باقین کیلئے قاف مشدد ہے)۔

(۶۲۵) وَفِي الْعَيْنِ فَامْدُدْ مُقْسِطًا فَجَزَاءُ نَوْ ۱۲ وِّنُوْ امِثْلِ مَا فِيْ خَفْضِهِ الرَّفْعُ ثُمِّلَا

ترجمه: اور تو اس (عَقَّدْتُّمْ کے) عین میں (ابن ذکوان کیلئے) مد واقع کر، حالانکہ تو انصاف کرنے والا ہے

(یعنی (۱) ابن ذکوان کیلئے عَاقَدْ تُّمْ ہے، مدوتخفیف سے۔(۲) صحبہ کیلئے عَقَدْتُّمْ بحذف الف اور قاف کی تخفیف سے۔(۳) سَمَا، ہشام، حفص کیلئے عَقَّدْتُّمُ الْاِیْمَانَ بحذف الف اور قاف کی تشدید سے) اور تم فَجَزَاءٌ کے ہمزہ کو (کوفیین کیلئے) تنوین دو، حالانکہ تم درستی کرنے والے ہو، اور اس کے بعد (مِثْلُ مَا جو ہے، اس کے جر میں ان (کوفیین) کا رفع ہے (پس کوفیین فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا ہمزہ کی تنوین اور لام کا رفع اور باقی پانچ فَجَزَاءُ مِثْلِ مَا ہمزہ بلا تنوین اور لام کا جر پڑھتے ہیں) اَلْمُقْسِطُ بمعنی عادل۔ ثُمَّلٌ جمع ثَامِلٌ هُوَ الْمُصْلِحُ۔

﴿النحو والعربیة﴾

شعر ۱۰: باء اُضْمُمْ کا مفعول ہے، قصر ضرورۃً ہے۔ بَعْدُ مَقْطُوعٌ عَنِ الْاِضَافَةِ اَیْ بَعْدُ عَبُدَ رِسَالَتِهٖ اِجْمَعْ کا مفعول ہے۔ کَمَا اعْتَلَا عرفیت کے سبب منصوب۔

شعر ۱۱: تَکُوْنُ مبتداء۔ اَلرَّفْعُ بدل الاشتمال اَیْ فِیْهِ حَجَّ شُهُوْدُهٗ جملہ فعلیہ خبر۔ عَقَّدْتُّمْ مبتداء۔ اَلتَّخْفِیْفُ بدل الاشتمال ای فیه۔ مِنْ صُحْبَةٍ خبر۔ وِلَا حال، اَیْ مُتَابِعَةً لِلنَّقْلِ۔

شعر ۱۲: فِی الْعَیْنِ فَامْدُدْ کا مفعول۔ مُقْسِطًا فاعل سے حال۔ فَجَزَاءُ نَوِّنُوْا کا مفعول۔ بقیہ جملہ اسمیہ خبریہ۔ ثُمَّلًا حال۔

توضیح: (۱) شعر ۱۰: بعض نحاۃ نے عَبُدَ پر اعتراض کیا ہے، جعبریؒ کے قول پر یہ عَبْدُ کے معنی میں نہیں، بلکہ عَابِدٌ کے معنی میں ہے، اور جمع کے معنی میں ہے، اور یہ اَلْقِرَدَةُ پر معطوف ہونے کے سبب منصوب ہے، اور اَلطَّاغُوْتِ کا جر مضاف الیہ کی وجہ سے ہے، اور یہ متواتر نقل سے ثابت ہے، اور معنی یہ ہے، کہ اللہ تعالی نے انہیں میں سے شیطان کے پجاری بنادیئے، اور ماضی کے صیغہ سے عَبَدَ پر ضمیر کا واحد لانا مَنْ کے لفظ کے اعتبار سے ہے، اَیْ وَمَنْ عَبَدَ الطَّاغُوْتَ۔

(۲) رِسٰلٰتِ جمع سے بہت سے احکام مراد ہیں، جو نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو دیئے گئے، اور یہ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ اعراف ۸، ۹، ع کی طرح ہے، اور واحد کے صیغہ سے جنس کے معنی میں ہے، جو قلیل و کثیر سب کو شامل ہے، اس لئے کہ آپ ﷺ کی رِسٰلَتِ میں تمام احکام آگئے ہیں۔

(۳) رِسٰلَتَهٗ وَاللّٰهُ کی رسم الف کے حذف سے ہے، سے اَلَّا تَکُوْنَ دونوں قرأتوں کی توجیہ یہ ہے، کہ جو اَنْ حَسِبَانٌ کے بعد آتا ہے، وہ مصدریہ بھی ہوسکتا ہے، اور ثقیلہ اَنَّ سے مخففہ بھی، پس رفع کی صورت میں یہ اَنْ مخففہ ہے،

اور اس کا اسم ضمیر شان ہے، اور نصب کی تقدیر ان مصدریہ ہے، اور یہی اولیٰ ہے، کہ اس میں ضمیر شان کے حذف اور اَنَّ کے نون کے مخففہ کی توجیہ کی حاجت نہیں رہتی۔

(۴) عَـقَـدَ ، عَقَّدَ ، عَاقَدَ تینوں ہم معنی ہیں۔ (۵) فَـجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا جَزَآءٌ مصدر ہے، اور مِثْلُ مصدر کی صفت ہے، اَیْ فَعَلَیْهِ جَزَآءٌ مُمَاثِلٌ لِمَا قَتَلَ اور فَـجَزَاءُ مِثْلِ جر کی صورت میں جَزَاءُ مضاف ہے، اور یہ اضافت لفظی ہے، جس کا فائدہ تخفیف ہے، اصل میں مِثْـلُ جَـزَاءُ کا دوسرا مفعول ہے، اور یہ قضاء کی طرح دو مفعولوں کو چاہتا ہے، جیسے جَزَیْتُ الصَّیْدَ مِثْلَهُ اس آیت میں تقدیر عبارت یوں ہے، فعلیہ اَنْ یَّجْزِیَ الْمَقْتُوْلَ مِثْلَهُ مِنَ النَّعَمِ یعنی جو محرم کسی شکار کو جان کر مارے، تو اس کے ذمہ واجب ہے، کہ وہ اس مقتول کا بدلہ اس کے مثل کسی اور جانور سے دے، یعنی اس کی قیمت اداء کرے، پھر دلالت موجود ہونے کی وجہ سے ایک مفعول کو حذف کر دیا، پھر تخفیف کی غرض سے جَزَاءُ کا مضاف کر دیا۔

(۶۲۲) وَكَفَّارَةٌ نَّوِّنْ طَعَامُ بِرَفْعِ خَفْـ ـضِهٖ ۱۳ دُمْ غِنًا وَّاقْصُرْ قِیٰمًا لَّهٗ مُلَا

ترجمہ: اور تو اَوْكَفَّارَةٌ کی تاء کو (مکی ، بصری ، کوفیین کیلئے) تنوین دے، اور طَعَامُ (ان ہی کیلئے) اپنے میم کے رفع کے ساتھ ہے، تو (قناعت کے سبب) ہمیشہ بے نیاز رہ۔ اور (شامی کے دونوں راویوں کیلئے) قِیٰمًا لِّلنَّاسِ کو قصر سے پڑھ، اس کے لئے چادریں (دلائل) ہیں۔

﴿النحو والعربیة﴾

كَفَّارَةٌ نَوِّنْ کا مفعول ہے۔ طَعَامُ مبتداء۔ بِرَفْعِ خَفْضِهٖ خبر۔ دُمْ غِنًى حال۔ اَیْ ذَا غِنًى بمعنی دَامَ غِنَاكَ ۔ قِیٰمًا اُقْصُرْ کا مفعول ہے۔ لَهٗ مُلَا جملہ صفت ہے قِیٰمًا کی۔

توضیح: مکی ، بصری ، کوفیین کی قرأت اَوْكَفَّارَةٌ طَعَامُ تاء کی تنوین اور میم کے رفع سے ہے، اور مدنی شامی کیلئے اَوْكَفَّارَةُ طَعَامِ تنوین کے حذف اور میم کے جر سے ہے۔ كَفَّارَةٌ کی تنوین مضاف نہ ہونے کی وجہ سے ہے، اور طَعَامُ کا رفع اس سے بدل یا عطف بیان یا هِیَ مقدر کی خبر ہونے کی وجہ سے ہے، اور دوسری قرأت پر تنوین کا حذف اس لئے کہ كَفَّارَةُ اپنی جنس کی طرف مضاف ہے، جو اضافت بیانی ہے۔

نوٹ: مَسٰكِیْنَ میں یہاں اختلاف نہیں، قراء عشرہ اسے جمع کے صیغہ سے پڑھتے ہیں، اس لئے کہ شکار کے تاوان میں ایک مسکین کو کھانا کھلانا روزہ کے فدیہ کی طرح جائز نہیں، قِیٰمًا کی توجیہ (نساء۲) میں دیکھ لیں۔

(۶۲۷) وَضَمَّ اسْتُحِقَّ افْتَحْ لِحَفْصٍ وَّكَسْرَهُ ۞ وَفِي الْاَوْلَيْنِ الْاَوَّلِيْنَ فَطِبْ صِلَا

ترجمہ: اور رتو حفص کیلئے (مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ کی تاء کے ضمہ اور اس کی حاء کے کسرہ کو فتحہ سے بدل دے، اور عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ میں (حمزہ و شعبہ کیلئے) عَلَيْهِمُ الْاَوَّلِيْنَ ہے، پس تو آگ والا ہو کر خوش رہ (یعنی تیز سمجھ والا یا مہمان نواز ہو کر خوش رہ، کہ اس کے گھر میں بھی ہر وقت آگ روشن رہتی ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلصِّلَا وُقُوْدُ النَّارِ استعارہ ہے، ذکاوت سے۔ ضَمَّ اِفْتَحْ کا مفعول ہے۔ وَكَسْرَهُ معطوف ہے ضَمَّ پر۔ اَلْاَوْلَيْنِ مبتداء۔ فِي الْاَوَّلِيْنِ خبر۔ صِلَا تمیز۔

توضیح: ان دونوں کلموں کو ملا کر تین قرأتیں نکلتی ہیں۔ (۱) حفص کیلئے مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ ماضی معروف اور تثنیہ سے۔

(۲) حمزہ و شعبہ کیلئے اُسْتُحِقَّ اور اَلْاَوَّلِيْنَ مجہول اور تثنیہ سے۔ اور حمزہ کیلئے عَلَيْهُمْ کی قرأت حسب اصول ہے۔

(۳) باقی پانچ کیلئے اُسْتُحِقَّ اور اَلْاَوَّلِيْنَ مجہول اور جمع سے، اور کسائی اور بصری کا عَلَيْهِمُ میں مذہب اُمِّ الْقُرَاٰن میں بیان ہو چکا ہے، اور ان قرأت کی توجیہ یہ ہے، ﴿۱﴾ اَلْاَوْلَيٰنِ اَوْلٰى کا تثنیہ ہے، جو لائق اور قریب تر کے معنی میں ہے، یعنی جو میت کے ورثاء میں زیادہ حقدار ہوں۔ اَلْاَوَّلِيْنَ اَوَّل کی جمع ہے، یعنی وہ حضرات جو قرآن کی آیت يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ الخ میں دوسروں سے پہلے مذکور ہیں، پس حفص کی قرأت پر اِسْتَحَقَّ کا فاعل دونوں وصی ہیں، اور كُلُّ وَاحِدٍ کی تاویل سے واحد کی ضمیر دونوں کیلئے ہے، اور ابوبکر و حمزہ کی قرأت پر اَلْاَوَّلِيْنَ مجرور ہے، یا مِنَ الَّذِيْنَ کی صفت ہے، یا عَلَيْهِمْ سے بدل ہے، اور یا اَعْنِيْ کا مفعول ہونے کے سبب منصوب ہے، اور اُسْتُحِقَّ کا فاعل عَلَيْهِمُ ہے، یا ضمیر ہے، جو اسما کیلئے ہے، ابو محمد مکی کشف میں فرماتے ہیں، کہ یہ آیت اپنی قرأت، اعراب، تفسیر معانی اور احکام کے لحاظ سے قرآن کی مشکل ترین آیت ہے، ابو شامہ، ملا علی قاری رحمہم اللہ اور دیگر حضرات نے بھی اس کے بارے میں اسی طرح کی بات فرمائی ہے۔

نوٹ: اِسْتَحَقَّ سے اعادہ یا ابتداء کی صورت میں ہمزہ وصلی کو حفص کی قرأت میں کسرہ اِسْتَحَقَّ اور باقین کی قرأت میں ضمہ اُسْتُحِقَّ تیسرے حرف کی حرکت کی مناسبت سے دیا جائے گا۔

(۶۲۸) وَضَمُّ الْغُيُوبِ يَكْسِرَانِ عُيُونًا إِلَـ ١٥ عُيُوْنِ شُيُوْخًا دَانَهُ (صُحْبَةٌ) مِـلَا

ترجمه: اور یہی دونوں (قَطبُ صِلَا کے مرموزین حمزہ و شعبہ) ہر جگہ عَلَّامُ الْغُيُوْبُ کی غین کے ضمہ کو کسرہ دیتے ہیں (یعنی اَلْغِيُوْبُ پڑھتے ہیں) اور عُيُوْن ، اَلْعُيُوْنُ ، شُيُوْخًا غافر ۷ع (کے عین و شین کا مکی ، ابو بکر ، حمزہ ، کسائی ، ابن ذکوان کیلئے ہر نوجگہ) کسرہ جو ہے، اس کی بھری ہوئی جماعت نے اطاعت کی ہے (یعنی کسرہ پڑھا ہے) باقین کیلئے ان تینوں کا ہر جگہ ضمہ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

ضَمَّ يَكْسِرَانِ کا مفعول ہے۔ تثنیہ کی ضمیر حمزہ و ابوبکر کیلئے ہے۔ عُيُوْنًا ، اَلْعُيُوْنُ ، شُيُوْخًا المبتدءات۔ دَانَهُ اَیْ طَاوِعَةٌ خبر۔ ضمیر لِكُلِّ وَاحِدٍ کیلئے صحبه فاعل۔ ملا صفت۔

(۶۲۹) جُيُوْبِ مُـنِيْرٌ دُوْنَ شَـكٍّ وَّسَاحِرٌ ١٦ بِسِحْرٌ بِهَا مَعْ هُوْدَ وَالصَّفِّ شَـمْلَلَا

ترجمه: اور عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ (نور ۴ع کے جیم کا کسرہ ابن ذکوان ، مکی ، حمزہ اور کسائی کیلئے) شک کے بغیر روشن کردینے والا ہے (یعنی یہ جِيُوْبِهِنَّ پڑھتے ہیں، اور مدنی ، بصری ، ہشام ، عاصم جیم کا ضمہ جُيُوْبِهِنَّ پڑھتے ہیں) اور اِلَّا سِحْرٌ اس (سورۃ مائدہ ۱۵ع) میں حالانکہ یہ ہود اور صف والے کے ساتھ ہے (ان تینوں جگہ حمزہ و کسائی کیلئے) اِلَّا سٰحِرٌ ہے، اس نے ہم تک پہنچنے میں جلدی کی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

جُيُوْبُ مبتداء۔ مُنِيْرٌ خبر۔ دُوْنَ شَكٍّ اس کی صفت۔ سَاحِرٌ مبتداء۔ شَمْلَلَا خبر۔ بِسِحْرٍ اس کے متعلق۔ بِهَا ظرف ضمیر سورت کیلئے ہے۔

توضیح: (۱) غُيُوْب اور اس ہم جنسوں میں ضمہ اصل ہے، اور کسرہ یاء کی مناسبت سے ہے۔

(۲) سٰحِرٌ والی قرأت پر اِنْ هٰذَا کے مشارٌ الیہ مائدہ اور صف میں عیسٰی علیہ السلام ہیں، اور ہود والے میں محمد ﷺ ہیں، اور سٰحِرٌ اپنے مستثنٰی منہ سے مل کر خبر ہے، اور یہ اسم فاعل ہے، اور قصر والی قرأت پر مصدر ہے اور هٰذَا کا مشارٌ الیہ وہ معجزہ یا کتاب ہے، جس کو نبی ﷺ نے یا عیسٰی علیہ السلام نے پیش کیا، اَیْ مَا هٰذَا الْخَارِقُ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ۔

(۶۳۰) وَخَاطَبَ فِيْ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رُوَاتُهُ ١٧ وَرَبَّكَ رَفْعُ الْبَاءِ بِالنَّصْبِ رُتِّلَا

ترجمہ: اور هَلْ يَسْتَطِيعُ میں اس کے راویوں نے (کسائی کیلئے) خطاب واقع کیا ہے، اور رَبُّكَ کا رفع ان کسائی کیلئے نصب کے ساتھ پڑھا گیا ہے (پس کسائی هَلْ تَسْتَطِيعُ رَبَّكَ تاء خطاب اور باء کے نصب سے، اور باقی چھ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ غیبت کی یاء اور باء کے رفع سے، اور یہی اولی ہے، اس لئے کہ یہ اجماعًا ثابت ہے، کہ موجودات کی ہر چیز کا وجود اللہ تعالیٰ کے ارادہ پر موقوف ہے۔

نوٹ: کسائی اپنے قاعدہ کے موافق هَلْ کے لام کا تاء میں ادغام کرتے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

رُوَاتُهُ خَاطَبَ کا فاعل۔ رَبَّكَ مبتداء۔ رَفْعُ الْبَاءِ رَبَّكَ کا بدل الاشتمال۔ رُتِّلَا خبر۔ اور بِالنَّصْبِ اس کے متعلق ہے۔

توضیح: تَسْتَطِيعُ خطاب کی صورت میں فاعل عیسیٰ علیہ السلام اور سوال حواریین کی طرف سے ہے، تقدیر یوں ہے اَیْ هَلْ تَسْتَطِيعُ مَسْئَلَةَ رَبِّكَ فِي إِنْزَالِ الْمَائِدَةِ پس رَبَّكَ سے پہلے مضاف الیہ محذوف ہے اَیْ مَسْئَلَةَ اور غیب کی صورت میں رَبُّكَ فاعل ہے، اور يَسْتَطِيعُ يَفْعَلُ کے معنی میں ہے۔

(۶۳۱) وَيَوْمَ بِرَفْعٍ خُــــذْ وَإِنِّي ثَلَاثُهَا ۱۸ وَلِي وَيَدِي أُمِّيَ مُضَافَاتُهَا الْعُلَا

ترجمہ: اور تو (نافع کے سوا سب کیلئے هٰذَا) يَوْمَ (يَنْفَعُ ۱۶ع) کو رفع میم کے ساتھ لے لے (پس نافع کیلئے يَوْمَ ہے، میم کے نصب کے ساتھ) اور إِنِّي اس کے تینوں کلمات اور لِيَ (أَنْ أَقُولَ ۱۶ع) اور يَدِيَ إِلَيْكَ ۵ع اور أُمِّيَ إِلٰهَيْنِ ۱۶ع یہ چھ اس سورت کی مضافات بلند ہو گئی ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

يَوْمُ منصوب المحل بتقدیر مفعول خُذْ۔ إِنِّي مبتداء۔ ثَلَاثُهَا اس سے بدل۔ هاء راجع ہے إِنِّي کی طرف۔ مُضَافَاتُهَا خبر۔ هاء سُوْرَةٌ کو راجع ہے، یا الْيَاءُ کو۔ الْعُلَا اس کی صفت ہے۔

توضیح: يَوْمُ کا رفع هٰذَا کی خبر ہونے کی بناء پر ہے، اور مشارٌ الیہ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ہے، اَیْ هٰذَا الْيَوْمُ يَنْفَعُ یعنی یہ قیامت کا دن ایسا دن ہے، کہ مومنوں کو ایمان کی سچائی کا نفع دے گا، اور نصب کی توجیہ یہ ہے، کہ هٰذَا مبتداء ہے، اور مشارٌ الیہ ءَ اَنْتَ قُلْتَ والی گفتگو ہے، جو قیامت میں عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی اور اس کی خبر وَاقِعٌ مقدر ہے، اور يَوْمَ اسی کا مفعول ہے، یا يَوْمَ قَالَ کا مفعول ہے۔

جدول چھ یاءات اضافت (سورۃ المائدۃ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	فتحہ	سکون
۱	اِنِّیٓ اَخَافُ	۵	سما	کوفیین وشامی
۲	لِیٓ اَنْ اَقُوْلَ	۱۶	〃	〃 〃 〃
۳	اِنِّیٓ اُرِیْدُ	۵	نافع	باقی چھ نفر، کوفیین
۴	فَاِنِّیٓ اُعَذِّبُهٗ	۱۵	〃	〃 〃 〃
۵	یَدِیَ اِلَیْكَ	۱۵	مدنی، بصری، حفص	عم وکوفیین سوا حفص
۶	اُمِّیَ اِلٰهَیْنِ	۱۶	مدنی، بصری، حفص، شامی	نافع کوفیین، سوا حفص

اس سورت میں یاء زائدہ وَاخْشَوْنِ یْ وَلَا تَشْتَرُوْا صرف یہی ایک ہے، اوراس میں بصری کیلئے وصلاً اثبات ہے۔

ادغام کبیر: کل باون ۵۲ ہیں۔ مثلین ستائیس ۲۷۔ اور متقاربین پچیس ۲۵۔ اور جائز صغیر مختلف فیہ سولہ ۱۶ ہیں۔

جدول ادغام صغیر مختلف فیہ (سورۃ المائدہ)

نمبر شمار	ادغام صغیر	رکوع	ادغام والے قرأ	اظہار والے قرأ
۱	فَقَدْ ضَلَّ	۲	ورش، بصری، شامی، حمزہ، کسائی	قالون، مکی عاصم
۲	قَدْ جَآءَكُمْ	۲	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم
۳	قَدْ جَآءَكُمْ	〃	〃 〃 〃 〃	〃 〃 〃
۴	قَدْ جَآءَكُمْ	〃	〃 〃 〃 〃	〃 〃 〃
۵	فَقَدْ جَآءَكُمْ	〃	〃 〃 〃 〃	〃 〃 〃
۶	اِذْ جَعَلَ	۴	بصری، ہشام	حرمی، ابن ذکوان، عاصم
۷	وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ	۵	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان عاصم
۸	هَلْ تَنْقِمُوْنَ	۹	ہشام، حمزہ، کسائی	سما، ابن ذکوان، عاصم
۹	قَدْ ضَلُّوْا	۱۰	ورش، بصری، شامی، حمزہ، کسائی	قالون، مکی عاصم

۱۰	قَدْ سَّاَلَهَا	۱۴	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم
۱۱	وَاِذْ تَّخْلُقُ	۱۵	" " " "	" " "
۱۲	وَاِذْ تُّخْرِجُ	"	" " " "	" " "
۱۳	اِذْ جِّئْتَهُمْ	"	بصری، ہشام	حرمی، ابن ذکوان، کوفی
۱۴	اَنْ قَدْ صَّدَقْتَنَا	"	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم
۱۵	وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ	"	دوری کے لئے دونوں اور سوسی کے لئے صرف ادغام	
۱۶	هَلْ تَّسْتَطِيْعُ	"	کسائی کیلئے تَسْتَطِيْعُ تاء خطاب سے۔	باقین کا یاء غیب سے

جدول ادغام کبیر مثلین (سورۃ المائدہ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	يَحْكُمُ مَّايُرِيْدُ	۱
۲	تَطَّلِعُ عَلٰى	۳
۳	اَنَّ اللّٰهَ هُوَ	"
۴	قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ	۵
۵	ذٰلِكَ كَتَبْنَا	"
۶	الرَّسُوْلُ لَا	"
۷	الْكَلِمَ مِّنْ	۶
۸	مَرْيَمَ مُصَدِّقًا	۷
۹	فِيْهِ هُدًى	"
۱۰	الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ	"

۱۱	يَقُوْلُوْنَ نَّخْشٰى	۸
۱۲	حِزْبُ اللّٰهِ هُمُ	″
۱۳	اَنَّ اللّٰهَ هُوَ	۱۰
۱۴	ثَالِثُ ثَّلٰثَةٍ	″
۱۵	وَاللّٰهُ هُوَ	″
۱۶	اَلسَّبِيْلُ لَّهُنَّ	″
۱۷	اَوْ تَحْرِيْرُ رَّقَبَةٍ	۱۲
۱۸	ذَالِكَ كَّفَّارَةُ	″
۱۹	طَعَامُ مَّسٰكِيْنَ	۱۳
۲۰_۲۱	يَعْلَمُ مَّا (دونوں)	″
۲۲	وَلَوْاَعْجَبَكَ كَّثْرَةُ	″
۲۳	وَاِذَاقِيْلَ لَّهُمْ	۱۴
۲۴	اَلْمَوْتُ تَّحْسِبُوْنَهَا	″
۲۵	تَعْلَمُ مَّا	۱۶
۲۶	اِعْلَمُ مَّا	″
۲۷	قَالَ اللّٰهُ هٰذَا	″

جدول ادغام کبیر متقاربین (سورۃ المائدہ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	وَاثَقَكُمْ	۲
۲	يُبَيِّنُ لَّنَا	″
۳	يَغْفِرُلِّمَنْ يَّشَآءُ	″

۴	وَيُعَذِّبُ مَنْ	〃
۵	يُبَيِّنُ لَكُمْ	〃
۶	قَالَ رَّجُلٰنِ	۳
۷	اٰدَمَ بِالْحَقِّ	〃
۸	قَالَ رَّبِّ	〃
۹	لَاَقْتُلَنَّكَ قَالَ	۵
۱۰	بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ	〃
۱۱	مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ	۶
۱۲	يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ	〃
۱۳	وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ	〃
۱۴	مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ	〃
۱۵	يَحْكُمُ بِهَا	۷
۱۶	وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا	۹
۱۷	يُنْفِقُ كَيْفَ	〃
۱۸	نُبَيِّنُ لَهُمُ	۱۰
۱۹	الْاٰيٰتِ ثُمَّ	〃
۲۰	مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ	۱۲
۲۱	الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ	〃
۲۲	الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ	〃
۲۳	مِنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗ	〃
۲۴	يَحْكُمُ بِهٖ	۱۳

٢٥	وَالْقَلَآ ئِدُ ذٰلِكَ	ٗ

المرسوم: سورۃ المائدۃ: اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِیْ واؤ ساکنہ کے بعد ہمزہ متطرفہ مفتوحہ بصورت الف وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُ الظّٰلِمِیْنَ ، اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ تمام مصاحف میں باجماع ہمزہ متطرفہ مضمومہ بعد از الف بشکل واؤ، اور اس سے قبل کا الف محذوف اور اس کے بعد کا الف زائدہ۔ نَحْنُ اَبْنٰٓؤُ اکثر مصاحف میں اسی طرح اور بعض میں حسب قاعدہ اَبْنَآءُ ہمزہ بے صورت دَآئِرَةٌ اکثر مصاحف میں ہمزہ حسب قاعدہ باصورت، اور بعض میں دَاءِرَةٌ بے صورت، اور اَکّٰلُوْنَ ، بٰلِغَ الْكَعْبَةِ بحذف الف مرسوم ہے۔

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ

یہ سورت مکی ہے، لیکن قُلْ تَعَالَوْا سے تَتَّقُوْنَ تک تین آیات مدنی ہیں، اور کل آیات کوفی ایک سو پینسٹھ اور شامی و بصری ایک سو چھیاسٹھ اور حجازی ایک سو سڑسٹھ ہیں، ان میں ایک سو چونسٹھ میں تو اتفاق ہے، اور چار میں اختلاف ہے، ﴿۱﴾ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرَ پر حجازی۔ ﴿۲﴾ اول بِوَكِيْلٍ پر جو ۸ع میں ہے، کوفی۔ ﴿۳﴾ كُنْ فَيَكُوْنُ۔ ﴿۴﴾ رَبِّیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ پر غیر کوفی علماء آیت شمار کرتے ہیں، اور اس کے فواصل: لَمُنْظِرْ کے پانچ حروف پر ختم ہوتے ہیں، وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ سے وَالنُّوْرَ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین ایک سو اکہتر ۱۷۱ ہیں، قالون مع کسائی تیس ۳۰۔ بصری بارہ ۱۲۔ ورش چوراسی ۸۴۔ (بِسْمِ اللّٰهِ پر ۶۰۔ ترک پر ۲۴)۔ مکی مع عاصم تیس ۳۰۔ شامی مع خلاد بارہ ۱۲۔ اور حمزہ تین ۳۔

---

(۶۳۲) وَ(صُحْبَةٌ) يُصْرَفْ فَتْحُ ضَمٍّ وَّرَاءُهٗ ا بِكَسْرٍ وَّ ذَكِّرْ لَمْ يَكُنْ شَـاعَ وَانْجَلَا

ترجمہ: اور مَنْ يُّصْرَفْ کی (ابوبکر، حمزہ، کسائی کی جماعت) جو ہے، (اس کا یاء کے) ضمہ کے بجائے فتحہ ہے، اور اس کی راء کسرہ کے ساتھ ہے، (يَصْرِفْ ہے) باقین کیلئے يُصْرَفْ یاء کے ضمہ اور راء کے فتحہ سے) اور تو (حمزہ و کسائی کیلئے ثُمَّ) لَمْ تَكُنْ ۳ع کو تذکیر کی یاء سے پڑھ، یہ مشہور ہوگئی ہے، اور ظاہر ہوگئی ہے۔

---

(۶۳۳) وَفِتْنَتُهُمْ بِالرَّفْعِ عَنْ دِيْنٍ كَامِلٍ ۲ وَبَارَبِّنَا بِالنَّصْبِ شَرَّفَ وُصَّلَا

ترجمہ: اور فِتْنَتُهُمْ اِلَّا (حفص، مکی، شامی کیلئے تاء کے) رفع کے ساتھ ہے، حالانکہ یہ کامل (قاری) کے طریق سے منقول ہے، اور (حمزہ و کسائی کیلئے) وَاللّٰهِ رَبِّنَا کی باء نصب کے ساتھ ہے اس نے ناقلین کو بزرگی دی ہے، (باقی پانچ کیلئے رَبِّنَا جر ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۱: صُحْبَةٌ مبتداء، مضاف۔ يُصْرَفْ مضاف الیہ۔ فَتْحُ ضَمٍّ خبر۔ وَرَآءُهٗ بِكَسْرٍ مبتداء و خبر۔ لَمْ تَكُنْ مفعول۔ ذَكِّرْ شَاعَ جملہ مستانفہ۔ اور ضمیر تذکیر کیلئے ہے، یا لفظ لَمْ تَكُنْ کیلئے۔

شعر ۲: وَفِتْنَتُهُمْ مبتداء۔ بِالرَّفْعِ حال۔ عَنْ دِيْنٍ خبر۔ وَبَاء مبتداء مضاف۔ رَبَّنَا مضاف الیہ۔ شَرَّفَ خبر۔ وُصَّلَا جمع وَاصِلٌ مفعول شَرَّفَ کا۔

توضیح: ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ میں تین قرأتیں ہیں۔ (۱) حمزہ و کسائی کیلئے لَمْ يَكُنْ فِتْنَتُهُمْ تذکیر کی یاء اور تاء

کے نصب سے۔ (۲) مدنی ، بصری ، ابوبکر کیلئے لَمْ تَكُنْ فِتْنَتَهُمْ تانیث کی تاء اور نصب سے۔ (۳) مکی ، شامی ، حفص کیلئے لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ تانیث کی تاء اور رفع سے یاء تذکیر کے ساتھ تو صرف نصب ہے، اور تاء تانیث کے ساتھ نصب اور رفع دونوں ہیں۔

فائدہ: (۱) يُصْرَفْ میں معروف کی تقدیر مَنْ يَّصْرِفْهُ عَنْهُ ہے، اور فاعل کی ضمیر رَبِّيْ اور مفعول کی عَذَابَ کیلئے ہے، اور يَوْمَئِذٍ مفعول فیہ ہے، یعنی جس سے اس روز اللہ تعالیٰ عذاب ہٹا دیں گے اور مجہول کی قرأت میں فاعل کی ضمیر عذاب کیلئے ہے، اور یہ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ (ہوداع) کی طرح ہے، کہ وہاں بھی اس مفہوم کو مفعول ہی کے صیغہ سے بیان فرمایا ہے۔

(۲) ، (۱) لَمْ تَكُنْ تانیث اور رفع کی قرأت میں فِتْنَتُهُمْ تَكُنْ کا اسم ہے، اور اِلَّا اَنْ قَالُوْا بتقدیر اِلَّا قَوْلَهُمْ خبر ہے، اور فعل کی تانیث فاعل کے مؤنث ہونے کے سبب ہے۔ (۲) لَمْ تَكُنْ فِتْنَتَهُمْ تانیث و نصب کی قرأت میں فِتْنَتَهُمْ خبر مقدم ہے، اور اِلَّا اَنْ قَالُوْا بتقدیر اِلَّا مَقَالَتُهُمْ اسم ہے، جو خبر ہونے میں خبر کے مطابق ہے۔ (۳) تذکیر و نصب کی قرأت فِتْنَتَهُمْ خبر۔ اور اِلَّا اَنْ قَالُوْا اسم ہے، اور اس میں لفظ کی رعایت پیش نظر ہے، معنی کی نہیں کہ اِلَّا قَوْلُهُمْ لفظ کی رُو سے مذکر تھا، اس لئے فعل کو بھی مذکر لے آئے ہیں، اور یہ فصیح تر ہے، اس طرح کی مثالیں قرآن میں مختلف جگہ ہیں۔

(۳) رَبَّنَا جر کی صورت میں وَاللّٰهِ سے بدل الکل ہے، یا عطف بیان یا صفت ہے، اور نصب کی صورت میں منادیٰ ہے، اور حرف نداء مقدر ہے، رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا کی طرح، تَكُنْ میں شعبہ کے لئے نظم و تیسیر اور ابوالعلا کی غایت کی رُو سے صرف تانیث کی تاء ہے، جو یحیٰی بن آدم اور ابوحمدون کا طریق ہے، اور ابوالعز نے ابن منذر کے طریق سے صرف یاء بیان کی ہے، اور اہوازی نے دونوں وجوہ نقل کی ہیں۔

(۶۳۴) نُكَذِّبُ نَصْبُ الرَّفْعِ فَــازَ عَلِيْمُهُ ۳ وَفِيْ وَنَكُوْنُ انْصِبْهُ فِيْ كَسْبِهِ عُلَا

ترجمہ: اور (حمزہ و حفص کیلئے) وَلَا نُكَذِّبَ جو ہے، اس (کی باء) کے رفع کے بجائے نصب کا جاننے والا کامیاب ہوگیا ہے، اور وَنَكُوْنَ میں (حمزہ شامی حفص کیلئے) اسی (دوسرے نون کے) رفع کو نصب سے بدل دے، اس میں بلندی ہے (یہاں تین قرأتیں ہیں۔ (۱) حفص و حمزہ کیلئے وَلَا نُكَذِّبَ وَنَكُوْنَ دونوں میں باء اور نون کے نصب سے۔ (۲) شامی کیلئے وَلَا نُكَذِّبُ وَنَكُوْنَ باء کے رفع اور نون کے نصب سے۔ (۳) سما ، شعبہ ، کسائی کیلئے

وَلَا نُكَذِّبُ وَنَكُوْنُ باءاورنون دونوں کے رفع سے۔ اور یہ اولیٰ ہے، اوراس کی دلیل استیناف ہے، اور وَلَانُکَذِّبُ سے مستقل کلام شروع ہوتا ہے، اس لئے کہ اس سے بلیغ تر معنی نکلتے ہیں، کہ ہم آیات کے جھٹلانے سے بالکل باز آ گئے، اور مؤمن ہوگئے ہیں، چاہے دنیا کی طرف لوٹیں یا نہ لوٹیں، دونوں کا نصب يٰلَيْتَنَا کی تمنی کا جواب ہونے کے سبب اَنْ مقدر سے ہے، اور واوَ فاء کے مرتبہ میں ہے، اور ابن مسعود ﷺ کی قرأت فاء سے ہونا تائید کیلئے کافی ہے، اور شامی کا ثانی کا نصب جواب ہونے کی بناء پر ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

نُكَذِّبُ مبتداء۔ نَصْبُ الرَّفْعِ بدل اشتمال۔ فَازَ عَلِيْمُهٗ جملہ فعلیہ خبر۔ وَفِيْ وَنَكُوْنُ اِنْصِبْهُ کا ظرف۔ اور

ھاء رفع کیلئے ہے۔ فِيْ كَسْبِهٖ عُلَا جملہ مستانفہ۔

(۶۳۵) وَلَلدَّارُ حَذْفُ اللَّامِ الْاُخْرٰى ابْنُ عَامِرٍ ۞ وَالْاٰخِرَةُ الْمَرْفُوْعُ بِالْخَفْضِ وُكِّلَا

ترجمہ: اور وَلَلدَّارُ جو ہے، دوسرے لام کے حذف سے ابن عامر شامی کا مذھب ہے، اور وہ اَلْاٰخِرَةُ مرفوع کو جر کے ساتھ مقرر کیا گیا ہے (یعنی شامی وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ ایک لام دال کی تخفیف اور تاء کے جر سے، اور باقین وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ دولام دال کی تشدید، اور تاء کے رفع سے پڑھتے ہیں) اور مصحف شامی کی رسم ایک ہی لام سے ہے، اور تاء کا جر اضافت کی وجہ سے ہے، اور اول لام ابتدائیہ ہے، اور دوسرا تعریف کا، جو دولام کی قرأت میں دال میں مدغم ہوا، اور دال مشدد ہوگئی۔

﴿النحووالعربية﴾

وَلَلدَّارُ مبتداء۔ حَذْفُ شبہ فعل اس کا فاعل ابن عامر ہے۔ اَللَّامُ اس کا مفعول۔ اَلْاٰخِرَةُ مبتداء۔ اَلْمَرْفُوْعُ اس کی صفت۔ وُكِّلَا خبر۔ بِالْخَفْضِ اس کے متعلق۔

(۶۳۶) وَ (عَمَّ) عُـلًا لَّايَعْقِلُوْنَ وَتَحْتَهَا ۞ خِطَابًا وَّ قُلْ فِيْ يُوْسُفٍ عَمَّ نَيْطَلَا

ترجمہ: اور (حفص و عمّ کیلئے) اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ع۴ ع) یہاں اوراس کے نیچے (اعراف ۲۱ ع) میں خطاب کی تاء بلند ہوکر عام ہوئی ہے، اور تو کہدے کہ سورۃ یوسف ۱۲ ع میں (نافع و عاصم کیلئے) وہ خطاب ایک حصہ ہونے کے اعتبار سے عام ہوا ہے (باقی غائب سے پڑھتے ہیں)

﴿النحو والعربية﴾

لَايَعْقِلُوْنَ عَمَّ کا فاعل۔ عَلَا تمیز۔ تَحْتَهَا معطوف، اَیْ هُنَا تَحْتَهَا (محذوف) اورھاء سورت کیلئے ہے، خِطَا بًا حال ہے، فاعل سے، اَیْ مُخَاطَبًا عَمَّ کا فاعل ضمیر لَا يَعْقِلُوْنَ نَيْطَلَا تمیز۔

(۶۳۷) وَيٰسِيْنَ مِنْ اَصْلٍ وَّ لَايُكَذِّبُوْنَكَ الْـ ـخَفِيْفُ اَتٰى رُحْبًا وَّ طَابَ تَأَوُّلَا

ترجمہ: اور سورۂ یٰسٓ میں اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ وَمَا عَلَّمْنٰهُ کا خطاب (نافع و ابن ذکوان کیلئے) ایک اصل سے ثابت ہے، اور (نافع و کسائی کیلئے) فَاِنَّهُمْ لَا يُكْذِبُوْنَكَ (انعام ۴ع) بتخفیف ذال وبسکون کاف وسعت کے ساتھ آیا ہے، اورتاویل کے ساتھ عمدہ ہوا ہے (یعنی وَلَا يُكْذِبُوْنَكَ، اور باقین بتشدید ذال وبفتح کاف پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربية﴾

یٰسٓ کا عطف یوسف پر ہے، اَیْ لَا يَعْقِلُوْنَ فِيْ يُوْسُفَ مِنْ اَصْلٍ، لَا يُكَذِّبُوْنَكَ مبتداء۔ اَلْخَفِيْفُ اس کی صفت۔ اَتٰى رُحْبًا جملہ خبریہ۔ اور رُحْبًا مفعول بہ ہے۔ طَابَ اَتٰى پر معطوف۔ تَاَوُّلَا تمیز۔

توضیح: اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ میں پانچ گروہ ہیں۔ (۱) انعام ۴ع۔ (۲) اعراف ۲۱ع۔ (۳) یوسف ۱۲ع۔ (۴) قصص ۶ع۔ (۵) یٰسٓ ۵ع۔ اور قصص ۶ع کو ناظم نے اپنے موقع پر بیان کیا ہے، ان میں ۱ مدنی، ابن ذکوان کیلئے پانچوں جگہ خطاب کی تاء ہے۔ ۲ بصری کیلئے پانچوں جگہ غیب کی یاء ہے۔ ۳ حفص کیلئے یٰسٓ میں یاء غیب اور باقی چار میں تاء ہے۔ ۴ شعبہ کیلئے یوسف، قصص میں تاء خطاب، اور باقی تین جگہ یاء غیب ہے۔ ۵ مکی، ہشام، حمزہ اور کسائی کیلئے قصص میں تاء اور باقی چار میں غیبت کی یاء ہے، اور خطاب التفات کی اور غیب ماقبل ومابعد کے صیغوں کی مناسبت سے ہے۔

(۲) لَايُكَذِّبُوْنَكَ اَكْذَبَ يُكْذِبُ سے اَنْزَلَ يُنْزِلُ اور كَذَّبَ يُكَذِّبُ سے نَزَّلَ يُنَزِّلُ دونوں ہم معنی ہیں، یعنی اس نے اس کو جھٹلایا، اور مخاطب کی باتوں کو جھوٹا بتایا۔

(۶۳۸) اَرَيْتَ فِي الْاِسْتِفْهَامِ لَاعَيْنَ رَاجِعٌ وَعَنْ نَافِعٍ سَهِّلْ وَكَمْ مُبْدِلٍ جَلَا

ترجمہ: اور اَرَءَيْتَ، (اَرَءَيْتَكُمْ، اَرَءَيْتَكَ، اَرَءَيْتُمْ اور اَفَرَءَيْتَ، اَفَرَءَيْتُمْ) جو استفہام میں ہو، تو (کسائی کیلئے ہمزہ ثانیہ) عین کلمہ میں لوٹنے والا نہیں (یعنی کسائی اَرَيْتَ بحذف ہمزہ پڑھتے ہیں) اور نافع کیلئے اس ہمزہ میں تسہیل کر، اور (ورش کیلئے) کتنے ہی اہل اداء الف سے بدل کر مد طویل کرتے ہوئے ظاہر ہوئے ہیں (اور باقی حضرات

تحقیق ہمزہ پڑھتے ہیں، پس اس میں چار قراٗتیں ہوئیں۔ (۱) اَرَیْــــتَ کسائی کیلئے بحذف ہمزہ۔ (۲) ورش کیلئے تسہیل۔ (۳) ورش کیلئے ابدال۔ (۴) باقین کیلئے اَرَءَیْتَ بتحقیق ہمزہ۔

﴿النحو والعربية﴾

اَرَاَیْتَ مبتداء۔ فِی الْاِسْتِفْهَامِ حال۔ لَا عَیْنَ رَاجِعٌ جملہ مبتداء کی خبر۔ اَیْ لَاعَیْنَ فِیْهِ رَاجِعٌ۔ کَمْ خبریہ مرفوع المحل ہے، ابتداء کی بناء پر۔ مُبْدِلٍ تمیز۔ جَلَا مبتداء کی خبر۔

(۶۳۹) اِذَا فُتِحَــتْ شَـدِّدْ لِشَـامٍ وَّ هٰهُنَـا ۸ فَتَحْـنَـا وَفِی الْاَعْـرَافِ وَاقْـتَـرَبَـتْ كِـلَا

ترجمہ: اور (شامی کیلئے) اِذَا فُتِحَــتْ کی تاء کو (انبیاء ۷ع) میں اور یہاں (انعام ۵ع) میں اور (اعراف ۱۲ع) اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ (قمر ۱ع) میں فَتَحْـنَا کی (ان چاروں کی تاء) کو مشدد کر دے، اس (شامی) نے اس تشدید کو محفوظ کیا ہے، اور رمز کے دونوں اور بناء میں سما ، شامی کیلئے تشدید ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْكِلَا ، اَلْحِفْظ اِذَا فُتِحَتْ مفعول ہے، شَدِّدْ کا لِشَامٍ حال۔ وَهٰهُنَا فَتَحْنَا معطوف۔ وَفِی الْاَعْرَافِ اسی طرح معطوف۔ وَاقْتَرَبَ كِلَا جملہ متانفہ۔ ضمیر شامی کیلئے ہے۔

توضیح: فُتِحَتْ اور فَتَحْنَا میں سات جگہ قراٗ کا اختلاف ہے، اور قراٗ کے تین گروہ ہیں۔

(۱) شامی کیلئے ساتوں میں فُتِّحَــتْ ، فَتَّحْنَا تاء کی تشدید۔ (۲) کوفیین کے لئے ساتوں میں تخفیف۔ (۳) سما کیلئے اول چار میں تخفیف اور آخری تین میں تشدید، اور ناظمؒ نے آخری تین کو رمز میں بیان فرمایا ہے۔

نوٹ: فَتَحْـنَا عَلَيْهِمْ بَابًا (مؤمنون ۴ع) میں تخفیف پر اجماع ہے، نیز سورتوں کی قید سے وہ کلمات جو دوسری سورتوں مؤمنون و فتحنا میں ہیں، نکل گئے۔

(۶۴۰) وَبِــالْـغُـدْوَةِ الشَّــامِـيُّ بِــالـضَّـمِّ هٰهُـنَــا ۹ وَعَنْ اَلِفٍ وَّاوٌ وَّفِـی الْـكَهْفِ وَصَّلَا

ترجمہ: اور شامی نے بِـالْـغَدْوَةِ کو یہاں (انعام ۶ع) میں اور (کہف ۴ع) میں غین کے ضمہ اور دال کے سکون اور الف کے بجائے واؤ مفتوحہ سے (بِالْغُدْوَةِ) پہنچایا ہے، اور باقین بفتح غین و دال، اور الف کے ساتھ بِالْغَدَاةِ پڑھتے ہیں۔

﴿النحووالعربیۃ﴾

اَلشَّامِیُّ یَقْرَءُ محذوف کا فاعل ہے۔ بِالْغُدْوَۃِ مفعول۔ بِالضَّمّ حال۔ ھٰھُنَا ظرف۔ وَعَنْ اَلِفٍ وَاوٌ خبر۔ اور مبتداء اَیْ مُبْدِلَۃً عَنْ اَلِفٍ۔ فِیْ الْکَھْفِ وَصْلًا کا ظرف ہے، اَیْ وُصِّلَ حَرْفُ الْکَھْفِ ھٰذَا الْحَرْفُ۔

توضیح: بِالْغَدْوَۃِ اِجْمَاعًا واؤ سے مرسوم ہے، شامی کی قرأت صریح رسم کے مطابق ہے، اور واؤ کا لکھنا اسی دوسری قرأت کے شمول کیلئے ہے، نہ کہ حصر کیلئے، کہ ہر حال میں اسے واؤ ہی سے پڑھا جائے، اور غیر شامی کیلئے واؤ زائد اور اصل پر تنبیہ کرنے کیلئے ہے، جس طرح اَلصَّلٰوۃُ کا واؤ جمہور کے نزدیک اسی غرض سے ہے، اور یہ چاشت سے پہلے وقت کا عَلَم ہے، سیبویہؒ کہتے ہیں، کہ خلیل کی رائے پر اٰتَیْتُکَ الْیَوْمَ غُدْوَۃً وَبُکْرَۃً کہنا بھی درست ہے، اور وہ ان دونوں کو ضَمْوَۃَ کی طرح قرار دیتے ہیں۔

(۶۴۱) وَاِنَّ بِفَتْحٍ (عَمَّ) نَـصْرًا وَّبَعْدُ کَـمْ ۱۰ نَـمَا تَسْتَبِیْنَ (صُحْبَۃٌ) ذَکَّرُوْا وِلَا

ترجمہ: اور اَنَّہٗ مَنْ عَمِلَ مِنْکُمْ میں اَنَّ (نافع ، شامی ، عاصم کیلئے) ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ مدد کئے جانے کے اعتبار سے عام ہوا (اور باقین اِنَّہٗ بِالْکَسْرِ پڑھتے ہیں) اور اس کے بعد فَاِنَّہٗ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ میں (شامی ، عاصم کیلئے) ہمزہ کا فتحہ کتنا بلند ہوا ہے، اور وَلِیَسْتَبِیْنَ کو (حمزہ و کسائی ، شعبہ نے) اتباع نقل میں مذکر پڑھا ہے (اور باقین نے مؤنث وَلِتَسْتَبِیْنَ پڑھا ہے)۔

شعر۱۱: اور سَبِیْلَ الْمُجْرِمِیْنَ کے لام کو غیر نافع کیلئے رفع کے ساتھ لو۔

﴿النحووالعربیۃ﴾

اَنَّ مبتداء۔ بِفَتْحٍ حال۔ عَمَّ خبر۔ نَصْرًا حال یا تمیز۔ بَعْدُ مقطوع عن الاضافۃ اَیْ بَعْدُ اِنَّ۔ کَمْ خبریہ۔ اس کی تمیز محذوف ہے، اَیْ کَمْ مَرَّۃً۔ نَمٰی صُحْبَۃٌ مبتداء۔ ذَکَّرُوْا خبر۔ تَسْتَبِیْنَ وِلَا کا مفعول ہے۔

توضیح: اول (۱) مدنی کیلئے اَنَّہٗ مَنْ عَمِلَ اور وَاَصْلَحَ فَاَنَّہٗ اول میں ہمزہ کے فتحہ، اور ثانی میں ہمزہ کے کسرہ سے، اسلئے کہ ان کا ذکر اول ہی کے فتحہ میں ہے، ثانی کا کسرہ ضد سے نکلا ہے، اور یہی اولیٰ ہے، کہ اس میں کسی تاویل اور مقدر ماننے کی ضرورت نہیں۔

(۲) شامی ، عاصم کیلئے اَنَّہٗ اور فَاَنَّہٗ دونوں کے فتحہ سے، کیونکہ ان کا ذکر دونوں میں آیا ہے۔

(۳) باقی چار کیلئے دونوں میں کسرہ سے جو ضد سے نکلا ہے، اول کے فتحہ کی وجہ اَلرَّحْمَۃَ سے بدل ہونا، یا تقدیر لِاَنَّہٗ

ہونا ہے، اور ثانی کا فتحہ مبتداء مقدر کی خبر اَیْ فَاَمْرُہٗ اَنَّہٗ لَہُ الرَّحْمَۃ یا اول اَنَّہٗ کی تاکید یا بدل ہے، اور دونوں کا کسرہ حکایت کی وجہ سے ہے، یعنی کسرہ اعرابی نہیں، بلکہ حکائی ہے، یا جملہ اِنَّہٗ اٰخ اَلرَّحْمَۃ کی تفسیر ہے۔ یا کَتَبَ قَالَ کے معنی میں ہے، یا اِنَّہٗ سے پہلے وَقَالَ مقدر ہے، اور یا کسرہ استیناف کی وجہ سے ہے۔

دوم: وَلِتَسْتَبِیْنَ اِسْتِبَانَ سے ہے، جو لازم بھی ہے، اور متعدی بھی، اور سَبِیْلَ حجازی لغت میں مذکر، اور تمیمی میں مؤنث ہے، اور قرآن میں دونوں طرح مستعمل ہوا ہے، اور رفع کی صورت میں فعل کی تذکیر و تانیث انہی دو لغات کی بناء پر ہے، اور یہ فعل لازم ہے، اور نصب کی تقدیر پر وَلِتَسْتَبِیْنَ کی تاء تانیث کیلئے بھی ہو سکتی، یعنی تا کہ حق ظاہر ہو جائے، اور خطاب کیلئے بھی اور فاعل نبی ﷺ میں، اور ان دونوں صورتوں میں یہ متعدی ہے، اور ناظم کا مذکر اور مؤنث فرمانا بلا تاویل درست ہے، پس یہاں تین قراءت ہیں۔

(۱) صحبہ کیلئے وَلِیَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ یاء تذکیر اور لام کے رفع سے۔ (۲) نفر و حفص کیلئے وَلِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ تاء تانیث و رفع سے۔ (۳) مدنی کیلئے وَلِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلَ خطاب کی تاء اور نصب سے۔

---

(۶۴۲) سَبِیْلَ بِرَفْعٍ خُذْ وَیَقْضِ بِضَمِّ سَا ١١ کِنٍ مَّعَ ضَمِّ الْکَسْرِ شَدِّدْ وَاَھْمِلَا

ترجمہ: اور سَبِیْلَ کے لام کو غیر نافع کیلئے رفع سے لے لو (شعر۱۰ میں اس کی تشریح ہو گئی ہے) اور (عاصم ، مکی ، نافع کیلئے) یَقْضِ ع۷ میں قاف ساکن ضمہ کے ساتھ ہے، مع ضاد مکسورہ پر ضمہ پڑھنے کے، اور ضاد کو مشدد دا اور بے نقط پڑھو (یعنی یَقُصُّ الْحَق اور باقین کیلئے یَقْضِ الْحَقَّ ہے، رموز کو اگلے شعر میں بیان کیا ہے۔

---

(۶۴۳) نَـعَمْ دُوْنَ اِلْبَاسٍ وَّ ذَکَّرَ مُضْجِعًا ١٢ تَوَفَّاہُ وَاسْتَھْوَاہُ حَمْزَۃُ مُنْسِلَا

ترجمہ: ہاں یہ قراءت بلا کسی تردد کے ہے، (اسکا تعلق گذشتہ شعر سے ہے) اور امالہ کرتے ہوئے امام حمزہ نے تَوَفَّاہُ اور اِسْتَھْوَاہُ کو تذکیر سے پڑھا ہے، اس حال میں کہ وہ فوقیت والے ہیں (اور باقین تَوَفَّتْہُ رُسُلُنَا اور اِسْتَھْوَتْہُ الشَّیَاطِیْنُ پڑھتے ہیں تانیث سے)۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

شعر۱۱ ، ۱۲: سَبِیْلَ خُذْ کا مفعول۔ بِرَفْعٍ حال۔ یَقْضِ شَدِّدْ کا مفعول۔ وَاَھْمِلَا حال۔ نَعَمْ حرف ایجاب ہے، جو سوال کا جواب ہے۔ حَمْزَۃ ذَکَّرَ کا فاعل۔ مُضْجِعًا اس سے حال۔ تَوَفَّاہُ ذَکَّرَ کا مفعول ہے۔ مُثَلًا دوسرا حال۔

توضیح: شعر۱۱- یَقُصُّ یُبَیِّنُ کے معنی میں ہے، نَحْنُ نَقُصُّ یوسف وکہف کی طرح اور یَقْضِ قَضٰی سے ہے، وصل کے تلفظ کی رعایت اور کسرہ کی دلالت کی وجہ سے لام کلمہ کی یاء کو حذف کر دیا ہے، تاکہ رسم دونوں قراٰتوں کو شامل ہو جائے، اور اول صراحۃً اور ثانی تقدیرًا رسم کے مطابق ہے۔

شعر ۱۲: تَوَفَّتْهُ اور اِسْتَهْوَتْهُ میں تذکیر و تانیث اس لئے ہے، کہ دونوں کا فاعل جمع تکسیر ہے، اور تذکیر میں دونوں کے یائی ہونے کی وجہ سے حمزہ امالہ کرتے ہیں۔

(۶۴۴) مَعًا خُفْيَةً فِيْ ضَمِّهٖ كَسْرُ شُعْبَةٍ ١٣ وَاَنْجَيْتَ لِلْكُوْفِيِّ اَنْجٰى تَحَوَّلَا

ترجمہ: یہاں (انعام ۸ع) اور (اعراف ۷ع) میں دونوں جگہ خُفْيَةً کے ضمہ میں شعبہ کیلئے کسرہ ہے (خِفْيَةً) اور کوفیین کیلئے لفظ اَنْجَيْتَ اَنْجٰى سے بدلا ہے (یعنی کوفیین لَئِنْ اَنْجٰنَا اور باقین اَنْجَيْتَنَا پڑھتے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

خُفْيَةً مبتداء۔ فِيْ ضَمِّهٖ كَسْرُ شُعْبَةٍ جملہ اسمیہ اس کی خبر۔ مَعًا حال۔ وَاَنْجَيْتَ مبتداء۔ تَحَوَّلَا اس کی خبر۔ اَنْجٰى مفعول۔ لِلْكُوْفِيْ حال۔

توضیح: (۱) خُفْيَةً دونوں لغت ہیں، ضمہ اکثر و مشہور تر ہے۔ (۲) اَنْجٰنَا غیبت میں تَدْعُوْنَهٗ کی ضمیر غیب کی اور قُلِ اللّٰهُ کی رعایت ہے، اَیْ لَئِنْ اَنْجٰنَا اللّٰهُ اور خطاب حکائی ہے۔ یعنی ان کے کلام کو اسی صیغہ سے نقل کر دیا، جو انہوں نے دعاء کے وقت استعمال کئے، اَیْ لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا یَا رَبَّنَا پس اس سے قبل بِقَوْلِهِمْ مقدر ہے، کوفی قرآنوں میں اس کی رسم ایک شوشہ سے اور باقی قرآنوں میں جیم کے بعد دو شوشہ سے ہے، اور امالہ کا ذکر واضح ہونے کی وجہ سے نہیں کیا، اس کے واوی ہونے کے باوجود رسم یائی ہونے کی وجہ سے امالہ ہوگا۔

(۶۴۵) قُلِ اللّٰهُ يُنْجِيْكُمْ يُثَقِّلُ مَعْهُمُ ١٤ هِشَامٌ وَّ شَامٍ يُنْسِيَنَّكَ ثَقَّلَا

ترجمہ: قُلِ اللّٰهُ يُنْجِيْكُمْ کو ان کوفیین کے ساتھ ہشام بھی شامل ہو کر (نون کے فتحہ اور جیم کی) تشدید سے پڑھتے ہیں (یعنی يُنَجِّيْكُمْ) اور شامی نے وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ کو (نون) کے فتحہ اور سین کی) تشدید سے (يُنَسِّيَنَّكَ) پڑھا ہے، (اور تخفیف اولیٰ ہے، اول میں لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا کے قریب ہونے کی مناسبت کی بناء پر، اور ثانی میں فَاَنْسٰهُ یوسف اور اَنْسٰنِيْهُ کہف کی مناسبت سے جو اس باب کے اجماعی کلمات ہیں، اور دونوں میں تشدید و تخفیف ہم معنی ہیں، اور قُلِ اللّٰهُ کی قید سے مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ نکل گیا ہے، اس لئے کہ اس میں قرّاء سبعہ کے لئے اجماعًا تشدید ہے، البتہ

یعقوب تخفیف سے پڑھتے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

يُثَقِّلُ کا فاعل ہشام ہے۔ قُلِ اللّٰهُ يُنْجِيكُم مفعول۔ مَعَهُمْ فاعل سے حال ہے، اور ضمیر کوفیین کیلئے ہے۔ وَشَامٍ مبتداء۔ ثُقِّلَا خبر۔ يُنْسِيَنَّكَ مفعول الخبر۔

(۶۴۶) وَ(حَرْفَيْ)رَأَى كُلًّا اَمِلْ مُـزْنَ (صُحْبَةٍ) ۱۵ وَفِي هَمْزِهٖ حُسْنٌ وَّفِي الرَّاءِ يُجْتَلَا

ترجمہ: اور تو (متحرک سے پہلے) راء کے دونوں حرفوں کا سب میں (یعنی سولہ کے سولہ موقعوں میں ابن ذکوان ، ابوبکر ، حمزہ ، کسائی کیلئے) امالہ محضہ کر، حالانکہ یہ (امالہ قرا کی) جماعت کے سفید بادل ہیں (یعنی علوم ہیں) اور ابوعمرو کیلئے اس رَءَ کے ہمزہ ہی کے امالہ میں خوبی ہے (یعنی ان کیلئے راء کا امالہ نہیں) اور سوسی کیلئے یہ امالہ راء میں بھی خلاف کے ساتھ کیا جاتا ہے، (لیکن سوسی کا راء میں امالہ نظم اور تیسیر اور نشر تینوں کے طرق سے نہیں، پس عملاً سوسی کیلئے بھی دوری ہی کی طرح صرف ہمزہ کا امالہ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

حَرْفَيْ اَمِلْ کا مفعول ہے۔ رَأَى مضاف الیہ۔ كُلًّا رَءَى سے حال، بمعنی جمیعًا۔ مُزْنَ دوسرا حال۔ فِيْ هَمْزِهٖ حُسْنٌ خبر و مبتداء۔ فِي الرَّا ظرف۔ يُجْتَلَا بِخُلْفٍ حال عن السوسی۔

(۶۴۷) بِـخُـلْفٍ وَّ خُلْفٌ فِيْهِمَا مَعَ مُضْمَرٍ ۱۶ مُصِيبٌ وَّعَنْ عُثْمَانَ فِي الْكُلِّ قُلِّلَا

ترجمہ: (بِخُلْفٍ کا تعلق گذشتہ شعر سے ہے) اور ابن ذکوان کیلئے ایسا خلاف درستی کو پہنچنے والا ہے، جو ان دونوں حرفوں میں ہے، حالانکہ یہ دونوں حرف ضمیر کے ساتھ ہوں، اور عثمان (ورش) سے تمام میں یہ رَءَ کے دونوں حرف امالہ بین بین سے پڑھے گئے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

خُلْفٌ مبتداء۔ فِيهِمَا صفت۔ مُصِيبٌ خبر۔ عَنْ عُثْمَانَ قُلِّلَا سے متعلق۔ فِي الْكُلِّ ظرف۔ ضمیر تثنیہ حرفین کیلئے ہے۔

توضیح: رَءَ کے بعد حرف متحرک کی دو قسمیں ہیں۔(۱) وہ جس کے بعد اسم ظاہر ہو، جو سات جگہ آیا ہے۔ (۲) وہ جس کے بعد ضمیر ہو، اور اس کے تین کلمات نو جگہ آئے ہیں، یہ کل سولہ ہیں، اور ان میں پانچ قراتیں ہیں۔(۱) صحبہ

کیلئے ان سولہ کلمات میں راء اور ہمزہ دونوں کا امالہ محضہ۔ ﴿۲﴾ ابن ذکوان کیلئے پہلی قسم کے ساتوں کلمات میں دونوں حرفوں کا امالہ محضہ، اور دوسری قسم کے تینوں کلمات میں نو جگہ دو وجوہ۔ ۱؎ دونوں کا فتحہ اس کو نَقّاشْ نے اخفش سے نقل کیا۔ ۲؎ دونوں کا امالہ اس کو ابن اخرم نے اخفش سے نقل کیا، اور یہ زیادات میں سے ہے۔ ۳؎ بصری کیلئے سب میں صرف ہمزہ کا امالہ، اور سوسی کیلئے دونوں کا امالہ نظم کے طریق کے خلاف ہے، اس لئے اس کا ترک اولیٰ ہے۔ ۴؎ ورش کیلئے سب میں راء اور ہمزہ دونوں کا امالہ بین بین جو بدل کی تینوں وجوہ کے ساتھ ہے، اور ازرق کے طریق پر اس میں فتح نہ ہونے کی وجہ سے صرف تین ہی وجوہ تقلیل کے ساتھ ہوں گی۔ ۵؎ قالون ، مکی ، ہشام ، حفص کیلئے سب میں دونوں حرفوں کا فتح ہے۔

(۶۴۸) وَقَبْلَ السُّكُوْنِ الرَّا اَمِلْ فِيْ صَفَا يَدٍ ١٧ بِخُلْفٍ وَّ قُلْ فِي الْهَمْزِ خُلْفٌ يَقِيْ صِلَا

ترجمہ: اور ساکن (منفصل) سے پہلے رَءَ میں چھیوں جگہ ابوبکر ، حمزہ کیلئے بلا اخلاف، اور سوسی کیلئے خلاف کے ساتھ صرف راء کا امالہ محضہ کر، اس حالت میں کہ تم پاکیزہ نعمت میں ہو، اور تو کہہ دے، کہ (اس قسم میں سوسی و ابوبکر کیلئے) ہمزہ کے امالہ میں بھی خلاف آگ میں داخل ہونے سے بچاتا ہے، اور تو راء کا مابعد سے ضرور وصل کر دے، یعنی رَءَ ی الْقَمَرَ جیسے کلمات میں وصلاً امام حمزہ و شعبہ راء میں تو بلا خلاف امالہ کرتے ہیں، اور ہمزہ میں شعبہ کا خلاف کے ساتھ امالہ ہے جبکہ سوسی کیلئے قبل الساکن وصلاً دونوں حرفوں میں امالہ بالخلف ہے، لیکن دونوں میں امالہ یا فتح ایک ساتھ ہوگا، اور وقف کا حکم آیندہ شعر میں ہے۔ (ابوشامہ)۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

قَبْلَ اَمِلْ کا ظرف ہے۔ اَلرَّا اس کا مفعول۔ فِيْ صَفَا اَمِلْ سے متعلق۔ يَدٍ مضاف الیہ۔ بِخُلْفٍ اس کی صفت۔ خُلْفٌ مبتداء۔ يَقِيْ اس کی صفت۔ صِلَا يَقِيْ کا مفعول ہے۔ فِي الْهَمْزِ خبر۔ اور جملہ قول کا مقولہ ہے۔ صَلَا صَلَاءً سے، یا صَلَا سے صَلَى النَّارای دخلهَا وَلَازِمهَا کے مصدر ہیں، اور جعبریؒ کی رائے پر وَصَلَ سے امر با نون خفیفہ ہے، جو الف سے بدل گیا ہے۔

(۶۴۹) وَقِفْ فِيْهِ كَالْاُوْلٰى وَنَحْوُ رَاَتْ رَاَوْا ١٨ رَاَيْتَ بِفَتْحِ الْكُلِّ وَقْفًا وَّ مَوْصِلَا

ترجمہ: اور لفظ رَءَ جو قبل الساکن ہو، جب اس پر وقف کرو تو اس میں حکم ایسا ہی ہے، جیسے کہ پہلے کلمہ میں (یعنی رَءَ كَوْكَبًا وغیرہ کی طرح) اور رَءَتْ رَءَوْا رَءَيْتَ جیسے کلمات میں (یعنی جن میں ساکن غیر منفصل ہو) تو تمام قراء کیلئے

وقف ووصل میں فتح کے ساتھ پڑھ۔

﴿النحو والعربیة﴾

وَقِفْ فِيْهِ ضمیر۔ رَءٰى قَبْلَ السَّاكِنِ کیلئے ہے۔ كَالْأُوْلٰى اَىْ كَالْكَلِمَةِ الْاُوْلٰى وَهِىَ رَءٰى كَوْكَبًا۔ نَحْو مبتداء۔ رَءَتْ ، رَءَوْ ، رَءَيْتَ بدل۔ بِفَتْحِ الْكُلِّ خبر۔ وَقْفًا وَ مُوْصِلًا دونوں حال، اَىْ وَاقِفًا وَمَوْصِلًا۔

توضیح: رَءَ الشَّمْسَ جیسے کلمات کہ جن میں ساکن منفصل ہو، اور وقف کرنے میں جدا ہو جائے، اس میں وصلاً صرف دو قرأتیں ہیں۔

(۱) سما ، شامی ، حفص ، کسائی سب کلمات میں دونوں کا فتح۔ (۲) ابوبکر ، حمزہ کیلئے راء کا امالہ محضہ، اور ہمزہ کا فتح، البتہ سوسی کیلئے ناظمؒ نے ہمزہ اور راء دونوں کے امالہ میں خلاف بتایا ہے، جس سے چار وجوہ بنتی ہے، مگر راء اور ہمزہ دونوں کا فتح ہی اولیٰ اور طریق کے موافق ہے، گو کہ دونوں کا امالہ بھی صحیح ہے، اور باقی دو (۱) راء کا امالہ ہمزہ کا فتح۔ (۲) ہمزہ کا امالہ راء کا فتح ان کا ترک اولیٰ ہے، اور شعبہ کیلئے خلاف سے دو نکلتی ہیں ۱۔ راء کا امالہ، ہمزہ کا فتح اور یہ اولیٰ اور طریق کے موافق ہے۔ ۲۔ دونوں کا امالہ یہ طرق سے نہیں، اور وقفاً چار قرأتیں ہیں، جو اس رَءَ کی طرح ہیں، جس کے بعد اسم ظاہر ہو، جیسے رَءَا كَوْكَبًا اور اسے وَقِفْ فِيْهِ كَالْأُوْلٰى میں بیان فرمایا، اور یہ چاروں قرأتیں اوپر بیان ہو چکی ہے، اور راء کی چوتھی قسم رَءَتْ ، رَءَوْا ، رَءَيْتَ میں کسی کے لئے امالہ نہیں۔

(۶۵۰) وَخَفَّفَ نُوْنًا قَبْلَ فِى اللّٰهِ مَــــنْ لَّـهٗ ١٩ بِخُلْفٍ اَتٰى وَالْحَذْفُ لَمْ يَكُ اَوَّلَا

ترجمہ: اور اَتُحَاجُّوْنِّيْ جو فِى اللّٰهِ سے قبل ہے، اس کے نون کو (ابن ذکوان اور نافع نے بلا خلاف اور ہشام نے) خلاف کے ساتھ اس قاری کیلئے کہ جس کے لئے یہ خلف آیا ہے، خفیف پڑھا ہے (اور باقین کیلئے نون مشدد ہے) اور تخفیف کی صورت میں جو نون حذف ہوا ہے، وہ پہلا نہیں (دوسرا ہے، اس لئے کہ ثقل اس کی وجہ سے ہوا ہے) ادغام تو کبیر کے قبیل سے ہے، اور اظہار یہاں کسی قرأت میں نہیں، البتہ زمر تَاْمُرُوْنِّيْٓ میں اظہار پر اجماع ہے، اور لغت کی رُو سے ایک نون کا حذف تخفیف کیلئے ہے۔

﴿النحو والعربیة﴾

نُوْنًا خَفَّفَ کا مفعول ہے۔ قَبْلَ نُوْنًا کی صفت ہے۔ فِى اللّٰهِ مضاف الیہ۔ بِخُلْفٍ مَنْ سے حال۔ وَالْحَذْفُ مبتداء۔ لَمْ يَكُ اَوَّلَا اس کی خبر۔ اَىِ النُّوْنُ الْمَحْذُوْفَه لَيْسَتِ النُّوْنُ الْاُوْلٰى بَلِ الثَّانِيَه۔

(۶۵۱) وَفِي دَرَجٰتِ النُّوْنُ مَعْ يُوْسُفِ ثَــوٰى ۲۰ وَوَالْيَسَعَ الْحَرْفَانِ حَرِّكْ مُثَقِّلَا

ترجمہ: اور نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ میں یہاں (انعام اور سورۃ یوسف ۹ع) کے دَرَجٰتٍ میں نون تنوین (کوفیین کے لئے) قائم ہوا ہے (باقین کیلئے بغیر تنوین ہے) اور وَلَّيْسَعَ یہاں (انعام ۱۰ع) اور (ص ۲ع) دونوں لفظوں میں مشدد پڑھتے ہوئے لام کو حرکت (فتحہ) دو۔

(۶۵۲) وَسَكِّنْ شِـفَـاءً وَّ اقْتَدِهْ حَذْفُ هَـائِهِ ۲۱ شِـفَـاءً وَّبِالتَّحْرِيكِ بِالْكَسْرِ كُـفِّلَا

ترجمہ: اور یاء کو ساکن پڑھو، اس حالت میں کہ یہ بھی شفا ہے (یعنی حمزہ ، کسائی وَلَّيْسَعَ اور باقین وَالْيَسَعَ پڑھتے ہیں) اور فَبِهُدٰاهُمُ اقْتَدِهْ کی ھاء سکتہ شفا ہونے کی حالت میں، وصل میں حمزہ ، کسائی کیلئے حذف کرو، (باقین کیلئے ثابت ہے) اور (شامی کیلئے بروایت ہشام) کسرہ کی حرکت کو (بغیر صلہ) ذمہ دار بنایا گیا ہے۔

(۶۵۳) وَمُدَّ بِخُلْفٍ مَّـاجَ وَالْكُلُّ وَاقِفٌ ۲۲ بِاِسْكَانِهِ يَذْكُوْا عَبِيْرًا وَّمَنْدَلَا

ترجمہ: اور ھاء کے کسرہ میں خلف کے ساتھ (ابن ذکوان کیلئے) مد کرو، اور یہ خلف جو طریق میں مضطرب ہو گیا ہے (تیسیر میں صرف کسرہ موصولہ بیان کیا گیا ہے) اور قرأ سبعہ سب اس ھاء کے اسکان کے ساتھ وقف کرتے ہیں، اور یہ وقف عبیر ومندل کی طرح مہکتا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۲۰: ثَوٰى اَيْ اَقَامَ ، مَاجَ مِنَ الْمُوْجِ هُوَ الْاِضْطِرَابُ ۔ اَلنُّوْنُ مبتداء۔ ثَوٰى خبر۔ مَعْ يُوْسُف حال۔ فِيْ دَرَجٰتٍ ثَوٰى کاظرف۔ وَاللَّيْسَعَ مبتداء۔ دوسری واو لفظ قرآن کی ہے، اور پہلی دو حروف میں فصل کیلئے ہے، جو مبتداء سے بدل ہے۔ حَرِّكْ امر جو خبر واقع ہورہا ہے۔ مُثَقِّلًا حال ہے، حَرِّكْ کے فاعل سے۔

شعر ۲۱: اِقْتَدِهْ مبتداء۔ حَذْفُ هَائِهِ مبتداء ثانی۔ شِفَا خبر۔ بِالتَّحْرِيْكِ اس کے متعلق ہے۔ كُفِّلَا بِالْكَسْرِ التَّحْرِيْكِ کے متعلق ہے۔

شعر ۲۲: وَمُدَّ بِخُلْفٍ مَاجَ بِخُلْفٍ مُدَّ کے متعلق۔ اور مَاجَ صفت۔ يَذْكُوْا کا فاعل ضمیر ھا ہے، جو اسکان کو یا اِقْتَدِهْ کو راجع ہے۔ وَالْكُلُّ مبتداء۔ وَاقِفٌ خبر۔ اور جملہ حال واقع ہورہا ہے۔ عَبِيْرًا وَ مَنْدَلًا حال یا تمیز۔ عَبِيْر مرکب، خوشبو زعفران ملی ہوئی، ابوعبید کے قول پر زعفران کا نام ہے، مندل کو مندلی بھی کہتے ہیں، عود ہندی۔

توضیح :(۱) دَرَجَاتٍ مَّنْ نَّشَآءُ کوفیین تاء کی تنوین سے پڑھتے ہیں، دَرَجَاتٍ کا نصب نزع خافض کی بناء پر ہے، اور مَنْ نَّشَآءُ مفعول ہے، اَیْ اِلٰی دَرَجَاتٍ اور یہ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ (بقرۃ ۳۳ع) کے قبیل سے ہے، اور یہ تنوین مقابلہ کی ہے، جو جمع مذکر سالم کے نون کے بجائے آتی ہے، اور باقین کیلئے تنوین کے حذف سے ہے، اضافت کی بناء پر، اور نَرْفَعُ کا مفعول مرکب اضافی ہے، اور رَفِیْعُ الدَّرَجَاتِ بھی اسی قبیل سے ہے۔

(۲) وَلَیْسَـعَ یوشع علیہ السلام کا نام ہے، اور یہ عجمی ہے، تخفیف کی صورت میں اس پر اَلْ تعریف داخل ہوا ہے، اور یہ تشدید کی صورت میں اس کی اصل لَیْسَـعُ اور یہ عجمہ اور علمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے، پھر اسے معرب کر کے اس پر اَلْ داخل کیا، اور لام کا لام میں ادغام ہوا، تخفیف صراحۃً اور تشدید تقدیراً رسم کے موافق ہے۔

(۳) اِقْتَدِہْ میں وصلاً ھاء کا حذف ھاء سکتہ ہونے کی وجہ سے ہے، اور اثبات وصل بنیت وقف کے سبب ہے، اور کسرہ کی صورت میں یہ ھاء ضمیر کی ہے۔

(۶۵۴) وَتُبْدُوْنَهَا تُخْفُوْنَ مَعْ تَجْعَلُوْنَهٗ ۲۳ عَلٰی غَیْبِهٖ (حَـقًّـا) وَّ یُنْذِرَ (صَـنْدَلَا)

ترجمہ: اور تَجْعَلُوْنَهَا (قَرَاطِیْسَ) تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ یہ تینوں فعل (مکی و بصری کیلئے) اپنے غیب پر حق ہونے کی حالت میں ہیں، اور وَلِیُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی میں (شعبہ کیلئے غیب) صندل کی خوشبو کی مانند مہکتا ہے، (اور باقین چاروں فعلوں کو خطاب سے پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربیة﴾

وَتُبْدُوْنَهَا اور اسکے بعد کے کلمات کا اس پر عطف ہے، تقدیر قَرَأَ یَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ یُبْدُوْنَهَا وَیُخْفُوْنَ کَثِیْرًا بِالْیَاءِ عَلٰی غَیْبَةٍ۔ حَقًّا تمیز۔ صَنْدَلَا تمیز۔ یعنی اَلْمَذْکُوْرُ فِیْ هٰذَا الْبَیْتِ یَذْکُوْا صَنْدَلًا وَمَنْدَلًا کَمَا ذَکَا ذَاكَ عَبِیْرًا وَمَنْدَلًا۔

توضیح: غیب کی صورت میں تینوں فعلوں کی ضمیر وَمَا قَدَرُ اللّٰهَ کی مناسبت سے کفار کیلئے ہے، اور عُلِّمْتُمْ مؤمنین یا مشرکین کی طرف التفات ہے، اور خطاب کی صورت میں بھی مخاطب کفار ہی ہیں، اور یہ خطاب امر کے اعتبار سے ہے، اَیْ قُلْ لَّهُمْ اور عَلِّمْتُمْ کے مخاطب بھی وہی ہیں، وَلِیُنْذِرَ کی ضمیر غیبت کی صورت میں کِتٰبٌ کیلئے ہے، اور خطاب کی تقدیر پر نبی ﷺ کیلئے ہے۔

(۶۵۵) وَبَیْنَکُمُ ارْفَعْ (فِـیْ صَـفَا) (نَفَرٍ) وَّجَا ۲۴ عِلُ اقْصُرْ وَفَتْحُ الْکَسْرِ وَالرَّفْعِ (ثُـمِّـلَا)

ترجمہ: اور لَقَدْ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ میں ایک پاکیزہ جماعت کی قرأت میں بَيْنَ کو (حمزہ، شعبہ، مکی، بصری، شامی کیلئے) رفع دے (یعنی بَيْنُكُمْ اور باقین کیلئے نون کا نصب بَيْنَكُمْ ہے) اور وَجَاعِلُ اللَّيْلِ میں (کوفیین کیلئے) قصر پڑھو، اور (عین کے) کسرہ اور (لام کے) رفع کے بجائے فتحہ درست کر دیا گیا ہے (یعنی جَعَلَ اور باقین کیلئے جَاعِلُ)۔

(۶۵۶) وَعَنْهُمْ بِنَصْبِ اللَّيْلِ وَاكْسِرْ بِمُسْتَقِرْ ٢٥ رُ الْقَافَ (حَقًّا) خَرَّقُوا ثِقْلُهُ انْجَلَا

ترجمہ: اور انہیں (کوفیین) سے لفظ اَللَّيْلَ نصب کے ساتھ روایت کیا گیا ہے، اور تو (مکی و بصری کیلئے) فَمُسْتَقِرٌّ میں قاف کو کسرہ دے، حق ہونے کی حالت میں، اور خَرَّقُوا (لَهُ بَنِينَ کی راء کا نافع کیلئے) مشدد ہونا ظاہر ہوا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۲۴: بَيْنَكُمْ اِرْفَعْ کا مفعول ہے۔ فِيْ صَفَا مفعول منصوب المحل علی الحال۔ نَفَرٍ مضاف الیہ۔ وَجَاعِلُ اُقْصُرْ جَاعِلُ کا رفع حکائی۔ اور اُقْصُرْ کا مفعول ہے۔ فَتْحُ مبتداء۔ وَالرَّفْعُ معطوف۔ ثُمِّلَا خبر۔ عَنْهُمْ ضمیر کوفیین کیلئے۔ بِنَسْبِ اللَّيْلِ حال۔ اَیْ اُقْصُرْ جَاعِلُ لِكُوفِيِّيْنَ مَعَ نَصْبِ اللَّيْلِ۔ اَلْقَافُ اِكْسِرْ کا مفعول ہے خَرَّقُوا مبتداء۔ ثِقْلُهُ مبتداء ثانی۔ اِنْجَلَا خبر۔

توضیح: (۱) نصب کی قرأت پر بَيْنَكُمْ ظرف ہے، اور فاعل مقدر بمعنی وصل ہے، اَیْ لَقَدْ تَقَطَّعَ الْاِتِّصَالُ بَيْنَكُمْ اور رفع کی قرأت پر بَيْنُكُمْ اسم ہے، جو غیر ظرف ہے، ذَاتَ بَيْنِكُمْ کی طرح، ابوعبید کی رائے پر یہ لَقَدْ تَقَطَّعَ وَصْلُكُمْ یا تَفَرَّقَ جَمْعُكُمْ کے معنی میں ہے، یعنی تمہارا آپس کا تعلق ٹوٹ گیا، اور تمہاری جماعت متفرق ہوگئی ہے۔

(۲) جَعَلَ اللَّيْلَ جَعَلَ ماضی اور اَللَّيْلَ مفعول بہ ہے، اور فَالِقُ پر معطوف ہے، جو فَلَقَ کے معنی میں ہے، اور جَاعِلُ اللَّيْلِ کی قرأت پر جَاعِلُ فَلِقُ کے لفظ پر معطوف ہے، اور اَللَّيْلِ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے، اور معنی کے مقابلہ میں لفظ کی رعایت بہتر ہونے کی وجہ سے یہی اولیٰ ہے۔

(۳) خَرَّقُوا میں تخفیف اصل ہے، اور تشدید تکثیر کیلئے ہے یعنی افراد وانواع کی کثرت بتانا مقصود ہے۔

(۶۵۷) وَضَمَّانِ مَعْ يٰسِيْنَ فِيْ ثَمَرٍ شَفَا ٢٦ وَدَرَسْتَ (حَقٌّ) مَدُّهُ وَلَقَدْ حَلَا

ترجمہ: اور (حمزہ، کسائی کیلئے) ثَمَرٌ (یہاں انعام ۱۲ع ۱۲، ۱۷ع میں) مع سورۃ یٰسین ۳ع کے ثُمُرِہٖ دو

ضمے شافی ہوئے ہیں (باقین بفتحتین پڑھتے ہیں) اور لِیَقُوْلُوْا دَرَسْتَ میں دال کے بعد الف مدہ (مکی و بصری کیلئے) حق اور شیرین ہے (یعنی دَارَسْتَ مثل قَاتَلْتَ ہے (اور باقین کیلئے قصر ہے، البتہ شامی کی قرأت آئندہ شعر میں بیان فرمارہے ہیں۔

(۶۵۸) وَحَرِّكْ وَسَكِّنْ كَافِيًا وَاكْسِرَنَّهَا ۲۷ حِمَى صَوْبِهِ بِالْخُلْفِ دَرَّ وَاَوْبَلَا

ترجمہ: اور (شامی کیلئے) سین کو فتحہ کی حرکت دو، اور تاء کو ساکن پڑھو (یعنی دَرَسَتْ بروزن ضَرَبَتْ) اور وَمَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَا میں ہمزہ کو بصری ، مکی کے لئے بلاخلاف، اور شعبہ کے لئے) بالخلف مکسور پڑھو، اس کسرہ کی بارش کی حمایت لگا تار اور موسلا دھار ہوگئی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر۲۶: ضَمَانٌ مبتداء۔ شِفَا خبر۔ مَعْ يَسٌ حال۔ فِيْ ثَمَرٍ حال۔ دَارَسْتَ مبتداء۔ حَقٌّ خبر۔ مَدُّهٗ اس کا فاعل۔ حَلَا کی ضمیر مدکیلئے ہے۔ حَرِّكْ وَسَكِّنْ کے مفعول محذوف ہیں، اَیْ حَرِّكَ السِّيْنَ وَسَكِّنِ التَّاءَ كَافِيًا حال۔ اَنَّهَا اِكْسِرْ کا مفعول ہے۔ حِمَى مبتداء مضاف۔ صَوْبِهٖ مضاف الیہ ضمیر كَسْرُ کیلئے ہے۔ دَرَّ خبر۔ وَاَوْبَلَا معطوف۔

توضیح: (۱) شعر۲۶ ثُمُرٌ حمزہ و کسائی بضمتین ثَمَرَةٌ کی جمع ہے، جیسے خَشَبَةٌ ، خُشُبٌ یا ثِمَارٌ کی جمع ہے، جیسے كِتَابٌ ، كُتُبٌ اور ثَمَرٌ بفتحتین ثَمَرَةٌ کی جمع یا اسم جنس ہے، شَجَرَةٌ کی طرح۔ وہ میوہ جو چنا جائے۔

(۲) دَارَسْتَ مکی ، بصری کی قرأت پر مفاعلہ سے مشارکت کیلئے یعنی آپ نے اہل کتاب کو اور انہوں نے آپ کو یہ آیات پڑھادیں، اور دَرَسْتَ قصر سے، اس کا مصدر دِرَاسَةٌ دَرْسًا بمعنی قرأت یعنی آپ نے یہ آیات اگلوں کی کتابوں میں پڑھ لیں، اور شامی کیلئے دَرَسَتْ کی ضمیر الایات کیلئے ہے، اور اس کا مصدر دَرْسًا اور دُرُوْسًا ہے، اَیْ اُمْحِيَتِ الْاٰيَاتُ یعنی یہ آیات جو آپ نے زندہ کر کے لے آئے ہیں، یہ اگلے لوگوں کی بے سند باتیں ہیں، جو مٹ چکی ، اور بے نشان ہو چکی تھیں، وَمَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَا اِذَا جَآءَتْ جیسے وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ اور ایسے موقعوں میں لَعَلَّ اکثر آتا ہے۔

(۶۵۹) وَخَاطَبَ فِيْهَا يُؤْمِنُوْنَ كَمَا فَشَا ۲۸ وَ(صُحْبَةُ) كُفُوٌ فِي الشَّرِيْعَةِ وَصَّلَا

ترجمہ: اور جَآءَتْ لَايُؤْمِنُوْنَ نے اسی سورت ۱۳ع میں (شامی ، حمزہ کیلئے) خطاب کیا ہے، جیسا کہ وہ خطاب شائع ہوا ہے، اور شریعت (جاثیہ ۱ع) کے وَاٰیٰتِہٖ تُؤْمِنُوْنَ میں (ابوبکر ، حمزہ ، کسائی اور ابن عامر کیلئے) قوی جماعت نے نقل کیا ہے۔

پس (۱) شامی و حمزہ کیلئے (انعام ۱۳ع) اور (جاثیہ ۱ع) میں دونوں تُؤْمِنُوْنَ خطاب سے ہیں۔ (۲) شعبہ و کسائی کیلئے یہاں انعام میں یُؤْمِنُوْنَ یاء سے اور جاثیہ میں تاء خطاب سے ہے، اور انعام والے میں ضمیر کفار کیلئے ہے، اور وہ غائب ہیں، اور جاثیہ والے میں خطاب ڈرانے کیلئے ہے، جو بلیغ تر ہے، اسلئے یہی قرأت اولیٰ ہے۔ (۳) سما ، حفص دونوں میں یُؤْمِنُوْنَ غیب سے پڑھتے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

فَشَا مِنَ الْفَشْوِ وَهُوَ الظُّهُوْرُ یُؤْمِنُوْنَ خَاطَبَ کا فاعل ہے، اور فعل کی نسبت اس لئے کی گئی ہے کہ اس میں خطاب ہے، اور اس کی ضمیر راجع ہے، آیت کی طرف۔ فَشَا فعل ماضی ہے، اسکا فاعل ضمیر ہے، جو مَا کو راجع ہے، اور مَا موصولہ اس کا صلہ فَشَا ہے، اور کَمَا منصوب المحل ظرفیہ کی بناء پر ہے۔ اور صُحْبَةٌ یُؤْمِنُوْنَ پر معطوف ہے۔ وَصَّلَا کی ضمیر فاعل ہے، جو کُفُوٌّ کو راجع ہے۔

اَلْجُزْءُ الثَّامِنُ (۸)

(۶۶۰) وَكَسْرٌ وَّفَتْحٌ ضَمَّ فِيْ قِبَلًا حِمًى ۲۹ ظَهِيْرًا وَّلِلْكُوْفِيِّ فِي الْكَهْفِ وُصِّلَا

ترجمہ: اور (یہاں انعام میں كُلَّ شَيْءٍ) قُبُلًا میں قاف کا کسرہ اور باء کا فتحہ (بصری ، مکی ، کوفیین کیلئے) ضمہ سے بدل دیا گیا ہے، اس کے قاری نے مددگار بن کر حمایت کی ہے، اور سورہ کہف ۸ع میں قُبُلًا وَّ مَا نُرْسِلُ میں (دونوں ضموں کی قید) کوفیین ہی کیلئے نقل کی گئی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

وَكَسْرٌ وَّفَتْحٌ ضَمَّ اَیْ وَكَسْرُ ضَمَّ وَ فَتْحُ ضَمَّ موصوف مبتداء ہے۔ اور فِیْ قِبَلًا خبر ہے۔ حِمًى کا فاعل ضمیر ہے، جو ضَمَّ کیلئے ہے۔ ظَهِيْرًا مفعول ہے، حِمٰى کا۔ لِلْكُوْفِيِّ وَصَّلَا سے متعلق ہے۔

توضیح: قُبُلًا میں (۱) مدنی ، شامی کیلئے دونوں جگہ قِبَلًا بِكَسْرِ الْقَافِ وَبِفَتْحِ الْبَاءِ ہے۔ (۲) کوفیین کیلئے دونوں میں قُبُلًا بِضَمِّ الْقَافِ وَالْبَاءِ ہے۔ (۳) حق کیلئے انعام میں کوفیین کی طرح اور کہف میں مدنی

و شامی کی طرح اور یہی عمدہ تر ہے، یہاں انعام میں یہ کفار کے قول اَوْ تَاْتِیَ بِااللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ قَبِيْلًا (اسراء۱۰ع) کے جواب میں ہے، جس میں قَبِيْلًا کُفَلَاءَ کے معنی میں ہے، اور کہف میں کسرہ کے خفیف تر ہونے کی وجہ سے، نیز قِبَلًا مصدر ہے، جو عَيَانًا روبرو کے معنی میں ہے، یعنی ہم ان کے سامنے ہر چیز کو خوب ظاہر کردیں، تو تب بھی ایمان نہیں لائیں گے، اور کہف میں معنی ہیں، کہ عذاب ان کے پاس خوب ظاہر طور پر آجائے، اور قُبُلًا بضمتین بھی قِبَلًا کی طرح مصدر ہے، یا قَبِيْلٌ کی جمع ہے، بمعنی كَفِيْلٌ رَغِيْفٌ رُغُفٌ کی طرح، یعنی ہم ان کے سامنے تمام چیزوں کو اس طرح جمع کردیں، کہ وہ چیزیں آپ کی سچائی کی ذمہ دار بن جائیں، تب بھی وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

(۶۶۱) وَقُلْ كَلِمٰتُ دُوْنَ مَا اَلِفٍ ثَوٰى ۳۰ وَفِيْ يُوْنُسٍ وَّالطَّوْلِ حَامِيْهِ ظَلَّلَا

ترجمہ: اور تو کہدے کہ كَلِمٰتُ (رَبِّكَ) انعام۱۴ع میں کوفیین کیلئے) الف کے بغیر مقیم ہوگیا ہے، اور یونس۱۰ع اور طول (مومن اع کے كَلِمٰتُ میں بصری، مکی، کوفیین کیلئے بحذف الف) ہے، اسکی حمایت والے نے سایہ ڈالا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

كَلِمَاتُ مبتداء۔ دُوْنَ مَا اَلِفٍ اس کی صفت۔ مَا زائدہ۔ ثَوٰى خبر۔ وَفِيْ يُوْنُسَ عطف دُوْنَ پر ہے، اَيْ كَلِمَاتُ فِيْ يُوْنُسَ۔ حَامِيْهِ ظَلَّلَا جملہ مبتداء مقدر کی خبر واقع ہورہا ہے، اور حَامِيْهِ کی ضمیر كَلِمَاتُ کیلئے ہے، اَلْمَذْكُوْر کی تاویل پر كَلِمَاتِ ثَوٰى قُلْ کا مفعول۔

توضیح: (۱) کوفیین کیلئے چاروں جگہ كَلِمَاتُ واحد کے صیغہ سے بحذف الالف ہے۔

(۲) مدنی، شامی کیلئے چاروں جمع کے صیغہ سے باالالف، ان کا ذکر دونوں جگہ نہیں، اس لئے حذف کی ضد سے الف کا اثبات نکل آیا، اور یہی بہتر ہے، کہ جمع کی صورت میں لفظ اپنے حقیقی معنی میں رہتا ہے، اور مجازاً جنس مراد لینے کی حاجت نہیں رہتی۔

(۳) حق کیلئے (انعام۱۴ع) میں جمع سے اور باقی تین میں كَلِمَةُ واحد سے، اول میں اثبات ضد سے، اور باقی تین میں حذف ذکر سے نکلا ہے، اور دونوں قراٰتیں ہم معنی ہیں، یعنی کلمہ سے مراد کلام ہی ہے، جو جمع ہی کے معنی میں ہے۔

(۶۶۲) وَشَدَّدَ حَفْصٌ مُنَزَّلٌ وَّابْنُ عَامِرٍ ۳۱ وَحُرِّمَ فَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ اِذْ عَلَا

ترجمہ: اور اَنَّهُ مُنَزَّلٌ کو حفص اور ابن عامر نے مشدد پڑھا ہے (یعنی مُنَزَّلٌ) اور حُرِّمَ (نافع و حفص

کیلئے) ضمہ اور کسرہ کے فتحہ سے ہے (یعنی حَرَّمَ) اس لئے کہ یہ بلند ہو گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

حَفْصٌ شَدَّدَ کا فاعل۔ مُنَزَّلٌ مفعول۔ وَابْنُ عَامِرٍ معطوف علی الفاعل۔ اِذْ ظرف۔ اس میں دونوں جگہ تعلیل کے معنی ہیں۔

(٦٦٣) وَفُصِّلَ اِذْ ثَنّٰی یَضِلُّوْنَ ضُمَّ مَعْ ٣٢ یَضِلُّوا الَّذِیْ فِیْ یُوْنُسٍ ثَابِتًا وَّلَا

ترجمہ: اور وَقَدْ فُصِّلَ (نافع و کوفیین کے لئے اسی طرح ضمہ و کسرہ کے فتحہ سے ہے) اس لئے کہ اس نے (اللہ تعالیٰ کے ذکر کو) دوبارہ کیا، اور تو (کوفیین کیلئے) لَیُضِلُّوْنَ (انعام۱۴ع) کی یاء کو ضمہ دے، حالانکہ یہ اس رَبَّنَا لِیُضِلُّوْا سمیت ہے، جو (یونس۹ع) میں ہے، حالانکہ تو مدد کے اعتبار سے پختہ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

ثَنّٰی مِنَ التَّثْنِیَةِ اَیْ اَعَادَ ذِکْرَ اسْمِ اللّٰهِ فَهُوَ مُثَنّٰی بِذِکْرِهٖ الْوِلَاءُ الْمحبة قصرت ضرورة۔ یَضِلُّوْنَ مبتداء۔ ضُمَّ خبر۔ ثَابِتًا ضُمَّ مجہول کے فاعل سے حال ہے۔ وِلَا تمیز۔

توضیح: مُنْزَلٌ و مُنَزَّلٌ افعال و تفعیل دونوں تعدیہ کیلئے ہیں، اور نَزَلَ مجرد لازم ہے، اور یہ دونوں اس کی فرع ہیں، اور فَصَّلَ اور حَرَّمَ میں فَصَّلْنَا الْاٰیَاتِ (انعام۱۲ع) اور حَرَّمَ رَبِّیْ (اعراف۴ع) کی رعایت ہے، اور تقدیر وَقَدْ فَصَّلَ اللّٰهُ لَکُمُ الشَّیْءَ الَّذِیْ حَرَّمَهٗ عَلَیْکُمْ ہے۔ اور نفر کی قرأت میں فاعل کا حذف معلوم ہونے کی وجہ سے ہے، اور اس میں فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ (حٰم سجدة) حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَةُ (مائدہ) کی رعایت ہے۔ یَضِلُّوْنَ (ص ۲ع) میں فتحہ پر اجماع ہے، اور یُضِلُّوْا کے دونوں کلمات میں لام کا حذف وزن کی وجہ سے ہے، اور اسکے باقی کلمات کو ابراهیم میں بیان فرمائیں گے۔

(٦٦٤) رِسَالَاتِ فَرْدٌ وَّافْتَحُوْا دُوْنَ عِلَّةٍ ٣٣ وَضَیِّقًا مَّعَ الْفُرْقَانِ حَرِّکْ مُثَقَّلَا

ترجمہ: یعنی یَجْعَلُ رِسٰلَتِهٖ میں رِسَالَتَهٗ مفرد ہے، اور تاء کو (مکی اور حفص کیلئے) بغیر کسی تردد کے فتحہ سے پڑھو، اور لفظ ضَیِّقًا کی یاء کو مع سورۃ فرقان کے متحرک پڑھو، اس حال میں کہ وہ مشدد ہے۔

(٦٦٥) بِکَسْرٍ سِوَی الْمَکِّیْ وَرَاحَرَجًا هُنَا ٣٤ عَلٰی کَسْرِهَا اِلْفٌ صَفَا وَتَوَسَّلَا

ترجمہ: ضَیِّـقًا میں یاء کو مکی کے سوا باقی چھ کیلئے کسرہ کے ساتھ حرکت دو (اور مکی ضَیْـقًا یاء ساکنہ کی تخفیف سے پڑھتے ہیں) اور حَرَجًا کے راء کے کسرہ پر ایک محبت والا پاکیزہ صاحب وسیلہ ثابت ہوا ہے۔

(یعنی نافع و شعبہ حَرِجًا راء کے کسرہ سے اور باقی حَرَجًا راء کے فتحہ سے پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۳۳: اِلْفٌ ، اَلْاَلِيْفُ ، تَوَسَّلَ ، اَتٰى بِالْوَسِيْلَةِ۔ رِسٰلٰتِ فَرْدٌ مبتداء، وخبر۔ اِفْتَحُوْا کا مفعول محذوف ہے۔ اَیْ تَاءَ ہٗ۔ ضَيِّقًا حَرِّكْ کا مفعول۔ مُثَقَّلًا فاعل سے حال ہے۔

شعر ۳۴: بِكَسْرٍ حَرِّكْ کے متعلق ہے۔ اِلْفٌ مبتداء ثانی۔ صَفَا فعل ماضی۔ اسکی صفت تَوَسَّلًا كَسْرَهَا پر معطوف۔ اس کی خبر اور جملہ پہلی مبتداء کی خبر۔

توضیح: رِسٰلٰتِ توحید سے جنس رسالت جو تمام رسالتوں کو شامل ہے، اور جمع سے احکامات اور ان کے افراد مراد ہیں، حَـرِجًـا کسرہ کی صورت میں صفت کاشفہ ہے، اور فتحہ کی تقدیر پر مصدر ہے، جیسے مبالغہ کے طور پر صفت قرار دیا ہے، یا ذَا حَـــرَجٍ ہے، تنگ جگہ جس میں بہت سے درخت ہوں اور بکریاں چرنے کیلئے وہاں داخل نہ ہو سکیں، بس منافق کی بھی یہی حالت ہے، کہ اس میں بھلائی کے داخل ہونے کی گنجائش نہیں۔ ضَيِّقًا مَيِّتٌ کی طرح دونوں لغات ہیں۔

(٦٦٦) وَيَصْـعَـدُ خِفٌّ سَـاكِـنٌ دُمْ وَمَدُّهٗ ۞ صَـــحِيْـحٌ وَّخِفُّ الْعَيْنِ دَاوَمَ صَـــنْـدَلَا

ترجمہ: اور مکی کیلئے يَصْعَدُ (کا صاد) تخفیف والا اور ساکن ہے، تو اس پر دوام اختیار کر، اور ابو بکر کیلئے اس کا صاد والف مدہ سے پڑھنا صحیح ہے، اور (مکی اور ابو بکر کیلئے) اس کے عین کی تخفیف نے صندل ہو کر ہمیشگی کی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

يَصْعَدُ مبتداء۔ خِفٌّ خبر۔ اَیْ ذُوْ خِفٍّ۔ دُمْ امر اَیْ دُمْ عَلٰى هٰذِهِ الْقِرَاءَةِ۔ وَمَدُّهٗ صَحِيْحٌ مبتداء و خبر۔ وَخِفُّ الْعَيْنِ مبتداء۔ دَاوَمَ خبر۔ اس کا مفعول محذوف ای دَاوَمَ خِفُّ الصَّادِ۔ صَنْدَلًا حال۔ مُشَبَّهًا صَنْدَلًا۔

توضیح: (۱) مکی کیلئے يَصْعَدُ صاد کے سکون اور صاد و عین دونوں کی تخفیف سے۔ (۲) ابو بکر کیلئے يَصَّاعَدُ صاد کے فتحہ وتشدید والف سے، اور عین کے فتحہ وتشدید سے۔ (۳) باقین کے لئے يَصَّعَّدُ صاد و عین دونوں کے فتحہ اور تشدید سے اور الف کے حذف سے، اور ان دونوں قراتوں میں تفاعل اور تَفَعُّلْ کی تاء کا صاد میں ادغام ہے، اسی لئے اس پر

تشدید ہے، یَصْعَدُ صَعِدَ کا مضارع ہے، جو رَقِیَ کے معنی میں ہے، یعنی شقی کافر کیلئے اسلام قبول کرنا اتنا دشوار ہے، کہ گویا کہ وہ آسمان پر چڑھتا ہے، اور دوسری دو قرأتیں تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ سے تکلف و تکرار کے معنی میں ہیں، یعنی کافر کا دل اسلام کی دعوت سے تنگ ہوتا ہے، اور وہ اس سے ایسے دُور چلا جاتا ہے، کہ جیسے آسمان پر چڑھنے والا زمین سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔

(٦٦٧) وَنَحْشُرُ مَعْ ثَانٍ بِيُونُسَ وَهُوَ فِي ٣٦ سَبَا مَعْ يَقُولُ الْيَا فِي الْاَرْبَعِ عُمِّلَا

ترجمہ: اور (انعام ۱۵ع) کا وہ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جو یونس کے دوسرے ۵ع میں کے سمیت ہے، اور وہ جو (سَبَا اور ۵ع) میں ہے، حالانکہ وہ ثُمَّ يَقُولُ کے ساتھ ہے، ان چاروں میں (حفص کیلئے) یاء استعمال کی گئی ہے، (باقین کیلئے نون ہے، نَحْشُرُ نَقُولُ)۔

﴿النحو والعربية﴾

نَحْشُرُ مبتداء۔ اَلْيَاءُ مبتداء ثانی۔ عُمِّلَا خبر۔ اور جملہ خبر مبتداء اول کی۔ اور اَلْاَرْبَعُ وَضْعُ الظَّاهِرِ مَوْضِعِ الْمُضْمَرِ کے قبیل سے ہے، جس سے تعداد بھی اور سباء کا يَقُولُ بھی ظاہر و شامل ہوگیا ہے۔ اور وَهُوَ فِي سَبَا جملہ معترضہ ہے۔

توضیح: یاء کی تقدیر پر ضمیریں چاروں میں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں، اور نون کی صورت میں بھی حق تعالیٰ ہی کیلئے اسناد ہیں، لیکن تعظیم کے طریق پر، اور التفات کی عمدگی سے، اور نون ڈرانے میں بلیغ تر ہے، اسلئے اولیٰ ہے، اگرچہ یاء میں رَبِّهِمْ (انعام) إِنَّ اللّٰهَ (یونس) اور إِنَّ رَبِّيْ (سباء) سے تناسب کی خوبی ہے۔

نوٹ: انعام ۲ع والا نَحْشُرُ اور نَقُولُ کا مراد نہ ہونا يَصْعَدُ کے بعد لانے کی ترکیب سے نکلا ہے، اور یعقوب کیلئے ان دونوں کی بھی یاء ہے، اور تیسیر میں ثانی کی تصریح ہے، اور یونس کے ساتھ دوسرے کی قید سے اول ۳ع والا نکل گیا ہے، کہ اس میں سب کا نون ہے۔

(٦٦٨) وَخَاطَبَ شَامٍ يَعْمَلُونَ وَمَنْ تَكُو ٣٧ نُ فِيهَا وَتَحْتَ النَّمْلِ ذَكِّرْهُ شُلْشُلَا

ترجمہ: اور شامی نے عَمَّا يَعْمَلُونَ کو خطاب کی تاء سے پڑھا ہے (باقین کا يَعْمَلُونَ غیب سے ہے) اور مَنْ تَكُوْنُ جو ہے، تو اس کو (حمزہ و کسائی کیلئے) اس سورۃ (انعام ۱۶ع) میں اور نمل کے نیچے (قصص ۴ع) میں تذکیر کی یاء سے پڑھ، حالانکہ یہ ہلکا ہے۔

﴿النحو والعربیة﴾

شَامٍ خَاطَبَ کا فاعل ہے،اور یَعْمَلُوْنَ مفعول ہے۔ مَنْ یَکُوْنُ مبتداء۔ ذَکَّرَهُ خبر۔ اس کی ضمیر سورۃ کیلئے ہے۔ وَتَحْتَ النَّمْلِ عطف عَلَی الضَّمِیْرِ الْمُجَرَّدِ مِنْ غَیْرِ اِعَادَةِ الْجَارِ وَالْمُرَادُ سُوْرَةُ الْقَصَصِ ۔ شُلْشُلَا حال۔

توضیح: تَعْمَلُوْنَ میں غیب وَلِکُلٍّ کی اور خطاب یُذْهِبْکُمْ کی مناسبت سے ہے،اور تَکُوْنُ کی تانیث عَاقِبَةُ کے لفظ کی بناء پر ہے،اور تذکیر عَاقِبَةُ کے مصدر ہونے کی وجہ سے تانیث غیر حقیقی اور مجازی ہے،اور لَهُ کا فاصلہ بھی ہے۔

(۶۶۹) مَکَانَاتِ مَدَّ النُّوْنَ فِی الْکُلِّ شُعْبَةٌ ۳۸ بِزَعْمِهِمُ الْحَرْفَانِ بِالضَّمِّ رُتِّلَا

ترجمہ: یعنی مَکَانَاتِ (یہاں انعام۔ھود دوجگہ۔ زمر۔ اور یٰسٓ پانچوں میں) ان سب میں شعبہ نے مَکَانَتِکُمْ اور مَکَانَتِهِمْ نون کو الف مدہ یعنی جمع کے ساتھ پڑھا ہے (باقین کا قصر ہے) اور بِزَعْمِهِمْ دونوں کلمے (کسائی کیلئے) بضم زاء تلاوت کئے گئے ہیں (یعنی بِزُعْمِهِمْ)۔

﴿النحو والعربیة﴾

مَکَانَاتِ مبتداء۔ مَدَّ النُّوْنِ شُعْبَةٌ خبر۔ فِی الْکُلِّ میں لام تعریف مبتداء کی ضمیر کے عوض میں ہے۔ بِزَعْمِهِمْ مبتداء۔ اَلْحَرْفَانِ مبتداء ثانی۔ رُتِّلَا خبر۔ اور جملہ اول کی خبر ہے۔

توضیح: (۱) مَکَانَاتِ توحید کی صورت میں جنس اور جمع کی صورت میں افراد اور انواع کی تصریح مراد ہے،اور یہ یا تو تمکن اور قدرت کے معنی میں ہے،یا حَالَةٌ و مَنْزِلَةٌ کے معنی میں ہے،یعنی تم اپنے امکان وقدرت کی انتہائی کوشش مخالفانہ کرلو،یا جس حال پر ہو،اس پر خوب کوشش کرلو،وقت آنے پر ہم بھی تمہیں پورا بدلہ دیں گے۔(۲) زَعْمَ فتحہ حجازی اور ضمہ اسدی لغت ہے،اور بنی تمیم اور قیس کے بعض لوگ کسرہ بھی پڑھتے ہیں۔

(۶۷۰) وَزَیَّنَ فِیْ ضَمٍّ وَّکَسْرٍ وَّ رَفْعُ قَتْـ ۳۹ ـلَ اَوْلَادِهِمْ بِالنَّصْبِ شَامِیُّهُمْ تَلَا

ترجمہ: اور وَزَیَّنَ کو زاء کے ضمہ اور یاء کے کسرہ کے ساتھ اور قَتْلُ کو رفع کیساتھ اور اَوْلَادَهُمْ نصب کے ساتھ قراء میں سے شامی نے پڑھا ہے۔

(۶۷۱) وَیُخْفَضُ عَنْهُ الرَّفْعُ فِیْ شُرَکَآءُهُمْ ۴۰ وَفِیْ مُصْحَفِ الشَّامِیْنَ بِالْیَاءِ مُثِّلَا

ترجمہ: اور اس شامی سے شُرَكَاءُ هُمْ میں رفع کے بجائے جر مروی ہے، اور اہل شام کے مصحف میں یہ لفظ شُرَكَائِهِمْ یاء کے ساتھ متعین ہوا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۳۹: زُيِّنَ مبتداء۔ فِيْ ضَمٍّ وَّ كَسْرٍ حال۔ اَیْ كَائِنًا فِيْ ضَمِّ الزَّايِ وَكَسْرِ الْيَاءِ۔ وَرَفْعٌ معطوف علی المبتداء۔ وَاَوْلَادَهُمْ بھی معطوف بِحَذْفِ حَرْفِ الْعَطْفِ شَامِيُّهُمْ مبتداء ثانی۔ جمع کی ضمیر قراء کیلئے ہے۔ تَلَا خبر۔ اور جملہ مبتداء اول کی خبر ہے۔

شعر ۴۰: عَنْهُ کی ضمیر شامی کی لئے ہے۔ فِيْ شُرَكَاءُ هُمْ حال۔ اَیْ كَائِنًا فِيْ شُرَكَاءُ هُمْ ۔ بِالْيَاءِ مُثَّلَا کے متعلق ہے۔ فِيْ مُصْحَفٍ حال۔

توضیح: شامی کی قرأت وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلُ اَوْلَادَ هُمْ شُرَكَائِهِمْ ہے۔ زُيِّنَ فعل ماضی مجہول، قَتْلُ مصدر مضاف اَوْلَادَهُمْ قَتْلُ کا مفعول بہ۔ شُرَكَائِهِمْ قَتْلُ کا مضاف الیہ مجرور۔ لفظ قَتْلُ اپنے مفعول و مضاف الیہ سے مل کر ماضی مجہول کا نائب الفاعل ہے۔ قَوْلُهٗ وَفِيْ مُصْحَفِ الشَّامِيِّيْنَ سے شامی مصحف کی رسم سے ان کی قرأت کی تائید فرمادی، کہ اس میں شُرَكَاؤُهُمْ کا ہمزہ بشکل یاء مرسوم ہے، جس سے ہمزہ کے مجرور ہونے اور مضاف الیہ ہونے کا ثبوت ہے، اور باقی قراء زَيَّنَ کو معروف قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ کو مفعول مقدم مضاف و مضاف الیہ اور شُرَكَاءُ هُمْ کو فاعل پڑھتے ہیں، اور یہی اولیٰ ہے۔

---

(۶۷۲) وَمَفْعُوْلُهٗ بَيْنَ الْمُضَافَيْنِ فَاصِلٌ ۴۱ وَلَمْ يُلْفَ غَيْرُ الظَّرْفِ فِي الشِّعْرِ فَيْصَلَا

ترجمہ: اور (شامی کی قرأت میں لفظ) قَتْلُ کا مفعول (اَوْلَادَهُمْ) دونوں مضافوں کے مابین فاصل ہے، اور اس قسم کا فاصل شعری ضرورت میں بھی ظرف کے سوا فیصلہ کن قول پر کہیں نہیں پایا جاتا (یعنی نثر میں تو مصدر اور اس کے معمول کے درمیان فاصل آتا ہی نہیں، صرف شعر میں آتا ہے، مگر وہ بھی ظرف سے، اور اس قرأت میں مفعول فاصل ہے۔ اس لئے یہ صحیح نہیں یہ عام نحویوں کا اعتراض نقل کیا گیا ہے۔

---

(۶۷۳) كَلِلّٰهِ دَرُّ الْيَوْمَ مَنْ لَامَهَا فَلَا ۴۲ تَلُمْ مِّنْ مُلِيْمِ النَّحْوِ اِلَّا مُجَهِّلَا

ترجمہ: (نظم میں مضافین کے درمیان ظرف سے فاصل آنے کی مثال شاعر کے قول سے) لِلّٰهِ دَرُّ الْيَوْمَ مَنْ لَامَهَا کی طرح ہے، پس تو ملامت نہ کر، مگر نحو کے ملامت کرنے والوں میں سے صرف اسی کو جو اس قرأت کے پڑھنے والے

امام کو جاہل کہتا ہے، یعنی جو لوگ اس قرأت کو عربیت کی رُو سے ضعیف کہتے ہیں، ان کا جرم تو اتنا سنگین نہیں، ان کے مقابلہ میں جو اس قرأت کو من گھڑت اور جہالت کہتے ہیں، وہ لوگ بڑے مجرم ہیں، ان پر ملامت کی جائے، اور ان کے اعتراضات کے جوابات دیئے جائیں، ابن قمیہ کا یہ شعر یوں ہے، لَمَّا رَءَ تْ سَاتِيْدَمَا اسْتَعْبَرَتْ لِلّٰهِ دَرُّالْيَوْمِ مَنْ لَّا مَهَا یعنی جب اس نے ساتید کی بستی کو دیکھا، تو پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی، آج خدا ہی کیلئے اس شخص کی خوبی ہے، جس نے اس کو ملامت کی۔

﴿النحووالعربية﴾

بَيْنَ الْمُضَافَيْنِ، فَاصِلٌ کاظرف۔ يُلْفَ متعدی دومفعولوں کو۔ اول خبرالظرف قائم مقام فاعل کے، اور فَيْصَلًا مفعول ثانی ہے۔ فِي الشِّعْرِ حال۔ لِلّٰهِ منصوب المحل علی الحال اَوْرَفَعَهٗ بَدَلًا مِنْ غَيْرِ الظَّرْفِ (شعلہ)

(٦٧٤) وَمَعْ رَسْمِهٖ زَجَّ الْقُلُوْصَ اَبِيْ مَزَا ۴۳ دَهُ الْاَخْفَشُ النَّحْوِيُّ اَنْشَدَ مُجْمِلَا

ترجمہ: لفظ شُرَكَاۤئِهِمْ کے رسم کی تائید کے ساتھ اخفش نحوی نے ایک عمدہ طریقہ پر شعر بھی پڑھا ہے یعنی زَجَّ الْقُلُوْصَ اَبِيْ مَزَادَهْ (اس سے معلوم ہوا کہ مضافین کے درمیان غیر ظرف کا فاصلہ ہے، پورہ شعر یوں ہے فَزَجَجْتُهَا بِمَزَجَّةٍ زَجَّ الْقُلُوْصَ اَبِيْ مَزَادَهْ میں نے چھوٹے نیزے سے اس کو ایسے مارا، جس طرح ابی مزادہ اپنی جوان اونٹنی کو مارا، ابی مزادہ کسی شخص کا نام ہے، (ملاعلی قاری)

﴿النحووالعربية﴾

اَلْاَخْفَشُ مبتداء۔ اَنْشَدَ خبر۔ زَجَّ الْقُلُوْص منصوب المحل اَنْشَدَ کا مفعول۔ مُجْمِلًا اَنْشَدَ کی ضمیر سے حال۔

توضیح: یعنی نحاۃ کی ایک جماعت نے شامی کی قرأت پر اعتراض کیا ہے، کہ اس میں مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان یعنی قَتْلُ اور شُرَكَاۤئِهِمْ کے درمیان مفعول اَوْلَادَهُمْ سے جدائی وفاصلہ ہو گیا ہے، اور کلام عرب میں مضافین کے درمیان اجنبی سے جدائی کی کوئی مثال نہیں ملتی، البتہ شعر میں ایسا ہوتا ہے، مگر اسمیں بھی ظرف سے جدائی آتی ہے، اور اس کی مثال شعر ۴۲ میں دی گئی ہے، تو ناظمؒ فرماتے ہیں کہ اس صحیح قرأت پر اعتراض کرنے والے لوگ کو کہ ملامت کے لائق ہو گئے ہیں، لیکن ان میں سے وہ لوگ معذور ہیں، جن کے پاس کلام عرب کی بہت سی مثالیں نہیں پہنچی جو قرأت کی مؤید ہیں، اس لئے انہوں نے اس قرأت کو ضعیف کہہ دیا، البتہ وہ لوگ جنہوں نے ایک جلیل القدر امام کی قرأت کو جہالت کی

طرف منسوب کیا، وہ لائق ملامت ہیں اس لئے کہ موصوف نے ایک لفظ بھی اپنی رائے سے نہیں پڑھا، جو نبی ﷺ سے صحیح سند کے ساتھ ان کو پہنچا اسی کو پڑھا ہے، اور امام ابن عامر شامی سند کے اعتبار سے تمام قراء پر فائق ہیں، اور اونچے درجہ کے تابعی ہیں، اور ان کی اس قراءت کے صحیح ہونے پر رسم بھی شاہد ہے، نیز اکثر محققین نے کلام عرب کی نثر اور نظم سے ایسی مثالیں پیش کی ہیں، جن سے اس کی تائید ہوتی ہے، اور انہیں میں سے وہ شعر بھی ہے، جو امام خلیل وسیبویہ کے شاگرد ابوالحسن اخفش سعید بن مسعدہ نحوی نے نقل کیا ہے، اور اس شعر میں قراءت کی واضح تائید موجود ہے حالانکہ شاعر اَبِیْ مَزَادَہْ حالت رفعی کے ساتھ بھی کہہ سکتا تھا، اور شعر میں کسی تنگی کے نہ ہونے کے باوجود بھی اَبِیْ مَزَادَہْ کو مضاف الیہ ہی لانا، اس کی صحت کی دلیل ہے۔

فائدہ: (۱) جمہور کی قراءت پر زَیَّنَ کا فاعل شُرَکَاءُ ھُمْ ہے، اور قَتْلَ مفعول ہے، اور اس کی اصل قَتْلَھُمْ اَوْلَادَھُمْ ہے۔ پس مصدر کے فاعل کو حذف کر کے اس کو مفعول کی طرف مضاف کر دیا، اور مفعول کی تقدیم اس کے اہم ہونے کی بناء پر ہے، اور عبارت کی اصل یوں ہے، زَیَّنَ لِکَثِیْرٍ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ شُرَکَاؤُھُمْ اَنْ قَتَلُوْا اَوْلَادَھُمْ خَوْفَ الْعَارِ اَوِ الْعَیْلَةِ لِلْقُرْبَانِ یعنی اکثر مشرکین کیلئے ان کے شرکاء یعنی شیاطین یا بتوں کے خادموں نے دامادی کی ذلت یا مفلسی کے اندیشہ یا بتوں کے قرب کے حصول کے سبب ان کی اولاد کے قتل کو ان کی نظروں میں مزین کر دیا۔

(۲) شامی کی قراءت میں قَتْلُ نائب فاعل ہے، اور فاعل کا حذف اس کے معلوم ہونے کی بناء پر ہے، جو شیاطین ہیں، اور زَیَّنَ لَھُمُ الشَّیٰطِیْنُ میں مذکور ہے، اور شُرَکَآئِھِمْ لفظاً قَتْلَ کا مضاف الیہ اور معنی فاعل ہے، اور شُرَکَاءَ جو مُزَیِّنْ ہیں، ان کی طرف قتل کی نسبت اس لئے ہے، کہ وہ قتل کے سبب ہیں، کہ انہیں کے وسوسہ اور بہکاوے سے مشرکین نے اپنی اولاد کو قتل کیا ہے، پس گویا قاتل شُرَکَاءُ ہی ہیں۔

(۶۷۵) وَاِنْ یَّکُنْ اُنِّثْ کُفْؤُ صِدْقٍ وَّ مَیْتَةٌ ۴۴ دَنَا کَافِیًا وَّافْتَحْ حِصَادِ کَذِیْ حُلَا

ترجمہ: وَاِنْ یَّکُنْ کو تو سچائی کا ہمسر بن کر (شامی، ابوبکر کیلئے) تانیث سے (تَکُنْ) پڑھ، اور (مکی شامی کیلئے) مَیْتَةٌ کا رفع کافی ہونے والا بن کر قریب ہو گیا ہے۔ اور (شامی، بصری، عاصم کیلئے) تو زیوروں والے کی طرح (آراستہ ہو کر) یَوْمَ حَصَادِہٖ کی حاء کو فتحہ دے، نَمَا یہ فتحہ بلند ہو گیا ہے۔

(۶۷۶) نَـمَا وَسُکُوْنُ الْمَعْزِ (حِصْنٌ) وَّ اُنْثُوْا ۴۵ یَکُوْنَ کَمَا فِیْ دِیْنِھِمْ مَیْتَةٌ کَلَا

ترجمہ: (نَمَا کا تعلق پچھلے شعر سے ہے) اور (مدنی وکوفیین کیلئے) وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَیْنِ ۱۷ع کے عین کا سکون قلعہ

ہے،اوران ناقلین نے (شامی ، حمزہ ، اورمکی کیلئے)اَلَّا اَنْ تَـكُـوْنَ ۱۸ع کوتانیث کی تاء سے پڑھا ہے،جس طرح ان کی عادت میں ہے،(اورشامی کیلئے) مَيْتَةٌ کے رفع نے (معنی کو) محفوظ کیا ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

اِنْ يَّـكُـنْ اَنّثْ کامفعول ہے۔ كُفُوٌّ صِدْقٍ حال۔ وَمَيْتَةٌ مبتداء۔ دَنَـا خبر۔ ضمیر مَيْتَةٌ کیلئے ہے،لفظ کی تاویل پر۔ كَافِيًا حال۔ حَـصَادِهِ اِفْتَحْ کامفعول۔ كَذِىْ حُلًا حال۔ اَىْ مِثْلُ صَاحِبِ حُلًا ۔ نَمٰى فعل ماضی ذِیْ کی صفت ہے۔ سُكُوْنُ مبتداء۔ حصن خبر۔ يَكُوْنُ اَنّثُوْا کامفعول۔ فِىْ دِيْنِهِمْ حال۔ اَىْ كَمَا فِىْ عَادَتِهِمْ ۔ مَيْتَةٌ كِلَا مبتداء وخبر۔

توضیح: (۱) چونکہ يَـكُـنْ کی تذکیروتانیث دونوں کے ساتھ مَيْتَةٌ کا رفع ونصب دونوں ہیں،اس لئے ان میں چار قراءتیں ہیں۔

﴿۱﴾ شامی کیلئے وَاِنْ تَكُنْ مَيْتَةٌ تانیث اوررفع سے، تَكُنْ تامہ ہے،اور مَيْتَةٌ فاعل ہے۔﴿۲﴾ ابوبکرکیلئے وَاِنْ تَـكُنْ مَيْتَةً تانیث اورنصب سے،اس صورت میں تَـكُنْ ناقصہ ہے،اوراس کی ضمیر اَلْاَجِنَّةُ کیلئے ہے،جو مَـا فِیْ بُطُوْنِ سے مفہوم ہے،اوروہ اسم ہے،اور مَيْتَةً خبر ہے یاضمیر کی تانیث خبر کی تانیث کی وجہ سے ہے۔﴿۳﴾ مکی کیلئے وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةٌ تذکیراوررفع سے يَكُنْ تامہ ہے،اورفاعل کی تانیث غیر حقیقی ہونے کی وجہ سے ہے،اوریہی اولی ہے۔﴿۴﴾ مدنی ، بصری ، صحاب کیلئے وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً تذکیرونصب

(۲) حَـصَادِهِ کسرہ حجازی اورفتحہ تمیمی ونجدی لغت ہے۔ (۳) اَلْـمَعْزِ اور اَلْـمَعَزِ دونوں مَـاعِزٌ کی جمع ہیں، صَحْبٌ اور خَدَمٌ کی طرح۔ (۴) اَلَّا اَنْ تَكُوْنَ مَيْتَةً میں تین قراءتیں ہیں۔ ﴿۱﴾ شامی کے لئے تانیث اور رفع سے۔ ﴿۲﴾ مکی اورحمزہ کیلئے تانیث اورنصب سے۔ ﴿۳﴾ مدنی ، بصری ، عاصم کسائی کے لئے تذکیرونصب سے۔

(۶۷۷) وَتَـذَّكَّـرُوْنَ الْـكُـلُّ خَفَّ عَـلَا شَـذًا ۲۶ وَاَنَّ اكْسِرُوْ شَـرْعًا وَّ بِالْخِفِّ كُـمِّلَا

ترجمہ: اور(حفص ، حمزہ ، کسائی کیلئے) تَـذَكَّـرُوْنَ کا پوراباب ایک شائع ہونے والی صورت پرتخفیف ذال ہواہے،اور وَاَنَّ هٰـذَا میں(حمزہ ، کسائی کیلئے) اِنَّ کوایک طریقہ میں مکسور پڑھو،اوریہی اَنَّ شامی کیلئے تخفیف نون کامل کیا گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

تَذَكَّرُوْنَ مبتداء۔ اَلْکُلُّ مبتداء ثانی۔ لام تعریف ضمیر کے عوض کی بناء پر۔ خَفَّ جملہ اول کی خبر۔ عَلٰی شَذًا حال ۔ خِفَّ کی ضمیر سے۔ اَنْ اِکْسِرُوْا کا مفعول۔ شَرْعًا حال۔ بِالْخِفِّ کَمَّلَا کے متعلق

توضیح: تَـذَکَّـرُوْنَ کے پورے باب سے وہ کلمات مراد ہیں، جو قرآن مجید میں ایک تاء سے لکھے جاتے ہیں، اور وہ کلمات جو دو تاء سے تَتَذَکَّرُوْنَ ہیں ان کو سب قراءُ ذال کی تخفیف سے پڑھتے ہیں، اَنَّ ھٰذَا کی تقدیر بِاَنَّ ھٰذَا ہے، اَیْ ذَالِکُمْ وَصّٰکُمْ بِهٖ وَبِاَنَّ ھٰذَا اور اِنَّ مکسورہ استیناف کے لئے ہے۔

(٦٧٨) وَیَـاْتِیَهُـمْ شَــــافٍ مَّـعَ الـنَّـحْـلِ فَرِّقُوْا ٤٧ مَـعَ الرُّوْمِ مَدَّاهُ خَفِیْفًـا وَّعَـدِّلَا

ترجمہ: اور (حمزہ و کسائی کیلئے) وہ اَنْ یَّـاْتِیَهُمُ الْمَـلٰٓـئِکَةُ (انعام۲۰ع) تذکیر شفاء دینے والی ہے، جو (نحل ع۵) سمیت ہے (پس سَمَا ، شامی ، عاصم کیلئے دونوں جگہ تانیث کی تاء ہے) اور فَـرَّقُوْا دِیْنَهُمْ (انعام۲۰ع) جو (روم۴ع) کے فَـرَّقُوْا سمیت ہے، اس کو انہی دونوں نے اس حالت میں مد سے پڑھا ہے، کہ یہ بلا تشدید ہے (باقین کیلئے ضد سے قصر اور تشدید نکل آئی، یعنی فَرَّقُوْا)۔

﴿النحو والعربية﴾

یَـاْتِیَهُمْ شَافٍ مبتداء و خبر۔ مَعَ النَّحْلِ حال۔ فَارَقُوْا مَدَّاهُ مبتداء وخبر۔ تثنیہ کی ضمیر شَافٍ میں شین کے مرموزین کیلئے ہے۔ خَفِیْفًا حال مِنْ مَفْعُوْل . مَدَّاهُ عُدِّلَا مَدَّاهُ پر معطوف ہے۔

توضیح: (۱) اَنْ یَّـاْتِیَهُمُ الْمَـلٰٓـئِکَةُ میں تانیث کے مجازی ہونے کی وجہ سے تذکیر ہے، اور تانیث فاعل کے لفظاً مؤنث ہونے کی وجہ سے ہے۔ (۲) فَـرَّقُوْا دِیْنَهُمْ انہوں نے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے، کچھ پر ایمان لائے، اور کچھ سے انکار کر دیا۔ فَرَّقُوْا اَیْ تَرَکُوْا دِیْنَهُمْ وَانْفَصَلُوْا عَنْهُ۔

(٦٧٩) وَکَسْـرٌ وَّ فَتْـحٌ خَفَّ فِـیْ قِـیَـمًـا ذَکَـا ٤٨ وَیَـاٰاتُـهَـا وَجْهِیْ مَـمَاتِیَ مُـقْـبِـلَا

(٦٨٠) وَرَبِّـیْ صِـرَاطِـیْ ثُـمَّ اِنِّـیْ ثَـلٰـثَـةٌ ٤٩ وَمَـحْـیَـایَ وَالْاِسْـکَـانُ صَحَّ تَـحَـمُّلَا

ترجمہ: اور (سَمَا کے) دِیْنًا قِیَمًا میں (شامی ، کوفیین کیلئے قاف کا) کسرہ اور یاء کا فتحہ بلا تشدید ہو گیا ہے، (قِیَمًا) جو مشتعل وظاہر ہو گیا ہے، اور اس سورۃ کی یاءات اضافت (۱) وَجْهِیَ لِلَّذِیْنَ ۹ع۔ (۲) مَـمَاتِیْ لِلّٰهِ ۳ع۔ (۳) رَبِّیْ اِلٰی صِرَاطٍ ۲۰ع۔ (۴) صِـرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا ۱۹ع۔ اور اِنِّیْ حالانکہ وہ تین ہیں۔ (۵) اِنِّیْ اُمِرْتُ ۔

اور (۶) اِنِّیَ اَخَافُ ۲ع۔ (۷) اِنِّیَ اَرَاكَ ۹ع۔ اور مَحْيَایَ ۲۰ع کی یاءات ہیں۔ تو یاءات کے اس بیان کو لے لے، حالانکہ تو متوجہ ہونے والا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

وَكَسْرُ مبتداء۔ فَتْحٌ معطوف۔ خَفَّ اس کی صفت۔ فِیْ قَیِّمًا مبتداء کی خبر۔ ذَكَا صفت، قَیِّمًا کی یـاآتُهَا مبتداء۔ مَابَعْدَهٗ خبر۔ مُقْبِلًا حال۔ وَالْاِسْكَانُ صَحَّ مبتداء و خبر۔ تَحَمُّلًا تمیز۔

جدول یاء ات اضافت (سورة الانعام)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	فتحہ	سکون
۱	اِنِّیَ اُمِرْتُ	۸	مدنی	نفر و کوفیین
۲	وَمَمَاتِیَ	۲۰	"	" "
۳	اِنِّیَ اَخَافُ	۲	حرمی و بصری	شامی کوفیین
۴	اِنِّیَ اَرَاكَ	۹	" "	" "
۵	وَجْهِیَ لِلَّذِیْ	۹	مدنی ؛ شامی ، حفص	حق، کوفیین سوائے حفص
۶	صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا	۱۹	شامی	سما و کوفیین
۷	رَبِّیْ اِلٰی صِرَاطٍ	۲۰	مدنی و بصری	مکی، شامی، کوفیین
۸	وَمَحْيَایَ	۲۰	غیر نافع ورش کیلئے خلاف	قالون، وجہ ثانی ورش

یاء زائدہ: صرف ایک ہے، وَقَدْ هَدٰنِ یٔ بصری کے لئے صرف وصلاً اثبات ہے۔

ادغام کبیر: پچاس۔ پینتیس ۳۵ مثلین کے۔ پندرہ ۱۵ متقاربین کے۔ اور صغیر جائز مختلف نو ۹ ہیں

جدول ادغام صغیر مختلف فیه (سورة الانعام)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قراء	اظہار والے قراء

۱	وَلَقَدْ جَآءَكَ	۴	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم
۲	اِذْ جَآءَهُمْ	۵	بصری، ہشام	حرمی، ابن ذکوان، کوفی
۳	قَدْ ضَّلَلْتُ	۷	ورش، بصری، شامی، حمزہ، کسائی	قالون، مکی، عاصم
۴	وَلَقَدْ جِّئْتُمُوْنَا	۱۱	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم
۵	قَدْ جَّآءَكُمْ	۱۳	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم
۶	حُرِّمَتْ ظُّهُوْرُهَا	۱۶	ورش، بصری، شامی، حمزہ، کسائی	قالون، مکی، عاصم
۷	مَا حَمَلَتْ ظُّهُوْرُهَا	۱۸	ورش، بصری، شامی، حمزہ، کسائی	قالون، مکی، عاصم
۸	فَقَدْ جَّآءَكُمْ	۲۰	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم

جدول ادغام کبیر مثلین (سورة الانعام)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	وَيَعْلَمُ مَّا	۱
۲	عَلَيْكَ كِّتٰبًا	״
۳	اَلَّا هُوَ وَّاَنَّ (وصلاً)	۲
۴	وَمَنْ اَظْلَمُ مِّمَّنْ	״
۵	اَوْكَذَّبَ بِّاٰيٰتِهٖ	״
۶	ثُمَّ نَقُوْلُ لِّلَّذِيْنَ	۲
۷	وَلَا نُكَذِّبَ بِّاٰيٰتِ	״
۸	اَلْعَذَابَ بِّمَا	״

۹	وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ	۴
۱۰	لَعَذَابٌ بِمَا	۵
۱۱	اَقُولُ لَكُمْ	۰
۱۲	اَقُولُ لَكُمْ	۰
۱۳	اِلَّاهُوَ وَيَعْلَمُ مَا	۷
۱۴_۱۵	وَتَعْلَمُ مَا (دونوں)	۰
۱۶	اَلْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ	۸
۱۷	وَكَذَّبَ بِهٖ	۰
۱۸	هُدَى اللّٰهِ هُوَ	۹
۱۹	اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ	۰
۲۰	قَالَ لَا	۹
۲۱	قَالَ لَئِنْ	۰
۲۲	وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى	۱۱
۲۳	وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمْ	۱۲
۲۴	اِلَّا هُوَ وَ اَعْرِضْ	۱۳
۲۵	لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ	۱۴
۲۶	اَعْلَمُ مَنْ	۰
۲۷	وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ	۰
۲۸	وَهُوَ وَلِيُّهُمْ	۱۰
۲۹	اَلْاُنْثَيَيْنِ نَبِّئُوْنِیْ	۱۷
۳۰	فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ	۰

۳۱	كَذَٰلِكَ كُذِّبَ	۱۸
۳۲	نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ	۱۹
۳۳	فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ	۲۰
۳۴	كَذَّبَ بِاٰيٰتِ	〃
۳۵	اَلْعَذَابَ بِمَا	〃

جدول ادغام کبیر متقاربین (سورۃ الانعام)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	خَلَقَكُمْ	۱
۲	وَزَيَّنَ لَهُمْ	۵
۳	الْاٰيٰتِ ثُمَّ	۵
۴	بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ	۶
۵	اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ	۷
۶	اَلَّيْلُ رَاٰ	۹
۷	وَخَلَقَ كُلَّ	۱۳
۸	خَالِقُ كُلِّ	〃
۹	اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ	۱۴
۱۰	اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ	〃
۱۱	زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ	۱۵
۱۲	يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ	〃
۱۳	زُيِّنَ لِكَثِيْرٍ	۱۶

۱۴	مِمَّا رَزَقَكُمْ	۱۷
۱۵	نَرْزُقُكُمْ	۱۹

المرسوم :(سورۃ الانعام) اَنۡبٰٓؤُا میں مشہور واکثر اور شُرَكٰٓؤُا میں باجماع ہمزہ متطرفہ مضمومہ بعد از الف بصورت واؤ اور اس کے ماقبل الف محذوف، اور مابعد الف زائدہ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ ہمزہ ثانیہ بصورت یاء مِنْ نَّبَای میں فتحہ کے بعد ہمزہ متطرفہ مکسورہ بصورت یاء اور اس سے قبل الف زائدہ، اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ میں، اور قَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ میں ہمزہ متوسطہ بعد از الف عراقی مصاحف میں بے صورت اور اس سے پہلے الف محذوف، اور حجازی وشامی مصاحف میں حسب قاعدہ الف کے اثبات اور ہمزہ باصورت اَوْلِيَآئِهِمْ اور اَوْلِيَآؤُهُمْ اور وَلَا طٰٓئِرٍ اور اَكٰبِرَ باجماع مصاحف اور فٰلِقُ الْحَبِّ بعض مصاحف میں بحذف الف مرسوم ہے۔

یادداشت

مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر

یاداشت

مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر

مؤلف کی دیگر تالیفات



Printed by GULF Publisher 0312-9172552

مکتبہ علویہ
مرکزی دارالقراء نمکمنڈی پشاور
Ph:091-2210650

قراءات سبعہ کی مشہور کتاب الشاطبیہ
کی آسان اور عام فہم شرح

العلویۃ علی الشاطبیۃ

جلد دوم

استاذ القرّاء القاری الشیخ فیاض الرحمٰن العلوی
بانی وسرپرست مرکزی دار القراء نمک منڈی پشاور

متن

الامام ابی القاسم بن فیرّہ بن خلف بن احمد الشاطبی
الرُّعَیْنِیُّ الْاَنْدُلُسِیُّ المتوفّٰی ۵۹۰ ھجری

باسمہ تعالیٰ

قال رسول اللہ ﷺ

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُ وْ ا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ (مسلم)

قراءات سبعہ کا مشہور کتاب شاطبیہ کی آسان اور عام فہم شرح

العلوية على الشاطبية

جلد دوم

متن

الامام ابی القاسم بن فیّرہ بن خلف بن احمد الشاطبی الرُّعَیْنِیُ اْلاَنْدُلُسِیُ المتوفّی ۵۹۰ھجری

تالیف

استاذالقرّاء القاری الشیخ فیاض الرحمٰن العلوی

بانی وسرپرست مرکزی دارالقراءنمک منڈی پشاور

ناشر: مکتبة العلوية دارالقراءنمک منڈی پشاورصوبہ سرحد پاکستان فون0912210650

فهرست

ارباب علم وفضل کی خدمت میں عرض

شاطبیہ قرأت سبعہ کی شہرہ آفاق درسی کتاب ہے، اورزیرنظر شرح العلوية على الشاطبية استا ذ محترم فضیلۃ الشیخ المقری فیاض الرحمن العلوی کی کاوشوں کاثمرہ ہے، میں نے کمپوزنگ کے دوران انتھائی احتیاط سے کام لیا ہے، اور تکمیل کے بعد بار بار نظر ثانی کی ہے، لیکن باوجود کوشش واحتیاط کہیں نہ کہیں کمپوٹر میں حروف وکلمات بے ترتیب ہوجاتے ہیں، اس لئے اہل علم حضرات سے عرض ہے، کہ اگر کہیں کوئی غلطی نظر آئے، تو براہ کرم راقم وناشر کو مطلع فرمادیں، یا مندرجہ ذیل نمبر پر براہ راست رابطہ کریں، تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہوجائے، شکریہ ۔

قاری سید جمال الدین الترمذی

اُستاذ شعبہ تجوید مرکزی دارالقرا نمکنڈی پشاور 0300 5956454

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ

یہ مکی سورت ہے، البتہ وَاسْئَلْهُمْ سے وَاِذْنَتَقْنَا تک کی نو ۹ آیتیں مدنی ہیں (بتصریح اتحاف ومنار الھدیٰ) اور حسینی کے قول پر وَاسْئَلْهُمْ سے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ تک تیرہ آیتیں مدنی ہیں، اور مجاھد وقتادہ کی روایت سے آٹھ آیتیں ۱۶۳ تا ۱۷۰ مدنیہ ہیں، کل آیات دوسو چار ۲۰۴ متفق علیہ ہیں، اور پانچ میں اختلاف ہے، کوفی و حجازی دوسو چھ ۲۰۶ شامی اور بصری شمار میں ۲۰۵ فواصل مَنْدَلٌ کے چار حروف ہیں، پانچ اختلافی ۔

(۱) الٓمٓصٓ ۔ (۲) كَمَا بَدَءَكُمْ تَعُوْدُوْنَ پر کوفی ۔ (۳) مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ پر بصری اور شامی ۔ (۴) عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۔ (۵) اَلْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ پر حجازی آیت ہے ۔

بین السورتین وجوہ: سَرِيْعُ الْعِقَابِ سے لِلْمُؤْمِنِيْنَ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین ایک سو اکہتر ۱۷۱ ہیں، قالون مع عاصم تیں ۳۰ ۔ کسائی تیں ۳۰ ۔ مکی تیں ۳۰ ۔ ورش بیالیس ۴۲ ۔ (بسم اللّٰهِ پر تیں ۳۰ ۔ ترک پر بارہ ۱۲) ۔ دوری بارہ ۱۲ ۔ سوسی مع حمزہ بارہ ۱۲ ۔ شامی بارہ ۱۲ ۔ اور خلف تین ۳ ۔

(۶۸۱) وَتَذَّكَّرُوْنَ الْغَيْبَ زِدْ قَبْلَ تَآئِهٖ ا كَـرِيْمًا وَّ خِفُّ الذَّالِ كَمْ شَرَفًا عَلَا

ترجمہ: اور قَلِيْلًا مَّا تَذَّكَّرُوْنَ جو ہے، تو اس کی تاء سے پہلے غیب کی یاء (شامی کیلئے) زیادہ کر دے، حالانکہ تو شرافت والا ہے، (یعنی شامی يَتَذَكَّرُوْنَ پڑھتے ہیں) اور ذال کی تخفیف (شامی، حمزہ، کسائی اور حفص کیلئے) بہت اونچی جگہ پر بلند ہوگئی ہے ۔

﴿النحو والعربية﴾

تَذَّكَّرُوْنَ مبتداء ۔ اَلْغَيْبُ مبتداء ثانی ۔ زِدْ قَبْلَ تَآئِهٖ خبر ۔ كَرِيْمًا حال ۔ يَا اَلْغَيْبَ زِدْ کا مفعول ۔ اور كَرِيْمًا اس کے فاعل سے حال ۔ خِفُّ الذَّالِ مبتداء ۔ كَمْ شَرَفًا عَلَا خبر ۔ اور كَمْ کی تمیز محذوف ہے، اَیْ كَمْ مَرَّةٍ ۔

توضیح: تَذَّكَّرُوْنَ میں تین قراءتیں ہیں ۔ (۱) شامی کیلئے مَا يَتَذَكَّرُوْنَ تاء سے پہلے غیب کی یاء اور ذال کی تخفیف ۔ (۲) صحاب کیلئے مَا تَذَكَّرُوْنَ یاء کے بغیر تاء خطاب وتخفیف سے ۔ (۳) سما اور شعبہ کیلئے مَا تَذَّكَّرُوْنَ یاء کے بغیر تاء خطاب اور تشدید ذال سے، کہ اصل میں تَتَذَكَّرُوْنَ دو تاء سے، پھر ایک تاء کا ذال میں ادغام ہوگیا ہے ۔

(٦٨٢) مَعَ الزُّخْرُفِ اعْكِسْ تُخْرَجُوْنَ بِفَتْحَةٍ ۲ وَضَمٍّ وَّ اُوْلَى الرُّوْمِ شَافِيْهِ مُثِّلَا

(٦٨٣) بِخُلْفٍ مَّضٰى فِي الرُّوْمِ لَا يُخْرَجُوْنَ فِيْ ۳ رِضًا وَّ لِبَاسَ الرَّفْعُ فِيْ (حَقِّ) نَهْشَلَا

ترجمہ: اور تو (حمزہ ، کسائی اور ابن ذکوان کیلئے) یہاں اعراف ۲ع میں تُخْرَجُوْنَ کو مع روم ۲ع کے پہلے کو زخرف والے سمیت (تینوں کو تاء کے) فتحہ اور راء کے ضمہ کے ذریعہ عکس سے پڑھ، (ضد سے باقین کیلئے تاء کا ضمہ اور راء کا ضمہ متعین ہوا) اور اس کا شفاء دینے والا معین کردیا گیا ہے، خلاف کے ساتھ جو (ابن ذکوان کیلئے) روم کے پہلے تُخْرَجُوْنَ میں جاری ہوا ہے، اور وَلَا تُخْرَجُوْنَ (جاثیہ ۴ع) کا یہی عکس (حمزہ ، کسائی کیلئے) پسندیدہ (نقل) میں ہے، اور لِبَاسُ التَّقْوٰى (حمزہ ، مکی ، بصری ، عاصم کیلئے سین کا) رفع (قبیلۂ نہشل کے حق میں ہے۔

توضیح: تُخْرَجُوْنَ میں ان چار جگہوں میں اختلاف ہے۔ (۱) اعراف۔ (۲) روم۔ (۳) زخرف۔ (۴) جاثیہ۔ اور قراء کی تین وجوہ ہیں۔ (۱) حمزہ ، کسائی کیلئے چاروں معروف سے تَخْرُجُوْنَ ، يَخْرُجُوْنَ تاء و یاء کے فتحہ اور راء کے ضمہ سے، اور اول تین تاء سے، اور چوتھا یاء سے۔ (۲) ابن ذکوان کیلئے نمبر ایک و تین میں اسی طرح، اور نمبر دو میں دو وجوہ ہیں۔ (۱) حمزہ و کسائی کی طرح، اور یہی طریق کے مطابق ہے (نشر) (۲) مجہول سے دوسروں کی طرح یہ زیادات سے ہے، اولیٰ پہلی وجہ ہی ہے، اور چوتھے لَا يُخْرَجُوْنَ میں باقین کی طرح مجہول ہے۔ (۳) سما ، ہشام ، حفص کیلئے چاروں میں مجہول سے لَا تُخْرَجُوْنَ لَا يُخْرَجُوْنَ۔

نوٹ: (۱) روم کا پہلا کہنے سے دوسرا رکوع ۳ع والا نکل گیا، اس لئے کہ یہ سب کیلئے معروف ہے۔

(۲) جاثیہ والے کی تعیین نہیں کی گئی، حالانکہ یہی لفظ حشر میں باجماع معروف ہے، جاثیہ والا قرینہ معنویہ سے متعین ہوا ہے، اس لئے کہ حشر والے میں بصیغہ مجہول کسی طرح درست نہیں۔

(۳) وَلِبَاسُ التَّقْوٰى نصب کی صورت میں لِبَاسًا يُّوَارِىْ پر معطوف ہے، اور لباس کی اضافت اضافت بیانی ہے، رفع کی قراءت پر لِبَاسُ مبتداء ہے، اور وَرِيْشًا پر وقف مطلق ہے، اور نصب کی صورت میں وَرِيْشًا پر وقف لا ہے، اور التَّقْوٰى پر وقف مطلق ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

تُخْرَجُوْنَ مبتداء۔ بِفَتْحَةٍ و ضَمٍّ خبر۔ مَعَ الزُّخْرُفِ حال۔ اِعْكِسْ جملہ استینافیہ۔ لَبَيَانِ قِرَاْءَةِ الْبَاقِيْنَ وَاُوْلَى الرُّوْمِ زخرف پر معطوف ہے۔ مَضٰى خُلْفٍ کی صفت ہے، اور میم رمز ابن ذکوان ہے۔ لَا يَخْرُجُوْنَ فِيْ

رِضًى مبتداء وخبر۔ وَلِبَاسُ مبتداء۔ اَلرَّفْعُ مبتداء ثانی۔ فِیْ حَقِّ نَهْشَلَا خبر۔ عَائِدُ محذوف اَیْ اَلرَّفْعُ فِیْهِ۔

(۶۸۴) وَخَالِصَةٌ اَصْلٌ وَّلَا يَعْلَمُوْنَ قُلْ ۴ لِشُعْبَةَ فِي الثَّانِيْ وَيُفْتَحُ شَمْلَلَا

ترجمہ: اور خَالِصَةٌ (يَوْمَ الْقِيٰمَةِ کی تاء کا اطلاق سے نکلنے والا رفع نافع کیلئے) اصل ہے (باقی چھ کیلئے نصب سے ہے) اور تو کہہ دے کہ (اس کے بعد) وَلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ (کی اطلاقی یا غیب) اس کے دوسرے موقع میں شعبہ کیلئے ہے، (باقین کا خطاب کی تاء ہے) اور (حمزہ و کسائی کیلئے) لَا يُفْتَحُ (لَهُمْ ۵ ع کی اطلاقی یا تذکیر) نے جلدی کی ہے۔

(۶۸۵) وَخَفِّفْ شَفَا حُكْمًا وَّمَا الْوَاوَ دَعْ كَفٰى ۵ وَحَيْثُ نَعَمْ بِالْكَسْرِ فِي الْعَيْنِ رُتِّلَا

ترجمہ: اور (حمزہ ، کسائی ، ابوعمرو کیلئے) اس کی فاء کو تخفیف سے پڑھ، اس نے حکم کے اعتبار سے شفاء دی ہے، اور وَمَا (كُنَّا لِنَهْتَدِيَ ۵ ع) جو ہے، تو (شامی کیلئے) ان کے مصحف کے مطابق اس میں واؤ کو ترک کر دے، یہ کافی ہو گیا ہے، (باقی چھ کیلئے ان کی رسم کے مطابق لِهٰذَا وَمَا كُنَّا واؤ کے اثبات سے ہے) اور نَعَمْ جس جگہ بھی ہو (کسائی کیلئے) عین میں کسرہ دینے کے ساتھ ترتیل سے پڑھا گیا ہے (یعنی کسائی چاروں جگہ نَعِمْ پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

شعر ۴: خَالِصَةٌ اَصْلٌ مبتداء وخبر۔ اَیْ قِرَاَةُ الرَّفْعِ مَتَا صِلَةٌ ثَابِتَةٌ۔ لَايَعْلَمُوْنَ مبتداء۔ قُلْ لِشُعْبَةَ فِي الثَّانِيْ خبر۔ يَفْتَحِ مبتداء۔ شَمْلَلَا خبر۔ ضمیر يُفْتَحُ کیلئے ہے۔

شعر ۵: خَفِّفْ کا مفعول محذوف ہے، اَیْ يُفَتَّحُ۔ شِفَا حال اِیْ قَدْشِفَا۔ حُكْمًا تمیز۔ وَمَا مبتداء۔ اَلْوَاوُ دَعْ اس کی خبر۔ بحذف الْعَائِدُ اَیْ فِيْهِ۔ اور اَلْوَاوُ دَعْ کا مفعول ہے۔ كَفٰى جملہ متانفہ۔ نَعَمْ مبتداء۔ خبر محذوف، اَیْ مَوْجُوْدٌ۔

توضیح: (۱) خَالِصَةٌ نافع کے رفع کی صورت میں هِيَ کی پہلی خبر ہے، اور لِلَّذِيْنَ اس کے اور فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور اٰمَنُوْا کے متعلق ہے، یعنی وہ زینت قیامت کے دن انہی کے ساتھ خاص ہوگی، جو دنیوی زندگی میں ایمان لائے ہیں، اور باقی چھ قراء کی نصب کی قراءت میں خَالِصَةٌ هِيَ کی خبر ثَابِتَةٌ کی ضمیر سے حال ہے، اَیْ هِيَ ثَابِتَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا عَلٰى وَجْهِ الْخُلُوْصِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

(۲) وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ خطاب قَالَ لِكُلٍّ اَیْ لِكُلٍّ مِّنْكُمْ کی مناسبت سے اور غیب لِكُلِّ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ کی تقدیر سے ہے۔

(۳) يَفْتَحُ کی تذکیرو تانیث فاعل ابواب کی تانیث غیر حقیقی ہونے کی بناء پر ہے، تشدید تکثیر کے لئے ہے۔

(۴) وَمَا كُنَّا واؤ کا اثبات عطف کی بناء پر، اور حذف استیناف کی وجہ سے ہے، شامی مصحف میں واؤ کے حذف سے مرسوم ہے۔

(۵) نَعِم میں عین کا کسرہ کنانہ وہذیل کا، اور فتحہ باقی عرب کا لغت ہے۔

(٦٨٦) وَاَنْ لَّعْنَــــةُ التَّـخْـفِيفُ وَالـرَّفْعُ نَـــصُّــهُ ٦ (سَمَا) مَا خَلا الْبَـزِّيَّ وَفِي النُّوْرِ اُوْصِلا

ترجمه: وَاَنْ لَّـعْـنَةَ (الـلّٰـهِ اعراف۵ع نون کی) تخفیف، اور تاء کا رفع جو ہے، اس کی تصریح (عاصم کیلئے) اور بزی کے سوا (سماوالوں کیلئے) بلند ہوگئی ہے، اور (سورۃ نور ا ع) میں اَنْ لَّـعْـنَـتُ الـلّٰـهِ میں یہ (تخفیف ورفع) دونوں (نافع کیلئے) نقل کی گئی ہیں، اور غیر مرموزین کیلئے اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ نون کی تشدید اور تاء کے نصب سے۔

﴿النحو والعربية﴾

وَاَنْ لَّعْنَةُ مبتداء۔ اَلتَّخْفِيْفُ مبتداء ثانی۔ وَالرَّفْعُ معطوف۔ نَصُّهُ خبر۔ جملہ اول کی خبر ہے۔ وَفِی النُّوْرِ ظرف۔ اُوْصِلَا کا فاعل ضمیر ہے، جو عائد ہے، اَنْ لَّعْنَةُ کو۔

توضیح: (اعراف۵ع) اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ کو عاصم، اور نافع ، قنبل ، بصری اَنْ لَّـعْنَةُ اللّٰهِ نون کی تخفیف وادغام، اور تاء کے رفع سے پڑھتے ہیں، اور بزی، شامی ، حمزہ ، کسائی بتشدید نون بنصب تاء سے، اور یہی اصل ہے، اور تخفیف کی صورت میں اَنْ مخففہ، اور اس کا اسم شان یا حدیث کی ضمیر ہے، اور جملہ لَعْنَةٌ خبر ہے۔ اَیْ اَنَّهٗ لَعْنَةُ اللّٰهِ ، یا اَنْ مُفَسِّرہ ہے، اور یہ مصدر یہ نہیں ہوسکتا۔

(٦٨٧) وَيُغْشِـــي بِهَـا وَالـرَّعْـدِ ثَـــقَّـلَ (صُحْبَةٌ) ٧ وَوَالشَّـمْـسُ مَعْ عَطْفِ الثَّلاثَـةِ كَـــمَّلا

ترجمه: اور صحبہ نے يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ کو (اعراف۷ع ، رعد ا ع میں) غین کے فتحہ اور سین کی تشدید سے (يُغَشِّي اللَّيْلَ النَّهَارَ) پڑھا ہے، اور وَالشَّمْسُ جو اپنے تینوں معطوفات (وَالْقَمَرَ ، وَالنُّجُوْمَ ، مُسَخَّرَاتٌ) سمیت ہے، اس نے (شامی کیلئے (اعراف۷ع ، نحل ۲ع چاروں کلمات کا اطلاقی رفع) کامل کر دیا ہے۔

(٦٨٨) وَفِي النَّـحْلِ مَعْـهُ فِي الْاَخِيـرَيْـنِ حَـفْـصُـهُـمْ ٨ وَنُـــشْـرًا سُكُوْنُ الضَّمِّ فِي الْكُلِّ ذُلِّـلا

ترجمه: اور (نحل ۲ع) میں آخری دو (اسموں وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرَاتٌ کے رفع) میں ان شامی کے ساتھ ان قراء کے حفص بھی ہیں، اور نُشْرًا بَيْنَ يَدَیْ جو ہے، (شامی ، کوفیین کیلئے) اکیس تمام کلمات میں شین کے ضمہ کی بجائے سکون

آسان کردیا گیا ہے(باقین کیلئے نُشْرًا بضم الشین ہے)۔

(۶۸۹) وَفِی النُّوْنِ فَتْحُ الضَّمِّ شَـــافٍ وَّ عَاصِمٌ ۹ رَوٰی نُوْنَهٗ بِالْبَاءِ نُقْطَةُ اُسْفَلَا

ترجمہ: اور(حمزہ و کسائی کیلئے اس نُشْرًا) کےنون میں ضمہ کے بجائے فتحہ(نَشْرًا) شفاء دینے والا ہے،اور عاصم نے اس نُشْرًا کےنون کو باء کےساتھ روایت کیا ہے،اس کا نقطہ نیچے والی طرف ہے۔(پس اس میں چار قرا ٔتیں ہیں ۔ (۱) شامی کیلئے نُشْرًا بضمہ نون وبسکون شین،نون کا ضمہ فَتْحُ الضَّمّ کے اَلضَّمّ سے ، اورشین کا سکون سُکُوْنُ الضَّمّ سے نکلا ہے۔

(۲) سما کیلئے نون وشین دونوں کے ضمہ سے،دونوں اَلضَّمّ سے نکلے ہیں،اورجمع کے صیغہ کی تصریح اوراصل پر عمل کی وجہ سے اولی ہے۔

(۳) حمزہ و کسائی نَشْــرًا نون کے فتحہ اورشین کے سکون سے،اوراس فتحہ اورسکون سے نکلے ہیں،جس کا ذکر فتح الضم اورسکون الضمّ میں ہے۔

(۴) عاصم کیلئے بُشْرًا نون کے بجائے باء سے،اورشین کے سکون سے باء بالباء سے،اورضمہ فتح الضم سے اورسکون سکون الضم سے نکلا ہے۔

﴿النحووالعربیة﴾

شعر ۷: یُغْشِیْ ثِقْلْ کا مفعول ہے۔ بِهَا حال۔ اسکی ضمیر سورت کیلئے۔ اَلرَّعْدُ معطوف۔ جار کے اعادہ کے بغیر ،اوراسی طرح وَالشَّمْسَ بھی اس پر معطوف ہے۔اور وَالشَّمْسُ کَمَّلَا کا مفعول ہے۔

شعر۸: حَفْصُهُمْ مبتداء۔ مَعَهٗ خبر۔ ضمیر شامی کیلئے۔ فِی النَّحْلِ خبر کا ظرف ہے۔اَیْ صَاحِبه فِی النَّحْلِ فِی الْاٰخِیْرَیْنِ عطف بیان۔ نُشْرًا مبتداء۔ سُکُوْنُ الضَّمّ مبتداء ثانی۔ لَامِ عوض عن العائد الی المبتداء۔ ذُلّلَا اس کی خبر۔ اور جملہ خبر مبتداء اول۔

شعر۹: فَتْحُ الضَّمّ مبتداء۔ شَافٍ خبر۔ فِی النُّوْنِ خبر کا ظرف۔ نُقْطَةٌ خبر مبتداء،محذوف اَیْ هِیَ ذَاتُ نُقْطَةٍ ۔ اَسْفَلَا حال۔

توضیح: شعر۷ ، ۸ ، ۹: اَغْشـــــی اور غَشّـــــی دونوں ہم معنی ہیں،اورتشدید بلیغ تر ہے،اسلئے اولی ہے، وَالشَّمْـسَ رفع کی تقدیر پر اپنے دونوں معطوف سمیت مبتداء اور مُسَخَّرَاتٌ خبر ہے۔ اور یہ جملہ اسمیہ ہے۔ اور

نصب میں اَلسَّمٰوَاتِ پر معطوف ہیں، یا تقدیر جَـعَـلَ الشَّـمْـسَ ہے۔ اور مُسَخَّرَاتٍ کا نصب تابع جر کے ہے۔ بُشْرًا دوضموں سے نُشُرًا بفتح النون مصدر ہے، جو یُرْسِلُ بمعنی یُنْشِرُ کا مفعول مطلق ہے۔ وَالنّٰشِرَاتِ نَشْرًا (مرسلات) کی طرح۔ یا اسم مفعول کے معنی میں ہے، اَیْ مَنْشُوْرَةً بمعنی بَسُوْطَةً۔ اور بُشْرًا باء سے، اصل میں بُشُرًا تھا، جو بَشِیْرٌ کی جمع ہے، پھر تخفیف کیلئے سین ساکن کردی، بمعنی مُبَشِّرَاتٍ اَنْ یُّـرْسِلَ الرِّیَاحَ مُبَشِّرَاتٍ روم کی طرح۔

(۶۹۰) وَرَامِـنْ اِلٰـهٍ غَیْـرُهٗ خَـفْـضُ رَفْـعِـهٖ ۱۰ بِـكُـلٍّ رَّسَـا وَالْـخِفُّ اُبْـلِـغُـكُـمْ حَـــلَا

ترجمہ: اور مِنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ کی راء میں رفع کی بجائے جر (کسائی کیلئے یہاں اعراف اور ھود اور مومنون میں) تمام جگہ ثابت ہوئی ہے (باقی راء کا رفع پڑھتے ہیں) اور اُبَـلِّـغُكُمْ رِسَالٰتِ میں یہاں اور اُبَـلِّـغُـكُمْ مَّا اُرْسِلْتُ احقاف سمیت (بصری کیلئے) تخفیف سے (اُبْلِغُكُمْ) پڑھنا شیریں ہوگیا ہے۔

(۶۹۱) مَـعَ احْـقَـافِـهَـا وَالْـوَاوَ زِدْ بَـعْـدَ مُفْـسِـدِیْـــ ۱۱ ـــنَ كُـــفْـوًا وَّ بِـالْاِخْـبَـارِ اِنَّـكُـمْ عَــلَا

ترجمہ: (مَعَ اَحْقَافِهَا شعر سابقہ سے متعلق ہے) اور مُفْسِدِیْنَ کے بعد قَالَ سے پہلے (شامی کیلئے) واؤ زائدہ کر، حالانکہ تو ہمسر ہے (یعنی شامی کیلئے ان کے مصحف کے مطابق مُفْسِدِیْنَ وَقَالَ الْمَلَاُ ہے) اور (حفص و نافع کیلئے) اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ بغیر ہمزہ استفہام کے جملہ خبریہ ہوکر عالی ہوا ہے (باقین کیلئے ءَاِنَّكُمْ ہمزہ استفہام سے ہے)۔

الجزء التاسع (۹)

(۶۹۲) اِلَا وَ ءَعَلٰی الْــــحِـرْمِـیُّ اِنَّ لَـنَـا هُـنَـا ۱۲ وَاَوَاَمِنَ الْاِسْـكَـانُ حِـرْمِـیُّـــهٗ كَـــلَا

ترجمہ: اَلَا کا تعلق گزشتہ شعر سے ہے، اور ہمزہ نافع کی رمز ہے، بمعنی خبردار، اور (حفص، نافع، مکی کیلئے) اِنَّ لَـنَـا یہاں (اعراف ۱۴ع) میں اخبار بلند ہوگیا ہے، اور باقی بصری، شامی، شعبہ، حمزہ کسائی استفہام سے ءَاِنَّ لَـنَـا پڑھتے ہیں) اور اَوَاَمِنَ ۱۲ع جو ہے (حرمی اور شامی کیلئے) اس کے واؤ کا اسکان جو ہے، اس کے مددگار نے محفوظ کیا ہے، (پس باقین کیلئے اسکان کی ضد سے واؤ کا فتحہ اَوَاَمِنَ نکلا)۔

نوٹ: ءَاِنَّكُمْ اور ءَاِنَّ لَنَا میں ہمزتین میں تخفیف والے اپنے اپنے اصول کے مطابق تخفیف کریں گے۔

﴿النحو والعربیة﴾

شعر ۱۰: وَلَاءَ مبتداء۔ حَفْصٌ مبتداء ثانی۔ رَسَا اس کی خبر۔ بِكُلٍّ اس کا ظرف، اور سَمَا خبر مبتداء اول کی۔

اَلْخِفُّ مبتداء۔ اُبَلِّغُكُمْ اس کا مفعول۔ لِاَنَّهٗ فِیْ مَعْنٰی تَخْفِیْفِ اِعْمَلْ مِنَ اللَّامِ۔ حَلَا خبر۔

شعر ۱۱: مَعْ اَحْقَاقِهَا حال ہے۔ اُبَلِّغُكُمْ سے اَیْ مَصَاحِبَةٌ لَهَا اور هَا اُبَلِّغُكُمْ کے کلمہ کیلئے ہے۔ وَالْوَاوَ زِدْ کا مفعول ہے۔ كُفُؤًا اس کے فاعل سے حال ہے۔ اور بِالْاَخْبَارِ عَلٰی کے متعلق ہے۔

شعر ۱۲: اَلَا حرف تنبیہ۔ عَلَا فعل ماضی۔ اَلْحَرِیُّ اس کا فاعل۔ اِنَّ لَنَا منصوب المحل۔ اَوْاَمِنَ مبتداء۔ اَلْاِسْكَانُ مبتداء ثانی۔ عَائِدٌ محذوف ہے۔ اَیْ فِیْهِ حِرْمِیُّهٗ مبتداء ثالث۔ كِلَا خبر۔ وَالْجُمْلَةُ خبر الثانی۔ وَالثَّانِیْ مَعَ الْخَبَرِ خَبَرِ الْاَوَّلِ۔

توضیح: شعر ۱۰ (۱) غَیْرِهٖ دونوں قراٰتوں میں اِلٰهٍ کی صفت ہے، جر کی صورت میں اِلٰهٍ کے لفظ سے، اور رفع کی تقدیر پر اس کے محل سے، اس لئے کہ اِلٰهٍ لفظاً مِنْ کا مجرور، اور معنی مبتداء کے سبب محلِ رفع میں ہے۔

(۲) اَبْلَغَ اور بَلَّغَ دونوں ہم معنی لغت ہیں، اول میں اَبْلَغْتُكُمْ اعراف اور ثانی میں بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ (مائدہ ۱۰ع) کی رعایت ہے۔

(۳) وَقَالَ کی صورت میں قَالَ الْمَلَاُ پر معطوف ہے، اور قَالَ بحذف واؤ کی صورت میں مستانفہ ہے۔

(۴) اَوَاَمِنَ میں اَوْ عاطفہ، اور ہمزہ استفہامیہ ہے، اَوَكُلَّمَا (بقرہ ۱۲ع) کی طرح، اور اَوْ ترقی کیلئے ہے، اور بَلْ کے معنی میں ہے، جیسے اَنَا اَخْرُجُ اَوْ اُقِیْمُ یعنی میں سفر کروں گا نہیں بلکہ اقامت اختیار کروں گا، یعنی بستیوں والے رات کو سوتے وقت یا دن کو کھیل کود کے وقت عذاب سے بے فکر ہو گئے۔

(۶۹۳) عَلٰی عَلٰی خُصُّوْا وَفِیْ سَاحِرٍ بِهَا ۱۳ وَیُوْنُسَ سَحَّارٍ شَفَا وَتَسَلْسَلَا

ترجمہ: عَلٰی اَنْ لَّا جو ہے، غیر نافع کیلئے عَلٰی پڑھا گیا ہے (یہ اختلاف اس کے ساتھ) خاص کر دیا گیا ہے۔ اور (سورۃ اعراف ۱۴ع اور یونس ۸ع) میں سما، شامی، عاصم کے سٰحِرٍ میں (حمزہ و کسائی کیلئے) سَحّٰرٍ ہے، اس نے شفا دی ہے، اور حلق میں اترنے والے پانی کی طرح ہو گئی ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

عَلَیَّ عَلٰی خُصُّوْا کی تقدیر خُصُّوْا عَلَیَّ مَوْضِعِ عَلٰی ہے۔ سَاحِرٌ مبتداء۔ شِفَا خبر۔ فِیْ سَاحِرٍ ظَرْفُ الْفِعْلِ اَیْ شِفَافِیْ مَوْضِعِ سَاحِرٍ۔ بِهَا کی ہا سورۃ کیلئے ہے۔ وَیُوْنُسَ معطوف جار کے اعادہ کے بغیر۔

توضیح: (۱) حَقِیْقٌ عَلَیَّ نافع کی قراءت میں وَاجِبٌ کے معنی میں ہے، یاء کی تشدید میں نافع کی دلیل یہ ہے، کہ حَقَّ

عَلٰی سے متعدی ہوتا ہے، فَحَقَّ عَلَیْھَا الْقَوْلُ (اسراء) اور فَحَقَّ عَلَیْنَا (صٰفّٰت) بھی اسی قبیل سے ہے، اور باقین کی قرأت حَقِیْقٌ عَلٰٓی اَنْ لَّآ ہے، اور عَلٰی بمعنی باء ہے، اور ابن مسعود ﷺ کی قرأت بِاَنْ لَّآ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، اور حَقٌّ ثابت اور دائم کے حکم میں ہے، اور حقیق اسی سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔

(۲) سِحِرٌ میں اَلسَّحَرَۃُ اور سَحَرُوْا کی رعایت ہے، اور اَلسَّحَرَۃُ سَاحِرٌ کی جمع ہے، اور سَحَّارٍ کی صفت عَلِیْم آرہی ہے، ان کے جادو کے فن میں خوب مہارت کی وجہ سے مبالغہ کا صیغہ استعمال کیا گیا، نیز دونوں ذُوْ سِحْر کے معنی میں بھی لئے جاسکتے ہیں۔

(۶۹۴) وَفِی الْکُلِّ تَلْقَفُ خِفُّ حَفْصٍ وَّضُمَّ فِیْ ۱۴ سَنُقَتِّلُ وَاکْسِرْ ضَمَّہٗ مُتَثَقِّلَا

ترجمہ: اور تَلْقَفُ کے تمام کلمات میں (اعراف ۱۴۔ طٰہٰ و شعراء ۲ع) میں تین ہیں۔ حفص کی تخفیف ہے (باقین کیلئے تَلَقَّفُ لام کے فتحہ اور قاف کی تشدید) سَنُقَتِّلُ ۱۵ع، (کے نون) میں ضمہ واقع کر، اور اس (کی تاء) کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دے، حالانکہ یہ (تاء مکسورہ) مشدد ہونے والی ہے (رموز اگلے شعر میں ہیں)

(۶۹۵) وَحَرِّکْ ذَکَا حُسْنٍ وَّ فِیْ یَقْتُلُوْنَ خُذْ ۱۵ مَعًا یَّعْرِشُوْنَ الْکَسْرُ ضَمَّ کَذِیْ صِلَا

ترجمہ: اور اس سَنَقْتُلُ کے قاف کو (ذَکَا حُسْنٍ کے مرموزین شامی ، کوفیین اور بصری کیلئے فتحہ کی) حرکت دے، حالانکہ تو حسن کے سورج کی طرح ہے (یعنی ان پانچوں کیلئے سَنُقَتِّلُ ہے، باقی حرمی کیلئے سَنَقْتُلُ بفتح نون بسکون قاف وبضم التاء بلا تشدید) اور یَقْتُلُوْنَ اَبْنَآءَکُمْ ۱۶ع میں (غیر نافع کیلئے انہی قیود کو لے لے) پہلے (نافع یَقْتُلُوْنَ اور باقین یُقَتِّلُوْنَ پڑھتے ہیں) اور وہ یَعْرِشُوْنَ جو دو جگہ (اعراف ۱۶ع و نحل ۹ع) میں ہے، تو (شامی ، ابوبکر کیلئے اس کی راء کے) کسرہ کو ضمہ دے، حالانکہ تو (ذہانت میں) آگ کے شعلہ والے کی طرح ہے، یعنی ضمہ گو کہ قلیل لغت ہے، مگر صحیح ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

خِفُّ حَفْصٍ مبتداء۔ فِی الْکُلِّ خبر۔ تَلْقَفُ عطف بیان۔ مُثَقَّلًا حال مِنَ الْمَکْسُوْرِ۔ حَرِّکْ کا مفعول محذوف ہے، اَیْ سَاکِنَۃَ۔ ذَکَا حَرِّکْ کے فاعل سے حال ہے، اَیْ مُشَبِّھًا شَمْسَ حُسْنٍ۔ فِیْ یَقْتُلُوْنَ سَنُقَتِّلُ پر معطوف ہے۔ مَعًا یَعْرِشُوْنَ سے حال۔ وَالْکَسْرُ ضَمَّ جملہ خبر ہے، یَعْرِشُوْنَ کی۔ اَیِ الْکَسْرُ فِیْهِ ضَمٌّ۔ کَذِیْ صِلًا منصوب علی الظرف، اَیْ مُشَبِّھًا فِی الذَّکَاءِ نَارًا ذَاتَ اِشْتِعَالٍ۔

توضیح: (۱) تَلَقَّفَ سَمِعَ سے لَقِفَ یَلْقَفُ نگل لیا، کھالیا۔ اور تَلَقَّفَ تَفَعَّلَ تکرار کے معنی کیلئے کہ بار بار سانپوں کو نگل کر صفایا کر دیا، غیر بزی کیلئے ایک تاء حذف ہے، اور بزی کیلئے تاء ادغام کے سبب مشدد ہے۔

(۲) سَنَقْتُلُ یَقْتُلُوْنَ نَصَرَ سے اصلی فعل اور مصدری معنی کا ثبوت بتانے، اور تفعیل مبالغہ اور فعل کی کثرت کیلئے ہے۔ یعنی قبطیوں نے سبطیوں کے بے شمار لڑکے قتل کیے، اور مکی نے دونوں لغتوں کو جمع کیا ہے۔

(۳) یَعْرِشُوْنَ میں کسرہ حجازی اور ضمہ باقی عرب کا لغت ہے۔

(۶۹۶) وَفِیْ یَعْکُفُوْنَ الضَّمُّ یُکْسَرُ شَافِیًا ١٦ وَاَنْجٰی بِحَذْفِ الْیَاءِ وَالنُّوْنِ کُفِّلَا

ترجمہ: اور (حمزہ وکسائی کیلئے) یَعْکُفُوْنَ میں ضمہ کاف کو کسرہ سے بدلا جاتا ہے، جو شفاء دینے والا ہے (سما، شامی، عاصم کے لئے کاف کا ضمہ ہے، اور فصیح ہونے کیوجہ سے اولیٰ ہے) اور اَنْجَیْنٰکُمْ (شامی کیلئے) اَنْجٰکُمْ یاء اور نون کے حذف کے ساتھ کفالت کیا گیا ہے (شامی مصحف کی رسم اسی طرح ہے) اَنْجَیْنٰکُمْ ما قبل کے صیغوں کے برعکس متکلم سے مستانفہ ہے، اور دھمکانے اور تہدید میں بلیغ تر ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلضَّمَّ مبتداء۔ یُکْسَرُ اسکی خبر۔ فِیْ یَعْکُفُوْنَ اسکا ظرف۔ شَافِیًا حال۔ مبتداء کی ضمیر سے۔ اَنْجَا کُفِّلَا مبتداء و خبر۔ متعلق خبر محذوف ہے۔

توضیح: (۱) یَعْکُفُوْنَ کسرہ اسدی کا، اور ضمہ باقی عرب کا لغت ہے۔

(۲) اَنْجٰی کی ضمیر لفظ اللہ کے لئے ہے، جو اس سے قبل اَغَیْرَ اللّٰہِ میں اور وَهُوَ میں مذکور ہے۔

(۶۹۷) وَدَكَّاءَ لَا تَنْوِيْنَ وَامْدُدْهُ هَامِزًا ١٧ شَفَا وَعَنِ الْكُوْفِيِّ فِي الْكَهْفِ وُصِّلَا

ترجمہ: اور دَكَّاءَ وَ خَرَّ جو ہے، (حمزہ و کسائی کیلئے اس کے ہمزہ میں) تنوین نہیں ہے، اور تو اس میں الف مدہ بھی زیادہ کر دے، حالانکہ تو ہمزہ زیادہ کرنے والا ہو (یعنی دَكَّاءَ باقی پانچ کیلئے ضد سے تنوین، حذف الف و ہمزہ دَكًّا نکلا) اس نے شفا دی ہے، اور (کہف ۱۱ع) میں (دَكَّاءَ وَكَانَ کی قیدوں کا یہی بیان) کوفی سے ہم تک نقل کیا گیا ہے، پس (۱) حمزہ و کسائی کیلئے دونوں دَكَّآءَ۔ (۲) عاصم کیلئے اعراف میں دَكًّا اور کہف میں دَكَّآءَ۔ (۳) سما و شامی کیلئے دونوں میں دَكًّا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

دَكَّاءَ مبتداء۔ شِفَا اس کی خبر۔ وَعَنِ الْكُوفِيْ معطوف۔ اَعْنِیْ دَكَّاءَ عَنِ الْكُوفِيْ فِي الْكَهْفِ حال۔ وُصَّلَا کی ضمیر دَكَاءَ کوراجع ہے۔

توضیح: دَكًّا مصدر ہے، جو جَعَلَهٗ کا دوسرا مفعول ہے، اَیْ جَعَلَهٗ ذَادَكٍّ یعنی مَدْكُوكًا اَیْ مُسْتَوِيَّةً ہموار کردینا، اور دَكَّآءَ صفت کا صیغہ ہے، عاصم کی تفریق دونوں مقامات کی مناسبت سے ہے، اعراف میں قدرت الٰہی کی ہیبت کے سبب تجلی نے اس پہاڑ کو ریزہ ریزہ کردیا، اور کہف میں قیامت کے قریب سکندری دیوار کا ختم ہوجانا مذکور ہے، یہاں تاکید کی چنداں حاجت نہیں، اسلئے صفت کا آجانا کافی ہوگیا، مد کے قواعد میں ہر ایک اپنے اصول پر ہے۔

(۶۹۸) وَجَمْعُ رِسَـٰلَتِیْ حِـــمَـــتُـــهُ ذُكُوْرُهُ ۱۸ وَفِی الرُّشْدِ حَرِّكْ وَافْتَحِ الضَّمَّ شُـــلْشُلَا

ترجمہ: اور (بصری ، شامی کوفی پانچوں کیلئے) بِرِسَـٰلَتِیْ کا جمع سے پڑھنا، جو ہے، اس کے نروں نے (کامل ناقلین) اس کی حمایت کی ہے، اور تو سَبِيْلَ الرُّشْدِ (کے شین میں فتحہ کی) حرکت واقع کر، اور (اسکی راء کے) ضمہ کو فتحہ سے بدل دے، حالانکہ یہ ہلکا ہے۔

(۶۹۹) وَفِی الْكَهْفِ حُـــسْـــنَـاهُ وَضَمُّ حُلِيِّهِمْ ۱۹ بِكَسْرٍ شِـــفَـا وَافٍ وَّ الْاِتْبَاعُ ذُوْحُلَا

ترجمہ: اور کہف ۹ع کے رُشْدًا میں (بصری کیلئے اسی بیان کی پسندیدگی ہے، اور مِنْ حُلِيِّهِمْ کی حاء کا ضمہ اس نے کسرہ کیساتھ (حمزہ ، کسائی کیلئے) (قرأت کے) کامل کردینے والے نے شفادی ہے، اور اتباع زیوروں والا ہے (یعنی حاء کا کسرہ لام کے کسرہ کی مناسبت سے ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

جَمْعَ مبتداء۔ حَمَتُهٗ ذُكُوْرَهٗ خبر۔ فِي الْكَهْفِ خبر۔ حُسْنَاهُ کی ضمیر اَلرُّشْدُ کیلئے ہے۔ ضَمَّ مبتداء۔ شِفَا وَافٍ جملہ اس کی خبر اَیْ شَفَاهُ وَافٍ یا وَافٍ خبر بعد خبر۔

توضیح: (۱) بِرِسَـٰلَتِیْ جمع تقدیری رسم کے مطابق ہے، موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بار بار آتی، اور واحد کے صیغہ سے رسالت مصدر کو جمع کے موقع میں بھی واحد سے لے آنا درست ہے، یا اس سے مراد جنس ہے، جو واحد وجمع دونوں کو شامل ہے۔

(۲) اَلرُّشْدُ میں کسائی کے قول پر دونوں لغت ہیں۔ حَزَنٌ حُزْنٌ سَقَمٌ سُقْمٌ کی طرح۔

(۳) حُلِیٌّ جمع میں حاء کا ضمہ اصل ہے، اور کسرہ لام کے کسرہ کی مناسبت سے ہے۔

(٧٠٠) وَخَاطَبَ يَرْحَمْنَا وَيَغْفِرْ لَنَا شَذًا ٢٠ وَبَارَبَّنَا رَفْعُ لِغَيْرِهِمَا انْجَلَا

ترجمه: اور (حمزہ و کسائی کیلئے لَئِنْ لَّمْ) يَرْحَمْنَا رَبَّنَا اور تَغْفِرْلَنَا مخاطب ہوگئے ہیں (وہ خطاب خوشبو والا ہے، اور رَبَّنَا کی باء ان دونوں کے سوا کیلئے (نصب کی بجائے) رفع والی ہے، جو توجیہ کی رُو سے ظاہر ہوگیا ہے (یعنی رفع فاعل اور نصب منادی ہونے کی بناء پر ہے، ان دونوں فعلوں کے ذریعہ ان کی دعاء کو نقل کیا ہے، اور رَبُّنَا رفع سے ان کی گفتگو کو نقل کیا ہے، جو قَالُوا یعنی بعض نے بعض سے کہا۔

﴿النحو والعربية﴾

يَرْحَمْنَا فاعل ہے، خَاطَبَ کا۔ مُخَاطَبَة کی نسبت اس کی طرف اس لئے ہے، کہ اس میں خطاب ہے۔ شَذًا حال۔ وَبَاء مبتداء۔ رَبَّنَا مضاف الیہ۔ رَفْعٌ خبر۔ اَیْ مَرْفُوعَةٌ۔ اِنْجَلَا صفت۔ لِغَيْرِهِمَا اس سے متعلق

(٧٠١) وَمِيمَ ابْنَ أُمَّ اكْسِرْ مَعًا كُفْوُ (صُحْبَةٍ) ٢١ وَاٰصَرَهُمْ بِالْجَمْعِ وَالْمَدِّ كُلِّلَا

ترجمه: اور تو اِبْنَ اُمَّ کے میم کو (شامی، شعبہ، حمزہ، کسائی کیلئے) کسرہ دے، دونوں جگہ (اعراف ۱۸ع ۔ طٰهٰ ۵ع میں) حالانکہ تو جماعت کا ہمسر ہے، اور شامی کیلئے اِصْرَهُمْ ۱۹ع میں اٰصَارَهُمْ جمع اور (ہمزہ اور صاد کے بعد الف) مدہ کے ساتھ تاج پہنایا گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

مِيْمَ منصوب اِكْسِرْ کے مفعول کی وجہ سے۔ مَعًا حال ہے۔ اس سے اور كُفُوًّا صُحْبَةٍ اِكْسِرْ کے فاعل سے حال ہے۔ وَاٰصَارَهُمْ وَالْمَدُّ مبتداء۔ بِالْجَمْعِ اس کے متعلق۔ وَلْمَد معطوف۔ كَلَّلَا خبر۔

توضيح: (۱) اِبْنَ اُمِّ اصل میں اُمِّيْ تھا، کثرت استعمال سے متکلم کی یاء حذف کی گئی، اس لئے بصریین کے ہاں میم کا کسرہ بنائی ہے، اور اُمَّ فتحہ کی صورت میں اس کی اصل اُمِّيَ کی یاء کو تخفیفًا الف سے بدل دیا، اور کسرہ بھی الف کی وجہ سے فتحہ سے تبدیل ہوا، پھر الف کو حذف کردیا گیا، نیز جو منادی متکلم کی یاء کی طرف مضاف ہو، اس میں چاروں وجوہ درست ہیں، یا غُلَامِیْ یَا غُلَامِ۔ یَا غُلَامِیَ یَا غُلَامَا۔ لہٰذا جو اسم منادی کا مضاف الیہ ہے، وہ یاء متکلم کی طرف مضاف ہو، تو اس کو بھی یہی حکم دے دیا۔

(۲) اِصْرٌ مصدر ہے، جو واحد ہونے کے باوجود جمع کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے۔ اور جمع کی صورت میں اس کے

عہدوں اوراحکام کی قسمیں مراد ہیں، جو بہت سی ہیں،شامی کی قرأت تقدیراً اور باقین کی صراحۃً رسم کے موافق ہے، اِصْر

اعراف میں بوجھ کے معنی میں ہے، جس سے تورات کے تحت احکام مراد ہیں۔

(۷۰۲) خَطِیْـــئـــٰتُـــكُمْ وَحِــدْهُ عَنْـهُ وَرَفْعُهُ ۲۲ كَـــمَا اَلْـفُوْا وَالْغَیْرُ بِالْكَسْرِ عَدَّلَا

ترجمہ: خَـطِیْـئٰتِـكُمْ جو ہے،تو اُسے اُنہی (شامی) کے لئے واحد کے صیغہ سے پڑھ (اور باقی قرأ جمع سے پڑھتے ہیں) اور شامی اور مدنی اس کو رفع سے پڑھتے ہیں، جس طرح کہ اس کو ناقلین نے جمع کیا ہے، اور ان کے سوا نے خَطِیْئٰتِكُمْ کو کسرہ کے ساتھ درست کردیا ہے۔

(۷۰۳) وَلٰـكِـنْ خَـطَـایَـا حَـــجَّ فِیْهَـا وَنُوْحِهَـا ۲۳ وَمَـعْـذِرَةٌ رَّفْعٌ سِوٰی حَـفْـصِهِـمْ تَلَا

ترجمہ: لیکن (حسن و مکی کیلئے تو جمع تصحیح سے خَـطِیْـئٰتِـكُمْ ہے،اور بصری کیلئے) اس اعراف ۲۰ع اور نوح ۲ع میں جمع تکثیر خَطَایَا غالب اور قوی ہوگیا ہے،نتیجہ یہ کہ (۱) شامی کیلئے تُغْفَرْلَكُمْ خَطِیْئَتُكُمْ ۔ مدنی کیلئے تُغْفَرْ لَكُمْ خَطِیْئٰتُكُمْ ۔ (۲) بصری کیلئے نَـغْـفِرْلَكُمْ خَطَایَاكُمْ ۔ (۳) مکی اور کوفیین کیلئے حفص کی طرح،اور نوح میں بصری کیلئے خَطَایَاهُمْ اور باقی چھ خَطِیْئٰتِهِمْ ہے) اور وَقَالُوْا مَعْذِرَةً ۲۱ع ایسے رفع والا ہے، جس نے ان قرأ میں کے حفص کے سوا سب کی پیروی کی ہے، پس حفصؒ کیلئے تاء کا نصب اور باقی سب کا رفع ہے۔

﴿النحو والعربیة﴾

خَطِیْئٰتِكُمْ مبتداء۔ وَحِدَهُ عَنْهُ خبر۔ عَنْهُ کی ضمیر ابن عامر کیلئے۔ رَفْعُهُ مبتداء۔ كَمَا اَلْفُوْا اس کی خبر۔ وَالْغَیْرُ عُدِّلَا مبتداء وخبر۔ خَـطَـایَـا مبتداء۔ حَجَّ خبر۔ نُـوْحِهَا معطوف۔ مَـعْـذِرَةٌ مبتداء۔ رَفع خبر۔ سِوٰی حَفْصِهُمْ تَلَا خبر بعد خبر۔

توضیح: (۱) شعر ۲۲ توحید کی صورت میں خَـطِیْـئَتُهُ سے جنس مراد ہے، اور جمع افراد کی تصریح کیلئے ہے، اور جمع تصحیح واحد کا وزن محفوظ رہنے کی غرض سے ہے، اور جمع تکسیر کثرت کی تصریح کیلئے، اور واحد صراحۃً، جمع تصحیح تقدیراً، اور جمع تکسیر تحقیقاً یا تقدیراً رسم کے موافق ہے، اور رفع نائب الفاعل، اور نصب مفعول بہ ہونے کی بناء پر ہے، اور نصب کی علامت تحقیقی اور کسرہ تقدیری فتحہ ہے۔

(۲) خَطَایَا میں قلب مکانی خَطَایِءُ سے خَطَاءِیُ بنالیا، پھر تعلیل کرکے خَطَایَا بنا۔

(۳) یُغْفَرْ تُغْفَرْ نَغْفِرْ ہم معنی میں خطائیں اللہ تعالیٰ ہی معاف فرماتے ہیں، اور جب فعل وفاعل کے مابین فاصل ہو،

اور فاعل مؤنث ہو، توفعل کا تذکیر وتانیث دونوں سے لانا درست ہے۔

(۴) مَعْذِرَةٌ کا رفع هٰذِهِ مقدر کی خبر کی بناء پر ہے، اور نصب کی صورت میں مفعول مطلق ہے۔

(۴۰۴) وَبِيْسٍ بِيَاءٍ أَمَّ وَالْهَمْزُ كَهْفُهُ ۲۴ وَمِثْلَ رَئِيْسٍ غَيْرُ هٰذَيْنِ عَوَّلَا

ترجمہ: اور (نافع کیلئے) بِعَذَابٍ بِيْسٍ یاء کے ساتھ ہے (یعنی بِيْسٍ ہے) ان نافع نے (ہمزہ کو یاء سے بدلنے میں تخفیف کا) ارادہ کیا ہے، اور (شامی کیلئے) ہمزہ ہی اس کی جائے پناہ ہے (یعنی بِئْسٍ ہے) اور ان دونوں کے سوا (باقی پانچ) نے (اس کے وزن میں) رَئِيْسٍ کے مثل پر اعتماد کیا ہے، یعنی بَئِيْسٍ ہے) یہی اولیٰ ہے، اس میں مبالغہ ہے، اور تعلیل سے محفوظ ہے، یہ قرأت ضد سے نہ نکلنے کی وجہ سے بتادی۔

(۴۰۵) وَبَيْئَسٍ اَسْكِنْهُ بَيْنَ فَتْحَيْنِ صَادِقًا ۲۵ بِخُلْفٍ وَّ خَفِّفْ يُمْسِكُوْنَ صِفَاوِلَا

ترجمہ: اور تو سچا ہونے کی حالت میں (شعبہ کیلئے) بَيْئَسٍ کی یاء کو باء اور ہمزہ کے دو فتحوں کے درمیان ساکن کردے، جو خلاف کے ساتھ ہے (یعنی بَيْئَسٍ ہے۔ اور تو (شعبہ کیلئے) يُمْسِكُوْنَ کو (اسی طرح) تخفیف سے پڑھ، یہ تخفیف پیروی کی رو سے پاک ہوگئی ہے، پس باقین کیلئے يُمَسِّكُوْنَ ہے، میم کے فتحہ وسین کی تشدید سے۔

﴿النحو والعربية﴾

بِئْسٍ مبتداء۔ بِيَاءٍ حال۔ اَمَّ خبر۔ بمعنی قَصَدَ۔ وَالْهَمْزُ كَهْفُهُ مبتداء وخبر۔ وَمِثْلَ رَئِيْسٍ عَوَّلَ کا مفعول اَیْ عَوَّلَ عَلٰی مِثْلِ رَئِيْسٍ۔ اور جملہ خبر ہے۔ غَيْرُ هٰذَيْنِ بَيْئَسٍ اَسْكِنْ کا مفعول۔ صَادِقًا حال ہے، اَسْكِنْ کے فاعل سے۔ بِخُلْفٍ حال متداخل۔ صَفَا حال۔ وِلَا تمیز۔

توضیح: (۱) بَيْئَسٍ صفت ہے، جو جَيِّدٍ کی طرح مبالغہ کیلئے ہے، اور بِيْسٍ اور بِئْسٍ دونوں مصدر ہیں، جن کو مبالغہ کے طور پر یا ذِیْ کی تقدیر پر بِعَذَابٍ کی لے آئے ہیں، اور بَئِيْسٍ نَفِيْسٍ کی طرح مبالغہ کا صیغہ ہے، اور بَيْئَسٍ صفت کا صیغہ ہے، یعنی ہم نے ان کو تنگی محتاجی والے عذاب میں مبتلا کردیا

(۲) يُمْسِكُوْنَ میں فَاِمْسَاكٌ بقرہ۔ اَمْسَكْنَ مائدہ۔ اور اَمْسِكْ احزاب کی موافقت ہے، اور بِالْكِتٰبِ کی باء یا تو حال کیلئے، یا آلہ کیلئے ہے، اور تشدید والی قرأت قوی تر ہے، کہ اس میں کثرت ہے، اور باء صرف آلہ کیلئے ہے، نیز مفعول دونوں میں مقدر ہے، اَیْ يُمْسِكُوْنَ دِيْنَهُمْ۔

(۴۰۶) وَيَقْصُرُ ذُرِّيّٰتِ مَعْ فَتْحِ تَائِهِ ۲۶ وَفِي الطُّوْرِ فِي الثَّانِيْ ظَهِيْرٌ تَحَمَّلَا

ترجمہ: اور ذُرِّيّٰتِهِمْ کو یہاں "اعراف ۲۲ع" میں اور "طور اع" میں اس کے دوسرے ذُرِّيّٰتِهِمْ میں (مکی ، کوفیین کیلئے) وہ مددگار قاری قصر الف کے حذف سے پڑھتا ہے، جس نے روایت کیا ہے، جو اس لفظ کی تاء کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

(۷۰۴) وَيٰسِيْنَ دُمْ غُـصْنًا وَّيُكْسَرُ رَفْعُ اَوْ ۲۷ وَّلِ الطُّوْرِ لِلْبَصْرِیْ وَبِالْمَدِّ كَمْ حَلَا

ترجمہ: اور "یٰسٓ ۳ع" کے ذُرِّيّٰتِهِمْ کو (مکی ، بصری کوفیین کیلئے الف کے حذف اور تاء کے فتحہ سے) ذُرِّيَّتَهُمْ پڑھ اللہ کرے، تیرے علم اور اولاد کی شاخ ہمیشہ رہے، اور "طور ۱ ع" کے پہلے ذُرِّيَّتَهُمْ کی تاء کا رفع بصری کیلئے کسرہ سے بدلا جاتا ہے، اور یہ طور کا پہلا شامی اور بصری کیلئے بہت دفعہ الف مدہ کے ساتھ شیرین ہو گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

ظَهِيْرٌ يَقْصُرُ کا فاعل ہے۔ ذُرِّيّٰتِ اس کا مفعول ۔ مَعْ فَتْحٍ اس سے حال ہے۔ وَفِی الطُّوْرِ معطوف علیہ محذوف اَیْ هُنَا وَفِی الطُّوْرِ۔ وَفِی الثَّانِیْ اس کا بیان۔ وَيٰسٓ کا عطف فِی الطُّوْرِ پر ہے۔ دُمْ جملہ مستانفہ۔ غُصْنًا حال ہے دُمْ کے فاعل سے۔ اَیْ مُشْبِهًا غُصْنًا۔ بِالْمَدِّ حَلَا کے متعلق ہے۔ اور كَمْ کی تمیز محذوف ہے، اَیْ كَمْ مَرَّةٍ۔

توضیح: ذُرِّيَّتَهُمْ میں (۱) مدنی کیلئے "طور" کے اول میں ذُرِّيَّتُهُمْ الف کے حذف، اور تاء کے رفع سے حذف الف ضد سے اور رفع رَفْعُ اَوَّلِ الطُّوْرِ سے۔ اور "اعراف ۲۲ع ۔ یٰسٓ ۳ع" اور "طور" کے دوسرے تینوں میں ذُرِّيّٰتِهِمْ الف سے اور تاء اور ھا کے کسرہ سے الف قصر کی اور کسرہ فتحہ کی ضد سے نکلا ہے۔

(۲) شامی کیلئے طور کے اول میں ذُرِّيّٰتُهُمْ الف و رفع تاء جو بِالْمَدِّ اور رَفْعُ اَوَّلِ سے نکلا ہے، اور باقی تین میں نافع کی طرح۔

(۳) بصری کیلئے "یٰسٓ ۳ع" میں ذُرِّيَّتَهُمْ حذف الف فتح تاء جو بیان سے نکلے، اور باقی تین میں، الف اور تاء و ھاء کے کسرہ سے، طور اول میں بیان سے، اور باقی دو میں ضد سے۔

(۴) مکی و کوفیین کیلئے طور کے اول میں ذُرِّيَّتُهُمْ بحذف الف برفع التاء حذف ضد سے، اور رفع بیان سے، اور باقی تین میں ذُرِّيَّتَهُمْ ہے، بحذف الف و بفتح التاء دونوں بیان سے نکلے ہیں۔ اور ذُرِّيّٰتُ کا اطلاق واحد و جمع دونوں پر

ہوتا ہے، واحد سے پڑھنے والوں نے واحد ہی سے جمع کا بھی کام لیا ہے، اور جمع اسلئے ہے، کہ مراد کے موافق افراد وانواع کی تصریح ہوجائے۔

(۷۰۸) يَقُولُوا مَعًا غَيْبُ حَمِيدٍ وَّ حَيْثُ يُلْـ ۲۸ حِدُونَ بِفَتْحِ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ فُصِّلَا

ترجمہ: تَقُولُوا جو دو جگہ ہے (ابوعمرو کیلئے اس میں) یاء غیب ہے، جو پسندیدہ ہے (یعنی يَقُولُوا) اور يُلْحِدُونَ جس جگہ بھی آئے (اعراف ۲۲ع۔ نحل ۱۴ع۔ فصلت ۵ع میں ہے) یہ (حمزہ کیلئے یاء کے) ضمہ، اور حاء کے کسرہ کے بجائے فتحہ کے ساتھ مفصل بیان کیا گیا، (یعنی يَلْحَدُونَ)۔

(۷۰۹) وَفِي النَّحْلِ وَالَاهُ الْكِسَائِيْ وَجَزْمُهُمْ ۲۹ يَذَرْهُمْ شَفَا وَالْيَاءُ غُصْنٌ تَهَدَّلَا

ترجمہ: اور ''نحل ۱۴ع'' والے کے دونوں فتحوں میں کسائی نے بھی اس حمزہ کی موافقت کی ہے، اور ان ناقلین کا حمزہ و کسائی کیلئے وَيَذَرْهُمْ کی راء کو جزم سے پڑھنا جو ہے، اس نے شفا دی ہے، اور (بصری و کوفیین کیلئے اس میں نون کے بجائے) یاء ایسی شاخ ہے، جو نرم و تابع ہوگئی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

يَقُولُوا مبتداء۔ غَيْبٌ اس کی خبر۔ حَمِيدٌ اس کی صفت۔ مَعًا حال مبتداء سے۔ يُلْحِدُونَ مبتداء۔ اس کی خبر محذوف أَيْ مَوْجُودٌ اور جملہ مضاف الیہ ہے۔ حَيْثُ بِفَتْحٍ فُصِّلَا کے متعلق۔

شعر ۲۹: جَزْمُهُمْ مبتداء۔ اس کی ضمیر قرأ کیلئے ہے۔ يَذَرْهُمْ اس کا مفعول۔ شَفَا خبر۔ اَلْيَاءُ غُصْنٌ مبتداء و خبر۔ تَهَدَّلَا اس کی صفت۔

توضیح: (۱) يَقُولُوا میں دونوں جگہ خطاب میں اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کی اور غیبت میں جمع غائب کی ان ضمیروں کی رعایت ہے، جو اَلَسْتُ سے پہلے چار جگہ آرہی ہیں۔

(۲) لَحَدَ اور اَلْحَدَ کے معنی ہیں، وہ مائل ہوا، اور کجروی اختیار کی، لَحَدَ الْقَبْرُ بھی اسی سے ہے، کیونکہ لحد قبر کے ایک جانب میں ہوتی ہے، مُلْحِدٌ حق سے پھر جانے والا، يُلْحِدُونَ جماعت کی قرأت عمدہ تر ہے، جو بِالْحَادٍ ''حج ۳ع'' کے موافق ہے، نیز عرب میں ملحد تو زیادہ مستعمل ہے، لَاحِدٌ سننے میں نہیں آیا۔

(۳) يَذَرْهُمْ بِالْيَاءِ ضمیر اللہ تعالیٰ کیلئے ہے، جو مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ میں ہے، اور نون سے اسناد کا متکلم کی عظمت کی طرف التفات ہے، اور راء کا سکون فَلَا هَادِيَ لَهٗ کے محل پر معطوف ہے، جو جزم والی شرط کا جواب ہے، أَيْ لَمْ يَهْدِهٖ

اَحَدٌ وَيَذَرُهُمْ اور راء کا رفع استیناف کی وجہ سے ہے۔ اَیْ وَهُوَ يَذَرُهُمْ۔

(۷۱۰) وَحَرِّكْ وَضُمَّ الْكَسْرَ وَامْدُدْهُ هَامِزًا ۳۰ وَلَاتُنَوِّنْ شِرْكًا عَنْ شَذًا (نَفْرٍ) مَلَا

ترجمہ: اورتو (نفر اخوین و حفص کیلئے) شِرْكًا کی راء کوفتحہ کی حرکت دے، اور کسرہ شین کوضمہ سے بدل دے، اور الف مدہ بھی اس میں زیادہ کر، حالانکہ تو ھمزہ بھی زیادہ کرنے والا ہے، اور اس کی تنوین بھی نہیں ہے، حالانکہ یہ پانچوں قیدوں کے ساتھ جماعت کی خوشبو سے (منقول ہے، جوغنی ہیں پس ان کے لئے شُرَكَآءَ اور نافع و ابوبکر کیلئے شِرْكًا ہے، جوتلفظ اورضد دونوں سے نکلا ہے۔

﴿النحووالعربیة﴾

شِرْكًا حَرِّكْ کا مفعول۔ ضَمَّ الْكَسْرِ اَیِ الْمَكْسُوْرُ وَهُوَ الشِّيْنُ ۔ اُمْدُدْهُ کی ھاء شِرْكًا کیلئے ہے۔ نُوْنَ لَا کا اسم ہے، مراد تنوین ہے۔ عَنْ شَذًا متعلق محذوف ہے اَیْ اُخِذَ ۔

توضیح: شِرْكًا بتقدیر مضاف نُظَرَآءَ مقدر کی صفت ہے اَیْ جَعَلَا لَهٗ نُظَرَآءَ ذَوِیْ شِرْكٍ ، یعنی اولا دعطاء ہونے کے بعد ماں باپ دونوں نے اللہ تعالیٰ کی شرکت والے ہم پلہ شیاطین تجویز کر لئے ، اور جمع والی قرأت واضح ہے، جو جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ کے موافق ہے، اور شُرَكَآءَ سے مراد ابلیس ہے۔

(۷۱۱) وَلَا يَتْبَعُوْكُمْ خَفَّ مَعْ فَتْحِ بَائِهِ ۳۱ وَيَتْبَعُهُمُ فِي الظُّلَّةِ اِحْتَلَّ وَاعْتَلَا

ترجمہ: اور لَا يَتْبَعُوْكُمْ "اعراف ۲۴ ع" (نافع کیلئے اسی طرح) تخفیف والا ہوگیا ہے، حالانکہ یہ اپنی باء کے فتحہ سمیت ہے، اور يَتْبَعُهُمُ الْغَاوٗنَ بھی یہ سورة ظُلَّة "شعراء ۱۱ ع" میں نازل ہوا ہے، اور بلند ہوا ہے۔

﴿النحووالعربیة﴾

لَا يَتْبَعُوْكُمْ مبتداء۔ خِفَّ خبر۔ مَعْ فَتْحِ اس کا ظرف۔ وَيَتْبَعُهُمْ اِحْتَلَّ مبتداء و خبر۔ فِیْ ظُلَّةٍ اس کا ظرف۔

توضیح: نافع کی قرأت تَبِعَ سے ہے، اور باقین کی اِتَّبَعَ سے، اور دونوں ہم معنی ہیں، تاء کا سکون نافع کیلئے تلفظ سے، اور باقین کے لئے فتحہ اس کی نظیر کے اجماعی کلمات سے نکلا ہے۔

(۷۱۲) وَقُلْ طَيْفٌ طَيْفٌ رِّضًى حَقُّهٗ وَيَا ۳۲ يَمُدُّوْنَ فَاضْمُمْ وَاكْسِرِ الضَّمَّ اَعْدَلَا

ترجمہ: اورتو کہدے، کہ طَـٰئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ کی جگہ کسائی ، مکی ، بصری کیلئے) طَيْفٌ ہے،اس کا حق پسندیدہ ہے،اور يَمُدُّونَهُمْ کی یاء کو ضمہ دے،اورمیم کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دے، حالانکہ تو انصاف کرنے والا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

طَائِفٌ ، طِيْفٌ مبتداء و خبر۔ منصوب المحل قُلْ کا مفعول ہونے پر۔ رِضًى حَقَّهٗ جملہ منصوب المحل خبر ومبتداء سے حال ہونے پر، یا اُضْمُمْ کا مفعول ہے۔ اَعْدَلَ اِكْسِرْ کے فاعل سے حال۔

توضیح: (۱) طَـٰئِفٌ اسم فاعل اور طِيْفٌ صفت کا صیغہ ہے، جو اصل میں طَيِّفٌ تھا، پھر ایک یاء حذف ہوگئی، اوردونوں مَـائِتٌ اور مَيْتٌ کی طرح ہیں، یا طَيْفٌ مصدر ہے،اوروسوسہ کے معنی میں ہے اور طَـائِفٌ اسم فاعل آنے والے خطرہ کے معنی میں ہے۔

(۲) مَدَّ اور اَمَدَّ دونوں ہم معنی ہیں، یا مَدَّ اس نے کھینچا یا خود مدد کی، اور اَمَدَّ دوسرے کے ذریعہ مدد کی، اور بعض کے قول پر افعال والے کا استعمال خوشگوار چیزوں میں ہوتا ہے، دیکھو ''آل عمران ۱۲ع۔ ھود ۵ع۔ طور و نوح ۱ع'' اور مَدَّ کا ناخوشگوار چیزوں میں جیسے ''بقرۃ ۲ع۔ مریم ۵ع'' ۔

(۷۱۳) وَرَبِّـيْ مَـعِـيْ بَـعْـدِيْ وَاِنِّـيْ كِلَاهُـمَـا ۳۳ عَـذَابِـيْ اٰيَـاتِـيْ مُـضَـافَـاتُـهَـا الْـعُلَا

ترجمہ: اور (۱) رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ ۴ع۔ (۲) مَعِيَ ۱۳ع۔ (۳) مِنْ بَعْدِيَ اَعَجِلْتُمْ ۱۸ع۔ اور (۴) اِنِّيَ اَخَافُ ۸ع۔ (۵) اِنِّيَ اصْطَفَيْتُكَ دونوں۔ (۶) عَذَابِيَ اُصِيْبُ ۱۹ع۔ (۷) اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ ۱۷ع۔ (یہ ساتوں) اس سورت کے بلندی والے مضافات ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

رَبِّيْ وَمَا بَعْدَهٗ مبتداء۔ مُضَافَتُهَا خبر۔ اَلْعُلَا خبر کی صفت۔ كِلَاهُمَا تاکید۔ اِنِّيْ اَيْ وَاِنِّيْ كِلَاهُمَا۔

جدول یاء ات اضافت (سورۃ الاعراف)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	فتحہ	سکون
۱	حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ	۴	حرمی، بصری، شامی، عاصم	حمزہ
۲	اِنِّيَ اَخَافُ	۸	حرمی، بصری	شامی، کوفیین

٣	بَعْدِیَ	١٨	" "	" "
٤	مَعِیَ	١٢	حفص	سما،شامی،کوفیین
٥	اِنِّیٓ اصْطَفَیْتُكَ	٨	مکی،بصری	نافع،شامی،کوفیین
٦	عَنْ اٰیَاتِیَ الَّذِیْنَ	١٧	حرمی،بصری،عاصم،کسائی	شامی،حمزہ
٧	عَذَابِیٓ اُصِیْبُ	١٩	مدنی	نفر،کوفیین

یاءِ زائدہ: ثُمَّ کِیْدُوْنِ یٖ بصری وصلاً،اور ھشام حالین میں یاء کو ثابت رکھتے ہیں۔

ادغام کبیر: پچپن ۵۵ ہیں، مثلین سینتیس ۳۷۔ متقاربین اٹھارہ ۱۸۔ اور صغیر جائز مختلف فیہ بائیس ۲۲ ہیں۔

جدول ادغام صغیر(سورۃ الاعراف)

نمبرشمار	کلمات	رکوع	اظہار والے قراء	ادغام والے قراء
١	اِذْ جَآءَ هُمْ	١	حرمی،ابن ذکوان،کوفیین	بصری،ھشام
٢	وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا	٢	ماسوادوری	بصری،دوری کیلئے خلف ہے
٣	لَقَدْ جَآءَتْ	٥	حرمی،ابن ذکوان،عاصم	بصری،ھشام،حمزہ، کسائی
٤	اَوْ رِثْتُمُوْهَا	"	" " "	" " " "
٥	وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ	٦	حرمی،ابن ذکوان،عاصم	بصری،ھشام،حمزہ کسائی
٦	قَدْ جَآءَتْ	"	"	" " " "
٧	اَقَلَّتْ سَحَابًا	٧	حرمی،شامی،عاصم	بصری،ھشام حمزہ،کسائی
٨	اِذْ جَعَلَكُمْ	٩	ماسوابصری،ھشام	بصری،ھشام

۹	قَدْ جَآءَتْكُمْ	۱۰	حرمی، ابن ذکوان، عاصم	بصری، ہشام حمزہ، کسائی
۱۰	اِذْ جَعَلَكُمْ	″	ماسوا بصری، ہشام	بصری، ہشام
۱۱	قَدْ جَآءَتْكُمْ	۱۱	حرمی، ابن ذکوان، عاصم	بصری، ہشام حمزہ، کسائی
۱۲	وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ	۱۳	″ ″ ″ ″	″ ″ ″ ″
۱۳	قَدْ جِئْتُكُمْ	″	″ ″ ″ ″	″ ″ ″ ″
۱۴	قَدْ ضَلُّوا	۱۸	قالون، مکی، عاصم	ورش، بصری شامی، حمزہ، کسائی
۱۵	يَغْفِرْ لَنَا	″	ماسوا بصری	بصری، دوری کیلئے اظہار بھی ہے
۱۶	رَبِّ اغْفِرْ لِیْ	″	″	″ ″
۱۷	فَاغْفِرْ لَنَا	۱۹	″	″ ″
۱۸	نَغْفِرْ لَكُمْ	۲۰	″	″ ″
۱۹	اِذْ تَّاْتِيهِمْ	۲۲	حرمی، ابن ذکوان، عاصم	بصری، ہشام حمزہ، کسائی
۲۰	وَاِذْ تَاَذَّنَ	″	″ ″ ″	″ ″ ″ ″
۲۱	يَلْهَثْ ذٰلِكَ	″	ورش، مکی، ہشام، قالون کیلئے خلف	بصری، ابن ذکوان کوفیین
۲۲	وَلَقَدْ ذَرَاْنَا	″	حرمی، عاصم	بصری، شامی، حمزہ کسائی

جدول ادغام کبیر(سورة الاعراف)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	جَهَنَّمَ مِّنْكُمْ	۲
۲	يَنْزِعُ عَّنْهُمَا	۳
۳	يُرِيْكُمْ هُوَ وَّ قَبِيْلُهٗ	״
۴	قُلْ اَمَرَ رَّبِّىْ	״
۵	مِنَ الرِّزْقِ قُّلْ	۴
۶	فَمَنْ اَظْلَمُ مِّمَّنْ	״
۷	اَوْكَذَّبَ بِّاٰيٰتِهٖ	״
۸	قَالَ لِّكُلٍّ	״
۹	اَلْعَذَابَ بِّمَا	״
۱۰	جَهَنَّمَ مِّهَادًا	۵
۱۱	اَلَّذِيْنَ نَّسُوْهُ	۶
۱۲	النُّجُوْمَ مُّسَخَّرَاتٍ	۷
۱۳	وَاَعْلَمُ مِّنَ اللّٰهِ	۸
۱۴	قَدْ وَقَعَ عَّلَيْكُمْ	۹
۱۵	عَنْ اَمْرِ رَّبِّهِمْ	۱۰
۱۶	اِذْقَالَ لِّقَوْمِهٖ	״
۱۷	وَنَطْبَعُ عَّلٰى	۱۳
۱۸	اَنْ نَّكُوْنَ نَّحْنُ	۱۴

۱۹	وَمَاتَنْقِمُ مِّنَّا	〃
۲۰	وَلَمَّا وَقَعَ عَّلَيْهِمُ	۱۶
۲۱	وَيَسْتَحْيُوْنَ نِّسَآءَ هُمْ	〃
۲۲	لِاَخِيْهِ هّٰرُوْنَ	۱۷
۲۳	قَالَ لَّئِنْ	〃
۲۴	اَفَاقَ قَّالَ	〃
۲۵	قَوْمُ مُّوْسٰى	۱۸
۲۶	اَمْرَ رَّبِّكُمْ	〃
۲۷	اُجِيْبُ بِّهٖ	۱۹
۲۸	وَتَضَعُ عَّنْهُمْ	〃
۲۹	وَمِنْ قَوْمُ مُّوْسٰى	۲۰
۰۳	وَاِذْقِيْلَ لَّهُمْ	〃
۳۱	قِيْلَ لَّهُمْ	〃
۳۲	اٰدَمُ مِّنْ	۲۲
۳۳	اُولٰٓئِكَ كَّالْاَنْعَامِ	〃
۳۴	يَسْئَلُوْنَكَ كَّاَنَّكَ	۲۳
۳۵	لَايَسْتَطِيْعُوْنَ نَّصْرَكُمْ	۲۴
۳۶	خُذِالْعَفْوَوَّاْمُرْ	〃
۳۷	مِنَ الشَّيْطٰنِ نَّزْغٌ	〃

جدول ادغام کبیر متقاربین (سورۃ الاعراف)

نمبر شمار	کلمات	رکوع

۱	اِذۡاَمَرۡتُکَ قَّالَ	۲
۲	مِنۡ حَيۡثُ شِّئۡتُمَا	″
۳	رُسُلُ رَّبِّنَا	۵
۴	اَوۡمِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ	۵
۵	رُسُلُ رَّبِّنَا	″
۶	مَاسَبَقَكُمۡ	۱۰
۷	اَلسَّحَرَةُ سٰجِدِيۡنَ	۱۴
۸	اَنۡ اٰذَنَ لَّكُمۡ	″
۹	وَاٰلِهَتَكَ قَّالَ	۱۵
۱۰	فَمَا نَحۡنُ لَّكَ	۱۶
۱۱	قَالُ رَّبِّ	۱۷
۱۲	اَلسَّيِّاٰتِ ثُّمَّ	۱۹
۱۳	قَالُ رَّبِّ	″

المرسوم: (سورۃ الاعراف) كَلِمَتُ باجماع مفرد ہونے کے باوجود تاء دراز ہے، سَاُورِيۡكُمۡ اکثر مصاحف میں واؤ زائدہ ہے طٰئِرُهُمۡ اور بٰطِلٌ اور اَلۡخَبٰئِث بحذف الف فَهُوَ الۡمُهۡتَدِیۡ بِالۡيَاءِ مرسوم بعض مصاحف وَرِيۡشًا میں یاء کے بعد الف زائدہ، اور ثُمَّ كِيۡدُوۡنِ مصحف حمص میں جو حضرت عثمان ﷛ نے بھیجا تھا، بالیاء لکھا ہوا ہے۔

١٩	وَمَاتَنْقِمُ مِّنَّا	〃
٢٠	وَلَمَّا وَقَعَ عَّلَيْهِمُ	١٦
٢١	وَيَسْتَحْيُوْنَ نِّسَآءَ هُمْ	〃
٢٢	لِاَخِيْهُ هّٰرُوْنَ	١٧
٢٣	قَالَ لَّئِنْ	〃
٢٤	اَفَاقَ قَّالَ	〃
٢٥	قَوْمُ مُّوْسٰى	١٨
٢٦	اَمْرَ رَّبِّكُمْ	〃
٢٧	اُجِيْبُ بِّهٖ	١٩
٢٨	وَتَضَعُ عَّنْهُمْ	〃
٢٩	وَمِنْ قَوْمِ مُّوْسٰى	٢٠
٣٠	وَاِذْقِيْلَ لَّهُمْ	〃
٣١	قِيْلَ لَّهُمْ	〃
٣٢	اٰدَمَ مِّنْ	٢٢
٣٣	اُولٰٓئِكَ كَّالْاَنْعَامِ	〃
٣٤	يَسْئَلُوْنَكَ كَّاَنَّكَ	٢٣
٣٥	لَايَسْتَطِيْعُوْنَ نَّصْرَكُمْ	٢٤
٣٦	خُذِالْعَفْوَوَّاْمُرْ	〃
٣٧	مِنَ الشَّيْطٰنِ نَّزْغٌ	〃

جدول ادغام کبیر متقاربین (سورۃ الاعراف)

نمبر شمار	کلمات	رکوع

۱	اِذْاَمَرْتُكَ قَالَ	۲
۲	مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا	۰
۳	رُسُلُ رَبِّنَا	۵
۴	اَوْمِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ	۵
۵	رُسُلُ رَبِّنَا	۰
۶	مَاسَبَقَكُمْ	۱۰
۷	اَلسَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ	۱۴
۸	اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ	۰
۹	وَاٰلِهَتَكَ قَالَ	۱۵
۱۰	فَمَا نَحْنُ لَكَ	۱۶
۱۱	قَالَ رَبِّ	۱۷
۱۲	اَلسَّيِّاٰتِ ثُمَّ	۱۹
۱۳	قَالَ رَبِّ	۰

المرسوم: (سورۃ الاعراف) كَلِمَتُ باجماع مفرد ہونے کے باوجود تاء دراز ہے، سَاُورِيْكُمْ اکثر مصاحف میں واؤ زائدہ سے طٰئِرُهُمْ اور بٰطِلٌ اور اَلْخَبٰئِثَ بحذف الف فَهُوَ الْمُهْتَدِىْ بِالْيَاءِ مرسوم بعض مصاحف میں وَرِيْشًا میں یاء کے بعد الف زائدہ، اور ثُمَّ كِيْدُوْنِ مصحف حمص میں جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھیجا تھا، بالیاء لکھا ہوا ہے۔

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ

باجماع مدنیہ ہے، اور بعض کے قول پر مدنی سورتوں میں سے سب سے پہلی ہے، مگر آیت ۳۰ تا ۳۶ وَاِذْ یَمْکُرُ سے یُحْشَرُوْنَ تک کی سات آیتیں مکی ہیں، اس کی کل آیتیں کوفی ۷۵، حجازی اور بصری ۷۶، اور شامی ۷۷ ہیں، ان میں سے چوہتر میں تو اتفاق ہے، اور تین جگہ اختلاف ہے، (۱) ثُمَّ یُغْلَبُوْنَ پر بصری و شامی۔ (۲) کَانَ مَفْعُوْلًا اول پر غیر کوفی۔ اور (۳) بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ پر غیر بصری آیت ہے، اور اس کے فواصل مَنْطِقُ بِذَرٍ کے سات حروف میں سے کسی ایک پر ختم ہوتے ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ سے عَنِ الْاَنْفَالُ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین بہتر ۷۲ ہیں۔ مبسملین غیر ورش بائیس ۲۲۔ بصری مع شامی دس ۱۰۔ حمزہ آٹھ ۸۔ اور ورش بتیس ۳۲۔ (بسم اللہ پر بائیس ۲۲۔ ترک پر دس ۱۰۔

(۷۱۴) وَفِیْ مُرْدِفِیْنَ الدَّالَ یَفْتَحُ نَافِعٌ ا وَعَنْ قُنْبُلٍ یُرْوٰی وَلَیْسَ مُعَوَّلًا

ترجمہ: اور مُرْدِفِیْنَ میں نافع دال کو فتح دیتے ہیں، اور یہ فتح قنبل سے بھی نقل کیا جاتا ہے، حالانکہ یہ اعتماد کیا ہوا نہیں ہے، (بلکہ صحیح یہ ہے، کہ مجاھد اس میں قنبل کیلئے دال کا کسرہ ہی پڑھتے پڑھاتے تھے، نشر۔ یعنی مُرْدِفِیْنَ اور باقین کیلئے دال کا کسرہ مُرْدِفِیْنَ)۔

﴿النحو والعربیة﴾

اَلدَّالُ یَفْتَحَ کا مفعول۔ نَافِعٌ فاعل ہے۔ فِیْ مُرْدِفِیْنَ ظرف۔ یُرْوٰی کا فاعل ضمیر ہے، جو اَلْفَتْحُ کیلئے ہے۔ لَیْسَ کا اسم ضمیر یُرْوٰی جو مصدر کو راجع ہے۔ مُعَوَّلًا خبر۔

توضیح: مُرْدِفِیْنَ کسرہ سے وہ فرشتے مؤمنین کو ردیف بنانے والے ہوں گے، خود آگے چلیں گے، یا مؤمنین کے بعد آنے والے ہوں گے، اور دال کے فتحہ سے وہ مسلمان کے پیچھے بھیجے ہوئے ہوں گے، اور حق تعالیٰ ان کے ذریعے مسلمانوں کی مدد فرمائیں گے، (کبیر) قنبل کے لئے قصیدہ کے طرق سے فتحہ صحیح نہیں۔

(۷۱۵) وَیُغْشِیْ (سَمَا) خِفًّا وَّ فِیْ ضَمِّهٖ افْتَحُوْا ۲ وَفِی الْکَسْرِ حَقًّا وَّ النُّعَاسَ ارْفَعُوْا وَلَا

ترجمہ: اور (حرمی اور بصری کیلئے) یُغْشِیْکُمُ النُّعَاسَ (غین کے سکون اور شین کی) تخفیف والا ہو کر بلند ہو گیا ہے، اور تم (مکی اور بصری کیلئے) اس (کی یاء کے) ضمہ میں اور شین کے کسرہ میں فتحہ واقع کر دو، جو برحق ہے، اور تم

اَلنُّعَاسَ کے سین کوانہیں کیلئے رفع دو، حالانکہ تم پیروی کرنے والے ہو، (یعنی (۱) نافع یُغْشِیْکُمُ النُّعَاسَ ۔ اور (۲) مکی، بصری یَغْشٰکُمُ النُّعَاسُ ۔ (۳) شامی و کوفیین یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسَ پڑھتے ہیں۔

﴿النحو والعربیة﴾

یُغْشِیْ سَمَا مبتداء و خبر۔ حَقًّا تمیز اَیْ اِرْتَفَعَ تَخْفِیْفُہٗ فِی الْکَسْرِ معطوف ہے، فِیْ ضَمِّہٖ پر اِفْتَحُوْا فِیْ کَسْرِہٖ حَقًّا مفعول مطلق اَیْ حَقَّ حَقًّا ۔ اِرْفَعُوْا کاعطف اِفْتَحُوْا پر ہے۔ اَلنُّعَاسَ مفعول۔ وِلَا حال۔

توضیح: یُغْشِیْکُمُ النُّعَاسَ اَیْ یُلْبِسُکُمُ النُّعَاسَ اور مکی و بصری کی قرأت میں اَلنُّعَاسُ یَغْشٰی کافاعل ہے، اور باقی دونوں قرأتیں ہم معنی ہیں، تخفیف والی میں ''یونس ۳ع و یٰسٓ ۱ع'' والے کی اور تشدید والی میں ''نجم ۳ع'' والے کی رعایت ہے۔

(۷۱۶) وَتَخْفِیْفُہُمْ فِی الْاَوَّلَیْنِ ھُنَا وَلٰـ ۳ ـکِنِ اللّٰہُ وَارْفَعْ ھَاءَہٗ شَاعَ کُفَّلَا

ترجمہ: اور (شامی، حمزہ، کسائی کیلئے) یہاں ''انفال ۲ع'' میں پہلے دو وَلٰـکِنَّ اللّٰہَ قَتَلَھُمْ اور وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی میں ان (ناقلین) کا نون کو تخفیف سے پڑھنا، ذمہ داروں کے اعتبار سے مشہور ہو گیا ہے۔ اور تو (ان تینوں کیلئے) وَلٰکِنَّ اللّٰہَ کی ھاء کو رفع دیدے (یعنی وَلٰکِنِ اللّٰہُ اور باقی چار کیلئے وَلٰکِنَّ اللّٰہَ ہے، تشدید و نصب سے، اور پہلے دو کہہ کر رکوع ۵، ۸ والے کو نکال دیا ہے، اس لئے کہ ان میں اجماعًا تشدید و نصب ہے۔

﴿النحو والعربیة﴾

تَخْفِیْفُہُمْ مبتداء۔ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اس کا مفعول۔ فِی الْاَوَّلَیْنِ اس کا ظرف۔ ھُنَا ظرف۔ شَاعَ کُفَّلَا خبر۔ وَارْفَعْ ھَاءَہٗ جملہ معترضہ۔

توضیح: وَلٰکِنْ تخفیف و رفع لٰکِنْ کے ملغاء ہونے کی وجہ سے ہے، اور تشدید و نصب عامل ہونے کی بناء پر ہے، اور ان میں ہر ایک قید عربی اجماعی قواعد سے نکلی ہے۔

(۷۱۷) وَمُوْھِنُ بِالتَّخْفِیْفِ ذَاعَ وَفِیْہِ لَمْ ۴ یُنَوَّنْ لِحَفْصٍ کَیْدِ بِالْخَفْضِ عُوِّلَا

ترجمہ: اور مُوْھِنُ (شامی و کوفیین کیلئے واؤ کے سکون اور ھاء کی) تخفیف کے ساتھ روشن ہو گیا ہے، اور اس کے نون میں حفص کیلئے تنوین بھی نہیں واقع ہوئی، اور کَیْدِالْکٰفِرِیْنَ جو ہے، اس میں (حفص کیلئے دال کے) جر کے ساتھ

اہونے کی حالت میں اعتماد کیا گیا ہے، پس (۱) سما کیلئے مُوَهِّنٌ كَيْدَ بفتح واوَ بتشدید ھاء تنوین نون بنصب دال ہے۔ (۲) شامی وصحبہ کیلئے مُوْ هِنٌ كَيْدَ سکون، تخفیف، تنوین نصب سے۔ (۳) حفص کیلئے مُوْهِنُ كَيْدِالْكٰفِرِيْنَ سکون تخفیف ترک تنوین اور دال کے جر سے۔

﴿النحو والعربية﴾

مُوْهِنٌ مبتداء۔ ذَاعَ خبر۔ بِالتَّخْفِيفِ حال۔ وَفِيْهِ لَمْ يُنَوَّنْ اَیْ لَمْ يَقَعْ فِيْهِ تنوين۔ كَيْدَ مبتداء۔ عُوِّلَا خبر۔

توضیح: اَوْ هَنَ وَهَّنَ دونوں ہم معنی ہیں، یعنی اللہ تعالی نے کفار کے دلوں میں ضعف آنا فانا پیدا کر دیا جو اسم فاعل حالی یا مستقبل کے معنی میں ہو، اس میں تنوین اصل ہے، اور بٰلِغَ الْكَعْبَةِ مائدہ کی طرح لفظی تخفیف کی غرض سے تنوین کے حذف کے ذریعہ اضافت بھی درست ہے، اور مُوَهِّنْ میں تشدید تعدیہ کیلئے ہے، تکثیر کیلئے نہیں۔

الجزء العاشر پارہ (۱۰)

(۷۱۸) وَبَعْدُ وَاَنَّ الْفَتْحُ (عَمَّ) عُلًا وَفِيـ ٥ ـهِمَا الْعُدْوَةِ اكْسِرْ حَقًّا الضَّمَّ وَاعْدِلَا

ترجمہ: اور اس (مُوْهِنُ) کے بعد كَثُرَتْ وَاَنَّ اللّٰهَ ''انفال ۲ع'' پارہ۹ (مدنی، شامی، حفص کیلئے) (اَنَّ) کا فتحہ بلندی کے اعتبار سے عام ہو گیا ہے (پس حق وصحبہ اِنَّ اللّٰهَ ہمزہ کا کسرہ پڑھتے ہیں)۔ (اور بَعْدُ کی قید سے وَاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ ۲ع، اور واو لگانے سے اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ نکل گئے، ان میں اجماعا ہمزہ مفتوح ہے) اور تو (مکی و بصری کیلئے) بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا اور بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى ۵ع، ان دونوں میں ضمہ کو کسرہ سے بدل دے، یہ (عین کا کسرہ) خوب ثابت ہو گیا ہے، اور تو ضرور انصاف سے کام لیا کر۔

﴿النحو والعربية﴾

اِنَّ مبتداء۔ اَلْفَتْحُ مبتداء ثانی۔ عَمَّ اس کی خبر۔ عَلَا تمیز۔ بَعْدُ مضموم، منصوب المحل علی الحال مِنْ اَنَّ اَیْ كَائِنًا بَعْدَكَيْدِ۔ اَلْعُدْوَةُ بدل فیهما کی ضمیر سے۔ اَلضَّمُّ اِكْسِرْ کا مفعول۔ حَقًّا حال اَلضَّمُّ سے۔ اَعْدِلْ امر معطوف ہے، اِكْسِرْ پر۔

توضیح: (۱) اَنَّ اللّٰهَ ہمزہ کا فتحہ وَلَوْ كَثُرَتْ کے معنی پر معطوف ہونے کی بناء پر ہے، اَیْ لِكَثْرَتِهَا لِاَنَّ اللّٰهَ اور کسرہ جملہ کے استیناف اور استقلال کے سبب بلیغ تر ہے، اس لئے اولی ہے۔

(۲) بِالْعُدْوَةِ عین کا ضمہ اور کسرہ دونوں حجازی لغت ہیں، اور ضمہ مشہور تر ہے۔

(۷۱۹) وَمَنْ حَيِيَ اكْسِرْ مُظْهِرًا اِذْ صَفَا هُدًى ٦ وَاِذْ يَتَوَفَّى اَنِّثُوْهُ لَهُ مُلَا

ترجمہ: اور تو مَنْ حَيِيَ کی پہلی یاء کو (نافع شعبہ بزی کیلئے) کسرہ دے، حالانکہ تو (ادغام کے بغیر) اظہار سے پڑھنے والا ہے، یہ ھدایت کی رُو سے صاف ہو گیا ہے، اور اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ ۷ع'' جو ہے، تم اس کو (شامی کیلئے) تانیث کی تاء سے پڑھو، اس کیلئے چادریں (دلائل) ہیں۔

(۱) ہشام کیلئے اِذْتَّتَوَفَّى الَّذِيْنَ۔ (۲) ابن ذکوان کیلئے اِذْتَتَوَفَّى الَّذِيْنَ ذال کے اظہار سے، اور تاء سے۔

(۳) باقی چھ کیلئے اِذْيَتَوَفَّى الَّذِيْنَ یاء تذکیر سے۔ اور فصل کے سبب فعل میں تانیث کی علامت کا ترک بہتر ہے، اس لئے تذکیر اولیٰ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

مَنْ حَيَّ اِكْسِرْ کا مفعول۔ مُظْهِرًا حال فاعل سے۔ صَفَا کا فاعل ضمیر جو کسرہ کو عائد ہے۔ هُدًى حال۔ اِذْ تَتَوَفَّى مبتداء۔ اَنِّثُوْهُ خبر۔ لَهُ مُلَا خبر و مبتداء۔ اور ضمیر تانیث کیلئے ہے۔

توضیح: مَنْ حَيِيَ اظہار و ادغام دونوں لغت ہیں، اور ادغام صراحۃً رسم کے موافق ہے، اِذْتَتَوَفَّى تانیث کی وجہ اَلْمَلٰٓئِكَةُ لفظ کی رو سے مؤنث ہے، اور اس سے مراد جَمَاعَةُ الْمَلٰٓئِكَةِ ہے، اور یاء کی وجہ اَلْمَلٰٓئِكَةُ مَلَكٌ کی جمع ہے، اور معنی کی رو سے مذکر ہے، نیز تانیث اس کی غیر حقیقی ہے، اور فعل و فاعل میں جدائی ہے۔

(۷۲۰) وَبِالْغَيْبِ فِيْهَا تَحْسَبَنَّ كَمَا فَشَا ٧ عَمِيْمًا وَّ قُلْ فِي النُّوْرِ فَاشِيْهِ كَحَّلَا

ترجمہ: اور اس ''انفال ۸ ع'' میں وَلَا تَحْسَبَنَّ (الَّذِيْنَ شامی، حمزہ، حفص کیلئے) غیب کے ساتھ ہے، جس طرح یہ عام ہو کر مشہور ہو گیا ہے، اور تو کہہ دے، کہ ''نور ۷ ع'' کے لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ میں (حمزہ و شامی کیلئے) اس کے مشہور کرنے والے نے سرمہ ڈالا ہے (پس (۱) شامی و حمزہ کیلئے ''انفال'' اور ''نور'' دونوں میں یاء غیب۔ (۲) حفص کیلئے یہاں ''انفال'' میں یاء غیب، اور ''نور'' میں تاء خطاب۔ (۳) سما، شعبہ، کسائی کے لئے دونوں میں خطاب کی تاء، یہ تسلیہ میں بلیغ تر ہے، اس لئے کہ یہ آیت ان کفار کے بیان میں ہے، جن سے شیطان نے جنگ بدر میں مدد کا وعدہ کیا تھا، اور اسمیں مفعول کے مقدر ماننے کی حاجت نہ ہونے کی وجہ سے اولیٰ ہے۔

﴿النحو والعربیة﴾

تَحْسَبَنَّ مبتداء۔ فِیهَا حال۔ اَیْ کَائِنًا فِیهَا۔ ضمیر سورۃ کیلئے ہے۔ بِالْغَیْبِ خبر۔ کَمَا فَشَا مَا موصولہ کا صلہ۔ عَیِّمًا حال فَشَا کے فاعل سے۔ فَاشِیْهِ مبتداء۔ کُمَّلا خبر۔ فِی النُّوْرِ ظرف۔ اور پورہ جملہ قُلْ کا مفعول ہے۔

توضیح: غیب سے وَلَا یَحْسَبَنَّ کی تقدیر وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنْ یَّسْبِقُوْنَا ہے۔ اور اس کا قرینہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت اَنَّهُمْ سَبَقُوْنَا ہے، اور خطاب کی تقدیر پر فاعل نبی ﷺ ہیں، انفال میں اس سے قبل وَاِمَّا تَخَافَنَّ اور نور میں قُلْ اَطِیْعُو اللّٰهَ میں مذکور ہیں۔

(۷۲۱) وَاَنَّهُمْ افْتَحْ کَـافِیًا وَّاکْسِرُوْ لِشُعْـ ـبَةَ السَّلْمِ وَاکْسِرْ فِی الْقِتَالِ فِـطِبْ صِلَا ۸

ترجمہ: اور تو اِنَّهُمْ کو کافی ہونے والا بن کر (شامی کیلئے ہمزہ کو) فتحہ دے، اور تم (ابوبکر شعبہ کیلئے) جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ کے سین کو کسرہ دو، اور تو سورۃ قتال (محمد ﷺ ۴ ع) کے اِلَی السَّلْمِ میں (حمزہ اور ابوبکر کیلئے سین کو) کسرہ دے، پس تو آگ کے شعلہ (مہمان نوازی) کے اعتبار سے خوش رہ، اور علم کو خوب پھیلاؤ، اور سخاوت کی صفت حاصل کر، پس (۱) ابوبکر کیلئے اَلسِّلْمِ "بقرۃ ، انفال ، محمدؐ" تینوں میں بکسر سین ہے۔ (۲) حرمی و کسائی کیلئے تینوں میں فتحہ۔ (۳) بصری ، شامی ، حفص کیلئے "بقرۃ" میں کسرہ اور باقی دو میں فتحہ، اور فتحہ اولی ہے، اور دونوں لغت ہیں۔

﴿النحو والعربیة﴾

اِنَّهُمْ اِفْتَحْ کا مفعول ہے۔ کَافِیًا اس کے فاعل سے حال ہے۔ اَلسَّلْمِ اِکْسِرُوْا کا مفعول۔ وَاکْسِرُوْا فِی الْقِتَالِ کا مفعول محذوف۔ اَیْ اَلسَّلْمَ۔ صِلَا تمیز اَیْ طِبْ ذَکَاءً۔

(۷۲۲) وَثَانِیْ یَکُنْ غُـصْنٌ وَّ ثَالِثُهَا ثَـوٰی ۹ وَضُعْفًا بِفَتْحِ الضَّمِّ فَـاشِیْهِ نُـفِّلَا

ترجمہ: (۱) اور دوسرا یَکُنْ (یعنی وَاِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ مِّائَةٌ بصری اور کوفیین کیلئے اطلاق سے نکلنے والی یاء تذکیر کے ساتھ) شاخ ہے، اور اس کلمہ یَکُنْ کا تیسرا فَاِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ مِّائَةٌ صرف کوفیین کیلئے اسی تذکیر کیساتھ) مقیم و ثابت ہو گیا ہے (پس کوفی کیلئے دونوں میں یَکُنْ یا تذکیر سے۔

(۲) بصری کیلئے دوسرے میں یاء سے اور تیسرے میں تاء مؤنث سے۔ (۳) حرمی و شامی کیلئے دونوں میں تَـکُنْ

ہے، تاء سے اور پہلے اور چوتھے میں سب کیلئے یاء ہے، اور فِيكُمْ ضُعْفًا (انفال ۹ع " حمزہ ، عاصم کیلئے ضاد کے) ضمہ کے بجائے فتحہ کیساتھ ہے، اس کا مشہور کرنے والا زیادہ غنیمت دیا گیا ہے۔

(۷۲۳) وَفِي الرُّوْمِ صِـفْ عَـنْ خُلْفِ فَـصْلٍ وَّ اَنِّثَ اَنْ ۱۰ يَكُوْنَ مَعَ الْاَسْرٰى الْاُسٰرٰى حُلًا حُلَا

ترجمہ: اور "روم ۵ع" کے ضَـعْفٍ ضُـعْـفًـا میں (تینوں جگہ ابوبکر اور حمزہ کیلئے بلاخلاف اور حفص کیلئے) مفید خلاف سے فتحہ کو بیان کردے، اور تو (بصری کیلئے) اَنْ تَـكُوْنَ لَهٗ ۹ع" کو تانیث کی تاء سے پڑھ۔ مِنَ الْاَسْـرٰى ۱۰ع" کو (انہی بصری کیلئے) اَلْاُسٰـرٰى (بنا دینے) کے ساتھ ہونے کی حالت میں حالانکہ تو ایسی تعریف والا ہے، جو شیرین ہوگئی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۹: ثَـانِيْ يَكُنْ مبتداء۔ اور یہ صفت کی اضافت موصوف کے باب سے ہے۔ غُصْنٌ خبر۔ اسی طرح ثَـالِثُهَا ثَوٰى ضِعْفًا مبتداء۔ فَاشِيْهِ مبتداء ثانی۔ نُقْلًا اس کی خبر۔ اور جملہ اول کی خبر۔ بِفَتْحُ الضَّمِّ حال۔

شعر ۱۰: فِي الرُّوْمِ صِفْ کا ظرف۔ عَنْ خُلْفٍ اس سے متعلق اَنْ تَـكُوْنَ اَنِّثْ کا مفعول۔ مَـعَ الْاَسْرٰى الْاُسٰرٰى حال۔ اَيْ مَعْ قِـرَاءَ تِكَ اِلَّا الْاَسْرٰى اَلْاُسٰرٰى ۔ حُلَا اَنِّثْ کے فاعل سے حال، اَيْ ذَا حُلًا حَلَا اسکی صفت۔

توضیح: (۱) يَكُنْ اور يَكُوْنُ کی تذکیر فاعل کے معنی کے اعتبار سے ہے، اس لئے کہ مِائَةٌ سے عدد اور اَسْرٰى سے فوج یا جمع مراد ہے، اور تینوں لفظ مذکر ہیں، اور تانیث کی وجہ مِـائَةٌ میں تاء اور اَسْـرٰى میں الف تانیث کی علامت ہونا ہے۔ (۲) ضُعْفًا میں فتحہ تمیمی اور ضمہ حجازی و اسدی لغت ہے۔

(۳) اُسٰرٰى اَسْرٰى کی اور اَسْرٰى اَسِيْر کی جمع ہے، اور اُسٰرٰى جمع الجمع ہونے کے سبب اَسْرٰى کے مصداق کو بھی شامل ہے۔

(۷۲۴) وَلَا يَتِهِمْ بِـالْـكَسْـرِ فُـزْ وَبِكَهْـفِـهِ ۱۱ شَـفَـا وَمَعًا اِنِّيْ بِـيَائَيْنِ اَقْبَلَا

ترجمہ: اور (حمزہ کیلئے مِنْ) وَّلَايَتِهِمْ (واو کے) کسرہ کے ساتھ ہے، تو کامیاب ہو، اور اس قرآن کی "سورۃ کہف ۵ع" کے هُنَالِكَ الْوِلَايَةُ میں اسی کسرہ نے (حمزہ ، کسائی کیلئے) قاری کو شفا دی ہے، اور وہ اِنِّيْ اَرٰى اور اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ ۶ع" جو دو جگہ ہے، وہ اضافت کی دو یاؤں کے ساتھ ہو کر آیا ہے، ان دونوں میں سَمَا کا فتحہ اور شامی ، کوفی کا سکون ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

وِلَا يَتِهِمْ فُزْ کامفعول۔ بِكَهْفِهِ باءبمعنی فِیْ ہے،اوریہ معطوف ہے، بِالْكَسْرِ پر۔ اورھاءضمیر قرآن کیلئے ہے۔ شَفَا خبر ہے۔ مبتداءمحذوف اَیْ اَلْوِلَایَةُ فِی الْكَهْفِ شَفَا۔ اِنِّیْ مبتداء۔ مَعًا تاکید۔ بِيَائَيْنِ حال۔ اَقْبَلَا خبر۔ الف اطلاق کیلئے ہے۔ یا بِيَا ئَيْنِ خبر۔ اَقْبَلَا دونوں کی صفت۔ الف تثنیہ

توضیح: (۱) وِلَایَتُ فتحہ سے مدد کے معنی اور کسرہ سے سلطنت کے معنی مراد ہیں،اور یہ دونوں لغت ہیں،پس ۱؎ حمزہ کیلئے انفال وکہف دونوں میں کسرہ ہے۔ (۲) کسائی کیلئے انفال میں فتحہ اور کہف میں کسرہ۔ (۳) سما ، شامی ، عاصم کیلئے دونوں میں فتحہ ہے۔

اس سورۃ کی یاءاضافت صرف دو ہیں،جو اِنِّیْ ہیں۔

ادغام کبیر: گیارہ ۱۱ ہیں۔ مثلین آٹھ ۸ ۔ متقاربین تین ۳ ۔ اور صغیر جائز مختلف فیہ گیارہ ہیں۔

جدول ادغام صغیر(سورۃ الانفال)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	اظہار والے قراء	ادغام والے قراء
۱	اِذْتَّسْتَغِيْثُوْنَ	۱	بصری،ھشام،حمزہ،کسائی	حرمی،ابن ذکوان، عاصم
۲	فَقَدْ جَآءَكُمْ	۲	حرمی،ابن ذکوان،عاصم	بصری،ھشام،حمزہ ،کسائی
۳	وَيَغْفِرْلَّكُمْ	۴	ماسوا بصری	بصری،دوری کے لئے خلف ہے۔
۴	قَدْ سَّمِعْنَا		حرمی،ابن ذکوان،عاصم	بصری،ہشام،حمزہ، کسائی
۵	يُغْفَرْ لَّهُمْ	۵	ماسوا بصری	بصری دوری کے لئے اظہار ہے۔

۶	مَاقَدْسَّلَفَ	″	حرمی، ابن ذکوان، عاصم	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی
۷	مَضَتْ سُّنَّتُ	″	بصری، حمزہ، کسائی	حرمی، ہشامی، عاصم
۸	وَاِذْ زَّيَّنَ لَهُمْ	۶	حرمی، ابن ذکوان، عاصم، خلف	بصری، ہشام، خلاد، کسائی
۹	فِيمَا اَخَذْتُّمْ	۹	مکی، حفص	غیر مکی وحفص
۱۰	وَيَغْفِرْلَّكُمْ	۱۰	ماسوا بصری	بصری، دوری کیلئے اظہار بھی ہے۔
۱۱	اِذْتَّتَوَفّٰى	۶	ماسوا ہشام	ہشام وَحْدَهٗ لِاَنَّهٗ يَقْرُبُ بِالتَّاءِ

جدول ادغام کبیر مثلین (سورۃ الانفال)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	قُلِ الْاَنْفَالُ لِّلّٰهِ	۱
۲	اَلشَّوْكَةِ تَّكُوْنُ	″
۳	اَلْعَذَابَ بِّمَا	۴
۴	قَالَ لَّا	″
۵	اَلْيَوْمَ مِّنَ النَّاسِ	۶
۶	اَلْفِئَتٰنِ نَّكَصَ	″
۷	اِنَّهٗ هُوَ	۸

۸	حَسْبُكَ اللّٰهُ هُوَ	۔

جدول ادغام کبیر متقاربین (سورۃ الانفال)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	وَرَزَقَكُمْ	۳
۲	فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا	۵
۳	وَاذْرَيِّنَ لَهُمْ	۶

المرسوم: (سورۃ الانفال) فِي الْمِيْعٰدِ بحذف الف مَاكَانَ لِنَبِيٍّ مصحف حمص میں لا مین سے لِلنَّبِيِّ مرسوم تھا۔

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ

مدنی ہے، اور آخری دو آیتیں بعض کے قول پر مکی ہیں، اس کی کل آیات ایک سو تیس ۱۳۰ ہیں، البتہ کوفی ایک سو انتیس ۱۲۹ ہیں، پانچ میں اختلاف ہے۔ (۱) بقول معلیٰ از عاصم جحدری بَرِيْءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ پر۔ (۲) بقول شہاب از عاصم جحدری اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ پر بصری۔ (۳) ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ پر حمصی۔ (۴) اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا پر دمشقی۔ (۵) وَعَادٍ وَّ ثَمُوْدَ پر حجازی آیت ہے۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: "انفال و براۃ" کے درمیان ترک بسم اللہ پر اجماع ہے، اور تمام آئمہ کے نزدیک وقف ، سکتہ اور وصل جائز ہے، اور امام ابوالحسن وصل کو امام ابومحمد مکی سکتہ کو اور محقق وقف کو مختار کہتے ہیں، نشر میں فرماتے ہیں، مبسملین کے لئے وقف، حمزہ کیلئے وصل، اور باقی آئمہ کیلئے سکتہ اولی ہے، تاکہ ان کے مذاہب کے موافق رہے، اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ سے مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین دو سو دس ۲۱۰ ہیں، قالون مع مکی و بصری چوراسی ۸۴۔ شامی مع کسائی اکیس ۲۱۔ عاصم اکیس ۲۱۔ خلاد اکیس ۲۱۔ ورش بیالیس ۴۲۔ حمزہ اکیس ۲۱۔ فواصل لَمْ تُرَبّ کے پانچ میں سے ایک پر ختم ہوتے ہیں۔

(۷۲۵) وَيُكْسَرُ لَا اِيْمَانَ عِنْدَ ابْنِ عَامِرٍ ۝ وَوَحَّدَ (حَقٌّ) مَسْجِدَ اللّٰهِ الْاَوَّلَا

ترجمہ: اور کسرہ دیا جاتا ہے (ابن عامر ، شامی کیلئے) لَا اِيْمَانَ لَهُمْ ع۲" (کا ہمزہ) (ضد سے باقی کا فتحہ

نکلا، اور مکی اور بصری کیلئے) اول مَسْجِدَ اللّٰهِ ۳ع" کو حق والوں نے واحد سے پڑھا ہے باقی مَسٰجِدَ اللّٰهِ جمع سے پڑھتے ہیں، اور اول کی قید سے شٰهِدِيْنَ سے پہلے والا مراد ہے، دوسرا جو مَنْ اٰمَنَ سے قبل ہے، وہ سب کیلئے جمع سے ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

لَا اَيْمَانَ يُكْسَرُ مجہول کا مفعول مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ ۔ عَنْدَ اس کا ظرف۔ حَقٌّ وَحّدَ کا فاعل۔ مَسْجِدُ اس کا مفعول۔ اَلْاَوَّلَا مسجد کی صفت۔

توضیح: (۱) لَا اِيْمَانَ کسرہ کی تقدیر پر، اٰمَنَ کا مصدر ہے، بمعنی اس نے امان دی اَیْ لَا يُعْطُوْنَ اَمَانًا بَعْدَ نَقْضِهٖ جب وہ ایک بار معاہدہ توڑ چکے، تو ان کو دوبارہ امن نہ دی جائے، پس اَلْاِيْمَانَ مصدر مجہول ہے، اور فتحہ کی تقدیر پر يَمِيْنٌ بمعنی حلف کی جمع ہے، اور یہ جانبین کے اَيْمَانِهِمْ کے بھی مناسب ہے، یعنی ان کی قسمیں حقیقت کی رُو سے قسمیں ہیں، نیز کسرہ لِهٰذِهٖ اِيْمَانًا "توبہ۱۲ع"۔ اور فتحہ نَكَثُوْا اَيْمَانَهُمْ "توبہ۲۰ع" کے اجماعی الفاظ کے موافق ہے۔

(۲) مَسْجِدَ اللّٰهِ توحید کی تقدیر پر مسجد حرام مراد ہے، قرینہ اس کے بعد المسجد الحرام کا آنا ہے، اور اس سے جنس مراد ہے، جو جمع کو بھی شامل ہے، توحید کی صورت میں تصریحًا اور جمع کی صورت میں تقدیرًا رسم کے موافق ہے۔

(۷۲٦) عَشِيْرَاتُكُمْ بِالْجَمْعِ صِدْقٌ وَنَوِّنُوْا ۲ عُزَيْرٌ رِضًا نَصٍّ وَّبِالْكَسْرِ وُكِّلَا

ترجمہ: عَشِيْرَتُكُمْ (ابوبکر کیلئے عَشِيْرَاتُكُمْ) جمع سے سچائی ہے، اور تم (کسائی اور عاصم کیلئے) عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ کو ایسا تنوین دو، جو پسندیدہ تصریح ہے، جو (وصل میں) کسرہ کے ساتھ مقرر کیا گیا ہے (یعنی عُزَيْرُ نِ ابْنُ اللّٰهِ ہے، اور باقین عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربية﴾

عَشِيْرَاتُكُمْ صِدْقٌ مبتداء و خبر۔ عُزَيْرٌ نَوِّنُوْا کا مفعول۔ رِضًى نَصٌّ حال، اَیْ مَرْضِيًّا نَصَّهٗ وُكِّلَا کی ضمیر عُزَيْر کیلئے ہے۔

(۱) عَشِيْرَتُكُمْ واحد جمع کیلئے مستعمل ہے، یا توحید سے جنس کے معنی مراد ہے، اور جمع والوں کی دلیل کہ ہر ایک مخاطب کا ایک عشیرہ ہے، اور جب سب کے عشیرہ کو ذکر کرنے کیلئے جمع لائیں گے، تو پھر عَشِيْرَاتُكُمْ ہی کہیں گے۔

(۲) عُزَيْرٌ میں تنوین کا ثابت رکھنا اولیٰ ہے، اس لئے کہ یہ مبتداء ہے، اور اِبْنُ اللّٰهِ اس کی خبر ہے، اور عُزَيْرٌ میں چونکہ تصغیر کی یاء ہے، جو عربی اسموں ہی میں ہوتی ہے، عجمی میں نہیں آتی، لہٰذا اس کا عربی ہونا قوی تر ہے، اور ترک تنوین کی صورت میں عُزَيْرٌ موصوف، اور اِبْنُ اللّٰهِ صفت ہے، اور اِبْنُ مضاف ہے اللہ کی طرف، اور موصوفین کا مجموع مبتداء ہے، اور اس کی خبر مقدر ہے، اَیْ عُزَیْرُابْنُ اللّٰهِ مَعْبُوْدُنَا۔

(۷۲۷) يُضَاهُوْنَ ضَمَّ الْهَاءِ يَكْسِرُ عَاصِمٌ ۞ وَزِدْ هَمْزَةً مَّضْمُوْمَةً عَنْهُ وَاعْقِلَا

ترجمہ: يُضَاهُوْنَ جو ہے، عاصم ہاء کے ضمہ کو کسرہ سے بدلتے ہیں، اور تو ان کیلئے ضمہ والا ہمزہ (بھی ہاء کے بعد زیادہ کردے (يُضَاهِئُوْنَ) اور تو خوب سمجھ لے۔

﴿النحو والعربية﴾

يُضَاهُوْنَ مبتداء۔ ضَمَّ الْهَاءِ مفعول۔ عَاصِمٌ يَكْسِرُ کا فاعل، اور جملہ مبتداء کی خبر ہے۔ وَاعْقِلَا معطوف۔ زِدْ پر زِدْ کا مفعول۔ وَاعْقِلَا کا الف نون تاکید خفیفہ سے بدلا ہے۔ عَنْهُ ضمیر عاصم کیلئے

توضیح: ضَاهَا لغت ثقیف میں مہموز اللام ہے، اور باقی عرب کے لغت میں معتل اللام ہے، جس کی اصل يُضَاهِيُوْنَ تھی، یاء کو تخفیفاً حذف کر دیا، اور پھر واؤ کی مناسبت سے ہاء کے کسرہ کو ضمہ سے بدل دیا۔

(۷۲۸) يَضِلُّ بِضَمِّ الْيَاءِ مَعْ فَتْحِ ضَادِهٖ ۞ (صِحَابٌ) وَّلَمْ يَخْشَوْا هُنَاكَ مُضَلَّلَا

ترجمہ: يَضِلُّ بِهِ الَّذِيْنَ صحاب کیلئے ضمہ یاء ہے، حالانکہ یاء اپنے ضاد کے فتحہ کے ساتھ ہے، (یعنی يُضَلُّ ہے) اور وہ تمام قراء (يُضَلُّ کی وجہ میں) گمراہی کی طرف نسبت کرنے والے (اور اس قراءت سے اپنا غلط مذہب ثابت کرنے والے معتزلی سے) نہیں ڈرے، یعنی دونوں قراءتیں اہل سنت والجماعت کے مسلک کی تائید کرتی ہیں، کہ افعال کا خالق اللہ ہے، اور کاسب بندہ ہے، اس لئے معتزلہ کا یہ مذہب ثابت نہیں ہوتا، کہ افعال کا خالق بندہ خود ہے، اسلئے کہ يُضَلُّ میں کفار کی طرف اسناد مجازی ہے، جو ظہور کی بناء پر ہے، کہ گمراہ ہونے کا فعل ان سے ظاہر ہوا ہے، اسلئے نہیں کہ گمراہی کے پیدا کرنے والے بھی وہ خود نہیں ہیں، بلکہ حقیقی فاعل حق تعالیٰ ہی ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْمُضَلَّلُ النَّاسِبُ اِلَى الضَّلَا لِ ۔ يَضِلُّ مبتداء۔ صِحَابٌ خبر۔ اَیْ قِرَاءَةُ صِحَابٍ مُضَلَّلٌ لَمْ يَخْشَوْا کا مفعول۔

(۷۲۹) وَاَنْ تُقْبَلَ التَّذْكِيرُ شَاعَ وِصَالُهُ ٥ وَرَحْمَةٌ اِلْمَرْفُوعُ بِالْخَفْضِ فَاقْبَلَا

ترجمہ: اور اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ ۷ع'' کی تذکیر کا (حمزہ و کسائی کیلئے) پہنچنا مشہور ہوگیا ہے، اور وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ ۸ع'' جو ہے، رفع والا ہے (حمزہ کیلئے تاء کے) جر ساتھ ہے، تو ضرور قبول کر لے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَنْ تُقْبَلَ مبتداء۔ اَلتَّذْكِيْرُ مبتداء ثانی۔ شَاعَ وِصَالُهٗ خبر۔ اور جملہ خبر الاول۔

توضیح: يُقْبَلُ کی تذکیر میں معنی کا اور تانیث میں لفظ کا اعتبار ہے، اس لئے کہ فاعل کی تانیث مجازی ہے، جو لفظ کی رو سے مؤنث ہے، اور تذکیر کی تقدیر پر نَفَقَتُهُمْ اَنْفَاقُهُمْ کے معنی میں ہے، جَاءَ مَوْعِظَةٌ بقرۃ کی طرح، اور جر کی صورت میں وَرَحْمَةٍ کا عطف خیر پر ہے، یعنی آپ ﷺ ایسے کلام کے سننے والے ہیں، جو تمہارے لئے رحمت کا سبب ہے، جونکہ رحمت بھی خیر کی اعلیٰ قسم ہے، لہٰذا یہ عطف الخاص علی العام کے قبیل سے ہے۔

(۷۳۰) وَيُعْفَ بِنُوْنٍ دُوْنَ ضَمٍّ وَّفَاءُهٗ ٦ يُضَمُّ تُعَذَّبْ تَاهُ بِالنُّوْنِ وُصِّلَا

ترجمہ: اور اِنْ يُّعْفَ (عاصم کیلئے یاء کی بجائے ایسے) نون کے ساتھ ہے، جو ضمہ کے بغیر (یعنی فتحہ والا ہے) اور اس کی فاء ضمہ دی جاتی ہے (نَعْفُ) اور تُعَذَّبْ جو ہے، اس کی تاء نون کے ساتھ نقل کی گئی ہے۔

(۷۳۱) وَفِيْ ذَالِهٖ كَسْرٌ وَّطَائِفَةٌ م بَنَصْبِ ٧ بِ مَرْفُوْعِهٖ عَنْ عَاصِمٍ كُلُّهٗ اعْتَلَا

ترجمہ: اور اسکے (نُعَذِّبْ) ذال میں کسرہ ہے، اور طَآئِفَةٌ اپنی رفع والی (تاء کے) نصب کے ساتھ ہے، یہ پورا بیان (دونوں شعروں کا) عاصم سے بلند ہوا ہے، یعنی عاصم کیلئے اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً اول نون مفتوحہ فاء مضمومہ ثانی تاء کے بجائے نون مفتوحہ اور ذال مکسورہ سے، اور طَآئِفَةً کے نصب سے، اور یہی اولیٰ ہے، اس لئے کہ فعل معروف اصل ہے، نیز نون ڈرانے میں بلیغ تر ہے اور باقی چھ کیلئے اَنْ يُّعْفَ ، تُعَذَّبْ ، طَآئِفَةٌ اول یاء مضمومہ اور فاء مفتوحہ سے، اور ثانی تاء سے اور ذال مفتوحہ سے، اور طَآئِفَةٌ کے رفع سے۔

﴿النحو والعربية﴾

يُعْفَ بِنُوْنٍ مبتداء و خبر۔ دُوْنَ ضَمٍّ حال۔ وَفَاءُهٗ بِضَمٍّ مبتداء و خبر۔ نُعَذِّبْ مبتداء۔ تَاءٌ بِالنُّوْنِ وَصِلَا خبر۔ طَآئِفَةٌ بِنَصْبِ مَرْفُوْعِهٖ مبتداء و خبر۔ كُلُّهٗ مبتداء۔ ضمیر مذکور کے لئے اِعْتَلَا خبر۔

توضیح: نَعْفُ ، نُعَذِّبْ بتقدیرِنون دونوں مضارع معروف ہیں، اول کا لام کلمہ جزم کی وجہ سے محذوف ہے، اور دونوں ایک مفعول کی طرف متعدی ہیں، اور عَنْ کے واسطہ سے اور ثانی بلا واسطہ، اور یُعْفَ اور تُعَذَّبْ مجہول ہیں۔ اور طَائِفَةٌ کی طرف اول کی اسناد صراحۃً نہ ہونے کی وجہ سے اسمیں تذکیر ہے، اور ثانی کی اسناد صراحۃً ہیں، اس لئے اس میں اولیٰ کیمطابق تانیث کی تاء ہے۔

الجزء الحادی عشر (۱۱)

(۷۳۲) وَ(حَقٌّ) بِضَمِّ السَّوْءِ مَعْ ثَانِ فَتْحِهَا ۸ وَتَحْرِيكُ وَرْشٍ قُرْبَةٌ ضَمُّهُ جَلَا

ترجمہ: اور دَائِرَةُ السَّوْءِ میں لفظ سَوْءِ کو یہاں ''توبہ ۱۲ع'' اور ''سورۂ فتحنا'' کے دوسرے اِع'' میں (مکی و بصری) نے بضم سین (اور باقی نے بفتح سین) پڑھا ہے، اور وہ حق ہے، اور قُرْبَةٌ لَّهُمْ میں ورش راء کو ضمہ کی حرکت دیتے ہوئے ظاہر ہوئے ہیں (باقی کیلئے راء کے سکون سے ہے) فَتْحًا دوسرے کی قید سے اول اور تیسرا خارج ہوگیا، جو ظَنَّ السَّوْءِ اع۔ ۲ع ہے، اور ان دوسورتوں کی قید سے ''مریم ، انبیاء ، فرقان'' والے بھی نکل گئے، ان میں اجماعاً بفتح سین ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

اَلسُّوْءِ مبتداء۔ ہمزہ کا جر حکایۃ ہے۔ حَقٌّ خبر۔ بِضَمٍّ اس کے متعلق تنوین کا حذف ضرورۃً ہے۔ ثَانٍ سُوْءِ محذوف کی صفت، یاء کا حذف ضرورۃً ہے۔ فَتْحُهَا مضاف الیہ۔ ھَاء لِلسُّوْرَہْ۔ قُرْبَةٌ مفعول تحریک کا۔ اور وہ مبتداء۔ جَلَا خبر۔ ضَمَّ جَلَا کا مفعول۔

توضیح: (۱) اَلسَّوْءِ میں فراء کہتے ہیں، کہ فتحہ اولیٰ ہے، اس لئے کہ یہ سَاءَ يَسُوْءُ سے مصدر ہے، اور ضمہ والا اسم ہے، اَیْ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ الْبَلَاءِ وَالْعَذَابِ یعنی ان پر عذاب اور بلاء کی آفت اور عذاب ہے، جس نے ان کو دائرہ کی طرح ہر جانب سے گھیر لیا ہے۔ (۲) قُرْبَةٌ میں ضمہ اور سکون دونوں لغت ہیں، اَیْ مُقَرِّبَةٌ مِّنَ اللّٰہِ۔

(۷۳۳) وَمِنْ تَحْتِهَا الْمَكِّيْ يَجُرُّ وَزَادَ مِنْ ۹ صَلَوٰتَكَ وَحِّدْ وَافْتَحِ التَّا شَذًا عَلَا

ترجمہ: اور مِنْ تَحْتِهَا کو مکی جر دیتے ہیں، اور انہوں نے اس سے پہلے مِنْ زیادہ کیا ہے، (باقین کیلئے تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ مِنْ کے بغیر تاء کے نصب سے) اور تو (حفص حمزہ اور کسائی کیلئے) اِنَّ صَلٰوتَكَ ''توبہ ۱۳ع'' کو واحد سے پڑھ، اور اس کی تاء کو فتحہ دے، جو عود کی خوشبو کے اعتبار سے بلند ہو گیا ہے (باقی کیلئے جمع سے اِنَّ صَلَوَاتِكَ ہے)۔

(۷۳۴) وَوَحِّدْ لَهُمْ فِيْ هُوْدَ تُرْجِيْ هَمْزُهُ ۱۰ صَفَا (نَفَرٍ) مَّعْ مُرْجَئُوْنَ وَقَدْ حَلَا

ترجمہ: اور ''ھود ۸ ع'' میں (اَصَلَوٰتُكَ) کوتو (انہیں صحاب کیلئے) واحد سے پڑھ (اورباقی کیلئے جمع سے) اور تُرْجِيْ مَنْ ''احزاب ع'' میں مع لفظ مُرْجَوْنَ کے جیم کے بعد ہمزہ پڑھنے میں (نفر و شعبہ کیلئے) ایک جماعت پاکیزہ ہوئی ہے، اورھمزہ کا اضافہ شیریں ہوا ہے (باقی دونوں کلموں کو ہمزہ کے بغیر پڑھتے ہیں)

﴿النحووالعربية﴾

شعر۹: اَلْمَكِّيْ مبتداء۔ يَجُرُّ خبر۔ مِنْ تَحْتِهَا اس کامفعول۔ مِنْ مفعول زَادَ کا صَلَاتَكَ وَحِّدْ کامفعول ہے۔ شَذَا اِفْتَحْ کے فاعل سے حال۔ عَلَا اس کی صفت۔

شعر۱۰: وَحِّدْ کامفعول محذوف ہے، اَیْ صَلَاتِكَ ضمیر لَهُمْ۔ شَذَا عَلَا کے مدلول کیلئے ہے۔ تُرْجِيْ مبتداء۔ هَمْزُهُ مبتداءثانی۔ صَفَا اس کی خبر۔ مَعْ مُرْجَوْنَ حال۔ حَلَا ضمیر للهمز۔

توضیح: (۱) مِنْ تَحْتِهَا مصاحف مکہ میں مِنْ کی زیادتی سے، اور باقی میں حذف سے مرسوم ہے۔

(۲) صَلٰوتِكَ رسم باجماع واؤ سے ہے، دونوں قرائتیں رسم سے صراحۃً وتقدیراً ثابت ہیں، واؤ سے قبل اور بعد الف محذوف ہے، توحید کی تقدیر پر دونوں جگہ جنس مراد ہے، اور یہ مصدر ہے، جو کثرت پر دلالت کرتا ہے، اور جمع افراد وانواع کی تصریح کیلئے ہے۔

(۳) اَرْجَأَ مہموز اللام اور ناقص یائی دونوں سے اَخَّرَ کے معنی میں ہے، اور اول تمیمی اور ثانی قیسی و اسدی لغت ہے، فرقہ مُرجئہ کا نام عمل کو ایمان سے مؤخر ماننے کی وجہ سے ہے، ان کا عقیدہ ہے، کہ گناہ مضر اور باعث عذاب نہیں۔

(۷۳۵) وَ(عَمَّ) بِلَا وَاوِ الَّذِيْنَ وَضُمَّ فِيْ ۱۱ مَنَ اَسَّسَ مَعْ كَسْرٍ وَّ بُنْيَانُهُ وِلَا

ترجمہ: اور اَلَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا (مدنی، شامی کیلئے ماقبل) واؤ کے بغیر عام ہوگیا ہے، (اورباقی وَالَّذِيْنَ واؤ کے اضافہ سے پڑھتے ہیں) اور اَفَمَنْ اَسَّسَ اور اَمْ مَّنْ اَسَّسَ میں (فعل کے ہمزہ میں) ضمہ واقع کر (جوسین کے) کسرہ کے ساتھ ہے، اور بُنْيَانَهُ کے (نون کا اطلاق سے نکلنے والا) رفع بھی دونوں جگہ انہی کیلئے نقل کی پیروی والا ہے (باقی کا اَسَّسَ بُنْيَانَهُ)۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلَّذِيْنَ مبتداء عَمَّ خبر۔ بِلَا وَاوٍ حال۔ تنوین کا حذف ضرورۃً ہے۔ ضُمَّ فعل امر اس کامفعول محذوف اَيِ الْهَمْز

بُنْيَانَهٗ منصوب بمضمر اَیْ اِرْفَعْ وِلَا بمعنی متابعہ مفعول۔

توضیح: (۱) اَلَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مصحف مدنی اور شامی میں واؤ کے حذف اور باقی مصاحف میں باثبات واؤ مرسوم ہے، اور واؤ کے حذف کی تقدیر پر باثبات واؤ مرسوم ہے، اور واؤ کے حذف کی تقدیر پر اَلَّذِیْنَ مبتداء ہے، اور خبر مقدم ہے اَیْ فِیْمَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ اور واؤ کے اثبات کی صورت میں یہ جملہ وَاٰخَرُوْنَ پر معطوف ہے، یا مستانفہ ہے۔

(۲) مَنْ اَسَّسَ معروف کا فاعل مَنْ کی ضمیر ہے، بُنْيَانَهٗ مفعولیت کی بناء پر منصوب ہے، اور رفع کی صورت میں بُنْيَانُهٗ اس کا نائب الفاعل ہے۔

(۷۳۶) وَجُرْفٍ سُکُوْنُ الضَّمِّ فِیْ صَفْوِ کَامِلٍ ۱۲ تُقَطَّعَ فَتْحُ الضَّمِّ فِیْ کَامِلٍ عَلَا

ترجمہ: اور عَلٰی شَفَا جُرُفٍ میں لفظ جُرُفٍ کی راءِ مضمومہ کا سکون (حمزہ، شعبہ، شامی کیلئے) کامل پاکیزگی ہے، (باقی کیلئے بضم الراء ہے) تُقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ میں تاءِ مضمومہ پر (حمزہ، شامی، حفص کیلئے) فتحہ کامل بلندی میں ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

جُرُفٍ مبتداء۔ سُکُوْنُ الضَّمِّ مبتداء ثانی۔ لام عائد کے عوض میں ہے۔ فِیْ صَفْوِ ہٖ کَامِلٌ اس کی خبر۔ جملہ خبر الاول۔ عَلَا کامل کی صفت ہے۔

توضیح: (۱) جُرُفٍ ضمہ حجازی اور سکون باقی عرب کا لغت ہے۔ (۲) تَقَطَّعَ فتحہ سے تَفَعَّلَ کا مضارع مجہول ہے، جس کی اصل یُقَطِّعَ اللّٰہُ قُلُوْبَهُمْ تھی، پس فاعل کو حذف کر کے فعل کی اسناد مفعول کی طرف کر دی، اور دونوں صورتوں میں واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے، اور دلوں کے ٹکڑے ہو جانے ان کی موت سے کنایہ ہے اِلَّا اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ اَیْ اِلَّا اَنْ یَّمُوْتُوْا۔

(۷۳۷) یَزِیْغُ عَلٰی فَصْلٍ یَّرَوْنَ مُخَاطِبٌ ۱۳ فَشَاوَمَعِیْ فِیْهَا بِیَائَیْنِ جُمِّلَا

ترجمہ: کَادَ یَزِیْغُ قُلُوْبُهُمْ کی (حفص و حمزہ کیلئے اطلاق سے) تذکیر حق اور باطل میں جدائی کر دینے والے قول کی بناء پر ہے، (باقین کی تانیث کی تاء ہے) اور اَوَلَا یَرَوْنَ اَنَّهُمْ (حمزہ کیلئے) خطاب سے مشہور ہوا ہے، اور مَعِیَ دو جگہ اس سورت میں مَعِیَ عَدُوًّا اور مَعِیَ اَبَدًا الخ" یاءِ اضافت خوبصورت ہوا ہے، پس حفص و حمزہ یَزِیْغُ اور باقین تَزِیْغُ پڑھتے ہیں، وجہ ظاہر ہے، کہ فاعل لفظ کی رُو سے مؤنث اور مصداق کی رُو سے مذکر ہے، جو قلوب

ہے، فعل کی تذکیر وتانیث دونوں درست ہیں، البتہ تانیث اولیٰ اور فصیح وعام ہے، اَوَلَا يَرَوْنَ میں غیبت کی یاء جانبین کے صیغوں کی رعایت سے عمدہ تر ہے، اور خطاب کی صورت میں مخاطب مؤمنین ہیں۔

یاءات اضافت دو ہیں۔ مَعِيَ اَبَدًا میں سما شامی حفص کا فتحہ ہے، اور صحبہ کیلئے سکون ومد ہے، اور مَعِيَ عَدُوًّا میں صرف حفص کا فتحہ اور باقین کا سکون ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

يَزِيْغُ مبتداء۔ عَلٰى فَصْلٍ خبر۔ يَرَوْنَ مبتداء۔ مخاطب خبر۔ خطاب کی نسبت اسکی طرف اس لئے ہے، کہ اس میں خطاب ہے۔ فَشَا اس کی صفت۔ فِيْهَا کی ضمیر لِلسُّوْرَة۔ اور جَمَّلَا تثنیہ کی ضمیر باقین کے لئے ہے۔

ادغام کبیر: (سورۃ التوبہ) ستائیس ۲۷ ہیں۔ مثلین کے تیرہ ۱۳۔ متقاربین کے چودہ ۱۴۔ اور صغیر مختلف فیہ نو ۹ ہیں۔

جدول ادغام صغیر مختلف فیه (سورة التوبه)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	اظہار والے قرّاء	ادغام والے قرّاء
۱	بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ	۴	حرمی، عاصم	بصری، شامی، حمزہ کسائی
۲	هَلْ تَّرَبَّصُوْنَ	۱۳	سما، عاصم، ابن ذکوان	ہشام، حمزہ، کسائی
۳	اِسْتَغْفِرْ لَّهُمْ اَوْلَا	"	" " "	بصری بخلف عن الدوری
۴	تَسْتَغْفِرْ لَّهُمْ	۱۰	" " "	" "
۵	اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَّهُمْ	"	" " "	" "
۶	اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ	۱۱	حرمی، شامی، عاصم	بصری، حمزہ، کسائی
۷	اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ	۱۲	" " "	" " "
۸	اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ	"	" " "	" " "

۹	لَقَدْجَآءَ كُم	،	حرمی، ابن ذکوان، عاصم	بصری، ہشام، حمزہ کسائی

جدول ادغام کبیر مثلین (سورة التوبه)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اَلْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ	۴
۲	اِذَاقِيْلَ لَكُمُ	۲
۳	اِذْيَقُوْلُ لِصَاحِبِه	۲
۴	وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا	″
۵	نَحْنُ نَتَرَبَّصُ	۷
۶	طُبِعَ عَلٰى	۱۱
۷	مَايُنْفِقُ قُرُبٰتٍ	۱۲
۸	نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ	۱۳
۹	اِنَّ اللّٰهَ هُوَ	″
۱۰	اَنَّ اللّٰهَ هُوَ	″
۱۱	اِنَّ اللّٰهَ هُوَ	۱۴
۱۲	لَايُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً	۱۵
۱۳	زَادَتْهُ هٰذِه	۱۶

جدول ادغام کبیرمتقاربین (سورة التوبه)

نمبر شمار	کلمات	رکوع

۱	مِنۡ بَعۡدِ ذٰلِکَ	۴
۲	ذَالِکَ قَوۡلُهُمۡ	۵
۳	زُيِّنَ لَهُمۡ	۰
۴	حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ	۷
۵	الۡفِتۡنَةُ سَقَطُوۡا	۰
۶	يُؤۡمِنُ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ	۸
۷	وَالۡمُؤۡمِنٰتُ جَنّٰتٍ	۹
۸	لِيُؤۡذَنَ لَهُمۡ	۱۲
۹	لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَكُمۡ	۰
۱۰	مَاتَبَيَّنَ لَهُمۡ	۱۴
۱۱	فَلَمَّاتَبَيَّنَ لَهٗ	۰
۱۲	حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمۡ	۰
۱۳	مَاكَادَ تَزِيۡغُ	۰
۱۴	اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ	۵

المرسوم: (سورۃ التوبہ) خِلٰفَ بحذف الف وَاٰخَرَ سَيِّئًا باجماع مصاحف سَيِّئَةٌ کی طرح دو یاؤں سے مرسوم تھا، وَلَا۠ اَوۡضَعُوۡا بعض مصاحف میں واؤ اور لام کے درمیان دو الف سے مرسوم ہیں، ایک ہمزہ بشکل الف اور دوسرا زائدہ ہے، اس کا پڑھنا لحن شدید ہے، اس لئے کہ فسادِ معنی لازم آجاتا ہے، اور اکثر مصاحف میں یہ الف مرسوم نہ تھا۔

سُوْرَةُ يُوْنُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

یہ سورت مکیہ ہے مگر چار آیات مدنیہ (۱) آیت ۴۰ وَاِنْ كَذَّبُوْكَ ۔ (۲) آیت ۹۴ تا ۹۶ وَلَا تَكُوْنَنَّ سے اَلْاَلِيْمُ تک تین ۳ آیتیں ۔ کل آیات شامی ایک سودس ۱۱۰ ۔ غیر شامی ایک سونو ۱۰۹ ہیں ۔ ایک سو آٹھ ۱۰۸ میں اجماع ہے، تین میں اختلاف ہے۔ ۱ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۔ ۲ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوْرِ پرشامی۔ ۳ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ پر غیر شامی آیت ہے، اور الٓرٰ پر کسی نے بھی آیت شمار نہیں کی، اس کے فواصل نَمَلٌ کے تین حروف میں سے کسی ایک پر ختم ہوتے ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ سے اَلْحَكِيْم تک وجوہ صحیحہ بین السورتین تین سو اٹھاون ۳۵۸ ہیں۔ قالون چھبیس ۲۶ ۔ ابوبکر چھتیس ۳۶ ۔ بصری چودہ ۱۴ ۔ ورش ایک سو پچاس ۱۵۰ ہیں۔

بسم اللہ پر ایک سو آٹھ ۱۰۸ ۔ ترک پر بیالیس ۴۲ ۔ ابوبکر چھتیس ۳۶ ۔ حفص چھتیس ۳۶ ۔ شامی مع حمزہ چودہ ۱۴ ۔ اور کی چھتیس ۳۶ ۔

(۷۳۸) وَاِضْجَاعُ رَا كُلِّ الْفَوَاتِحِ ذِكْرُهُ　حِمًى غَيْرَ حَفْصٍ طَاوَيَا (صُحْبَةٌ) وَّلَا

ترجمہ: اور تیرا حفص کے سوا (ذال اور حاء والوں یعنی شامی ، بصری اور صحبہ کیلئے سورتوں کے) شروع والے حروف (مقطعات میں کے) تمام کی راء کا امالہ محضہ سے پڑھنا جو ہے، اس کی تلاوت حمایت والی ہے، اور (طٰہٰ ، شعراء ، نمل ، قصص کی) طاء اور یٰسٓ کی یاء کا امالہ محضہ جماعت صحبہ کی قرأت ہے، حالانکہ یہ پیروی والے ہیں (پس سماء ، شامی ، حفص کیلئے طاء کا چاروں جگہ اور یاء کا (سورۃ یٰسٓ کی) فتح ہے، اور یہاں راء ، طاء ، یاء ، ھاء ، حاء کا قصر حکایۃً ہے۔

النحو والعربية

اِضْجَاعُ مبتداء جو راء کی طرف مضاف ہے، اور راء کی اضافت كُلِّ کی طرف ہے۔ ذِكْرُهُ حِمًى جملہ مبتداء کی خبر ہے۔ غَيْرَ حَفْصٍ کا نصب استثناء کی وجہ سے ہے، جو ذِكْرُهُ میں مذکور ہے۔ طاء و یاء صحبہ مبتداء و خبر۔ اَیْ اِضْجَاعُ طَا وَ يَاقِرَاءَةُ صُحْبَةٍ وَلَا حال ہے، اَیْ ذَوِیْ وِلَا۔

(۷۳۹) وَكَمْ (صُحْبَةٍ) يَاكَافَ وَالْخُلْفُ يَاسِرٌ　وَهَا صِفْ رِضًى حُلْوًا وَّتَحْتُ جَنًى حَلَا

ترجمہ: اور (شامی و صحبہ کی) بہت سی جماعتیں جو ہیں، اُنہوں نے (سورہ مریم کٓھٰیٰعٓصٓ کی) یاء کا امالہ محضہ کیا ہے۔ اور (سوسی کیلئے) اس یاء میں خلاف آسانی والا ہے، اور مریم کی هاء کا اضجاع (ابوبکر ، کسائی ، ابوعمرو کیلئے) بیان کردے، حالانکہ یہ شیرین ہے۔ اوراس مریم کے نیچے (طٰہٰ میں هاء کے امالہ کو ورش ابوعمرو ، حمزہ اور کسائی اور ابوبکر کیلئے بیان کردے، حالانکہ یہ) میوہ ہے، جو شیرین ہوگیا ہے۔

(۷۴۰) شَفَا صَادِقًا حُمَّ مُخْتَارُ (صُحْبَةٍ) ۳ وَبَصْرٍ وَّ هُمْ اَدْرٰى وَبِالْخُلْفِ مُثِّلَا

ترجمہ: نیز جس نے شفادی ہے، حالانکہ یہ سچائی والا ہے (ان الفاظ کا تعلق گذشتہ شعر سے ہے) اور (ابن ذکوان ، ابوبکر ، حمزہ ، کسائی کیلئے) حٰمٓ (کی حاء کا اضجاع) صحبہ کا پسندیدہ ہے، اور (ابن ذکوان ، بصری ، اور صحبہ جو ہیں) انہوں نے اَدْرٰی کو امالہ محضہ سے پڑھا ہے، اور یہ (اضجاع ابن ذکوان کیلئے) خلاف کے ساتھ متعین ہوا ہے (یعنی ان کے لئے اَدْرٰی میں فتح وامالہ دونوں ہیں)۔

(۷۴۱) وَذُو الرَّالِوَرْشٍ بَيْنَ بَيْنَ وَنَافِعٌ ۴ لَدٰى مَرْيَمٍ هَايَا وَحَا جِيْدُهٗ حَلَا

ترجمہ: اوران مقطعات میں سے راء والا جو ہے، ورش کیلئے اس کا امالہ بین بین ہے، اور مریم میں هاء اور یاء کو نافع نے بین بین سے پڑھا ہے، اور (ورش و بصری کیلئے حٰمٓ کی) حاء کی تقلیل کی گردن شیرین ہوگئی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۲: كَمْ مبتداء۔ صُحْبَةٌ اس سے ممیز۔ يَاكَافَ خبر۔ وَهَا صِفْ کا مفعول ہے۔ رِضًى حُلْوًا دونوں حال ہیں۔ صِفْ کے فاعل سے۔ تَحْتَ جَنًا حَلَا مبتداء وخبر۔

شعر ۳: صَادِقًا شَفَا کا مفعول ہے، اور شَفَا حَلَا کے فاعل سے حال ہے۔ حٰمٓ مُخْتَارُ مبتداء و خبر۔ وَبَصْرٍ وَهُمْ اَدْرٰى مبتداء و خبر۔ اَیْ اَمَالُوْا اَدْرٰى۔ بِالْخُلْفِ مُثِّلَا کے متعلق ہے۔

شعر ۴: ذُوالرَّاء مبتداء۔ لِوَرْشٍ خبر۔ بَيْنَ بَيْنَ حال۔ یعنی اِضْجَاعُ ذِی الرَّاءِ لِوَرْشٍ۔ نَافِعٌ مبتدء۔ لَدٰى مَرْيَمٍ اس کی خبر۔ هَا يَا اَلْاِضْجَاعُ مقدر کا مفعول۔ وَحَا جِيْدُهٗ حَلَا مبتداء وخبر اَیْ اِضْجَاعُ حَا۔

توضیح: (۱) مکی اور حفص پانچوں میں جو حَیٌّ طَهَرَ میں ہرجگہ فتح۔ (۲) شعبہ و کسائی پانچوں میں امالہ محضہ۔ (۳) قالون کیلئے صرف مریم کی هاء و یاء میں بین بین لیکن یہ ابونشیط کے طریق سے نہیں، بلکہ حلوانی سے ہے، جو دانی نے ابوالفتح کی بجائے ابوالحسن سے پڑھا ہے، اس لئے طریق کے خلاف ہے، گو صحیح ہے، مگر اولی یہ ہے، کہ قالون کیلئے نظم

کے طریق سے پانچوں میں صرف فتح پڑھا جائے۔

(۴) ورش کیلئے راء کے چھیوں اور حاء میں ساتوں جگہ بین بین اور ھاء مریم میں بین بین اور طٰہٰ میں محضہ اور یاء مریم میں بین بین اور یٰسٓ میں فتح، اور طاء میں چاروں جگہ فتح۔

(۵) بصری کیلئے راء میں ہر جگہ محضہ اور حاء میں بین بین اور طاء میں چاروں جگہ فتح اور ھاء میں دونوں جگہ محضہ اور یاء میں دونوں جگہ فتح، اگرچہ ناظم نے سوسی کیلئے مریم کی یاء میں خلاف کے ساتھ محضہ بتایا ہے، لیکن نشر اور نظم وتیسیر کے طریق سے درست نہیں۔

(۶) ہشام کیلئے راء میں ہر جگہ، اور یاء کا صرف مریم میں محضہ باقی سب میں فتح۔ (۷) ابن ذکوان کیلئے راء اور حاء میں ہر جگہ محضہ اور یاء کا صرف مریم میں محضہ باقی سب میں فتح، پس مریم میں یہ بھی ہشام کی طرح ہیں۔ (۸) حمزہ کیلئے صرف مریم کی ھاء میں فتح باقی سب میں محضہ۔

جدول حروف مقطعات میں فتح وامالہ

نمبر شمار	قراء	فتح	محضہ
۱	قالون، مکی، حفص	حَيٌّ طَهُرَ	″
۲	کسائی، شعبہ	″	حَيٌّ طَهُرَ
۳	حمزہ	صرف هاء مريم	″
۴	ہشام	حاء، طاء، هاء، ياء يٰسٓ	راء، یاء مریم
۵	ابن ذکوان	طاء، هاء، ياء يٰسٓ	حاء، راء، یاء مریم
۶	بصری	طاء، یاء	حاء (تقلیل) ۔ راء، ھاء (محضہ)
۷	ورش	طاء، ياء يٰسٓ	راء، ھاء و یاء مریم (تقلیل)۔ ھاء طٰہٰ (محضہ)

(۷۴۲) نُفَصِّلُ يَا حَقٍّ عُلاً سِحْرٌ ظُبًى ۵ وَحَيْثُ ضِيَاءً وَافَقَ الْهَمْزُ قُنْبُلَا

ترجمہ: یُفَصِّلُ میں (مکی ، بصری ، حفص کیلئے) غیبت کی یاء بلندی کے اعتبار سے حق ہے، (باقی نون کے ساتھ پڑھتے ہیں، جو یاء کی ضد سے نکلی ہے) اور سَاحِرٌ (کوفیین و مکی کیلئے) تیزی اور شوکت کے اعتبار سے (سین کے بعد الف اور حاء کے کسرہ سے ہے، اور باقی لَسِحْرٌ پڑھتے ہیں) اور ضِيَآءً جہاں بھی آئے، ہمزہ نے قنبل سے موافقت کی ہے (یعنی ضِئَاءً پڑھا ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

نُفَصِّلُ مبتداء۔ یَاء خبر۔ مضاف اِلی حَقٌّ اَیْ یَاءُ حَقٍّ بِاِضَافَةِ الْمَوْصُوفِ اِلَی الصِّفَةِ عَلٰی صِفَةِ حَقٍّ۔ سَاحِرٌ ظُبّی مبتداء و خبر۔ اَیْ ذُوْ ظُبّی اَیْ حَجَّجَ تَنْصُرُهٗ وَتَعِیْنُهٗ۔ ضِیَاءٌ مبتداء خبر محذوف اَیْ مَوْجُوْدٌ جملہ مضاف ہے حَیْثُ کیطرف۔ اور حَیْثُ ظرف الْهَمْزِ وَافَقَ کا فاعل قُنْبُلًا مفعول۔ یہ کلام قلب ہے، اَیْ وَافَقَ قُنْبُلُ الْهَمْزَ۔

توضیح: (۱) یُفَصِّلُ یاء سے یُدَبِّرُ الْاَمْرَ کی رعایت ہے، اور نون میں وَاَوْحَیْنَا کی رعایت ہے۔

(۲) هٰذَا کا مشارٌ الیہ لَسِحْرٌ والی قرأت پر قرآن اور لَسٰحِرٌ والی قرأت پر نبی ﷺ ہیں۔

(۳) ضِیَآءً ضَوْءٌ کی جمع ہے۔ ثَوْبٌ ثِیَابٌ کی طرح اور ہمزہ کی قرأت پر اسمیں قلب مکانی ہوا ہے، کہ عین کو لام کی اور لام کو عین کی جگہ لے آئے ہیں، یعنی ضِئَآوٌ ہوگیا۔ پھر واؤ کلمہ کے آخر میں ہونے کی وجہ سے ہمزہ سے بدل دیا۔ یعنی ضِئَاوٌ ہوگیا، پھر واؤ کلمہ کے آخر میں ہونے کی وجہ سے ہمزہ سے بدل دیا۔

نوٹ: یہاں ہمزہ کی ضد وہ حرف علت ہے، جس کی شکل میں ہمزہ لکھا گیا ہے، عام تخفیف نہیں، جو تسہیل، ابدال، حذف کو شامل ہے۔

---

(۷۴۳) وَفِیْ قُضِیَ الْفَتْحَانِ مَعْ اَلِفٍ هُنَا ٭ وَقُلْ اَجَلُ الْمَرْفُوْعُ بِالنَّصْبِ كُمِّلَا

ترجمہ: لَقُضِیَ اِلَیْهِمْ اَجَلُهُمْ میں یہاں قُضِیَ میں (شامی کیلئے) قاف اور ضاد پر دو فتحہ مع الف ہیں (لَقَضٰی) اور تو کہہ دے کہ (شامی کیلئے) اَجَلُهُمْ جو رفع والا ہے، نصب کے ذریعہ کامل کر دیا گیا ہے (پس شامی کیلئے لَقَضٰی اِلَیْهِمْ اَجَلَهُمْ ہے، اور باقی لَقُضِیَ اِلَیْهِمْ اَجَلُهُمْ پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْفَتْحَانِ مبتداء۔ فِیْ قُضِیَ اس کی خبر۔ مَعَ اَلِفٍ حال۔ اَجَلٌ مبتداء۔ اَلْمَرْفُوْعُ اس کی صفت۔ کُمِّلَا خبر۔ بِالنَّصْبِ اس کے متعلق۔

توضیح: شامی کی قرأت پر فعل معروف لَقَضٰی کی ضمیر لفظ اللّٰہ کیلئے ہے، جو وَلَوْ یُعَجِّلُ اللّٰہ میں ہے، اور اَجَلُهُمْ مفعول بہ کی وجہ سے منصوب ہے، اور جمہور کی قرأت پر فعل کا مجہول لانا فاعل کے معلوم ہونے کے سبب ہے۔

(۷۴۴) وَقَصْرُ وَلَا هَـــادٍ بِخُلْفٍ زَكَا وَفِي الْـــ ــقِيٰمَةِ لَاالْاُولٰى وَبِالْحَالِ اُوِّلَا

ترجمہ: اور یہاں وَلَا اَدْرٰی کُـــمْ کے الف کا قصر (بزی کیلئے بالخلف اور قنبل کیلئے بلا خلاف ھدایت دینے والا پاکیزہ ہے، اور سورۃ قیامہ میں پہلا لَا (اُقْسِـمُ) بھی اسی طرح قصر سے ہے، اور یہ مضارع کے حال کے ساتھ تاویل کیا گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

قَصْرُ مبتداء۔ وَلَا مضاف الیہ۔ هَادٍ خبر۔ بِخُلْفٍ حال۔ زَكَا اس کی صفت۔ وَفِي الْقِيَامَةِ لَاالْاُولٰى۔ لَا مبتداء۔ اَلْاُولٰى اس کی صفت۔ فِي الْقِيَامَةِ خبر۔ اُوِّلَا کی ضمیر قَصْرِ لَا کو راجع ہے۔

توضیح: یعنی وَلَا اَدْرٰیکُمْ اور لَا اُقْسِمُ قیامہ کا پہلا، بزی وقنبل کیلئے لَاَدْرٰیکُمْ اور لَاُقْسِمُ الف کے حذف سے ہے، البتہ بزی الف کے اثبات سے بھی پڑھتے ہیں، اور اولیٰ کی قید سے قیامہ کا دوسرا وَلَا اُقْسِمُ نکل گیا، کہ اسمیں سب الف پڑھتے ہیں۔ وَلَا اَدْرٰیکُمْ "یونس" الف کے حذف سے لام ابتدائیہ ہے، معنی یہ ہوں گے، اگر اللّٰہ تعالیٰ چاہتے، میں یہ قرآن تمہارے رُوبرو تلاوت نہ کرتا، الف کے اثبات کی تقدیر پر لائے نافیہ ہے، اور دونوں جواب منفی ہیں، یعنی اگر اللّٰہ تعالیٰ چاہتے، تو میں یہ قرآن تمہارے سامنے نہ پڑھتا، اور نہ وہ میرے ذریعہ تمہیں مطلع کرتے، کسی دوسرے کے ذریعہ اطلاع دے دیتے، لیکن اللّٰہ تعالیٰ نے اپنی عنایت سے مجھے رسالت کیلئے منتخب فرمایا، اور قیامہ میں اول لَا اُقْسِـمُ حذف الف سے تقدیر ماقبل کی قسم مقدر کا جواب ہے، اَیْ وَاللّٰہِ لَاَنَا اُقْسِمُ مضارع حال کے معنی میں ہو کر قسم مقدر کا جواب ہوگا، اور لام تاکید کیلئے ہے، اور الف کے اثبات سے قیامہ میں لائے نافیہ ہے، اور کلام مقدر کے رَدّ کیلئے ہے، جو یہ ہے، اِنَّمَا اَنْتَ مُفْتِرٍ فِي الْاَخْبَارِ عَنِ الْبَعْثِ، یعنی کفار نے نبی ﷺ سے کہا، کہ آپ دوبارہ زندہ ہونے کی خبر دینے میں جھوٹے ہیں، پس ان کے رَد میں فرمایا، لَا نہیں ایسا نہیں، بلکہ میں قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں۔

نوٹ: ان کلموں میں (نثر المرجان کے مؤلف صاحب کشاف کے حوالے سے لکھا ہے، کہ) رسمًا الف مصحف امام میں محذوف ہے، اور الف شمول قرأت کیلئے ہے، فن کے آئمہ نے الف کے حذف کی رسم کو بیان نہیں کیا۔

(۷۴۵) وَخَاطَبَ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ هُنَا شَـــذًا ۸ وَفِي الرُّوْمِ وَالْحَرْفَيْنِ فِي النَّحْلِ اَوَّلَا

ترجمہ: اور عَمَّا يُشْرِكُوْنَ یہاں "یونس ۲ع" میں، اور "روم ۴ع" میں اور ان دولفظوں میں بھی جو نحل کے اول ہی میں ہیں، (حمزہ ، کسائی کیلئے) خطاب خوشبو والا ہونے کی حالت میں ہے، (پس ان چاروں کو حمزہ ، کسائی نے خطاب سے اور باقی نے غیبت کی یاء سے پڑھا ہے، اور عام ہونیکی وجہ سے اولیٰ ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

شَذًا خَاطَبَ کا فاعل عَمَّا يُشْرِكُوْنَ مفعول۔ وَفِي الرُّوْمِ معطوف عَلٰى هُنَا وَالْحَرْفَيْنِ معطوف علیہ۔ اَوَّلًا ظرف الْحَرْفَيْنِ اَيْ اَلْوَاقِعَيْنِ اول سورة النحل۔

توضیح: عَمَّا يُشْرِكُوْنَ میں مَا مصدریہ ہے، اَيْ عَنْ اِشْرَاكِهِمْ اور خطاب میں "یونس" میں اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ کے اور "نحل" میں فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ کی اور "روم" میں خَلَقَكُمْ کی رعایت ہے، اور غیبت میں تقدیر قُلْ سُبْحَانَهٗ ہے، جس میں نبی ﷺ کو یا ہر مومن کو اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے کا حکم ہے۔

(۷۴۶) يُسَيِّرُكُمْ قُلْ فِيْهِ يَنْشُرُكُمْ كَفَا ۹ مَتَاعَ سِوٰى حَفْصٍ بِرَفْعٍ تَحَمَّلَا

ترجمہ: اور يُسَيِّرُكُمْ جو ہے، تو کہہ دے کہ (شامی کیلئے) اس میں يَنْشُرُكُمْ ہے، یہ کافی ہو گیا ہے، اور مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا جو ہے، حفص کے سوا سب نے رفع کے ساتھ نقل کیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

يُسَيِّرُكُمْ مبتداء۔ فِيْهِ يَنْشُرُكُمْ خبر۔ اور مبتداء منصوب المحل ہے، قُلْ کے منصوب ہونے کی وجہ سے، اور جملہ خبر ہے، مبتداء اول کی۔ كَفٰى حال۔ اَيْ قَدْ كَفٰى۔ مَتَاعَ مبتداء۔ سِوٰى حَفْصٍ مبتداء ثانی۔ بمعنی غَيْرُ حَفْصٍ۔ تَحَمَّلَا بِرَفْعٍ خبر۔ اور جملہ مبتداء اول کی خبر۔

توضیح: (۱) يُسَيِّرُكُمْ سیر سے اور يُنْشِرُكُمْ نشر سے ہے، مال کے اعتبار سے دونوں قرائتیں ہم معنی ہیں، اور سیر میں عموم زیادہ ہونے کی وجہ سے عمدہ ہے، اول میں سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ اور ثانی میں فَانْتَشِرُوْا کی رعایت ہے۔

(۲) مَتَاعُ رفع کی صورت میں هُوَ مقدر کی خبر ہے۔ اور نصب کی صورت میں مَتَاعَ تَتَمَتَّعُوْنَ مقدر کا مفعول مطلق ہے۔

(۷۴۷) وَاِسْكَانُ قِطْعًا دُوْنَ رَيْبٍ وُرُوْدُهٗ ۱۰ وَفِيْ بَاءِ تَبْلُوْا التَّاءُ شَاعَ تَنَزُّلَا

ترجمہ: اور (مکی اور کسائی کیلئے) قِطْعًا (مِّنَ الَّيْلِ کی طاء) کا اسکان جو ہے، اس کا سند سے وارد ہونا شک

سے خالی ہے، اور هُنَالِكَ تَبْلُوْا میں باء کی جگہ تاء نازل ہونے میں (حمزہ کسائی کیلئے) مشہور ہوگئی ہے (یعنی تَتْلُوْا)۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

إِسْكَانُ مبتداء۔ قِطْعًا اس کا مفعول۔ وُرُوْدُهُ مبتداء ثانی۔ دُوْنَ رَيْبٍ اس کی خبر۔ جملہ مبتداء اول کی خبر۔ التَّاء مبتداء۔ شَاعَ اس کی خبر۔ تَنَزُّلًا تمیز۔ فِيْ بَاءٍ تَنَزُّلًا کا ظرف۔ تَبْلُوْا باء کا مضاف الیہ۔

توضیح: (۱) قِطْعًا طاء کے سکون سے قِطْعَةٌ اندھیری رات کے ایک حصہ کا نام ہے، بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ "ھود و حجر" بھی اسی معنی میں ہے، یعنی ان کفار میں سے ہر ایک کے چہرے پر اندھیری رات کا ایک ایک ٹکڑا ہے، یعنی ان کے چہرے توے کی طرح کالے ہیں، اور قِطَعًا طاء کے فتحہ سے جمع ہے، اور وُجُوْهٌ بھی جمع ہے، یعنی ہر ایک چہرے پر ایک ایک ٹکڑا ہوگا، اس طرح بہت سے ٹکڑے ہو جائیں گے۔

(۲) تَتْلُوْا یعنی ہر شخص اپنے اعمال کو پڑھ لے گا، یا پیروی کرے گا، اور تَبْلُوْا باء سے ہر شخص اپنے اعمال کو جانچ لے گا۔

(۷۴۸) وَيَا لَا يَهِدِّي اكْسِرْ صَفِيًّا وَّهَاهُ نَـ ـلْ ا ا وَاَخْفٰى بَنُوْ حَمْدٍ وَّ خُفِّفَ شُلْشُلَا

ترجمہ: اور تو پسندیدہ ہونے کی حالت میں لَا يَهِدِّيْ کی یاء کو (ابوبکر کیلئے) اور اس کی ھاء کو (عاصم کیلئے) کسرہ دے، اور تو سخی ہو، اور (قالون و بصری کیلئے) اللہ کی تعریف کرنے والوں نے اختلاس ھاء سے پڑھا ہے، (اور قالون کیلئے دوسری وجہ سکون بھی ہے) اور یہ (حمزہ، کسائی کیلئے لَا يَهِدِيْ کا دال) بلا تشدید پڑھنے میں آسانی والا ہے۔ (پس اس میں چھ قرأتیں ہیں)۔

(۱) ابوبکر کیلئے لَا يِهِدِّيْ یاء کے فتحہ ھاء کے کسرہ اور دال کی تشدید ہے۔ (۲) حفص کیلئے لَا يَهِدِّيْ یاء کے فتحہ ھاء کے کسرہ اور دال کی تشدید ہے۔ (۳) قالون وابوعمرو کیلئے لَا يَهِدِّيْ بفتح یاء اور ھاء کے فتحہ کے اختلاس وتشدید دال سے۔ (۴) قالون کی دوسری وجہ لَا يَهْدِّيْ بفتح یاء وبسکون ھاء وبتشدید دال۔ ناظمؒ نے اس وجہ کو بیان نہیں کیا۔ (۵) ورش، مکی، شامی کیلئے لَا يَهَدِّيْ یاء و ھاء کے کامل فتحہ، اور دال کی تشدید یہی عمدہ تر ہے، اس لئے کہ معبودین کی بے بسی ظاہر کرنے میں واضح تر ہے۔ (۶) حمزہ، کسائی کیلئے لَا يَهْدِيْ ھاء کے سکون اور دال کی تخفیف سے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

لَا يَهِدِّيْ اِكْسِرْ کا مفعول۔ صَفِيًّا اس کے فاعل سے حال۔ هَاءُ کا عطف يَاءُ پر ہے، بقصر ضرورۃ ہے، اور هَاءُ

کی ضمیر یَهِدِّیْ کیلئے ہے۔ بَنُوْا اَخْفی کا فاعل ہے۔ خُفِّفَ کی ضمیر یَهِدِّیْ کوراجع ہے۔ شُلْشُلَا اس سے حال ہے۔ یاصفت ہے،قائم مقام مصدر کے اَیْ خُفِّفَ خَفِیْفًا بمعنی تَخْفِیْفًا۔

توضیح: لَا یَهِدِّیْ اصل میں لَا یَهْتَدِیْ تھا،تاء کا دال میں ادغام کرنے کے بعد ھاء کو التقاء ساکنین کی وجہ سے کسرہ دے دیا،اور یاء کا کسرہ ھاء کے کسرہ کی مناسبت سے ہے،ھاء کے سکون ودال کی تخفیف میں اَفَمَنْ یَّهْدِیْ کی رعایت ہے،نیز حجازی لغت میں اِهْتَدٰی اور هَدٰی دونوں ہم معنی ہیں۔ یعنی اس نے راہ حق کو معلوم کرلیا،اور دوسرے لغات میں هُدٰی کے معنی اس نے دوسرے کو راہ حق بتائی، لَا یَهَدِّیْ اور لَا یَهْدِیْ کے معنی وہ راہ حق نہیں پاتا،یا دوسرے کو راہ حق نہیں بتا سکتا۔

(۷۴۹) وَلٰکِنْ خَفِیْفٌ وَّارْفَعِ النَّاسَ عَنْهُمَا ۱۲ وَخَاطَبَ فِیْهَا یَجْمَعُوْنَ لَهُ مُلَا

ترجمہ: اور (شُلْشُلَا کے مرموزین حمزہ ، کسائی ہی کیلئے) وَلٰکِنَّ النَّاسَ ۴۵ ع'' کا پہلا نون بلاتشدید (کسرہ والا) ہے،اور اَلنَّاسَ کو ان ہی دونوں کیلئے رفع دے (یعنی وَلٰکِنِ النَّاسُ پڑھ،باقی کیلئے وَلٰکِنَّ النَّاسَ تشدید ونصب سے جو فصیح تر ہے)اور یَجْمَعُوْنَ (ہشام وابن ذکوان یعنی پورے شامی کیلئے) خطاب والا ہوگیا ہے،اس کیلئے چادریں (دلائل) ہیں، (یعنی خطاب میں التفات کے سبب قُلْ اَرَاَیْتُمْ کی اور غیبت میں فَلْیَفْرَحُوْا کی رعایت پیش نظر ہے،غیبت باقی چھ کی قرأت ہے،اور اس کا مناسب سابق بھی ہے،اور متصل بھی اس لئے یہی اولی ہے،جو وَاَسَرُّ النَّدَامَةَ ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

لٰکِنْ خَفِیْفٌ مبتداء و خبر۔ اور عَنْهُمَا کی ضمیر شُلْشُلَا سابقہ شعر کے مرموزین حمزہ و کسائی کیلئے ہے۔ یَجْمَعُوْنَ خَاطَبَ کا فاعل ہے۔ فِیْهَا کی ضمیر سورۃ کے لئے ہے۔ لَهٗ مُلَا خبر و مبتداء۔ اور ضمیر تَجْمَعُوْنَ کیلئے ہے۔

(۷۵۰) وَیَعْزُبُ کَسْرُ الضَّمِّ مَعْ سَبَا ءٍ رَّسَا ۱۳ وَاَصْغَرَ فَارْفَعْهُ وَاَکْبَرَ فَیْصَلَا

ترجمہ: اور وَمَا یَعْزُبُ (یونس ۷ ع) جو ''سباء ا ع'' کے لَا یَعْزُبُ سمیت ہے، (کسائی کیلئے اس کی زاء کے)ضمہ کے بجائے کسرہ ثابت ہوگیا ہے،اور تو (حمزہ کیلئے) وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ اور وَلَآ اَکْبَرَ کی راء کو رفع دے،حالانکہ تو اس رفع اور ضد سے نصب کا ''یہاں یونس ۷ ع'' میں ہی) حکم کرنے والا ہو (یعنی سباء میں اجماعًا

رفع ہے، اختلاف صرف یونس میں ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

يَعْزِبُ مبتداء۔ كَسْرُ الضَّمِّ مبتداء ثانی۔ رَسَا خبر۔ اور پورہ جملہ مبتداء اول کی خبر۔ عائد محذوف ہے أَیْ فِيهِ۔ أَصْغَرَ فَارْفَعْهُ کا مفعول۔ وَأَكْبَرَ معطوف أَصْغَرَ پر۔ فَيْصَلًا حال۔

توضیح: (۱) عَزَبَ وہ بعید ہوگیا، نَصَرَ اور ضَرَبَ دونوں سے آتا ہے۔ (۲) أَصْغَرُ ، أَكْبَرُ کا رفع مِنْ مِّثْقَالِ کے محل پر معطوف ہونے کے سبب ہے، جو يَعْزُبُ کا فاعل ہے، اور مِنْ عموم کی وجہ سے زائد ہے، كَفَى بِاللّٰهِ میں باء کی طرح اور فتحہ اس لئے ہے، کہ یہ دونوں مِنْ مِّثْقَالِ کے لفظ پر معطوف ہیں، یا ذَرَّةٍ پر معطوف ہیں، پس دونوں مجرور ہیں، اور وصف وزن فعل کی وجہ سے غیر منصرف ہیں، اس لئے دونوں میں جر کی علامت فتحہ ہے۔

(۷۵۱) مَعَ الْمَدِّ قَطْعُ السِّحْرِ حُكْمٌ تَبَوَّا ۱۴ بِيَا وَقْفُ حَفْصٍ لَمْ يَصِحَّ فَيُحْمَلَا

ترجمه: ءَآلسِّحْرُ ۸ع" کا (ہمزہ وصلی سے قبل بصری کیلئے) قطعی ہمزہ زائد سے پڑھنا، حالانکہ وہ مد سمیت ہے، ایک حکم ہے (باقین کیلئے بِهِ السِّحْرُ ہے) اور أَنْ تَبَوَّا ۱ ۹ع" جو ہے، اس پر حفص کا یاء سے وقف کرنا صحت کو نہیں پہنچا تا کہ وہ نقل کیا جائے (لہٰذا حفص کیلئے تَبَوَّا ہمزہ اور اس کی تحقیق ہی سے وقف کر چاہے، بعض کا یاء کے ساتھ وقف بیان کرنا درست نہیں)۔

﴿النحو والعربية﴾

قَطْعُ السِّحْرِ مبتداء۔ حُكْمٌ خبر۔ مَعَ الْمَدِّ حال۔ تَبَوَّا مبتداء۔ وَقْفُ حَفْصٍ مبتداء ثانی۔ بِيَاءٍ اس کے متعلق۔ عائد محذوف أَیْ عَلَيْهِ۔ لَمْ يَصِحَّ خبر۔ فَيُحْمَلَا منصوب عَلَى الْفَاءِ بِتَقْدِيرِ أَنْ لِتَقَدُّمِ النَّفْيِ۔

توضیح: اَلسِّحْرُ استفہام کی تقدیر پر مَا جِئْتُمْ کا مَا استفہامیہ ہے، اور أَيُّ الشَّيْءِ کے معنی میں ہے، اور مبتداء ہے، اور اَلسِّحْرُ مَا سے بدل ہے، اور چونکہ مبتداء استفہام کو متضمن تھا، اس لئے بدل میں بھی استفہام لے آئے، تاکہ مبدل منہ کے مساوی ہو جائے، اور جِئْتُمْ بِهِ خبر ہے، اور دوسری ترکیب یوں ہے، کہ مَا جِئْتُمْ بِهِ ایک جملہ ہے، اور اَلسِّحْرُ بتقدیر أَهُوَ السِّحْرُ دوسرا جملہ استفہام انکاری یا تقریری ہے، اور اخبار کی صورت میں مَا اَلَّذِیْ کے معنی میں ہے، اور مبتداء ہے، اور اَلسِّحْرُ خبر ہے۔

نوٹ: بصری اور ابو جعفر کی قرأت آلسِّحْر ہمزہ قطعی سے ہے، اور ان کے لئے بِهِ کا مد منفصل ہے، اور ا کے

الف کا مدِ حجز یعنی مدِ لازم ہے، اور یہ ان کے لئے آلذّٰکَرَیْنِ کی طرح ہے، لہٰذا ان کے لئے اس میں بھی ابدال اور تسہیل دونوں وجوہ ہوں گی۔

(۷۵۲) وَتَتَّبِعٰنِ النُّوْنُ خَفَّ مَدًّا وَّمَا ۱۵ ج بِالْفَتْحِ وَالْاِسْكَانِ قَبْلُ مُثَقَّلَا

ترجمہ: اور وَلَا تَتَّبِعٰنِ جو ہے، (ابن ذکوان کیلئے) نون درازی کے اعتبار سے ہلکا (اور بلا تشدید) ہوگیا ہے، اور یہ (تَتْبَعٰنِ ابن ذکوان ہی کیلئے دوسری وجہ میں باء کے) فتحہ اور سکون تاء کے ساتھ ہوکر جو اس فتحہ سے پہلے مشدد ہونے کی حالت میں مضطرب ہوگیا ہے، یعنی ابن ذکوان کی دو وجوہ ہیں۔

(۱) وَلَا تَتَّبِعٰنِ تشدید تاء و فتحہ اور کسرہ باء و تخفیف نون سے۔ (۲) وَلَا تَتْبَعٰنِّ بسکون تاء تخفیف اور باء کے فتحہ اور نون کی تشدید سے، لیکن دوسری وجہ نقلاً صحیح نہیں ہے، نشر میں دانیؒ سے نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے، کہ یہ اس کی غلطی ہے جس نے اسے نقل کیا ہے، پس اس کو نہیں پڑھا جائے گا۔ دوسرے قراء کیلئے وَلَا تَتَّبِعٰنِّ ہے، حفص کی طرح۔

﴿النحو والعربية﴾

تَتْبَعٰنِّ مبتداء۔ اَلنُّوْنُ خَفَّ خبر۔ عائد محذوف، اَیْ فِیْهِ ۔ مَدًّا تمیز۔ وَمَاجَ اَیْ اِضْطَرَبَ فعل ماضی، ضمیر تَتْبَعَانِ کیلئے ہے۔ مُثَقَّلَا حال۔ قَبْلُ مبنی علی الضم ۔ مضاف الیہ محذوف منوی ہونے کی بناء پر اَیْ قَبْلَ الْفَتْحِ ۔

توضیح: وَلَا تَتْبِعٰنِّ اصل کی رُو سے نون ثقیلہ تھا، پھر اس میں رُبَّ اور اَنَّ کی طرح تخفیف کر دی، اور ابن ذکوان کیلئے جو دوسری وجہ بتائی ہے، وہ زیادات میں سے ہے، اور اتحاف میں اس کو متروک کہا ہے اور ناظمؒ نے بھی مَاجَ سے اسے مضطرب النقل کہا ہے، لہٰذا قصیدہ کے طریق سے اسے اختیار کرنا صحیح نہیں۔

(۷۵۳) وَفِیْ اَنَّهُ اكْسِرْ شَافِيًا وَّ بِنُوْنِهٖ ۱۶ وَيَجْعَلُ صِفْ وَالْخِفُّ نُنْجِ رِضًى عَلَا

ترجمہ: اور تو اٰمَنْتُ اِنَّهٗ ۹ع" (کے ہمزہ میں حمزہ ، کسائی کیلئے) کسرہ واقع کر، حالانکہ تو شفا دینے والا ہو، (یعنی طلباء کو مطمئن کرنے والا ہو) اور (ابوبکر کیلئے) وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ ۱۰ع" اپنے نون کے ساتھ ہے، تو بیان کر دے، اور کسائی و حفص کیلئے عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ کے نون کو سکون و اخفاء سے اور جیم کو تخفیف سے پڑھنا بلند مرتبوں کے اعتبار سے پسندیدہ ہے۔

(۷۵۴) وَذَاكَ هُوَ الثَّانِيْ وَنَفْسِيْ يَاؤُهَا ۱۷ وَرَبِّيْ مَعْ اَجْرِيْ وَاِنِّيْ وَلِيْ حُلَا

ترجمہ: اور یہ نُـنْـجِ ،وَیَجْعَلُ کے بعد دوسرا نُنْجِ ہے (یعنی نُـنْـجِ الْمُؤْمِنِیْنَ ہے، نہ کہ پہلا ثُـمَّ نُنَجِّیْ کیونکہ اس میں اجماعًا تشدید ہے) اور اس سورت کی اضافت کی یاءات (۱) نَـفْـسِـیْ اِنْ اَتَّبِعُ ۲ع"۔ (۲) رَبِّیْ اِنَّهٗ ۵ ع"۔ (۳) اِنِّیْ اَخَافُ ۲ع"۔ (۴) لِیَ اَنْ اُبَدِّلَهٗ ۲ع" کی ایسی یاءات ہیں، جو (۵) اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا ۸ع" کی یاء کیساتھ ہیں، اور یہ زیوروں وخوبیوں والی ہیں۔

﴿النحووالعربیۃ﴾

شعر ۱۶: اِکْسِرْ کامفعول محذوف ہے، اَیْ الهَمْزَةَ فِیْ اَنَّهٗ ۔ اس کاظرف ہے۔ شَافِیًا حال ہے، اس کے فاعل سے۔ وَیَجْعَلُ مبتداء۔ بِنُوْنِهٖ خبر۔ وَالْخِفُّ مبتداء۔ رِضًی خبر۔ عَلَا تمیز۔

شعر ۱۷: ذَاكَ مبتداء۔ الثَّـانِیْ خبر۔ هُوَ ضمیرالفعل۔ نَـفْسِـیْ یَاءُ هَا مبتداء و خبر۔ وَرَبِّیْ وَمَـا بَعْدَهٗ معطوف عَلَی الْمُبْتَدَاء۔ حَلَا حال۔

توضیح : (۱) اِنَّهٗ کسرہ استیناف کیلئے ہے، اور فتحہ کی تقدیر بِاَنَّهٗ ہے، اَیْ اٰمَنْتُ بِاَنَّهٗ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ۔

(۲) یَجْعَلُ میں نون کَشَفْنَا اور مَتِّعْنٰهُمْ کی مناسبت سے ہے، اور یاء سے ضمیر اللہ کیلئے ہے، جو اس کے متصل ہے۔

(۳) نُنْجِ اَنْجٰی اور نُـنَجِّیْ نَجّٰی سے افعال وتفعیل ہم معنی ہیں، رسمًا یاء حذف ہے، وقف اتباع رسم میں یاء کے حذف سے ہوگا، البتہ امام یعقوب اثبات سے وقف کرتے ہیں۔

جدول یاء ات اضافت (سورۃ یونس علیہ السلام)

نمبر شمار	یاءات	رکوع	فتح	سکون
۱	نَفْسِیْ اِنْ اَتَّبِعُ	۲	مدنی وبصری	مکی، شامی، کوفیین
۲	رَبِّیْ اِنَّهٗ	۵	" "	" " "
۳	اِنِّیْ اَخَافُ	۲	مدنی، بصری، شامی، حفص	مکی، صحبہ
۴	لِیَ اَنْ اُبَدِّلَهٗ	۲	سَمَا	شامی، کوفیین
۵	اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا	۸	"	" "

ادغام کبیر: (سورۃ یونس علیہ السلام) چھبیس ۲۶ ہیں۔ مثلین سترہ ۱۷۔ اور متقاربین ۹۔ ادغام صغیر مختلف فیہ: چھ ہیں۔

جدول ادغام صغیر مختلف فیه (سورہ یونس علیہ السلام)

نمبرشمار	کلمات	رکوع	اظہار والے قراء	ادغام والے قراء
۱	فَقَدْلَبِثْتُ	۲	حرمی، عاصم	بصری، شامی، حمزہ کسائی
۲	هَلْ تُجْزَوْنَ	۵	سما، ابن ذکوان، عاصم	ھشام، حمزہ، کسائی
۳	قَدْجَآءَتْكُمْ	۶	حرمی، ابن ذکوان، عاصم	بصری، ہشام، حمزہ کسائی
۴	اِذْتُفِيْضُوْنَ	۷	۔۔۔	۔۔۔۔
۵	لَقَدْجَآءَكَ	۱۰	حرمی، ابن ذکوان، عاصم	بصری، ھشام، حمزہ کسائی
۶	قَدْجَآءَكُمْ	۱۱	۔۔۔	۔۔۔۔

جدول ادغام کبیر مثلین (سورۃ یونس علیہ السلام)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا	۱
۲	خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ	۲
۳	فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى	〃
۴	اَوْكَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ	〃
۵	ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ	۳
۶	كَذٰلِكَ كَذَّبَ	۴
۷	ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ	۵

۸	لَاتَبۡدِيۡلَ لِّكَلِمٰتِ اللّٰهِ	۷
۹	جَعَلَ لَكُمُ الَّيۡلَ	〃
۱۰	۔الَّيۡلَ لِتَسۡكُنُوۡا	〃
۱۱	سُبۡحٰنَهٗ هُوَ	〃
۱۲	قَالَ لِقَوۡمِهٖ	۸
۱۳	نَطۡبَعُ عَلٰى	〃
۱۴	قَالَ لَهُمۡ	〃
۱۵	اَلۡغَرَقُ قَالَ	۹
۱۶	اِلَّاهُوَ وَاِنۡ	۱۱
۱۷	يُصِيۡبُ بِهٖ	〃

جدول ادغام کبیر متقاربین (سورۃ یونس علیہ السلام)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	بِالۡخَيۡرِ لَقُضِىَ	۲
۲	زُيِّنَ لِلۡمُسۡرِفِيۡنَ	〃
۳	مِنۡ بَعۡدِ ضَرَّآءَ	۳
۴	اَلسَّيِّاٰتِ جَزَآءُ	〃
۵	يَرۡزُقُكُمۡ	۴
۶	اَعۡلَمُ بِالۡمُفۡسِدِيۡنَ	〃
۷	اَذِنَ لَكُمۡ	۶
۸	وَمَانَحۡنُ لَكُمَا	۸

۹	فَمَاآمَنَ لِّمُوْسٰی	۰

المرسوم: (سورۃ یونس علیہ السلام) وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا اور اِذَا لَهُمْ مَّکْرٌ فِیْٓ اٰیَاتِنَا ۔ دونوں جگہ اٰیَاتِنَا جمع کا الف یاء کے بعد ثابت ہے، وَاطْمَئَنُّوْا بِهَا کا ہمزہ مدنی اور عراقی کے اکثر مصاحف میں بےصورت ہے، اور بعض میں حسب قاعدہ بشکل الف یعنی وَاطْمَآنُّوْا ہے، یَبْدَؤُا کا ہمزہ متطرفہ مضمومہ بعداز فتح بصورت واؤ اور اسکے بعد الف زائدہ اور مَلَائِهِمْ میں ہمزہ سے قبل الف زائدہ اور مِنْ تِلْقَآئِ کا ہمزہ متطرفہ مکسورہ بعداز الف بشکل یاء مرسوم ہے۔

سُوْرَۃُ هُوْدٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ

یہ سورت مکی ہے، البتہ مندرجہ ذیل تین آیات بعض کے قول پر مدنی ہیں۔ ۱۲ فَلَعَلَّكَ ۲ع''۔ ۱۷ اَفَمَنْ کَانَ ۲ع'' ۔ ۱۱۴ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ ۱۰ع''۔ اس سورت کی کل آیات کوفی ایک سوتیس ۱۲۳ ۔ اورشامی اور مدنی اول ایک سوبائیس ۱۲۲ ۔ مکی، مدنی آخر بصری کے شمار میں ایک سواکیس ۱۲۱ ہیں۔ ایک سواٹھارہ ۱۱۸ میں اجماع۔ اورسات جگہ اختلاف ہے۔

(۱) اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ پرکوفی اورحمصی۔ (۲) یُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ پرحجازی دمشقی اورکوفی (۳) حِجَارَۃً مِّنْ سِجِّیْلٍ پرمدنی اخیراورمکی۔ (۴) مَّنْضُوْدٍ اور (۵) اِنَّا عٰمِلُوْنَ پرمدنی اول شامی اورعراقی۔ (۶) اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ پرحجازی اور حمصی۔ (۷) وَلَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ پردمشقی اورعراقی آیت ہے۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَهُوَ خَیْرُ الْحٰکِمِیْنَ سے اِلَّا اللّٰهَ تک ایک سوپچاس ۱۵۰ ہیں۔ قالون ۲۴ ۔ کسائی ۱۲ ۔ بصری ۶ ۔ دوری ۶ ۔ ورش ۵۴ ۔ بسم اللہ پر ۳۶ ۔ ترک پر ۱۸ ۔ مکی ۱۲ ۔ حفص ۱۲ ۔ شعبہ ۱۲ ۔ شامی ۶ ۔ حمزہ ۳ ۔ خلف ۳ ۔

(۷۵۵) وَاِنِّیْ لَکُمْ بِالْفَتْحِ (حَقٌّ) رُوَاتُهٗ ؕ وَبَادِئَ بَعْدَ الدَّالِ بِالْهَمْزِ (حُـ)ـلِّلَا

ترجمہ: اور اَنِّیْ لَکُمْ (مکی ، بصری ، کسائی کیلئے ہمزہ کے) فتحہ سے ہوکر اپنے راویوں کا حق ہے، اور بَادِیَ الرَّأْیِ دال کے بعد (بصری کیلئے یاء کی بجائے) ہمزہ کے ساتھ جائز کر دیا گیا ہے۔ (یعنی بصری کیلئے بَادِئَ الرَّأْیِ ہے، اور باقین کیلئے بَادِیَ الرَّأْیِ حفص کی طرح ہے)۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

اِنّیْ لَکُمْ مبتداء۔ بِالْفَتْحِ اس سے حال۔ حَقٌّ خبر۔ مضاف اِلٰی رُوَاتِہٖ ۔ بَادِئَ مبتداء۔ حُلّلَا خبر۔ بِالْھَمْزِ اس کے متعلق۔ بَعْدَالدَّالِ اس کا ظرف۔

توضیح: (۱) اِنّیْ لَکُمْ کسرہ کی تقدیر فَقَالَ اِنّیْ ہے، یا اِنّیْ جملہ مستانفہ شروع ہوتا ہے، اور اَنّیْ ہمزہ مفتوحہ سے تقدیر بِاَنّیْ لَکُمْ ہے۔

(۲) بَادِئَ الرَّأْیِ ھمزہ سے بَدَأَ یَبْدَأُ سے ہے، جو اَوَّلُ الرَّأْیِ کے معنی میں ہے، اور یاء والا بَدَا یَبْدُوْا ۔ ظَھَرَ کے معنی میں ہے، اَیْ ظَاھِرَ الرَّأْیِ دونوں صورتوں میں منصوب مصدر کی وجہ سے ہے، پس یہ مفعول مطلق ہے، یعنی انہوں نے اپنی رائے کی ابتداء ہی میں آپ کی پیروی کر لی ہے، اور یاء کی صورت میں یعنی محض ظاہر رائے سے آپ کی پیروی کر لی ہے، دل سے نہیں کی۔

---

(۷۵۶) وَمِنْ کُلِّ نَوِّنْ مَّعْ قَدَافْلَحَ عَــــالِمًا ۲ فَعُمِّیَتِ اضْمُمْہُ وَثَقِّلْ شَــذًا عَــلَا

ترجمہ: اور وَمِنْ کُلِّ زَوْجَیْنِ "ھود ۴ع" (کے لام میں مع سورۃ قَدْاَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۲ع" کے مِنْ کُلِّ (حفص کیلئے) جاننے والا ہونے کی حالت میں تنوین دے (باقین کیلئے ترک تنوین ہے) اور فَعُمِّیَتْ ۳ع" (کے عین کو حفص حمزہ کسائی کیلئے) ضمہ دے، اور تشدید میم سے پڑھ، حالانکہ یہ خوشبو والا ہے، جو بلند ہوگئی ہے، پس سما ، شامی ، شعبہ کیلئے فَعَمِیَتْ عَلَیْکُمْ ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

مِنْ کُلٍّ نَوِّنْ کا مفعول ہے۔ عَالِمًا حال ہے۔ نَوِّنْ کے فاعل سے۔ فَعُمِّیَتْ منصوب المحل ہے، عامل کے مُضْمَرْ بشریطۃ التفسیر کی بناء پر۔ شَذًا حال ہے، فاعل سے یا مفعول سے، اَیْ ذَا شَذًا عَلَا اس کی صفت ہے۔

توضیح: (۱) تنوین کی صورت میں کُلٌّ کا مضاف الیہ مقدر ہے، اَیْ مِنْ کُلِّ شَیْ ءٍ ، اور مِنْ کُل ترک تنوین مضاف الیہ کے مقدر ماننے کی حاجت نہیں، اس لئے یہی عمدہ ہے۔

(۲) فَعُمِّیَتْ مجہول اور تشدید تعدیت کیلئے ہے، یہ اصل میں فَعَمَّاھَا اللّٰہُ تھا۔ ابن مسعود اور اُبیؓ کی قرأت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، اور فتح تخفیف سے معروف ولازم ہے، اور اس کی ضمیر رَحْمَۃً یا رسالت یا بَیِّنَۃٍ کے لئے ہے، اور یہ فَعَمِیَتْ عَلَیْکُمْ "فقص" کی طرح ہے، جو اجماعاً معروف ہے۔

(۷۵۷) وَفِیْ ضَمِّ مَجْرَاهَا سِوَاهُمْ وَفَتْحُ یَا ۳ بُنَیَّ هُنَا نَصٌّ وَفِی الْكُلِّ عُوِّلَا

ترجمہ: اوران (حفص ، حمزہ ، کسائی) کےسواباقی سب) مَجْرَاهَا کےضمہ پرنہیں، (یعنی سما ، شامی ، شعبہ کیلئے مُجْرَاهَا مُرْسَاهَا کی طرح ہے) اور یہاں''ھود۴ع''میں یٰبُنَیَّ (کی یاءکا) فتحہ (عاصم کیلئے) منصوص ہے، اوراسکے سب کلمات میں (صرف حفص کیلئے یاء کے فتحہ پر) اعتماد کر۔

(۷۵۸) وَآخِرُ لُقْمٰنٍ یُوَالِیْهِ اَحْمَدُ ۴ وَسَكَّنَهُ زَاكٍ وَّ شَیْخُهُ الْاَوَّلَا

ترجمہ: اور''لقمٰن ۲ع'' کے آخری یٰبُنَیَّ میں احمد بزی ان حفص کی موافقت کرتے ہیں، اور (کمالات میں) بڑھ جانے والے قنبل نے اس (لقمٰن کے آخری) یاء کوساکن پڑھا ہے، اوراس کے پہلے کی یاء کوقنبل کے شیخ ابن کثیر نے ساکن پڑھا ہے۔ پس (۱) شعبہ کیلئے ھود میں یٰبُنَیَّ بالفتح ہے، اورباقی پانچ میں یٰبُنَیِّ ہے، کسرہ سے۔ (۲) حفص کیلئے سب جگہ یعنی چھئوں میں بفتح یاء ہے۔ (۳) بزی کیلئے''لقمٰن ۲ع'' کے پہلے میں یٰبُنَیْ سکون سے ہے، اورتیسرے میں فتحہ سے ہے، اورباقی چار میں کسرہ سے۔ (۴) قنبل کیلئے لقمٰن کے پہلے اورآخری میں سکون سے، اورباقی چار میں کسرہ سے۔ (۵) بصری ، عمّ ، اخوین کیلئے سب جگہ یٰبُنَیِّ کسرہ سے ہے، اوریہ فصیح تر ہونے اوراس میں تغیر کم ہونے کی وجہ سے یہی اولیٰ ہے، اوریہ کل چھ جگہ ہے۔ (۱) ھود۴ع۔ (۲) یوسف ۱ع۔ (۳ تا ۵) لقمٰن ۲ع۔ (۲) صفّٰت ۳ع۔

﴿النحو والعربیة﴾

شعر ۳: سِوَاهُمْ مبتداء۔ ضمیر حمزہ ، کسائی ، حفص کیلئے۔ فِیْ ضَمِّ اس کی خبر ہے۔ اور فِیْ بمعنی عَلٰی وَفَتْحِ مبتداء۔ یَا بُنَیِّ مضاف الیہ۔ نَصٌّ اس کی خبر۔

شعر ۴: وَاٰخِرُ مبتداء۔ یُوَالِیْهِ اَحْمَدُ خبر۔ ضمیر حفص کیلئے ہے، مبتداء کا عائد محذوف ہے، اَیْ فِیْهِ۔ سَكَّنَهُ کی ضمیر بُنَیَّ کیلئے زَاكٍ فاعل۔

توضیح: (۱) مُجْرٰی بضم میم، اور مُرْسٰی دونوں افعال کے مصدر ہیں، اَرْسٰهَا نَازِعَات کی طرح، اورمیم کے فتحہ والا مجرد کا مصدر ہے، اوریہ تَجْرِیْ بِهِمْ کے مناسب ہے، اورضمہ والوں کی دلیل تَجْرِیْ بھی بِهِمْ کے حکم میں ہے اَیْ بِسْمِ اللّٰهِ اِجْرَاؤُ هَا وَاِرْسَاؤُ هَا ۔

(۲) یٰبُنَیَّ یاء کا فتحہ اس لئے ہے، کہ متکلم کی یاء کے بجائے آخر میں ندبہ کا الف تھا، جسے حذف کردیا، اوراس سے قبل آیت

میں نُوحُ نِ ابْنَهٗ کی بھی اس کی تائید ہوتی ہے، اور علی کرم اللہ وجھہ کی قرأت اِبْنَاهُ ہے، اَیْ فَعَّالَ اِبْنَاهُ اور یاء کا کسرہ تصغیر کی یاء ہونے کی وجہ سے ہے، کہ اس کے کسرہ کی دلالت کے سبب متکلم کی یاء کو حذف کردیا، پس یہ یَا غُلَامِ کی طرح ہے، اور سکون وصل بنیت وقف کی وجہ سے ہے۔

(۷۵۹) وَفِی عَمَلٌ فَتْحٌ وَّ رَفْعٌ وَّنَوِّنُوْا ۵ وَغَیْرُ ارْفَعُوْا اِلَّا الْكِسَائِیَّ ذَا الْمَلَا

ترجمہ: اور عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ میں اشراف والے کسائی کے سوا (سب کے لئے میم کا) فتحہ اور (لام کا) رفع ہے، اور اس لام کو تنوین دو، اور غَیْرُ کو رفع دو، (یعنی کسائی کے سوا باقی چھ کیلئے عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٌ ہے، اور کسائی کیلئے عَمِلَ غَیْرَ صَالِحٍ)۔

﴿النحو والعربیة﴾

فِیْ عَمَلٌ خبر مقدم۔ فَتْحٌ و رَفْعٌ مبتداء مؤخر۔ نَوِّنُوْا کا مفعول محذوف ہے، اَیْ عَمَلًا فِیْهِ ۔ غَیْرَ اِرْفَعُوْا کا مفعول۔ اِلَّا استثناء مقدر سے، اَیْ لِكُلِّهِمْ اِلَّا الْكِسَائِیْ ۔ ذَا الْمَلَا صفت۔

توضیح: کسائی اور یعقوب کی قرأت پر تقدیر عَمِلَ عَمَلًا غَیْرَ صَالِحٍ ہے، اور دوسری قرأت میں اِنَّهٗ کی ضمیر نجات کے سوال کیلئے ہے، جو نوح علیہ السلام اپنے بیٹے کیلئے کیا تھا، یعنی جب یہ بتادیا، کہ کفار میں سے کوئی بھی نہیں بچے گا، تو پھر یہ سوال عمدہ نہیں، یعنی پیغمبر کی بلند شان کے منافی ہے۔

(۷۶۰) وَتَسْئَلْنِ خِفُّ الْكَهْفِ ظِلُّ حِمًى وَّ هَا ۶ هُنَا غُصْنُهٗ وَافْتَحْ هُنَا نُوْنَهٗ دَلَا

ترجمہ: اور فَلَا تَسْئَلْنِ "کہف ۹ع" جو (مکی ، کوفی ، بصری کیلئے نون کی) تخفیف والا ہے حفاظت کا سایہ ہے، اور یہاں "ھود ۴ع" میں (بصری ، کوفیین کیلئے نون کی تخفیف ہے)، یہ کہف والے کی شاخ ہے، اور یہاں "ھود ۴ع" میں (مکی کیلئے نون کو فتحہ دے، یہ فتحہ کامیاب ہوگیا ہے، پس ھود والے میں پانچ قرأتیں ہیں۔

(۱) قالون وشامی کے لئے فَلَا تَسْئَلَنِّ بفتح لام بتشدید نون وکسرہ سے یاء کے بغیر۔

(۲) ورش کیلئے وقفاً تو نمبرا کی طرح یاء کے بغیر، اور وصلاً فَلَا تَسْئَلَنِّیْ بفتح لام اور نون کی تشدید و یاء۔

(۳) مکی کیلئے فَلَا تَسْئَلَنَّ بفتح لام وبتشدید نون وفتحہ سے یاء کے بغیر۔

(۴) ابوعمرو کیلئے وصلاً فَلَا تَسْئَلْنِیْ لام کے سکون اور نون کی تخفیف اور وقفی سکون سے بغیر یاء کے۔

(۵) کوفیین کیلئے وقفاً و وصلاً فَلَا تَسْئَلْنِ یاء کے بغیر بسکون لام وتخفیف نون مکسورہ وبکسر نون اور وقفاً سکون وقفی کے

ساتھ اور کہف میں تین قراتیں ہیں۔

(۱) مدنی وشامی کیلئے فَلَا تَسْـئَلَنِّیْ ۔ (۲) ابن ذکوان کی دوسری وجہ وقفا ووصلا فَلَا تَسْـئَلَنِّ بتشدید نون یاء کے بغیر۔

(۳) باقی پانچ کیلئے فَلَا تَسْـئَلْنِیْ حالین میں سکون، کسرہ و یاء سے۔

﴿النحو والعربية﴾

تَسْـئَلَنِ مبتداء۔ خِفُّ الْكَهْفِ نعت، اَیْ اَلْخَفِیْفُ فِیْ سُوْرَةِ الْكَهْفِ ظِلُّ حِمًی خبر۔ وَهَا هُنَا غُصْنُهٗ جملہ معطوف علی الخبر ۔ دَلَا حال ہے۔ نَوَّنَهٗ سے اَیْ قَدْ دَلَا ۔

توضیح : فَلَا تَسْـئَلَنِ نہی ہے، اسی لئے لام پر جزم ہے، اس کا پہلا مفعول متکلم کی یاء ہے، جو ھود میں نون وقایہ کے کسرہ کی دلالت کے سبب محذوف ہے، اور ''کہف ۹ ع'' میں اصل کے موافق مذکور ہے، اور مَا دوسرا مفعول ہے، تقدیر عَنْ مَّا ہے، جس کا قرینہ کہف میں عَـنْ شَـیْءٍ میں عَـنْ ثابت ہے، اور نہی طلب کی وجہ سے تاکید سے بے نیاز ہے، اور نون مشدد نون تاکید ہے، اس لئے فعل فتحہ پر مبنی ہے، اور نون کا کسرہ نون خفیفہ کے وقایہ میں ادغام کے سبب ہے، یا نون ثقیلہ ہے، اور وقایہ محذوف ہے، اور نون کا کسرہ یاء پر دلالت کیلئے ہے، یا وقایہ کا قائم مقام ہے، اور نون کا فتحہ نون ثقیلہ ہونے کی بناء پر ہے، اور صرف دوسرے مفعول کو کافی سمجھ لیا ہے، اور اصل کے موافق نون پر فتحہ رہا، اور کہف میں اس کے بغیر یاء مرسوم ہے، اس لئے اس پر فتحہ آہی نہیں سکتا۔

(۷۶۱) وَيَوْمَـئِذٍ مَّـعْ سَـالَ فَـافْتَـحْ اَتَـى رِضًـا ﴿ وَفِـى النَّـمْـلِ (حِصْنٌ) قَبْلَهُ النُّوْنُ ثُـمِّـلَا

ترجمہ: اور یہاں ''ھود ۶ ع'' کے وَمِنْ خِزْیِ یَوْمَئِذٍ (کے میم کو نافع و کسائی کیلئے) فتحہ دے، جو سَـالَ (معارج ا ع کے مِنْ عَذَابِ یَوْمَئِذٍ کے فتحہ) سمیت ہے، یہ پسندیدہ ہو کر آیا ہے، اور ''نمل ۷ ع'' کے یَوْمَئِذٍ میں (نافع اور کوفیین کیلئے میم کا فتحہ حفاظت کا) قلعہ ہے، (اور نمل میں کوفیین کیلئے) اس یَـوْمَـئِذٍ سے پہلے (فَزَعٍ میں) نون تنوین ہے، اس نے یَوْمَ کو) درست کر دیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

یَوْمَئِذٍ اِفْتَحْ کا مفعول ہے۔ اَتٰی رِضًی جملہ حالیہ ہے، اَیْ قَدْ اَتَی الْفَتْحُ مَرْضِیًّا۔ حِصْنٌ خبر، مبتداء محذوف اَیْ یَوْمَئِذٍ فِی النَّمْلِ حِصْنٌ ۔ اَلنُّوْنُ ثُمِّلَا مبتداء و خبر۔ قَبْلَهٗ ظرف، اور ضمیر یَوْمَئِذٍ کیلئے ہے۔

توضیح: یَـوْمَ ظرف غیر متمکن اِذَا کی طرف مضاف ہے، اور ایسے ظرف کا فتحہ پر مبنی کرنا اور اعراب عامل کے سبب

دینا دونوں مستعمل ہیں، نافع اور کسائی کے ہاں فتحہ پر مبنی ہے، اور باقی قراء کی قرأت پر معرب ہے، اس لئے مضاف الیہ ہونے کے سبب اس پر کسرہ ہے، اور نمل میں فَزَعٍ میں تنوین کے ساتھ دونوں باتوں کی گنجائش ہے، یعنی میم کا فتحہ اعرابی بھی اور بناء کا بھی ہوسکتا ہے، اور تنوین کے حذف کی صورت میں نافع کیلئے صرف بنائی اور نفر عاصم، حمزہ کیلئے میم کا کسرہ ہے، جو صرف اعراب کی بناء پر ہے، یہاں ھود میں دو قرأتیں ہیں۔

(۱) نافع وکسائی کیلئے فتحہ۔ (۲) باقین کیلئے کسرہ، اور نمل میں تین قرأتیں ہیں۔ (۱) نافع کیلئے فَزَعِ یَوْمَئِذٍ ترک تنوین وفتح میم اور یہ فتحہ بنائی ہے۔ (۲) نفر کیلئے فَزَعِ یَوْمَئِذٍ ترک تنوین، اور میم کے جر کے ساتھ، اور یہ مضاف الیہ کی وجہ سے اعرابی ہے۔ (۳) کوفیین کیلئے فَزَعٍ یَّوْمَئِذٍ تنوین وفتحہ کے ساتھ اور یہ فتحہ عاصم و حمزہ کیلئے تو اعرابی ہے، جو فَزَعٍ یا اٰمِنُوْنَ کا ظرف ہونے کی بناء پر ہے، اور کسائی کیلئے اعرابی بھی اور بنائی بھی کہہ سکتے ہیں۔ پس نافع کیلئے تینوں جگہ فتحہ بنائی ہے، نفر کا تینوں جگہ کسرہ اعرابی اور عاصم و حمزہ کیلئے ہود و معارج میں کسرہ اور نمل میں فتحہ دونوں اعرابی اور کسائی کیلئے تینوں میں فتحہ، اول دو میں صرف بنائی اور نمل میں اعرابی بھی اور بنائی بھی کہہ سکتے ہیں۔

(۷۶۲) ثَمُوْدَ مَعَ الْفُرْقَانِ وَالْعَنْكَبُوْتِ لَمْ ۸ يُنَوَّنْ عَلٰى فَصْلٍ وَّفِي النَّجْمِ فُصِّلَا

ترجمه: اور وہ اِنَّ ثَمُوْدَ ''ھود۶ ع'' جو فرقان اور ''عنکبوت۴ ع'' کے ثَمُوْدَ سمیت ہے (حفص و حمزہ کیلئے) تنوین نہیں دیا گیا، حالانکہ یہ جدائی کر دینے والے قول پر ہے، اور ''نجم۳ ع'' میں یہ وَثَمُوْدَ حمزہ اور عاصم کیلئے بلاتنوین) مفصل بیان کیا گیا ہے (اور فُصِّلَا سے) فضیلت دیا گیا ہے۔

(۷۶۳) نَمَا لِثَمُوْدٍ نَوِّنُوْا وَاخْفِضُوْا رِضًى ۹ وَيَعْقُوْبُ نَصْبُ الرَّفْعِ عَنْ فَاضِلٍ كَلَا

ترجمه: نیز یہ ترک تنوین بلند ومشہور ہوگیا ہے، اور اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدٍ ۶ ع'' (کسائی کیلئے دال کو) تنوین اور جر دو جو پسندیدہ ہے (باقین کیلئے لِثَمُوْدَ تنوین کے ترک وفتحہ سے ہے) اور وَيَعْقُوْبَ قَالَتْ ۷ ع'' باء کے رفع کے بجائے نصب اس فاضل (سیبویہ) سے ہے، جس نے (کلام عرب کے اسلوب اور قرأت کو) محفوظ کیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۸ ، ۹: ثَمُوْدَ مبتداء۔ لَمْ يُنَوَّنْ خبر۔ عَلٰى فَصْلٍ حال۔ فُصِّلَا فِي النَّجْمِ نفی خبر بعد خبر۔ لِثَمُوْدَ نَوِّنُوْا مفعول۔ رِضًى اس سے حال ہے۔ يَعْقُوْبُ مبتداء۔ نَصْبُ الرَّفْعِ مبتداء ثانی۔ لام عائد کے عوض میں ۔ عَنْ فَاضِلٍ خبر۔ كَلَا صفت۔ اور پورا جملہ مبتداء اول کی خبر ہے۔

توضیح: يَوْمَئِذٍ کے بعدلانے کی وجہ سے وَالِي ثَمُوْدَ نکل گیا، جوسب کیلئے بلاتنوین ہے، ثَمُوْدَ منصرف اورغیر منصرف دونوں طرح مستعمل ہے،اس میں (۱) ابوبکر کیلئے اول کے تین میں ثَمُوْدًا تنوین سےاورنجم میں وَثَمُوْدَ ترک سے۔ (۲) حفص و حمزہ کیلئے چاروں میں ترک تنوین ہے۔ (۳) سما شامی ، کسائی کیلئے چاروں میں ثَمُوْدًا ہے،تنوین سےاورجعبری اورابوعبید کی رائے پر یہی اولیٰ ہے،اس لئے کہ اصل صَالِحًا کے مناسب ہے، نیز الف مرسوم ہونے کی وجہ سے ترک کے مقابلہ میں تنوین واضح ہے،اوراس سے دونوں لغت بھی جمع ہوجاتے ہیں،کہ وَالِي ثَمُوْدَ میں ترک اور ثَمُوْدًا میں تنوین۔

(۱) يَعْقُوبَ سما ، کسائی ، شعبہ رفع کی تقدیر سیبویہ کی رائے پر وَمِنْ وَّرَاءِ إِسْحٰقَ کا مبتداء مؤخر ہے،اورنصب فعل مقدر کا مفعول ہونے کی بناء پر ہے،جو فَبَشَّرْنٰهَا کے معنی سے سمجھا گیا ہے، اَیْ وَوَهَبْنَا لَهَا مِنْ وَّرَاءِ إِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ۔ (۲) یا بِإِسْحٰقَ کے محل پر معطوف ہے۔

(۷۶۴) هُنَا قَالَ سِلْمٌ كَسْرُهُ وَسُكُوْنُهُ ۱۰ وَقَصْرٌ وَّ فَوْقَ الطُّوْرِ شَاعَ تَنَزُّلَا

ترجمہ: اور یہاں "هود۷ع" میں قَالَ سِلْمٌ کسرہ سین اورسکون لام وقصر یعنی حذف الف (حمزہ و کسائی کیلئے) نازل ہونے کے اعتبار سے مشہور ہوگیا ہے،اورطور کے اوپروالی "ذاریات ۲ع" میں بھی (پس باقی پانچ کیلئے سَلٰمٌ ہے، اوریہی اولیٰ ہے،اس لئے کہ یہ سَلَامٌ جو قَالُوْا سَلٰمًا میں ہے کا جواب ہے،اورفراء کے قول پر سِلْمٌ وَسَلَامٌ ہم معنی ہیں۔ حِلٌّ حَلَالٌ اور حِرْمٌ حَرَامٌ کی طرح۔

﴿النحوالعربية﴾

هُنَا قَالَ سِلْمٌ مبتداء ثانی۔ شَاعَ خبر۔ تَنَزُّلَا تمیز جملہ خبر مبتداء اول۔ فَوْقَ الطُّوْرِ هُنَا پر معطوف ہے۔

(۷۶۵) وَفَاسْرِ اَنِ اسْرِ الْوَصْلُ اَصْلٌ دَنَا وَهَا ۱۱ هُنَا (حَقٌّ) إِلَّا امْرَاَتَكَ ارْفَعْ وَاَبْدِلَا

ترجمہ: اور (حرمی کیلئے) فَاَسْرِ (هود۷ع ، حجر۵ع ، دخان۱ع اور) اَنْ اَسْرِ (طٰہٰ و شعراء۴ع ان دونوں میں ہمزہ قطعی کے بجائے) وصلی پڑھنا اصل ہے،جوقریب ہوگئی ہے (یعنی یہ فَاسْرِ اور اَنِ اسْرِ ہمزہ وصلی کے حذف سے پڑھتے ہیں،اورنون کا کسرہ اجتماع ساکنین کی وجہ سے ہے)اورمکی وبصری کیلئے) یہاں "هود۷ع" میں إِلَّا امْرَاَتَكَ کی تاء کورفع دے، یہ حق ہے،اور (إِلَّا امْرَاَتَكَ کو اَحَدٌ سے) ضرور بدل بنادے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

فَاسْرِ مبتداء۔ اَنْ اَسْرِ عطف بحذف العاطف۔ اَلْوَصْلُ مبتداء ثانی۔ اَصْلُ دَنَا خبر عائد محذوف، اَیْ فِیْھَا۔ اِلَّا امْرَاَتَکَ مفعول ہے اِرْفَعْ کا۔ ھُھُنَا اس کا ظرف۔ حَقٌّ معترضہ، اَیْ اَلرَّفْعُ حَقٌّ۔ اَبْدَلَا اِرْفَعْ پر معطوف الف نون تاکید کے عوض میں ہے، اور اُبْدِلَا مجہول بھی درست ہے، الف اطلاقی ہے۔

توضیح: (۱) سَرٰی اور اَسْرٰی دونوں ہم معنی اور لازم ہیں، اور دونوں باء سے متعدی ہوتے ہیں، ثلاثی میں اِذَا یَسْرِ (الفجر) کی اور افعال میں اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ کی موافقت ہے۔

(۲) اِلَّا امْرَاَتَکَ قاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی رائے پر رفع کی صورت میں فصیح ترین لغت کے مطابق اَحَدٌ سے بدل ہے، یعنی تم میں سے کوئی پیچھے نہیں دیکھے گا، مگر آپ کی بیوی دیکھے گی، اور اس پر بھی قوم لوط ؑ کی طرح عذاب آئے گا۔ اور نصب کی صورت میں بِاَھْلِکَ سے مستثنیٰ ہے، یعنی اپنے اور متعلقین کو تو ساتھ لے جانا مگر اپنی بیوی کو ساتھ نہ لے جانا۔

---

(۷۶۶) وَفِیْ سَعِدُوْ افَاضْمُمْ (صِحَابًا) وَّ سَلْ بِہٖ ۱۲ وَخِفُّ وَاِنْ کُلًّا اِلٰی صَفْوِہٖ دَلَا

ترجمہ: اور تو ساتھیوں والا ہونے کی حالت میں سُعِدُوْ ۹۱ع'' کے سین میں ضمہ واقع کر (حفص، حمزہ اور کسائی کیلئے) اور اس ضمہ کی بابت سوال کر (یعنی توجیہ معلوم کر) اور (مدنی، ابوبکر، مکی کیلئے) وَاِنْ کُلًّا لَمَّا کے نون کی تخفیف نے اپنی صفائی کی طرف ڈول ڈالا ہے)۔

---

(۷۶۷) وَفِیْھَا وَفِیْ یٰسِیْنَ وَالطَّارِقِ الْعُلٰی ۱۳ یُشَدِّدُ لَمَّا کَامِلٌ نَّصَّ فَاعْتَلَا

ترجمہ: (اور (شامی، عاصم، حمزہ کیلئے) اس ''سورۃ ھود ۱۰ع'' میں اور ''یٰسٓ ۲ع'' اور طارق میں جو بلندی والی ہیں، لَمَّا کے میم کو کامل قاری تشدید سے پڑھتا ہے، جس نے تصریح کی ہے، سو وہ بلند ہو گیا ہے، پس ''ھود ۱۰ع'' میں چار قرأتیں ہیں۔

(۱) حرمی کیلئے وَاِنْ کُلًّا لَمَا نون و میم دونوں کی تخفیف سے۔ (۲) ابوبکر کیلئے وَاِنْ کُلًّا لَمَّا نون کی تخفیف میم کی تشدید۔ (۳) بصری اور کسائی کیلئے وَاِنَّ کُلًّا لَمَا نون کی تشدید میم کی تخفیف۔ (۴) شامی، حفص، حمزہ کیلئے وَاِنَّ کُلًّا لَمَّا دونوں کی تشدید سے، اور سورۃ طارق میں شامی، عاصم، حمزہ لَمَّا تشدید اور باقین لَمَا تخفیف سے پڑھتے ہیں۔

---

(۷۶۸) وَفِیْ زُخْرُفٍ فِیْ نَصِّ لُسْنٍ بِخُلْفِہٖ ۱۴ وَیَرْجِعُ فِیْہِ الضَّمُّ وَالْفَتْحُ اِذْ عَلَا

ترجمہ: اور ''زخرف ۳ع'' میں (لَـمَّـا کی تشدید حمزہ ، عاصم کیلئے بلاخلاف اور ھشام کیلئے) ان کے خلاف کیساتھ ہوکر فصیح قاریوں کی تصریح میں ہے، اور یُـرْجَعُ الْأُمُوْر جو ہے، اس میں ضمہ اور فتحہ ہے، اس لئے کہ (نافع اور حفص کیلئے) یہ بلند ہوگیا ہے (پس زخرف میں (۱) حمزہ، عاصم کیلئے لَمَّا تشدید سے۔ (۲) ہشام کیلئے تشدید و تخفیف دونوں۔ (۳) سما و کسائی کے لئے لَمَا تخفیف ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

فِیْ سَعِدُوْا فَاضْمُمْ کامفعول ہے۔ صِـحَـابًا حال اَیْ ذَا صِـحَـابٍ۔ سَلْ بِهٖ اَیْ عَنْهُ اور ضمیر حرف ضم کیلئے ہے۔ خِفٌ مبتداء۔ وَاِنْ كُلًّا مضاف الیہ۔ دَلَا خبر۔ اِلٰـی صَـفْـوِهٖ اس سے متعلق۔ لَـمَّـا یُشَدَّدُ کامفعول۔ كَـامِلٌ فاعل۔ نَصَّ فعل كَـامِلٌ کی صفت۔ فَاعْتَلَا اس پر معطوف۔ فِیْهَا وَفِیْ یٰسٓ ظرف۔ یُشَدَّدُ فِیْ زُخْرُفٍ خبر، مبتداء محذوف اَیْ التَّشْدِیْدُ۔ فِیْ نَصٍّ حال۔ یَرْجِعُ مبتداء۔ فِیْهِ الضَّم اس کی خبر۔ اِذْ عَلَا ظرف۔

توضیح: شعر۱۲: (۱) سُعِدُوْا قلیل لغت ہے، اس لئے ناظمؒ نے سَلْ فرمایا، کہ اس لغت کو معلوم کر لے تجھے پتہ چل جائے گا، کہ یہ صحیح ہے، اور سَعِدُوْا بفتح الصاد دونوں صورتوں میں سَعَادَةٌ (جو شَقَاوَةٌ کی ضد ہے) سے ہے۔

(۲) وَاِنَّ كُلًّا لَـمَّـا بصری و کسائی کی قرأت میں كُلًّا اِنَّ کا اسم ہے، اور لَـمَّـا کا لام ابتدائیہ ہے، جو خبر کے شروع میں آتا ہے، اور لَیُـوَفِّـیَـنَّـهُـمْ کا لام خود خبر میں داخل ہوا ہے، اور یہ قسم کے جواب میں آیا کرتا ہے، اور فعل ہی پر داخل ہوتا ہے، اور دونوں لاموں کی جدائی کیلئے مَا زائدہ ہے۔

(۳) حرمی کی قرأت کی توجیہ بھی اسی طرح ہے، اور لَـمَّـا کا لام اِنْ مخففہ کو نافیہ سے ممتاز کرنے کیلئے ہے، اور اِنْ مخففہ کا عامل بنانا نہ بنانا درست ہیں، اس لئے كُلًّا کو اس نے نصب دیدیا، اور ابوبکر ، شامی ، حمزہ ، حفص کی قرأتوں میں عمدہ ترین توجیہ یہ ہے، کہ لَـمَّـا کی اصل تنوین سے لَمًّا مانی جائے، اَكْلًا لَّمًّا "الفجر" کی طرح پس لَمًّا مصدر ہے، جو اسم مفعول کے معنی میں ہے، اور كُلًّا کی صفت یا تاکید ہے اَیْ وَاِنَّ كُلًّا مَلْمُوْمِیْنَ اَیْ مَجْمُوْعِیْنَ، پس گویا اِنَّ كُلًّا جَمِیْعًا فرمایا ہے (کبیر)۔ اور معاذ و زہری کی شاذ قرأت وَاِنَّ كُلًّا لَمًّا سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے۔

نوٹ: ترتیب سے واضح ہے، کہ یہاں اس لَـمَّـا میں اختلاف ہے، جو وَاِنَّ كُلًّا کے بعد ہے، اور ''۵ع تا ۹ع'' میں جتنے بھی لَمَّا ہیں، ان میں اجماعًا تشدید ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

فَاسْرِ مبتداء۔ اَنْ اَسْرِ عطف بحذف العاطف۔ اَلْوَصْلُ مبتداء ثانی۔ اَصْلُ دَنَا خبر عائد محذوف، اَیْ فِیْھَا۔ اِلَّاامْرَاَتَکَ مفعول ہے اِرْفَعْ کا۔ ھٰھُنَا اس کا ظرف۔ حَقٌّ معترضہ، اَیْ اَلرَّفْعُ حَقٌّ۔ اَبْدَلَا اِرْفَعْ پر معطوف الف نون تاکید کے عوض میں ہے، اور اُبْدِلَا مجہول بھی درست ہے، الف اطلاقی ہے۔

توضیح: (۱) سَرٰی اور اَسْرٰی دونوں ہم معنی اور لازم ہیں، اور دونوں باء سے متعدی ہوتے ہیں، ثلاثی میں اِذَا یَسْرِ (الفجر) کی اور افعال میں اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ کی موافقت ہے۔

(۲) اِلَّاامْرَاَتَکَ قاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی رائے پر رفع کی صورت میں فصیح ترین لغت کے مطابق اَحَدٌ سے بدل ہے، یعنی تم میں سے کوئی پیچھے نہیں دیکھے گا، مگر آپ کی بیوی دیکھے گی، اور اس پر بھی قوم لوط علیہ السلام کی طرح عذاب آئے گا۔ اور نصب کی صورت میں بِاَھْلِکَ سے مستثنیٰ ہے، یعنی اپنے اور متعلقین کو تو ساتھ لے جانا مگر اپنی بیوی کو ساتھ نہ لے جانا۔

(۷۶۶) وَفِیْ سَعِدُوْا فَاضْمُمْ (صِحَابًا) وَّ سَلْ بِہٖ ۱۲ وَخِفُّ وَاِنْ کُلًّا اِلٰی صَفْوِہٖ دَلَا

ترجمہ: اور تو ساتھیوں والا ہونے کی حالت میں سُعِدُوْا ۱۹ع" کے سین میں ضمہ واقع کر (حفص ، حمزہ اور کسائی کیلئے) اور اس ضمہ کی بابت سوال کر (یعنی توجیہ معلوم کر) اور (مدنی ، ابوبکر ، مکی کیلئے) وَاِنْ کُلًّا لَمَّا کے نون کی تخفیف نے اپنی صفائی کی طرف ڈول ڈالا ہے)۔

(۷۶۷) وَفِیْھَا وَفِیْ یٰسٓ وَالطَّارِقِ الْعُلٰی ۱۳ یُشَدِّدُ لَمَّا کَامِلٌ نَّصَّ فَاعْتَلَا

ترجمہ: (اور (شامی ، عاصم ، حمزہ کیلئے) اس "سورۃ ھود ۱۰ع" میں اور "یٰسٓ ۲ع" اور طارق ہیں جو بلندی والی ہیں، لَمَّا کے میم کو کامل قاری تشدید سے پڑھتا ہے، جس نے تصریح کی ہے، سو وہ بلند ہوگیا ہے، پس "ھود ۱۰ع" میں چار قراءتیں ہیں۔

(۱) حرمی کیلئے وَاِنْ کُلًّا لَمَا نون و میم دونوں کی تخفیف سے۔ (۲) ابوبکر کیلئے وَاِنْ کُلًّا لَمَّا نون کی تخفیف میم کی تشدید۔ (۳) بصری اور کسائی کیلئے وَاِنَّ کُلًّا لَمَا نون کی تشدید میم کی تخفیف۔ (۴) شامی ، حفص ، حمزہ کیلئے وَاِنَّ کُلًّا لَمَّا دونوں کی تشدید سے، اور سورۃ طارق میں شامی ، عاصم ، حمزہ لَمَّا تشدید اور باقین لَمَا تخفیف سے پڑھتے ہیں۔

(۷۶۸) وَفِیْ زُخْرُفٍ فِیْ نَصِّ لُسْنٍ بِخُلْفِہٖ ۱۴ وَیَرْجِعُ فِیْہِ الضَّمُّ وَالْفَتْحُ اِذْ عَلَا

ترجمہ: اور ''زخرف ۳ ع'' میں (لَمَّا کی تشدید حمزہ ، عاصم کیلئے بلاخلاف اور ھشام کیلئے) ان کے خلاف کیساتھ ہوکر فصیح قاریوں کی تصریح میں ہے، اور یَرْجِعُ الْاُمُوْر جو ہے، اس میں ضمہ اور فتحہ ہے، اس لئے کہ (نافع اور حفص کیلئے) یہ بلند ہوگیا ہے (پس زخرف میں (۱) حمزہ، عاصم کیلئے لَمَّا تشدید سے۔ (۲) ہشام کیلئے تشدید وتخفیف دونوں۔ (۳) سماوکسائی کے لئے لَمَا تخفیف سے۔

﴿النحووالعربية﴾

فِیْ سَعِدُوْا فَاضْمُمْ کامفعول ہے۔ صِحَابًا حال اَیْ ذَا صِحَابٍ۔ سَلْ بِهٖ اَیْ عَنْهُ اور ضمیر حرف ضم کیلئے ہے۔ خِفُّ مبتداء۔ وَاِنْ كُلًّا مضاف الیہ۔ دَلَا خبر۔ اِلٰی صَفْوِهٖ اس سے متعلق۔ لَمَّا یُشَدِّدُ کامفعول۔ كَامِلٌ فاعل۔ نَصَّ فعل كَامِلٌ کی صفت۔ فَاعْتَلَا اس پر معطوف۔ فِیْهَا وَفِیْ یٰسٓ ظرف۔ یُشَدِّدُ فِیْ زُخْرُفٍ خبر، مبتداء محذوف اَیْ التَّشْدِیْدُ۔ فِیْ نَصٍّ حال۔ یَرْجِعُ مبتداء۔ فِیْهِ الضَّم اس کی خبر۔ اِذْ عَلَا ظرف۔

توضیح: شعر ۱۲:(۱) سُعِدُوْا قلیل لغت ہے، اس لئے ناظمؒ نے سَلْ فرمایا، کہ اس لغت کو معلوم کرلے تجھے پتہ چل جائے گا، کہ یہ صحیح ہے، اور سَعِدُوْا بفتح الصاد دونوں صورتوں میں سَعَادَةٌ (جو شَقَاوَةٌ کی ضد ہے) سے ہے۔

(۲) وَاِنَّ كُلًّا لَمَا بصری وکسائی کی قرأت میں كُلًّا اِنَّ کا اسم ہے، اور لَمَا کالام ابتدائیہ ہے، جو خبر کے شروع میں آتا ہے، اور لَیُوَفِّیَنَّهُمْ کالام خود خبر میں داخل ہوا ہے، اور یہ قسم کے جواب میں آیا کرتا ہے، اور فعل ہی پر داخل ہوتا ہے، اور دونوں لاموں کی جدائی کیلئے مَا زائدہ ہے۔

(۳) حرمی کی قرأت کی توجیہ بھی اسی طرح ہے، اور لَمَا کالام اِنْ مخففہ کو نافیہ سے ممتاز کرنے کیلئے ہے، اور اِنْ مخففہ کا عامل بنانا نہ بنانا درست ہیں، اس لئے كُلًّا کو اس نے نصب دیدیا، اور ابوبکر ، شامی ، حمزہ ، حفص کی قرأتوں میں عمدہ ترین توجیہ یہ ہے، کہ لَمَّا کی اصل تنوین سے لَمًّا مانی جائے، اَكْلًا لَّمًّا "الفجر" کی طرح پس لَمًّا مصدر ہے، جو اسم مفعول کے معنی میں ہے، اور كُلًّا کی صفت یا تاکید ہے اَیْ وَاِنَّ كُلًّا مَلْمُوْمِیْنَ اَیْ مَجْمُوْعِیْنَ، پس گویا اِنَّ كُلًّا جَمِیْعًا فرمایا ہے (کبیر)۔ اور معاذ وزہری کی شاذ قرأت وَاِنَّ كُلًّا لَّمًّا سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے۔

نوٹ: ترتیب سے واضح ہے، کہ یہاں اس لَمَّا میں اختلاف ہے، جو وَاِنَّ كُلًّا کے بعد ہے، اور ''۵ ع تا ۹ ع'' میں جتنے بھی لَمَّا ہیں، ان میں اجماعاً تشدید ہے۔

(۷۶۹) وَخَاطَبَ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ هُنَا وَآ ١٥ خِرَ النَّمْلِ عِلْمًا (عَمَّ) وَارْتَادَ مَنْزِلَا

ترجمه: اور عَمَّا يَعْمَلُوْنَ نے اس ھود اور نمل کے آخر میں (حفص ، شامی ، مدنی کیلئے) خطاب والا ہو کر علم والوں کو مخاطب کیا ہے، جو عام ہو گیا ہے، اور علم نے جگہ تلاش کر لی ہے (باقی حق وصحبہ کیلئے غیبت کی یاء ہے،اور خطاب میں یہاں مَكَانَتِكُمْ اور نمل میں سَيُرِيكُمْ کی مناسبت ہے، اور غیبت میں یہاں لَا يُؤْمِنُوْنَ کی اور نمل میں فَمَنِ اهْتَدَى کی رعایت ہے، یعنی حق تعالی ان لوگوں کے اعمال سے باخبر ہیں، جو اوپر مذکور ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

عَمَّا يَعْمَلُوْنَ خَاطَبَ کا فاعل۔ هُنَا ظرف الفعل، ضمیر سورۃ کیلئے۔ وَآخِرِ کا جر ضمیر مجرور پر عطف کی بناء پر ہے، جار کے اعادہ کے بغیر یا منصوب ہے، محل جار مجرور پر عطف کے سبب عِلْمًا مفعول بہ، اَیْ ذَوِیْ عِلْمٍ۔ عَمَّ صفت۔ مَنْزِلَا مفعول ہے، اِرْتَادَ کا۔

نوٹ: عَمَّا کی قید سے بِمَا يَعْمَلُوْنَ ٨ع،١٠ع'' اور كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ٢ع'' خارج ہو گئے، اور نمل میں آخر کی قید سے كُنْتُمْ کے ساتھ والے خارج ہو گئے، جو ٧ع'' میں ہیں، ان کے غیب وخطاب میں سب متفق ہیں۔

(٧٧٠) وَيَا آتُهَا عَنِّي وَإِنِّي ثَمَانِيًا ١٦ وَضَيْفِي وَلٰكِنِّي وَنُصْحِي فَاقْبَلَا

ترجمه: اور اس سورۃ ھود کی یاءات اضافت (١) عَنِّي إِنَّهُ ٢ع۔ 〈٢ تا ٤〉 إِنِّي أَخَافُ ١ع،٣ع،٨ع''۔ 〈٥〉 إِنِّي أَعِظُكَ ٤ع''۔ 〈٦〉 إِنِّي أَعُوذُ ٤ع''۔ 〈٧〉 إِنِّي إِذًا ٣ع''۔ 〈٨〉 إِنِّي أُشْهِدُ ٥ع''۔ اور 〈٩〉 إِنِّي أَرَاكُمْ کی، حالانکہ یہ إِنِّي آٹھ ہیں، اور 〈١٠〉 وَضَيْفِي أَلَيْسَ ٧ع''۔ اور 〈١١〉 وَلٰكِنِّي أَرَاكُمْ ٣ع''۔ 〈١٢〉 اور نُصْحِي إِنْ أَرَدْتُّ ٣ع''۔ کی یاءات کو پس تو ضرور قبول کر لے۔

(٧٧١) شِقَاقِي وَتَوْفِيقِي وَرَهْطِي عُدَّهَا ١٧ وَمَعْ فَطَرَنْ أَجْرِي مَعًا تُحْصِ مُكْمِلَا

ترجمه: 〈١٣〉 شِقَاقِي أَنْ ٩ع''۔ 〈١٤〉 وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا ٨ع''۔ 〈١٥〉 أَرَهْطِي أَعَزُّ ٨ع'' کی۔ اور 〈١٦ تا ١٧〉 اس إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا ٣ع ، ٥ع'' کی یاءات ہیں جو دو ہیں، حالانکہ یہ سترہ۔ 〈١٨〉 فَطَرَنِي أَفَلَا ٥ع'' کی یاء سمیت ہیں، پس تو ان کو شمار کر لے، اور احاطہ میں لے لے، حالانکہ تو سب کی گنتی کو کامل کرنے والا ہو گا۔

﴿النحو والعربية﴾

يَاءَاتُهَا مبتداء۔ عَنِّي وَمَا بَعْدَهُ خبر۔ ثَمَانِيًا حال۔ إِنِّي سے، أَيْ خُذْ هَا ثَمَانِيًا۔ فَاقْبَلَا کا الف نون

تاکید کے عوض میں ہے۔ شِقَاقِيْ مبتداء۔ عُدْوًا خبر۔ معترضہ ہے۔اور تُحْصِ عُدًّ کا جواب ہے،اس لئے مجزوم ہے۔

جدول یاء ات اضافت تعداد ۱۸ ہے (سورۃ ھود)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	فتح	سکون
۱	فَاِنِّيْ اَخَافُ	۱	حرمی وبصری	شامی،کوفیین
۲	۔	۳	۔ ۔	۔ ۔
۳	وَاِنِّيْ اَخَافُ	۸	۔ ۔	۔ ۔
۴	اِنِّيْ اَعِظُكَ	۴	۔ ۔	۔ ۔
۵	اِنِّيْ اَعُوْذُ	۴	۔ ۔	۔ ۔
۶	شِقَاقِيْ اَنْ	۸	۔ ۔	۔ ۔
۷	عَنِّيْ اِنَّهٗ	۲	مدنی وبصری	مکی،شامی،کوفیین
۸	اِنِّيْ اِذًا	۳	۔ ۔	۔ ۔ ۔
۹	نُصْحِيْ اِنَّهٗ	۔	۔ ۔	۔ ۔ ۔
۱۰	ضَيْفِيْ اَلَيْسَ	۷	۔ ۔	۔ ۔ ۔
۱۱	اَنْ اَجْرِيَ اِلَّا	۳	مدنی، بصری، شامی،حفص	مکی،شعبہ،حمزہ،کسائی
۱۲	۔	۵	۔ ۔ ۔	۔ ۔ ۔ ۔
۱۳	وَلٰكِنِّيْ اَرٰىكُمْ	۳	مدنی،بزی،بصری	قنبل،شامی،کوفیین
۱۴	اِنِّيْ اَرٰىكُمْ	۸	۔ ۔ ۔	۔ ۔ ۔
۱۵	فَطَرَنِيْ اَفَلَا	۵	مدنی،بزی	قنبل،بصری،شامی کوفیین

١٦	اِنِّیٓ اُشْهِدُاللّٰهَ	٠	مدنی	مکی، بصری، شامی کوفیین
١٧	وَمَاتَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ	٨	مدنی، بصری، شامی	مکی، کوفیین
١٨	اَرَهْطِيْ اَعَزُّ	٠	حرمی، بصری، ابن ذکوان، ہشام بخلاف	کوفیین

یاءات زوائد: زائدہ تین ہیں، (١) فَلَا تَسْـَٔلْنِ یٖ ورش وبصری کیلئے وصلاً اثبات یاء۔ (٢) وَلَا تُخْزُوْنِ یٖ بصری کا وصلاً اثبات۔ (٣) یَاْتِ یٖ مدنی، بصری، کسائی، وصلاً اور مکی حالین میں یاء کو ثابت رکھتے ہیں، باقی قرأ کا ان تینوں میں یاء کا حذف ہے۔

ادغام کبیر: (سورۃ ھود) ستائیس ٢٧ ہیں۔ مثلین کے سولہ ١٦، اور متقاربین کے گیارہ ١١۔ اور صغیر مختلف فیہ آٹھ ہیں۔

جدول ادغام صغير مختلف فيه (سورة هود)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	اظہار والے قرأ	ادغام والے قرأ
١	بَلْ نَّظُنُّكُمْ		ماسوا کسائی	کسائی وَلَا تَغْفَلْ عَنِ الْغُنَّةِ لَهٗ
٢	قَدْجَّادَلْتَنَا	٣	حرمی، ابن ذکوان، عاصم	بصری، ہشام، حمزہ کسائی
٣	یٰبُنَیَّ ارْکَبْ مَّعَنَا	٤	ورش، شامی، خلف (اظہار) قالون، بزی، خلاد (بالخلف)	قنبل، بصری، عاصم کسائی
٤	وَاِلَّا تَغْفِرْلِّيْ	٠	ماسوا البصری	بصری، دوری کیلئے اظہار بھی ہے
٥	وَلَقَدْ جَآءَتْ	٧	حرمی، ابن ذکوان، عاصم	بصری، ہشام، حمزہ کسائی

۲	قَدْجَآ اَمْرُرَبِّكَ	٠	٠٠٠	٠٠٠٠
۷	وَاتَّخَذْتُّمُوْهُمْ	٠	مکی وحفص	غیر مکی وحفص
۸	كَمَا بَعِدَتْ ثَّمُوْدُ	۸	حرمی، عاصم	بصری، شامی، حمزہ کسائی

جدول ادغام کبیر مثلین (سورۃ ہود)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	يَعْلَمْ مَّا	۱
۲	وَيَعْلَمُ مُّسْتَقَرَّهَا	٠
۳	وَمَنْ اَظْلَمُ مِّمَّنِ افْتَرٰى	۲
۴	يٰقَوْمِ مَّنْ	۳
۵	وَلَا اَقُوْلُ لَّكُمْ	٠
۶	وَلَا اَقُوْلُ لِّلَّذِيْنَ	٠
۷	قَالَ لَّا عَاصِمَ	۴
۸	اَلْيَوْمَ مِّنْ	٠
۹	غَيْرُهُ هُوَ	۶
۱۰	مِنْ خِزْيِ يَّوْمَئِذٍ	٠
۱۱	قَدْجَآ اَمْرُرَّبِّكَ	۷
۱۲	لِتَعْلَمْ مَّا	٠
۱۳	قَالَ لَّوْ اَنَّ	٠
۱۴	جَآاَمْرُرَّبِّكَ	۹
۱۵	فَاخْتُلِفَ فِّيْهِ	۱۰

۱۶	جَهَنَّمَ مِّنَ	〃

جدول ادغام کبیر متقاربین (سورۃ ھود)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا	۳
۲	فَقَالَ رَّبِّ	〃
۳	قَالَ رَّبِّ	۴
۴	وَمَا نَحْنُ لَّكَ	۵
۵	اَطْهَرُ لَّكُمْ	۷
۶	رُسُلَ رَّبِّكَ	〃
۷	اَلْمَرْفُوْدُ ذّٰلِكَ	〃
۸	اَلْاٰخِرَةُ ذّٰلِكَ	۹
۹	فَفِي النَّارِ لَّهُمْ	〃
۱۰	اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَّرَفَيِ النَّهَارِ	۱۰
۱۱	اَلسَّيِّاٰتُ ذّٰلِكَ	〃

المرسوم: (سورۃ ھود) وَبٰطِلٌ بحذف الف مَا نَشٰٓؤُا میں ہمزہ متطرفہ مضمومہ بعد از الف بصورت واؤ اور ہمزہ سے پہلا الف محذوف اور اس کے بعد الف زائدہ مرسوم۔

سُوْرَةُ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

یہ مکی سورت ہے، بعض کے قول پر چار آیتیں مدنی ہیں اکثر سے اَلْغٰفِلِیْنَ تک کی تین اور ایک لَقَدْ كَانَ ۲ع'' کل آیات اجماعاً ایک سو گیارہ ۱۱۱ ہیں، اور اس کے فواصل لَمْ نَرَ کے چار حروف ہیں، الٓرٰ۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ سے اَلْمُبِیْنِ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین ایک سو بیاسی ۱۸۲ ہیں، قالون مع حفص بائیس ۲۲۔ ورش چھیانوے ۹۶ (بسم اللہ پر ۶۶، ترک پر ۳۰)۔ شامی دس ۱۰۔ مکی بائیس ۲۲۔ ابوبکر مع کسائی بائیس ۲۲۔ اور بصری مع حمزہ دس ۱۰۔

(۷۷۲) وَيَـٰٓأَبَـتِ افْتَـحْ حَيْـثُ جَـا لِابْنِ عَـامِـرٍ ۱ وَوَحَّـدَ لِلْـمَكِّـيِّ اٰيٰـتٌ اِلْوِلَا

ترجمہ: اور یٰٓاَبَتِ (کی تاء) کو فتحہ دے، یہ جس جگہ بھی آئے (ابن عامر شامی کیلئے) اور اس یٰٓاَبَتِ کی نزدیکی والا اٰیٰتٌ لِّلسَّآئِلِیْنَ ۲ع'' واحد کے (صیغہ) سے اٰیَۃٌ پڑھا گیا ہے (مکی کیلئے) اَلْوِلَا کہہ کر مِنْ اٰیَۃٍ ۱۲ع'' کو خارج کر دیا، جو اجماعاً واحد کے صیغہ سے ہے، اور اسی طرح یٰٓاَبَتِ سے پہلے والا تِلْكَ اٰیٰتُ ۱ع'' بھی نکل گیا، وہ سب کیلئے جمع سے ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

یٰاَبَتِ اِفْتَحْ کا مفعول حَیْثُ اس کا ظرف جَآءَ کا قصر ضرورۃً ہے۔ اٰیَاتٌ وَحّدَ کا فاعل۔ اَلْوِلَا اس کی صفت اَیِ الْقَرِیْبَۃُ اِحْتِرَازًا عَنِ الْبَعِیْدَۃِ۔

توضیح: (۱) شامی کی قرأت یٰٓاَبَتَ فتحہ کی تقدیر اس کی اصل یٰٓاَبَتَاہُ تھی، یہ ندبہ تھا، پھر الف اور ھاء کو حذف کر دیا، اور کسرہ سے باقی چھوڑا کیلئے اس کی اصل یَـاَبَیْ تھی، کسرہ کو کافی سمجھ کر یاء حذف ہوگئی، پھر اس میں وقف کی ھاء یعنی تاء لے آئے، پھر اضافت کی یاء آخر میں لے آئے جسے کسرہ کی دلالت کے سبب حذف کر دیا۔

(۲) اٰیَـۃٌ توحید کی تقدیر پر جنس مراد ہے، مصحف امام کی رسم الف سے ہے، دوسرے مصاحف سے تصریحی موافقت ہے، اور جمع کی قرأت مصحف امام کے تصریحاً موافق ہے، اور اس سے یوسف علیہ السلام بہت سے معاملات اور شاندار علامات حق تعالیٰ کی ظاہری قدرت اور غالب حکمت کی نشانیاں مراد ہیں۔

(۷۷۳) غَيٰبٰتِ فِـي الْـحَـرْفَيْـنِ بِـالْـجَـمْـعِ نَـافِعٌ ۲ وَتَـاْمَنُـنَـا لِلْـكُلِّ يُـخْـفٰى مُـفَـصَّلَا

ترجمہ: اور غَيٰبٰتِ الْجُبِّ کو نافع نے دونوں کلموں کو جمع سے پڑھا ہے (باقین کیلئے توحید غَيٰبَتِ ہے) اور لَا تَاْمَنُنَا کا پہلا نون سب کیلئے اخفاء (روم) سے پڑھا جاتا ہے، حالانکہ یہ (دوسرے نون سے بالکل) جدا کیا ہوا ہے، یعنی پہلے نون کو سب اظہار سے پڑھتے ہیں، مُفَصَّلًا سے واضح کر دیا کہ یہاں يُخْفِي اپنے مشہور معنی میں نہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

غَيَابَاتِ مبتداء۔ بِالْجَمْعِ حال۔ فِي الْحَرْفَيْنِ ظرف۔ بِالْجَمْعِ نَافِعٌ خبر، اَيْ قِرَاءَةُ نَافِعٍ۔ تَاْمَنُنَا مبتداء۔ يُخْفِي خبر۔لِلْكُلِّ مُفَصَّلًا حالان۔

(۷۷۴) وَاَدْغَمَ مَعْ اِشْمَامِهِ الْبَعْضُ عَنْهُمُ ۳ وَنَرْتَعْ وَنَلْعَبْ يَاءُ (حِصْنٍ) تَطَوَّلَا

ترجمہ: اور (ابن مجاہد جیسے اہل اداء میں سے بعض نے ان سب کیلئے اس نون کے اشمام سمیت ادغام کیا ہے، اور نَرْتَعْ وَنَلْعَبْ جو ہے (نافع کوفیین کیلئے) قلعہ والے قاری کی (نون کی بجائے) یاء ہے، جو بلند ہو گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

يَرْتَعْ مبتداء ياءُ مبتداء ثانی۔ تَطَوَّلَا خبر۔ اور جملہ خبریہ مبتداء اول۔

(۷۷۵) وَيَرْتَعْ سُكُوْنُ الْكَسْرِ فِي الْعَيْنِ ذُوْ حِمًى ۴ وَبُشْرٰى حَذْفُ الْيَاءِ ثَبْتٌ وَّمُيِّلَا

ترجمہ: اور يَرْتَعْ جو ہے (شامی، کوفیین، بصری پانچوں کے لئے) عین میں کسرہ کے بجائے سکون حمایت والا ہے، اور يٰبُشْرٰى جو ہے (کوفی) کے لئے اس کی آخری یاء کا حذف ثابت ہے (ساو شامی کیلئے يٰبُشْرٰيَ یاء کے اثبات سے ہے)۔

(اور شِفَا کے مرموزین حمزہ و کسائی کیلئے) یہ ایسے امالہ محضہ سے پڑھا گیا ہے، جو شفاء دینے والا ہے۔

(۷۷۶) شِفَاءً وَّ قَلِّلْ جِهْبِذًا وَّ كِلَاهُمَا ۵ عَنِ ابْنِ الْعَلَا وَالْفَتْحُ عَنْهُ تَفَضَّلَا

ترجمہ: (شفا کا تعلق سابقہ شعر سے ہے) اور تو ورش کیلئے اس بُشْرٰى کے الف کو) امالہ بین بین سے پڑھ حالانکہ تو ماہر ہے، اور ابن العلا بصری سے یہ محضہ اور تقلیل دونوں ہیں، اور فتح ان کے لئے افضل ہو گیا ہے، یعنی بصری کیلئے مکی کی تحقیق کے مطابق پہلے فتح پھر محضہ پھر تقلیل تین وجوہ ہیں، اور آخری دو زیادات میں سے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۵: جُهْبِذًا بمعنی اَلْحَاذِقُ ، اَلنَّاقِدُ قَلِّلْ کے فاعل سے حال ہے۔ كِلَاهُمَا مبتداء۔ ضمیر امالہ کیلئے ہے۔

وَالتَّقْلِيْلُ عَنِ ابْنِ الْعَلَا خبر۔ اَلْفَتْحُ تَفَضَّلَا مبتداء وخبر۔ مُيِّلَا مجہول عطفًا عَلَى الْخَبَرِ۔ شِفَا حال من المال۔

توضیح: (۱) نافع غَيٰبٰتِ جمع سے کنوئیں کے مختلف اطراف کی بہت سی اندھیریاں اور توحید سے کنوئیں کا ایک ہی موقع جس میں یوسف علیہ السلام ہوئے تھے۔

(۲) لَا تَأْمَنُنَا میں اظہار اصل اور روم تخفیف کی وجہ سے ہے، روم میں تہائی پیش کو ادا کرنا ہوتا ہے، اور ادغام وتشدید دوسری وجہ کے ساتھ اشمام یعنی ہونٹوں کو گول کر کے پیش کی طرف اشارہ بھی کرتے ہیں، اور یہی اولیٰ ہے، اور اس میں صریح اسم سے بھی مطابقت ہے۔

(۳) يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ یاء کی تقدیر پر یہ دونوں صیغے اَرْسِلْهُ کے موافق ہیں، اور یہی اولیٰ ہے، اور يَرْتَعْ میں چار قرأتیں ہیں۔ (۱) نافع کیلئے يَرْتَعِ یاء اور کسرہ عین سے۔ (۲) مکی کیلئے نَرْتَعِ نون اور کسرہ عین سے۔ (۳) بصری، شامی کیلئے نَرْتَعْ نون اور عین کے سکون سے۔ (۴) کوفی کیلئے يَرْتَعْ یاء اور سکون عین سے اور نَلْعَبْ میں دو قرأتیں ہیں، نفر کیلئے نون اور حصن کیلئے یاء، نون کی تقدیر اسناد اخوۃ یعنی بھائیوں کیلئے ہیں، اور اس میں نَسْتَبِقُ کی رعایت ہے۔ (۴) يٰبُشْرٰى میں یاء کا حذف متکلم کی یاء کی طرف مضاف نہ کرنے کی وجہ سے ہے، پس یہاں مطلق بُشْرٰى کا پکارنا مقصود ہے، اور یاء کے اثبات سے پکارنے والے نے خوشخبری کی نسبت اپنی طرف کی ہے، اور فتحہ قیاس کے مطابق ہے اور دونوں فتحہ اور سکون مستعمل ہیں۔

(۷۷۷) وَهَيْتَ بِكَسْرٍ اَصْلُ كُفْؤٍ وَّهَمْزُهُ ٢ لِسَانٌ وَّ ضَمُّ التَّا لِوٰى خُلْفِهٖ دَلَا

ترجمہ: اور (مدنی، شامی کیلئے) هَيْتَ لَكَ کسرہ هاء سے ہے (یہ کسرہ علماء کے ہم پلہ کی اصل ہے، اور اس کا ہمزہ (ہشام کیلئے (یاء کی بجائے) ایک لغت ہے، اور (ہشام کے لئے خلاف کے ساتھ اور مکی کیلئے بلا خلاف) تاء کا ضمہ جو ہے اس کے خلاف کا جھنڈا کامیاب ہوا ہے (اس میں کل پانچ قرأتیں ہیں۔

(۱) مدنی اور ابن ذکوان کے لئے هِيْتَ بکسرہ هاء بسکون یاء بفتح تاء۔ (۲) ہشام کیلئے هِئْتَ هاء کے کسرہ ہمزہ ساکنہ اور فتحہ سے۔ (۳) ہشام کیلئے دوسری وجہ هِئْتُ کسرہ هاء سکون ہمزہ وضمہ تاء، گو دانی نے اسے صحیح بتایا ہے، مگر طریق کے خلاف ہے۔ (۴) مکی کیلئے هَيْتُ هاء کے فتحہ پھر یاء ساکنہ اور تاء کے ضمہ سے۔ (۵) بصری و کوفی کیلئے هَيْتَ فتحہ سکون یاء وفتحہ تاء اور یہی اولیٰ ہے، اور فصیح تر ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

هَیْتَ مبتداء۔ بِکَسرٍ حال۔ اَصَلُ خبر۔ هَمْزَۃُ لِسَانٌ مبتداء وخبر۔ ضَمُّ التَّاءِ مبتداء ثانی، قصر ضرورۃً ہے۔ دَلَا اس کی خبر۔ اور پورا جملہ مبتداء اول کی خبر۔

توضیح: هَیْتَ اسم فعل ہے، جو هَلُمَّ اور اَسْرِعْ اور بقول بعض اَقْبَلْ کے معنی میں ہے، یعنی عزیز کی بیوی نے کہا کہ جلدی کر، متوجہ ہو، اور لَکَ کے معنی میرا یہ حکم تیرے لئے ہے، اور ہشام کی قرأت میں هِئْتَ لَکَ آپ کی ہیئت عمدہ ہوگئی، یہ هَیْتَ اَیْنَ اور هَیْتَ حَیْثُ، هِیْتَ غِیْصَ کی طرح تینوں لغات سے پڑھا گیا ہے، اور ہمزہ سے هَاءَ یَهِیْءُ سے فعل ہے، اور ابن ذکوان کی قرأت ہمزہ ہی کی تخفیف ہے، اور ابوالبقاء کے قول پر یہ بھی ایک لغت ہے، اور هَلُمَّ ہی کے معنی میں ہے، اس اعتبار سے تمام قرأتیں ہم معنی ہوئیں محقق نے پورے جزم سے فرمایا ہے، کہ یہ لغت ہے، اور تاء پر تینوں حرکتیں آتی ہیں مگر قرأت میں کسرہ نہیں۔

---

(۷۷۸) وَفِیْ کَانَ فَتْحُ اللَّامِ فِیْ مُخْلِصًا ثَوٰی ۷ وَفِی الْمُخْلِصِیْنَ الْکُلِّ (حِصْنٌ) تَجَمَّلَا

ترجمہ: اور (کوفی کیلئے) کاف (سورۃ مریم) میں مُخْلِصًا وَّکَانَ ۴۵ع میں لام کا فتحہ دائم ہوگیا ہے، اور اَلْمُخْلِصِیْنَ (معرفہ بِاَلْ کے) سب کلمات میں (جو آٹھ ہیں، یہی لام کا فتحہ نافع وکوفی کیلئے ایسا مضبوط) قلعہ ہے، جو خوبصورت ہوگیا ہے، پس یہاں تین قرأتیں ہیں۔ (۱) نافع کیلئے مریم میں مُخْلِصًا کسرہ لام سے، اور اَلْمُخْلِصِیْنَ میں ہر جگہ فتحہ لام سے۔ (۲) نفر کیلئے سب میں کسرہ۔ (۳) کوفی کیلئے سب میں فتحہ، اَلْ کی قید سے مُخْلِصِیْنَ "مومن ۲ع-۹ع" وبینہ والے نکل گئے، جو اجماعًا کسرہ سے ہیں، اور مریم کی قید سے مُخْلِصًا "زمر ۲ع-۲ع" والا نکل گیا کہ یہ اجماعًا کسرہ سے ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

فَتْحَ مبتداء۔ ثَوٰی خبر۔ فِیْ کَافٍ ظرف۔ فِیْ مُخْلِصًا حال، ثَوٰی کی ضمیر سے۔ حِصْنٌ مبتداء۔ تَحَمَّلَا اس کی صفت۔ فِی الْمُخْلِصِیْنَ خبر۔ اَلْکُلِّ تاکید۔

توضیح: مُخْلَصًا فتحہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے چنے اور منتخب کئے ہوئے ہیں، اِنَّا اَخْلَصْنٰهُمْ کی طرح، اور کسرہ والے کے معنی ہیں، خود ان حضرات نے اپنے دین کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کردیا، وَاَخْلَصُوْا دِیْنَهُمْ کی طرح۔

---

(۷۷۹) مَعًا وَّصْلُ حٰشَا حَجَّ دَاْبًا لِحَفْصِهِمْ ۸ فَحَرِّکْ وَخَاطِبْ یَعْصِرُوْنَ شَمَرْدَلَا

ترجمہ: اور حَاشَی لِلّٰہِ ۴ع ۔ ۷ع'' دونوں کلموں کا جودوجگہ ہیں، وصلاً الف (دونوں لغتوں کے جمع کرنے کے اعتبار سے بصری کیلئے) غالب ہوگیا ہے (یعنی بصری وصلاً حَـاشَـا شین کے بعد الف اور وقفاً حَـاشْ شین کے سکون سے پڑھتے ہیں، اور باقی چھ حَــاشَ حالین میں الف کے حذف سے پڑھتے ہیں، اور معنی ہیں، کہ یوسف علیہ السلام بشائی میں عام انسانوں سے ممتاز ونرالے ہیں) اور سِنِیْنَ دَأْبًا ۶ ع'' کے ہمزہ کو ان حفص کیلئے حرکت (فتحہ) دے (باقی کا سکون دَأْبًا ہے) اور تو حمزہ و کسائی کیلئے یَـعْـصِـرُوْنَ کو خطاب کی تاء سے پڑھ، حالانکہ یہ آسان ہے، حَـاشَ میں بصری کی قرأت تقدیراً اور باقین کی صراحۃً رسم کے موافق ہے، شین کے بعد الف مرسوم نہیں۔

﴿النحو والعربیة﴾

وَصَلَ مبتداء۔ حَاشَا مضاف الیہ۔ مَعًا حال، مضاف الیہ سے۔ حَجَّ خبر مبتداء کی۔ دَأْبًا حَرِّكْ کا مفعول۔ فاء زائدہ۔ لِحَفْصِهِمْ حال من المفعول۔ يَعْصِرُوْنَ خَاطَبَ کا مفعول۔ شَمَرْدَلَا اس سے یا فاعل سے حال ہے۔

توضیح: مبرد، سیبویہ کے قول پر حَـاشَ حرف جر ہے، جو بـراءۃ کے معنی دیتا ہے، اور استثناء میں مستعمل ہوتا ہے، اور یہ تین طرح تصرف ہوتا ہے، حَـاشَ ، حَشَا ، حَـاشَـالِلّٰهِ اور قرأ کے نزدیک تینوں لغت ہیں، حَـاشَـا ، حَاشَ ، اور حَشَـا۔ دَأْبًا فتحہ وسکون سے دونوں لغت ہیں، یَـعْـصِـرُوْنَ خطاب تعبیر معلوم کرنے والوں کیلئے، اور غیبت النّاس کی ضمیر کی طرف ہے۔

(۷۸۰) وَنَكْتَلْ بِيَا شَافٍ وَّ حَيْثُ يَشَاءُ نُوْ ۹ نُ دَارٍ وَّ حِفْظًا حَافِظًا شَاعَ عُقَّلَا

ترجمہ: اور (حمزہ و کسائی کیلئے اَخَانَا) نَكْتَلْ ۸ع'' یاء کے ساتھ ہو کر شفاء دینے والا ہے، اور حَيْثُ يَشَآءُ ۷ع'' جو ہے، اس میں جاننے والے کا نون ہے (مکی کیلئے) اور حِفْظًا ۸ع'' جو ہے (حمزہ کسائی حفص کیلئے) حَافِظًا عاقلوں کی رُو سے مشہور ہوگیا ہے (حِفْظًا بلیغ تر ہے، اور صراحۃً رسم کے موافق ہے، اس لئے اولیٰ ہے)۔

﴿النحو والعربیة﴾

نَكْتَلْ مبتداء۔ بِيَاءٍ اس کے متعلق۔ شَافٍ خبر۔ نُوْنُ مبتداء۔ دَارٍ مضاف الیہ اَیْ نُوْنَ قَارِئٌ عَالِمٍ دَارٍ ۔ حَيْثُ يَشَآءُ خبر۔ حِفْظًا مبتداء۔ اس کی خبر محذوف اَیْ يَقْرَأُ حَافِظًا یا حَافِظًا حال، اور خبر شَاعَ عُقَّلَا جمع عاقل تمیز یا حال اَیْ شَاعَ ذَاعَقْلٍ۔

توضیح: یَکْتَلْ یاء کا مرجع قریب ہے، جو اَخَانَا ہے، اور نون سے اسناد اخوۃ کی طرف ہیں، نَکْتَلْ اصل میں نکتئل تھا، پھر تعلیل کے بعد موجودہ وزن پر آ گیا، حَیْثُ یَشَآءُ یاء سے اسناد یوسف علیہ السلام کی طرف ہیں، جس میں یَتَبَوَّاُ کی رعایت ہے، اور نون سے اللہ تعالیٰ عظیم الشان متکلم کی طرف جو مَکَّنَّا اور بِرَحْمَتِنَا کے مطابق ہے۔

حَافِظًا اسم فاعل اَیْ حَافِظُ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنْ حَافِظِکُمْ اور حِفْظًا مصدر ہے، یعنی اللہ کی حفاظت تمہاری اس حفاظت سے بہتر ہے، جس کا تم وعدہ کرتے ہو۔

نوٹ: حَیْثُ لفظ قرآن ہے، ناظم کا قول نہیں، جس سے عموم سمجھا جائے، بلکہ حَیْثُ کی قید سے رکوع ۷، ۹ دونوں نکل گئے۔

(۷۸۱) وَفِتْيَانِهٖ فِتْيَانِهٖ عَنْ شَذًا وَرُدْ ۱۰ بِالْاِخْبَارِ فِيْ قَالُوْا اَئِنَّكَ دَغْفَلَا

ترجمہ: اور لِفِتْيَتِهِ اجْعَلُوْا جو ہے، (حفص، حمزہ، کسائی کیلئے) لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا ہے۔ حالانکہ یہ خوشبو سے ہے، اور تو قَالُوْا ءَاِنَّكَ ۱۰ع" میں (مکی کیلئے) اخبار کے (ایک ہمزہ مکسورہ یعنی اِنَّكَ) کے ذریعہ وسعت والے عیش کو تلاش کر۔

﴿النحو والعربية﴾

فِتْيَتِهِ مبتداء۔ اس کی خبر محذوف اَیْ قَرَأَ فِتْيَانِهٖ عَنْ شَذًا حال۔ دَغْفَلًا مفعول۔ رُدْ اَیْ اُطْلُبْ عَيْشًا وَاسِعًا بِالْاَخْبَارِ۔

توضیح: لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا جمع کثرت ہے، جس سے ایک بڑی جماعت کو خطاب کیا گیا، اور ان کو مخصوص نہیں کیا گیا، اور فِتْيَتِهِ میں جمع قلت ہے، اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ کہف" کے مطابق، اور یہ دونوں لغت ہیں، جو فَتًی کی جمع ہیں، صِبْيَانٌ اور صِبْيَةٌ کی طرح جو صَبِيٌّ کی جمع ہیں، اَنَّكَ ایک ہمزہ اخبار سے اس لئے کہ قرآن کے ذریعہ یقیناً انہوں نے یوسف علیہ السلام کو پہچان لیا تھا، یا تخفیف کی وجہ سے ہمزہ حذف کر دیا، اور استفہام سے اس لئے کہ ان کو تردد تھا، کہ آپ یوسف علیہ السلام ہیں یا نہیں، ہمزتین کی تخفیف ہر ایک کے اصول کے موافق ہے۔

(۷۸۲) وَيَيْئَسْ مَعًا وَاسْتَيْئَسَ اسْتَيْئَسُوْا وَتَيْـ ۱۱ ـئَسُوْا اقْلِبْ عَنِ الْبَزِّيْ بِخُلْفٍ وَّاَبْدِلَا

ترجمہ: اور تو بزی سے لَا يَايْئَسُ "یوسف ۱۰ع" اور لَمْ يَايْئَسِ الَّذِيْنَ "رعد ۴ع" کو جو دو جگہ ہے، اور اِسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ "یوسف ۱۲ع" اور فَلَمَّا اسْتَيْئَسُوْا اور وَلَا تَايْئَسُوْا ۱۰ع" (پانچوں کو) ایسے قلب مکانی سے پڑھ، جو ان کے ساتھ ہے، اور ہمزہ ساکنہ کو ضرور الف سے بدل لے۔

(یعنی یاء ساکنہ کو ہمزہ کی جگہ لاکر فتحہ دے، اور ہمزہ کو یاء کی جگہ لے جاکر ساکن کرکے الف سے بدل دے) پس بزی کی دو وجوہ ہیں۔

(۱) قلب کے بغیر باقین وحفص کی طرح، اور فارسی کی بجائے فارس وابوالحسن کا مذہب ہے، جو مشہور و جمہور کا مذہب ہے۔

(۲) لَایَایْـَٔسُ ، لَمْ یَایْـَٔسِ الَّذِیْنَ ، اِسْتَایْـَٔسَ ، فَلَمَّا اسْتَایْـَٔسُوْا ، وَلَا تَایْـَٔسُوْا ۔ قلب وہمزہ ساکنہ کا ابدال جو واجب ہے، اور اصل اولی ہے، کثیر الاستعمال کی وجہ سے، اور رسم صریح کے بھی مطابق ہے، البتہ یَـایْـَٔـس اور تَـایْـَٔسُوْا دونوں قلب کی قرأت کے مطابق مرسوم ہیں، نیز قلب کلام عرب میں کثیر الوقوع ہے، حمزہ اپنی دونوں وجوہ پر ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

اور یَـا یْئَس اور اس کے معطوفات قلب کے مفعول۔ مَعًا حال اَیْ مصاحبین لانہ فی موضعین ۔ وَاَبْدَلَا امر اقلب پر معطوف ہے، اور الف نون تاکید کے عوض میں ہے اَیْ اَقْلَبَ وَاَبْدَلَنَّ ۔

(۷۸۳) وَیُوْحٰی اِلَیْهِمْ کَسْرُ حَاءٍ جَمِیْعِهَا ۱۲ وَنُوْنٌ ع عُـلًا یُوْحٰی اِلَیْهِ شَـذًا ع عَـلَا

توجمه: اور (حفص کیلئے) رِجَالًا یُوْحٰی اِلَیْهِمْ (یوسف ۱۲ ع ۔ نحل ۶ ع ۔ انبیاء ۱ ع) جو ہے، اس کے تمام کلمات کی حاء کا کسرہ اور یاء کی بجائے نون بلندی والا ہے، اور اِلَّا یُوْحٰی اِلَیْهِ ''انبیاء ۲ ع'' (حمزہ کسائی ، حفص کیلئے نون وکسرہ سے) خوشبو ہے، جو بلند ہوگئی ہے۔ (پس (۱) حفص کیلئے چاروں میں نُوْحِیْ نون اور کسرہ حاء سے۔

(۲) سما ، شامی ، ابوبکر کیلئے چاروں میں یُوْحٰی یاء اور حاء مفتوحہ سے۔

(۳) حمزہ و کسائی کیلئے انبیاء ۲ ع'' میں حفص کی طرح، اور باقی تین میں باقین کی طرح۔

﴿النحو والعربية﴾

یُوْحٰی اِلَیْهِمْ مبتداء۔ کَسْرُ مبتداء ثانی۔ وَنُوْنٌ معطوف علیہ اَیْ نُوْن فِیْهِ ۔ عَلَا خبر اَیْ قِراآت ذَاتِ عَلَا۔ اور پورا جملہ خبر ہے، مبتداء اول کی۔ یُوْحٰی اِلَیْهِ مبتداء۔ شَذًا اس کی خبر۔ عَلَا اس کی صفت۔

توضیح: نون والا معروف ہے، اور اسناد تعظیم کی غرض سے حق تعالیٰ کیلئے ہے، اور یاء سے مجہول ہے، اس لئے حاء کا فتحہ ضروری ہے، اور اسناد غائب کیلئے ہیں، اَیْ یُوْحِی اللّٰهُ اِلَی الْمَلَكِ یعنی مجہول میں صریح مفعول کو حذف کردیا، اور اِلَیْهِمْ اور اِلَیْهِ جار مجرور مفعول کا نائب بن گیا، اول میں اَوْحَیْنَا اور ثانی میں اُوْحِیَ کی مناسبت ہے۔

(۷۸۴) وَثَانِیَ نُنْجِی احْذِفْ وَشَدِّدْ وَحَرِّکَا ۱۳ کَذَا نَلْ وَخَفِّفْ کُذِبُوْا ثَابِتًا تَلَا

ترجمہ: اورتو (شامی و عاصم کیلئے) فَنُجِّیَ مَنْ نَّشَآءُ کے دوسرے نون کوحذف کر، اورجیم کوتشدید سے پڑھ، اور اس کی یاء کوضرور فتحہ کی حرکت دے، اوراسی طرح (نجات) حاصل کر، اورتو کوفیین کیلئے کُذِّبُوْا کی ذال کوبلاتشدید پڑھ، حالانکہ یہ ثابت ہے، اوراس کُذِبُوْا نے فَنُجِّیَ کی پیروی کی ہے۔

﴿النحووالعربیۃ﴾

وَثَانِیَ اِحْذِفْ کامفعول، یا ءضرورۃً ساکن ہے۔ حَرِّکَا نون تاکید کے لئے ہے۔ نَلْ نَیل سے امرہے، بمعنی عَطاء۔ کَذَا نَلْ اَیْ نَلْ مِثْلَ ذَا اَلِفِ النَّیْلُ ۔ کُذِبُوْا مفعول ہے۔ خَفِّفْ کاثابِتًا اس حال۔ تَلَا اس کی صفت۔

توضیح: کوفیین کی قرأت پر ظَنُّوْا کی ضمیرمشرکین کیلئے ہے، اور کُذِبُوْا کی رسولوں کیلئے اور ظَنَّ شک کے معنی میں ہے، یادونوں ضمیریں رسولوں کیلئے ہیں، یعنی بشریت کے تقاضے سے انہیں اس میں شک ہوا، کہ مدد کے وعدہ میں ان سے غلط کہا گیاہے، اور یہ وسوسہ کادرجہ غیراختیاری ہونے کی وجہ سے معاف ہےاورعصمت کے خلاف نہیں، اورتشدیدوالی قرأت میں دونوں ضمیریں رسولوں کیلئے ہیں، احدظن یقین کے معنی میں ہے، یعنی رسولوں کویقین ہوگیا، کہ قوم کی طرف سے ان کی ایسی تکذیب کی گئی، کہ اب ان کے ایمان لانے کی کوئی امیدنہیں رہی (کنزالمعانی) اورابراز میں تخفیف کی توجیہ یہ کی گئی ہے، کہ (۱) رسولوں نے یہ یقین یا گمان کرلیا، کہ ان کے نفوس نے مدد کا خیال کرلینے میں ان سے جھوٹ بولا، کہ غیروعدہ کووعدہ سمجھ لیا، یاان کی امید نے یعنی حق تعالی کی جانب سے وعدہ کے بغیر مدد کے انتظار نے ان سے جھوٹ اور غلط کہا، اس لئے رجاءصادق اور رجاءکاذب سچی امیداورجھوٹی امید، اورواقع نہ ہونے والی امیدمستعمل ہے، جَآءَ ھُمْ نَصْرُنَا یعنی بغیر وعدہ کے دفعۃً ہماری مدد انہیں آپہنچی، اور دوسری وجہ ابن عباس ﷺ سے منقول ہے، کہ جولوگ ظاہر میں رسولوں کے فرمانبردار تھےانہوں نے دل میں جھٹلانے کا خیال کرلیا، اور یہ مدتوں تک ان کے مصیبتوں میں مبتلاء رہنے کے سبب ہوا، اور تشدیدکی قرأت میں بھی اسی طرح کامفہوم بیان کیا گیاہے، نیزتشدیدکی قرأت نے تخفیف کی قرأت کی تفسیر ووضاحت کردی ہے، اورام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہ انبیاءعلیہم السلام پرآزمائشیں برابرآتی رہیں، حتی ان کو یہ اندیشہ ہوگیاکہ جومؤمن ان کے ساتھ ہیں، وہ انہیں جھٹلادیں گے، اورصحیح بخاری میں تشدیدوالی قرأت کے بارہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہ رسولوں کے متبعین جوایمان لے آئے، ان کی آزمائش طویل ہوجانے پرمدد پہنچنے میں دیرہوئی

یہاں تک کہ انبیاء کو جن لوگوں نے جھٹلایا، ان سے وہ ناامید ہوگئے کہ وہ ایمان لائیں گے، اور رسولوں نے یہ خیال کرلیا، کہ اب ان کے فرمانبردار بھی ان کو جھٹلا دیں گے اور ان سے جدا ہو جائیں گے، تو ان کے پاس اللہ کی مدد آ پہنچی، اس تقریر پر دونوں قرأتوں کے ایک ہی معنی ہیں۔ اور اگر ظَنُّوْا کی ضمیر امتیوں کیلئے ہو، تو تفسیر دو طرح ہوگی۔

(۱) امتیوں سے مشرکین نے یہ یقین کرلیا، کہ رسولوں سے جو مدد کا وعدہ کیا گیا، اس میں ان سے جھوٹ بولا گیا۔

(۲) امتیوں نے یہ یقین کرلیا، کہ مدد کے وعدہ میں رسولوں کی طرف جھوٹ بولا گیا یعنی یہ خبر غلط دی۔

(۷۸۵) وَاِنِّیْ وَاِنِّیْ الْخَمْسُ رَبِّیْ بِاَرْبَعٍ ۱۴ اَرَانِیْ مَعًا نَفْسِیْ لَیَحْزُنُنِیْ حُلَا

ترجمہ: اور (۱) اِنِّیْ اُوْفِی الْکَیْلَ ۸ع" کی۔ اور (۲، ۳) اِنِّیْ اَرَانِیْ ۵ع"۔ (۴) اِنِّیْ اَرٰی ۶ع"۔ (۵) اِنِّیْ اَنَا اَخُوْكَ ۹ع"۔ (۶) اِنِّیْ اَعْلَمُ ۱۱ع"۔ جو پانچ ہیں۔ (۷) اور اس رَبِّیْ اَحْسَنَ ۳ع"۔ (۸) رَبِّیْ اِنِّیْ ۵ع"۔ (۹) رَبِّیْ اِنَّ رَبِّیْ ۷ع"۔ (۱۰) رَبِّیْ اِنَّهٗ ۱۱ع" کی جو چار ہیں، اور اس (۱۱) اَرَانِیْ اَعْصِرُ (۱۲) اَرَانِیْ اَحْمِلُ ۵ع" کی جو دو ہیں۔ اور (۱۳) نَفْسِیْ اِنَّ ۷ع"۔ اور (۱۴) لَیَحْزُنُنِیْ اَنْ ۲ع" چودہ کی چودہ آیات زیوروں والی ہیں۔

(۷۸۶) وَفِیْ اِخْوَتِیْ حُزْنِیْ سَبِیْلِیْ بِیْ وَلِیْ ۱۵ لَعَلِّیْ اٰبَائِیْ اَبِیْ فَاخْشَ مَوْحَلَا

ترجمہ: اور اضافت کی یاءات (۱۵) اِخْوَتِیْ اِنَّ ۱۱ع"۔ (۱۶) وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰهِ ۱۰ع"۔ اور (۱۷) سَبِیْلِیْ اَدْعُوْا ۱۲ع"۔ اور (۱۸) اَحْسَنَ بِیْ اِذْ ۱۱ع"۔ اور (۱۹) یَاْذَنَ لِیْ (اَبِیْ) ۱۰ع"۔ (۲۰) لَعَلِّیْ اَرْجِعُ ۶ع"۔ اور (۲۱) اٰبَآءِیْ اِبْرَاهِیْمَ ۵ع"۔ اور (۲۲) اَبِیْ اَوْیَحْکُمَ اللّٰهُ ۱۰ع" میں بھی ہیں، پس تو کیچڑ میں گذرنے سے ڈر، یعنی ان بائیس ۲۲ یاءات میں نکالنے میں غلطی سے بچ۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۱۴: اَنِّیْ اس پر اس کے بعد کی یاءات اس پر معطوف مبتداء واقع ہو رہا ہے۔ حُلَا اس کی خبر ہے۔ خَمْسُ اِنِّیْ کی صفت ہے۔ بِاَرْبَعٍ بمعنی فِیْ اَیْ فِیْ اَرْبَعَةِ مَوَاضِعٍ۔

شعر ۱۵: وَفِیْ اِخْوَتِیْ اپنے معطوفات سمیت معطوف ہے، مبتداء پر۔ مَوْحَلَا مصدر وحْل بِالْکَسْرِ اَیْ وَقَعَ فِی الْوِحْلِ، اشارہ اِلٰی صُعُوْبَةٍ۔

جدول یاء ات اضافت تعداد ۲۲ ھ (سورہ یوسف علیہ السلام)

نمبرشمار	کلمات	رکوع	فتح	سکون
۱	لَیَحْزُنُنِیْٓ اَنْ	۲	حرمی	بصری، شامی، کوفی
۲	رَبِّیْٓ اَحْسَنَ	۳	حرمی وبصری	شامی، کوفیین
۳، ۴	اِنِّیْٓ اَرٰانِیْٓ دوجگہ	۵	〃 〃	〃 〃
۵	اِنِّیْٓ اَرٰی	۶	〃 〃	〃 〃
۶	اِنِّیْٓ اَنَا	۹	〃 〃	〃 〃
۷	اَبِیْٓ اَوْ	۱۰	〃 〃	〃 〃
۸	اِنِّیْٓ اَعْلَمُ	۱۱	〃 〃	〃 〃
۹، ۱۰	اِنِّیْٓ اَرٰانِیْٓ دوجگہ	۵	مدنی، بصری	مکی، شامی، کوفیین
۱۱	رَبِّیْٓ اِنِّیْ	۵	〃 〃	〃 〃 〃
۱۲	نَفْسِیْٓ اِنَّ	۷	〃 〃	〃 〃 〃
۱۳	رَبِّیْٓ اِنَّ	۷	〃 〃	〃 〃 〃
۱۴	لِیْٓ اَبِیْٓ	۱۰	〃 〃	〃 〃 〃
۱۵	رَبِّیْٓ اِنَّهٗ	۱۱	〃 〃 〃	〃 〃 〃
۱۶	بِیْٓ اِذْ	۱۱	〃 〃	〃 〃 〃
۱۷	اٰبَآئِیْٓ	۵	حرمی، بصری، شامی	کوفیین
۱۸	لَعَلِّیْٓ اَرْجِعُ	۶	〃 〃 〃	〃
۱۹	اَنِّیْٓ اُوْفِ	۸	مدنی	مکی، بصری، شامی، کوفیین

۲۰	سَبِيْلِيْ	۱۲	"	" " "
۲۱	وَحُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ	۱۰	مدنی، بصری، شامی	مکی، کوفیین
۲۲	اِخْوَتِیْ اِنَّ	۱۱	ورش	قالون، نفر، کوفی

یاءات زوائد: (سورۃ یوسف علیہ السلام) زائدہ تین ہیں۔ (۱) نَرْتَعِ یْ میں قنبل کا حالین میں بخلاف اثبات، باقین کا حذف (۲) تُؤْتُوْنِ یْ بصری کیلئے وصلاً اور مکی کیلئے حالین میں اثبات۔ (۳) مَنْ یَّتَّقِ یْ میں قنبل کا حالین میں اثبات یاء باقین کا حذف ہے

ادغام کبیر: (سورۃ یوسف علیہ السلام) کل انتالیس ۳۹۔ مثلین ۲۹۔ متقاربین ۱۰۔ اور صغیر مختلف فیہ سات ۷ ہیں

جدول ادغام صغیر (سورۃ یوسف علیہ السلام)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	اظہار والے قرأ	ادغام والے قرأ
۱	بَلْ سَوَّلَتْ		سما، ابن ذکوان، عاصم	ہشام، حمزہ، کسائی
۲	وَجَآءَ تْ سَیَّارَةٌ		حرمی، شامی، عاصم	بصری، حمزہ، کسائی
۳	قَدْ شَغَفَهَا	۴	حرمی، ابن ذکوان، عاصم	بصری، ہشام، حمزہ کسائی
۴	فَقَدْ سَرَقَ	۹	" " "	بصری " " "
۵	بَلْ سَوَّلَتْ		سما، ابن ذکوان، عاصم	ہشام، حمزہ، کسائی
۶	اِسْتَغْفِرْ لَنَا	۱۱	ماسوا بصری	سوسی کا ادغام، اور دوری کے لئے ادغام و اظہار ہے
۷	فَقَدْ جَعَلَهَا	"	حرمی، ابن ذکوان، عاصم	بصری، ہشام، حمزہ کسائی

جدول ادغام کبیر مثلین(سورۃ یوسف علیہ السلام)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	تَعۡقِلُوۡنَ نَّحۡنُ	۱
۲	نَحۡنُ نَّقُصُّ	〃
۳	وَالۡقَمَرَ رَّاَيۡتُهُمۡ	〃
۴	لَكَ كَّيۡدًا	〃
۵	يَخۡلُ لَّكُمۡ (اظهار وادغام)	۲
۶	دَرَاهِمَ مَّعۡدُوۡدَةٍ	〃
۷	لِيُوۡسُفَ فِّي الۡاَرۡضِ	۳
۸	اِنَّكَ كُّنۡتِ	〃
۹	اِنَّهٗ هُّوَ	۴
۱۰	قَالَ لَّا يَاۡتِيۡكُمَا	〃
۱۱	وَقَالَ لِّلَّذِيۡنَ	۵
۱۲	ذِكۡرَ رَّبِّهٖ	〃
۱۳	لِيُوۡسُفَ فِّي الۡاَرۡضِ	۷
۱۴	نُصِيۡبُ بِّرَحۡمَتِنَا	〃
۱۵	يُوۡسُفَ فَّدَخَلُوۡا	۸
۱۶	فَلَا كَيۡلَ لَّكُمۡ	〃
۱۷	وَقَالَ لِّفِتۡيٰنِهِ	〃
۱۸	ذٰلِكَ كَّيۡلٌ	〃

۱۹	قَالَ لَّنْ	،
۲۰	كَذَالِكَ كِّدْنَا	۹
۲۱	يُوْسُفَ فِّيْ	،
۲۲	فِيْ يُوْسُفَ فَّلَنْ	۱۰
۲۳	اِنَّهُ هُّوَ	،
۲۴	وَاَعْلَمُ مِّنَ اللّٰهِ	،
۲۵	قَالَ لَّا	،
۲۶	اِنِّيْ اَعْلَمُ مِّنَ اللّٰهِ	۱۱
۲۷	اِنَّهُ هُّوَ	،
۲۸	اِنَّهُ هُّوَ	،
۲۹	وَالْاٰخِرَةِ تَّوَفَّنِيْ	،

جدول ادغام کبیر متقاربین (سورۃ یوسف علیہ السلام)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	هَيْتَ لَكَ قَالَ	۳
۲	وَشَهِدَ شَّاهِدٌ	،
۳	قَالَ رَّبِّ	۴
۴	ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْ بَعْدِ ذّٰلِكَ	۶
۵	ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْ بَعْدِ ذّٰلِكَ	،
۶	نَفْقِدُ صُّوَاعَ الْمَلِكِ	۹
۷	وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا	،

٨	يَاْذَنَ لِّيَ اَبِيْ	١٠
٩_١٠	تَاوِيْلُ رُّوْ يَاىَ ، اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ	١١

المرسوم : (سورۃ یوسف علیہ السلام) رُءْ یَا ہرجگہ ہمزہ محذوف۔ لَدٰی الف کے ساتھ تَفْتَؤُا میں ہمزہ متطرفہ مضمومہ بعداز فتح بصورت واؤ اوراسکے بعدالف زائدہ اور مُرْجٰیۃٍ بِالْیَاء مرسوم۔

سُوْرَةُ الرَّعْدِ

یہ سورت مکیہ ہے، مگر دو آیات مدنی ہیں۔ (۱) وَیُسَبِّحُ الرَّعْدُ ۲ع"۔ (۲) وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ۶ع"۔
اور قتادہ کے قول پر تمام سورۃ مدنی ہے، اور ایک آیت وَلَا یَزَالُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ۴ع" میں ہے۔
کل آیات کوفی تینتالیس ۴۳ ہیں۔ حجازی چوالیس ۴۴۔ بصری پینتالیس ۴۵۔ اور شامی سینتالیس ۴۷ ہیں، بیالیس ۴۲ میں اتفاق ہے، اور چھ میں اختلاف ہے۔
(۱) اَءِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ۔ اور (۲) هَلْ تَسْتَوِ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرُ پر غیر کوفی۔ (۳) هَلْ یَسْتَوِ الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ پر دمشقی۔ (۴) اَلْحَقُّ وَالْبَاطِلُ پر حمصی۔ (۵) اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ پر شامی۔ (۶) مِنْ کُلِّ بَابٍ پر عراق و شامی آیت ہے، اس کے فواصل قعذلنرب کے سات حروف ہیں۔
وجوہ صحیحہ بین السورتین: مَاکَانَ حَدِیْثًا یُّفْتَرٰی سے الٓمّٓرٰ الْکِتٰبِ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین دوسو اٹھاون ۲۵۸ بنتی ہیں، قالون مع حفص بائیس ۲۲۔ ابوبکر بائیس ۲۲۔ شامی دس ۱۰۔ مکی بائیس ۲۲۔ ورش ایک سو اٹھائیس (بسم اللہ پر اٹھاسی ۸۸، ترک پر چالیس ۴۰۔ دوری ۱۰۔ سوسی ۱۰۔ خلاد اٹھ ۸۔ کسائی بائیس ۲۲۔ اور خلف چار ۴۔

(۷۸۷) وَزَرْعٌ وَّنَخِیْلٌ غَیْرُ صِنْوَانٍ اَوَّلًا ا لَدٰی خَفْضِهَا رَفْعٌ عَلَا حَقُّهٗ طُلَا

ترجمہ: اور زَرْعٌ، نَخِیْلٌ غَیْرُ اور پہلا لفظ صِنْوَانٌ ان چاروں میں (حفص، مکی، بصری کیلئے) جر کی بجائے رفع ہے، اس قرأت کا حق بہت سی گردنوں پر بلند ہوا ہے (باقی مجرور پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

زَرْعٌ مبتداء۔ اس کے بعد کے تین کلمات معطوف بحذف العاطف۔ اَوَّلًا، صِنْوَانٌ کا ظرف اَیِ الْوَاقِعُ اَوَّلًا۔ رَفْعٌ لَدٰی خَفْضِهَا پورا جملہ مبتداء کی خبر۔ عَلَا حَقُّهٗ فعل و فاعل۔ طُلًا تمیز۔
توضیح: رفع کی توجیہ اول دو اسم وَجَنّٰتٌ پر معطوف ہیں، اور صِنْوَانٌ وَنَخِیْلٌ کی صفت ہے، اور غَیْرُ صِنْوَانٍ پر معطوف ہے، اور جر کی صورت میں وَزَرْعٍ کو نَخِیْلٍ مِنْ اَعْنَابٍ پر معطوف ہے۔

(۷۸۸) وَذَکَّرَ تُسْقٰی عَاصِمٌ وَّابْنُ عَامِرٍ ۲ وَقُلْ بَعْدَهٗ بِالْیَا نُفَضِّلُ شُلْشُلَا

ترجمہ: اور لفظ تُسْقٰی کو عاصم اور ابن عامر شامی نے مذکر پڑھا ہے (باقین نے مؤنث پڑھا ہے) اور اس کے بعد

لفظ يُفَصِّلُ (حمزہ و کسائی کیلئے) کہو، کہ یاءِ غیبت کے ساتھ خفیف ہے (باقی نون عظمت کے ساتھ پڑھتے ہیں، اور تُسْقٰی کے بعد لانے کے یُفَصِّلُ الْاٰیَاتِ جو دوسری آیت میں اس سے قبل ہے، نکل گیا، اس میں اجماعاً یاء ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

عَاصِمٌ ذَكَّرَ کا فاعل۔ تُسْقٰی اس کا مفعول۔ نُفَضِّلُ مبتداء۔ بعدہٗ اس کا ظرف اَیُ الْوَاقِعُ بَعْدَهٗ۔ ضمیر تُسْقٰی کیلئے ہے۔ بِالْیاَءِ اس کی خبر۔ اور جملہ مقولہ ہے، قول کا۔ شُلْشُلًا حال ہے، قُلْ کے فاعل سے۔

توضیح: (۱) یُسْقٰی یَاء سے ضمیر المذکوریا النبات کے لئے ہے، اور تاء کی تقدیر پر اَلْجَنّٰتُ یَا اَلْمَذْكُورَاتُ یَا هٰذِهِ الْاَشْیَاءُ کیلئے ہے، جو معنیٰ کی رو سے ہے، نہ کہ لفظ کی رو سے، اور بَعْضَهَا سے تانیث ہی کی تاثیر ہوتی ہے۔

(۲) نُفَضِّلُ یاء سے ضمیر اللہ تعالیٰ کیلئے ہے، جو اَللّٰهُ الَّذِیْ ماقبل ہے، اور نون کی اسناد عظمت والے متکلم کیلئے نون اولیٰ ہے۔

(۷۸۹) وَمَا كُرِّرَ اسْتِفْهَامُهُ نَحْوُ اٰئِذَا ٭ اٰئِنَّا فَذُو اسْتِفْهَامٍ اِلْكُلُّ اَوَّلَا

ترجمہ: اور وہ تمام مواقع جن میں استفہام مکرر ہو (یعنی قریب قریب دو دو جگہ دو دو ہمزہ آرہے ہوں) جیسے ءَاِذَا كُنَّا تُرَابًا ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ، ءَاِذَا اور ءَاِنَّا پس اس موقع کے پہلے لفظ کو ہر ایک قاری استفہام سے پڑھنے والا ہے۔

(۷۹۰) سِوٰی نَافِعٍ فِی النَّمْلِ وَالشَّامِ مُخْبِرٌ ٭ سِوَی النّٰزِعٰتِ مَعْ اِذَا وَقَعَتْ وِلَا

ترجمہ: سوائے نافع کے سورۂ نمل میں (پہلے موقع میں اِذَا كُنَّا ءَاِنَّا پڑھتے ہیں، باقی چھ ءَاِذَا كُنَّا ءَاِنَّا پڑھتے ہیں)۔

اور شامی نقل کی پیروی کرنے کے سبب (نمل اور اس) نٰزِعٰت کے پہلے موقع کے سوا) جو اِذَا وَقَعَتْ (واقعہ کے پہلے موقع) سمیت ہے (سب جگہوں میں پہلے لفظ کو اخبار سے پڑھنے والے ہیں (پس شامی کیلئے تین جگہیں مستثنیٰ ہیں۔

نمل، نٰزِعٰت اور واقعہ، کہ ان کے پہلے میں استفہام ءَاِذَا اور ءَاِنَّا ہے، اور رہے باقی آٹھ سو ان سب کے پہلے موقع میں اِذَا اور اِنَّكُمْ ہے، ایک ہمزہ سے اور شامی کیلئے نمل والے کا استثناء ناظمؒ نے بیان نہیں کیا اس لئے کہ سِوَا نَافِعٍ فِی النَّمْلِ سے باقی چھ کیلئے استفہام میں شامی شامل ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

مَا موصولہ متضمن بمعنی شرط مبتداء واقع ہو رہا ہے۔ نَحْو منصوب علی الظر۔ اَلْکُلُّ مبتداء ثانی۔ فَذُوْاِسْتِفْهَام خبر۔ فَــاء خبر پر اس لئے داخل ہوئی کہ مَـا متضمن شرط کے معنی کو ہے۔ اَوَّلاً منصوب علی الظرفیۃ اَیْ فِـیْ اَوَّلِ الْاِسْتِفْهَامَیْنِ۔

(۷۹۱) وَدُوْنَ عَـنَـادٍ (عَمَّ) فِـی الْعَنْکَبُوْتِ مُخْـ ٥ ـبِرًا وَّهُوَ فِی الثَّانِیْ اَتٰی رَاشِدًا وَّلَا

ترجمہ: اور بغیر کسی عناد (ضد و اعتراض کے) عنکبوت میں یہ استفہام اول (مکی حفص نافع شامی کیلئے) اس حالت میں عام ہوا ہے کہ وہ (بجائے استفہام کے) خبر دینے والا ہے (یعنی عنکبوت اول میں شامی کا اخبار تو گذشتہ شعر میں بیان ہو چکا ہے، یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں، کہ ان کے اتباع میں مکی حفص نافع بھی اول موقع میں ایک ہمزہ اخبار سے پڑھتے ہیں، اس کے بعد دوسرے موقع کے اختلاف کو بیان فرماتے ہیں) اور اخبار استفہام ثانی میں (نافع و کسائی کیلئے) نصرت کے اعتبار سے ہدایت کا باعث ہو کر آیا ہے (یعنی استفہام مکرر میں دوسرے موقع میں سارے قرا استفہام دو ہمزوں سے ہی پڑھتے ہیں، البتہ نافع و شامی اخبار پڑھتے ہیں، اگلے شعر میں اس کا استثناء ہے۔

(۷۹۲) سِوَی الْعَنْکَبُوْتِ وَهُوَ فِی النَّمْلِ کُـ ٦ ـنْ رِضًا وَزَادَاهُ نُوْنًا اِنَّنَا عَنْهُمَا اعْتَلَا

ترجمہ: سوائے عنکبوت کے (یعنی عنکبوت کے دوسرے میں یہ دونوں استفہام سے پڑھتے ہیں) اور سورۃ نمل کے دوسرے موقع میں وہ اخبار ایک ہمزہ (شامی اور کسائی کیلئے) تو پسند کرنے والا ہو، یعنی شامی نمل کے ثانی میں اپنے اصول کے خلاف اخبار پڑھتے ہیں، جبکہ نمل کے پہلے موقع میں اپنے اصول کے خلاف استفہام پڑھتے ہیں اور کسائی اپنے اصول کے مطابق اخبار پڑھتے ہیں)۔ مفہوم سے شامی کسائی کے ماسوا باقی پانچ نمل کے دوسرے میں استفہام پڑھتے ہیں) اور ابن عامر شامی و کسائی نمل کے استفہام ثانی میں (خبر پڑھتے ہیں اور) نون کا اضافہ کرتے ہیں، اسی لئے ان دونوں لفظ اِنَّنَا بلند ہوا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۲: سِوٰی مستثنیٰ ہے۔ اَلْکُلُّ سے۔ وَالشَّامِ مُخْبِرٌ مبتداء و خبر۔ اَلشَّامِیُّ کی یاء نسبت کو تخفیف کی غرض سے حذف کر دیا۔ سِوَ االنَّازِعَاتِ استثناء مفرغ اَیْ جَمِیْعِ الْمَوَاضِعِ سِوَ ای الْمَوْضِعَیْنِ۔ وِلَا بِکَسْرِ الْوَاوِ منصوب علی التمیز۔ اَیْ الشَّامُ مُخْبِرٌ مُتَابِعَةٌ۔

(۷۹۳) وَ(عَمَّ) رِضًا فِي النّٰزِعٰتِ وَهُمْ عَلٰى ۷ اُصُوْلِهِمْ وَامْدُدْ لِوٰى حَافِظٌ بَـلَا

ترجمہ: اور نٰزِعٰتِ اع'' کے دوسرے موقع ءَاِذَا كُنَّا میں یہ اخبار (مدنی شامی کسائی کیلئے) پسندیدہ ہو کر عام ہو گیا ہے، (اور ہمزتین کی تحقیق و تسہیل میں) وہ (ساتوں آئمہ) اپنے اصول پر ہیں اور تو (ہشام ابوعمرو قالون کیلئے ہمزتین میں ادخال کا الف لاکر) اس حفظ والے کے جھنڈے کو دراز کرو، جو آزمودہ کار ہے، یعنی یہ حضرات جہاں استفہام مکرر میں دو ہمزہ پڑھتے ہیں، ان میں ادخال الف بھی پڑھتے ہیں ءاِذَا ءاِنَّا کی طرح ہشام ذات الکسر میں ادخال بالخلف کرتے ہیں، اور ان گیارہ موقعوں میں بھی نشر نے دونوں وجوہ بتاتی ہیں، اور ارشاد المرید میں علی ضباغ دونوں پر عمل بیان فرما رہے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۵: عَمَّ کا فاعل ضمیر ہے، جو اَلْاَوَّلُ الْاِسْتِفْهَامَيْنِ کیلئے ہے۔ دُوْنَ ظرف۔ عَنَادٍ مضاف الیہ۔ مُخْبِرًا حال مِنَ الْفَاعِلِ۔ اخبار کی اسناد اس کی طرف اس میں اخبار ہونے کی وجہ سے ہیں۔ هُوَ کی ضمیر اخبار کو عائد ہے۔ فِيْ مُخْبِرًا مبتداء۔ اَتٰى اس کی خبر۔ رَاشِدًا مفعول بہ۔ فِي الثَّانِيْ۔ اس کا ظرف اَيِ الثَّانِيْ مِنَ الْاِسْتِفْهَامَيْنِ۔ وَلَا بِالْكَسْرِ مفعول بہ لِلْوَاقِعَةِ۔

توضیح: استفہام مکرر کل گیارہ جگہ آیا ہے، (۱) رعد اع''۔ (۲، ۳) اسراء ۵ع و ۱۱ع''۔ (۴) مومنون ۵ع''۔ (۵) نمل ۶ع''۔ (۶) عنکبوت ۳ع''۔ (۷) الٓمٓ سجدہ اع''۔ (۸، ۹) صٰفّٰت اع و ۲ع''۔ (۱۰) واقعہ اع''۔ (۱۱) نٰزعٰت اع''۔ نیز عنکبوت میں ءَاِنَّكُمْ، ءَاِنَّكُمْ اور نٰزعٰت میں ءَاِنَّا، ءَاِذَا اور باقی نو میں ءَاِذَا، ءَاِنَّا ہے، اور چار جگہ نمل عنکبوت واقعہ نٰزعٰت میں بعض قراء نے اپنے اصول کے خلاف بھی کیا ہے، اور باقی سات میں سب اپنے اپنے اصول پر ہیں، اور اس سارے باب استفہام مکرر کا خلاصہ یہ ہے۔

خلاصہ: (۱) نافع کیلئے ءَاِذَا، ءَاِنَّا اول میں دو ہمزہ ثانی میں ایک، لیکن نمل اور عنکبوت میں مستثنیٰ، یعنی اِذَا، ءَاِنَّا اِنَّكُمْ، ءَاِنَّكُمْ ہے، اول میں ایک ثانی میں دو، پھر ان میں قالون کیلئے تسہیل مع ادخال اور ورش کیلئے تسہیل بلا ادخال۔

(۲) کسائی کیلئے بھی نافع کی طرح اول میں دو ھمزہ اور ثانی میں ایک اور ان کے لئے مستثنیٰ نمل کے ثانی میں اِنَّا کی بجائے اِنَّنَا دونوں سے لیکن عنکبوت میں دونوں میں ءَاِنَّكُمْ ءَاِنَّكُمْ دو ہمزہ سے، اور پورے باب میں دو ہمزوں میں دوسرے کی تحقیق بلا ادخال ہے۔

(۳) شامی کیلئے اِذَا ، ءَ اِنَّا اول ایک ہمزہ اور ثانی میں دو ہمزہ سے ان کے لئے نمل اور نزعت مستثنیٰ ہیں، کہ ان میں اول میں دو اور ثانی میں ایک ہمزہ ہے، اور واقعہ میں دونوں میں دو دو ہمزہ ہیں، نیز نمل میں کسائی کی طرح یہ بھی دونوں اِنَّنَا پڑھتے ہیں، اور ابن ذکوان کیلئے تحقیق بلا ادخال اور ہشام کیلئے تحقیق مع ادخال و بلا ادخال ہے۔

(۴) مکی کیلئے عنکبوت کے پہلے میں ایک اور دوسرے میں دو ہمزہ، اور باقی دس موقعوں میں دونوں میں دو دو ہیں، اور سب میں دوسے کی تسہیل بلا ادخال۔

(۵) بصری کے لئے کل گیارہ میں دو دو ہمزہ دونوں جگہ، اور دوسرے کی تسہیل مع ادخال۔

(۶) حفص کیلئے عنکبوت کے پہلے میں ایک اور باقی سب کے دونوں موقعوں میں دو دو ہمزہ ہیں، اور سب کی تحقیق بلا ادخال ہے۔

(۷) ابوبکر اور حمزہ کیلئے سب جگہ دو دو ہمزہ ہیں، اور دوسرے کی تحقیق بلا ادخال ہے، اور یہی دونوں میں استفہام اور تحقیق عمدہ تر ہے، اس لئے کہ اس میں اصل پر عمل ہوجاتا ہے، اور تسہیل و تخفیف کے معارضہ سے بھی محفوظ ہے۔

(۷۹۴) وَهَادٍ وَّ وَالٍ قِفْ وَوَاقٍ بِيَائِهٖ ۸ وَبَاقٍ دِنَا هَلْ يَسْتَوِي (صُحْبَةٌ) تَلَا

ترجمہ: اور هَادٍ (رعد۱ع و ۵ع و زمر۳ع و مومن۴ع) اور مِنْ وَّالٍ رعد۲'' اور مِنْ وَّاقٍ رعد۵ع'' کے دونوں اور مومن۳ع'' اور بَاقٍ نحل۱۲ع'' جو ہیں، تو (مکی کیلئے) ان سب پر اس کی یاء کے ساتھ وقف کر (هَادِيْ ، وَالِيْ پڑھ) اور یہ ہم سے قریب ہوگیا ہے (باقی حذف سے رسم کے مطابق هَادْ وَالْ ، بَاقْ وقف کریں گے، یہی اولیٰ ہے) اور هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ کو صحبہ نے (اطلاق کی تذکیر کی یاء) سے پڑھا ہے (پس سما ، شامی ، حفص ، تانیث کی تاء پڑھتے ہیں، اس میں لفظ کی رعایت عمدہ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر۶: سِوٰى استثناء مِنَ الثَّانِيْ اَيِ الْاَخْبَار فِيْ جَمِيْعِ مَا وَقَعَ ثَانِيًا مِنَ الْاِسْتِفْهَامَيْنِ اِلَّا فِي الثَّانِي الْعَنْكَبُوْتِ ۔ وَهُوَ فِي النَّمْلِ اخبار ہی کو راجع ہے۔ تثنیہ کی ضمیر زَادَاهُ كُنْ رِضًى کے مدلول کو عائد ہے، اور رِضًى كَانَ کی خبر ہے۔ اور عَمَّ رِضًى میں تمیز ہے۔ عَمَّ کا فاعل ضمیر اَلْاَخْبَار ہے۔

شعر۷: هُمْ راجع اِلَى الْقُرَّاء ۔ لِوَا اُمُدُدْ کا مفعول۔ حَافِظٍ بَلَا اس کی صفت ای اختبر۔

شعر۸: هَادٍ قِفْ کا مفعول بعد کے کلمات اس پر معطوف ہیں۔ دَنَا کا فاعل ضمیر جو وقف کو راجع ہے۔ هَلْ يَسْتَوِيْ

تَلَاهُمْ کا مفعول ہے۔

(۷۹۵) وَبَعْدُ (صِحَابٌ) يُوقِدُونَ وَضَمُّهُمْ ۹ وَصُدُّوا ثَوِی مَعْ صُدَّ فِی الطَّوْلِ وَانْجَلَا

ترجمہ: اوراس هَلْ يَسْتَوِیْ کے بعد وَمِمَّا تُوْقِدُوْنَ کو صحاب نے (اطلاق غیبت کی یاء) پڑھا ہے (متناسب وَجَعَلُوْا اور عَلَيْهِمْ کے قریب ہونے کی وجہ سے یہی عمدہ تر ہے باقین کیلئے خطاب ہے)۔

اور (کوفیین کیلئے) مَكْرُهُمْ وَصَدُّوْا رعد ۸ع" کو ضمہ دینا قائم ہو گیا ہے، جو عَمَلِهٖ وَصَدُّوْا کے) صاد کے ضمہ سمیت ہے، جو طول (مومن) ۵ع" میں ہے، اور یہ ضمہ ظاہر ہو گیا ہے، (پس سما شامی کیلئے دونوں جگہ صاد کا فتحہ ہے) فتحہ والا معروف، اور ضمہ والا مجہول کے قاعدہ کے موافق ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

صِحَابٌ مبتداء۔ اس کی خبر محذوف اَیْ تَلَا يُوْقِدُوْنَ مفعول لہ بَعْدُ تَلَا کا ظرف ہے۔ مضاف الیہ محذوف اَیْ هَلْ يَسْتَوِیْ ضَمُّهُمْ مبتداء۔ ثَوٰی خبر۔ صَدُّوْا ضَمَّ کا مفعول۔ فِی الطُّوْلِ صَدُّوْا کا ظرف ہے، اَیْ الْوَاقِعْ فِی الطُّوْلِ۔ وَانْجَلَا معطوف ثَوٰی پر۔

(۷۹۶) وَيُثْبِتُ فِیْ تَخْفِيْفِهٖ حَقٌّ نَاصِرٍ ۱۰ وَفِی الْكَافِرُ الْكُفَّارُ بِالْجَمْعِ ذُلِّلَا

ترجمہ: اور يُثْبِتُ ۹ع" جو ہے (مکی بصری عاصم کیلئے اسی طرح) اس کی (ثاء کے سکون اور باء کی) تخفیف میں مدد کرنے والے کا حق ہے (پس عَمَّ و اخوین کیلئے وَيُثَبِّتُ ثاء کے فتحہ اور یاء کی تشدید سے ہے) اور (سا کے وَسَيَعْلَمُ) الْكُفِرُ میں (شامی و کوفی کیلئے) اَلْكُفَّارُ ہے، یہ ان کے لئے آسان کر دیا گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

وَيُثْبِتُ مبتداء۔ حَقُّ نَاصِرٍ مبتداء ثانی۔ فِیْ تَخْفِيْفِهٖ خبر۔ اور پورا جملہ مبتداء اول کی خبر ہے۔ اَلْكُفَّارُ مبتداء۔ ذُلِّلَا خبر۔ بِالْجَمْعِ متعلق۔ بِذُلِّلَا فِی الْكَافِرِ اس کا ظرف۔

توضیح: يُثْبِتُ افعال کا، اور يُثَبِّتُ تفعیل کا مضارع ہے، اور ہمزہ اور تشدید دونوں تعدیہ کیلئے ہیں۔ اَلْكُفَّارُ جمع کی صورت میں مراد کفار کے تمام افراد ہیں، اور توحید کی صورت میں کافر کی جنس مراد ہے، رسم دونوں کی الف کے بغیر ہے۔

اس سورۃ میں صرف ایک یاء اَلْمُتَعَالِ یْ میں یاء زائدہ ہے، جس کو مکی حالین میں ثابت رکھتے ہیں۔

ادغام کبیر تیرہ ۱۳ ہیں۔ مثلین کے چھ ۶ ۔ متقاربین کے سات ۷ ۔ اور صغیر مختلف فیہ چار ۴ ہیں۔

جدول ادغام صغیر (سورۂ رعد)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	اظہار والے قراء	ادغام والے قراء
١	وَإِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ	١	حرمی، شامی، عاصم، خلف	بصری، خلاد، کسائی
٢	أَفَاتَّخَذْتُمْ	٢	أَظْهَرَهُ الْمَكِّي وَحَفْصٌ	غیر مکی وحفص
٣	ثُمَّ أَخَذْتُمْ	٥	" " "	" " "
٤	بَلْ زُيِّنَ	"	ماسوا ہشام، کسائی	ہشام، کسائی

جدول ادغام کبیر مثلین (سورۃ الرعد)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
١	اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَّا	٢
٢	فَيُصِيبُ بِّهَا	"
٣	وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ لَّهُ	"
٤	الْأَمْثَالَ لِّلَّذِينَ	"
٥	الْعِلْمِ مَّالَكَ	٥
٦	يَعْلَمُ مَّا	٦

جدول ادغام کبیر متقاربین (سورۃ الرعد)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
١	الثَّمَرٰتِ جَّعَلَ	١
٢	بِالنَّهَارِ لَّهُ	٢
٣	الصّٰلِحٰتِ طُّوبٰى	٤

۴	اَوْ كُلِّمَ بِهِ	'
۵	بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ	۵
۶	اَلْكُفِرُ لِّمَنْ	۶

المرسوم: (سورۃ رعد) تُرٰبًا بحذف الف لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ کتاب باثبات الف، اور يَمْحُوْا واؤ، اور الف کے اثبات سے مرسوم ہے۔

ادغام کبیر: تیرہ ۱۳ ہیں۔ مثلین کے چھ۔ متقاربین کے سات ۷۔ اور صغیر مختلف فیہ چار ۴ ہیں۔

سورۃ ابراھیم علیہ السلام

یہ سورت مکی ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ آیات ۲۸، ۲۹ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا سے دو کو مدینہ کہتے ہیں، جو بدر میں مقتولین مشرکین کے متعلق نازل ہوئی ہیں، اسکی آیات بصری اکیاون ۵۱ ہیں۔ کوفی باون ۵۲ حجازی چون ۵۴۔ اور شامی پچپن ۵۵۔ انچاس میں اجماع ہے، اور سات جگہ اختلاف ہے۔

(۱، ۲) مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ پر دو جگہ حجازی و شامی۔ (۳) وَعَادٍ وَّثَمُوْدَا پر حجازی و بصری۔

(۴) وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ پر کوفی، شامی و مدنی اول۔ (۵) وَفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ پر غیر مدنی اول۔

(۶) وَسَخَّرَلَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ پر غیر بصری۔ اور (۷) عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ پر شامی آیت ہے، اس کے فواصل دُمْ رَبَّ نَزَ صَالَ کے نو حرف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا سے وَمَا فِي الْاَرْضِ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین تین سو باون ۳۵۲ ہیں، قالون نوے ۹۰۔ بزی تیس ۳۰۔ قنبل تیس ۳۰۔ حفص ۳۰۔ ورش اسی ۸۰۔ (بسم اللہ پر ساٹھ ۶۰، ترک پر بیس ۲۰)۔ ابوبکر تیس ۳۰۔ بصری دس ۱۰۔ شامی دس ۱۰۔ خلف آٹھ ۸۔ خلاد چار ۴۔ اور کسائی تیس ۳۰۔

(۷۹۷) وَفِي الْخَفْضِ فِي اللّٰهِ الَّذِيْ الرَّفْعُ (عَمَّ) خَا ا لِقُ امْدُدْهُ وَاكْسِرْ وَارْفَعِ الْقَافَ شُلْشُلَا

ترجمہ: اور اَلْحَمِيْدِ اللّٰهِ الَّذِيْ اع" (مدنی و شامی کیلئے ھاء کا) رفع عام ہو گیا ہے، اور خَلَقَ جو ہے، تو (حمزہ و کسائی کیلئے) اس کی خاء کو مدہ کے اثبات سے پڑھ، اور لام کو کسرہ دے، اور قاف کو رفع دے حالانکہ تو متواضع ہے۔

(۷۹۸) وَفِي النُّوْرِ وَاخْفِضْ كُلَّ فِيْهَا وَالْاَرْضَ هَا ۲ هُنَا مُصْرِخِيَّ اكْسِرْ لِحَمْزَةَ مُجْمِلَا

ترجمہ: اورنور۲ع" کے خَلْقِ میں بھی اوراس نور میں کُلّ کے لام کواور یہاں ابراہیم۲ع" میں وَالْاَرْضِ کے ضاد کو جر دے، (حمزہ کسائی کیلئے ابراہیم میں خَلِقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اورنور میں خَلِقُ کُلِّ ہے، اور سا شامی عاصم خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اور خَلَقَ کُلَّ ہے) اورتو بِمُصْرِخِيِّ کی یاء کو کسرہ دے حالانکہ تو (اس کی توجیہ میں) عمدہ بات کہنے والا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر۱: الرَّفْعُ مبتداء۔ عَمَّ فِي الْخَفْضِ عَمَّ کا ظرف ہے۔ فِي اللّٰهِ الْخَفْضُ کا ظرف ہے اَیْ اَلْوَاقِعُ فِي اللّٰهِ۔ خَالِقُ امْدُدْهُ مبتداء وخبر۔ شُلْشُلَا الرَّفْعُ فاعل سے حال ہے۔

شعر۲: وَفِي النُّورِ معطوف هُنَا محذوف پر۔ کُلَّ اِخْفِضْ کا مفعول ہے۔ فِيهَا اس کا ظرف، ضمیر نور کیلئے ہے۔ وَالْاَرْضَ کُلَّ پر معطوف۔ مُصْرِخِيَّ اِكْسِرْ کا مفعول۔ لِحَمْزَةَ اس کے متعلق مُجْمِلًا اِكْسِرْ کے فاعل سے حال۔

(۷۹۹) كَهَا وَصْلٍ اَوْ لِلسَّاكِنَيْنِ وَقُطْرُبٌ ۞ حَكَاهَا مَعَ الْفَرَّاءِ مَعْ وَلَدِ الْعَلَا

ترجمہ: بِمُصْرِخِيِّ کا کسرہ صلہ والی هاء کے کسرہ کی مانند ہے، یا یہ کسرہ دو ساکنوں کی وجہ سے ہے، اور قطرب اور فرّاء اور علاء کے بیٹے ابو عمرو نے اس کو (یاء متکلم کے کسرہ کے لغت کو عربیت کے اماموں سے بھی) نقل کیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

كَهَاءِ منصوب عَلَى الْمَصْدَرِ اَيْ اِكْسِرْ مِثْلَ كَسْرِهَاءِ الْوَصْلِ وَهَاءِ الْوَصْلِ هَاءِ الضَّمِيرِ لِلسَّاكِنَيْنِ متعلق باکسر۔ حَكَا هَا کی هاء لغت میں کیلئے ہے، اس پر سیاق کی دلالت کی بناء پر۔

توضیح: (۱) اَللّٰهُ الَّذِي بصورت رفع مبتداء وخبر ہے۔ بِالَّذِي صفت ہے، اور خبر محذوف ہے اَيْ وَاحِدٌ اور اَلْحَمِيدُ پر وقف کافی ہے، اور جر کی تقدیر پر اَللّٰهُ الْعَزِيزُ الْحَمِيدِ سے بدل یا عطف بیان ہے، اس صورت میں اس پر وقف حسن ہے۔

رویس کیلئے اَللّٰهِ سے ابتداء کی صورت میں رفع اور ماقبل سے وصل کی صورت میں جر ہے۔

(۲) خَالِقُ دونوں جگہ اسم فاعل ہے، جو ماضی کے معنی میں ہے، اور کُلّ اور السَّمٰوٰتِ کی طرف مضاف ہے، اور وَالْاَرْضِ، السَّمٰوٰتِ پر معطوف ہے، اور خَلَقَ فعل ماضی مبنی برفتحہ ہے، یہاں معطوفین کا اور نور میں کُلَّ کا نصب مفعول ہونے کی وجہ سے ہے اَلسَّمٰوٰتِ کا نصب تابع جر کے ہے۔

(۳) بِمُصْرِخِيَّ فتحہ کی تقدیر یہ ہے، کہ اس کی اصل بِمُصْرِخِيْنَ تھی، جو مُصْرِخٌ کی جمع ہے، بمعنی مُغِيْثٌ فریاد کو پہنچنے والے، متکلم کی یاء کی طرف اضافت کی وجہ سے نون حذف ہو گیا، اور متکلم کی یاء میں فتحہ وسکون دو لغت ہیں، اور جب ایک دشوار ہو، تو دوسرا متعین ہو جاتا ہے، اور یہاں یہی صورت ہے، کہ جمع کی یاء کے بعد متکلم کی یاء سے دو یائیں جمع ہوئیں ، اور ادغام کے سبب دونوں سے تشدید و فتحہ والی یاء بن گئی، اور فتحہ خفیف حرکت ہونے اور تغیر میں کمی کے سبب سکون سے قریب ہونیکی وجہ سے فتحہ ہی کو پسند کی گئی، اور کسرہ کی تقدیر میں دو وجوہ ناظمؒ نے بیان فرمائی ہیں، کہ ھاء ضمیر مذکر میں یاء ساکنہ اور کسرہ کے بعد حالت وصل میں جس طرح کسرہ ہوتا ہے، جیسے فِيْهِ ، بِهٖ اسی طرح یاء متکلم بھی ضمیر ہے، جس کے ماقبل جمع کی یاء ہے، اور ادغام وتشدید کی بعد بھی اسے مکسور ہی پڑھا جاتا ہے، جیسے يُوَجِّهْهُ میں ادغام کے بعد ھاء ضمیر اپنے اصول کے مطابق مضموم پڑھی جاتی ہے، اور دوسری توجیہ یہ ہے، کہ کسرہ اجتماع ساکنین کی وجہ سے ہے، کہ دو یاء جمع ہونے کسرہ کی حرکت اَلسَّاكِنُ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ یاء متکلم کو کسرہ دیا گیا، اور یہ کسرہ بنی یربوع کا لغت ہے، جیسے سیبویہ کے شاگرد قطرب اور فراء اور ابو عمرو بصری نے درست قرار دیا ہے، ناظمؒ نے کسرہ کو منقول لغت بھی بتایا، اور عربی قیاس سے اس کی دو وجوہ بھی بتائیں اور یہ اس لئے کہ بعض نحاۃ نے اس قرأت کو اجنبی وہم ولحن قرار دیا، جو غیر مشہور لغت ہونے کی وجہ سے ہے۔

(۸۰۰) وَضُمَّ كَــــفَــا (حِصْنٍ) يَضِلُّوْا يَضِلَّ عَنْ ۴ وَاَفْئِدَةً بِالْيَابِخُلْفٍ لَّـــهٗ وَلَا

ترجمہ: اور لِيُضِلُّوْا عَنْ ابراہیم۵ ع'' اور لِيُضِلَّ عَنْ (حج ولقمٰن، زمر۴'' کی چاروں کی یاء کو) (شامی مدنی کوفی کیلئے) ضمہ دے حالانکہ تو (قوت میں) قلعہ کا ہم مثل ہو ہے، اور (ہشام کیلئے) اَفْئِدَةً (مِّنَ النَّاسِ ۶ ع'' ہمزہ کے بعد) یاء ساکنہ کیساتھ ہے (اَفْـئِيْـدَةً) حالانکہ یہ خلاف کیساتھ ہے، جس کے لئے مدد ہے۔ (یعنی ہشام کیلئے (۱) یاء کے اثبات سے جو دانیؒ نے ابوالفتحؒ سے پڑھی ہے، اور مصباح میں بھی یہی ہے۔

(۲) دوسری وجہ باقین کی طرح یاء کے حذف سے جو دانیؒ نے ابوالفتحؒ کے سوا دوسرے شیوخ سے پڑھی ہے، اور ابن مجاھد اور مکی اکثر ناقلین نے اس کو بیان کیا ہے، اور یہی اولی ہے، اور دوسرے موقعوں میں اسی پر اجماع ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

ضُمَّ امر ہے۔ كَـفَـى کی اضافت حِصْنٌ کی طرف ہے، اور كَـفَـى منصوب ہے حال واقع ہونے کی وجہ سے۔ يَضِلُّوْا ضُمَّ کا مفعول۔ يُضِلَّ معطوف بحذف العاطف۔ اَفْئِدَةً مبتداء۔ بِالْيَاءِ حال لَهٗ وَلَا خبر ومبتداء، پورا جملہ خبر مبتداء اول کی۔

توضیح: لِیُضِلُّوْ ، لِیُضِلَّ چاروں کلمات ضمہ کی صورت میں اَضَلَّ متعدی سے ہیں، اور فتحہ کی تقدیر پر ضَلَّ لازم سے اول صورت میں مفعول مقدر ہے، اَیْ لِیُضِلُّوا بِہِ النَّاس اور یہ دونوں قَدْضَلُّوْ مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا مائدہ '' کی طرح ہیں۔

اَفْئِدَۃً بحذف یاء فُؤَادٌ کی جمع بمعنی دل، یاء کے اثبات کی وجہ یہ ہے، کہ یہ یاء ہمزہ کے اشباع سے پیدا ہوگئی ہے، اور یہ مشہور لغت ہے۔

(۸۰۱) وَفِیْ لِتَزُوْلَ الْفَتْحُ وَارْفَعْهُ رَاشِدًا ٥ وَمَا كَانَ لِیْ اِنِّیْ عِبَادِیْ خُذْ مُلَا

ترجمہ: اور (کسائی کیلئے) لِتَزُوْلَ میں (اول لام کا) فتحہ ہے، اور اس کے (دوسرے لام) کو رفع دو۔ (لَتَزُوْلُ پڑھو) حالانکہ تو سیدھی راہ پر چلنے والا ہے، اور تو (۱) مَاكَانَ لِیْ عَلَیْكُمْ ٭ع'' اور (۲) اِنِّیْ اَسْكَنْتُ ٦ع''۔ (۳) قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ ٥ع'' کی یاءات اضافت کو لے، حالانکہ تو چاردوں (دلیلوں) والا ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

اَلْفَتْحُ مبتداء۔ فِیْ لِتَزُوْلَ اس کی خبر۔ اِرْفَعْهُ کی ھاء راجع ہے لِتَزُوْلَ کو۔ رَاشِدًا فاعل سے حال ہے۔ وَمَاكَانَ لِیْ وَمَا بَعْدَهٗ خُذْ کا مفعول۔ مُلَا حال۔ اَیْ ذَا حَجٍّ كَالْمُلَا ۔

توضیح: لِتَزُوْلَ جمہور کی قرأت میں اِنْ نافیہ ہے، ابن مسعود ﷺ کی قرأت مَاكَانَ سے اس کی تائید ہوتی ہے، اور لام جحد کا نفی کی تاکید کیلئے ہے، اس کے بعد اَنْ مقدر ہے، اس لئے مضارع میں نصب آ گیا ہے، یعنی حقیقت میں ان کی تدبیر ایسی نہ تھی کہ جس سے پہاڑ نبی ﷺ کی شان وشوکت آیات الٰہیہ واحکام شریعت اپنی جگہ لے ٹل جائیں، اس لئے کہ وہ پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط ہے، اور کسائی کی قرأت پر اِنْ مخففہ ہے، اور اس کا اسم ضمیر شان مقدر ہے اَیْ اِنَّهٗ كَانَ اور لَتَزُوْلُ کا پہلا لام فارقہ ہے، جو اِنْ مخففہ اور نافیہ میں جدائی کیلئے ہے، کہ یہ اِنْ مخففہ ہے نہ کہ نافیہ، اور دوسرے لام کا رفع ناصب وجازم سے خالی ہونے کے سبب معنوی عامل کی بناء پر ہے، یعنی ظاہر میں ان کی تدبیر اور شرارت یقیناً اتنی بڑی اور مضبوط تھی جس سے دنیا کے بڑے بڑے پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہٹ جائے لیکن اس پر بھی وہ دین الٰہی کو ذرا برابر نقصان نہ پہنچا سکے، اور نبی ﷺ کی ترقی کو روک نہ سکے اور سب تدبیریں بے کار ہو کر رہ گئیں، یعنی کسائی کی قرأت پر جبال اپنے حقیقی معنی میں ہے، اور جمہور کی قرأت پر مجازی معنی۔

جدول یاء ات اضافت (سورۃ ابراھیم علیہ السلام)

نمبر شمار	یاءات اضافت	رکوع	فتح	سکون
۱	كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ	۴	حفص	شعبہ، اخوین، سما، شامی
۲	قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِيْنَ	۵	حرمی، بصری، عاصم	شامی، اخوین
۳	اِنِّيَ اَسْكَنْتُ	۶	حرمی، بصری	شامی، کوفیین

یاءات زوائد: تین ہیں۔ (۱) وَعِيْدِيْ وصلاً ورش۔ (۲) اَشْرَكْتُمُوْنِ يْ میں بصری وصلاً۔

(۳) دُعَاءِ يْ میں ورش وبصری اور حمزہ وصلاً اور بزی حالین میں یاء کو ثابت رکھتے ہیں۔

ادغام کبیر: سورۃ ابراھیم میں کل ادغام کبیر سولہ ۱۶ ہیں۔ مثلین پانچ ۵۔ متقاربین گیارہ ۱۱۔

اور صغیر مختلف فیہ دو ۲ ہیں۔

جدول ادغام صغیر (سورۃ ابراھیم علیہ السلام)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	اظہار والے قراء	ادغام والے قراء
۱	وَاِذْتَاَذَّنَ	۲	حرمی، ابن ذکوان عاصم	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی
۲	رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ	۶	ماسوا بصری	بصری، دوری کیلئے اظہار بھی ہے

جدول ادغام کبیر مثلین (سورۃ ابراھیم علیہ السلام)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	وَيَسْتَحْيُوْنَ نِّسَآءَهُمْ	۱
۲	يَاْتِيَ يَّوْمٌ	۵
۳	الْاَمْثَالَ لِّلنَّاسِ	۴
۴	تَعْلَمُ مَّا	۶
۵	كَيْفَ فَّعَلْنَا	۷

جدول ادغام کبیر متقاربین (سورۃ ابراھیم علیہ السلام)

رکوع	کلمات	نمبر شمار
۱	لِيُبَيِّنَ لَهُمْ	۱
۲	وَاِذْتَاَذَّنَ رَبُّكُمْ	۲
۴	اَلصّٰلِحٰتُ جَنّٰتٍ	۳ تا ۷
۵	وَسَخَّرَلَكُمُ (چاروں)	۸
۷	وَتَبَيَّنَ لَكُمْ	۹
"	فِي الْاَصْفَادِ سَرَابِيْلُهُمْ	۱۰
"	النَّارُ لِّيَجْزِيَ	۱۱

المرسوم: (سورۃ ابراھیم علیہ السلام) بِاَيّٰمِ بعض مصاحف میں یائین سے بِاَيْيٰمِ اور اکثر میں بالالف۔ نَبَؤُا میں فتحہ کے بعد اور اَلضُّعَفٰٓؤُا میں الف کے بعد ہمزہ متطرفہ مضمومہ بصورت واؤ اور اسکے بعد الف زائدہ مرسوم ہے۔

سُوْرَةُ الْحِجْرِ

یہ سورۃ باجماع مکیہ ہے، بعض کے قول پر آیت وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مدنی ہے اس کی کل آیات بلا خلاف ننانوے ۹۹ ہیں، اور اس کے فواصل كَمَلٌ کے تین حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ مُبِيْنٍ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین چار سو چونتیس ۴۳۴ ہیں، قالون بہتر ۷۲۔ مکی چھتیس ۳۶۔ سوسی چودہ ۱۴۔ ورش ایک سو پچاس ۱۵۰ (بسم اللہ پر ایک سو آٹھ ۱۰۸، ترک پر بیالیس ۴۲۔ خلا د آٹھ ۸۔ خلف چار ۴۔ شامی چودہ ۱۴۔ ابوبکر، حفص کسائی چھتیس ۳۶۔ چھتیس ۳۶۔ اور دوری اٹھائیس ۲۸۔

(۸۰۲) وَرُبَّ خَفِيفٌ اِذْ نَمَا سُكِّرَتْ دَنَا ۱ تَنَزَّلُ ضَمُّ التَّالِشُعْبَةَ مُثِّلَا

ترجمہ: اور رُبَمَا کی باء (مدنی و عاصم کیلئے) بلا تشدید ہے، اس لئے کہ یہ بلند ہو گیا ہے، اِنَّمَا سُكِّرَتْ (بلا تشدید) قریب ہو گیا ہے (مکی کیلئے) مَاتَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ جو ہے، اس کی (اول تاء کا) ضمہ تاء شعبہ کیلئے معین ہو گیا ہے۔

(۸۰۳) وَبِالنُّوْنِ فِيْهَا وَاكْسِرِ الزَّاىَ وَانْصِبِ الْـ ٢ ـمَلَائِكَةَ الْمَرْفُوْعَ عَـنْ شَـائِدٍ عُلَا

ترجمه: اور (حفص ، حمزہ ، کسائی کیلئے) اس تُنَزَّلُ (ضمہ والی تاء میں) نون اور زاء کے کسرہ سے پڑھ، (یعنی نُنَزِّلُ) اور اَلْمَلٰئِكَةُ کے رفع کو (حمزہ کسائی حفص کیلئے) یہ ایسے قاری سے ہیں جو رفعت میں بلند مرتبہ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

رُبَّ مبتداء۔ خَفِيْفٌ خبر۔ اِذْ ظرف۔ نَمٰى کا فاعل ضمیر ہے، جو تخفیف کو عائد ہے۔ سُكِّرَتْ مبتداء خبر محذوف اَىْ خَفِيْفٌ ۔ دَنَا جملہ مستانفہ۔ تَنَزَّلُ مبتداء ثانی۔ مُثَّلًا خبر، اور جملہ اول کی خبر۔ بِالنُّوْنِ متعلق محذوف ہے اَىْ اِقْرَأْ ۔ فِيْهَا ضمیر تَنَزَّلُ کیلئے۔ عَنْ شَائِدٍ متعلق اِنْصِبْ کے۔ عَلَا مفعول شَائِدْ اَىْ عَنْ قَالَ اَىْ مُؤَسِّسَ بِنَاءً رَفِيعًا بنقل هٰذِهِ الْقِرَأَةِ ۔

توضیح: (۱) رُبَّ راء کے ضمہ اور باء کی تخفیف حجازی اور قیس میں سے اکثر کا لغت ہے، جبکہ ضمہ وتشدید اسد اور تمیم کا لغت ہے۔

(۲) سُكِّرَتْ میں تخفیف اصل فعل کے اور تشدید کثرت ومبالغہ کیلئے ہے، اور دونوں صورتوں میں مصدر سَكْرًا بفتحتین بمعنی روک دینا یعنی ہماری آنکھیں بالکل روک دی گئی ہیں، جس کے سبب ہم غلط طور پر یہ دیکھ رہے ہیں، کہ ہم آسمان پر چڑھ رہے ہیں اور یا مصدر سُكْرًا بضم سین بمعنی بے ہوش ہونا، یعنی ہماری نظریں بے ہوش یا حیران کر دی گئیں ہیں۔

(۱) تَنَزَّلُ تفعیل سے شعبہ کی قرأت ہے، جو مضارع مجہول ہے، اور اَلْمَلٰئِكَةُ تاء مرفوع ہے۔

(۲) صحاب کی قرأت نُنَزِّلُ الْمَلٰئِكَةَ تفعیل ہی سے مضارع معروف ہے، اور باعظمت متکلم یعنی حق تعالیٰ کیلئے ہے، اور مفعول منصوب ہے، نَزَّلْنَا اِلَيْهِمُ الْمَلٰئِكَةَ انعام کی طرح۔

(۳) سما شامی کی قرأت میں تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ مضارع معروف واحد مؤنث غائب تَفَعَّلَ سے، اور اَلْمَلٰئِكَةُ فاعل ہے، اور یہ سورۃ قدر کی طرح ہے۔

(۸۰۴) وَثُـقِّـلَ لِلْـمَـكِّـيِّ نُوْنُ تُبَشِّرُوْ ٣ نَ وَاكْسِرْهُ حِرْمِيًّـا وَمَـا الْـحَذْفُ اَوَّلَا

ترجمه: اور فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ کا نون مکی کیلئے تشدید سے پڑھا گیا ہے، اور (حرمی کیلئے) اس نون کو کسرہ دے، حالانکہ تو حرمی (کے موافق) ہے، اور یہ حذف اس کے پہلے نون میں نہیں ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

نُوْنٌ فَاعل۔ ثُقِّلَ مضاف تُبَشِّرُوْنَ کی طرف۔ وَاکْسِرُهٗ کی ھاء تُبَشِّرُوْنَ کیلئے ہے۔ جِرْمِیًّا اِکْسِرْ کے فاعل سے حال ہے، اَیْ قَارِئٌ بِقِرَاءَ ۃِ الْحَرَمِیْنِ ، وَمَا الْحَذْفُ اول کا مطلب اور اعراب انعام میں بیان ہوگئے ہیں۔

توضیح : (۱) بصری شامی کوفی کیلئے تُبَشِّرُوْنَ ہے،نون کے فتحہ وتخفیف سے،اور یہی اولیٰ ہے۔

(۲) مکی کیلئے تُبَشِّرُوْنِّ نون کی تشدید وکسرہ سے اس کی اصل تُبَشِّرُوْنَنِیْ تھی نون اعرابی نون وقایہ میں مدغم ہوگیا، پھر کسرہ کی دلالت کو کافی سمجھ کر یاء کو حذف کردیا، اَکْرَمَنِ فجر کی طرح۔

(۳) مدنی کیلئے تُبَشِّرُوْنِ نون کی تخفیف وکسرہ،اصل میں دونوں تھے،دوسرے کو حذف کردیا،پہلے کو فاعل کی علامت اور اعرابی ہونے کی وجہ سے حذف نہیں کیا،بلکہ دوسرے کو جو زائدہ ہے حذف کیا گیا۔

(۸۰۵) وَیَقْنَطُ مَعْهُ یَقْنَطُوْنَ وَتَقْنَطُوْا ۴ وَهُنَّ بِکَسْرِ النُّوْنِ رَافَقْنَ حُمَّلَا

ترجمہ: اور مَنْ یَّقْنَطُ "حجر ۴ع" جو ہے یَقْنَطُوْنَ "روم ۴ع" اور لَا تَقْنَطُوْا "زمر ۲ع" اسی یَقْنَطُ کے ساتھ ہیں،اور یہ تینوں جو ہیں،انہوں نے (کسائی اور بصری کیلئے) نون کے کسرہ کے ساتھ ہوکر ناقلین کی صحبت اختیار کی ہے (پس حرمی شامی عاصم کیلئے تینوں میں نون کا فتحہ ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

یَقْنَطُ مبتداء۔ مَعْهُ یَقْنَطُوْنَ خبر ومبتداء جملہ خبر اَلْمُبْتَدَاءِ الاول ۔ هُنَّ ضمیر۔ کلمات ثلاثہ کیلئے ہے،مبتداء۔ رَافَقْنَ اس کی خبر۔ حُمَّلَا رَافَقْنَ کا مفعول۔

توضیح: قَنَطَ عام اہل نجد کا لغت ہے،جو سَمِعَ سے ہے،اور اہل حجاز کے ہاں ضَرَبَ سے ہے،اور قَنَطُوْا "شوریٰ" میں فتحہ پر اجماع ہے۔

(۸۰۶) وَمُنَجُّوْهُمْ خِفٌّ وَفِی الْعَنْکَبُوْتِ نُنْ ۵ جِیَنَّ شَفَا مُنَجُّوْکَ (صُحْبَتُهٗ) دَلَا

ترجمہ: اور لَمُنَجُّوْهُمْ "حجر ۸ع" (حمزہ و کسائی کیلئے نون کے سکون واخفاء اور جیم کی) تخفیف والا ہے،اور عنکبوت ۳ع" میں لَنُنَجِّیَنَّهٗ (کی تخفیف بھی انہی دونوں کیلئے ہے) اس تخفیف نے شفادی ہے،اور (صحبہ ومکی کیلئے) اِنَّا لَمُنَجُّوْکَ "عنکبوت ۳ع" کی تخفیف جو ہے،اس کی جماعت نے ڈول بھر کر نکالا ہے (یعنی کامیاب ہوگئی ہے)۔

(پس (۱) حمزہ اور کسائی کیلئے تینوں سکون اخفاء و تخفیف سے لَمُنْجُوْهُمْ ، لَنُنْجِيَنَّهٗ ، لَمُنْجُوْكَ ہے۔
(۲) عَمَّ بصری حفص کیلئے نون کے فتحہ اور جمی کی تشدید سے اور یہی اولی ہے، اس لئے کہ تشدید تعدیہ میں راجح ہے۔
(۳) مکی شعبہ کیلئے اول کے دو میں عَمَّ بصری حفص کی طرح، اور آخری میں حمزہ و کسائی کی طرح تخفیف والے افعال سے اور تشدید والے تفعیل سے، اور معنی میں یکساں اور متعدی ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

مُنَجُّوْهُمْ خِفٌ مبتداء وخبر۔ بِهَا اس کا ظرف۔ نُنْجِيَنَّ مبتداء۔ خبر محذوف اَیْ خِفٌّ۔ اسی طرح مُنْجُوْكَ شَفَا مستانفہ، ضمیر مبتداء کیلئے ہے۔

(۸۰۷) قَدَرْنَا بِهَا وَالنَّمْلِ صِفْ وَعِبَادِ مَعْ ۲ بَنَاتِيْ وَاِنِّيْ ثُمَّ اِنِّيْ فَاعْقِلَا

ترجمہ: اور تو قَدَرْنَا "حجر ۴ ع" اور "نمل ۴ ع" دونوں میں (ابوبکر کیلئے دال کی تخفیف) کو بیان کردے (باقین کیلئے تشدید سے قَدَّرْنَا ہے، اور یہی اولی ہے کیونکہ یہ معنی مقصود کے ظاہر کرنے میں واضح ہے، اور کثیر الاستعمال ہے اور دونوں لغت ہیں، بمعنی اندازہ کرنا تدبیر کرنا اور فیصلہ کرنا ہے)۔

اور تو (۱) اس نَبِّئْ عِبَادِيْ ۳ ع" کی جو (۲) بَنَاتِيْ اِنْ كُنْتُمْ ۵ ع" سمیت ہے، اور (۳) اَنِّيْ اَنَا الْغَفُوْرُ ۳ ع کی، پھر (۴) اِنِّيْ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ۶ ع" کی یاءات کو ضرور سمجھ لے ان چاروں میں سے نمبر دو میں مدنی کیلئے فتحہ ہے، اور باقی تین میں سما کیلئے فتحہ ہے، باقین کا سکون ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

قَدَرْنَا مبتداء۔ بِهَا اس کا ظرف۔ وَالنَّمْلِ معطوف ضمیر مجرور پر بلا اعادہ جار، اور خبر محذوف ہے اَیْ خَفَّفَ۔ صِفْ مستانفہ۔ عِبَادِ اپنے معطوفات سمیت فَاعْقِلَا کا مفعول، اور فاء زائدہ ہے۔

ادغام کبیر: گیارہ ۱۱ ہیں۔ مثلین چھ ۶ ۔ اور متقاربین چار ۵ ہیں۔ صغیر مختلف فیہ چار ۲ ہیں۔

جدول ادغام صغیر (سورة الحجر)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	اظہار والے قراء	ادغام والے قراء
۱	قَدْ خَلَتْ سُنَّةُ	۱	حرمی، شامی، عاصم	بصری، حمزہ، کسائی
۲	بَلْ نَّحْنُ	"	ماسوا کسائی	کسائی

بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم	۲	وَلَقَدْ جَعَلْنَا	۳
بصری، شامی، حمزہ، کسائی	حرمی، عاصم	۴	اِذْدَخَلُوْا	۴

جدول ادغام کبیر مثلین (سورۃ الحجر)

رکوع	کلمات	نمبر شمار
۱	اِنَّانَحْنُ نَزَّلْنَا	۱
۲	وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِ	۲
۳	قَالَ لَمْ	۳
۴	بِمُخْرَجِيْنَ نَبِّئْ	۴
۴	اِلَّا اٰلَ لُوْطٍ	۵
۵	جَآءَ اٰلَ لُوْطٍ	۶

جدول ادغام کبیر متقاربین (سورۃ الحجر)

رکوع	کلمات	نمبر شمار
۳	وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ	۱
"	قَالَ لَمْ ، قَالَ رَبِّ (دوجگہ)	۲تا۴
۵	حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ	۵

المرسوم: (سورۃ الحجر) اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ کتاب بالف مرسوم ہے۔

سُوْرَةُ النَّحْلِ

یہ سورت مکی ہے، البتہ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ سے آخر تک کی تین آیتیں ۱۲۶ تا ۱۲۸ مکہ ومدینہ کے درمیان نازل ہوئی ہیں، اس کی آیات بالاجماع ایک سو اٹھائیس ۱۲۸ ہیں، اور اس کے فواصل نَمِر کے تین حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَاعْبُدْرَبَّكَ سے فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین سات سو تین ۷۰۳ بنتی ہیں،

قالون مع مکی ایک سو اڑسٹھ ۱۶۸ ۔ عاصم چوراسی ۸۴ ۔ دوری چونسٹھ ۶۴ ۔ شامی بتیس ۳۲ ۔ حمزہ سات ۷ ۔ ورش دوسو بتیس ۲۳۲ (بسم اللہ پر ایک سو اڑسٹھ ۱۶۸ ، ترک پر چونسٹھ ۔ سوسی بتیس ۳۲ ۔

(۸۰۸) وَيُنْبِتُ نُوْنٌ صَحَّ يَدْعُوْنَ عَاصِمٌ ۱ وَفِيْ شُرَكَايَ الْخُلْفُ فِي الْهَمْزِ هَلْهَلَا

ترجمہ: اور تُنْبِتُ ۲ ع'' (ابوبکر کیلئے) اس میں ایسا نون ہے، جو صحیح ہوگیا ہے ۔ يَدْعُوْنَ ۲ ع'' (یاء اطلاق غیبت) عاصم کی قراۃ ہے، (باقین کا خطاب ہے) اور (بزی کیلئے) شُرَكَآءِ يَ الَّذِيْنَ ۴ ع'' میں ہمزہ کے حذف میں خلاف ہے، حالانکہ یہ خلاف ضعیف و متروک ہے، (یعنی بزی کیلئے (۱) شُرَكَآءِ يَ الَّذِيْنَ باقین کی طرح طریق کے موافق ہے، کہ اسے دانی'' نے فارسی'' سے پڑھا ہے ۔ (۲) شُرَكَايَ الَّذِيْنَ حذف ہمزہ لیکن یہ صحیح نہیں، اور یہ وجہ دانی'' نے ابوالحسن'' سے پڑھی ہے، اور ابن مجاہد نے بھی بیان کی ہے ۔

﴿النحو والعربية﴾

يُنْبِتُ مبتداء ۔ نُوْنٌ خبر اَیْ ذُوْنُوْنٍ ۔ صَحَّ مستانفہ ۔ يَدْعُوْنَ عَاصِمٌ مبتداء و خبر اَیْ قِرَاَةُ عَاصِمٍ ۔ اَلْخُلْفُ مبتداء ۔ هَلْهَلَ فعل ماضی خبر ۔ فِي الْهَمْزِ اس کے متعلق ۔ فِي شُرَكَاءِ يَ ظرف الهمز یا هَلْهَلَ اسم حال واقع ہوا ۔ فِي الْهَمْزِ خبر ۔

توضیح: (۱) يُنْبِتُ یاء کی قراءت پر اسناد لفظ اَللّٰهُ کیلئے جو ماقبل عَلَى اللّٰهِ ۱ع'' میں ہے، اور نون کی قراءت میں اسناد التفات کے طریق پر عظیم متکلم حق تعالیٰ کی طرف ہیں ۔

(۲) يَدْعُوْنَ خطاب عام مؤمنین نے خاص کی طرف التفات ہے جو کفار کیلئے ہے، اَیْ تَدْعُوْنَ اَنْتُمْ غیبت میں مؤمنین کے عام خطاب سے غائب کی طرف التفات ہے اَیْ يَدْعُوْنَهُمْ جو کفار کے ساتھ خاص ہے، اور بِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ کی رعایت ہے ۔

(۳) شُرَكَآءِ يَ اثبات ہمزہ اصل ہے، اور حذف تخفیف کی بناء پر، جیسے بزی سے دُعَآءِ يْ ، وَرَآءِ يْ میں یہی حذف منقول ہے، اور ابوجعفر کا مُتَّكِئِيْنَ میں حذف ہے، اور لغت کی رُو سے اس میں صرف قصر ہوگا ۔

(۸۰۹) وَمِنْ قَبْلِ فِيْهِمْ يَكْسِرُ النُّوْنَ نَافِعٌ ۲ مَعًا يَتَوَفّٰهُمْ لِحَمْزَةَ وُصِّلَا

ترجمہ: اور نافع فِيْهِمْ سے پہلے تُشَآقُّوْنَ کے نون کو کسرہ دیتے ہیں، (باقی فتحہ دیتے ہیں) اور يَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ جو دو جگہ ہے، حمزہ کیلئے (اطلاقی یاء تذکیر سے) پہنچایا گیا ہے (باقین کیلئے تانیث کی تاء ہے جو فصیح تر اور اولیٰ ہے)

توضیح: تُشَآقُّوْنَ کلمہ قرآنی شعر میں نہ آسکنے کی بناء پر فِیْهِمْ سے پہلے لکھکر اشارہ کردیا تَتَوَفّٰهُمُ کی تانیث اَلْمَلٰٓئِكَةُ کے لفظ اور تذکیر معنی اور فصل کی رعایت سے ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

مِنْ قَبْلِ بِكَسْرِ اللامِ مضاف ہے فِیْهِمْ کو اَیْ الـلَّـفْظُ الَّذِیْ وَقَعَ قَبْلَ لَفْظِ فِیْهِمْ (تَشَآقُّوْنَ) یَتَوَفّٰهُمُ مبتداء۔ مَعًا حال۔ وُصِّلَا خبر۔ الف تثنیہ کا ہے۔

(۸۱۰) (سَـمَـا) كَـــامِلًا يَّهْدِىْ بِضَمٍّ وَّفَتْحَةٍ ۳ وَخَاطِبْ تَرَوْ شَـرْعًا وَّالْاٰخِرُ فِىْ كِـلَا

ترجمہ: اور (کوفیین کا) لَا يَهْـــدِىْ اپنے کامل ہونے کی حالت میں (سما اور شامی کیلئے یاء کے) ضمہ اور دال کے فتحہ والف کے ساتھ (لَا يُهْـدٰى) بلند ہوگیا ہے، اور تو (حمزہ وکسائی کیلئے) اَوَلَـمْ تَـرَوْا ع۶ "کو مخاطب کردے حالانکہ تو شریعت کے موافق کام کرنے والا ہے، اور اس سورت کے آخر والا اَلَـمْ تَـرَوْا اا ع" (حمزہ وشامی کیلئے تاء خطاب) سے حفاظت میں ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

يَهْدِىْ سما کا فاعل ہے۔ كَامِلًا اس سے حال۔ بِضَمٍّ سما سے متعلق۔ يَرَوْا مفعول خَاطَبْ کا، اسلئے کہ اس میں خطاب ہے، شَرْعًا حال مِنَ الفاعِلِ بمعنی شَارِعًا اور مفعول مَشْرُوْع۔ وَالْاٰخِرُ فِىْ كِلَا اسمیہ خبریہ۔

توضیح: (۱) لَا يُهْدٰى فعل مجہول۔ اور مَنْ نائب فاعل ہے، اَیْ لَا يَهْدِ اللّٰهُ الَّذِیْ يُضِلُّهٗ وَلَا غَيْرُهٗ یعنی جسے اللہ گمراہ کرتا ہے، اسے نہ تو اللہ ہی ہدایت دیتا ہے، اور نہ کوئی دوسرا، مَـنْ يُّـضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ کی طرح، اور لَا يَهْدِىْ معروف ہے، اللہ فاعل مَنْ مفعول۔

(۲) تَرَوْا میں خطاب فَاِنَّ رَبَّكُمْ اور اَخْرَجَكُمْ کی مناسبت سے ہے، اور غیبت اول میں اَوَيَاْ خُذَهُمْ اور ثانی میں وَيَعْبُدُوْنَ کی رعایت ہے۔

(۸۱۱) وَرَا مُـفْـرَطُـوْنَ اكْسِـرْ اَصًا يَتَـــفَـــيَّـــؤُا الْــ ۴ ــمُؤَنَّثُ لِلْبَصْرِیْ قَبْلُ تُـقُـبِّلَا

ترجمہ: اور مُـفْـــرَطُـوْنَ ع۸" کی راء کو (نافع کیلئے) کسرہ دے، حالانکہ تو (باطن کی صفائی میں) بڑے تالابوں والا ہے (باقین چھ راء کا فتحہ پڑھتے ہیں) يَتَفَيَّؤُا ع۶" تانیث کی تاء والا ہے، وہ جو (اس مُفْرَطُوْنَ سے) پہلے بصری کیلئے قبول کیا گیا ہے، (پس بصری تَتَفَيَّؤُا اور باقی چھ کیلئے يَتَفَيَّؤُا ہے۔

(۸۱۲) وَحَقُّ صِحَابٍ) ضَمُّ نَسْقِيكُمْ مَعًا ۵ لِشُعْبَةَ خَاطِبْ يَجْحَدُونَ مُعَلِّلَا

ترجمہ: اور (حق و صحاب کیلئے) نُسْقِيْكُمْ (کے نون) کا ضمہ جو دو جگہ (نحل ۹ع''، مؤمنون ۱ع'' میں ہے، اس کے اصحاب کا حق ہے، اور تو ابوبکر شعبہ کیلئے يَجْحَدُوْنَ ۱۰ع'' کو (تاء کے ذریعہ) مخاطب کر دے، حالانکہ تو خطاب کی علت بیان کرنے والا ہے، (یعنی خطاب بَعْضُكُمْ اور غیب فضلوا کی مناسبت سے ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

شعر ۴: رَاءَ اِكْسِرْ کا مفعول، مُفْرَطُوْنَ کو مضاف ہے۔ اِضَاءَةً حال من الفاعل اکسر۔ يَتَفَيَّؤُ مبتداء اَلْمُؤَنَّث صفت۔ ثَقِيْلًا خبر۔ قَبْلُ ظرف۔

شعر ۵: حَقُّ مبتداء۔ ضَمُّ خبر۔ مَعًا حال۔ يَجْحَدُوْنَ مفعول خَاطِبْ کا۔ مُعَلِّلًا حال۔

توضیح: (۱) مُفْرِطُوْنَ بکسر راء، گناہ میں حد سے گذر جانے والا، اور فتحہ والا اَفْرَطْتُ فُلَا نًا اِذَا تَرَكْتَهٗ یعنی وہ دوزخ میں چھوڑ دیئے جائیں گے، اور ہمیشہ کے لئے بھلا دیئے جائیں گے۔

(۲) يَتَفَيَّؤُ کی تذکیر و تانیث ظِلٰلُهٗ جمع تکسیر میں لفظ و معنی کی رو سے جَمْعٌ اور جَمَاعَةٌ دونوں کی تاویل جاری ہے، نیز اس کی تانیث بھی حقیقی نہیں ہے۔

(۸۱۳) وَظَعْنِكُمْ اِسْكَانُهٗ ذَائِعٌ وَّيَجْـ ـ ۶ زِيَنَّ الَّذِيْنَ النُّوْنُ دَاعِيْهِ نُوِّلَا

ترجمہ: اور يَوْمَ ظَعْنِكُمْ ۱۱ع'' جو ہے (شامی و کوفی کیلئے) اس کا اسکان عین مشہور ہے، اور وَلَيَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ ۱۳ع'' جو ہے (مکی عاصم ابن ذکوان کیلئے) اس کے طالب نے (یاء کی بجائے) نون دیا ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

ظَعْنِكُمْ مبتداء۔ اِسْكَانُهٗ مبتداء ثانی، اس سے بدل البعض ہے۔ ذَائِعٌ خبر۔ يَجْزِيَنَّ مبتداء۔ اَلنُّوْنُ بِالرَّفْعِ مبتداء ثانی۔ دَاعِيْهِ نُوِّلَا جملہ مبتداء ثانی کی خبر، اور جملہ کبریٰ خبر مبتداء اول۔

(۸۱۴) مَلَكْتَ وَعَنْهُ نَصَّ الْاَخْفَشُ يَاءَهٗ ۷ وَعَنْهُ رَوَى النَّقَّاشُ نُوْنًا مُّوَهَّلَا

ترجمہ: خدا کرے تو (علم) کا مالک بنے اور (ابن ذکوان) سے اخفش نے اپنی کتاب میں اس لَنَجْزِيَنَّ کی یاء بیان کی ہے، اور نقاش نے انہی اخفش سے نون نقل کیا ہے، حالانکہ یہ نقاش نون میں غلطی کی طرف منسوب کئے ہوئے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

مَلَكْتُ جملہ متانفہ۔ عَنْهُ کی ھاء مَلَكْتُ کا مدلول ہے۔ مُوْهِلًا حال مِنَ النَّقَّاشِ۔

توضیح: (۱) ظَعْنِكُمْ کا عین کلمہ حلقی ہے، اس میں فتحہ وسکون دونوں درست ہیں۔ (۲) وَلَنَجْزِيَنّ میں نون عظمت والے متکلم کی طرف التفات کی وجہ سے ہے، اور غیبت ماقبل وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ میں اللّٰہ کی طرف اس کی ضمیر راجع ہے، اور کلام ایک اسلوب پر جاری رہنے کی غرض سے یہی اولیٰ ہے، مُوَهِّلًا میں تیسیر کی عبارت وَهُوَ عِنْدِيْ وَهُمٌ کی طرف اشارہ ہے، ناظمؒ نے ابن ذکوان سے نون کو غلط بتانے میں دانیؒ کی پیروی ہے، کہ یہ میرے نزدیک وہم ہے، کیونکہ میں نے اخفش کی کتاب میں اسے یاء ہی سے دیکھا ہے، لیکن نشر کی رُو سے ابن ذکوان کیلئے یاء کی طرح نون بھی صحیح ہے، اور غیث میں ہے، کہ ممکن ہے اخفش نے اپنی کتاب میں ایک ہی وجہ بیان کر دی ہو، اس سے نون کا غلط ہونا نہیں نکلتا۔

(۸۱۵) سِوَى الشَّامِ ضُمُّوْا وَاكْسِرُوْا فَتَنُوْا لَهُمْ ۸ وَيُكْسَرُ فِيْ ضَيْقٍ مَّعَ النَّمْلِ دُخَّلَا

ترجمہ: تم شامی کے سوا (سب) کیلئے فَتَنُوْا ۱۱۰ع'' کی فاء کو ضمہ دو، اور تاء کو کسرہ دو (یعنی فُتِنُوْا) اور (کلی کیلئے) یہاں نحل ۱۲۷ع'' کے فِيْ ضَيْقٍ (ضاد کو) کسرہ دیا جاتا ہے، جو نمل ۷۰ع'' کے فِيْ ضَيْقٍ سمیت ہے، حالانکہ یہ مناسبت رکھتا ہے (یعنی کسرہ والا فتحہ والے سے معنوی مناسبت رکھتا ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

سِوَى الشَّامِ استثناء لَهُمْ کی ضمیر سے جو قرّاء کیلئے ہے، اور منصوب بمضمر عَلٰى شَرِيْطَةِ التَّفْسِيْرِ ہے۔ فِيْ ضَيْقٍ کا يُكْسَرُ کا مفعول۔ دُخَّلًا حال آيْ دَخِيْلًا مَعَ الَّذِيْ فِي النَّمْلِ اَوْ فِي الْمَعْنٰى۔

توضیح: (۱) فَتَنُوْا معروف سے معنی ہیں، کہ بعد اس کے کہ ان کفار نے کلمہ کفر ادا کرنے کیلئے مؤمنین پر جبر کیا، اور پھر خود مسلمان ہو گئے، جیسے عکرمہ بن ابوجہل، سہیل بن عمرو وغیرہ۔ اور مجہول سے بمعنی عُذِّبُوْا خُوِّفُوْا یعنی مؤمنین تکلیف دیئے گئے کلمہ کفر زبان سے نکالنے کیلئے حالانکہ ان کے دل مطمئن تھے، یا فَتَنَ متعدی اَفْتَنَ لازمی کے معنی میں ہے، اور ضمیر مشرکین کے ہی کیلئے ہے، یعنی اس کے بعد بھی مشرکین نے مسلمانوں کو مبتلاء فتنہ آزمائش وعذاب رکھا، اس طرح دونوں قراءتیں حال میں متحد ہیں۔ (۲) ضَيْقٍ کسرہ وفتحہ والا دونوں اخفش کے قول پر ضَاقَ کے مصدر ہیں، یا کسرہ والی جگہ کی تنگی اور فتحہ والا دل کی تنگی کے معنی میں ہے۔

ادغام کبیر: اس سورت میں ادغام کبیر چون ۵۴ ہیں۔ مثلین ستائیس ۲۷۔ اور متقاربین بھی ستائیس ۲۷۔ اور ادغام صغیر مختلف فیہ دو ۲ ہیں۔

جدول ادغام صغیر مختلف فیه(سورة النحل)

نمبرشمار	کلمات	رکوع	اظہار والے قرأ	ادغام والے قرأ
۱	وَقَدْ جَعَلْتُمْ	۱۲	حرمی، ابن ذکوان، عاصم	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی
۲	وَلَقَدْ جَآءَ هُمْ	۱۵	〃 〃 〃	〃 〃 〃 〃

جدول ادغام کبیر مثلین(سورة النحل)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٍ	۲
۲	وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَّا	〃
۳	يَعْلَمُ مَّا	۳
۴	وَاِذَا قِيْلَ لَّهُمْ	〃
۵	اَلسَّلٰمُ مَّا	۴
۶	وَقِيْلَ لِّلَّذِيْنَ	〃
۷	اَمْرُ رَّبِّكَ	〃
۸	رَبِّكَ كَذٰلِكَ	〃
۹	اَنْ نَّقُوْلَ لَّهٗ	۵
۱۰	يَعْلَمُوْنَ نَّصِيْبًا	۷
۱۱	مِنَ الْقَوْمِ مِّنْ	〃
۱۲	فَهُوَ وَّلِيُّهُمُ	۸
۱۳	وَاللّٰهُ جَعَلَ لَّكُمْ	۱۰
۱۴	جَعَلَ لَّكُمْ	〃
۱۵	وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ	〃

١٦	هُوَ وَّ مَنْ	″
١٧	وَجَعَلَ لَّكُمْ	١١
١٨	اَللّٰهُ جَعَلَ لَّكُمْ	″
١٩	وَجَعَلَ لَّكُمُ	″
٢٠	وَاللّٰهُ جَعَلَ لَّكُمْ	″
٢١	وَجَعَلَ لَّكُمُ	″
٢٢	وَجَعَلَ لَّكُمُ	″
٢٣	يَعْرِفُوْنَ نِّعْمَتَ اللّٰهِ	١٢
٢٤	اَلْعَذَابَ بِّمَا	″
٢٥	وَالْبَغْيِ يَّعِظُكُمْ	١٣
٢٦	اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَّا	″
٢٧	عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ	″

جدول ادغام کبیر متقاربین (سورۃ النحل)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
١	وَسَخَّرَ لَّكُمْ	٢
٢	يَخْلُقُ كَّمَنْ	″
٣	اَنْزَلَ رَّبُّكُمْ	٣
٤	اَلْمَلٰٓئِكَةُ ظَّالِمِيْ	٤
٥	اَنْزَلَ رَّبُّكُمْ	″
٦	اَلْاَنْهٰرُ لَّهُمْ	″
٧	اَلْمَلٰٓئِكَةُ طَّيِّبِيْنَ	″

٨	لِيُبَيِّنَ لَهُمْ	۵
٩	اَكْبَرُ لَوْ	٦
١٠	لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ	〃
١١	اَلْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ	۷
١٢	فَزَيَّنَ لَهُمْ	٨
١٣	اَلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمْ	〃
١۴	سُبُلَ رَبِّكِ	٩
١۵	وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ	〃
١٦	اَلْعُمُرِ لِكَيْ	٩
١۷	لَا يَعْلَمَ بَعْدَ	〃
١٨	وَرَزَقَكُمْ	١٠
١٩	ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ	١٢
٢٠	بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا	١٣
٢١	اَللّٰهُ يَعْلَمُ بِمَا	١۴
٢٢	وَرَزَقَكُمُ اللّٰهُ	١۵
٢٣	مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ	〃
٢۴	لِيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ	١٦
٢۵	اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ	〃
٢٦	اَعْلَمُ بِمَنْ	〃
٢۷	هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ	〃

المرسوم: وَاِيْتَآئِ میں ہمزہ متطرفہ مکسورہ بعد از الف بصورت یاء، اور يَتَفَيَّؤُا میں بصورت واؤ اس کے بعد الف مرسوم ہے۔

سُوْرَةُ الْاِسْرَآء

یہ سورت مکیہ ہے، البتہ مندرجہ ذیل بارہ۱۲ آیات مدنیہ ہیں، (۱) اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ ع۲''۔ (۲ ، ۳) آیت ۳۲ و ۳۳ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ اور وَلَا تَقْرَبُوْا ع۴۔ (۴) آیت ۵۷ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ ۔
(۵ تا ۱۲) آیت ۷۳ وَاِنْ كَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَكَ ع۸ سے۔ آیت ۸۰ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ ع۹'' تک کل آیات: کوفی ایک سوگیارہ ۱۱۱۔ باقی میں ایک سودس ۱۱۰۔ ایک میں اختلاف وَلِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا کوفی آیت ہے، اس کے فواصل پہلی آیت راء پر اور باقی سب الف پر ختم ہوتی ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا سے مِنْ اٰیٰتِنَا تک وجوہ صحیحہ بین السورتین ایک سوانیس ۱۱۹ ہیں، قالون مع مکی چالیس ۴۰۔ عاصم دس ۱۰۔ کسائی دس ۱۰۔ ورش بیالیس ۴۲۔ (بسم اللہ پرتیس ۳۰ ترک پر بارہ ۱۲) بصری آٹھ ۸۔ شامی چار ۴۔ حمزہ دو ۲۔ خلف ایک ۱۔ اور خلاد دو ۲۔

الجزء خامس عشر (۱۵)

(۸۱۶) وَیَتَّخِذُوْ غَیْبٌ حَلَا لِیَسُوْٓءَ نُوْ نُ رَاوٍ وَّضَمُّ الْهَمْزِ وَالْمَدُّ عُدِّلَا

ترجمہ: اور اَنْ لَّا تَتَّخِذُوْا (بصری کیلئے) ایسے غیب والا ہے، جو شیریں ہو گیا ہے، اور (شامی ابوبکر اور حمزہ کیلئے) لِیَسُوْٓءَ جو ہے، اس میں (کسائی کیلئے) اس کے راوی کا نون ہے، جو یاء کے بجائے ہے) اور (حفص کیلئے اور آئندہ شعر کے سما کیلئے) اس کے ہمزہ کا ضمہ اور اس کے بعد واؤ مدہ کا لانا دونوں برابر کر دیئے گئے ہیں، اور یہ بلند ہو گیا ہے (پس اس میں تین قراٗتیں ہیں۔

(۱) شامی ، ابوبکر ، حمزہ کیلئے لِیَسُوْءَ یاء اور ہمزہ مفتوحہ۔ (۲) کسائی کیلئے لِنَسُوْٓءَ نون اور ہمزہ مفتوحہ۔
(۳) باقین کیلئے لِیَسُوْٓءُا یاء اور ہمزہ مضمومہ اور اسکے بعد واؤ مدہ۔

النحو والعربیۃ

یَتَّخِذُوْا مبتداء۔ غَیْبٌ خبر اَیْ ذُوْ غَیْبٍ ۔ حَلَا اس کی صفت۔ لِیَسُوْٓءَ مبتداء۔ نُوْنُ رَاوٍ خبر اَیْ ذُوْ نُوْنٍ عَدَّلَا الف تثنیہ۔ ضَمُّ اور الْمَدُّ کو عائد ہے۔ سَمَا مستانفہ ہے (سما اگلے شعر میں ہے)۔

(۸۱۷) (سَمَا) وَیُلَقَّاهُ یَضُمُّ مُشَدِّدًا ۲ كَفٰی یَبْلُغَنَّ امْدُدْهُ وَاكْسِرْ شَمَرْدَلَا

ترجمہ: سما کا تعلق سابقہ شعر سے ہے، اور یُلَقّٰہُ ۲ع" (شامی کیلئے اسی طرح قاف کی) تشدید والا ہونے کی حالت میں (بضم یاء اور بفتح لام پڑھا جاتا ہے، جو کافی ہو گیا ہے، (باقین کیلئے یَلْقٰہُ ہے) اور (حمزہ و کسائی کیلئے) اِمَّا یَبْلُغَنَّ جو ہے، اس کو الف مدہ سے پڑھ، اور اس کے نون کو کسرہ دے، (اور یَبْلُغَنَّ پڑھ) حالانکہ تو کریم ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

یَلْقٰہُ مبتداء۔ یُضَمُّ خبر۔ مُشَدَّدًا حال۔ کَفٰی مستانفہ یا خبر بعد خبر۔ یَبْلُغَنَّ اُمْدُدْہُ مبتداء و خبر۔ اور یَبْلُغَنَّ منصوب بفعل یفسر امْدُدْہُ۔ شَمَرْدَلًا اِکْسِرْ کے فاعل سے حال ہے۔

(۸۱۸) وَعَنْ کُلِّهِمْ شَدِّدْ وَفَا اُفٍّ کُلِّهَا ۳ بِفَتْحٍ دَنَا کُفْؤًا وَنَوِّنْ عَلٰی اِعْتَلَا

ترجمہ: اور اس یَبْلُغَنَّ کے نون کو ان سب (ساتوں) کیلئے تشدید سے پڑھ، اور اُفٍّ (اسراء ۳ع، انبیاء ۵ع، احقاف ۵ع) کی فاء (مکی و شامی کیلئے) فتحہ کے ساتھ ہے، جو ہمثل ہونے کے اعتبار سے قریب ہو گیا ہے، اور (نافع و حفص کیلئے) فاء مکسورہ کو تنوین بھی دے، حالانکہ تو بلندی پر ہے (پس اس میں تین قرأتیں ہیں۔ (۱) مکی و شامی کیلئے اُفَّ فتحہ سے۔ (۲) نافع و حفص کیلئے اُفٍّ مکسور منون۔ باقین کیلئے اُفِّ کسرہ بلا تنوین۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

عَنْ کُلِّهِمْ شَدِّدْ کے فاعل سے حال ہے، اَیْ نَاقِلًا عَنْهُمْ۔ فَاء اُفٍّ مبتداء۔ کُلِّهَا بِالْجَرِّ تاکید اُفٍّ کی۔ دَنَا خبر۔ بِفَتْحٍ اس سے متعلق۔ کُفُؤًا عَلٰی کے فاعل سے حال۔ اِعْتِلَا حال اَیْ مُعْتَمِدًا عَلٰی رَفْعِهٖ۔

توضیح: (۱) یَتَّخِذُوْا غیبت کی صورت میں ضمیر لِبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ کیلئے ہے، اور خطاب التفات کے لئے ہے۔

(۲) لِنَسُوْٓاَ نون سے، اسناد عظیم الشان متکلم کیلئے ہیں، اور بَعَثْنَا وغیرہ ضمائر کی اس میں رعایت ہے، اور یاء کے ساتھ ہمزہ مفتوح واحد مذکر غائب کا صیغہ ہونے کی وجہ سے ہے، اور ضمیر اللہ تعالیٰ کیلئے ہے، یہ دونوں قرأتیں صراحۃً رسم کے موافق ہیں، اور یاء اور واؤ کی صورت میں تقدیرًا رسم کی موافقت ہے، اور ضمیر عِبَادًا کیلئے ہے، اور جمع لانے میں فَاِذَا کے جواب بَعَثْنَا هُمْ مقدر اور وَلِيَدْخُلُوْا اور وَلِيُتَبِّرُوْا کی رعایت پیش نظر ہے۔

(۳) شامی کی قرأت پر یُلَقّٰہُ لَقّٰی کا مضارع ہے، جو تشدید کے ذریعہ دوسرے مفعول کی طرف متعدی ہے، اَیْ یُلَقِّیْهِ اللّٰهُ اِیَّاہُ پھر مجہول بنے پر ایک مفعول مرفوع مستتر ہو گیا، اور دوسرے پر نصب آ گیا وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً دیر کی طرح، اور یَلْقٰہُ لَقِیَ سے مضارع ہے، جو ایک مفعول کو متعدی کیے، اس قرأت پر ضمیر مرفوع کا مرجع یا انسان ہے، یا کتاب۔

(۴) يَبْلُغَنَّ واحد ہے، اورنون کا فتحہ الف کے بعد ہونے کی وجہ سے ہے، اوراس کا فاعل تثنیہ کی ضمیر ہے جو والدین کیلئے ہے، اور اَحَدُهُمَا اسی ضمیر سے بدل البعض ہے، اور كِلَاهُمَا بدل الکل ہے۔

(۵) أُفِّ کسرہ حجازی اور اسدی لغت ہے، اور حجازی میں کسرہ تنوین کے ساتھ ہے، اور اسدی میں تنوین اور بلاتنوین بھی ہے اور فتحہ قیس کا لغت ہے، قاموس کے قول پر اس میں چالیس لغت ہیں۔

(۸۱۹) وَبِالْفَتْحِ وَالتَّحْرِيكِ خِطْأً مُصَوَّبٌ ۴ وَحَرَّكَهُ الْمَكِّيُ وَمَدَّ وَجَمَّلَا

ترجمہ: اور خِطْأً (ابن ذکوان کیلئے خاء کے) فتحہ اور طاء کو فتحہ کی حرکت دینے کے ذریعہ صحیح کیا ہوا ہے، اور مکی نے اس کی طاء کو حرکت فتحہ دی ہے، اور مدہ بھی (اس کے بعد) زیادہ کیا ہے اور اس نے خوبصورت بنادیا ہے۔

(۱) پس ابن ذکوان خَطَأً خاء و طاء کے فتحہ سے۔ (۲) مکی خِطَآءً کسرہ خاء، فتحہ طاء اسکے بعد الف مدہ کی زیادتی و مد فرعی سے۔ اور (۳) مسکوت کیلئے خِطْأً کسرہ خاء، سکون طاء سے۔

﴿النحو والعربية﴾

خَطَأً ابن ذکوان کی قرأت پر خَطِيَ سے مصدر ہے بمعنی اَثِمَ وہ گنہگار ہوا، یا اَخْطَأَ کا اسم مصدر ہے بمعنی وہ مقصد میں کامیاب نہیں ہوا، اور خِطْأً بھی خَطِئَ کا مصدر ہے، اور خِطَاءً مکی کی قرأت پر مفاعلہ کا مصدر ہے، اور سَافَرَ کی طرح مجرد کے معنی میں ہے۔

(۸۲۰) وَخَاطَبَ فِيْ يُسْرِفْ شُهُوْدٌ وَّضَمُّنَا ۵ بِحَرْفَيْهِ بِالْقِسْطَاسِ كَسْرُ شَذًا عُلَا

ترجمہ: اور فَلَا يُسْرِفْ میں (حمزہ و کسائی کیلئے قرأت کی صحت پر) گواہی دینے والوں نے خطاب واقع کیا ہے، اور ہمارا (سما شامی ابوبکر کیلئے) بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ "اسراء ۳۵ و شعراء ۱۸۲" کے دونوں لفظوں میں قاف کو ضمہ دینا جو ہے اس کی جگہ حمزہ و کسائی اور حفص کیلئے) خوشبو والے کا کسرہ ہے جو بلند ہوگیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

خَاطَبَ کا فاعل مَشْهُوْدٌ ہے۔ فِيْ يُسْرِفْ اس کا ظرف۔ وَضَمُّنَا مبتداء۔ بِالْقِسْطَاسِ مفعول۔ بِحَرْفَيْهِ۔ مفعول فیہ۔ كَسْرُ خبر۔ مضاف اِلَى شَذًا۔ عُلَا اس کی صفت۔

توضیح: فَلَا تُسْرِفْ کا فاعل حمزہ و کسائی کی قرأت پر عام انسان، قاتل یا ولی یعنی مقتول کا وارث یا حاکم ہے، اور فَلَا يُسْرِفْ یعنی قاتل قتل کے ذریعہ اپنے اوپر ظلم نہ کرے کہ وہ دنیا میں بھی سزا پائے گا اور آخرت میں بھی، اَسْرَفُوْا عَلٰى

أَنْفُسِهِمْ زمرکے قبیل سے ہے۔ قُسْطَاس ضمہ حجازی اور کسرہ ان کے سوا کا لغت ہے۔

(۸۲۱) وَسَيِّئَةً فِي هَمْزِهِ اضْمُمْ وَهَائِهِ ۞ وَذَكِّرْ وَلَا تَنْوِينَ ذِكْرًا مُكَمَّلَا

ترجمہ: اور (سما کا كَانَ) سَيِّئَةً جو ہے تو (شامی اور کوفی کیلئے) اس کے ہمزہ میں اور اس کی ھاء میں (جو تاء کی بجائے ہے) ضمہ واقع کر، اور (تاء کی بجائے ھاء) تذکیر سے پڑھ، اور تنوین بھی نہیں ہے، اور ایسے ذکر سے بیان کر جو کامل ہوا ہے، (یعنی ان چاروں قرأ کیلئے چاروں قیدوں سے سَيِّئُهُ اور سما کیلئے سَيِّئَةً ضدوں سے نکلا، تذکیر کے معنی ھاء کو واحد مذکر غائب کی ضمیر بنا دینا اور تانیث کے معنی میں اس ھاء کو تاتیث کی تاء بنا دینا، اور وقفا دونوں میں اصل کے مطابق قواعد جاری ہوں گے۔

﴿النحو والعربية﴾

سَيِّئَةً مبتداء۔ فِي هَمْزِهِ اُضْمُمْ خبر۔ وَهَائِهِ کا عطف هَمْزِهِ پر ہے۔ ذِكْرًا مفعول مطلق اَیْ تَذْكِيْرًا۔ وَلَا تَنْوِيْنَ جملہ معترضہ۔

توضیح: سَيِّئُهُ كَانَ کا اسم ہے اور اس کی خبر مذکر ہے، جو مَكْرُوْهًا ہے، اور یہی اولی ہے کہ اس میں تقسیم کی صفت بھی ہے، اور اس جملہ کا مقابل مقدر مانا جائے گا، اَیْ وَحَسَنُهُ مَنْدُوْبٌ تا کہ اوامر ونواہی دونوں ہی کی تاکید ہو جائے، اس لئے کہ دونوں ہی قسمیں مطلوب ہیں اور ھاء مذکور کیلئے ہے اَیْ فِعْلُ الْمَنْهِيِّ وَتَرْكُ الْمَامُوْرِ اور دونوں کا مجموع نوع کی رُو سے واحد ہے یعنی اوامر ونواہی کے مجموع تمام سے جو بُرا ہے کہ مامور کو چھوڑ دینا اور منہی کو کر گذرنا رب کے ہاں ناپسندیدہ ہے۔ سَيِّئَةً تانیث کی صورت میں كُلُّ ذَالِكَ سے مراد صرف منہی ہے اور كَانَ کا اسم ضمیر ہے جو ذَالِكَ کیلئے ہے، اور سَيِّئَةً پہلی اور مَكْرُوْهًا دوسری خبر ہے، اور ثانی اول سے بدل ہے اور معنی یہ ہیں کہ نہی کے حصہ کا تمام مجموعہ اپنی ذات کے لحاظ سے بھی بُرا ہے، اور تیرے رب کے یہاں بھی ناپسندیدہ ہے۔

(۸۲۲) وَخَفِّفْ مَعَ الْفُرْقَانِ وَاضْمُمْ لِيَذْكُرُوْا ۞ شِفَاءً وَّ فِي الْفُرْقَانِ يَذْكُرُ فُصِّلَا

ترجمہ: اور تو "فرقان ۵ ع" کے لِيَذْكُرُوْا سمیت "اسراء ۵ ع" کے لِيَذْكُرُوْا کے (ذال وکاف کو حمزہ، کسائی کیلئے) تخفیف سے پڑھ اور (کاف کو) ضمہ دے، اس نے خوب شفا دی ہے، (باقین کیلئے دونوں جگہ لِيَذَّكَّرُوْا ذال وکاف کی تشدید وفتحہ ہے) اور اَنْ يَّذْكُرَ "فرقان (٦ ع)" میں صرف حمزہ کیلئے) تخفیف وضمہ مفصل بیان کیا گیا ہے۔

(۸۲۳) وَفِي مَرْيَمٍ بِالْعَكْسِ (حق) شِفَاءُهُ ۞ يَقُوْلُوْنَ عَنْ دَارٍ وَّ فِي الثَّانِ نُزِّلَا

ترجمہ: اور ''مریم ۵ ع'' کے اَوَلَا یَذْکُرُ الْاِنْسَانُ میں کی بصری حمزہ اور کسائی کیلئے تخفیف وضمہ عکس کے ساتھ ہے اس کا شافی ہونا حق ہے (یعنی یَذَّکَّرُ ہے) اور کَمَا یَقُوْلُوْنَ کی (اطلاقی یاءِ غیب حفص وکی کیلئے) جاننے والے سے ہے، اور دوسرے (عَمَّا یَقُوْلُوْنَ) میں (یاءِ غیب عاصم کیلئے اور آئندہ شعر کے ساوشامی پانچوں کیلئے) نازل کی گئی ہے۔

(۸۲۴) (سَمَا) کِـفْـلُـهُ اَنِّثْ يُسَبِّحُ عَـنْ حِمًى ۹ شِـفَا وَاكْسِرُوْا اِسْكَانَ رَجْلِكَ عُمَّلَا

ترجمہ: اس کا حصہ بلند ہو گیا ہے، اور یُسَبِّحُ ۵ ع'' کو (حفص بصری حمزہ اور کسائی کیلئے) حمایت والے سے تانیث کی تاء سے پڑھ، جس نے شفا دی ہے، اور وَرَجِلِكَ (کے جیم) کے اسکان کو کسرہ سے بدل دو حالانکہ تم عمل کرنے والے ہو۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۷: لِيَذَّكَّرُوْا خَفَّفَ کا مفعول۔ شِفَاءً اس سے حال۔ يَذْكُرُ لِيَذَّكَّرُوْا پر معطوف۔ فُصِّلَا جملہ متانفہ۔

شعر ۸: شِفَاءُهُ فاعل حق، اور حَقٌّ خبر۔ مبتداء محذوف اَیْ يَذْكُرُ حَقٌّ۔ فِیْ مَرْيَمٍ ظرف۔ بِالْعَكْسِ حال۔ يَقُوْلُوْنَ عَنْ دَارٍ مبتداء وخبر۔ نُزِّلَا خبر۔ مبتداء محذوف اَیْ يَقُوْلُوْنَ۔

شعر ۹: كِفْلُهُ سما کا فاعل جملہ متانفہ ضمیر يَقُوْلُوْنَ کیلئے ہے۔ يُسَبِّحُ اَنِّثْ کا مفعول۔ عَنْ حِمًى اس سے متعلق۔ شَفَا اس کی صفت۔ عُمَّلَا اِكْسِرُ کے فاعل سے حال، جمع عامل۔

توضیح: (۱) ذَكَرَ نَصَرَ سے مجرد نَسِيَ کی ضد ہے، اور تَفَعُّلٌ سے تدبر کے حکم کو تاکیدی بنانے کیلئے ہے، اس کی اصل لِيَتَذَكَّرُوْا ہے، تاء کا ذال میں ادغام متقاربین کیا گیا ہے، اور باقی پانچ نے دونوں لغتوں کو جمع کیا ہے، چنانچہ مدنی شامی عاصم کیلئے ''مریم ۵ ع'' میں تخفیف باقی میں تشدید، اور حمزہ کیلئے مریم میں تشدید اور باقی تین میں تخفیف ہے، اور کسائی کیلئے ''اسراء اور فرقان ۵ ع'' میں تخفیف اور ''مریم ۵ ع اور فرقان ۶ ع'' میں تشدید ہے۔

(۲) يَقُوْلُوْنَ میں غیبت دونوں جگہ وَمَا يَزِيْدُهُمْ کی مناسبت سے ہے، اور خطاب کی تقدیر قُلْ لَّهُمْ يَا مُحَمَّدُ ﷺ ہے۔

(۳) تُسَبِّحُ تانیث اَلسَّمٰوٰتُ کے لفظ کی رعایت سے اور تذکیر اصل وفصل اور تانیث کے غیر حقیقی ہونے کی بناء پر ہے۔

(۴) وَرَجِلِكَ صفت مشبہ کا واحد ہے، بمعنی مَاشٍ حَاذِرٌ حَذِرٌ کی طرح، پس واحد کو جمع کے موقع میں استعمال

کیا ہے، یا جمع کا صیغہ ہے، اور جیم ساکن کا کسرہ لام کے کسرہ کی مناسبت سے ہے، اور سکون اس لئے ہے، کہ یہ رَاجِلٌ کی جمع ہے، رَاكِبٌ رَكْبٌ کی طرح، اور یہ لفظ و معنی دونوں کی رُو سے بِخَيْلِكَ کے مطابق ہے۔

(۸۲۵) وَيَخْسِفَ (حَقٌّ) نُونُهُ وَيُعِيدَكُمْ ۱۰ فَيُغْرِقَكُمْ وَاثْنَانِ يُرْسِلَ يُرْسِلَا

ترجمہ: اور (مکی و بصری کیلئے) أَنْ نَّخْسِفَ اور أَنْ نُّعِيدَكُمْ اور فَيُغْرِقَكُمْ اور دو (لفظ) أَوْيُرْسِلَ ، فَيُرْسِلَ جو ہیں، ان میں سے ہر ایک کا نون حق ہے، (پس مدنی ، شامی ، کوفی پانچوں میں یاء پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربية﴾

يَخْسِفَ مبتداء۔ حَقٌّ نُونُهُ خبر۔ وَيُعِيدُكُمْ عطف علی المبتداء۔ فَيُغْرِقَكُمْ عطف بحذف العاطف۔ فاءلفظ قرآن ہے۔ يُرْسِلَ يُرْسِلَا بدل دونوں سے۔

توضیح: نون پانچوں فعلوں میں اللہ تعالی کی شان عظمت کیلئے ہے، اور اس میں عَلَيْنَا کی رعایت ہے، اور یاء کی قرأت میں پانچوں کی ضمیر رَبُّكُمْ کیلئے ہے، اور يُزْجِي کی رعایت پیش نظر ہے۔

(۸۲۶) خِلَافَكَ فَافْتَحْ مَعْ سُكُونٍ وَّ قَصْرِهِ ۱۱ (سَمَا) صِفْ نَاٰخَرَ مَعًا هَمْزَهُ مُلَا

ترجمہ: اور خِلَفَكَ کی خاء کو (سما و شعبہ کیلئے) فتحہ دے حالانکہ یہ اپنے لام کے) سکون اور اپنے الف کے حذف سمیت (خَلْفَكَ) سے یہ بلند ہو گیا ہے، اس کو تو بیان کر دے، اور وہ وَنَا (اسراء۵ع و فصلت۶ع) جو دو جگہ ہے تو (ابن ذکوان کیلئے) اس کے ہمزہ کو الف سے مؤخر کر دے (وَنَاءَ) حالانکہ تو چاروں (دلیلوں) والا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

خِلَافَكَ اِفْتَحْ کا مفعول فاء زائدہ۔ قصره بِالْجَر سکون پر معطوف۔ سما صِفْ دونوں متانفہ۔ نَاٰى آخِرْ کا مفعول۔ آخِرْ مَعًا حال۔ هَمْزَهُ بدل ہے، مفعول سے۔ مَلَا آخِرْ کے فاعل سے حال، أَيْ ذَا مَلَا ۔ اور اس میں کنایہ ہے، حج سے۔

توضیح: (۱) خِلَافَكَ میں دونوں لغت ہیں، وَمَا خَلْفَهُمْ بقرہ اور خِلَفَ توبہ کی طرح أَيْ بَعْدَ خُرُوْجِكَ اور بعض میں مُخَالَفَتَكَ کے معنی میں ہے۔

(۲) نَا ہمزہ الف سے مقدم اصل میں نَأْيٌ دور ہونے کے معنی میں ہے، بروزن فَعَلَ اور یہ لغت قریش ہے، اور نَآءَ میں ہمزہ الف کے بعد قلب مکانی ہوا ہے، اس کی اصل نَا تھی، جس طرح رَآءَ رَءَ کا مقلوب ہے، جب قلب کی وجہ

سے یاء کو ہمزہ سے پہلے لے آئے، تب بھی یاء اپنے اعلال پر ہی رہی، اس لئے کہ اس کا سبب اب بھی باقی تھا، اور یہ ہذیل، ہوازن، سعد، کنانہ کا لغت ہے، اور رسم نون کے بعد الف عین کلمہ کے ہمزہ کی صورت ہے، اور لام کلمہ کا الف محذوف ہے، اور نَـآءَ کی صورت میں ہمزہ متطرفہ بعد الف بے صورت ہی ہوا کرتا ہے، اور امالہ باب الامالہ ۱۹، ۲۰ و ۲۲ میں مذکور ہے۔

(۸۲۷) تُفَجِّرَ فِي الْأُولَى كَتَقْتُلُ ثَابِتٌ ۱۲ وَ(عَمَّ) نَدَى كِسْفًا بِتَحْرِيكِهِ وَلَا

ترجمہ: اور تُفَجِّرَ لَنَا پہلے کلمہ میں (کوفی کیلئے) تَقْتُلُ کی طرح (تَفْجُرَ) ثابت ہے (دوسرا سب کیلئے فَتُفَجِّرَ ہے) اور کِسَفًا اسرآء ۱۰ اع" (مدنی شامی عاصم کیلئے نقل کی) پیروی کے سبب اپنی تحریک (سین کے سکون کی بجائے فتحہ) کے ساتھ ہو کر عطاء کے اعتبار سے عام ہو گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

تُفَجِّرُ مبتداء۔ كَتَقْتُلُ خبر۔ ثَابِتٌ خبر بعد خبر۔ كِسَفًا عَمَّ کا فاعل۔ نَدَى تمیز۔ وِلَا اس کا مفعول أَيْ لِمُتَابِعَةِ النَّقْلِ۔

(۸۲۸) وَفِي سَبَأٍ حَفْصٌ مَعَ الشُّعَرَاءِ قُلْ ۱۳ وَفِي الرُّومِ سَكِّنْ لَيْسَ بِالْخُلْفِ مُشْكِلَا

ترجمہ: اور تو کہہ دے کہ شعراء ۱۰ اع" "سمیت" "سباء اع" میں صرف حفص نے (فتحہ کی حرکت دی ہے) اور "روم ۵ ع" کے (كِسَفًا) میں (شامی کیلئے) سین کو ساکن کر دے، یہ (ہشام کیلئے) خلاف کے ساتھ اور (ابن ذکوان کیلئے بلا خلاف) ہو کر مشکل نہیں ہے (پس (۱) حفص کیلئے چاروں میں كِسَفًا بفتح سین۔ (۲) مدنی وابو بکر کیلئے "اسراء اور روم" میں فتحہ اور "شعراء" اور "سبا" میں سکون۔ (۳) ہشام کیلئے "اسراء" میں صرف فتحہ اور باقی تین میں صرف سکون، اور "روم" میں دونوں۔ (۴) ابن ذکوان کیلئے "اسراء" میں صرف فتحہ اور باقی تین میں صرف سکون۔ (۵) حق و اخوین کیلئے "روم" میں صرف فتحہ اور باقی تین میں صرف سکون۔

﴿النحو والعربية﴾

حَفْصٌ حَرَّكَ مقدر کا فاعل اور جملہ قُلْ کا مقولہ ہے۔ سَكِّنْ کا مفعول مقدر ہے أَيْ كِسَفًا۔ لَيْسَ کا اسم ضمیر كِسَفًا کیلئے۔ مُشْكِلًا اس کی خبر۔ بِالْخُلْفِ متعلق بہ۔

توضیح: (۱) تَفْجُرَ تخفیف کی قرأت پر فَجَرَ الْأَرْضَ أَيْ شَقَّقَهَا مجرد سے بھی متعدی ہے، يَنْبُوعًا اس کا

مفعول بھی واحد ہے، اس کا مطاوع اِنْفَجَرَتْ ہے، اور تشدید والا فَجَّرَ سے ہے، جو کثرت بتانے کیلئے ہے مقصود یہ ہے کہ ایک ہی چشمہ کو بار بار جاری کردیں یا یہ کہ اس سے بہت سی نہریں نکال دیں اور دوسرا تُفَجِّرَ اجماعًا مشدد ہے، اس لئے کہ اس کا مفعول اَلْاَنْھَارَ جمع ہے، اور اس کا مفعول مطلق بھی اسی باب سے تَفْجِيْرًا آ رہا ہے۔

(۲) كِسَفًا سین کے فتحہ سے كِسْفَةٌ کی جمع ہے، اور سکون سے كِسْفَةٌ سے اسم جمع ہے، سِدْرَةٌ سِدْرٌ کی طرح، اسی صورت میں دونوں قرأتیں ہم معنی ہیں، اور حفص کے سوا باقین کی تفریق دونوں لغتوں کو جمع کرنے کیلئے ہے، اور طور والے میں اجماعًا سکون ہے۔

(۸۲۹) وَقُلْ قَالَ الْاُوْلٰى كَيْفَ دَارَ وَضَمُّ تَا ۱۴ عَلِمْتَ رِضًى وَّالْيَاءُ فِيْ رَبِّيْ انْجَلَا

ترجمه: اور (تَفْجُرَ کے بعد) پہلا قُلْ سُبْحٰنَ ۱۰ع'' جو ہے (اس کی جگہ شامی اور مکی کیلئے) قَالَ ہے، حالانکہ یہ (ان دونوں سے نقلًا) دائر ہوا ہے، اس حال میں کہ یہ جس کیفیت پر ہو، اور (کسائی کیلئے لَقَدْ) عَلِمْتَ ۱۲ع'' کی تاء کا ضمہ پسندیدہ ہے، اور (اس سورت میں اضافت کی) یاء رَبِّيْ اِذًا میں ظاہر ہوئی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْاُوْلٰى قُلْ کی صفت ہے، اور وہ مبتداء ہے۔ قَالَ اس کی خبر اَیْ قَالَ عِوَضُ قُلْ۔ كَيْفَ دَارَ منصوب علی الظرفیۃ۔ وَضُمَّ امر۔ تاء اس کا مفعول مضاف۔ عَلِمْتَ مضاف الیہ۔ رِضًى حال۔ ضُمَّ کے فاعل سے۔ وَالْيَاءُ مبتداء۔ اِنْجَلَا خبر۔ فِيْ رَبِّيْ اس کا ظرف۔

توضیح: (۱) قُلْ میں نبی ﷺ کو حق تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے کا حکم ہے، اور قَالَ میں آپ کے اس کو بجالانے کی خبر دی گئی ہے، نیز مکی شامی مصاحف میں الف مرسوم ہے، اور مدنی و عراقی میں محذوف ہے۔

(۲) عَلِمْتُ تاء کے ضمہ سے متکلم کا صیغہ ہے، اور فاعل موسیٰ علیہ السلام ہیں، کہ فرعون نے جب معجزات کو جادو کہا تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں یقینًا جانتا ہوں کہ یہ کھلے معجزات ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے میری سچائی ثابت کرنے کیلئے عطاء کئے ہیں، اور تاء کے فتحہ سے فاعل فرعون ہے، کہ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے فرعون تو خوب جانتا ہے، کہ یہ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے ہیں، مگر ضد کی وجہ سے اقرار نہیں کرتا اور وَجَحَدُوْبِهَا ''نمل'' سے بھی اسکی تائید ہوتی ہے۔

نوٹ: قُلْ لَّوْكَانَ اور قُلْ كَفٰى اور قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ ۱۱ع'' پہلا کہنے سے نکل گئے ہیں، اس لئے کہ ان میں اجماعًا قُلْ ہے۔

یاء اضافت: اس سورت میں صرف ایک رَبِّیْ اِذًا ہے، اس میں مدنی و بصری کیلئے فتحہ اور باقین کا سکون ہے۔

یاء زائدہ دو۲ ہیں۔ (۱) اَخَّرْتَنِ یْ میں مدنی و بصری اور مکی حالین میں یاء کے اثبات سے۔

(۲) اَلْمُهْتَدِیْ مدنی و بصری کا وصلاً اثبات ہے۔

ادغام کبیر: اس سورت میں کل ادغام کبیر چونتیس ۳۴ ہے۔ مثلین ومتقاربین کے سترہ ۱۷، سترہ ۱۷۔ ادغام صغیر مختلف فیہ کل آٹھ ۸ ہیں۔

جدول ادغام صغير مختلف فيه (سورة بني اسرآئيل)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	اظہار والے قرأ	ادغام والے قرأ
۱	فَقَدْ جَعَلْنَا	۴	حرمی، ابن ذکوان، عاصم	ہشام، بصری، حمزہ، کسائی
۲	وَلَقَدْ صَرَّفْنَا	۵	〃 〃 〃	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی
۳	اِنْ لَّبِثْتُمْ	〃	حرمی، عاصم	بصری، شامی، حمزہ، کسائی
۴	قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ	۷	حرمی، شامی، عاصم، خلف	بصری، کسائی، خلاد
۵	وَلَقَدْ صَرَّفْنَا	۱۰	حرمی، ابن زکوان، عاصم	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی
۶	اِذْ جَآءَهُمْ	۱۱	حرمی، ابن ذکوان، کوفیین	بصری، ہشام
۷	خَبَتْ زِدْنٰهُمْ	〃	حرمی، شامی، عاصم	ابوعمرو بصری، حمزہ، کسائی
۸	اِذْ جَآءَهُمْ	۱۲	حرمی، ابن ذکوان، کوفیین	بصری، ہشام

جدول ادغام كبير مثلين (سورة بني اسرآئيل)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اِنَّهٗ هُوَ	۱
۲	وَجَعَلْنٰهُ هُدًى	〃
۳	كِتٰبَكَ كَفٰى	〃
۴	فَاُولٰٓئِكَ كَانَ	۲

۵	كَيْفَ فَّضَّلْنَا	٠
٦	نَحْنُ نَّرْزُقُهُمْ	۴
۷	أُولٰئِكَ كَّانَ	٠
۸	كُلُّ ذَالِكَ كَّانَ	٠
۹	فِيْ جَهَنَّمَ مَّلُوْمًا	٠
۱۰	رَبِّكَ كَّانَ	٦
۱۱	أَنْ كَذَّبَ بِّهَا	٠
۱۲	مِنْ أَمْرِ رَّبِّيْ	۱۰
۱۳	عَلَيْكَ كَّثِيْرًا	٠
۱۴	وَجَعَلَ لَّهُمْ	۱۲
۱۵	فَقَالَ لَّهٗ	٠
۱٦	قَالَ لَّقَدْ	٠
۱۷	اَلْحِلْمَ مَّنْ	٠

جدول ادغام کبیر متقاربین (سورة بنی اسرآئیل)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	أَنْ نُّهْلِكَ قَّرْيَةً	۲
۲	لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُّمَّ	٠
۳	اَعْلَمُ بِّمَا	۳
۴	وَآتِ ذَّالْقُرْبٰى	٠
۵	اَلْعَرْشِ سَّبِيْلًا	۵
٦	نَحْنُ اَعْلَمُ بِّمَا	٠

۷	اَعْلَمُ بِكُمْ	۶
۸	اَعْلَمُ بِمَنْ	۰
۹	فِي الْبَحْرِ لِّتَبْتَغُوْا	۷
۱۰	فَنُغْرِقَكُمْ	۰
۱۱	الْمَمَاتِ ثُمَّ	۸
۱۲	اَعْلَمُ بِمَنْ	۹
۱۳	لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ	۱۰
۱۴	حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا	۰
۱۵	نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ	۰
۱۶	خَزَآئِنَ رَحْمَةِ	۱۲
۱۷	الْاٰخِرَةِ جِئْنَا	۰

المرسوم: (بنی اسرائیل) اَلْاَقْصَا بالالف کِلٰهُمَا اجماعا بحذف یاء اور بعض مصاحف میں بالالف اور بعض میں بدون الالف وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بحذف واؤ طٰئِرَهٗ بحذف الف اور قُلْ سُبْحَانَ اکثر مصاحف میں باثبات الف مرسوم ہے۔

سُوْرَۃُ الْکَہْفِ

یہ سورت بالاتفاق مکیہ ہے، اسکی کل آیات بصری ایک سوگیارہ ۱۱۱ ہیں اور کوفی ایک سودس ۱۱۰ ۔ اور شامی ایک سو چھ ۱۰۶ ۔ اور حجازی ایک سو پانچ ۱۰۵ ہیں۔ ایک سو ۱۰۰ میں اتفاق ہے، اور مندرجہ ذیل گیارہ جگہ اختلاف ہے۔

(۱) وَزِدْنٰهُمْ هُدًى پر غیر شامی۔ (۲) مَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ پر مدنی اخیر۔ (۳) ذٰلِكَ غَدًا پر غیر مدنی اخیر۔ (۴) وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا۔ (۵) مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا پر مدنی اخیر، عراقی اور شامی۔ (۶) اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا پر مدنی اول، مکی اور عراقی۔ (۷) فَاَتْبَعَ سَبَبًا۔ اور (۸، ۹) ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا پر دونوں جگہ عراقی۔ (۱۰) وَوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا پر مدنی اول، مکی، بصری اور شامی۔

(۱۱) بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا پر عراقی اور شامی آیت ہے۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَقُلِ الْحَمْدُلِلّٰهِ سے عِوَجًا تک وجوہ صحیحہ بین السورتین چھیالیس ۴۶ ہیں۔

قالون بارہ ۱۲ ۔ عاصم چھ ۶ ۔ کسائی چھ ۶ ۔ بصری چار ۴ ۔ شامی دو ۲ ۔ خلاد ایک ۱ ۔ ورش آٹھ ۸ ، بسم اللہ پر چھ ۶ ۔ اور ترک پر دو ۲ ۔ مکی چھ ۶ ۔ خلف ایک ۱ ۔

(۸۳۰) وَسَكْتَةُ حَفْصٍ دُوْنَ قَطْعٍ لَّطِيْفَةٌ ۱ عَلٰى اَلِفِ التَّنْوِيْنِ فِيْ عِوَجًا بَلَا

ترجمه: اور حفص کا سکتہ لطیفہ (وصلاً معمولی توقف والا) ہے، جو (سانس) توڑے بغیر تنوین کے الف پر ہے جو عِوَجًا کہف اع'' میں ہے، ان حفص نے خوب جانچا ہے۔

(۸۳۱) وَفِيْ نُوْنِ مَنْ رَّاقٍ وَّ مَرْقَدِنَا وَلَا ۲ مِ بَلْ رَّانَ وَالْبَاقُوْنَ لَا سَكْتَ مُوْصَلَا

ترجمه: اور مَنْ رَاقٍ قیامہ اع'' کے نون اور مِنْ مَّرْقَدِنَا ''یٰس ہع'' کے الف اور بَلْ رَانَ ''تطفیف'' کے لام میں (ان چاروں میں حفص نے سکتہ کو آزمایا ہے) اور باقی (قرأ) جو ہیں (ان کے لئے ان چاروں جگہ) سکتہ نہیں پہنچایا گیا (یا وصلاً سکتہ نہیں ہے)۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

شعرا: سَكْتَةُ حَفْصٍ مبتداء۔ لَطِيْفَةٌ دُوْنَ قَطْعٍ حال اَیْ كَائِنَةٌ دُوْنَهٗ ۔ عَلٰى اَلِفٍ سکتہ کے متعلق ہے۔ فِيْ عِوَجًا ظرف۔ بَلَا بمعنی اِخْتَبِرْ ۔ مستانفہ ضمیر حفص کو راجع ہے۔ وَفِيْ نُوْنِ الف پر معطوف، اور بعد کے کلمات

بھی اسی طرح معطوف ہیں۔ اَلْبَاقُوْنَ مبتداء۔ لَا سَکْتَ لائے نفی جنس کی خبر محذوف ہے اَیْ لَھُمْ مُوْصَلًا سکت کی صفت اَیْ مَنْقُوْلًا جملہ مبتداء کی خبر ہے۔

توضیح: سکتہ چونکہ وقف کے حکم میں ہے، اس لئے عِوَجًا کے تنوین کو الف سے بدل کر بغیر سانس لئے آواز تھوڑی دیر کیلئے منقطع کر دی جاتی ہے، اور یہ توقف وقف کی نسبت کم ہوتا ہے، اور وصل کی قید سے نکل آیا کہ ان کلمات پر وقف کی صورت میں سکتہ نہیں ہوگا، جو عِوَجًا اور مِنْ مَّرْقَدِنَا پر درست ہے، اور باقی قراءً عِوَجًا میں اخفاء اور بَلْ رَّانَ اور مَنْ رَّاقٍ میں ادغام کرتے ہیں، نیز عِوَجًا پر سکتہ یہ بتانے کی غرض سے ہے، کہ قَیِّمًا اس کی صفت نہیں، وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ اَلْکِتٰبَ سے حال ہے، اور قَیِّمًا لَهٗ کی ھاء سے حال ہے، اور مَرْقَدِنَا پر سکتہ اس لئے ہے، کہ ھٰذَا مَرْقَدُ کی صفت نہیں، بلکہ یہاں کفار کا حسرت بھرا کلام ختم ہو گیا ہے، اور ھٰذَا سے نیک بندوں یا فرشتوں کا کلام شروع ہوا ہے۔ اور بَلْ رَّانَ اور مَنْ رَّاقٍ میں سکتہ اس لئے ہے، کہ کوئی ان کو فَعَّال کے وزن پر نہ سمجھ لے، اس طرح کے مقامات اور بھی ہیں جہاں خلاف مراد معنی کا وہم ہوتا ہے، ان میں حفص کے سکتہ نہ کرنے کی وجہ ظاہر نہیں، سوائے نقل کی پیروی کے۔

(۸۳۲) وَمِنْ لَّدُنْهِ فِی الضَّمِّ اَسْکِنْ مُشِمَّهٗ ۞ وَمِنْ بَعْدِهٖ کَسْرَانِ عَنْ شُعْبَةَ اعْتَلَا

ترجمہ: اور مِنْ لَّدُنْهِ جو ہے تو (ابوبکر کیلئے اس کی دال کے) ضمہ کو ساکن کر، حالانکہ تو (اس دال ساکن) کے اشمام سے پڑھنے والا ہو، اور اسکے بعد (نون وھاء پر) دو کسرے ہیں، یہ شعبہ سے بلند ہوا ہے۔

(۸۳۳) وَضَمَّ وَسَكِّنْ ثُمَّ ضُمَّ لِغَيْرِهٖ ۞ وَكُلُّهُمْ فِي الْهَاءِ عَلٰى اَصْلِهٖ تَلَا

ترجمہ: اور تو اس (شعبہ) کے سوا دوسروں کیلئے (دال کو) ضمہ دے اور (نون کو) ساکن کر دے، پھر ھاء کو ضمہ دے، اور ان سب قراء (ساتوں) میں سے ہر ایک نے ھاء میں اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے (یعنی ابوبکر ھاء کا کسرہ پڑھتے ہوئے یاء کے ساتھ صلہ کرتے ہیں، اور مکی ھاء کے ضمہ کا واؤ کے ساتھ صلہ کرتے ہیں، اور باقی ھاء مضمومہ بدون صلہ پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربية﴾

مِنْ لَّدُنْهِ اَسْکِنْ کا مفعول۔ مُشِمَّهٗ اس کے فاعل سے حال ہے۔ فِی الضَّمِّ اس کا ظرف۔ کَسْرَانِ مبتداء۔ تَلَا اس کی خبر۔

توضیح: لَدُنْ اور عِنْدَ دونوں ظرف ہیں، شعبہ کی قرأت میں لَدْنِهٖ دال کے سکون میں اشمام یعنی ہونٹوں کو گول کر کے ضمہ کی طرف اشارہ کرنا اس غرض سے ہے، کہ اصل میں دال پر پیش ہے، باقین کیلئے مِنْ لَّدُنْهُ ہے، اور لَدُنْ میں

عربیت کی رُو سے نو لغت ہیں، اوران چار کے موافق قرأات بھی ہیں، لَدٰی ، لَدُنْ لَدُنِ ، لَدْ نیز ھاء ضمیر کے صلہ میں سب قرأا اپنی اصل پر ہیں، جو ھاء الکنایہ میں بیان ہو چکا ہے۔

(۸۳۴) وَقُلْ مِرْفَقًا فَتْحٌ مَّعَ الْكَسْرِ عَمَّهُ ٥ وَتَزْوَرُّ لِلشَّامِيْ كَتَحْمَرُّ وُصِّلَا

ترجمه: اورتو کہدے کہ مِرْفَقًا جو ہے(مدنی اور شامی کیلئے میم میں) فتحہ ہے، جو کسرہ فاء کیساتھ ہے(یعنی مَرْفِقًا ہے) یہ اس کو عام اور شامل ہو گیا ہے، اور طَلَعَتْ تَزْوَرُّ شامی کیلئے تَحْمَرُّ کی طرح پہنچایا گیا ہے۔

(۸۳۵) وَتَزْوَرُ التَّخْفِيفُ فِي الزَّاىِ ثَابِتٌ ٦ وَ حِرْمِيُّهُمْ مُلِّئْتَ فِى اللَّامِ ثُقِّلَا

ترجمه: اور تَزَاوَرُ جو ہے(کوفی کیلئے اس کی) زاء میں تخفیف ثابت ہے(تَزَاوَرُ ہے) اوران کے حرمی جو ہیں، ان دونوں نے وَلَمُلِئْتَ ۳ع'' کے لام میں تشدید واقع کیا ہے(یعنی مُلِّئْتَ پڑھا ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

مِرفَقًا مبتداء۔ فَتْحٌ مبتداء ثانی۔ مَعَ الْكَسْرِ اسکی صفت۔ عَمَّهٗ خبر۔ ھاء مِرْفَقًا کیلئے ہے، اور جملہ مِرْفَقًا کی خبر ہے۔ تَزْوَرُّ مبتداء۔ وُصِّلَا خبر۔ كَتَحْمَرُّ اس کے متعلق۔ لِلشَّامِي حال۔ تَزَاوَرُ مبتداء۔ اَلتَّخْفِيْفُ مبتداء ثانی۔ فِي الزَّايِ ظرف۔ ثَابِتٌ خبر۔ اور جملہ مبتداء اول کی خبر۔

حِرمِيُّهُمْ مبتداء۔ ثُقِّلَا خبر۔ مُلِئْتُ مفعول ثُقِّلَ فِي اللَّامِ بیان مُلِئْتَ اَىْ فِعْلُ التَّثْقِيْلِ فِىْ لَامِهٖ ۔

توضيح: (۱) مِرْفَقًا حق وکوفیین کی اور مَرْفِقًا عَمَّ کی قرأت ہے، فتحہ میم سے حجازی لغت میں وہ چیز جس سے مدد لی جائے، مراد ہے اور کسرہ سے کہنی کے معنی میں ہے اور بعض کے قول پر فتحہ و کسرہ والا دونوں معنی میں مستعمل ہے۔

(۲) تَزَاوَرُ بار بار مائل ہوا، تَزَاوَرَ کا مضارع ہے، ایک تاء تخفیف کی بناء پر محذوف ہے، اور تَزَّوَرُ بھی اسی سے ہے، جس کی اصل تَتَزَاوَرُ ہے، دوسری تاء کا ادغام ہوا ہے، اور تَزْوَرُّ اِزْوَرَّ کا مضارع ہے، جو مبالغہ اور کثرت کے اظہار کیلئے ہے۔

(۳) مُلِئْتَ تشدید و تخفیف دونوں صورتوں میں متعدی بنفسہ ہے، اور تشدید تکثیر کیلئے ہے، سوسی کیلئے حالین میں اور حمزہ کیلئے وقفاً ہمزہ کا یاء سے ابدال واضح ہے۔

(۸۳٦) بِوَرْقِكُمُ الْاِسْكَانُ فِيْ صَفْوِ حُلْوِهٖ ٧ وَفِيهِ عَنِ الْبَاقِيْنَ كَسْرٌ تَاَصَّلَا

ترجمہ: بِوَرِقِكُمْ جو ہے (حمزہ شعبہ بصری کیلئے راء کا) ساکن کردینا اپنی صفائی کی شیرینی میں ہے، اور اس میں باقین سے کسرہ اصل ہوگیا ہے، (اس میں کسرہ وسکون دونوں لغت ہیں، سکون تخفیف کیلئے اصل ہے اور سکون میں تخفیف اور فصیح لغت ہونے کی وجہ سے اولویت ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

بِوَرِقِكُمْ مبتداء۔ اَلْإِسْكَانُ مبتداء ثانی۔ فِيْ صَفْوِ حُلْوِهٖ خبر۔ هاء بِوَرِقِكُمْ کو عائد ہے۔

(۸۳۷) وَحَذْفُكَ لِلتَّنْوِيْنِ مِنْ مِّائَةٍ شَفَا ۸ وَيُشْرِكُ خِطَابٌ وَّهُوَ بِالْجَزْمِ كُمِّلَا

ترجمہ: اور تیرا ثَلٰثَ مِائَةٍ سے تنوین کو حذف کردینا (حمزہ کسائی کیلئے مِائَةِ سِنِيْنَ پڑھنا) جو ہے اس نے شفا دی ہے، اور وَلَا يُشْرِكُ (شامی کیلئے) خطاب ہے، اور یہ جزم کے ساتھ کامل کیا گیا ہے، (یعنی وَلَا تُشْرِكْ ہے، یعنی نہی کا واحد حاضر خطاب کی تاء اور کاف کے جزم سے جبکہ باقین کیلئے لا نفی کے ساتھ ہے، جو ماقبل کے بھی مناسب ہے، اور بنسبت انشاء کے حق تعالیٰ کی جانب کی خبر تنزیہ میں بلیغ تر ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

وَحَذْفُكَ مبتداء۔ لِلتَّنْوِيْنِ مفعول۔ شَفَا خبر۔ مِنْ مِّائَةٍ حال۔ يُشْرِكُ خِطَابٌ مبتداء وخبر۔ اَیْ ذُوْ خِطَابٍ۔ بِالْجَزْمِ كَمِّلَا سے متعلق ہے، وَهُوَ يُشْرِكُ کو راجع ہے، مبتداء۔ كُمِّلَا خبر۔

(۸۳۸) وَفِيْ ثُمُرٍ ضَمَّيْهِ يَفْتَحُ عَاصِمٌ ۹ بِحَرْفَيْهِ وَالْإِسْكَانُ فِي الْمِيْمِ حُصِّلَا

ترجمہ: اور ثُمُرٍ میں اس کے دونوں لفظوں (لَهٗ ثُمُرٌ اور بِثُمُرِهٖ) میں عاصم اس کے دونوں ضموں کو فتحہ سے بدلتے ہیں (یعنی ثَمَرٌ بِثَمَرِهٖ پڑھتے ہیں)۔ اور باقین کیلئے دونوں میں ثاء میم کا ضمہ ہے، لیکن بصری کیلئے) میم میں اسکان حاصل کیا گیا ہے، (یعنی ثُمْرٌ بِثُمْرِهٖ ہے، پس عاصم کیلئے (۱) ثاء و میم دونوں کا فتحہ۔ (۲) بصری کا ثاء کا ضمہ اور میم کا سکون۔ (۳) باقین کیلئے ثاء و میم دونوں کا ضمہ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

ثُمُرٍ مفعول يُفْتَحُ ضَمَّيْهِ اس سے بدل۔ عَاصِمٌ اس کا فاعل۔ بِحَرْفَيْهِ حال اَیْ حَالَ كَوْنِهِ الْفَتْحُ فِيْ حَرْفَيْهِ۔ اَلْإِسْكَانُ مبتداء۔ حُصِّلَا اس کی خبر۔ فِي الْمِيْمِ متعلق ہے۔

توضیح: ثُمُرٌ ثِمَارٌ کی اور وہ ثَمَرَةٌ کی جمع ہے، اور ثُمُرٌ ثَمَرَةٌ ہی کی جمع ہے، اور ثُمْرٌ ثُمُرٌ جمع الجمع کا مخفف

ہے، یا ثَمَرَةٌ کی جمع ہے، بَدَنٌ بُدْنٌ کی طرح مجاہدؒ کے قول پر تینوں سے مال سونا چاندی مراد ہے، اور بعض فتح والے سے پھل اور ضمہ والے سے مال مراد لیتے ہیں۔

(۸۳۹) وَدَعْ مِيمَ خَيْرًا مِّنْهُمَا حُكْمُ ثَابِتٌ ۱۰ وَفِي الْوَصْلِ لٰكِنَّا فَمُدَّ لَهُ مُلَا

ترجمہ: اور (بصری و کوفی کیلئے) خَيْرًا مِّنْهُمَا کے دوسرے میم کو ترک کردے (یعنی خَيْرًا مِّنْهَا پڑھ، حذف کی ضد سے مکی و شامی کیلئے میم کا اثبات نکل آیا، خَيْرًا مِّنْهُمَا) یہ ایسا حکم ہے، جو نقل سے ثابت ہے، اور لٰكِنَّا (هُوَ اللّٰهُ کے نون کو پورے شامی کیلئے) وصل میں بھی مدہ سے پڑھ، اور اس (الف مدہ) کیلئے قوی دلائل ہیں (پس باقی چھ قرا الف کے حذف سے اصل کے موافق پڑھتے ہیں، اور وقفاً رسم کی مطابقت میں سب الف سے وقف کرتے ہیں)۔

نوٹ: مِنْهُمَا عراقی مصاحف میں میم کے بغیر اور مدنی مکی شامی مصاحف میں میم کے اثبات سے مرسوم ہے، اور توحید میں جنت کی جنس مراد ہے، اور تثنیہ کی ضمیر كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ کی مناسبت سے ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

مِيمَ دَعْ بمعنی اُتْرُكْ کا مفعول مضاف ہے خَيْرًا مِّنْهُمَا کو۔ حُكْمُ ثَابِتٍ هُوَ مبتداء مقدر کی خبر۔ لٰكِنَّا مُدَّ کا مفعول ہے، اور فاء زائدہ، فِي الْوَصْلِ اس کا ظرف۔ لَهُ مُلَا خبر و مبتداء، جملہ منصوب علی الحال۔

(۸۴۰) وَذَكِّرْ تَكُنْ شَافٍ وَّفِي الْحَقِّ جَرُّهُ ۱۱ عَلٰى رَفْعِهِ حَبْرٌ سَعِيدٌ تَأَوَّلَا

ترجمہ: اور تو وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ کو (حمزہ و کسائی کیلئے) تذکیر سے پڑھ، یہ (تذکیر یا توجیہ کے اعتبار سے) شفاء دینے والی ہے (باقین کیلئے تانیث کی تاء تَكُنْ ہے) اور لِلّٰهِ الْحَقُّ کے قاف میں (اوروں کا) جر ہے، اور (بصری اور پورے کسائی کیلئے) اس کے رفع پر خوش نصیب عالم نے تاویل کی ہے (یعنی یہ الْوَلَايَةُ کی خبر ہے، یا اس کی صفت ہے، اس لئے مرفوع ہے، اور اَلْحَقِّ جر کی صورت میں لِلّٰهِ کی صفت ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

تَكُنْ ذَكِّرْ کا مفعول۔ شَافٍ خبر۔ اور مبتداء محذوف اَیِ التَّذْكِيرُ شَافٍ۔ فِي الْحَقِّ جَرُّهُ خبر و مبتداء۔ ضمیر حَقّ کیلئے ہے۔ عَلٰى رَفْعِهِ خبر و مبتداء۔ ھا لِلْجَرِّ اَیْ عَلٰى رَفْعِ جَرِّ الْحَقِّ۔

حَبْرٌ سَعِيدٌ تَأَوَّلَا تینوں قَارِئٌ مقدر کی صفتیں ہیں، اور قَارِئٌ اپنی صفات سمیت عَلٰى رَفْعِهِ کا مبتداء مؤخر ہے۔

توضیح: یَـکُنْ کی تذکیر فعل یا فاعل کے مؤنث غیر حقیقی ہونے کی بناء پر ہے، اور تانیث اس لئے ہے، کہ فِـئَةٌ لفظاً مؤنث ہے۔

(۸۴۱) وَعُـقْبًـا سُـكُـوْنُ الـضَّـمِّ نَـصٌّ فَـتًـى وَّيَـا ۱۲ نُسَيِّـرُ وَالاَ فَتْـحَهَا (نَـفَرٌ) مَّلَا

ترجمہ: اور خَيْـرٌ عُقْبًا جو ہے، (عاصم وحمزہ کیلئے اس کے قاف کے) ضمہ کے بجائے سکون کامل جوان کی تصریح ہے (یعنی ان کے لئے عُقْبًا اور باقی سماشامی کسائی کیلئے عُقُبًا ہے، ضمہ قاف سے) اور نُسَيِّرُ الْجِبَالَ ع٦" کی یاء جو ہے، اس لئے فتحہ کی جماعت نے موافقت کی ہے، جو غنی ہیں۔

(۸۴۲) وَفِـي الـنُّـوْنِ اَنِّـثْ وَالْـجِـبَـالَ بِـرَفْـعِهِمْ ۱۳ وَيَوْمَ يَقُـوْلُ النُّـوْنُ حَـمْـزَةُ فَـضَّلَا

ترجمہ: اور تو اس (نُيَسِّرُ کے) نون میں (نفر والوں کی) تانیث واقع کر، اور الْـجِبَـالَ کا لام انہیں کے رفع کے ساتھ ہے، اور يَوْمَ يَقُوْلُ کے "ع" جو ہے (یاء کی بجائے اس کا) نون جو ہے، حمزہ نے اس کو فضیلت دی ہے (یعنی نَقُوْلُ نون سے متکلم کے باعظمت صیغہ سے پڑھا ہے)

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۱۲: عُـقْبًا مبتداء۔ سُـكُـوْنُ الضَّمِّ مبتداء ثانی۔ نَصٌّ خبر۔ جملہ مبتداء اول کی خبر۔ یاء" مبتداء مضاف۔ نُيَسِّرُ مضاف الیہ۔ نَفَرٌ وَالی کا فاعل۔ مَلَا صفت۔

شعر ۱۳: فَتْـحُهَا مفعول جملہ مبتداء اول کی خبر۔ فِـي النُّوْنِ اَنِّثْ کا مفعول۔ وَالْـجِبَـالَ بِرَفْعِهِمْ مبتداء وخبر۔ ضمیر الجمع نفر کیلئے ہے۔ يَـوْمَ يَـقُـوْلُ مبتداء۔ اَلـنُّـوْنُ مبتداء ثانی۔ حَـمْـزَةُ مبتداء ثالث۔ فُضِّلَا خبر۔ عائد محذوف ہے، اَیْ فَضَّلَ النُّوْنِ جملہ خبر الثانی وَالْمَجْمُوْعُ خبر الاول۔

توضیح: (۱) عُقْبًا میں ضمہ اور سکون دونوں لغت ہیں اور عُقْبٰی بھی انہیں کے ہم معنی ہے۔

(۲) نُسَيِّرُ معروف ہے، اور اَلْجِبَالَ مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، اور نون میں وَحَشَـرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ کی مناسب ہے، تُسَيَّرُ مجہول ہے اسلئے اس کی یاء مفتوح ہے اور، الْـجِبَـالُ اس کا نائب ہونے کی بناء پر مرفوع ہے اور تانیث فاعل کے مؤنث ہونے کی وجہ سے ہے، اس میں سُيِّرَتِ الْجِبَالُ نباء اع" کی مناسبت ہے۔

(۳) يَـوْمَ يَـقُـوْلُ یاء سے اسناد لفظ اللہ کی طرف ہیں، اور توحید میں شُـرَكَـائِیَ کی مناسبت ہے، اور نون کی اسناد باعظمت متکلم کی طرف ہیں، اور اس میں جَعَلْنَا کی رعایت ہے۔

(۸۴۳) لِمَهْلَكِهِمْ ضَمُّوْا وَمَهْلَكَ اَهْلِهٖ ۱۴ سِوٰی عَاصِمٍ وَّالْكَسْرُ فِي اللَّامِ عُـوِّلَا

ترجمہ: لِمَهْلِكِهِمْ ''کہف ۸ع'' اور مَهْلَكَ اَهْلِهٖ (نمل ۴ع کے میم) کو عاصم کے سوا ان سب نے ضمہ دیا ہے (عاصم کیلئے فتحہ میم ہے) اور وہ کسرہ جو (حفص کیلئے) لام میں ہے، اس کسرہ پر بھی اعتماد کیا گیا ہے، (یعنی میم کے فتحہ اور لام کے کسرہ سے بھی مصدر میمی یا ظرف مکان ہے جو عام قیاس کے خلاف لام کے کسرہ سے آ گیا ہے، پس (۱) عاصم کے سوا کیلئے مُهْلَكَ بضم میم وبفتح لام ہے، اور اس میں اَهْلَكْنٰهُمْ کی موافقت ہے، اور اکثر کی قرأت ہے، اور یہی اولیٰ ہے۔ (۲) ابوبکر کیلئے مَهْلَكَ بفتح میم ولام۔ (۳) حفص کیلئے مَهْلِكِ بفتح میم وبکسر لام۔

﴿النحو والعربية﴾

لِمَهْلِكِهِمْ ضَمُّوْا کا مفعول اَیْ مِيمَهٗ اور وَمُهْلَكَ معطوف علیہ۔ سِوَا عَاصِمٍ۔ ضَمُّوْا کی ضمیر جمع سے استثناء۔ اَلْكَسْرِ عَوَّلَا مبتداء وخبر۔ فِي اللَّامِ ظرف۔

(۸۴۴) وَهَا كَسْرِ اَنْسٰنِيْهِ ضُمَّ لِحَفْصِهِمْ ۱۵ وَمَعْهُ عَلَيْهِ اللّٰهَ فِي الْفَتْحِ وَصَّلَا

ترجمہ: اور تو ان میں کے حفص کیلئے وَمَا اَنْسٰنِيْهُ کے کسرہ کی ھاء کو ضمہ دے اور اس حفص نے عَلَيْهُ اللّٰهَ کو جو فتح ۱ع'' میں ہے، ھاء (کو ضمہ دیکر) اس اَنْسَانِيْهُ سے ملا دیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

ھاء ضُمَّ کا مفعول ہے۔ ضُمَّ امر ہے۔ لِحَفْصِهِمْ حال اَیْ كَائِنًا لَهٗ۔ مَعْهُ کی ھاء اَنْسَانِيْهُ کیلئے ہے۔ عَلَيْهُ اللّٰهَ وَصَّلَ کا مفعول اور حفصٌ فاعل ہے۔

توضیح: وَمَا اَنْسٰنِيْهُ اور عَلَيْهُ اللّٰهَ میں ھاء ضمیر کی اصل حرکت جو ضمہ ہے، اس کی طرف رجوع ہے جو کسرہ یا یاء ساکنہ کی وجہ سے مکسور ہو جاتی ہے، یہاں اصل پر دلالت کیلئے ہے، اور عَلَيْهُ اللّٰهَ کی اصل عَلٰهُ اللّٰهَ ہے، یاء اور الف کے بعد ھاء پر ضمہ ہی آیا کرتا ہے۔

(۸۴۵) لِتُغْرِقَ فَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ غَيْبَةً ۱۶ وَقُلْ اَهْلَهَا بِالرَّفْعِ رَاوِيْهِ فَـصَّلَا

ترجمہ: لِتُغْرِقَ غیبت کی یاء والا ہونے کی حالت میں (حمزہ و کسائی کیلئے پہلے حرف یعنی یاء کے) ضمہ اور راء کے کسرہ کے بجائے فتحہ دیا ہوا ہے، اور تو کہہ دے کہ (اس کے بعد) اَهْلَهَا (کا لام) جو ہے اس کے راوی نے رفع کے ساتھ مفصل بیان کیا ہے، پس حمزہ و کسائی کیلئے لِيَغْرَقَ اَهْلُهَا ہے، یاء کے فتحہ اور راء کے بھی فتحہ سے اور اَهْلُهَا کے رفع سے، اور باقی پانچ کیلئے حفص کی طرح خطاب سے ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

فَتْحُ الضَّمِّ لِتُغْرِقَ کی خبر ہے۔ غَيْبَةٌ حال اَىْ ذَا غَيْبَةٍ۔ اَهْلَهَا مبتداء۔ رَاوِيهِ مبتداء ثانی۔ فَصْلًا اس کی خبر، اور جملہ مبتداء اول کی خبر، اور مجموعہ مقولہ ہے، قُلْ کا۔

توضیح: لِتُغْرِقَ کا لام دونوں قرأتوں میں عاقبت اور نتیجہ کے معنی میں ہے، اور یاء والا سَمِعَ سے لازم ہے، اور اَهْلُهَا فاعل ہے اسلئے مرفوع ہے اور تاء والا اَغْرَقَ سے حاضر کا صیغہ ہے، جو خود متعدی ہے، اس لئے اَهْلَهَا منصوب ہے، اَىْ اَخْرَقْتَهَا يَا خَضِرُ لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا یعنی اے خضر علیہ السلام آپ نے اس کشتی کو اس لئے توڑ دیا کہ اس میں سوار ہونے والوں کو غرق کر دو۔

اَلْجُزْءُ السَّادِسُ عَشَرَ پارہ (۱۶)

(۸۴۶) وَمُدَّ وَخَفِّفْ يَاءَ زَاكِيَةً (سَمَا) ۱۷ وَنُونُ لَدُنِّي خَفَّ صَاحِبُهُ اِلَى

ترجمہ: اور تو زَاكِيَةً کو مدہ سے اور یاء کی تخفیف سے پڑھ (یہ سما کیلئے زاء کے بعد الف مدہ کی زیادتی اور تخفیف یاء کا مجموع) بلند ہو گیا ہے (پس شامی کوفیین کیلئے ضد سے زَكِيَّةً زاء کے بعد الف کا حذف اور یاء کی تشدید نکلی) اور (ابوبکر و نافع کیلئے) مِنْ لَّدُنِّي کا نون بلا تشدید ہو گیا ہے، اس کا صاحب نعمت والا ہے۔

(۸۴۷) وَسَكِّنْ وَّاَشْمِمْ ضَمَّةَ الدَّالِ صَادِقًا ۱۸ تَخِذْتَ فَخَفِّفْ وَاكْسِرِ الْخَاءَ دُمْ حُلَا

ترجمہ: اور تو سچا ہونے کی حالت میں (ابوبکر کیلئے اسی مِنْ لَّدُنِّي دال کے ضمہ کو سکون اور اشمام سے پڑھ اور تو لَتَّخِذْتَ کی پہلی تاء کو بلا تشدید پڑھ اور خاء کو کسرہ دے (مکی اور بصری کیلئے) تو زیوروں والا ہو کر ہمیشہ رہے (پس (۱) مکی کیلئے لَتَخِذْتَ تخفیف تاء و کسرہ خاء اور ذال کے اظہار سے۔ (۲) بصری کیلئے لَتَخِذتَّ تخفیف تاء و کسرہ خاء اور ذال کے تاء میں ادغام سے۔ (۳) حفص کیلئے لَتَّخَذْتَ تاء کی تشدید خاء کے فتحہ اور ذال کے اظہار سے۔ (۴) مدنی شامی صحبہ کیلئے لَتَّخَذتَّ تاء کی تشدید خاء کے فتحہ اور ادغام سے۔ اور یہ دونوں قرأتیں اولی ہیں، اسلئے کہ اس باب میں تشدید فصیح تر ہے، وَاتَّخِذُوْا اور يَتَّخِذَ کی طرح، اور خاء کا کسرہ ہذیل کا لغت ہے، وہ تَخِذَ يَتْخَذُ بولتے ہیں، سَمِعَ سے جو ان کے ہاں اَخَذَ کے معنی میں ہے جو مستقل لغت ہے، اور تشدید تَخِذَ سے افتعال کی ماضی ہے، اور فاء کلمہ کی تاء کا افتعال کی تاء میں ادغام ہو گیا ہے، جیسے اِتَّخَذُوْا بِاتِّخَاذِكُمْ اور مصحف حمص میں یہ دو لاموں سے مرسوم ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۱۷: مُدَّ کا مفعول زَاكِيَةً ہے۔ اور خَفَّفَ کا مفعول یاء ہے۔ فاعل ضمیر ہے۔ سَمَا متانفہ۔ نُوْنُ مبتداء مضاف۔ لَدُنّی مضاف الیہ۔ خَفَّ خبر۔ صَاحِبُهُ اَلَى مبتداء و خبر اَىْ ذُوْ آلَا۔

شعر ۱۸: ضَمَّةَ الدَّالِ مفعول فعلین۔ صَادِقًا فاعل سے حال۔ دُمْ حَلَا دُمْ سے حال۔

توضیح: (۱) زَاكِيَةً اسم فاعل ہے، بمعنی طَاهِرَةً اور زَكِيَّةً میں زکا سے اسم فاعل ہے، اور یہ قَسِيَّةً "مائدہ ۲ع" کی طرح ہے، اور دونوں قرأتیں ہم معنی ہیں، مکی اور مدنی مصاحف کی رسم الف سے ہے، اور شامی و عراقی کی حذف سے۔ (۲) لَدُنّی کی لغات "کہف ۴۳" میں بیان ہو چکی ہیں، یہاں تین قرأتیں ہیں۔

(۱) نافع مِنْ لَدُنِی بضمہ دال اور تخفیف نون سے۔ (۲) شعبہ کیلئے مِنْ لَدْنِی دال کے سکون و اشمام سے۔ (۳) باقین کیلئے مِنْ لَدُنّی حفص کی طرح، اور فصیح تر ہونے کے سبب یہی اولیٰ ہے۔

(۸۴۸) وَمِنْ بَعْدُ بِالتَّخْفِيفِ يُبْدِلُ هٰهُنَا ۱۹ وَفَوْقَ وَتَحْتَ الْمُلْكِ كَافِيهِ ظُلِّلَا

ترجمہ: اور لَتَخِذْتَ کے بعد یہاں "کہف ۱۰ع" میں اَنْ يُبْدِلَ تخفیف کے ساتھ ہے، اور سورہ ملک کے اوپر (تحریم اع) اور اسکے نیچے (نٓ وَالْقَلَمِ اع میں بھی تخفیف کے ساتھ ہے)۔ (شامی مکی کوفی کیلئے) اس کا کفایت کرنے والا جو ہے اس نے سایہ ڈالا ہے (یعنی فائدہ پہنچایا ہے)۔ (یعنی ان پانچوں کیلئے تینوں جگہ يُبْدِلَ اور مدنی و بصری کیلئے يُبَدِّلَ ہے، باء کے فتحہ اور دال کی تشدید سے)۔

﴿النحو والعربية﴾

مِنْ بَعْدِ مقطوع الاضافت اَىْ بَعْدَ تَخِذْتَ۔ يُبْدِلُ بِالتَّخْفِيفِ مبتداء و خبر۔ فَوْقَ معطوف هٰهُنَا پر اَىْ فَوْقَ الملك وتحتها۔ كَافِيَةً ظُلِّلَا مبتداء و خبر۔ هاء يُبْدِلُ کیلئے ہے۔

توضیح: دال کی تخفیف والا اَبْدَلَ کا اور تشدید والا بَدَّلَ کا مضارع ہے، اور ثانی قرآن میں کثیر الاستعمال ہونے کی وجہ سے راجح ہے، ابوعلی فرماتے ہیں، کہ نَزَّلَ اَنْزَلَ کی طرح بَدَّلَ اَبْدَلَ بھی قریب المعنی ہیں، لیکن مناسب یہ ہے، کہ بَدَّلَ راجح تر ہے، اس لئے کہ قرآن میں لَا تَبْدِيلَ آیا ہے۔

(۸۴۹) فَاَتْبَعَ خَفِّفْ فِي الثَّلَاثَةِ ذَاكِرًا ۲۰ وَحَمِيَةٍ بِالْمَدِّ (صُحْبَتُهُ) كَلَا

ترجمہ: اور تو (شامی و کوفی کیلئے) فَاَتْبَعَ (اور ثُمَّ اَتْبَعَ کی تاء) کو تینوں جگہ تخفیف سے پڑھ، حالانکہ تو یاد کرنے

والا ہو(پس سما کیلئے تینوں جگہ فَاتَّبَعَ ثُمَّ اتَّبَعَ ہمزہ وصلی اور اس کے حذف وتاء کی تشدید سے)اور حَمِيَة جو ہے(صحبہ وشامی کیلئے)اس کی جماعت نے مدہ کے ساتھ ہونے کی حالت میں محفوظ کیا ہے۔

(۸۵۰) وَفِي الْهَمْزِ يَاءٌ عَنْهُمُ وَ صِحَابُهُمْ ۲۱ جَزَاءٌ فَنَوِّنْ وَانْصِبِ الرَّفْعَ وَاقْبَلَا

ترجمہ: اور انہی(صحبہ شامی)سے (حَمِيَةٍ کے)ہمزہ میں یاء ہے(باقی سما وحفص کیلئے ضد سے حَمِئَةٍ نکلا الف مدہ کے حذف وہمزہ سے)اور ان میں کے صحاب جو ہیں،تو(ان کے لئے) فَلَهٗ جَزَآءٌ (الْحُسْنٰى کے ہمزہ)تنوین دے،اور رفع کو نصب سے بدل دے اور اس کو ضرور قبول کرلے(پس ان کے لئے جَزَآءَ نِ الْحُسْنٰى تنوین اور نصب اور سما شامی ابوبکر کیلئے جَزَآءُ الْحُسْنٰى رفع اور تنوین کے حذف سے)۔

﴿النحو والعربية﴾

اَتْبَعَ خَفَّفَ کا مفعول ہے،فاء تعقیب کیلئے ہے،اسلئے کہ ایک جگہ فَاَتْبَعَ اور دو جگہ ثُمَّ اَتْبَعَ ہے،اور تینوں مخفف ہیں۔ ذَاكِرًا خَفَّفَ کے فاعل سے حال ہے۔ حَامِيَة مبتداء۔ صُحْبَة مبتداء ثانی۔ كِلَا خبر۔ وَفِي الْهَمْزِ يَاءٌ خبر ومبتداء۔ صِحَابُهُمْ مبتداء۔ جَزَآءٌ بِالنَّصْبِ وَالتَّنْوِيْنِ خبر ای قِرَاءَةُ جَزَآءٍ۔ فَنَوِّنْ وَانْصِبِ الرَّفْعَ بیان جَزَاءٌ اَقْبَلَا الف نون خفیفہ مؤکدہ سے بدل ہے۔

توضیح: (۱) اَتْبَعَ افعال سے ہے،اور اس میں سمجھنے اور جلدی کرنے کے معنی بھی ہیں، فَاَتْبَعَهٗ کے معنی ہیں،اس نے خوب سمجھ کر اور جلدی سے اس کی پیروی کی،اور اِتَّبَعَ اسی سے اِفْتَعَلَ ہے،جو مبالغہ اور کثرت کیلئے ہے،پس ثُمَّ اتَّبَعَ سَبَبًا کے معنی ہیں،پھر ذوالقرنین نے کامیاب ہونے کے ذریعہ اور طریقہ کی خوب پیروی کی،اور کنز المعانی میں ہے،کہ فَاَتْبَعَ کی دونوں قراءتیں تَبِعَ کے معنی میں ہیں۔

(۲)حَمِيَةٍ حَمِيَ سے بمعنی وہ گرم ہوا حَمِيَةٍ حَارَّةٍ یعنی اس نے سورج کو گرم چشمہ میں غروب ہوتے ہوئے پایا،اور حَمِئَةٍ صفت مشبہ ہے۔

(۳) جَزَآءً نصب فعل مقدر کا مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے جو تاکید کیلئے ہے،اور رفع کی صورت میں جَزَآءُ الْحُسْنٰى کی تقدیر جَزَآءُ الْكَلِمَةِ الْحُسْنٰى ہے،یعنی اس کے لئے کلمہ توحید اور ایمانی کلمہ کی جزاء ہے،اور یہ اضافت لامیہ ہے، غُلَامُ زَيْدٍ کی طرح یا اَلْحُسْنٰى سے مراد جنت ہے،اور جَزَاءُ کی اضافت بیانیہ ہے۔ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ کی طرح، یعنی اس کے لئے جزاء ہے،اور وہ جنت ہے۔

(۸۵۱) عَــلٰى حَقِّ السُّدَّيْنِ سُدًّا (صِحَابٌ) (حَقُّ ۲۲ قِ) الضَّمُّ مَفْتُوحٌ وَّيٰسِيْنَ شِـدْ عُلَا

ترجمہ: (حفص ، مکی ، بصری کیلئے) سَـدَّيْـنِ حق پر ہے،اورلفظ سَـدًّا میں یہاں حق والوں (حمزہ کسائی حفص مکی بصری کیلئے)اور یٰس میں(حمزہ کسائی و حفص کیلئے)سین مضموم پرفتحہ پڑھنے میں بلندی کےلحاظ سے مضبوط کر۔

﴿النحووالعربية﴾

عَلٰى حَقِّ اَلسَّدَّيْنِ کی خبر۔ سُدًّا مبتداء۔ صِحَا بُ حَقٍّ ای قَرَاَ سُدًّا صِحَابُ حَقٍّ شِدْ امرمن شَادَالبناء

توضیح: (۱)حفص کیلئے''کہف ا اع و یٰس ؔ اع''کے چاروں اَلسَّدَّيْنِ اور سَدًّا میں سین کےفتحہ سےان کاذکر تینوں جگہ آیا ہے،اورآسان وخفیف تر ہونے کی وجہ سے یہی اولیٰ ہے۔

(۲)مدنی شامی ابوبکرکیلئے چاروں میں اَلسَّدَّيْنِ سُدًّا ضمہ سے ہے،اس لئے کہ ان کاذکرایک جگہ بھی نہیں۔

(۳)مکی و بصری کیلئے''کہف''والوں کےدونوں میں فتحہ سےاور''یٰـــسٓ''کےدونوں میں ضمہ سے،اسلئے کہ ان کاذکر صرف''کہف''والوں ہی میں ہے۔

(۴) حمزہ و کسائی کیلئے اول میں ضمہ بَيْنَ السُّدَّيْنِ اور باقی تین میں فتحہ،اسلئے کہ ان کی رموز سُـدَّيْـنِ میں نہیں ،باقی میں ہیں،اور یہ دونوں ہم معنی لغت ہیں،اورتفریق دونوں لغتوں کوجمع کرنے کی غرض سے ہے۔

(۸۵۲) وَيَـاجُوْجَ مَـاجُوْجَ اهْـمِزِ الْـكُلَّ نَـاصِـرًا ۲۳ وَفِيْ يَـفْـقَـهُوْنَ الضَّمُّ وَالْكَسْرُ شُـــكِّلَا

ترجمہ: اور يَاْجُوْجَ مَاْجُوْجَ یہاں''کہف ا اع''میں اور ''انبیآء ۷ ع''دونوں میں ایک مددوالے قاری(عاصم) کیلئے ہمزہ(اورباقی کیلئے الف)پڑھو،اور يَـفْقَهُوْنَ میں(حمزہ و کسائی کیلئے)(یاءکا)ضمہ اور(قاف کا)کسرہ دونوں حرکت بنائے گئے ہیں(یعنی ان کے لئے يُفْقِهُوْنَ ہے)۔

﴿النحووالعربية﴾

يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ مجموعہ معطوفین مبتداء۔ اِهْمِزِ الْكُلَّ خبر۔ لام عائدہ کےعوض میں ہے، نَاصِرًا اِهْمِزْ کے فاعل سے حال ہے۔ اَلضَّمُّ مبتداء۔ وَالْكَسْرُ معطوف۔ شُكِّلَا بالالف التثنيہ اس کی خبر۔ فِيْ يَـفْـقَهُوْنَ اس کا ظرف۔

توضیح: (۱) يَـاْجُـوْجَ مَـاْجُوْجَ بعض کےنزدیک عربی ہیں،اوربعض کےنزدیک عجمی اور یہ دوقبیلوں کے نام ہیں،

آگ کی روشنی اور شعلہ کے معنی میں) ہمزہ اسد کا لغت۔

(۲) لَا یَفْقَهُوْنَ سَمِعَ سے ایک مفعول کی طرف متعدی ہے، اس میں یہ خبر دی گئی ہے، کہ وہ لوگ دوسروں کی زبان سے ناواقف تھے، سمجھنے کے قریب بھی نہیں تھے، اور لَا یُفْقِهُوْنَ ضمہ وکسرہ سے باب افعال سے ہے، جو دو مفعولوں کی طرف متعدی ہے، اور پہلا محذوف ہے، یعنی وہ اپنی زبان کے عجمی ہونے کے سبب دوسروں کو کوئی بات بھی نہیں سمجھا سکتے تھے۔

(۸۵۳) وَحَرِّكْ بِهَا وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَمُدَّهُ ۲۴ خَرَاجًا شَفَا وَاعْكِسْ فَخَرْجُ لَهُ مُلَا

ترجمہ: اور تو (حمزہ و کسائی کیلئے اس (سورۃ کہف ۱۱ع) اور مومنون ۴ع میں خَرْجًا کی راء کو فتحہ کی حرکت دے، اور اس کو الف مدہ سے پڑھ، اس نے اپنے (مطرد ہونے کے سبب) شفادی ہے (یعنی ان کے لئے خَرَاجًا اور باقین کیلئے خَرْجًا ہے) اور (مومنون میں اس کے بعد) فَخَرْجُ میں پورے شامی کیلئے اس بیان کا عکس کر، اس کے لئے چادریں و دلائل ہیں (خلاصہ یہ کہ (۱) حمزہ و کسائی کیلئے تینوں میں خَرَاجًا فَخَرَاجُ۔ (۲) شامی کیلئے تینوں میں خَرْجًا فَخَرْجُ۔ (۳) ما عاصم کیلئے خَرْجًا فَخَرَاجُ۔

﴿النحو والعربية﴾

خَرَاجًا حَرِّكْ کا مفعول، اور بِهَا اس کا ظرف۔ هَاء سورۃ کہف کیلئے۔ مَدَّهُ هاء راجع الی خَرَاجًا۔ فَخَرْجُ اِعْكِسْ کا مفعول۔ لَهٗ مُلَا مستانفہ۔

توضیح: خَرْجُ خَرَاجُ مال کا وہ حصہ جو مزدوری دینے یا ٹیکس دینے کیلئے زیادہ مال سے نکالا گیا ہو، حَرِّكْ کی ضد سے سکون اور مد کی ضد سے قصر نکلا، اور شامی کے دونوں راویوں کو جدا جدا لانا کلام میں خوبی کیلئے ہے۔

(۸۵۴) وَمَكَّنَنِيْ اَظْهِرْ دَلِيْلًا وَسَكِّنُوْا ۲۵ مَعَ الضَّمِّ فِي الصُّدْفَيْنِ عَنْ شُعْبَةَ الْمَلَا

ترجمہ: اور تو (مکی کیلئے) مَكَّنَنِيْ کو اظہار سے پڑھ، حالانکہ تو دلیل والا ہے، (باقین کیلئے مَكَّنِّيْ پہلے نون کا ادغام ہے) اور ان اہل اداء یعنی اشراف نے ابوبکر شعبہ سے الصُّدْفَيْنِ (کے دال میں) سکون واقع کیا ہے، جو (صاد کے) ضمہ سمیت ہے۔

(۸۵۵) كَمَا حَقُّهُ ضَمَّاهُ وَاهْمِزْ مُسَكِّنًا ۲۶ لَدَى رَدْمًا ائْتُوْنِيْ وَقَبْلُ اكْسِرِ الْوِلَا

ترجمہ: جیسا کہ صاد و دال دونوں کے ضمے (شامی، مکی، بصری) کا حق ہے (باقین اَلصَّدَفَيْنِ تحتین پڑھتے ہیں) اور (شعبہ کیلئے) رَدْمًا ائْتُوْنِيْ میں ہمزہ ساکنہ پڑھو، اور اس سے پہلے تنوین کو کسرہ دو

(۸۵۶) لِشُعْبَةَ وَالثَّانِي فَشَا صِفْ بِخُلْفِهِ ۲۷ وَلَا كَسْرَ وَابْدَأْ فِيهِمَا الْيَاءَ مُبْدِلَا

ترجمہ: (لِشُعْبَةَ کاتعلق سابق شعر سے ہے)اوردوسرا(اٰتُوْنِیْ حمزہ اور ابوبکر کیلئے بلاخلاف اورشعبہ کیلئے بالخلف الف کے بجائے ہمزہ ساکنہ کے ساتھ) مشہور ہوگیا ہے،تواس کے(شعبہ کیلئے) خلاف کے ساتھ ہونے کی حالت میں بیان کردے اوران کیلئے (اس دوسرے میں)ہمزہ سے پہلے) کسرہ نہیں ہے(بلکہ قَالَ ائْتُوْنِیْ ہے،لام کے فتح سے)اور(جب تو ابتداء یا اعادہ کرے)توان دونوں موقعوں میں ہمزہ کو یاء ساکنہ سے بدلنے والا بن کر،ابتداء کر۔

(۸۵۷) وَزِدْ قَبْلُ هَمْزَ الْوَصْلِ وَالْغَيْرُ فِيهِمَا ۲۸ بِقَطْعِهِمَا وَالْمَدِّ بَدْءًا وَّمَوْصِلَا

ترجمہ: اورہمزہ وصلی بھی شروع میں زیادہ کر، (ابتداء میں ہمزہ وصلی مکسوراوردوسرے ہمزہ ساکنہ کا یاء سے ابدال اِیْتُوْنِیْ)اوردوسرے قرأنے ان دونوں جگہوں میں ان دونوں کے(ہمزہ وصلی کو) قطعی بنادینے اوراس کے بعد الف زیادہ کردینے کے ساتھ ابتداء یا اعادہ کرتے ہوئے بھی،اور ماقبل سے وصل کرتے ہوئے بھی پڑھا ہے(یعنی ابوبکر و حمزہ کے سوا باقی سب رَدْمًا اٰتُوْنِیْ ، قَالَ اٰتُوْنِیْ وصلاً وقفاً قطعی والف سے پڑھتے ہیں،اورشعبہ کیلئے وصلاً رَدْمَانِ ائْتُوْنِیْ اور قَالَ ائْتُوْنِیْ اور قَالَ اٰتُوْنِیْ نظم اورتیسیر میں یہی درج ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۲۵: مَكَّنَنِيْ أَظْهِرْ کا مفعول۔ دَلِيْلًا اس سے حال أَيْ الْقِرَاءَةُ الْاٰخِرُ بِالْإِدْغَامِ یا فاعل سے حال ہے۔ سَكِّنُوْا واو جمع اہل اداء کے لئے مفعول محذوف ہے، أَيْ الدَّالُ عَنْ شُعْبَةٍ سَكِّنُوْا کے متعلق ہے۔ شُعْبَةِ الْمَلَا مرکب اضافی،اضافت کے سبب اس کا جر کسرہ سے آیا ہے،ورنہ یہ تانیث اورعلمیت کے سبب غیر منصرف ہے۔

شعر ۲۶: كَمَا کا کاف تعلیلیہ ہے،اور مَا کافہ ہے،اور یہ کاف شعر ۲۵ کے سَكِّنُوْا کے متعلق ہے،تقدیر عبارت یہ ہے، حَقَّهُ ذَاكَ فِي التَّخْفِيْفِ كَمَا حَقَّهُ هٰذَا فِي الْوَصْلِ یعنی جس طرح اَلصِّدَّيْنِ کا حق تخفیف کی رو سے ضمہ وسکون ہے،اسی طرح اصل کی رُو سے اسکا حق ضمتین ہیں۔ اَلْوِلَا أَيْ ذَالْوِلَا ۔ اَلتَّنْوِيْنُ اِكْسِرْ کے مفعول مقدر کی صفت ہے۔ قَبْلُ أَيْ قَبْلَ اِيْتُوْنِيْ اِكْسِرْ کا مفعول فیہ ہے۔

شعر ۲۷: لِشُعْبَةَ شعر ۲۶ کے وَاهْمِزْ کے متعلق ہے۔ وَالثَّانِيْ فَشَا کبریٰ ہے،یعنی مبتداء وخبر۔ بِخُلْفِهٖ حال من الثاني۔ وَلَا كَسْرَ لَا کی خبر مقدر ہے أَيْ وَلَا كَسْرَ فِيْهِ قَبْلَ الْهَمْزِ ۔ اَلْيَاءَ مُبْدِلًا کا مفعول مقدر ہے۔

شعر ۲۸: قرأ مقدر کا فاعل اوردونوں جار اسی سے متعلق ہیں۔ بَدْءًا وَّمَوْصِلًا دونوں مصدر ہیں،جو اسم فاعل کے معنی

میں ہیں، اَیْ بَادِیًا وَّ وَاصِلًا۔ اَلْغَیْرُ کی تقدیر پر وَقِرَاۃَ الْغَیْرِ ہے، اور باقی ترکیب وہی ہے جو گذری ہے، اس صورت میں یہ اسمیہ ہے) دونوں اَلْغَیْرُ سے حال ہیں۔

توضیح: (۱) مَكَّنَنِىْ مکی مصحف میں دونونوں سے اور باقی میں ایک سے ہے۔ اول نون فعل کا لام کلمہ ہے اور دوسرا وقایہ کا ہے، ادغام مثلین کی وجہ سے ہوا ہے۔

(۲) صَدَفَيْنِ میں تین قرأتیں ہیں۔ (۱) شعبہ کیلئے بَیْنَ الصُّدْفَیْنِ صاد کے ضمہ اور دال کے سکون سے۔ (۲) نفر کیلئے اَلصُّدُفَيْنِ دونوں کے ضمہ سے۔ (۳) مدنی اور صحاب کیلئے دونوں کے فتحہ سے صاد کا فتحہ اور دال کے سکون حجاز اور قریش کے سوا باقی عرب کا لغت ہے، اور دونوں ضموں سے قریش کا لغت ہے، ان دو پہاڑوں کے دو کنارے جو بلند اور آمنے سامنے ہوں مراد ہیں۔

(۳) اِيْتُوْنِىْ آتِىْ سے بمعنی جَاءَ امر ہے، ہمزہ وصلی اس لئے مکسور ہے، کہ تعلیل سے قبل اس کی تاء مکسور تھی، دو ہمزہ جمع ہونے اور دوسرے کے ساکن ہونے پر وجوبا یاء سے ابدال ہوا، اور رَدْمًا سے وصل میں تنوین پر کسرہ آ جانے کے بعد ہمزہ وصلی حذف ہو جاتا ہے، اور قَالَ ائْتُوْنِىْ میں بھی یہی صورت ہے، البتہ ابتداء یا اعادہ میں اِيْتُوْنِىْ ابدال ضروری ہے، جو اُحْضُرُوْنِىْ کے معنی کو متضمن ہے، اور اٰتُوْنِىْ آتِىْ کا امر ہے، جو لفظ و معنی کی رو سے اَعْطٰى کے معنی میں ہے، او ر امر کا ہمزہ قطعی ہے، جو ماضی میں بھی تھا، جو اصل کی رُو سے اَأْتُوْنِىْ تھا، پھر وجوبی قاعدہ کے تحت اٰتُوْنِىْ ہو گیا، اور تنوین کی صورت میں ساکنین جمع نہ ہونے کی وجہ سے اس کو سکون پر رہنے دیا اور ورش رَدْمًا اٰتُوْنِىْ کی نقل میں اپنے قاعدہ پر ہیں، اور رسم یاء کے بغیر ہے۔

(۸۵۸) وَطَاءَ فَمَا اسْطَاعُوْا لِحَمْزَةَ شَدَّدُوْا ٢٩ وَاَنْ تَنْفَدَ التَّذْكِيْرُ شَافٍ تَاَوَّلَا

ترجمہ: اور ان (اہل اداء) نے حمزہ کیلئے فاء والے فَمَا اسْتَطَاعُوْا الخ" کی طاء کو تشدید سے پڑھا ہے (باقی چھ کیلئے بلا تشدید ہے، اور اس آیت میں واؤ کے بعد والا اجماعًا تاء کے اثبات اور طاء کی تخفیف سے ہے) اور اَنْ يَّنْفَدَ الخ" جو ہے (حمزہ اور کسائی کیلئے اس کی یاء تذکیر (ایسے) شافی سے ہے، جس نے تاویل بیان کی ہے، باقین کیلئے تاء تانیث سے اَنْ تَنْفَدَ ہے، اور تذکیر فاعل مؤنث غیر حقیقی ہونے کی وجہ سے ہے، اور تانیث میں ظاہر لفظ کی رعایت ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

طاء شَدَّدُوْا کا مفعول مضاف ہے، فَمَا اسْطَاعُوْا مضاف الیہ۔ لِحَمْزَةَ حال۔ اَنْ يَّنْفَدَ مبتداء۔ اَلتَّذْكِيْرُ مبتداء ثانی۔ شَافٍ خبر۔ تَاَوَّلَا ماضی شَافٍ کی صفت۔

توضیح: فَمَا اسْطَاعُوْا اصل میں فَمَااسْتَطَاعُوْا تھا،حمزہ کی قرأت پرتاء کا طاء میں ادغام ہوا،جس کی وجہ سے طاء مشدد ہوگئی اور ماسوا کی قرأت میں تاء کو تخفیفاً حذف کیا گیا،اور دوسرا جو واؤ کے بعد ہے،وہ سب کیلئے وَمَا اسْتَطَاعُوْا اصل کے مطابق ہے۔

(۸۵۹) ثَلَاثٌ مَعِي دُوْنِي وَرَبِّي بِاَرْبَعٍ ۳۰ وَمَا قَبْلَ اِنْ شَاءَ الْمُضَافَاتُ تُجْتَلَا

ترجمہ: (۱ تا ۳) مَعِيَ صَبْرًا ۹ع و ۱۰ع'' کی تین یاءات اور (۴) مِنْ دُوْنِي اَوْلِيَآءَ ۱۲'' کی اور (۵) اس رَبِّيْ اَعْلَمُ ۳ع''۔ (۶ ، ۷) اور بِرَبِّيْ اَحَدًا ۵ع'' کی دونوں۔ اور (۸) رَبِّيْ اَنْ يُّؤْتِيَنِيْ ۵ع'' کی جوچار جگہ ہیں۔ (۹) سَتَجِدُنِيْ ۹ع'' کی وہ یاء جو ظاہر کی جاتی ہیں۔

(ان میں سے (۱ تا ۳ میں حفص کیلئے۔ ۴ میں مدنی و بصری کیلئے۔ اور ۵ تا ۸ میں سما کیلئے۔ اور ۹ میں صرف مدنی کیلئے فتحہ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

ثَلَاثٌ مبتداء،مضاف۔ مَعِيَ مضاف الیہ۔ دُوْنِي اور اسکے بعد الفاظ معطوفات ہیں، مَعِيَ پر۔ اَلْمُضَافَاتِ اس کی خبر ہے۔ اِعْتَلَا مستانفہ ضمیر مضافات کیلئے ہے۔

جدول یاءات اضافت تعداد ۹ ـــه (سُوْرَةُ الْكَهْفِ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع	فتحہ	سکون
۱	رَبِّيْ اَعْلَمُ	۳	حرمی وبصری	شامی،کوفیین
۲	بِرَبِّيْ اَحَدًا	۵	〃	〃
۳	بِرَبِّيْ اَحَدًا	۵	〃	〃
۴	رَبِّيْ اَنْ يُّؤْتِيَنِ	۵	〃	〃
۵	مَعِيَ صَبْرًا	۹	حفص	سما،شامی،شعبہ،حمزہ،کسائی
۶	مَعِيَ صَبْرًا	۱۰	〃	〃
۷	مَعِيَ صَبْرًا	۱۰	〃	〃

۸	سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ	۹	مدنی	نفر،کوفیین
۹	مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ	۱۲	مدنی وبصری	مکی،شامی،کوفیین

یاءات زوائد چھ ہیں۔(۱) اَلْمُهْتَدِیْ ، مدنی و بصری کا وصلاً اثبات یاء ہے۔ (۲) یَهْدِیَنِ یْ ۔ (۳) یُؤْتِیَنِ یْ۔ (۴) تُعَلِّمَنِ یْ ۔ ان تین میں مدنی وبصری وصلاً اور مکی حالین میں یاء ثابت رکھتے ہیں۔

(۵) قالون وبصری وصلاً اور مکی کیلئے حالین میں اثبات یاء ہے۔ (۶) نَبْغِ یْ میں مدنی ، بصری اور کسائی کیلئے وصلاً اور مکی کیلئے حالین میں اثبات یاء ہے۔

اس سورۃ میں ادغام کبیر اکتیس ۳۱ ہیں۔ مثلین بائیس ۲۲۔ متقاربین نو ۹۔ ادغام صغیر مختلف فیہ کل تیرہ ۱۳ ہیں۔

جدول ادغام صغیر مختلف فیہ (سُوْرَةُ الْكَهْفِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قرأ	اظہار والے قرأ
۱	يَنْشُرْلَكُمْ	۲	ابوعمرو بخلف عن الدوری	ماسوا ابوعمر بصری
۲	كَمْ لَبِثْتُّمْ	۳	ابوعمرو، ابن عامر، حمزہ، کسائی	نافع، مکی، عاصم
۳	اِذْدَّخَلْتَ	۵	بصری، ابن عامر، حمزہ ،کسائی	حرمی، عاصم
۴	لَقَدْ جِّئْتُمُوْنَا	۶	بصری، ھشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، حمزہ کسائی
۵	بَلْ زَّعَمْتُمْ	۸	ہشام، کسائی	سما، ابن ذکوان، کوفیین
۶	وَلَقَدْ صَّرَّفْنَا		بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان ،عاصم
۷	اِذْجَّآءَ هُمْ	۸	بصری، ہشام	سما، ابن ذکوان، کوفیین

۸	لَقَدْ جِّئْتَ	۹	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم
۹	لَقَدْ جِّئْتَ	″	″ ″ ″ ″	″ ″ ″
۱۰	لَتَّخَذْتَّ	″	ماسوا حفص و مکی	حفص و مکی
۱۱	فَهَلْ نَّجْعَلُ لَّكَ	۱۱	کسائی مع الغنہ	ماسوا کسائی
۱۲	هَلْ نُّنَبِّئُكُمْ	۱۲	″	″

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الْكَهْفِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اِلَى الْكَهْفِ فَّقَالُوْا	۱
۲	نَحْنُ نَّقُصُّ	۲
۳	اَظْلَمُ مِّمَّنِ افْتَرٰى	″
۴	لَامُبَدِّلَ لِّكَلِمٰتِهٖ	۴
۵	لِلظّٰلِمِيْنَ نَّارًا	″
۶	فَقَالَ لِّصَاحِبِهٖ	۵
۷	قَالَ لَّهٗ	″
۸	اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَّكُمْ	۶
۹	عَنْ اَمْرِ رَّبِّهٖ	۷
۱۰	بِالْبَاطِلِ لِّيُدْحِضُوْا	۸
۱۱	اَظْلَمُ مِّمَّنْ	″
۱۲	لَعَجَّلَ لَّهُمُ	″
۱۳	لَّهُمُ الْعَذَابَ بَّلْ	″

۱۴	لَا اَبْرَحُ حَتّٰی	۹
۱۵	قَالَ لِفَتٰهُ	〃
۱۶	قَالَ لَّهٗ	〃
۱۷	قَالَ لَّا	۱۰
۱۸	قَالَ لَّوْ شِئْتَ	〃
۱۹	سَنَقُوْلُ لَّهٗ	۱۱
۲۰	تَطَّلَعُ عَلٰی	〃
۲۱	نَجْعَلُ لَّكَ	〃
۲۲	لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا	۱۲

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ الْكَهْفِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اَعْلَمُ بِهِمْ	۳
۲	اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ	〃
۳	اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ	〃
۴	اَعْلَمُ بِمَا	۴
۵	تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ	〃
۶	جَنَّتَكَ قُلْتَ	۵
۷	فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ	۹
۸	وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ	〃
۹	جَهَنَّمُ بِمَا	۱۲

الموسوم: (سورۃ الکھف) مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ کتاب بالالف اور كِلْتَا بالالف مرسوم ہے۔ فَلَا تُصٰحِبْنِیْ

مصحف مدینہ میں بحذف الف مَوْئِلًا میں ہمزہ بصورت یاء هَيِّئْ اور يُهَيِّئْ میں ہمزہ متطرفہ یائین سے مرسوم ہے، اور مصحف حمص میں لَتَّخَذْتَ لامین سے مرسوم ہے۔

سُوْرَةُ مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ

باجماع مکیہ ہے، اوراس کی آیتیں عراقی وشامی اور مدنی اول اٹھانوے ۹۸ ۔ مدنی اخیراور مکی ننانوے ۹۹ ہیں۔ ستانوے ۹۷ متفق علیہ اور تین میں اختلاف ہے (۱) كٓهٰيٰعٓصٓ پرکوفی۔ (۲) فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا پر غیر کوفی۔ (۳) فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ پر مدنی اخیراور مکی آیت ہے۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا سے زَكَرِيَّا تک وجوہ صحیحہ بین السورتین ایک سوچھتیس ۱۳۶ ہیں۔ قالون مع مکی اڑتالیس ۴۸ ۔ دوری آٹھ ۸ ۔ سوسی آٹھ ۸ ۔ ورش سولہ ۱۶ ۔ بسم اللہ پر بارہ ۱۲، ترک پر چار ۴ ۔ خلاد دو ۲ ۔ خلف دو ۲ ۔ ہشام بارہ ۱۲ ۔ ابن ذکوان چار ۴ ۔ کسائی ابوبکر حفص بارہ ۱۲ بارہ ۱۲ ۔ اس کے فواصل نَادِمٌ کے یا دُمْنَا کے چار حروف ہیں۔

(۸۶۰) وَحَرْفَا يَرِثْ بِالْجَزْمِ حُلْوٌ رِضًى وَّقُلْ ا خَلَقْتُ خَلَقْنَا شَاعَ وَجْهًا مُّجَمَّلَا

ترجمہ: اور يَرِثُنِيْ وَيَرِثُ دونوں فعل (بصری و کسائی کیلئے) جزم کے ساتھ پسندیدہ ہے (باقی پانچ مرفوع پڑھتے ہیں) اور تو کہہ دے کہ وَقَدْ خَلَقْتُكَ (حمزہ وکسائی کیلئے) خَلَقْنَاكَ (جمع متکلم) ایک خوبصورت وجہ شائع ہوئی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

حَرْفَا مبتداء مضاف۔ يَرِثْ مضاف الیہ۔ حُلْوِ رِضًى اس کی خبر۔ اور مبتداء تثنیہ کے ساتھ خبر کا مفرد لانا لفظ يَرِثْ کے اعتبار سے ہے، یا كُلٌّ وَاحِدٍ کی تقدیر سے یا بالجزم خبر اور حُلْوُ رِضًى خبر ہے، مبتداء محذوف کی اَيْ بِالْجَزْمِ۔ خَلَقْتُ مبتداء۔ شَاعَ خبر۔ خَلَقْنَا حال ہے، اس سے، اَيْ شَاعَ مُتَلَبِّسًا بِخَلَقْنَا وَجْهًا تمیز۔ مُجَمَّلًا صفت۔

توضیح: یعنی ابوعمرو اور کسائی وَلِيًّا يَرِثُنِيْ وَيَرِثُ دونوں کلمات کو بالجزم پڑھتے ہیں، جواب امر سے، اور باقی قرأ بالرفع وَلِيًّا کی صفت کے طور پر پڑھتے ہیں۔ اور خَلَقْنَاكَ نون والف سے جمع متکلم کے صیغہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی اسناد عظمت سے خبر دی ہے، اور باقی تاء مفرد متکلم سے پڑھتے ہیں، اور یہ صراحۃً رسم کے موافق ہے۔

(۸۶۱) وَضَمُّ بُكِيًّا كَسْرُهُ عَنْهُمَا وَقُلْ ٢ عِتِيًّا صِلِيًّا مَّعْ جِثِيًّا شَذًا عَلَا

ترجمہ: اورلفظ بُكِيًّا کا ضمہ ان دونوں حمزہ و کسائی کیلئے کسرہ سے بدلا ہے، اور عِتِيًّا صِلِيًّا مع لفظ جِثِيًّا کے تو کہہ دے کہ (حمزہ کسائی اور حفص کیلئے) یہ تینوں بکسر اول ایسی خوشبو والا ہے، جو بلند ہوگئی ہے (باقین کیلئے چار وں الفاظ بضم اول ہیں)۔

﴿النحووالعربية﴾

ضَمُّ مبتداء۔ بُكِيًّا مضاف الیہ۔ كَسْرُهُ مبتداء ثانی۔ عَنْهُمَا حال۔ ضمیر تثنیہ، حمزہ و کسائی کیلئے ہے۔ شَذًا خبر۔ عَلَا صفت۔ جملہ مبتداء اول کی خبر۔ وَقُلْ اِلٰی اٰخِرِهٖ جملہ معترضہ ہے۔

توضیح: بُكِيًّا ، عُتِيًّا ، جُثِيًّا ان اصل بُكُوْيٌ جمع بَاكٍ ۔ وَعُتُوْيٌ وَصُلُوْيٌ وجُثُوْيٌ مصادر ہیں فُعُوْلٌ قُعُوْدٌ کے وزن پر۔ واؤ کا یاء سے قلب ہوا، پھر یاء کا یاء میں ادغام کیا گیا، اور یاء کے کسرہ کی مناسبت سے ماقبل کسرہ پڑھا گیا، عِصِيُّهُمْ طٰهٰ و شعراء ۳ ع'' بھی اسی سے ہے، اور عَتَا يَعْتُوْا اور جَثَا يَجْثُوْا کا مصدر عِتِيًّا جِثِيًّا بھی آتا ہے، اور عُتُوًّا جُثُوًّا بھی عُتُوٌّ فرقان کی طرح، اور باقی حضرات ضم اصل کے مطابق پڑھتے ہیں، اور حفص کی تفریق جمع کیلئے ہے۔

(۸۶۲) وَهَمْزُ اَهَبْ بِالْيَا جَرٰى حُلْوُ بَحْرِهٖ ٣ بِخُلْفٍ وَّ نِسْيًا فَتْحُهُ فَائِزٌ عُلَا

ترجمہ: اور لِاَهَبَ لَكِ کا ہمزہ (ورش و بصری کیلئے اور خلاف کیساتھ قالون کیلئے) یاء سے بدلا ہے، اور اس کی تری کی شیرینی جاری ہوئی ہے (یعنی ان کیلئے لِيَهَبَ لَكِ اور باقین کیلئے لِاَهَبَ لَكِ ہمزہ ہے، اور قالون کی دوسری وجہ بھی یہی ہے) اور نَسْيًا میں نون کا فتحہ (حمزہ و حفص کیلئے) کامیابی کی حالت میں بلند ہوا ہے، (باقی کسرہ نِسْيًا پڑھتے ہیں)۔

﴿النحووالعربية﴾

هَمْزُ مبتداء۔ جَرٰى حُلْوَ بَحْرِهٖ خبر۔ ضمیر حمزہ کیلئے ہے۔ نَسْيًا مبتداء۔ فَتْحُهٗ مبتداء ثانی۔ فَائِزٌ خبر۔ عُلَا تمیز۔

توضیح: لِيَهَبَ لَكِ میں ضمیر اللہ تعالیٰ کو راجع ہے، یا رسول کو، فی قولہ تعالیٰ اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ اور اس قرأت کی توصیف ناظمؒ نے جَرٰى حُلْوَ بَحْرِهٖ سے فرمائی، اس لئے کہ حقیقی واھب اللہ تعالیٰ نے اسے سبب بنایا تھا،

نَسْيًا فتحہ وکسرہ دونوں لغت ہیں، وِتر اور وَتر کی طرح، اور دونوں نَسِیٌ کے مصدر ہیں، یعنی وہ چیز جو بھلا دینے ہی کے قابل ہو۔

(۸۶۳) وَمَنْ تَحْتَهَا اكْسِرْ وَاخْفِضِ الدَّهْرَ عَنْ شَذًا ۴ وَخَفَّ تَسَاقَطْ فَاصِلًا فَتُحُمِّلَا

ترجمہ: فَنَادٰهَا مَنْ تَحْتَهَا میں مَنْ کی میم کو کسرہ دو، اور تَحْتَهَا کی دوسری تاء کو ہمیشہ مجرور پڑھو، (حمزہ کسائی حفص کیلئے) جو خوشبو (یاقوت) والے ہے، منقول ہے (باقی مَنْ بفتح میم اور تَحْتَهَا بنصب تاء پڑھتے ہیں) اور تَسَّاقَطْ (حمزہ کیلئے) بتخفیف سین ایسا جدا لفظ ہے، جو اسی طرح نقل کیا گیا ہے۔

(۸۶۴) وَبِالضَّمِّ وَالتَّخْفِيفِ وَالْكَسْرِ حَفْصُهُمْ ۵ وَفِيْ رَفْعِ قَوْلُ الْحَقِّ نَصْبُ نَدٍ كَلَا

ترجمہ: اور حفص نے اسی لفظ (تُسَاقِطْ) تاء کے ضمہ اور سین کی تخفیف اور قاف کے کسرہ سے پڑھا ہے (باقی نے بتشدید سین وبفتح تاء وقاف پڑھا ہے) اور قَوْلُ الْحَقِّ کے لام میں بجائے رفع کے (عاصم و شامی کیلئے) نصب ایک تازگی میں محفوظ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

مَنْ تَحْتَهَا اِكْسِرْ کا مفعول ہے۔ اَلدَّهْرَ منصوب علی الظرفیہ ہے۔ عَنْ شَذًا حال۔ تُسَاقِطْ خَفَّ کا فاعل۔ فَاصِلًا حال۔ تُحُمِّلَا فعل مجہول، اس کا فاعل ضمیر ہے، تُسَاقِطْ کیلئے۔ حَفْصُهُمْ فاعل فعل محذوف اَیْ قَرَأَ نَصْبُ مبتداء۔ نَدٍ مضاف الیہ۔ كَلَا صفت۔ فِيْ رَفْعِ خبر۔ مضاف الٰی قَوْلُ الْحَقِّ۔

توضیح: (۱) نافع حفص حمزہ وکسائی کی قرأت فَنَادٰهَا مِنْ تَحْتِهَا بکسر المیم وخفض التاء ہے، اسناد مولود کی طرف ہے اَیْ نَادَاهَا الْمَوْلُوْدُ مِنْ تَحْتِهَا اور باقین کی قرأت میم کے فتحہ اور تَحْتَهَا کے نصب سے ہے، اس صورت میں نَادٰی کا فاعل مَنْ ہے، اور تَحْتِهَا کا نصب ظرفیت کی بناء پر ہے۔

(۲) تَسَاقَطْ بتخفیف السین دو تاء میں سے ایک کے حذف سے تخفیف کی بناء پر اس لئے سین مشدد ہے، اور حفص کیلئے بضم التاء تخفیف السین وکسر القاف ہے۔ سَاقَطَ سے اس صورت میں رُطَبًا اس کا مفعول ہوگا۔

(۳) قَوْلَ الْحَقِّ عاصم و شامی لام کے نصب سے پڑھتے ہیں، مصدر مؤکد کی بناء پر اَیْ قُلْتُ قَوْلًا حَقًّا اور باقی حضرات قَوْلُ بالرفع پڑھتے ہیں، جو مبتداء محذوف کی خبر کی بناء پر ہے، اَیْ هُوَ الْحَقُّ۔

(۸۶۵) وَكَسْرُ وَاَنَّ اللّٰهَ ذَاكٍ وَّ اَخْبَرُوْا ۶ بِخُلْفٍ اِذَا مَا مُتُّ مُوْفِيْنَ وُصَّلَا

ترجمہ: وَاَنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ میں ہمزہ کا کسرہ (کوفی و شامی کیلئے) مشہور ہوگیا ہے، (باقی فتحہ پڑھتے ہیں) اور ءَاِذَا مَامِتُّ میں (ابن ذکوان کیلئے) خلف کیساتھ ہمزہ استفہام کے حذف سے جملہ خبریہ پڑھو، اس حال میں کہ تم تعلق والوں سے وفاداری کرنے والے ہو۔

﴿النحو والعربية﴾

كَسْرُ مبتداء، مضاف۔ وَاَنَّ اللّٰهَ مضاف الیہ۔ ذَاكِ خبر۔ اِخْبِرُوْا کے فاعل سے دونوں حال ہیں۔

توضیح: (۱) کوفیین و شامی اَنَّ اللّٰهَ کے ہمزہ کو بالکسر استیناف کی بناء پر پڑھتے ہیں، اور باقی اَنَّ کا فتحہ اَوْصَانِیْ کی یاء پر عطف کی بناء پر پڑھتے ہیں، بتقدیر لِاَنَّ اللّٰهَ ہے۔

(۲) ابن ذکوان ءَاِذَا مَا مِتُّ کے ہمزہ استفہام کے تخفیفاً حذف سے بالخلف پڑھتے ہیں، اور باقی ہمزہ استفہام سے اور اس کی نظائر گذر چکی ہیں، یعنی ایک ہمزہ بھی استفہام انکاری ہی ہے، اور ہمزہ کا حذف تخفیف کی بناء پر ہے۔

---

(۸۶۶) وَنُنْجِیْ خَفِیْفًا رُضْ مَقَامًا بِضَمِّهٖ ‍ دَنَا رِءْيًا اَبْدِلْ مُدْغِمًا بَاسِطًا مُّلَا

ترجمہ: اور ثُمَّ نُنْجِیْ کو (کسائی کیلئے) بتخفیف جیم و سکون نون مسخر کر، (اور محنت سے حاصل کر) (باقی تفعیل سے بتشدید جیم و بفتح نون پڑھتے ہیں)، اور مُقَامًا (مکی کیلئے) میم کے ضمہ قریب ہوگیا ہے (باقی بفتح میم مَقَامًا پڑھتے ہیں) اور رِئْيًا میں (قالون و ابن ذکوان کیلئے) ہمزہ کو یاء سے بدل کر مدغم پڑھو، اس حال میں کہ تم دلائل خوب بیان کرنے والے ہو، (باقی بالھمز و اظہار پڑھتے ہیں، البتہ وقفاً حمزہ کیلئے بھی ابدال و ادغام ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

نُنْجِیْ رُضْ کا مفعول ہے۔ خَفِیْفًا حال۔ مُقَامًا مبتداء۔ دَنَا خبر۔ بَضَمِّهٖ حال۔ رِئْيًا اَبْدِلْ کا مفعول ہے۔ مُدْغَمًا وَبَاسِطًا اس کے فاعل سے دونوں حال ہیں۔ مُلَا بَاسِطًا کا مفعول ہے اَیْ خَفَّ الْحَجَّ عَلٰی ذَالِكَ۔

توضیح: (۱) نُنْجِی الَّذِيْنَ اتَّقَوْا تخفیف سے کسائی کی قرأت پر اَنْجٰی سے اور باقی نَجّٰی تفعیل سے پڑھتے ہیں، اور دونوں ہم معنی ہیں۔

(۲) مُقَامًا بضم المیم اَقَامَ کا مصدر ہے، یا مکان کا اسم ہے، باقین میم کے فتحہ سے قَامَ کا مصدر یا اس سے جگہ کا نام ہے۔

(۳) اَحْسَنَ اَثَاثًا وَّرِئْيًا ابن ذکوان وقالون کیلئے بتشدید یاء ہے، اس کی اصل رِئْيًا ہے، رَءْیُ الْعَيْن سے۔ ہمزہ کا یاء سے ابدال اور پھر یاء کا یاء میں ادغام ہوکر رِيًّا ہوا، باقی حضرات اصل کی بناء پر رِئْيًا ہمزہ سے پڑھتے ہیں، کہ یہ مہموز العین ہے۔

(۸۶۷) وَوُلْدًا بِهَا وَالزُّخْرُفِ اضْمُمْ وَسَكِّنًا ۸ شِـفَـاءً وَفِي نُوحٍ شَـفَـا حَـقُّهُ وَلَا

ترجمہ: اور وُلْـدًا اس سورت میں (چار جگہ) اور زخرف میں (حمزہ و کسائی کیلئے) واؤ کو ضمہ دو، اور لام کو ضرور ساکن پڑھو، اللہ تعالیٰ تمہیں شفاء عطاء فرمائے، اور نوح میں (حمزہ و کسائی اور مکی کیلئے) واؤ کے ضمہ اور لام کے سکون کا حق نصرت کے اعتبار سے شفاء والا ہے، باقی وَلَدًا بفتحتین پڑھتے ہیں۔

(۸۶۸) وَفِيهَا وَفِي الشُّورٰى يَكَادُ اَتٰى رِضًى ۹ وَطَا يَتَفَطَّرْنَ اكْسِرُوْ غَيْرَ اَثْقَلَا

ترجمہ: اور سورۃ مریم اور سورہ شوریٰ میں لفظ يَكَادُ (نافع و کسائی کیلئے) بالتذکیر (اور باقی کیلئے بالتانیث ہے) پسندیدہ ہوکر آیا ہے، اور يَتَفَطَّرْنَ کی طاء کو اس حال میں کہ وہ غیر مشدد ہے، مکسور پڑھو۔

(۸۶۹) وَفِي التَّاءِ نُونٌ سَاكِنٌ حَجَّ فِي صَفَا ۱۰ كَمَالٍ وَّفِي الشُّورٰى حَلَا صَفْوُهُ وِلَا

ترجمہ: اور تاء کی جگہ نون ساکن (بصری حمزہ شعبہ شامی کیلئے) اپنی کمال پاکیزگی میں غالب ہوا ہے، اور شوریٰ میں اسی قرأت کی (بصری و شعبہ کیلئے) پاکیزگی متابعت کے اعتبار سے شیریں ہوئی ہے، مریم میں بصری حمزہ شعبہ شامی يَنْفَطِرْنَ اور نافع مکی حفص کسائی يَتَفَطَّرْنَ پڑھتے ہیں، (یعنی اور شوریٰ میں بصری و شعبہ يَنْفَطِرْنَ اور باقی سب يَتَفَطَّرْنَ پڑھتے ہیں، اول انفطار سے اور دوسری تَفَطَّرَ سے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۸: وُلْدًا اَضْمُمْ کا مفعول۔ وَسَكِّنْ معطوف اُضْمُمْ پر نون تاکید۔ شَفَا حال فاعل سے اَیْ ذَا شَفَاءٍ۔ وَالزُّخْرُفِ معطوف۔ بِهَا کی ہاء پر اعادہ جار کے بغیر۔ اور هَاء سورۃ کیلئے ہے۔ وَفِي نُوحٍ معطوف بِهَا پر اَیْ وُلْدًا فِي نُوحٍ یہ مبتداء ہے، اور شَفَا اس کی خبر ہے۔ حَقُّهُ اس کا فاعل ہے۔ وَلَا حال یا تمیز یا شفا کا مفعول۔

شعر ۹: يَكَادُ مبتداء۔ اَتٰى خبر۔ رِضًى تمیز یا حال اَیْ مَرْضِيًّا۔ طَاء اِكْسِرْ کا مفعول۔ مضاف يَتَفَطَّرْنَ مضاف الیہ۔ غَيْرَ اَثْقَلَا حال اَیْ غَيْرَ ثَقِيْلٍ۔

شعر ۱۰: وَفِي التَّاءِ نُونٌ، نُونٌ مبتداء۔ سَاكِنٌ اس کی صفت۔ حَجَّ خبر۔ فِي التَّاءِ ظرف۔ فِي صَفَا

كَمَالٍ حال۔ اَیْ كَائِنًا فِیْ صَفْوِ كَمَالٍ۔ وَفِی الشُّوْرٰی معطوف محذوف پر اَیْ طَاءَ يَتَفَطَّرْنَ اِكْسِرُوْا هُنَا وَفِی الشُّوْرٰی۔ صَفْوُهٗ حَلَا كافاعل۔ وِلَا بِالْكَسْرِ تمیز ہے۔

توضیح: (۱) شعر ۸ ۔ حمزہ وکسائی وَلَدًا کو سورۃ مریم میں چار جگہ (۱) لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ۔ (۲) قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۔ (۳) اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۔ (۴) وَمَا يَنْۢبَغِیْ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا اور پانچواں زخرف میں، قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا بضم الواو وبسکون اللام وُلْدًا پڑھتے ہیں، وُلْدٌ جمع وَلَدٌ واحد ہے، اور یہ دونوں لغت ہیں مثل عَرَبٌ اور عُرْبٌ کے اور ان دونوں کی مُوافقت ابوعمرو اور ابن کثیر نے سورۃ نوح میں مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗ میں کی ہے، باقین بفتحتین وَلَدٌ پڑھتے ہیں۔

(۲) تَكَادُ کی تذکیر اس لئے ہے، کہ اَلسَّمٰوٰتِ کی تانیث غیر حقیقی ہے، اور اطلاق کے قبیل سے ہے، قید کو بیان نہیں کیا۔

(۳) يَنْفَطِرْنَ نون وتخفیف سے انفطار سے بمعنی اَنْشَقَّ وہ پھٹ گیا۔ اور طاء کے فتحہ وتشدید اور تاء مفتوحہ سے تَفَطَّرَ سے اَیْ تَشَقَّقَ مضارع ہے، اور تشدید میں تکریر ومبالغہ کا معنی ہے، اور اِنْفَطَرَ اور تَفَطَّرَ دونوں فَطَرَ مجرد کے مطاوع ہیں۔

(۸۷۰) وَرَآءِیْ وَاجْعَلْ لِّیْ وَاِنِّیْ كِلَاهُمَا ۱۱ وَرَبِّیْ وَاٰتَانِیْ مُضَافَاتُهَا الْعُلَا

ترجمہ: اور اس سورت کی یاءات اضافت وَرَآئِیْ اع"۔ وَاجْعَلْ لِّیْ اع"۔ اور دونوں اِنِّیْ ۲ع ، ۳ع" ۔ اور رَبِّیْ ۳ع"۔ اور اٰتَانِیْ ۲ع" ہیں، جو یاد کر لینے کے لائق ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

وَرَآئِیْ مبتداء۔ وَمَا بَعْدَهٗ معطوفات۔ كِلَا هُمَا تاكید۔ مُضَافَاتُهَا خبر۔ اَلْعُلَا صفت۔ بضم الواو جمع الْوُلْيَا جو اَوْلٰی کا مؤنث ہے، اور عُلٰی بھی اسی قبیل سے ہے۔

جدول یاء ات اضافت (سُوْرَۃُ مَرْیَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	فتحہ	سکون
۱	وَرَاۤئِیْ وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ	۱	مکی	مدنی، بصری، شامی، کوفیین
۲	اِجْعَلْ لِّیْ اٰيَةً	"	مدنی، بصری	مکی، شامی، کوفی

۳	اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ	۲	" "	" "
۴	اِنِّیْٓ اَعُوْذُ	"	حرمی، بصری	شامی کوفی
۵	اِنِّیْٓ اَخَافُ	۳	" "	" "
۶	رَبِّیْٓ اِنَّهٗ		سما، شامی، عاصم، کسائی	حمزہ

ادغام کبیر: (سورۃ مریم) تینتیس ۳۳ ہیں۔ مثلین کے سترہ ۱۷ ۔ متقاربین کے سولہ ۱۶ ۔ صغیر مختلف فیہ آٹھ ۸ ہیں۔

جدول ادغام صغیر مختلف فیه (سُوْرَةُ مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قرأ	اظہار والے قرأ
۱	كٓهٰيٰعٓصٓ ذِكْرُ	۱	بصری، ابن عامر، حمزہ، کسائی	حرمی، عاصم
۲	قَدْ جَعَلَ	۲	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان عاصم
۳	لَقَدْ جِئْتِ	"	" " " "	" " "
۴	قَدْ جَآءَنِیْ	۳	" " " "	" " "
۵	وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ	۴	بصری بخلف عن الدوری	ماسوا البصری
۶	هَلْ تَعْلَمُ	"	ہشام، حمزہ، کسائی	سما، ابن ذکوان عاصم
۷	لَقَدْ جِئْتُمْ	۶	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان عاصم
۸	هَلْ تُحِسُّ	"	ہشام، حمزہ، کسائی	سما، ابن ذکوان، عاصم

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	ذِكْرُ رَّحْمَتِ	۱
۲	الْعَظْمُ مِنِّیْ	〃
۳	خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ	〃
۴	فَتَمَثَّلَ لَهَا	۲
۵	نَخْلَةِ تُسٰقِطْ	〃
۶	نُكَلِّمُ مَنْ	〃
۷	يَقُوْلُ لَهٗ	〃
۸	فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا	〃
۹	نَحْنُ نَرِثُ	〃
۱۰	اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ	۳
۱۱	مِنَ الْعِلْمِ مَالَمْ	〃
۱۲	اَخَاهُ هٰرُوْنَ	〃
۱۳	هٰرُوْنَ نَبِيًّا	〃
۱۴	اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ	۴
۱۵	لِعِبَادَتِهٖ هَلْ	〃
۱۶	وَاَحْسَنُ نَدِيًّا	۵
۱۷	وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ	〃
۱۸	سَيَجْعَلُ لَهُمُ	۶

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	قَالَ رَّبِّ	۱
۲	وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَّيْبًا	〃
۳	قَالَ رَّبِّ	〃
۴	كَذَالِكَ قَّالَ	〃
۵	قَالَ رَّبُّكَ	〃
۶	قَالَ رَّبِّ اجْعَلْ لِّيْ	〃
۷	رَسُوْلُ رَّبِّكِ	۲
۸	كَذَالِكَ قَّالَ	〃
۹	قَالَ رَّبُّكِ	〃
۱۰	جَعَلَ رَّبُّكِ	〃
۱۱	لَقَدْ جِّيْتَ شَّيْئًا	〃
۱۲	فِي الْمَهْدِ صَّبِيًّا	〃
۱۳	سَأَسْتَغْفِرُ لَّكَ	۳
۱۴	أَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ	۵
۱۵	اَلصّٰلِحٰتِ سَّيَجْعَلُ	۶

نوٹ: شرح سبعہ قرأت میں حضرت العلامہ قاری محی الاسلام صاحب نے مثلین کی تعداد سترہ اور متقاربین کی سولہ لکھی ہے، پوری تلاش کے بعد مثلین کے اٹھارہ اور متقاربین کے پندرہ ادغام ملے ہیں۔

سُوْرَةُ طٰهٰ

یہ مکیہ ہے، لیکن فَاصْبِرْ سے وَاَبْقٰى تک کی دو آیتیں جو رکوع ۸ میں ہیں، مدنی ہیں، اس کی کل آیات بصری ایک سو بتیس ۱۳۲ ـ حجازی ایک سو چونتیس ۱۳۴ ـ کوفی ایک سو پینتیس ۱۳۵ ـ حمصی ایک سو اڑتیس ۱۳۸ ـ دمشقی ایک سو چالیس ۱۴۰ ہیں، ایک سو چھبیس ۱۲۶ متفق علیہ اور اکیس ۲۱ میں اختلاف ہے، تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) طٰهٰ ـ (۲) مَاغَشِيَهُمْ ـ (۳) اِذَا رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْا پر کوفی۔ (۴) مِنِّىْ هُدًى ـ (۵) زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا پر غیر کوفی۔ (۶) نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ـ (۷) وَنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا پر غیر بصری۔

(۸) مَحَبَّةً مِّنِّىْ پر حجازی و دمشقی۔ (۱۰) فِىْ اَهْلِ مَدْيَنَ ـ (۱۱) مَعَنَا بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ ـ (۱۲) وَلَقَدْاَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰى پر شامی۔ (۱۳) فُتُوْنًا پر بصری و دمشقی۔ (۱۴) وَاصْطَفَيْتُكَ لِنَفْسِىْ پر کوفی و شامی۔ (۱۵) غَضْبَانَ اَسِفًا ـ (۱۶) وَاِلٰهُ مُوْسٰى پر مکی و مدنی اول۔

(۱۷) فَنَسِىَ پر غیر مکی و غیر مدنی اول۔ (۱۸) وَعْدًا حَسَنًا ـ (۱۹) اِلَيْهِمْ قَوْلًا پر مدنی اخیر۔

(۲۰) اَلْقَى السَّامِرِىُّ پر غیر مدنی اخیر۔ (۲۱) قَاعًاصَفْصَفًا پر عراقی و شامی آیت ہے، اسکے فواصل يَوْمًا کے چار حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ سے وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى تک وجوہ صحیحہ بین السورتین چھیاسٹھ ۶۶ ہیں۔ قالون چوبیس ۲۴ ـ مکی، ابوبکر اور حفص چھ ۶، چھ ۶ ـ بصری چار ۴ ـ ابن ذکوان دو ۲ ـ ورش آٹھ ۸ (بسم اللہ پر چھ ۶ ـ ترک پر دو ۲) ہشام دو ۲ ـ حمزہ ایک ۱ ـ کسائی چھ ۶ ـ اور خلف ایک ۱ ـ

(۸۷۱) لِحَمْزَةَ فَاضْمُمْ كَسْرَهَا اَهْلِهِ امْكُثُوْا ۞ مَعًا وَّافْتَحُوْا اِنِّىْ اَنَا ذَائِمًا جُلَا

ترجمہ: تم حمزہ کیلئے لِاَهْلِهِ امْكُثُوْا "طٰهٰ ۱ع و قصص ۳ع" کی ہاء کے کسرہ کو ضمہ سے بدل دو، جو دو جگہ ہے (باقین کا کسرہ ہے، جو فصیح ہونے کے سبب اولی ہے) اور تم (مکی و بصری کیلئے) اِنِّىْٓ اَنَا رَبُّكَ کے ہمزہ کو فتحہ دو جو زیوروں کے اعتبار سے ہمیشگی والا ہے، (حصن و شامی کیلئے اِنِّىْ ہمزہ کا کسرہ ہے، يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ "آل عمران" اور يٰزَكَرِيَّا "مریم" کی طرح اور یہی اولی ہے۔

﴿النحووالعربیۃ﴾

کَسْرَھَا اُضْمُمْ کامفعول۔ ھاء مضاف الیہ مضاف اِلٰی اَھْلِہٖ امْکُثُوْا ھاء کاقصرضرورۃ ہے۔ مَعًا حال۔ لِحَمْزَۃَ اُضْمُمْ کافاعل سے حال ہے، اَیْ تَابِعًا لِحَمْزَۃَ ۔ اِفْتَحُوْا امر اِنِّیْ اَنَا اس کامفعول۔ دَائِمًا حال من المفعول۔ حَلَا تمیز یا حال من فاعل دَائِمًا یا دَائِمًا مصدر محذوف کی صفت اَیْ فَتْحًا دَائِمًا۔

توضیح : لِاَھْلِہِ امْکُثُوْا میں ضمہ ھاء ضمیر میں اصل ہے، اِنِّیْ ہمزہ مکسورہ سے تقدیر بِاَنِّیْ ہے، اور کسرہ کی تقدیر نُوْدِیَ فَقِیْلَ یٰمُوْسٰی اِنِّیْ ہے، پس اِنَّ قول کے بعد ہے، جو کسرہ کا موقعہ ہے، یا یہ ندا کا جواب ہے، یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ ''اٰل عمران'' یٰزَکَرِیَّااِنَّا ''مریم'' کی طرح۔

نوٹ : طٰہٰ کا امالہ تیسیر میں یہاں اور نظم میں سورہ یونس ۲ میں بیان ہوا ہے۔

(۸۷۲) وَنَوِّنْ بِھَا وَالنّٰزِعٰتِ طُوًی ذَکَا ۲ وَفِی اخْتَرْتُکَ اخْتَرْنٰکَ فَـــازَ وَثَـقَّـلَا

ترجمہ: اورتو (شامی وکوفیین کیلئے) اس ''طٰہٰ'' ونٰزعٰت ''ع'' میں طُوًی کے واؤ کو تنوین دے (نزعت میں وصلا طُوًی نِ اذْھَبْ ہے) یہ تنوین خوشبودار ہوگیا ہے، (باقین کیلئے طُوًی بلاتنوین ہے، اور وصلا طُوَ اذْھَبْ ہے) اور اِخْتَرْتُکَ میں (حمزہ کیلئے) اِخْتَرْنٰکَ ہے، یہ کامیاب ہوگیا ہے، اور ان حمزہ نے وَاَنَا کے نون کو بھی تشدید سے پڑھا ہے (پس حمزہ کیلئے وَاَنَّا اخْتَرْنٰکَ ہے، اور باقین کیلئے وَاَنَا اخْتَرْتُکَ ہے، نون کی تخفیف اور واحد کے صیغہ سے)۔

(۸۷۳) وَاَنَّا وَشَامٍ قَطْعُ اشْدُدْ وَضَمَّ فِی ابْـــ ۳ ـــتِدَا غَیْرِہٖ وَاضْمُمْ وَاَشْرِکْہُ کَـــلَّلَا

ترجمہ: (وَاَنَّا کاتعلق گذشتہ شعر سے ہے) اور اُشْدُدْ ۲ ''ع'' کا ہمزہ (وصلا ووقفا) قطعی مفتوح اَشْدُدْ پڑھنا شامی کی قرأت ہے، اور اس کے سوا (باقی کیلئے) ابتداء میں ہمزہ وصلی کو ضمہ دے (اور وصلا اَخِی اشْدُدْ ہمزہ وصلی حذف کردے) اور وَاَشْرِکْہُ کے ہمزہ کو بھی (شامی کیلئے) تو ضمہ دے حالانکہ تو عزت میں سینہ سے تشبیہ دیا گیا ہے (پس شامی کی قرأت اَخِیْ اَشْدُدْ بِہٖ اَزْرِیْ وَاُشْرِکْہُ) یاء کے سکون ہمزہ قطعی مفتوح اور اُشْرِکْہُ کے ہمزہ مضمومہ سے، اور باقی کیلئے اَخِیْ اشْدُدْ وَاَشْرِکْہُ وصلا اور وقفا اُشْدُدْ ہمزہ وصلی کے ضمہ سے ابتداء واعادہ ہوگا۔

﴿النحووالعربیۃ﴾

شعر ۲: اَلْکَلْکَلُ، اَلصَّدْر - بِھَا نَوِّنْ کاظرف ہے۔ الھاء سورۃ طٰہٰ کیلئے ہے۔ وَالنّٰزِعٰتِ اس پر معطوف۔ طُوًی مفعول نَوِّنْ ۔ ذَکَا صفت۔ اَخْتَرْنَاکَ مبتداء۔ فَازَ خبر۔ فِی اخْتَرْتُکَ ظرف۔اَیْ فَازَ بِکَوْنِہٖ

مَنْقُوْلًا فِي اخْتَرْتُكَ۔ ثُقِّلَا کا فاعل اس کی ضمیر ہے، جو راجع ہے حمزہ کو۔ وَاَنَّا اس کا مفعول ہے۔

شعر ۳: وَشَامٍ مبتداء۔ قَطْعُ خبر، اَیْ قِرَاَةُ الشَّامِیِّ قَطْعُ هَمْزَةِ اَشْدُدْ ضُمَّ امر، اس کا مفعول اُشْدُدْ محذوف ہے۔ فِي اِبْتِدَاءِ ظرف۔ غَيْرِهٖ کی طرح مضاف ہے، اور ها ابن عامر کیلئے وَاَشْرِكْهُ اُضْمُمْ کا مفعول ہے۔ كَلْكَلَا اس سے بدل البعض اَیْ اُضْمُمْ صَدْرَهٗ وَهُوَ الْهَمْزُ۔

توضیح: (۱) طُوًى وادی کا نام اور مذکر ہے، اور اس میں عدل بھی نہیں، اس لئے تنوین آ گیا، اور ترک تنوین بُقْعَة کا نام ہونے کے سبب ہے، جو مؤنث ہے، پس تانیث وعلمیت کے یا علمیت اور طَاوٍ سے معدول ہونے کے سبب غیر منصرف ہے۔

(۲) وَاَنَّا تشدید اصل کی بناء پر کہ یہ اَنَّنَا تھا تخفیفاً نون حذف ہو گیا، اِخْتَرْنَاكَ جمع متکلم عظمت کے سبب عظیم الشان متکلم کی طرف ہے، وَاَنَا کی تخفیف تاکید کے بغیر متکلم کی ضمیر لائے ہیں، وَاَنَا رَبُّكَ کی طرح، اِخْتَرْتُكَ کی اسناد متکلم کی ضمیر جو حقیقتاً وارد ہے، کی طرف ہے، وَاصْطَنَعْتُكَ کی طرح۔

(۳) شامی کی قرأت پر اَشْدُدْ اور اُشْرِكْهُ دونوں مضارع کے واحد متکلم ہیں، اور اول شَدَّ مجرد سے، اور ثانی اَشْرَكَ سے جو افعال سے ہے واحد متکلم ہے، اسی لئے دونوں کا ہمزہ قطعی ہے، اور دونوں کا جزم دعاء کے جواب کی بناء پر ہے، جو وَاجْعَلْ لِّيْ میں مذکور ہے، باقین کی قرأت میں اُشْدُدْ اور اَشْرِكْهُ دونوں شَدَّ اور اَشْرَكَ کے امر ہیں، اور دعاء کیلئے ہیں۔

(۸۷۴) مَعَ الزُّخْرُفِ اقْصُرْ بَعْدَ فَتْحٍ وَّ سَاكِنٍ ۴ مِهَادًا ثَوٰى وَاضْمُمْ سِوًى فِيْ نَدٍ كِلَا

ترجمہ: اور (سما و شامی کے "طٰہٰ ۴ع" کے اس لَكُمُ الْاَرْضَ) مِهَادًا کو جو "زخرف اع" والے سمیت ہے (کوفیین کیلئے) میم مفتوحہ اور ہاء ساکنہ کے بعد قصر پڑھ، (مَهْدًا) یہ قصر مقیم و درست ہو گیا ہے، اور تو (حمزہ عاصم شامی کیلئے) مَكَانًا سِوًى ۳ع" کے سین کو ضمہ دے، جو تخی کی روایت میں ہے، جس نے قرأت کو محفوظ کیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

مِهَادًا اُقْصُرْ کا مفعول ہے۔ ثَوٰى صفت۔ مَعَ الزُّخْرُفِ حال۔ فِيْ نَدٍ حال۔ كِلَا صفت۔

توضیح: (۱) مَهْدًا قصر صریح رسم کے موافق ہے اور الف تقدیری رسم کے مطابق مَهْدًا اسم ہے، جو بچھانے کی چیز کو کہتے ہیں، یعنی بچھایا ہوا فرش، اور مِهَادًا اسم ہے اور مَهْد ہی کے معنی میں ہے، بِسَاطًا اور فِرَاشًا کی طرح یا مَهْدًا کی جمع ہے۔ (۲) سُوًى ضمہ اور کسرہ دونوں لغت ہیں۔

(۸۷۵) وَيَكْسِرُ بَاقِيهِمْ وَفِيهِ وَفِي سُدًى ٥ مُمَالُ وُقُوفٍ فِي الْأُصُولِ تَأَصَّلَا

ترجمہ: اوران قرأمیں باقی فریق (سماوکسائی سِوًى کے سین کو) کسرہ دیتے ہیں، اور سُوًى اور سُدًى (قیامہ ۲ ع میں) وقف کی حالت کا امالہ اصول میں اصل قرار پا چکا ہے، (اصول میں بیان ہو چکا ہے، کہ ورش وبصری کیلئے امالہ بین بین اخوین شعبہ کیلئے محضہ باقی قالون ابنان وحفص کیلئے فتح ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

وَيَكْسِرُ بَاقِيهِمْ فعل وفاعل۔ مُمَالُ مبتداء مضاف۔ وُقُوفٍ مضاف الیہ۔ فِيهِ خبر۔ ھا سِوًى کے لفظ کو راجع ہے، اَيْ اِمَالَةُ وَقْفٍ فِيهِ تَأَصَّلَا صفت مُمَالٌ کی۔اور فِي الْأُصُوْلِ اس کا ظرف ہے۔

(۸۷٦) فَيُسْحِتَكُمْ ضَمٌّ وَّ كَسْرٌ صِحَابُهُمْ ٦ وَتَخْفِيفُ قَالُوْا اِنَّ عَالِمُهُ دَلَا

ترجمہ: اور فَيُسْحِتَكُمْ جو ہے، (اس میں حفص حمزہ اور کسائی کیلئے یاء کا) ضمہ اور (حاء کا) کسرہ ہے، اسے ان میں کے اصحاب نے پڑھا ہے، اور (حفص ومکی کیلئے) قَالُوْا اِنَّ ھٰذٰنِ کے پہلے نون کی تخفیف جو ہے اس کے جاننے والے نے ڈول بھر کر نکالا ہے، (یعنی کامیاب ہو گیا ہے)۔ (باقی کیلئے اِنَّ ہے، اور حفص ومکی کیلئے اِنْ ھٰذٰنِ ہے)۔

﴿النحووالعربية﴾

فَيُسْحِتَكُمْ مبتداء۔ ضَمٌّ خبر۔ صِحَابُهُمْ اس کا فاعل۔ وَتَخْفِيفٌ مبتداء مضاف۔ قَالُوْا اِنْ مضاف الیہ۔ عَالِمُهُ مبتداء ثانی۔ دَلَا خبر۔ اور جملہ مبتداء اول کی خبر۔

(۸۷۷) وَهٰذَيْنِ فِي هٰذَانِ حَجَّ وَثِقْلُهُ ٧ دَنَا فَاجْمَعُوْا صِلْ وَافْتَحِ الْمِيمَ حُوَّلَا

ترجمہ: اور (بصری کیلئے) ھٰذَانِ کی جگہ ھٰذَيْنِ ہے، یہ غالب آ گیا ہے، اور مکی کیلئے) اس نون کا تشدید (ھٰذَآنِّ) قریب ہو گیا ہے، اور تو فَاَجْمِعُوْا کو (بصری کیلئے فَاجْمَعُوْا) ہمزہ وصلی سے پڑھ، اور میم کو فتحہ دے حالانکہ تو واقفیت رکھنے والوں سے تشبیہ دیا گیا ہے، (باقی چھ کیلئے فَاَجْمِعُوْا ہمزہ قطعی مفتوح و میم مکسور سے۔

﴿النحووالعربية﴾

ھٰذَيْنِ مبتداء۔ حَجَّ خبر۔ فِي ھٰذَانِ اس کے متعلق ثِقْلُهُ دَنَا مبتداء خبر۔ فَاجْمَعُوْا مفعول صِلْ کا۔ حُوَّلَا اِفْتَحْ کے فاعل سے حال۔ اَلْحَوْلُ بمعنی العارف بِتَحَوُّلِ الْاُمُوْرِ۔

توضیح: (۱) یُسْحِتَکُمْ افعال سے تمیم کا لغت ہے، اور یَسْحَتَ سَحَتَ کا مضارع ہے، فَتَحَ سے اور دونوں قراءتوں پر معنی ہیں، کہ کبھی تمہیں عذاب کے ذریعہ جڑ سے اکھیڑ دیں۔

(۲) اِنْ هٰذَانِ میں چار قراءتیں ہیں۔ (۱) مکی کی اَنْ هٰذآنّ اول نون کی تخفیف اور دوسرے کی تشدید سے (۲) حفص کے لئے اِنْ. هٰذٰنِ دونوں کی تخفیف۔ (۳) بصری کی اَنَّ هٰذَیْنِ. (۴) عَمَّ صحبہ کی اِنَّ هٰذَانِ کوفیین کی رائے میں اَنْ مخففہ ہے، ثقیلہ سے اور عمل سے خالی ہے، اور بعد کے دونوں اسم مبتداء ہونے کے سبب مرفوع ہیں، اور لَسٰحِرَانِ کا لام فارقہ ہے جو یہ بتانے کیلئے ہے، کہ یہ اِنْ مخففہ ہے نہ کہ نافیہ، کوفیین کے مذھب پر اِنْ نافیہ ہے اور لام اِلَّا کے معنی میں ہے، ای مَـاهـٰذَانِ اِلَّاسٰـحِرَانِ اور اِنْ هـٰذآنّ تشدید سے یا خلاف قیاس ہے، یا آخر میں دونوں تھے ایک کا دوسرے میں ادغام ہوا، بصری کی قراءت میں اِنَّ هٰذَیْنِ اِنَّ تاکید کیلئے ہے اور هٰذَیْنِ اس کا اسم ہے اور یاء علامت نصب ہے اور لَسٰحِرَانِ خبر ہے اور اس کی رسم میں نہ تو یاء ہے اور نہ الف ہے جو شمول قراءت کیلئے ہے اور یہ علامہ جزری کے قرآن میں سرخ الف اور زرد یاء سے لکھا ہوا ہے۔

(۳) فَاجْمِعُوْا جَمَعَ اور اَجْمِعُوْا باب افعال کا امر ہے اول کا ہمزہ وصلی ثانی کا قطعی اور دونوں ہم معنی ہیں۔

---

(۸۷۸) وَقُلْ سٰحِرٍ سِحْرٍ شَـــفَا وَتَلَقَّفُ ارْ ۸ فَعِ الْجَزْمَ مَعْ اُنْثٰی یُخَیَّلُ مُـقْبِلَا

ترجمہ: اور تو کہدے کہ (باقین کا) کَیْدُ سٰاحِرٍ جو ہے (حمزہ و کسائی کیلئے) سِحْرٍ ہے اس نے شفا دی ہے، اور تَلَقَّفْ جو ہے تو (ابن ذکوان کیلئے اس کی فاء کے) جزم کو رفع سے بدل دے (تَلَقَّفُ) حالانکہ یہ تانیث (کی تاء) والے یُخَیَّلُ سمیت ہے حالانکہ تو متوجہ ہونے والا ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

سٰاحِرٌ سِحْرٌ مبتداء و خبر۔ جر حکایت کی وجہ سے ہے۔ شفا صفت سحر کی۔ تَلَقَّفْ مبتداء۔ اِرْفَعِ الْجَزْمَ خبر۔ مَعْ اُنْثٰی حال اَیْ مَصَاحِبًا لِتَانِیْثِ تَخَیَّلُ. مُقْبِلًا اِرْفَعْ کے فاعل سے حال۔

توضیح: (۱) سِحْر بمعنی سٰاحِرٌ ہے، اور فاعل پر مصدر کا اطلاق مبالغہ اور کثرت ظاہر کرنے کی غرض سے ہے، دونوں قراءتیں ہم معنی ہیں۔

(۲) ابن ذکوان کی قراءت تَلَقَّفُ رفع اور تَخَیَّلُ تانیث سے ہے، رفع استیناف کی بناء پر اَیْ فَاِنَّهَا تَلَقَّفُ یعنی آپ عصا کو ڈال دیں پھر جدا جملے میں اس کی حکمت بتادی کہ وہ عصا ان کے بنائے ہوئے جادوں کو نگل جائے گا۔ اور باقین کی قراءت تَلَقَّفْ سے جزم سے ہے جو امر اَلْقِ کا جواب ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے اَیْ اَلْقِ اَنْ تَلَقَّفْ۔

(۲) تَخَيَّلُ تانیث کی صورت میں ضمیر فاعلی حبال یا عِصِيٌ کیلئے ہے اور اَنَّهَا اسی ضمیر سے بدل الاشتمال ہے اَیْ تُخَيَّلُ اِلَيْهِ سَعْيُهَا اور تذکیر کی تقدیر فاعل اَنَّهَا ہے۔

نوٹ: تَلْقَفْ میں بزی کی تشدید تاء شعر ۸۴۲ میں اور حفص کیلئے قاف کی تخفیف ''اعراف شعر ۶۱۱'' میں بیان ہو چکی ہے۔

(۸۷۹) وَاَنْجَيْتُكُمْ وَعَدْتُكُمْ مَّا رَزَقْتُكُمْ ۹ شَفَا لَا تَخَفْ بِالْقَصْرِ وَالْجَزْمِ فُصِّلَا

ترجمہ: اور اَنْجَيْتُكُمْ اور وَاعَدْتُكُمْ اور مَا رَزَقْتُكُمْ جو ہیں، اس نے (حمزہ و کسائی کیلئے اسی طرح تاء مضمومہ کے ساتھ) شفاء دی ہے (یہ رسم صریح کے موافق ہے) (اور باقی پانچ اَنْجَيْنٰكُمْ وٰعَدْنٰكُمْ مَا رَزَقْنٰكُمْ نون والف سے پڑھتے ہیں جمع متکلم سے) اور لَا تَخَفْ دَرَكًا جو ہے، وہ (حمزہ کیلئے اسی طرح) الف کے قصر اور فاء کے جزم کے ساتھ مفصل بیان کیا گیا ہے (باقین کیلئے لَا تَخٰفُ ہے، الف اور فاء کے رفع سے۔

﴿النحو والعربية﴾

وَاَنْجَيْتُكُمْ مبتداء۔ وَمَا بَعْدَهٗ معطوف بحذف العاطف۔ شفا خبر اَیْ شفا کل واحدٍ۔ لَا تَخَفْ مبتداء۔ فُصِّلَا اس کی خبر۔ بِالْقَصْرِ متعلق مبتداء کے۔

توضیح: (۱) ان تینوں فعلوں میں واحد متکلم میں غَضَبِيْ کی اور جمع میں نَزَّلْنَا کی رعایت ہے، اور دونوں التفات کے باب سے ہیں، جس سے کلام اور خطاب کو مختلف اسلوبوں پر مشتمل رنگ برنگ بنایا جاتا ہے جو فصاحت کے ابواب میں سے ایک ہے۔

(۲) لَا تَخَفْ کا جزم جواب امر کی وجہ سے ہے اور وَلَا تَخْشٰى مستانفہ ہے اور فعل مضارع رفعی حالت میں ہے اور لَا تَخٰفُ مستانفہ ہے یا اَنْتَ لَا تَخَافُ امر کے فاعل سے حال ہے اور وَلَا تَخْشٰى اس پر معطوف ہے۔

نوٹ: لَا کی قید سے نَخَافُ طٰہٰ ۲ ع'' اور فاء کے بغیر لانے سے فَلَا يَخَافُ طٰہٰ ۶ ع'' نکل گیا اول میں اجماعا رفع ہے اور ثانی میں مکی کے سوا باقی سب کا رفع ہے۔

(۸۸۰) وَحَا فَيَحِلَّ الضَّمُّ فِيْ كَسْرِهٖ رِضًى ۱۰ وَفِيْ لَامِ يَحْلِلْ عَنْهُ وَافٰى مُحَلَّلَا

ترجمہ: اور فَيَحِلَّ کی حاء جو ہے (کسائی کیلئے) اس کے کسرہ کی جگہ میں ضمہ پسندیدہ ہے اور وَمَنْ يَّحْلِلْ کے لام میں بھی ضمہ ان (کسائی میں) سے مباح اور جائز کیا ہوا ہونے کی حالت میں آیا ہے (باقی چھ کیلئے اول میں حاء کا اور ثانی میں لام کا کسرہ ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

وحاء مبتداء مضاف۔ فَيَحُلَّ مضاف الیہ۔ حاء کا قصر ضرورۃ ہے۔ وَالضَّمَّ مبتداء ثانی۔ رِضًا خبر اَیْ مَرْضِیٌّ۔

فِیْ کَسْرِہٖ فَیَحِل سے متعلق جملہ مبتداء اول کی خبر۔ وَفِیْ لَامٍ معطوف فِیْ کَسْرِہٖ پر اَیْ الضَّمُّ فِیْ کَسْرِہٖ وَفِی اللَّامِ۔ وَافِیٌّ خبر۔ مُحَلَّلًا مفعول لہٗ، اس کے جواز کے لئے اشارہ ہے۔ عَنْهُ حال۔ ھَا کسائی کیلئے۔

توضیح: یَحُلَّ اور یَحْلُلُ حاء ولام کا ضمہ نَصَرَ یَنْصُرُ سے ہونیکی وجہ سے ہے، حَلَّ بالمکان یعنی وہ اس جگہ اترا، اس کی اصل فَیَحْلُلَ تھی، لام کا ضمہ حاء کو منتقل کیا گیا ادغام کے جائز ہونے کے لئے پھر لام لام میں مدغم ہوا، اور یَحِلُّ حاء کے کسرہ سے ضَرَبَ یَضْرِبُ سے ہے، حَلَّ الدَّیْنُ کے معنی میں قرض واجب ہوگیا تعلیل ضرب سے بھی وہی ہے۔

نوٹ: اَنْ یَّحِلَّ طٰہٰ ۴ع" اور وَیَحِلُّ ھود ۳۹ع و زمر ۴ع" میں کسرہ ہی پر اجماع ہے، اور تَحُلُّ رعد ۳ع" میں اجماعًا ضمہ ہے، اور اسی رکوع ان دونوں کے بعد والا اَنَّ یَحِلَّ عَلَیْکُمْ اجماعًا مکسور ہے اور کسرہ اصل ہے۔

(۸۸۱) وَفِیْ مِلْکِنَا ضَمٌّ شَفَا وَافْتَحُوْا اُولِیْ ١١ نُهًى وَّ حَمَلْنَا ضَمٌّ وَاکْسِرْ مُثَقَّلَا

ترجمہ: اور بِمُلْکِنَا ۴ع" کے میم میں (حمزہ اور کسائی کیلئے ایسا) ضمہ ہے، جس نے (قاری کو) شفا دی ہے اور تم عقل والے ہونے کی حالت میں (نافع اور عاصم کیلئے) اسے فتحہ دے دو (بِمَلْکِنَا پڑھو اور نفر کا کسرہ ہے بِمِلْکِنَا) اور بصری وصحبہ کا) وَلٰکِنَّا حَمَلْنَا ۴ع" جو ہے تو (شامی حفص حرمی کیلئے اس کی حاء کو) ضمہ دے اور میم کو تشدید سے پڑھنے والا بن کر کسرہ دے (یعنی حُمِّلْنَا پڑھ) جس طرح یہ حرمی کے نزدیک ہیں۔

(۸۸۲) کَمَا عِنْدَ (حِرْمِیٍّ) وَّ خَاطَبَ یَبْصُرُوْا ١٢ شَذًا وَّ بِکَسْرِ اللَّامِ تُخْلِفَهٗ حَلَا

ترجمہ: (کَمَا عِنْدَ حِرْمِیٍّ کا تعلق گذشتہ شعر سے ہے) اور بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْ ۵ع" کو (حمزہ اور کسائی کیلئے) خوشبو والوں نے خطاب سے پڑھا ہے (باقی پانچ کیلئے بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْا غیبت کی یاء ہے) اور (بصری و مکی کیلئے) لَنْ تُخْلَفَهٗ ۵ع" لام کے کسرہ کے ساتھ شیریں ہوگیا ہے (دَرَاكِ یعنی حق والوں سے تو مل جا، باقین کیلئے لَنْ تُخْلَفَهٗ بکسر اللام ہے)۔

(۸۸۳) دَرَاكِ وَمَعْ یَاءٍ بِنَنْفُخْ ضَمُّهٗ ١٣ وَفِیْ ضَمِّهٖ افْتَحْ عَنْ سِوٰی وَلَدِ الْعَلَا

ترجمه: (دَرَاكَ کاتعلق گذشتہ شعر سے ہے)اور بصری کے)اَیْ وَمَ نَنْفُخُ ۵ ع" میں (باقی چھ کیلئے) یاء کے ساتھ ہے اس یاء کا ضمہ ہے اور اس کے (فاء کے ضمہ کوفتحہ دے (یہ یُنْفَخُ کا بیان) عَلَا کے بیٹے کے سوا باقی چھ سے ہے (پس باقی چھ کیلئے یُنْفَخُ اور بصری کیلئے نَنْفُخُ ہے، اور یہی اولیٰ ہے اس لئے کہ نون اصل ہے، اور نَقُصُّ اور نَحْشُرُکی مناسبت سے اس کی تائید بھی ہورہی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۱۱: ضَمٌّ مبتداء۔ شَفَا اس کی صفت۔ فِیْ مَلْكِنَا خبر۔ اِفْتَحُوْا کا مفعول محذوف اَیْ مَلْكِنَا۔ اُوْلِیْ نُهَی منصوب علی الحال۔ حُمِّلْنَا ضُمَّ کا مفعول۔ مُثَقَّلًا حال اِکْسِرُ کے فاعل سے۔ كَمَا عَنْدَ منصوب علی المصدر۔

شعر ۱۲: اَیْ اُضْمُمْ ضَمًّا كَمَا عِنْدَ ضم حِرْمِیٌّ۔ يَبْصُرُوْا خَاطَبَ کا فاعل۔ شَذًا مفعول یا حال۔ تُخْلَفَهٗ مبتداء۔ حَلَا خبر۔ بِكَسْرٍ متعلق بہ۔

شعر ۱۳: دَرَاكَ اسم فعل الامر اَیْ اَدْرِكْ بمعنی اَلْحِقْ بِمَنْ سَبَقَ۔ ضَمُّهٗ مبتداء۔ معٍ یاء حال منہ۔ بِنَنْفُخُ خبر۔ اَیْ فِیْ نَنْفُخُ عَنْ سِوَی حال من فاعل۔ اِفْتَحْ اَیْ نَاقِلًا عَنْ غَيْرِهٖ۔

توضیح: شعر (۱) مُلْكِنَا میم کی حرکات ثلاثہ سے ضَرَبَ کا مصدر ہے۔ اِکْسِرُ والے کا اسم فاعل مَالِكٌ اور فتح وضمہ والے سے صفت مشبہ مَـالِكٌ ہے، اور فتحہ وکسرہ والا اس مال کے مالک ہونے کے معنی میں ہے جو حاضر اور قبضہ میں ہو، تینوں قرأت قریب المعنی ہیں، اَیْ مَا اَخْلَفْنَا وَعْدَكَ بِمَلْكِنَا وَسُلْطَانِنَا وَبِاِخْتِيَارِنَا۔

(۲) حُمِّلْنَا تفعیل سے ماضی مجہول ہے اور تشدید سے دوسرے مفعول کو متعدی ہے یعنی ہمیں بوجھوں کے اٹھانے کا سامری کی طرف سے حکم دیا گیا تھا حَمَلْنَا مجرد معروف اور ایک مفعول کو متعدی ہے۔

(۳) لَمْ تَبْصُرُوْا خطاب کے فاعل بالذات موسیٰ علیہ السلام ہیں اور تبعاً آپ کے متبعین بھی شریک ہیں، یعنی میں نے وہ چیز دیکھی جو نہ آپ نے دیکھی اور نہ بنی اسرآئیل نے، غیبت کی صورت میں فاعل بنی اسرآئیل ہیں۔

(۴) لَنْ تُخْلِفَهٗ لام کے فتحہ وکسرہ دونوں پر اَخْلَفَ سے نفی تاکید بَلَنْ ہے، اور اَخْلَفَ دومفعولوں کی طرف متعدی ہے، کسرہ کی صورت میں ایک مفعول تو ضمیر منصوب متصل ہے جو مَوْعِدًا کیلئے ہے، اور دوسرا مقدر ہے اَیْ تُخْلِفَ اللّٰهُ الْمَوْعِدَ یعنی سامری تیرے لئے دوبارہ زندہ ہونے کا ایسا وعدہ ہے کہ تو اللہ کو اس کے خلاف کرنے والا نہیں پائے گا، اور فتحہ سے معروف ہے اَیْ لَنْ يُّخْلِفَكَ اللّٰهُ اِيَّاهُ یعنی اللہ تعالیٰ تجھ سے اس وعدہ کا خلاف نہیں کریں گے۔

(۵) يُنْفَخُ مجہول ہے یہ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ''زمر''اور يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ''نمل'' کی طرح ہے اور اصل يَنْفُخُ اللهُ اَوْمَلَكُ الصُّوْرِ فِي الصُّوْرِ نَنْفُخُ کی صورت میں اسنادعظمت والے متکلم اللہ تعالیٰ کی طرف ہیں، فَنَفَخْنَا کی طرح، اور یہ نَحْشُرُ کے مطابق ہے۔

نوٹ: يَبْنَؤُمَّ کا اختلاف اعراف ۱۲ میں بیان ہو چکا ہے۔

(۸۸۴) وَبِالْقَصْرِ لِلْمَكِّيِّ وَاجْزِمْ فَلَا يَخَفْ ۱۴ وَاَنَّكَ لَا فِيْ كَسْرِهٖ صَفْوَةُ الْعُلَا

ترجمہ: اور تو مکی کیلئے فَلَا يَخَفْ ۲ ع'' کو الف حذف سے (پڑھ) اور (فاء کو) جزم دے (باقین کیلئے فَلَا يَخَفْ ہے الف اور رفع سے اور چونکہ نفی کی وضع خبر کیلئے ہے، اور نہی کی انشاء کیلئے اس لئے رفع اولیٰ ہے) اور وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا ۷ع'' جو ہے (ابوبکر اور نافع کیلئے) اس کے (ہمزہ کے) کسرہ میں بلندیوں کی صفائی ہے (یعنی کسرہ استیناف کیلئے ہے جو واضح ہے اور تاویل کا محتاج نہیں باقین کیلئے وَاَنَّكَ بفتح الھمز ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

بِالْقَصْرِ کا متعلق محذوف ہے اَيْ اِقْرَأْ اور اس کا مفعول بھی محذوف اَيْ فَلَا يَخَفْ وَاجْزِمْ فعل پر معطوف ہے۔ فَلَا يَخَفْ اس کا مفعول ہے۔ اَنَّكَ لَا مبتداء۔ صَفْوَةُ مبتداء ثانی مضاف۔ اَلْعُلَا مضاف الیہ۔ فِيْ كَسْرِهٖ خبر۔ اور جملہ مبتداء اول کی خبر۔

توضیح: (۱) فَلَا يَخَفْ میں جزم لاءناہیہ غائب کیلئے ہے جو لفظاً انشاء اور معنیً خبر ہے، اور نفی کے معنی میں ہے اور رفع کی صورت میں لاءنافیہ ہے اور جملہ لفظاً بھی اور معنیً بھی خبریہ ہے، اور دونوں صورتوں میں محل جزم میں ہے کہ مَنْ کی جزاء ہے، جن اع'' فَلَا يَخَافُ بَخْسًا اجماعاً مرفوع ہے۔

(۲) وَاَنَّكَ لَا کسرہ کی صورت میں اِنَّ لَكَ پر اور فتحہ کی تقدیر میں اَلَّا تَجُوْعَ پر معطوف ہے، اول صورت میں مبتداء کے سبب محل رفع میں اور دوسری صورت میں اَنَّ کا اسم ہونے کے باعث محل نصب میں ہے۔

(۸۸۵) وَبِالضَّمِّ تَرْضٰى صِفْ رِضًى يَّاْتِهِمْ مُؤَنْ ۱۵ ـنَّثٌ عَنْ اُوْلِيْ حِفْظٍ لَّعَلِّيْ اَخِيْ حُلَا

ترجمہ: اور لَعَلَّكَ تُرْضٰى (ابوبکر اور کسائی کیلئے تاء کے) ضمہ کے ساتھ تو بیان کر دے حالانکہ تو پسندیدہ ہے (فتحہ اولیٰ ہے جو باقین کی قرأت ہے اس میں نبی ﷺ کے خوش ہونے کی بشارت کی تصریح ہے) اَوَلَمْ تَأْتِهِمْ (حفص نافع بصری کیلئے) حفاظت والوں سے مؤنث کی تاء سے ہے (باقین يَأْتِهِمْ بالیاء پڑھتے ہیں) اور لَعَلِّيْ اٰتِيْكُمْ ا ع''۔

۲؎ آخِیَ اُشْدُدْ ۲ع'' زیوروں والی ہیں۔

(۸۸۶) وَذِكْرِیَ مَعًا اِنِّیْ مَعًا لِیْ مَعًا حَشَرْ ۱۲ تَنِیْ عَیْنِ نَفْسِیْ اِنَّنِیْ رَأْسِیْ انْجَلَا

ترجمہ: اور (۳) لِذِكْرِیَ اِنَّ السَّاعَةَ ا ع''۔ (۴) فِیْ ذِكْرِیَ اذْهَبَا ۲ع'' جودو ہیں۔ (۵) اِنِّیْ اٰنَسْتُ ۔ اور (۶) اِنِّیْ اَنَا رَبُّكَ ا ع'' کی جودو ہیں۔ (۷) وَلِیَ فِیْهَا ا ع''۔ (۸) وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ ۲ع'' جودو ہیں۔ اور (۹) حَشَرْتَنِیْ اَعْمٰی ۷ع''۔ (۱۰) عَلٰی عَیْنِیْ اِذْتَمْشِیْ ۴ع''۔ اور (۱۱) لِنَفْسِیْ اذْهَبْ ۲ع'' کی یاء جودو ہیں۔ اور (۱۲) اِنَّنِیْ اَنَااللّٰهُ ا ع''۔ اور (۱۳) وَلَا بِرَأْسِیْ اِنِّیْ ۵ع'' کی یاءات اضافت بھی یہ تیرہ یاءات کا بیان ظاہر ہوگیا ہے۔

﴿النحو والعربیة﴾

شعر ۱۵: بِالضَّمِّ تُرْضٰی خبرمبتداء۔ صِفْ رِضًى جملہ مستانفہ اَیْ صِفْ تَرْضٰی بِالضَّمِّ ذَا رِضًى يَأْتِيْهِمْ مبتداء وخبر۔ عَنْ اُولِیْ حِفْظٍ حال اَیْ نَاقِلًا عَنْ جَمَاعَةٍ حُفَّاظٍ ۔ لَعَلِّیْ مبتداء۔ وَمَا بَعْدَهٗ معطوف بحذف العاطف اَیْ اَلْوَاوُ ۔ حَلَا اٰخِیْ سے حال۔ اِنْجَلَا خبرمبتداء

'ت اَیْ كُلُّ وَاحِدٍ عَیْنِیْ سے یاء کا حذف ضرورۃً ہے۔

توضیح: (۱) تُرْضٰی مجہول سے مَرْضِیًّا ''مریم ۲ع'' کی طرح ہے جس کی اصل یُرْضِیْكَ اللّٰهُ ہے جیسے حدیث میں ہے، لَعَلَّ اللّٰهَ یُعْطِیْكَ مَا یُرْضِیْكَ یعنی امید ہے کہ حق تعالیٰ آپ کو وہ چیزیں دیں گے جو آپ کو خوش کردے گی ،اور فتحہ سے معروف ہے جو لَعَلَّكَ تَرْضٰی بِمَا تُعْطٰی یعنی امید ہے کہ آپ اس چیز سے خوش ہوجائیں گے جو آپ عطاء کی جائے گی اور یہ فَتَرْضٰی (والضحٰی) کے مناسبت ہے۔

(۲) تَاْتِهِمْ تانیث میں بَیِّنَةٌ کے لفظ کا اعتبار ہے، تَاْتِیَهُمُ الْبَیِّنَةُ (سورۃ لم یکن کی طرح) اور تذکیر کی وجہ بَیِّنَةٌ سے مراد بیان یا قرآن کا ہونا ہے، نیز تانیث مجازی ہے اور مفعول سے جدائی بھی ہے، اور اس سورت کی یاءات اضافت تیرہ ہیں۔

جدول سورۃ طٰہٰ کی یاءات اضافت (تعداد ۱۳ ہے)

نمبرشار	کلمات	رکوع	فتحہ	سکون
۱	اِنِّیْ اٰنَسْتُ	۱	مکی، بصری	عم، کوفیین

۲	اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ	"	" "	" "
۳	اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ	"	حرمی، بصری	شامی کوفیین
۴	لِنَفْسِيَ اذْهَبْ	۲	" "	" "
۵	ذِكْرِيَ اذْهَبَا	"	" "	" "
۶	لَعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ	۱	سما، شامی	کوفی
۷	لِذِكْرِيْٓ اِنَّ	۱	مدنی، بصری	مکی، شامی، کوفی
۸	وَيَسِّرْلِيْٓ اَمْرِيْ	۲	" "	" "
۹	عَيْنِيَ اِذْهَبْ	۴	" "	" "
۱۰	بِرَاْسِيْٓ اِنِّيْ	۵	" "	" "
۱۱	وَلِيَ فِيْهَا	۱	ورش، حفص	قالون، شعبہ، مکی، بصری، شامی، کوفی
۱۲	اَخِي اشْدُدْ	۲	مکی، بصری	" " "
۱۳	حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰي	۷	حرمی	بصری، شامی، کوفی

یاءِ زائدہ: (سورۂ طٰہٰ) صرف ایک ہے اَلَّا تَتَّبِعَنِ یْ مدنی بصری وصلًا اور مکی کیلئے حالین میں اثبات ہے۔

ادغام کبیر: (سورۂ طٰہٰ) اس سورت میں ادغام کبیر ستائیس ۲۷ ہیں۔ مثلین کے سترہ ۱۷۔ اور متقاربین کے دس ۱۰۔

ادغام صغیر مختلف فیہ نو ۹ ہیں۔

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ طٰهٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قرأ	اظہار والے قرأ
۱	وَيَسِّرْلِيْٓ	۲	بصری بخلف عن الدوری	ماسوا بصری
۲	اِذْتَّمْشِيْٓ	"	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم
۳	فَلَبِثْتَّ	"	بصری، شامی، حمزہ، کسائی	حرمی، عاصم

۴	قَدْجِّئْنٰكَ	؍	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم
۵	فَنَبَذْتُّهَا	۵	بصری، حمزہ، کسائی	حرمی، شامی، عاصم
۶	فَاذْهَبْ فَّاِنَّ	؍	بصری، کسائی، خلاد	حرمی، ابن عامر، عاصم، خلف
۷	مَاقَدْسَّبَقَ	؍	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم
۸	اِنْ لَّبِثْتُمْ	؍	بصری، شامی، حمزہ، کسائی	حرمی، عاصم
۹	اِنْ لَّبِثْتُمْ	؍	؍ ؍ ؍ ؍	؍ ؍

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَۃُ طٰه عَلَيْهِ السَّلَامُ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	فَقَالَ لِّاَهْلِهِ	۱
۲	نُوْدِیَ يّٰمُوْسٰى	؍
۳	نُسَبِّحَكَ كَّثِيْرًا	۲
۴	وَنَذْكُرَكَ كَّثِيْرًا	؍
۵	اِنَّكَ كُّنْتَ	؍
۶	وَلِتُصْنَعَ عَّلٰى	؍
۷	اِلٰى اُمِّكَ كَّیْ	؍
۸	قَالَ لَّا تَخَافَا	؍
۹	جَعَلَ لَّكُمْ	؍
۱۰	قَالَ لَّهُمْ	۳
۱۱	اَلْيَوْمَ مَّنِ اسْتَعْلٰى	؍
۱۲	وَلَقَدْ قَالَ لَّهُمْ	۵

۱۳	اَنْ تَقُوْلَ لَا	۰
۱۴	هُوَ وَّسِعَ	۰
۱۵	يَعْلَمُ مَّا	۲
۱۶	اٰدَمُ مَّنْ	۰
۱۷	نَحْنُ نَّرْزُقُكَ	۰

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ طٰهٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	قَالَ رَّبِّ	۲
۲	قَالُ رَّبُّنَا	۰
۳	كَيْدُ سٰحِرٍ	۳
۴	اَلسَّحَرَةُ سُّجَّدًا	۰
	لِيَغْفِرَلَّنَا	۰
۵	اَنْ اٰذَنَ لَّكُمْ	۰
۶	نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا	۵
۷	اٰذِنَ لَّهٗ	۶
۸	قَالَ رَّبِّ	۷
۹	رَبِّكَ قَّبْلَ	۸
۱۰	اَلنَّهَارُ لَّعَلَّكَ	۰

المرسوم: (سورۃ طٰہٰ) اَتَوَكَّؤُا ، جَزٰٓؤُ مَنْ ،لَا تَظْمَؤُا میں ہمزہ بصورت واؤ مرسوم ہے اور اس کے بعد الف زائدہ ہے وَمِنْ اٰنَآئِ میں بصورت یاء ہے اور وَلَاُ صَلِّبَنَّكُمْ میں ہمزہ کے بعد واؤ زائدہ مرسوم ہے۔

32789

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَاءِ

یہ سورت باجماع مکیہ ہے اس کی کل اتفاقی آیات ایک سو گیارہ ۱۱۱ ہیں، ایک آیت وَلَا يَضُرُّكُمْ ۵ ع'' میں اختلاف ہے کوئی اسے آیت شمار کرتے ہیں اس لئے ان کے ہاں ایک سو بارہ ۱۱۲ ہیں، اس کے فواصل مَنْ کے ذوحروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: فَسْتَعْلَمُوْنَ سے مُعْرِضُوْنَ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین ترانوے ۹۳ ہیں، قالون مع بزی وعاصم چوبیس ۲۴۔ شامی، دوری، سوسی چھ ۶، چھ ۶۔ خلادتین ۳۔ کسائی وقنبل بارہ ۱۲، بارہ ۱۲۔ ورش اٹھارہ ۱۸، بسم اللہ پر ۱۲، ترک پر چھ ۶۔ خلف چھ ۶۔

(۸۸۷) وَقُلْ قَلَ عَــــنْ شُــــهْدٍ وَّاٰخِرُهَا عَــلَا ۱ وَقُلْ اَوَلَمْ لَا وَاوَ دَارِيْهِ وَصَّلَا

ترجمہ: اور قُلْ رَبِّیْ اع'' جو ہے (حفص حمزہ اور کسائی کیلئے) شہدوالے ناقلین سے قَالَ رَبِّیْ ہے اور اس سورۃ کے آخر میں یہ (قُلْ رَّبِّ احْكُمْ حفص کیلئے قَلَ رَبِّ احْكُمْ بلند ہو گیا ہے۔

(۱) یٰسٓ حفص کیلئے اع ، اور ۲ع'' دونوں قَلَ الف سے ہیں۔ (۲) حمزہ وکسائی کیلئے اول میں قَلَ اور ثانی میں قُلْ۔ (۳) سماوابوبکر کیلئے دونوں میں قُلْ ہے) اور تو کہہ دے کہ اوروں کا اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ ۳ع'' جو ہے (مکی کیلئے) واؤ نہیں ہے اس کے جاننے والے نے اسے ہم تک پہنچایا ہے (پس مکی اَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ مصحف مکی کی رسم کے مطابق پڑھتے ہیں، واؤ کے حذف سے باقین کیلئے اَوَلَمْ ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

قُلْ مبتداء۔ قَالَ خبر اَیْ مَقْرُوْءٌ قَالَ ۔ عَنْ شُهْدٍ حال۔ وَاٰخِرُهَا منصوب علی الظرف معطوف علی ھنا محذوف۔ اَیْ قُلْ قَالَ فِیْ اٰخِرِ السورة ۔ عَلَا جملہ متانفہ اور ضمیر قَالَ کیلئے ہے۔ اَوَلَمْ مبتداء۔ دَارِيْهِ مبتداء ثانی۔ وَصَّلَا خبر۔ اَیْ عَالِمُهٗ وَصَّلَ نقلهٗ اِلَيْنَا لَا وَاوَ اَیْ خبر لَا محذوف اَیْ فِيْهِ یہ جملہ منصوب علی الحال ہے، اور جملہ دَارِيْهِ وَصَّلَا اَوَلَمْ کی خبر ہے، اور جملہ کبریٰ مقولہ قول ہے۔

توضیح: (۱) قَلَ غیر کوفی مصاحف میں الف کے بغیر اور کوفی مصاحف میں الف سے مرسوم ہے۔

قَالَ ماضی کی ضمیر بَشَرٌ کے معنی کیلئے ہے کہ نبی ﷺ نے حکم کی تعمیل فرمائی اور قُلْ امر ہے اس میں آپ کو ارشاد استحباب کے طریق پر حکم دیا گیا ہے اَیْ قُلْ لَّهُمْ يَا مُحَمَّدَ ﷺ ۔

(۲) مکی مصاحف کی رسم کے مطابق اَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ جملہ متانفہ ہے اور واؤ سے اس لئے کہ اس کے مناسب جملوں پر اس کا عطف ہو سکے۔

(۸۸۸) وَتُسْمِعُ فَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ غَيْبَةً ٭ سِوَى الْيَحْصُبِيِّ وَالصُّمَّ بِالرَّفْعِ وُكِّلَا

ترجمه: اور وَلَا تُسْمِعُ (الصُّمَّ) جو ہے، ابن عامر یحصبی کے سوا کیلئے بضمہ تاء اور کسرہ میم کے بجائے فتحہ ہے حالانکہ یہ (ان چھ کیلئے) غیبت کی یاء والا ہے، اور اَلصُّمَّ کا میم (ان چھ کے) رفع کے ساتھ مقرر و لازم کیا گیا ہے (پس ان چھ کیلئے وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ ہے، جبکہ شامی وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ پڑھتے ہیں۔

(۸۸۹) وَقَالَ بِهٖ فِي النَّمْلِ وَالرُّوْمِ دَارِمٌ ٭ وَمِثْقَالَ مَعْ لُقْمٰنَ بِالرَّفْعِ أُكْمِلَا

ترجمه: اور "نمل ٦ ع" اور "روم ٥ ع" میں (صرف مکی کیلئے) باوقار عالم نے يَسْمَعُ الصُّمُّ کے اسی بیان کے موافق کہا ہے (یعنی مکی کیلئے تینوں میں وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ ہے۔

(۲) شامی کیلئے تینوں میں وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ خطاب ضمہ کسرہ نصب سے۔

(۳) حسن و بصری کیلئے "انبیاء" میں مکی کی اور "نمل وروم" میں شامی کی طرح ہے) اور یہاں "انبیآء" میں مِثْقَالَ حَبَّةٍ جو "لقمن" ۲ع سمیت ہے، وہ (نافع کیلئے نصب کے بجائے) رفع سے کامل ہو گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۲: دَارِمٌ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھانے والا چلنے میں مراد صاحب وقار شیخ ہے، یا قبیلہ کا نام ہے۔ تَسْمَعُ مبتداء۔ فَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ خبر۔ غِيْبَةً حال اَیْ ذَا غِيْبَةٍ۔ سِوَى استثناء۔ وَالصُّمُّ وُكِّلَا مبتداء خبر۔ بِالرَّفْعِ متعلق خبر۔

شعر ۳: دَارِمٌ قَالَ کا فاعل ہے۔ بِهٖ کی ھاء رفع کیلئے ہے۔ مِثْقَالَ مبتداء۔ اُكْمِلَا خبر۔ بِالرَّفْعِ متعلق بالخبر۔ مَعْ لُقْمَانَ حال مِنْ ضَمِيْرِالْمُبْتَدَاءِ۔

توضیح: (۱) سَمِعَ ایک اور اَسْمَعَ اور سَمَّعَ دو مفعولوں کو چاہتا ہے، يَسْمَعُ غیبت کی صورت میں مجرد ہے، اور اَلصُّمُّ فاعل ہے، اور اَلدُّعَآءَ منصوب مفعول کی وجہ سے ہے، اور اس میں يُنْذَرُوْنَ اور وَلَّوْا کی رعایت ہے، اور خطاب کی صورت میں تُسْمِعُ اَسْمَعَ سے ہے، اور مخاطب نبی ﷺ ہیں، اور اس میں یہاں قُلْ کی اور "نمل و روم" میں لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى کی رعایت ہے، اور حسن بصری کی تفریق انبیاء میں مابعد کی اور نمل و روم میں ماقبل کی

رعایت سے دونوں وجوہ ہیں۔

(۲) مِثْقَالَ کا رفع یہاں کَانَ اور ''لقمن'' میں تَکُ تامہ ہونے کے سبب ہے، مثقال اس کا فاعل ہے، مثقال کی نصب کی صورت میں یہ دونوں ناقصہ ہیں۔

(۸۹۰) جُذَاذًا بِکَسْرِ الضَّمِّ رَاوٍ وَنُوْنُہٗ ﴿ لِیُحْصِنَکُمْ صَافٍ وَاَنِّثْ عَنْ کِلَا

ترجمہ: (اور کسائی کیلئے) جُـــذَاذًا ۵ ع'' ضمہ جیم کے بجائے کسرہ کے ساتھ ہے راوی (کی روایت) ہے، اور ابوبکر کیلئے لِتُحْصِنَکُمْ کا نون جو ہے، اس نے خالص کر دیا ہے، اور حفص وشامی کیلئے یہ مؤنث کا صیغہ بنا دیا گیا ہے، حالانکہ یہ حفاظت والے (قاری) سے ہے (پس (۱)) ابوبکر لِنُحْصِنَکُمْ ۔(۲) حفص وشامی لِتُحْصِنَکُمْ ۔ (۳) سماواخرین لِیُحْصِنَکُمْ پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربیة﴾

اَلْکِلَا مصدر بمعنی حفاظت۔ صَافِی فعل ماضی مِنَ الْمُصَافَاۃِ بمعنی خالص۔ جُذَاذًا رَاوٍ مبتداء وخبر۔ اَیْ قَرَأَ ۃ رَاوٍ لِیُحْصِنَکُمْ مبتداء۔ نُوْنُہٗ مبتداء ثانی۔ صَافِی خبر۔ اور جملہ مبتداء اول کی خبر، کلام میں تقدیم وتاخیر ہے۔ اَنِّثْ کا فاعل ضمیر لِیُحْصِنَکُمْ ہے، عَنْ کِلَا اَیْ اَنِّثْ لِتُحْصِنَکُمْ عن کلاءۃ وحفظ لنقل التانیث (شعلہ)۔

توضیح: جُـــذَاذًا وہ چیزیں جس کے ٹکڑے کر دیئے جائیں یعنی اجزاء جدا جدا ہو جائیں دونوں ہم معنی ہیں، لِنُحْصِنَکُمْ بالنون اسناد عظیم الشان متکلم کیلئے ہیں، اور وَعَلَّمْنٰہُ کی اس میں رعایت ہے، اور یاء کی صورت میں اس کا مرجع لفظ اَللّٰہُ تعلیم صَنْعَةَ لَبُوْسٍ بمعنی ملبوس، داؤد علیہ السلام میں سے کوئی ایک ہے۔

(۸۹۱) وَسَکِّنْ بَیْنَ الْکَسْرِ وَالْقَصْرِ (صُحْبَۃٌ) ۵ وَحِرْمٌ وَّ نُنْجِیْ احْذِفْ وَثَقِّلْ کَذِیْ صِلَا

ترجمہ: اور صحبہ کی جماعت نے وَحِـــرْمٌ ۷ ع'' کے کسرہ حاء اور الف کے درمیان (راء کو) ساکن پڑھا ہے (یہ رسم صریح کے موافق ہے اور سما شامی حفص وَحَـــرَامٌ پڑھتے ہیں اور یہی اولی ہے کہ ممنوع کے استعمال میں زیادہ مستعمل ہے) اور نُــنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۶ ع'' جو ہے تو (شامی کیلئے دوسرے نون کو) حذف کر دے اور (جیم کو) تشدید سے نُجِّی الْمُؤْمِنِیْنَ پڑھ، حالانکہ تو سمجھ میں آگ والے کی طرح ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

اَلصَّلَا اشتعال النار۔ صُحبَةٌ سَكّنٌ کا فاعل اور جِرمٌ مفعول ہے۔ نُنْجِیْ اِحْذِف اور ثَقّل کا مفعول اَیْ نُوْنَهٗ وَجِيْمَهٗ ۔ كَذِیْ صِلَا حال ، اَیْ كَائِنًا فِی الزَّكَاءِ كَالنَّارِذَاتِ الْاِصْطِلَاءِ۔

توضیح: حَرَامٌ اور جِرمٌ دونوں لغت ہیں، حِلٌّ اور حَلَالٌ کی طرح بمعنی مباح وجائز نُنْجِی الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْجٰی سے مضارع متکلم ہے، اور نُجِّی الْمُؤْمِنِيْنَ اصل میں نُجِّیَ ماضی مجہول تھا، پھر یاء کو تخفیفاً حذف کردیا، اور فاعل مصدر مقدر ہے اَیْ نُجِّیَ النَّجَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ اور رسم عثمانی میں ایک نون لکھا ہوا ہے اس سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

(۸۹۲) وَلِلْكُتُبِ اجْمَعْ عَنْ شَذًا وَّمُضَافُهَا ۝ مَعِیْ مَسَّنِیْ اِنِّیْ عِبَادِیَ مُجْتَلَا

اور (توحفص حمزہ کسائی کیلئے) لِلْكُتُبِ کو جمع سے پڑھ، حالانکہ یہ خوشبو والے سے منقول ہے (باقین کیلئے لِلْكِتٰبِ واحد ہے) اور اس سورت کے مضافات (۱) مَنْ مَعِیَ ع۲"۔ (۲) مَسَّنِیَ الضُّرُّ ع۶" (۳) اِنِّیْٓ اِلٰهٌ ۔ (۴) عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ع۷"۔ کی یاءات ہیں یہ بیان ظاہر کیا ہوا ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

لِلْكُتُبِ اِجْمَعْ کا مفعول عَنْ شَذًا اس کے متعلق۔ مُضَافُهَا مبتداء۔ مَعِیْ اس کی خبر، اور اس کا مابعد بھی اسی طرح ہے۔ مُجْتَلَا حال۔ یا مَعِیْ اور اس کے بعد کی یاءات مبتداء کے لئے عطف بیان ہے۔

توضیح: لِلْكِتٰبِ واحد ہے، اور كُتُبٌ جمع ہے واحد سے کتاب کی جنس مراد ہے جو واحد وجمع دونوں کو شامل ہے جو مکتوب کے معنی میں ہے اور كُتُبٌ مکتوبات کے معنی میں ہے، پس نتیجہ کے طور پر دونوں قراءتیں متحد ہیں۔

جدول یاءات اضافت (سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	فتحہ	سکون
۱	مَنْ مَّعِیَ وَذِكْرُ	۲	حفص	سما، شامی، شعبہ، اخوین
۲	اِنِّیْٓ اِلٰهٌ	۷	مدنی، بصری	مکی، شامی، کوفی
۳	مَسَّنِیَ الضُّرُّ	۶	سما، شامی، عاصم، کسائی	حمزہ
۴	عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ	۷	۔ ۔ ۔ ۔	۔

ادغام کبیر: اس سورت میں ادغام کبیر سات ہے ہیں، جو سب مثلین ہیں۔ ادغام صغیر مختلف فیہ: تین ۳ ہیں۔

جدول ادغام صغیر مختلف فیه(سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قراء	اظہار والے قراء
۱	كَانَتْ ظَّالِمَةً	۲	ورش، بصری، شامی، حمزہ، کسائی	قالون، مکی، عاصم
۲	بَلْ نَّقْذِفُ	〃	کسائی مع الغنہ	ماسوا کسائی
۳	بَلْ تَّأْتِيهِمْ	〃	ہشام، حمزہ، کسائی	سما، ابن ذکوان، عاصم

جدول ادغام کبیر مثلین(سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	عَنْ ذِكْرِ رَّبِّهِمْ	۴
۲	لَا يَسْتَطِيعُوْنَ نَّصْرَهُمْ	〃
۳	اِذْ قَالَ لِّاَبِيْهِ	۵
۴	قَالَ لَّقَدْ	〃
۵	يُقَالُ لَّهٗ	〃
۶	يَعْلَمُ مَّا	
۷	وَيَعْلَمُ مَّا	

المرسوم: (سورۃ الانبیاء) يُسْرِعُوْنَ جُذٰذًا اَلْخَبٰٓئِثَ بحذف الف اَفَاۡئِنْ مِّتَّ ہمزہ بصورت یاء اور اس کے قبل الف زائدہ سَاُورِيْكُمْ میں اکثر مصاحف میں واؤ زائدہ مرسوم ہے۔

سُوْرَةُ الْحَجِّ

جمہور کے نزدیک سورۃ کا کچھ حصہ مکیہ ہے اور کچھ مدنیہ ہے ابن عباس ﷛ کے قول پر آیت ۱۹ تا ۲۲ (بعدد کوفی) مدنیہ ہیں ،اور بعض مدنیہ کہتے ہیں، اور آیت وَمَآ اَرْسَلْنَا سے عقیم تک چار آیتیں مکہ و مدینہ کے درمیان نازل ہوئی ہیں، محمد بن خلف حسینی نے سعادۃ الدارین میں اسی طرح لکھا ہے، اس کی کل آیات شامی چوہتر ۷۴ ۔ بصری پچھتر ۷۵۔ مدنی ۷۶۔ مکی ۷۷۔ کوفی ۷۸ ہیں، پانچ جگہ اختلاف ہے، چوہتر ۷۴ جگہ اجماع ہے۔ (۱) رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ۔ (۲) وَمَافِي بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ پر کوفی۔ (۳) وَعَادٌ وَّثَمُوْد پر غیر شامی۔ (۴) وَقَوْمُ لُوْطٍ پر حجازی و کوفی۔ (۵) هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ پر مکی آیت ہے، اس کے فواصل مُجْدَرِزْ طَظ قُمْنَا کے گیارہ حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ سے رَبَّكُمْ تک وجوہ صحیحہ چھیاسٹھ ۶۶ ہیں، قالون مع مکی بیس ۲۰۔ ورش مع حمزہ چودہ بسم اللہ پر ۱۰، ترک پر ۴۔ عاصم وکسائی دس ۱۰ ، دس ۱۰۔ بصری آٹھ، شامی چار ۴۔

(۸۹۳) سُكٰرٰى مَعًا سَكْرٰى شَـ فَا وَمُحَرِّكٌ ۱ لِيَقْطَعْ بِكَسْرِ اللَّامِ كَـمْ جِـيْدُهٗ حَـلَا

ترجمه: (سما شامی عاصم کا وہ) سُكٰرٰى جو ا ع'' میں دو جگہ ہے (حمزہ کسائی کیلئے اس کی جگہ) سَكْرٰى نے شفاء دی ہے (یعنی یہ بھی سَكْرَان کی جمع ہے۔ سُكٰرٰى نساء ۷ ع'' میں مطوعی کے سوا سب کا اجماع اسی پر ہے) اور (كَمْ جِيْدَهٗ حَلَا والوں شامی ورش بصری کیلئے) ثُمَّ لِيَقْطَعْ ۲ ع'' کے کسرہ کے ساتھ حرکت دیا ہوا ہے، اسکی گردن بہت شیرین ہوگئی ہے (قالون مکی کوفی کیلئے حرکت کی ضد سے سکون نکلا ثُمَّ لْيَقْطَعْ۔

(۸۹۴) لِيُوْفُوا ابْنُ ذَكْوَانٍ لِيَطَّوَّفُوْا لَـهٗ ۲ لِيَقْضُوْا سِوٰى بَزِّيِّهِمْ (نَفَرٌ) جَـلَا

ترجمه: اور وَلِيُوْفُوْا (کی لام کو کسرہ کی حرکت دینا) ابن ذکوان (قرأت) ہے اور وَلِيَطَّوَّفُوْا (لام کا کسرہ) بھی اسی کے لئے ہے (یعنی ابن ذکوان کیلئے) اور ثُمَّ لِيَقْضُوْا کے لام کو ان قرأمیں کے بزی کے سوا نفر اور ورش نے (کسرہ کی حرکت دی ہے) جو ظاہر ہو گیا ہے پس (۱) قالون بزی کوفی کیلئے ثُمَّ لْيَقْطَعْ ثُمَّ لْيَقْضُوْا وَلْيُوْفُوْا وَلْيَطَّوَّفُوْا لام کے سکون سے اس لئے کہ ان کا ذکر کسی میں بھی نہیں آیا۔

(۲) ابن ذکوان کیلئے چاروں میں لام کا کسرہ ہے۔ (۳) ورش بصری ہشام کیلئے ایک ۱، دو ۲ میں کسرہ اور تین ۳ و چار ۴ میں سکون۔ (۴) قنبل کیلئے دو ۲ میں کسرہ اور باقی تین میں سکون ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۱: سُکْرٰی مبتداء۔ مَعًا حال۔ سُکْرٰی خبر اَیْ مَقْرُوْءٌ سُکْرٰی شَفَا مستانفہ۔ لِیَقْطَعْ مبتداء۔ مُحَرَّكٌ خبر۔ بِکَسْر متعلق خبر۔ کَمْ کامیز محذوف اَیْ کَمْ مَرَّۃٍ۔ جِیْدُہٗ حُلَا مبتداء و خبر۔

شعر ۲: لِیُوْفُوْا مبتداء۔ اِبْنِ ذَکْوَانٍ خبر۔ اَیْ لِیُوْفُوْا بِکَسْرِ اللَّامِ قِرَأَۃَ ابْنِ ذَکْوَانٍ۔ وَکَذَالِكَ لِیَطَّوَّفُوْا لَہٗ ھَا ابن ذکوان کو راجع ہے، وَکَذَالِكَ ثُمَّ لِیَقْضُوْا۔ نَفَرٍ اَیْ قِرَأَۃَ نَفَرٍ۔ جَلَا صفت۔ سِوٰی بَزِّیِّھِمْ استثناء ہے، نفر کی رمز سے۔

توضیح: (۱) سُکْرٰی اور سُکْرٰی دونوں سُکْرَانَ کی جمع ہیں۔ (۲) امر کالام اکثر غائب و متکلم ہی کے صیغوں میں اور قلیل لغت پر حاضر کے صیغوں میں بھی آتا ہے، رویس کی قرأت میں فَلْتَفْرَحُوْا "یونس ۶" اسی لغت سے ہے، اور ان چار کلمات میں ابن ذکوان کا کسرہ اس لئے ہے کہ یہ لامِ امر ہے جس میں کسرہ ہی اصل ہے اور سکون لام کی وجہ یہ ہے کہ ثُمَّ اور واؤ کو جو معنیً منفصل اور جدا کلمہ ہیں، اس کو امر والے کلمہ سے متصل اور اسی کے جزء کے مرتبہ میں سمجھ کر لام کو تخفیفاً ساکن کر دیا ہے، اور وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ میں اجماعاً سکون ہے، اور یہ سکون لام ھُوَ اور ھِیَ کی طرح ہے، جیسے وَهْوَ وَهْيَ وغیرہ۔

(۸۹۵) وَمَعْ فَاطِرٍ انْصِبْ لُؤْلُؤًا نَظْمُ اُلْفَةٍ ۳ وَرَفْعُ سَوَاءً غَیْرُ حَفْصٍ تَنَخَّلَا

ترجمہ: اور تو (عاصم اور مدنی کیلئے اس) وَلُؤْلُؤًا (حج ۳ع" کے ہمزہ) کو (جر کے بجائے) نصب دے جو فاطر ۴ع" سمیت ہے، حالانکہ یہ محبت کا پرویا ہوا ہے اور سَوَاءً کا رفع حفص کے سوا باقین قرأ نے چن لیا ہے (یہ سَوَآءٌ نِ الْعَاکِفُ اور حفص سَوَآءً نِ الْعَاکِفُ پڑھتے ہیں)۔

(۸۹۶) وَغَیْرُ (صِحَابٍ) فِی الشَّرِیْعَةِ ثُمَّ وَالْـ ۴ ـیُوْفُوْا فَحَرِّکْهُ لِشُعْبَةَ اَثْقَلَا

ترجمہ: اور شریعت (جاثیہ ۲ع" میں سَوَآءً مَّحْیَاھُمْ ہمزہ کا رفع) صحاب کے سوا نے چن لیا ہے (پس (۱) شامی ابوبکر کیلئے "حج و جاثیہ" دونوں میں سَوَآءٌ رفع ہے۔ (۲) حفص کیلئے دونوں میں نصب۔ (۳) حمزہ و کسائی کیلئے "حج" میں رفع اور "جاثیہ" میں نصب) اور وَلْیُوْفُوْا جو ہے، تو شعبہ کیلئے اس (کے واؤ ساکن) کو فتحہ کی حرکت دے (وَلْیُوَفُّوْا) حالانکہ یہ فاء کی تشدید والا بھی ہے، (پس باقین وَلْیُوْفُوْا واؤ ساکنہ اور فاء کی تخفیف سے پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربية﴾

لُؤْلُؤًا هُنَا مَعَ حَرْفِ فَاطِرٍ، نَظْمُ مصدر بمعنی نَاظِمٍ لُؤْلُؤًا کی صفت۔ رَفْعُ مبتداء مضاف۔ سَوَاءً مضاف الیہ۔ غَيْرَ حَفْصٍ مبتداء ثانی۔ تَنَخَّلَا اَیْ اِخْتَارُ خبر۔ غَيْرَ صِحَابٍ معطوف علی غير حفص اَیْ غَيْرَ صِحَابٍ تَنَخَّلَهُ فِی الشَّرِيْعَةِ۔ ثُمَّ وَلْيُوْفُوْا منصوب بفعل اس کی تفسیر فَحَرِّكْهُ سے ہے، لِشُعْبَةَ اس کے متعلق ہے۔ اَثْقَلَا حال بمعنی تَثْقِيْلًا۔

توضیح: (۱) وَلُؤْلُؤًا منصوب مِنْ اَسَاوِرَ کے محل پر معطوف ہے اس میں مِنْ زائدہ ہے اور معنی کی رُو سے اَسَاوِرَ مفعول بہ ہے اَیْ يُحَلَّوْنَ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَيُحَلَّوْنَ لُؤْلُؤًا یہاں رسم بھی الف سے ہے اور فاطر میں اختلافِ مصاحف ہے۔ نصب کی قراۃ پر حج والا صراحۃً اور فاطر والا تقدیراً رسم کے موافق ہے، یعنی ان کو سونے کے کنگن اور موتی دونوں پہنائے جائیں گے، اور جر کی قرأت پر فاطر والا ظاہراً، اور حج والا تقدیراً رسم کے موافق ہے، یعنی ان کو سونے کے کنگن موتی جڑے ہوئے پہنائے جائیں گے۔

(۲) سَوَآءٌ رفع مبتداء ہونے کی بناء پر ہے، اَلْعَاكِفُ اس کا فاعل بھی ہے، اور خبر کا نائب بھی اور سَوَآءً نصب کی تقدیر جَعَلْنَا سَوَّيْنَا کے معنی میں ہے، اور سَوَآءً اس کا مفعول مطلق ہے، اور جاثیہ میں اَنْ نَّجْعَلَهُمْ کی ضمیر منصوب سے حال ہے، اور رفع کی قرأت میں سَوَاءٌ مَّحْيَاهُمْ کی خبر مقدم ہے۔

(۳) اَوْفٰی اور وَفّٰی دو مفعولوں کی طرف متعدی ہوتے ہیں، اور تشدید تکثیر کیلئے ہے، اور وَلْيُوْفُوْا افعال کا اور وَلْيُوَفُّوْا تفعیل کا امر غائب ہے، اور معنی ہیں، اور تاکہ حجاج اپنے حج کے واجبات پورے پورے ادا کریں۔

(۸۹۷) فَتَخْطَفُهُ عَنْ نَافِعٍ مِثْلُهُ وَقُلْ ۵ مَعًا مَنْسِكًا فِی السِّيْنِ بِالْكَسْرِ شُلْشُلَا

ترجمه: (نفر و کوفی کا) فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ ۴ع'' نافع سے اسی (وَلْيُوَفُّوْا) کی طرح (فَتَخَطَّفُهُ) ہے، اور تو اس مُنْسِكًا کو (۵ع، ۶ع میں) دونوں جگہ (حمزہ و کسائی کیلئے) سین میں کسرہ سے پڑھ، حالانکہ تو ہلکا ہے، قُلْ بمعنی اِقْرَأْ ہے، باقین کیلئے مَنْسَكًا بفتح سین ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

قُلْ بمعنی اِقْرَأْ مَنْسِكًا مفعول ہے۔ مَعًا اَیْ مُصْطَحِبَيْنِ مفعول ہے۔ شُلْشُلَا فاعل سے یا مفعول سے حال ہے، اور خَفِيْفًا کے یا مُسْرِعًا کے معنی میں ہے، باء امر کے متعلق ہے، اور فِی الْكَائِنُ کے جو الْكَسْر کی صفت، یا

قُلْ اپنے معنی پر ہے اور بعد کا جملہ اسمیہ مقولہ ہے۔

توضیح: خَطِفَ الشَّیْءُ اچک لینے جلدی سے کسی چیز کے لے لینے کے معنی میں ہے سَمِعَ سے نفس فعل کا بیان ہے، یعنی پھر اس مشرک کو پرندے اچک لیں، اور جوہری کی رائے میں تَخَطَّفَ اور اِخْتَطَفَ دونوں ہم معنی ہیں، اور تَفَعَّلَ سے تکثیر کے معنی میں ہے، اور تَفَعَّلَ سے اس کا قرار دینا عمدہ تر ہے، افتعال کی توجیہ تعسف و تکلف ہے ابوشامہ فرماتے ہیں اس کی کوئی حاجت نہیں۔

(۸۹۸) وَيَدْفَعُ (حَقٌّ) بَيْنَ فَتْحَيْهِ سَاكِنٌ ۞ يُدَافِعُ وَالْمَضْمُومُ فِيْ أُذِنَ اِعْتَلَا

ترجمہ: اور (شامی و حصن کے) يُدْفِعُ میں (مکی بصری کا) يَدْفَعُ صحیح ہے، اس يَدْفَعُ کے دوفتحوں کے درمیان (دال) ساکن ہے اور أُذِنَ لِلَّذِيْنَ ٦ع" میں (مدنی عاصم بصری کیلئے) ضمہ والا (ہمزہ) بلند ہو گیا ہے (باقین کیلئے اَذِنَ ہے، فتحہ سے)۔

(۸۹۹) نَعَمْ حَفِظُوْا وَالْفَتْحُ فِيْ تَا يُقَتِلُوْ ۞ نَ (عَمَّ) عُلَاهُ هُدِّمَتْ خَفَّ اِذْ دَلَا

ترجمہ: (ہاں ان ناقلین نے حفظ کیا ہے) اس کا تعلق گذشتہ شعر سے ہے) اور يُقَاتِلُوْنَ کی تاء میں فتحہ جو ہے (مدنی شامی حفص کیلئے) اس کی بلندی عام ہو گئی ہے اور (مدنی مکی کیلئے) لَهُدِّمَتْ بلاتشدید ہے اس لئے کہ یہ تخفیف کامیاب ہو گئی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ٦: يُدْفِعُ کی تقدیر مَوْضِعَ يُدَافِعُ ہے، اور یہ حَقٌّ کا مفعول فیہ ہے جو خبر ہے۔ بَيْنَ فَتْحَيْهِ سَاكِنٌ اسمیہ ہے اور يَدْفَعُ سے حال ہے۔

شعر ٧: وَالْفَتْحُ اور هُدِّمَتْ دونوں اسمیہ ہیں اور دونوں کبریٰ ہیں۔

توضیح: يَدْفَعُ فَتَحَ سے اسناد اللہ تعالیٰ کی طرف ہیں يُدَافِعُ میں مفاعلہ مبالغہ کیلئے ہے، أُذِنَ مجہول کا نائب فاعل لِلَّذِيْنَ ہے اور اَذِنَ معروف کی اسناد حق تعالیٰ کی ضمیر کی طرف ہیں اَيْ اَذِنَ اللّٰهُ يُقْتَلُوْنَ مجہول اور کسرہ سے معروف ہے آیت کے نزول کے وقت جو لوگ جہاد میں شامل ہیں، معروف کی قرأت میں وہ مراد ہیں، اور مجہول کی قرأت پر جو شامل نہیں مگر ستائے جا رہے ہیں وہ بھی مراد ہیں۔

لَهُدِّمَتْ میں تخفیف نفس فعل اور تشدید فعل میں کثرت و مبالغہ ظاہر کرنے کیلئے ہے أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ میں چار قرأتیں

ہیں۔

(۱) مدنی وحفص کیلئے أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ دونوں فعل مجہول ہیں۔ (۲) کی اخوین أَذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ دونوں فعل معروف یہی اولی اور اصل ہے، وَقَاتِلُوا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ "بقرة" سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ (۳) بصری و ابوبکر کیلئے اول فعل مجہول ثانی معروف أُذِنَ يُقَاتِلُوْنَ۔ (۴) شامی کیلئے ۳ کا عکس أَذِنَ معروف يُقَتَلُوْنَ مجہول۔

(۹۰۰) وَبَصْرِيُّ نَ اَهْلَكْنَا بِتَاءٍ وَّضَمِّهَا ۸ يَعُدُّوْنَ فِيْهِ الْغَيْبُ شَــايَعَ دُخَّلَا

ترجمه: اور أَهْلَكْنَا ٦ ع" کو بصری نے تاء اور اسکے ضمہ سے (أَهْلَكْتُهَا) پڑھا ہے، اور مِمَّا يَعُدُّوْنَ جو ہے اس میں (حمزہ کسائی اور مکی کیلئے) غیب (کی یاء) ہے اس نے يَسْتَعْجِلُوْنَكَ کی پیروی کی ہے حالانکہ وہ اس کا مناسب ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

بَصْرِيُّ قَرَأَ محذوف کا فاعل۔ اَهْلَكْنَهَا اس کا مفعول۔ بِتَاءٍ قَرَأَ سے متعلق۔ وَضَمُّهَا معطوف على تَاءٍ۔ يَعُدُّوْنَ جملہ اسمیہ۔ دُخَّلَا مفعول الفعل، کثیر الدخول، بار بار آنے جانے کے معنی میں ہے۔

توضیح: (۱) أَهْلَكْتُهَا واحد ہے، اس لئے کہ اس کے فاعل اللّٰہ تعالٰی حقیقتاً واحد ہیں اور اس میں أَمْلَيْتُ لَهَا اور أَخَذْتُهَا کی رعایت ہے، اور أَهْلَكْنَهَا جمع ہے، اس سے اللّٰہ تعالٰی کی شان عظمت کا اظہار مقصود ہے اور أَهْلَكْنَهَا "اعراف اع" کی طرح ہے۔

(۲) يَعُدُّوْنَ کی ضمیر ان کفار کیلئے ہے جو أَهْلَكْنَهَا سے سمجھے گئے ہیں، اور خطاب کی تقدیر پر اسناد حاضرین کیلئے ہیں۔

(۹۰۱) وَفِيْ سَبَا حَرْفَانِ مَعْهَا مُعْجِزِيْـ ۹ ـنَ (حَقٌّ) بِلَا مَدٍّ وَّفِي الْجِيْمِ ثَقَّلَا

ترجمه: اور سورہ سباء اع، ۵ع" میں دو حرف مُعْجِزِيْنَ ہیں، جو اس سورۃ حج ۷ع" کے مُعْجِزِيْنَ سمیت ہیں، (ان میں سے ہر ایک مکی وبصری کیلئے الف) مدہ کے بغیر ہونے کی حالت میں حق ہے اور ان دونوں نے جیم میں تشدید واقع کیا ہے (یعنی مُعَجِّزِيْنَ پڑھا ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

وَفِيْ سَبَاء حرفَانِ خبر ومبتداء۔ مَعْهَا حال۔ مُعَاجِزِيْنَ حَقٌّ جملہ حروف ثلاثہ کیلئے بیان واقع ہوا ہے۔ بِلَا مَدٍّ

مبتداء سے حال۔ فِی الْجَحِیْمِ ،ثِقَلًا کا ظرف، اور جملہ حالیہ ہے، اَیْ قَدْ ثَقَّلَ۔

توضیح: مُعَجِّزِیْنَ تفعیل سے اَیْ قَاصِدِیْنَ وَطَالِبِیْنَ تَعْجِیْزَنَا ، مُعَاجِزِیْنَ مفاعلہ سے ہے جو شرکت کیلئے ہے یعنی مؤمنین کے ساتھ مجادلہ ومسابقہ کرنے والے عاجز کرنے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے والے، سخاویؒ کہتے ہیں کہ دونوں قرأتیں ہم معنی ہیں۔

(۹۰۲) وَالْاَوَّلُ مَعْ لُقْمٰنَ یَدْعُوْنَ غَـــــلَّبُوْا ۱۰ سِوٰی شُعْبَةٍ وَّالْیَاءُ بَیْتِیْ جَمَّلَا

ترجمه: اور پہلا تَدْعُوْنَ (حج ۸ع) جو "لقمٰن ۳ع" سمیت ہے (ان دونوں میں) ان ناقلین نے (بصری کیلئے) اور سوا شعبہ (کوفیین) کیلئے (غیبت کی یاء کو خطاب پر) غالب کیا ہے (غیب اطلاق سے نکلا ہے، اور اول کی قید سے دوسرا رکوع ۱۰ع" والا نکل گیا اس میں سب کیلئے غیبت ہے) اور اضافت کی یاء نے بَیْتِیَ "ع م" نے خوبصورت بنادیا ہے۔

﴿النحو والعربیة﴾

وَالْاَوَّلُ یَدْعُوْنَ اصل میں وَیَدْعُوْنَ الْاَوَّلُ تھا، صفت مقدم ہونے کی وجہ سے موصوف کو عطف بیان بنادیا۔ مَعْ اَلْکَائِنُ کا ظرف ہے جو اَلْاَوَّلُ کی صفت ہے۔ وَالْیَاءُ الخ اسمیہ کبریٰ ہے۔ بَیْتِیَ جَمَّلَا کا مفعول مقدم ہے۔

توضیح: یَدْعُوْنَ میں غیبت کی صورت میں ان کفار کی خبر دی ہے جو غائب ہیں، اور اس میں وَیَعْبُدُوْنَ کی رعایت ہے، اور خطاب کی صورت میں مخاطب وہ کفار ہیں جو حاضر ہیں اور اس میں تَعْمَلُوْنَ اور تَخْتَلِفُوْنَ کی رعایت ہے اور اس سورت میں یاءِ اضافت ایک ہی بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ ہے، اس میں مدنی ہشام حفص کا فتحہ، اور باقین کا سکون ہے۔

یاءِ زائدہ: (سورۃ الحج) دو ہیں۔ (۱) وَالْبَادِ ورش بصری اور مکی کا اثبات۔ (۲) نَکِیْرِ ورش کا اثبات ہے۔

ادغام کبیر: (سورۃ الحج) بتیس ۳۲ ہیں۔ مثلین اکیس ۲۱۔ متقاربین گیارہ ۱۱۔ ادغام صغیر مختلف فیہ چار ۴ ہیں۔

جدول ادغام صغیر مختلف فیه (سُوْرَةُ الْحَجِّ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قرأ	اظہار والے قرأ
۱	وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا	۵	بصری، حمزہ، کسائی	حرمی، شامی، عاصم
۲	لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ	۶	بصری، ابن ذکوان، حمزہ، کسائی	حرمی، ہشام، عاصم
۳	ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ	″	ماسوا حفص و مکی	حفص و مکی
۴	ثُمَّ اَخَذْتُهَا	″	″ ″	″ ″

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الْحَجِّ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	وَتَرَى النَّاسَ سُكْرٰى	۱
۲	فِي الْاَرْحَامِ مَّا	،
۳	بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ	،
۴	لِلنَّاسِ سَوَآءً	۳
۵	اَلْعَاكِفُ فِيْهِ	،
۶	لِاِبْرَاهِيْمَ مَكَانَ	۵
۷	يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ	،
۸	كَانَ نَكِيْرِ	۶
۹	رَبِّكَ كَاَلْفِ	،
۱۰	وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ	۸
۱۱	مَاعُوْقِبَ بِهٖ	۸
۱۲	بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ	،
۱۳	مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ	،
۱۴	وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ	،
۱۵	اَنْ تَقَعَ عَلٰى	۹
۱۶	يَعْلَمُ مَّا	،
۱۷	تَعْرِفُ فِيْ	،
۱۸	يَعْلَمُ مَّا	۱۰
۱۹	جِهَادِهٖ هُوَ	،

۲۰	باللّٰهِ هُوَ	″
۲۱	يَعْلَمُ مَّنْ	″

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ الْحَجّ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱۔۲	اَلسَّاعَه الشَّیْءُ. لِنُبَيِّنَ لَّكُمْ	۱
۳	اَلْعُمُرُ لِّكَيْلَا	″
۴	وَالْاٰخِرَةُ ذّٰلِكَ	۲
۵	اَلصّٰلِحٰتُ جَّنّٰتٍ	″
۶	اَلصّٰلِحٰتُ جَّنّٰتٍ	″
۷	اُذِنَ لِّلَّذِيْنَ	۶
۸	يَحْكُمُ بَّيْنَهُمْ	۷
۹	سَخَّرَ لَّكُمْ	۹
۱۰	اَعْلَمُ بِمَا	″
۱۱	يَحْكُمُ بَّيْنَكُمْ	″

المرسوم : (سورۃ الحج) مَنْ تَوَلَّاهُ باجماع مصاحف یاء کے بجائے الف سے مرسوم ہے۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ

یہ مکی سورۃ ہے اس کی کل آیات کوفی اور حمصی ایک سو اٹھارہ ۱۱۸ اور باقی شماروں میں ایک سو انیس ۱۱۹ ہیں، کیونکہ وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۴۵ع'' کو غیر کوفی اور غیر حمصی نے آیت شمار کیا ہے، اس کے فواصل مَنْ کے دو حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: فَنِعْمَ الْمَوْلٰى سے غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ تک وجوہ صحیحہ تین سو اٹھارہ ۳۱۸ ہیں، قالون مع مکی ایک سو بیس ۱۲۰، عاصم تیس ۳۰۔ ورش چوراسی ۸۴۔ بسم اللہ پر ساٹھ ۶۰، ترک پر چوبیس ۲۴۔ دوری چوبیس ۲۴۔ شامی دسوی بارہ ۱۲، بارہ ۱۲۔ حمزہ وخلف تین ۳، تین ۳۔ کسائی تیس ۳۰

(۹۰۳) اَمٰنٰتِهِمْ وَحِّدْ وَفِىْ سَالَ دَارِيًا ۱ صَلٰوتِهِمْ شَافٍ وَّعَظْمًا كَذِىْ صِلَا

ترجمه: تو لِاَمٰنٰتِهِمْ کو یہاں (مؤمنون میں مکی کیلئے) اور سَأَلَ (معارج ۱ع دونوں) میں واحد سے اَمٰنَتِهِمْ پڑھ، حالانکہ تو جاننے والا ہے، اور (اس کے بعد) صَلٰوتِهِمْ (حمزہ وکسائی کیلئے اسی توحید کے ساتھ) شفاء دینے والا ہے (باقی کیلئے صَلَوٰتِهِمْ جمع ہے) اور شامی و ابوبکر کیلئے اَلْمُضْغَةَ) عَظْمًا کو بھی واحد سے پڑھ، جو فَكَسَوْنَ الْعَظْمَ سمیت ہے، حالانکہ تو (ذہن کی تیزی میں) آگ والے کی طرح ہے (باقی کیلئے عِظٰمَ ہے جمع سے)

(۹۰۴) مَعَ الْعَظْمِ وَاضْمُمْ وَاكْسِرِ الضَّمَّ حَقُّهٗ ۲ بِتَنْبُتُ وَالْمَفْتُوْحُ سِيْنَاءَ ذُلِّلَا

ترجمه: (مَعَ الْعَظْمِ کا تعلق گذشتہ شعر سے ہے) اور تو (مکی، بصری، کیلئے) تُنْبِتُ کی تاء کو ضمہ دے، اور باء کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دے، اور تُنْبِتُ پڑھ) یہ اس کا حق ہے، اور (شامی و کوفیین کیلئے سین کے فتحہ والا) سَيْنَآءَ آسان کر دیا ہے (یہ چاروں سَيْنَآءَ سین کے فتحہ سے اور باقی سِيْنَآءَ کسرہ سے پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر۱: وَفِى سَالَ هُنَا مقدر پر معطوف ہے۔ صَلٰوتِهِمْ کی تقدیر وَتُوْحِيْدُ صَلٰوتِهِمْ ہے۔ صِلَا الف اطلاق ہے۔

شعر۲: مَعَ الْعَظْمِ جعبری اور قاری رحمہ اللہ کی رائے پر وَحِّدْ مقدر کے مفعول عَظْمًا سے حال ہے اور میم کا جر اعرابی اور نصب حکائی ہے۔ بِتَنْبُتُ دونوں امروں میں سے کسی ایک کے متعلق ہے، اور حَقُّهٗ کی خبر مقدم ہے۔ سَيْنَآءَ مبتداء مؤخر۔ اَلْمَفْتُوْح خبر۔ ذُلِّلَا مستانفہ۔

توضیح: (۱) اَمٰنٰتِهِمْ توحید سے جنس امانت مراد ہے، جو قلیل و کثیر سب کو شامل ہے، احزاب ۹ ع''۔ اَلْاَمَانَةَ اور عَهْدِهِمْ کی رعایت ہے، اور یہ رسم صریح کے مطابق ہے، اور جمع سے مراد انواع ہیں، اس لئے کہ ہر وہ چیز امانت ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہے حقوق العباد ہو یا حقوق اللہ ہوں اور حقوق بے شمار ہیں، اور یہ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ کی طرح ہے۔

(۲) صَلٰوة توحید سے جنس مراد ہے، فِیْ صَلَاتِهِمْ ''معارج ا ع'' کی طرح اور جمع سے کثرت و انواع مراد ہیں اس میں حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ کی رعایت ہے۔

(۳) یہی صورت عظم و عظام کی ہے توحید سے جنس جو کثیر کو بھی شامل ہے مراد ہے۔

(۴) سَیْنَآءَ میں فتحہ اکثر عرب کا اور کسرہ کنانہ کا لغت ہے اور یہ عجمی تھا جسے معرب بنالیا گیا ہے، اس میں تیسرا لغت سِیْنِیْنَ ہے۔

(۵) تَنْبُتُ فتحہ تاء اور ضمہ باء سے نَصَرَ سے اور تاء کے ضمہ والا لغت اَنْبَتَ یُنْبِتُ سے لازم بمعنی نَبَتَ ہے۔

(۹۰۵) وَضَمٌّ وَّفَتْحٌ مُنْزَلًا غَيْرُ شُعْبَةٍ ۳ وَنَوَّنَ تَتْرًا حَقُّهُ وَاكْسِرِ الْوِلَا

ترجمہ: اور مَنْزِلًا (مُّبٰرَكًا ۲ ع) جو ہے، شعبہ کے سوا (سب قراء کیلئے میم کا) ضمہ اور زاء کا فتحہ ہے (یعنی مُنْزَلًا ہے) اور مکی و بصری کیلئے) تَتْرًا کو اس کے حق (والے) نے تنوین دیا ہے (یعنی یہ تَتْرًا پڑھتے ہیں، باقی ترک تنوین سے تَتْرَا پڑھتے ہیں) اور (کوفیین کیلئے) اس تَتْرًا کی نزدیکی والے وَاَنَّ هٰذِهٖ (۳ ع کے ہمزہ) کو کسرہ دے۔

(۹۰۶) وَاَنَّ يُّـوِی وَالنُّوْنَ خَفِّفْ كَفٰى وَتَهْـ ۴ ـجُرُوْنَ بِضَمٍّ وَّ اكْسِرِ الضَّمَّ اِجْمَلَا

ترجمہ: یہ اس میں مقیم ہوگیا ہے (اس مصرعہ کا تعلق گذشتہ شعر سے ہے) اور تو شامی کیلئے اس وَاَنَّ کے نون کو تخفیف سے (وَاَنْ) پڑھ یہ کافی ہوگئی ہے، اور تَهْجُرُوْنَ (۴ ع نافع کیلئے تاء کے) ضمہ کے ساتھ ہے اور تو اس کے ضمہ جیم کو کسرہ سے بدل دے حالانکہ یہ نہایت خوبصورت ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۳: مُنْزَلًا مبتداء۔ فِیْهِ ضَمٌّ وَكَسْرٌ اسمیہ کی خبر مقدر اَیْ لِكُلِّ الْقُرَّاءِ۔ اور یہ جملہ مُنْزَلًا مبتداء اول کی خبر ہے۔ حَقُّهٗ نَوَّنَ کا فاعل ہے، اور تَتْرًا مفعول ہے، اور نُوِّنَ مجہول جن نسخوں میں ہے، تَتْرًا نائب فاعل ہے۔ اور حَقُّهٗ هُوَ مقدر کی خبر ہے۔ اَلْوِلَا اِكْسِرِ کا مفعول ہے، اور وَاَنَّ عطف بیان ہے، واو لفظ قرآن ہے۔ اَیْ ذَالْوِلَا مبدل منہ۔

شعر ۴: وَاَنَّ ثَوٰی وَآنَ اس سے بدل اور مجموعہ بدلین وَاکْسِرُ کا مفعول بہ ہے۔ وَالنُّوْنَ خَفِّفْ کا مفعول ہے۔ اَجْمِلًا اسم تفضیل ہے، اور اپنے معنی پر ہے یا صفت مشبہ ہے۔ جَمِیْلًا کے معنی میں اور الف اطلاق کا ہے۔

توضیح: (۱) مُنْزِلًا اَنْزَلَ سے مصدر میمی یا اس سے اسم مکان ہے اول صورت میں مفعول مطلق ہے اَیْ اَنْزِلْنِیْ اِنْزَالًا اور دوسری تقدیر پر مفعول بہ ہے، یعنی مجھ اتارنے کی جگہ اتار دیجئے، اور مَنْزِلًا یَنْزِلُ کا مصدر میمی ہے یا اسم مکان ہے، ترکیب وہی ہے۔

(۲) تَتْرًا تنوین اس لئے ہے کہ یہ منصرف ہے اور فِعْلًا کے وزن جیسے ضَرْبًا اور الف نصبی حالت میں تنوین کے ساتھ لکھا جاتا ہے، یا فَعْلٰی یائی کے وزن پر ہے اَرْطٰی کی طرح ایک مذہب پر الف یاء سے بدلا ہوا ہے، جو وصلاً تنوین سے ملنے کے بعد ساقط ہو گیا، وقفاً تنوین کے حذف ہونے پر لوٹ آیا، پس وقفاً اس کا الف یاء سے بدلا ہوا ہے یہ قراء کا مذہب ہے اور نحاۃ کے ہاں یہ یاء سے بدلا ہوا الف جو وصلاً ساقط ہو گیا تھا، اور اب وقفاً بھی ساقط ہے اور جو الف اس میں پایا جاتا ہے، وہ تنوین سے بدلا ہوا الف ہے لیکن قوی تر یہ ہے کہ اس کا الف اپنی شکل میں ہے نہ کہ یاء کی شکل میں، اس میں تنوین والوں میں سے ابو عمرو کیلئے وقفاً بہ نسبت امالہ کے فتحہ قوی تر ہے، اور ترک تنوین پر یہ مصدر ہے اور الف دَعْوٰی کی طرح تانیث کا ہے اس لئے غیر منصرف ہے اور اس میں اخوین کا محضہ اور ورش کی تقلیل بھی جاری ہے۔

(۳) وَاَنَّ هٰذِهٖ میں کسرہ استیناف کی وجہ سے ہے اور فتحہ بِمَا پر معطوف ہونے کی وجہ سے ہے۔

(۴) تُهْجِرُوْنَ اَهْجَرَ سے تم فضول گوئی کرتے ہو، تَهْجُرُوْنَ هَجَرَ هِجْرَانًا سے ہے، تم فضول دیوانوں کی باتیں کرتے ہو۔

(۹۰۷) وَفِیْ لَامِ لِلّٰهِ الْاَخِیْرَیْنِ حَذْفُهَا ۝ وَ فِی الْهَاءِ رَفْعُ الْجَرِّ عَنْ وَّلَدِ الْعَلَا

ترجمہ: اور سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ کے آخری دو کے لام میں اس (لام جارہ) کا حذف اور اس کی ھاء میں جر کے بجائے رفع دونوں عَلَا کے بیٹے ابو عمرو سے ہیں (یعنی بصری آخری دو سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ کو سَیَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ پڑھتے ہیں۔ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ کی طرح)۔

﴿النحو والعربية﴾

حَذْفُهَا فِی اللَّامِ کا مبتداء مؤخر ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ مبتداء کے ساتھ ضمیر آرہی ہے جو خبر کے متعلق کی طرف راجع ہے۔ اَلْاَخِیْرَیْنِ لِلّٰهِ لِلّٰهِ سے بدل ہے) ثانی محذوف ہے اس لئے بدل کو تثنیہ سے لائے ہیں۔ وَفِی الْهَاءِ اسمیہ ہے فِی الْکَائِنِ کے متعلق ہے جو مبتداء رفع الجر کی صفت ہے۔

توضیح : اس سورت میں سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ تین ہیں، پہلا سب کیلئے دولاموں سے لِلّٰهِ ہے الف کے بغیر اول لام جارہ ہے اوراس کی رسم بھی تمام مصاحف میں دولاموں سے ہے، اور یہ سوال لِمَنِ الْاَرْضُ کے مطابق ہے کہ جواب میں بھی سوال کی طرح لِلّٰهِ لام ہے دوسرے دو میں بصری کی قرأت اَللّٰهُ ہے رفع سے بصری اور مصحف امام میں اس کی رسم بھی الف سے لام کے بغیر ہے۔

(۹۰۸) وَعَـالِمُ خَفْضُ الرَّفْعِ عَـنْ (نَفَرٍ) وَّفَتْـ ۶ حُ شِقْوَتُنَا وَامْدُدْ وَحَرِّكْهُ شُـلْشُلَا

ترجمه: اور (حفص ونفر کیلئے) عٰلِمُ (الْغَيْبِ ۵ع میم کے) رفع کے بجائے جرایک جماعت سے ہے (پس مدنی اور صحبہ کیلئے میم کا رفع ہے) اور شِقْوَتُنَا فتحِ سین کو لے لے اور اس کے قاف کو (حمزہ کسائی کے لئے فتحہ کی) حرکت دے اور مدہ زیادہ کر، حالانکہ تو متواضع ہے (یعنی شَقْوَتُنَا)۔

﴿النحو والعربية﴾

عَنْ نَفَرٍ اَیْ مَنْقُوْلٌ عَنْ نَفَرٍ۔ وَفَتْحُ شِقْوَتُنَا کی خبر خُذْهُ مقدر ہے جو وَامْدُدْهُ سے مناسب ہے۔ شُلْشُلَا حَرِّكْ کے فاعل سے حال ہے۔

توضیح: (۱) عٰلِمُ الْغَيْبِ جر کی قرأت پر اللّٰهِ کی صفت ہے جو سُبْحٰنَ اللّٰهِ میں ہے اور رفع کی قرأت میں عٰلِمُ هُوَ مقدر کی خبر ہے، اور یہ جملہ مستانفہ ہے اور يَصِفُوْنَ پر آیت سے بھی استیناف کی تائید ہوتی ہے۔ (۲) شِقْوَةٌ اور شَقْوَةٌ دونوں شَقِيَ يَشْقٰى کے مصدر ہیں۔

(۹۰۹) وَكَسْرُكَ سُخْرِيًّا بِهَا وَبِصَادِهَا ۷ عَلٰى ضَمِّهِ اَعْطٰى شِفَاءً وَّاَكْمَلَا

ترجمه: اور تیرہ (نفر عاصم کیلئے) اس سورۂ مؤمنون ۶ع میں اور ان سورتوں کی صاد ۲ع" میں سُخْرِيًّا (کے سین) کو کسرہ دینا جو ہے اس نے (مدنی وحمزہ وکسائی کیلئے) اپنے ضمہ پر ہوکر شفا دی ہے اور اس نے کامل کردیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

سُخْرِيًّا ضمہ وکسرہ سے سَخْرَةٌ کے مصدر ہیں، جو فَتَحَ سے ہے، سَخَرَهٗ یعنی اس نے اس کو غلام بنالیا، یا یہ اِسْتَهْزَأَ بِهٖ کے معنی میں اس نے ہنسی اڑائی مسخرہ بنایا، سَخِرَ مِنْهُ سے دونوں مصدر ہیں۔ كَسْرُكَ مبتداء۔ سُخْرِيًّا اسکا مفعول بہا خبر۔ اَعْطٰى جملہ مستانفہ۔

(۹۱۰) وَفِيْ اَنَّهُمْ كَسْرٌ شَـرِيْفٌ وَّتُرْجَعُوْ ۸ نَ فِي الضَّمِّ فَتْحٌ وَّاكْسِرِ الْجِيْمَ وَاَكْمَلَا

ترجمہ: اور (حمزہ و کسائی کیلئے صَبَرُوْا) اَنَّهُمْ میں ہمزہ کا کسرہ ہے جو بزرگی والا ہے اور لَا تَرْجِعُوْنَ جو ہے اس کے ضمہ میں فتحہ ہے اور تو جیم کو کسرہ بھی دے (حمزہ کسائی ہی کیلئے) اور تو ضرور کامل ہو جا (یعنی یہ لَا تَرْجِعُوْنَ پڑھتے ہیں معروف سے اور باقین کیلئے تُرْجَعُوْنَ مجہول سے ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

فَتْحٌ مبتداء کے بعد اس کی صفت شَرِيْفٌ یا لَهُمَا مقدر ہے یعنی اَنَّهُمْ کا کسرہ شریف کے مرموزین حمزہ و کسائی کیلئے ہے، اور فِیْ اَنَّهُمْ خبر ہے۔ اور تَرْجِعُوْنَ کا فتحہ بھی حمزہ و کسائی ہی کیلئے ہے۔ تُرْجَعُوْنَ مبتداء۔ فِی الضَّمِّ فَتْحٌ خبر و مبتداء، جملہ خبر مبداء اول۔ اَكْمَلَا اَیْ صِرْ كَامِلًا۔ الف نون خفیفہ سے بدل ہے۔

توضیح: اِنَّهُمْ کسرہ کی صورت میں جملہ مستانفہ ہے پہلا جملہ صَبَرُوْا پر ختم ہو جاتا ہے، اور فتحہ کی صورت میں یہ جَزَيْتُ کا دوسرا مفعول ہے اور اس سے پہلے لام یا باء سببیہ مقدر ہے اَیْ لِاَنَّهُمْ ، بِاَنَّهُمْ۔

(۹۱۱) وَفِیْ قَالَ كَمْ قُلْ دُوْنَ شَكٍّ وَّبَعْدَهٗ ٩ شَفَا وَبِهَا يَاءٌ لَعَلِّیْ عُلِّلَا

ترجمہ: اور قَالَ كَمْ (لَبِثْتُمْ کی جگہ کی، حمزہ اور کسائی کا) قُلْ كَمْ ہے، حالانکہ یہ شک سے خالی ہے (کوئی مصحف میں الف کا حذف ہے باقی مصاحف میں الف مرسوم ہے) اور اس کے بعد (قَالَ اِنْ لَّبِثْتُمْ کی جگہ میں حمزہ و کسائی کیلئے) اسی قُلْ نے شفا دی ہے (یہ بھی کوئی مصحف میں الف کے بغیر ہے) اور اس سورۃ فلاح میں لَعَلِّیْٓ اَعْمَلُ ع٦ ” کی یاء ہے (جس کے ذریعہ اس کافر نے (دنیا کی طرف لوٹانے کی درخواست کی) علت بیان کی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

دُوْنَ شَكٍّ اَیْ خَالِيًا مِّنَ الشَّكِّ ثَابِتٌ جو خبر ہے اس کے فاعل سے حال ہے۔ بَعْدَهٗ ھاء قَالَ كَمْ کیلئے ہے جو شفا کا ظرف ہے اور شفا کی فاعلی ضمیر قُلْ فِیْ مَوْضِعِ قَالَ اِنْ لَّبِثْتُمْ کیلئے ہے۔ بِهَا يَاءٌ اسمیہ ہے جس کی خبر مقدم ہے۔ لَعَلِّیْ يَاءٌ سے بدل ہے اَیْ يَاءُ لَعَلِّیْ۔ عَلَّلَا الف اطلاقی يَاءٌ کی صفت ہے۔

توضیح: قُلْ امر ہے، اور اسناد دوزخ کے داروغہ اور نگران فرشتوں کیلئے ہے، اور واحد مَلَكٌ سے جنس مَلَكٌ مراد ہونے کی وجہ سے ہے قَالَ ماضی ہے اور فاعل حق تعالیٰ ہیں، اور اگر چہ یہ مستقبل سے تعلق ہے مگر قطعی اور یقینی ہونے کے اعتبار سے ایسے ہیں کہ گویا وقوع پذیر ہو چکے ہیں اس سورت میں یاء اضافت صرف ایک ہی ہے، جو لَعَلِّیْٓ اَعْمَلُ ع٦ “ میں ہے اس میں سما شامی کا فتحہ اور کوفیین کا سکون ہے۔

یاءات زائدہ: (سورۃ المؤمنون) زائدہ اس سورت میں کوئی نہیں۔

ادغام کبیر: اس سورت میں ادغام کبیر بارہ ۱۲ ہیں۔ مثلین کے چار ۴ ۔ متقاربین کے آٹھ ۸ ۔

ادغام صغیر مختلف فیہ: ادغام صغیر مختلف فیہ چار ۴ ہیں۔

جدول ادغام صغیر مختلف فيه (سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قرأ	اظہار والے قرأ
۱	فَاغْفِرْ لَنَا	۶	بصری، خلف عن الدوری	سوا بصری
۲	فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ	〃	ماسوا حفص و کمی	حفص و کمی
۳	كَمْ لَبِثْتُمْ	〃	بصری، شامی، حمزہ، کسائی	حرمی، عاصم
۴	اِنْ لَّبِثْتُمْ	〃	〃 〃 〃 〃	〃 〃

جدول ادغام كبير مثلين (سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اَلْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ	۱
۲	اَخَاهُ هٰرُوْنَ	۳
۳	وَبَنِيْنَ نُسَارِعُ	۴
۴	فَلَا اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ	۶

جدول ادغام كبير متقاربين (سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	قَالَ رَبِّ	۲
۲	وَمَانَحْنُ لَهٗ	۳
۳	قَالَ رَبِّ	〃
۴	اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ	〃

۵	اَعْلَمُ بِمَا	٦
٦	قَالَ رَبِّ	۔
۷	عَدَدَسِنِيْنَ	۔۔
۸	اٰخَرَ لَابُرْهَانَ	۔

المرسوم: (سورۃ المومنون) سٰمِـرًا بحذف الف ہے حضرت نوح علیہ السلام کے قصہ میں دوسرے رکوع شروع میں اَلْمَلَؤُا کا ہمزہ متطرفہ مضمومہ بعداز فتح بصورت واؤ اور اس کے بعد الف زائدہ مرسوم ہے۔

سُوْرَةُ النُّوْر

یہ سورت مدنی ہے اس کی کل آیات حجازی تریسٹھ ٦٣ ۔ اور عراقی و دمشقی چونسٹھ ٦٤ ہیں۔ اکسٹھ ٦١ میں اتفاق ہے، اور تین میں اختلاف ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۔ (۲) يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ان دو پر عراقی و شامی آیت ہے۔ (۳) لِّأُولِي الْاَبْصَارِ پر حمصی آیت ہے، فواصل نَمِرُ لُبّ کے پانچ حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ سے تَذَكَّرُوْنَ تک جوہ صحیحہ ایک سو چوہتر ١٧٤ ہیں، قالون اڑتالیس ٤٨ ۔ ابوبکر حفص کسائی اور مکی بارہ ١٢ بارہ ١٢ ۔ بصری دوری اور شامی چھ ٦ چھ ٦ ۔ حمزہ اور خلف تین ٣ تین ٣ اور ورش چون ٥٤ بسم اللہ پر چھبیس ٢٦ ، ترک پر اٹھارہ ١٨ ۔

(۹۱۲) وَحَقٌّ وَّفَرَّضْنَا ثَقِيْلًا وَّرَأْفَةٌ ۱ يُحَرِّكُهُ الْمَكِّيُّ وَاَرْبَعُ اَوَّلَا

ترجمہ: اور وَفَرَّضْنٰهَا (مکی و بصری کیلئے اپنی راء کی) تشدید والا ہونے کی حالت میں ثابت ہے (حصن و شامی کیلئے فَرَضْنٰهَا بتخفیف راء ہے) اور رَأْفَةٌ جو ہے، مکی اس کی (ہمزہ کو فتحہ کی) حرکت دیتے ہیں (یعنی رَاَفَةٌ پڑھتے ہیں) اور اَرْبَعَ (شَهٰدٰتٍ) جو پہلی جگہ واقع ہے اس کی عین کا رفع اطلاقی۔

(۹۱۳) (صِحَابٌ) وَّغَيْرُ الْحَفْصِ خَامِسَةُ الْاَخِيْـ ۲ ـرُ اَنْ غَضِبَ التَّخْفِيْفُ وَالْكَسْرُ اُدْخِلَا

ترجمہ: صحاب کی قرأت ہے (سما شامی ابوبکر اَرْبَعَ منصوب پڑھتے ہیں) اور پہلے کی قید سے دوسرا اَنْ تَشْهَدَ

أَرْبَعَ نکل گیا، جوسب کے نصب سے ہے)اورحفص کے سوا کیلئے پچھلا وَالْخَامِسَةُ أَن (رفع تاء سے ہے یہ نویں آیت کے شروع والا ہے، رہا ساتویں آیت کے شروع والا، وہ سب کے ہاں مرفوع ہے)، اور أَنْ غَضِبَ جو ہے(نافع کیلئے نون کی)تخفیف اورضاد میں کسرہ داخل کیا گیا ہے(یعنی نافع أَنْ غَضِبَ اور باقین أَنَّ غَضِبَ اللّٰهِ پڑھتے ہیں)۔

(۹۱۴) وَيَرْفَعُ بَعْدُ الْجَرِّ يَشْهَدُ شَائِعٌ ۳ وَغَيْرُ أُولِي بِالنَّصْبِ صَاحِبُهُ كِلَا

ترجمہ: اور یہ(نافع أَنْ غَضِبَ کے)بعد اللّٰهُ کی ہاء کے جر کو رفع سے بدلتے ہیں(یعنی ان کے لئے أَنْ غَضِبَ اللّٰهُ ہے، اور باقی کیلئے أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ ہے)اور يَوْمَ يَشْهَدُ (حمزہ کسائی کیلئے اطلاقی یا تذکیر سے) مشہور ہے(باقی کیلئے تشہد تانیث کی تاء سے ہے)اور غَيْرُ أُولِي الْإِرْبَةِ ع۴ ع") جو ہے اس کے صاحب نے(شعبہ و شامی کیلئے)نصب کے ساتھ (غَيْرَ) محفوظ کیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر۱: وَفَرَّضْنٰهَا مبتداء۔ حَقٌّ خبر۔ ثَقِيْلًا حال۔ رَأْفَةٌ مبتداء۔ يُحَرِّكُهُ الْمَكِّي جملہ خبر۔ أَرْبَعُ مبتداء۔ منصوب علی الظرف أَيْ الْوَاقِعُ أَوَّلًا ۔ صِحَاب خبر۔

شعر۲: أَيْ بِالرَّفْعِ قِرَاأَتُ صِحَابٍ ۔ غَيْرَ الْحَفْصِ مبتداء۔ حفص معرفہ پر لام تاکید کیلئے داخل کیا ہے۔ خَامِسَةٌ خبر المبتداء أَيْ غَيْرَ حَفْصٍ قَرَءَ و ا، اَلْخَامِسَةُ الْآخِيْرُ بِالرَّفْعِ، اَلْخَامِسَةِ کا لام ضرورۃً حذف ہے۔ أَنْ غَضَبَ مبتداء۔ اَلتَّخْفِيْفُ وَالْكَسْرُ أُدْخِلَا خبر۔ يَرْفَعُ کا فاعل ضمیر نافع ہے۔ اَلْجَرُّ اس کا مفعول ہے۔ بَعْدُ مبنی علی الضم لِقَطْعِهِ عَنِ الْإِضَافَةِ أَيْ بَعْدُ أَنَّ غَضَبَ يَشْهَدُ شَايِعٌ مبتداء وخبر۔ غَيْرُ أُولِيْ مبتداء۔ صَاحِبُهُ مبتداء ثانی۔ كِلَا خبر۔ جملہ خبر مبتداء اول۔ بِالنَّصْبِ متعلق بِكِلَا ۔

توضیح: (۱) فَرَضَ ضَرَبَ سے ہے، فَرَضَ اللّٰهُ کے معنی میں اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر احکام واجب وفرض کئے اور فَرَّضَ بھی اسی معنی میں آتا ہے لیکن اس میں کثرت ہے۔

(۲) رَأْفَةٌ فَتَحَ اور سَمِعَ دونوں سے آتا ہے، ہمزہ کا سکون اصل ہے اور عین کلمہ کے حلقی حرف کی بناء پر فتحہ ہے، اَلْمَعْز "انعام" دَأْبًا "یوسف" کی طرح، اور یہ رحمت کی شدت و کثرت کے معنی میں ہے۔

(۳) أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ رفع کی صورت میں فَشَهَادَةُ کی خبر ہے، جو بَيِّنَة اور دلیل کے معنی میں ہے، اور أَرْبَعَ نصب کی صورت میں أَرْبَعَ اپنے مضاف الیہ کے اعتبار سے فَشَهَادَةُ (مصدر) کا مفعول مطلق ہے، اور اس کی خبر مقدر ہے۔

(۴) اوردوسرا وَالْخَامِسَةُ رفع کی تقدیر پر مبتداء ہےاور اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ خبر ہے۔ اَیْ وَالشَّهَادَةُ الْخَامِسَةُ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ اورنصب کی صورت میں دوسرا اَلْخَامِسَةَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ پرمعطوف ہے،اور اَنَّ غَضَبَ وَالْخَامِسَةَ سے بدل ہے،یعنی عورت پانچویں شہادت اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ بھی کہے۔

(۵) نافع کی قرأت میں اَنْ مخففہ ہے،ثقیلہ سےاوراس کااسم ضمیرشان ہے،جومقدر ہے غَضِبَ ماضی کافاعل اللّٰهُ ہے،جومرفوع ہے،اور یہ جملہ اَنْ کی خبر ہے۔

(۶) يَشْهَدُ کی تذکیر کی وجہ اَلْسِنَةٌ اصل یعنی واحد کی رُو سے مذکر ہے،اورلفظ کےاعتبار سے تَشْهَدُ مؤنث ہے۔

(۷) غَيْرِ جرسے التَّابِعِيْنَ کی صفت ہے،اس لئے کہ غَيْرَ کی وضع صفت ہی کیلئے ہے،اورمجازاً استثناء میں مستعمل ہوتا ہے۔

(۹۱۵) وَدُرِّيٌّ اِكْسِرْ ضَمَّهُ حُجَّةٌ رِّضًى ۴ وَفِيْ مَدِّهٖ وَالْهَمْزِ صُحْبَتُهُ حَلَا

ترجمه: اور دُرِّيٌّ جو ہےتو (بصری وکسائی کیلئے) اس کے دال کے ضمہ کوکسرہ سے بدل دے حالانکہ تو پسندیدہ حجت والا ہے،اور (صحبہ اوربصری کیلئے) اس کی یاء کے مدمتصل سے پڑھنے اور (یاء کے بعد) ہمزہ لانے میں اس کی جماعت ہے ،یہ لفظ شیریں ہو گیا ہے (پس (۱) بصری و کسائی کیلئے دِرِّیْءٌ کسرہ مد وہمزہ سے۔ (۲) ابوبکر و حمزہ کیلئے دُرِّیْءٌ ضمہ،مداورہمزہ سے مُرِّيْقٌ کی طرح۔ (۳)حرمی شامی حفص کیلئے دُرِّيٌّ ضمہ اور یاءکی تشدید سے، جعبری اورابوعلی کی رائے یہ ہے،کہ اس قرأت میں ہمزہ یاء سے بدلا ہے،اور دِرِّیْءٌ دُرِّیْءٌ دُرِّيٌّ مستعمل ہیں۔

﴿النحووالعربية﴾

دُرِّيٌّ مبتداء۔ اِكْسِرْ ضَمَّه جملہ اس کی خبر۔ حُجَّةٌ حال من الفاعل اوالمفعول اَیْ ذَا حُجَّةٍ مَرْضِيَّةٍ۔ صُحْبَتُهٗ مبتداء۔ هَاء لفظ دُرِّيٌّ کے لئے۔ حَلَا خبر۔ ضمیر صحبة کیلئے۔ فِيْ مَدِّهٖ ظرف۔ وَالْهَمْزُ معطوف علی المد

(۹۱۶) يُسَبِّحُ فَتْحُ الْبَا كَذَا صِفْ وَيُوْقَدُ الْ ۵ مُؤَنَّثُ صِفْ شَرْعًاوَّ (حَقٌّ) تَفَعَّلَا

ترجمه: يُسَبِّحُ جو ہے (اس میں شامی اور ابوبکر کیلئے) باء کافتحہ ہےتواسی طرح بیان کردے اور يُوْقَدُ جو مؤنث ہے، (ابوبکر حمزہ وکسائی کیلئے) تو بیان کردے،حالانکہ یہ (لفظ تانیث کی تاء کےساتھ تُوْقَدُ) واضح ہے اور (مکی و بصری کیلئے) یہ يُوْقَدُ تَفَعَّلَ (کاوزن یعنی تَوَقَّدَ) حق صحیح ہے۔

(پس(۱) صحبہ کیلئے تُـوقَـدُ تاء سے۔ (۲)مدنی شامی حفص کیلئے یُـوقَـدُ یاء سے۔ (۳)مکی وبصری کیلئے تَوَقَّدَ ۔ اور دُرِّیٌّ کوملانے سے دونوں میں کل پانچ قرا ئتیں ہیں۔

(۱) مدنی شامی حفص کیلئے دُرِّیٌّ یُوقَدُ. (۲) مکی کیلئے دُرِّیٌّ تَوَقَّدَ ۔ (۳)ابوبکر حمزہ کیلئے دُرِّیْءٌ تُوقَدُ ۔ (۴)بصری کیلئے دُرِّیْءٌ تَوَقَّدَ ۔ (۵) کسائی کیلئے دِرِّیْءٌ تُوقَدُ ۔

﴿النحووالعربية﴾

یُسَبِّحُ مبتداء۔ فَتْحُ الْبَاءِ خبر۔ کَذَا صِفْ اَیْ صِفْ مِثْلَ هٰذَالْوَصْفِ وَهُوَ الْفَتْحُ . تُوقَدُ دوسرے صِفْ کامفعول ہے، اَلْمُؤَنَّثُ اس کی صفت ہے۔ شَرْعًا فاعل سے حال اَیْ ذَا شَرْعٍ ۔ حَقٌّ خبر۔ تَفَعَّلَا مبتداء۔ الف اطلاقی ہے اَیْ الْقِرَاءَةُ عَلَی وزن تَفَعَّلَا حَقٌّ۔

توضیح: (۱) تانیث کی صورت میں تُوقَدُ کا فاعل هِیَ ہے، جو اَلزُّجَاجَةُ کے یامشکوۃٍ کیلئے ہے، یعنی وہ شیشہ یاطاق برکت والے زیتون کے تیل سے روشن کیا جاتا ہے اور یہ روشن کرنے کی نسبت مجازاً ہے اور تذکیر کی صورت میں یُـوقَـدُ اور تَـوَقَّـدَ دونوں کی ضمیر مصباح کیلئے ہے کیونکہ حقیقت کی رُو سے روشن کئے جانے کی چیز وہی ہے اور مضارع یَکَادُ کی مناسبت سے ہے اور ماضی اس کے ثبوت اور کثرت کے لئے ہے۔

(۲) یُسَبَّحُ باء کے فتحہ سے مجہول ہے اور اس کا نائب فاعل لَـهٗ فِیهَـا بِـالْغُدُوِّ تینوں میں سے کسی ایک کو مان سکتے ہیں اور باء کے کسرہ سے یُسَبِّحُ معروف ہے اور رِجَالٌ اس کا فاعل ہے اور اس قرأت پر وَالْاٰصَالِ پر آیت ہونے کے سبب وقف حسن ہے، اور اگر آیت نہ ہوتی تو وقف قبیح ہوتا، اس لئے کہ رِجَـــالٌ اس قرأت میں فاعل ہے، اور وَالْاٰصَالِ کے بعد آرہا ہے اور فاعل کے بغیر جملہ تام نہیں ہوتا۔

(۹۱۷) وَمَـــا نَـــوَّنَ الْـبَــزِّیْ سَـحَـــابُ وَرَفْـعُـهُـمْ ۲ لَـدٰی ظُـلُـمٰـــتٍ جَـرُّ دَارٍ وَّ اَوْصَلَا

ترجمہ: اور بزی نے سَحَابٌ ظُلُمٰتٍ کے باء کو تنوین نہیں دیا (باقی کیلئے سَحَابٌ تنوین سے ہے (اور اس کے بعد ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا کی تاء میں ان (باقی چھ) کے رفع کو جاننے والے (مکی نے جر سے بدل دیا ہے اور اس عالم نے جر کو ہم تک پہنچایا ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

مَا نَافیه. اَلْبَزِّیْ نَوَّنَ کا فاعل ہے۔ سَحَابٌ مفعول۔ رَفْعُهُمْ جَرَّ کا مفعول ہے۔ جَرَّ فعل ماضی ہے اس کا

فاعل دَارٍ اسم فاعل مِنَ الدّرَايَةِ وَاَوْصَلَا جَرّ پر معطوف ہے اور لَدٰی ظُلُمَاتٍ جَرّ کاظرف ہے۔

توضیح: سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ میں تین قراءات ہیں۔ (۱) بزی کیلئے سَحَابُ ظُلُمٰتٍ۔ (۲) قنبل کیلئے سَحَابٌ ظُلُمٰتٍ۔ (۳) باقی چھ قراء کیلئے سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ یہی عمدہ ہے اس لئے کہ سَحَابٌ اضافت سے خالی ہے اور ظُلُمٰتٌ مَعِیَ یا ھٰذِہٖ مقدر کی خبر ہے جس کا مرجع یا مشار الیہ اَوْكَظُلُمٰتٍ ہے اور سَحَابٌ تینوں قراءتوں پر مِنْ فَوْقِهٖ کا مبتداء مؤخر ہے، اور تنوین کا حذف اور ظُلُمٰتٍ کا جر اضافت کی بناء پر ہے اور تقدیر سَحَابُ ظُلُمٰتٍ مُشْرِكَةٍ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ہے اور سَحَابٌ کی تنوین اور تاء کا جر ظُلُمٰتٍ کے اَوْكَظُلُمٰتٍ سے بدل ہونے کے سبب اور ان دونوں قراءات پر سَحَاب پر وقف حسن ہے۔

(۹۱۸) كَمَا اسْتَخْلَفَ اضْمُمْهُ مَعَ الْكَسْرِ صَادِقًا ✓ وَفِيْ يُبْدِلَنَّ الْخِفُّ صَاحِبُهُ دَلَا

ترجمہ: اور تو (ابوبکر کیلئے) كَمَا اسْتَخْلَفَ کی تاء کو ضمہ دے لام کے کسرہ دینے کے ساتھ، حالانکہ (تو اس بیان میں) سچا ہے، اور (شعبہ اور مکی کیلئے) وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ کی دال کی تخفیف جو ہے اس کا صاحب کامیاب ہو گیا ہے (یعنی شعبہ اور مکی کیلئے وَلَيُبْدِلَنَّ ہے اور باقین کیلئے وَلَيُبَدِّلَنَّ تشدید ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

كَمَا اسْتَخْلَفَ مبتداء۔ اُضْمُمْهُ خبر۔ مَعَ الْكَسْرِ مفعول سے حال۔ صَادِقًا فاعل سے حال۔

اَلْخِفُّ مبتداء۔ فِيْ يُبَدِّلَنْ اس کاظرف اَیْ اَلتَّخْفِيْفُ فِيْهِ۔ صَاحِبُهٗ دَلَا اس کی خبر، اور پورا جملہ مبتداء اول کی خبر۔

توضیح: كَمَا اسْتُخْلِفَ مجہول کا فاعل حق تعالیٰ ہیں، جو آیت کے شروع میں مذکور ہیں، اور اَلَّذِيْنَ نائب فاعل ہیں اور معروف کا فاعل ضمیر ہے جو اللہ تعالیٰ کیلئے ہے جو وَعَدَ اللّٰهُ میں ہے اور اَلَّذِيْنَ مفعول ہے۔ وَلَيُبْدِلَنَّ ابوبکر کی قراءت پر اَبْدَلَ سے ہے اور تشدید والا بَدَّلَ سے ہے۔

نوٹ: اعادہ کی صورت میں مجہول میں ہمزہ مضموم اُسْتُخْلِفَ اور معروف میں ہمزہ مکسور اِسْتَخْلَفَ پڑھا جائے گا۔

(۹۱۹) وَثَانِيْ ثَلَاثَ ارْفَعْ سِوٰی (صُحْبَةٍ) وَقِفْ ٨ وَلَا وَقْفَ قَبْلَ النَّصْبِ اِنْ قُلْتَ اُبْدِلَا

ترجمہ: اور تو دوسرے ثَلٰثُ کو (عَوْرٰتٍ سے پہلے) صحبہ کے سوا کیلئے رفع دے (اور چاہے تو) اس سے قبل

مـرّاتٌ پروقف بھی کر،اورنصب سے پہلے(مَـرّات اور اَلْـعِشـآءَ پر)وقف نہیں ہے اگر تو یہ کہے کہ یہ(نصب کی صورت میں ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ یا ثَلٰثَ مَرّٰتٍ سے)بدل بنایا گیا ہے۔

توضیح: سما شامی حفص کیلئے ثَلٰثُ رفع ثاء سے ھِیَ یا ھٰذِہٖ مقدر کی خبر ہے،اور ثَـلٰثُ مَرّٰتٍ اور صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ پروقف حسن ہے اورنصب کی حمزہ کسائی شعبہ کی قرأت پر ثَـلٰثَ عَـوْرٰتٍ ثَـلٰثَ مرّٰتٍ سے بدل ہے اور دونوں کا نصب لِیَسْتَاْ ذِنْکُمْ کا مفعول مطلق ہونے کی بناء پر ہے اَیْ ثَلٰثِ مَرّٰتٍ اس لئے کہ اجازت ان اوقات میں لینے کا حکم ہے نہ کہ تین مرتبہ اوراس صورت میں ثَلٰثَ عَوْرٰتٍ سے قبل وقف مستحسن نہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

ثَـانِيْ اِرْفَعْ کا مفعول ہے،صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہے، اَیْ ثَلَا ثُ الثَّـانِیَ ۔ سِـوٰی لِلْکُلِّ محذوف سے مستثنیٰ ہے۔ اُبْدِلَا فعل مجہول اس کا فاعل ضمیر ثلاث ہے۔

ادغام کبیر: اکتیس ۳۱ ہیں۔ مثلین چودہ ۱۴۔ اور متقاربین سترہ ۱۷ ہیں۔ اور صغیر مختلف فیہ چار ۴ ہیں۔

جدول ادغام صغیر (سُوْرَۃُ النُّوْر)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قرأ	اظہار والے قرأ
۱	اِذْسَّمِعْتُمُوْہُ	۲	بصری،ہشام،خلاد،کسائی	حرمی،ابن ذکوان،عاصم خلف
۲	اِذْتَّلَقَّوْنَہٗ	〃	بصری،ہشام،حمزہ،کسائی	حرمی،ابن ذکوان،عاصم
۳	اِذْسَّمِعْتُمُوْہُ	〃	بصری،ہشام،خلاد،کسائی	حرمی،ابن ذکوان،عاصم، خلف
۴	وَاسْتَغْفِرْ لَّهُمُ اللّٰهَ	۹	بصری بخلف عن الدوری	ماسوا بصری

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَۃُ النُّوْر)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	عِنْدَ اللّٰهِ هُمْ	۲

۲	وَتَحۡسَبُوۡنَهٗ هَيِّنًا	۰
۳	اَنَّ اللّٰهَ هُوَ	۳
۴	وَاِنۡ قِيۡلَ لَّكُمُ	۴
۵	لَايَجِدُوۡنَ نِكَاحًا	۰
۶	الۡاَمۡثَالَ لِلنَّاس	۵
۷	فَيُصِيۡبُ بِهٖ	۶
۸	يَذۡهَبُ بِالۡاَبۡصَارُ	۰
۹	الۡحُلُمَ مِنۡكُمۡ	۸
۱۰	لَايَرۡجُوۡنَ نِكَاحًا	۰
۱۱	الرَّسُوۡلُ لَعَلَّكُمۡ	۰
۱۲	قَدۡيَعۡلَمُ مَّا	۹
۱۳	وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ مَّا	۰
۱۴	لِيَعۡلَمَ مَّا	۰

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوۡرَةُ النُّوۡر)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	مِائَةَ جَلۡدَةٍ	۱
۲	الۡمُحۡصَنٰتُ ثُمَّ	۰
۳	بِاَرۡبَعَةِ شُهَدَآءَ	۰
۴	مِنۡ بَعۡدِذٰلِكَ	۰
۵	بِاَرۡبَعَةِ شُهَدَآءَ	۲
۶	اَنۡ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا	۰

۷	يُؤْذَنَ لَكُمْ	۴
۸	يَكَادُ زَيْتُهَا	۵
۹	وَالْاٰصَالِ رِّجَالٌ	״
۱۰	وَالْاَبْصَارُ لِّيَجْزِيَهُمَا	״
۱۱	يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ	۶
۱۲	وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ	״
۱۳	مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ	״
۱۴	لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ	״
۱۵	لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ	۷
۱۶	بَعْدُ صَلٰوةِ	۸
۱۷	لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ	۹
۱۸	وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ	״

المرسوم: (سورۃ النور) وَيَــــــــذْرَؤُا میں ہمزہ متطرفہ فتحہ کے بعد بصورت واؤ، اور اس کے بعد الف زائدہ ہے كَمِشْكٰوةٍ میں الف بصورت واؤ مَا زَكٰى میں الف مبدلہ از واؤ بشکل یاء مرسوم ہے۔

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ

یہ سورۃ مکی ہے البتہ تین آیتیں فَمَنْ يَّفْعَلْ ذَالِكَ ٦ع" سے رَحِيْمًا تک مدنی ہیں،اس کی کل آیات بالاتفاق ستتر ۷۷ ہیں اس کے فواصل لَا کے دو حروف ہیں صرف السَّبِيْل ٢ع" لام پر اور باقی سب الف پر ختم ہوتے ہیں۔
وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ سے تَقْدِيْرًا ا تک وجوہ صحیحہ ایک سو چھ ۱۰۶ ہیں، بسملین کی چوبیس ۲۴۔ دوری مع شامی وخلاد آٹھ ۸۔ سوسی آٹھ ۸۔ ورش چونسٹھ،بسم اللہ پراڑتالیس ۴۸، اور ترک پر سولہ ۱۶۔ خلف وخلاد ایک ایک۔

(۹۲۰) وَنَأْكُلُ مِنْهَا النُّوْنُ شَاعَ وَجَزْمُنَا ا وَيَجْعَلُ بِرَفْعٍ دَلَّ صَافِيْهِ كُمَّلَا

ترجمہ: اور يَأْكُلُ مِنْهَا اع" جو ہے(حمزہ کسائی کیلئے یاء کی بجائے) نون مشہور ہوا ہے،اور ہمارا(مدنی بصری صحاب کیلئے) وَيَجْعَلُ (لَّكَ ٢ع" کے لام کو) جزم دینا جو ہے وہ(مکی شعبہ شامی کیلئے) رفع سے ہے اس کے صاف کرنے والے نے اس کے کمال رکھنے والوں کو راہ بتائی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

يَأْكُلُ مبتداء۔ اَلنُّوْنُ شَاعَ پورا جملہ خبر۔ جَزْمُنَا مصدر مبتداء۔ وَيَجْعَلُ اس کا مفعول ۔ صَافِيْهِ دَلَّ کا فاعل۔ كُمَّلًا اس کا مفعول۔ بِرَفْعٍ دَلَّ سے متعلق ہے،اور جملہ خبر ہے مبتداء کی،یعنی دَلَّ صَفَا جَزْمَنَا لفظ وَيَجْعَلُ رِجَالًا كَامِلِيْنَ عَلَى الرَّفْعِ۔

توضیح: (۱) نَأْكُلُ جمع متکلم ہے اور فاعل کفار ہیں اور یاء سے ضمیر اَلرَّسُوْلُ کیلئے ہے۔
(۲) اور وَيَجْعَلُ کا رفع استیناف کی بناء پر ہے اَیْ وَهُوَ يَجْعَلُ لَّكَ،یعنی حق تعالیٰ آپ کیلئے محل بنا دیں گے،اس صورت میں اَلْاَنْهٰرُ پر وقف درست ہوگا،اور جزم اس جَعَلَ کے محل پر عطف کی بناء پر ہے جو اِنْ شَآءَ کی جزاء ہے پس یہ سکون جزمی ہوگا،اور مثلین کی وجہ سے ادغام بھی ہوگا۔

(۹۲۱) وَنَحْشُرُ يَا دَارٍ عَلَا فَيَقُوْلُ نُوْ ٢ نُ شَامٍ وَّ خَاطِبْ يَسْتَطِيْعُوْنَ عُمَّلَا

ترجمہ: اور وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جو ہے(مکی حفص کیلئے ایسے) عالم کی یاء ہے جو رتبہ میں بلند ہو گیا ہے،اور فَيَقُوْلُ أَءَنْتُمْ میں شامی کا نون ہے اور فَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ کو مخاطب بنا دے(حفص کیلئے) حالانکہ تم عمل کرنے والے ہو(پس

(۱) مکی حفص کیلئے يَحْشُرُهُمْ فَيَقُوْلُ دونوں میں یاء۔

(۲) شامی کیلئے دونوں میں نون۔ (۳) باقین مدنی بصری صحبہ کیلئے نَحْشُرُهُمْ بالنون۔ فَيَقُوْلُ بِالْيَاء یہی قرأت اولی ہے ماقبل کے يَقُوْلُ اور عِبَادِيْ سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے، اور اس قرأت میں دونوں معنی بھی جمع ہیں، اور دونوں میں نون عظمت کے طور پر اسناد الیٰ اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں اور التفات ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

نَحْشُرُ مبتداء۔ يَا خبر، اَیْ ذُوْيَاءٍ عَالِمٍ۔ دَارٍ اسم فاعل، مِنْ دری بمعنی عالم۔ عَلَا صفت۔ فَيَقُوْلُ مبتداء۔ نُوْنٌ خبر اَیْ ذُوْنُوْنٍ شَامٍ يَسْتَطِيْعُوْنَ خَاطَبَ کامفعول۔ عُمَّلَا جمع عامل، فاعل سے حال ہے اَیْ خَاطَبَ اَيُّهَا الْقَوْمُ اوالرهط او الفريق۔

اَلْجُزْءُ التَّاسِعُ عَشَرَ (۱۹)

(۹۲۲) وَنُنْـزِلُ زِدْهُ النُّوْنَ وَارْفَعْ وَخِفَّ وَالْـ ۳ مَلٰئِكَةُ الْمَرْفُوْعُ يُنْصَبُ دُخَّلَا

ترجمہ: اور وَنُنَزِّلُ جو ہے تو اس کو (مکی کیلئے اسی طرح ایک) نون ساکن زیادہ دے اور (اس کی زاء کو) بلاتشدید پڑھ، اور (لام کو) رفع دے اور اَلْمَلٰئِكَةُ جو مرفوع ہے (مکی کیلئے) نصب دیا جاتا ہے حالانکہ یہ (اَنْزَلَ عَلَيْنَا الْمَلٰئِكَةُ) کے مناسب ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

نُنَزِلُ مبتداء۔ زِدْهُ النُّوْنَ فعل وفاعل ومفعولان، مبتداء کی خبر۔ اِرْفَعْ اَیْ اِرْفَعْ نُنْزِلُ وَخِفَّ معطوف علی الخبر۔ اَلْمَلٰئِكَةُ مبتداء۔ اَلْمَرْفُوْعُ اس کی صفت۔ يُنْصَبُ اس کی خبر۔ دُخَّلَا حال اَیْ کثیر الدخول، اَلْمُنَاسِبُ لِلشَّيْءِ۔

توضیح: یعنی نُنْزِلُ مکی کی قرأت پر اَنْزَلَ سے مضارع متکلم ہے جو وَقَدِمْنَا اور فَجَعَلْنٰهُ کے مناسب ہے، مکی اکثر جگہ تنزیل کے مضارع اَنْزَلَ سے پڑھتے ہیں اور اَلْمَلٰئِكَةَ مفعول ہے دُخَّلَا میں اشارہ ہے کہ نُنْزِلُ باب اور معنی میں اَنْزَلَ کے موافق ہے اور تَنْزِيْلًا کو مفعول مطلق اِنْزَالًا کے مرتبہ میں ہے اور باقین کی قرأت پر نُزِّلَ تنزیل کی ماضی مجہول ہے، اور اَلْمَلٰئِكَةُ مرفوع نائب فاعل کی بناء پر ہے، مکی مصحف کی رسم دو نون سے اور باقی کی ایک سے ہے۔

(۹۲۳) تَشَقَّقُ خِفُّ الشِّيْنِ مَعْ قَافَ غَالِبٌ ۴ وَيَأْمُرُ شَافٍ وَّ اجْمَعُوْا سُرُجًا وِّلَا

ترجمہ: (اوروہ یَوْمَ) تَشَقَّقُ "فرقان ۳ع جو "ق ۳ع" والے سمیت ہے(بصری وکوفی کیلئے)شین کی تخفیف غالب ہے(باقین تَشَقَّقُ تشدید شین سے پڑھتے ہیں)اور لِمَا يَأْمُرُنَا ۵ ع"(حمزہ و کسائی کیلئے اطلاقی یاءغیب نے)شفادی ہے(باقین کا خطاب ہے)اورتم نقل کی پیروی کے سبب فِيْهَا سُرُجًا ۶ ع"کوجمع کے صیغہ سے پڑھو(پس ساشامی عاصم کیلئے سِرَاجًا واحد ہے)

﴿النحووالعربية﴾

تَشَقَّقُ مبتداء۔ خِفُّ الشِّيْنِ مبتداءثانی۔ مَعْ قَافَ حال۔ غَالِبٌ خبر،اور جملہ مبتداءاول کی خبر۔ وَيَأْمُرُ شَافٍ مبتداءوخبر۔ سُرُجًا اِجْمَعُوْا کا مفعول۔ وِلَا مفعول لہ اَیْ لِلْمُتَابِعَةِ۔

توضیح: (۱) تَشَقَّقُ اصل میں تَتَشَقَّقُ تھا،شین کی تخفیف ایک تاء کے حذف اورتشدید دوسری تاء کے شین میں مدغم ہوجانے کی وجہ سے ہے۔

(۲) يَأْمُرُنَا غیبت کی صورت میں ضمیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہے اور خطاب کی صورت میں فاعل نبی ﷺ ہیں یعنی کفار کہتے ہیں کہ ہم اس رحمٰن کو سجدہ کریں جس کا آپ ہمیں کہتے ہیں، سِرَاجًا واحد سے جنس مراد ہے اور جمع سے ستاروں اور چاندوسورج کے مجموع کا ذکر فرمایا ہے۔

(۹۲۴) وَلَمْ يَقْتِرُ وْا اضْمُمْ (عَمَّ) وَالْكَسْرَ ضُمَّ ثِقْ ۵ يُضْعَفْ وَيَخْلُدْ رَفْعُ جَزْمٍ كَذِىْ صِلَا

ترجمہ: اورتو(مدنی و شامی کیلئے)وَلَمْ يَقْتِرُوْا کی یاءکوضمہ دے یہ عام ہوگیا ہے،اورتو(کوفیین کیلئے تاء کے کسرہ کوضمہ سے بدل دے اوراعتمادکر، يُضْعَفْ اور يَخْلُدْ جوہیں(ان کی فاءاوردال میں شامی اور ابوبکر کیلئے)جزم کے بجائے رفع ہے حالانکہ یہ آگ والے کی طرح مشہور ہے(یعنی مہمان نواز جس کا چولھا ہروقت گرم رہتا ہے یا ذہین شخص کی طرح)۔

﴿النحووالعربية﴾

لَمْ يَقْتُرُوْا اُضْمُمْ کا مفعول۔ عَمَّ مستانفہ اَیْ عَمَّ الضَّمَّ۔ اَلْكَسْرُ ضُمَّ کا مفعول ہے،اور ضُمَّ امر ہے۔ ثِقْ معطوف بحذف العاطف۔ يُضَاعَفْ مبتداء۔ رَفْعُ جَزْمٍ خبر اَیْ ذُوْ رَفْعٍ۔ كَذِىْ صِلَا صفت۔ اَیْ مُشْتَهِرٌ

اشتہارالنار ذَاتَ الْاِشْتِعَالِ۔

توضیح: (۱) وَلَمْ يَقْتِرُوْا عَمَّ کی قرأت پر اَقْتَرَ سے ضَيَّقَ فِي النَّفَقَةِ کے معنی میں ہے اَقْتَرَ اَيْسَرَ کی ضد ہے یعنی اس نے خرچ میں تنگی کی، اورکوفیین کی قرأت نَصَرَ سے ہے اورحق کی قرأت پر ضَرَبَ سے، اورتینوں قرأتیں ہم معنی ہیں، یعنی انہوں نے ضروری خرچ میں تنگی نہیں کی۔

(۲) يُضْعَفُ کا رفع استیناف کی بناء پر ہے اور يَخْلُدْ کا رفع اس پر معطوف ہونے کی وجہ سے ہے یا يُضْعَفُ يَلْقَ کے فاعل سے حال ہے اورجزم کی تقدیر يُضْعَفُ اس يَلْقَ آثَامًا سے بدل ہے جو مَنْ کی جزء ہے اس لئے کہ گناہ کی سزا سے ملاقات اوراس میں اضافہ دونوں کا مقصد ایک ہے۔

(۹۲۵) وَوَحَّدَ ذُرِّيَّتِنَا حِفْظٌ (صُحْبَةٍ) ٦ وَيَلْقَوْنَ فَاضْمُمْهُ وَحَرِّكْ مُثَقِّلَا

ترجمہ: اور ذُرِّيَّتِنَا کو (بصری اورصحبہ کیلئے ایک) جماعت کی حفاظت نے واحد بنادیا ہے اور يَلْقَوْنَ جو کہ صحبہ کے ماسوا (سب کے لئے) اس کی یاء کو ضمہ دے اور لام کو فتحہ کی حرکت دے حالانکہ تو (قاف کو) تشدید سے پڑھنے والا ہے (پس یہ ساڑھے چار يُلَقَّوْنَ پڑھتے ہیں۔

(۹۲۶) سِوَى (صُحْبَةٍ) وَّالْيَاءُ قَوْمِيْ وَلَيْتَنِيْ ۷ وَكَمْ لَوْ وَلَيْتٍ تُوْرِثُ الْقَلْبَ اَنْصُلَا

ترجمہ: (سِوَى صُحْبَةٍ کا تعلق گذشتہ شعر سے ہے) (اوراس سورت کی یاءات اضافت) (۱) اَنَّ قَوْمِيْ اتَّخَذُوْا کی یاء۔ (۲) يَلَيْتَنِيْ اتَّخَذْتُ (۳ع کی یاء) ہے اوربہت سے لَوْ اور لَيْتَ (شرطیں اورتمنائیں جو ہیں) دل کو (تلوار ، تیر اور نیزہ کی) نوکوں کا مالک بنادیتی ہیں۔ (لَيْتَنِيْ پر پہنچ کر ناظم کا ذہن اس ظالم کے قصہ کی طرف منتقل ہوگیا، جس کا ذکر وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ ''فرقان ۳ع'' میں ہے یعنی کفار قیامت میں پچھتائیں گے اپنی انگلیاں دانتوں میں چبائیں گے مگر کفروشرکت پر اس وقت کی ندامت ذرہ بھی کام نہ آئے گی)

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۷: اَنْصَلَا نَصْلٌ کی جمع بمعنی تلوار کی دھار اور نیزہ و تیر کی نوک اوراس کی جمع نصول اور نصال بھی ہے۔ وَحَّدَ فعل۔ حفظ فاعل۔ ذُرِّيَّتِنَا مفعول۔ يَلْقَوْنَ مبتداء۔ سِوَى صحبة خبر۔ اَيْ قرأ غير صحبةٍ . فَاضْمُمْهُ وَحَرِّكْ مُثَقِّلَا بیان معترضہ واقع ہوا ہے۔ اَلْيَاءُ قَوْمِيْ مبتداء وخبر۔ اس کی تقدیر وَيَاءُ الْاِضَافَةِ يَاءُ قَوْمِيْ ہے۔ اور اَلْ مضاف الیہ کے عوض میں ہے۔ دوسرا مصرع اسمیہ ہے اور كَمْ کا مضاف الیہ مقدر ہے اَيْ وَكَمْ مَرَّةٍ يه

مبتداء اول اور لَوْ وَلَيْتَ مبتداء ثانی ہے۔ تُوْرِثُ خبر ہے۔ اور تقدیر لَوْ تُوْرِثُ الْقَلْبَ اَنْصَلَا وَلَيْتَ تُوْرِثُ الْقَلْبَ اَنْصَلَا ہے، لَوْ اور لَيْتَ سے کلمہ لَوْ وَلَيْتَ مراد ہے۔

توضیح: (۱) ذُرِّيّٰتِنَا میں توحید وجمع کی توجیہ "اعراف ۲۶" میں گزر چکی ہے۔ (۲) وَيُلَقَّوْنَ لُقّی سے مجہول ہے فاعل کا حذف معلوم ہونے کی بناء پر ہے یا اصل میں يُلَقِّيْهِمُ اللّٰهُ تَحِيَّةً تھا، اور يَلْقَوْنَ لَقِیَ کا مضارع معروف ہے، اور يَلْقَ اَثَامًا کی طرح ایک مفعول کی طرف متعدی ہے، يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ "احزاب" کی طرح۔

یاءات اضافت: اس سورت میں دو ہیں، (۱) اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ۳ع" میں مدنی بصری فتحہ پڑھتے ہیں، اور قنبل شامی کوفیین کا سکون ہے۔ (۲) يٰلَيْتَنِی اتَّخَذْتُ ۳ع" میں صرف بصری کا فتحہ ہے، حرمی شامی کوفیین کا سکون ہے۔

ادغام کبیر: اٹھارہ ۱۸ ہیں۔ مثلین کے تیرہ ۱۳۔ اور متقاربین کے پانچ ۵۔ ادغام صغیر مختلف فیہ: پانچ ۵ ہیں۔

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قراء	اظہار والے قراء
۱	فَقَدْ جَآءُوْ	۱	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان عاصم
۲	اِذْ جَآءَنِیْ	۳	بصری، ہشام	ماسوا بصری، ہشام
۳	اِتَّخَذْتُ	۰	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان عاصم
۴	وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ	۵	ماسوا مکی، حفص	مکی وحفص
۵	يَفْعَلْ ذٰلِكَ	۶	ابو الحارث عن الکسائی	ماسوا ابو الحارث

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا	۱
۲	لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ	۲
۳	فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً	۳
۴	اَخَاهُ هٰرُوْنَ	۰

۵	ذَالِكَ كَثِيْرًا	۴
۶	لَايَرْجُوْنَ نُشُوْرًا	〃
۷	اِلٰهَهٗ هَوٰهُ	〃
۸	رَبِّكَ كَيْفَ	۵
۹	جَعَلَ لَكُمُ	〃
۱۰	اَلَّيْلَ لِبَاسًا	〃
۱۱	وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ	〃
۱۲	اَلْمَلٰئِكَةُ تَنْزِيْلًا	〃
۱۳	اَلْمَلٰئِكَةُ تَنْزِيْلًا	

جدول ادغام كبير متقاربين (سُوْرَةُ الْفُرْقَان)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	وَخَلَقَ كُلَّ	〃
۲	لَكَ قُصُوْرًا	۲
۳	بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا	〃
۴	رَبُّكَ قَدِيْرًا	۵
۵	ذَالِكَ قَوَامًا	۶

المرسوم: (سورۃ الفرقان) يَعْبَؤُ میں ہمزہ متطرفہ مضمومہ بعد از فتح بصورت واؤ، اور اس کے بعد الف زائدہ مرسوم ہے، وَذُرِّيّٰتِنَا میں الف جمع محذوف ہے۔

سُوْرَةُ الشُّعَرَاءِ

یہ سورت مکی ہے، لیکن وَلَوْ اَنْزَلْنٰهُ سے ایک، اور اَفَبِعَذَابِنَا سے سورۃ کے آخر تک کی چوبیس ۲۴ یا پچیس ۲۵ آیات مدنی ہیں، اور اس کی آیات مدنی آخر اور مکی و بصری کیلئے دوسوچھبیس ۲۲۶ ۔ اور کوفی و مدنی اول اور شامی کیلئے دوسوستائیس ۲۲۷ ہیں۔ دوسوچوبیس ۲۲۴ میں اتفاق ہے، اور چار میں اختلاف ہے۔

(۱) طٰسٓمٓ پر کوفی۔ (۲) فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پر غیر کوفی۔ (۳) اَیْنَ مَاكُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ پر غیر بصری (۴) وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ پر غیر مکی و مدنی آخیر آیت ہے، اس کے فواصل نَمْلٌ کے تین حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: فَقَدْ كَذَّبْتُمْ سے اَلْمُبِیْنِ تک وجوہ صحیحہ ایک سو اٹھارہ ۱۱۸ ہیں، قالون مع ورش و مکی و حفص چھتیس ۳۶ ۔ ابوبکر و کسائی اٹھارہ ۱۸ ۔ ورش مع بصری و شامی ساٹھ ۶۰ ، بسم اللہ پر چھتیس ۳۶ ۔ ترک پر چوبیس ۲۴ ۔ اور حمزہ چار ۴ ۔

(۹۲۷) وَفِي حٰذِرُوْنَ الْمَدُّ مَا ثُلِّ فٰرِهِيْـ ـنَ ذَاعَ وَخَلْقُ اضْمُمْ وَحَرِّكْ بِهِ الْعُلَا

ترجمه: اور حٰذِرُوْنَ ۵۶ع" میں (ابن ذکوان اور کوفی کیلئے الف) مدہ کا حذف نہیں کیا گیا، (زائل نہیں ہوا، بلکہ ثابت ہے، پس ساوہشام کیلئے حَذِرُوْنَ الف کے حذف سے ہے) اور فٰرِهِيْنَ (۸ع" شامی اور کوفی کیلئے الف مدہ سے) مشہور ہوگیا ہے (پس (۱) ابن ذکوان اور کوفی کیلئے حٰذِرُوْنَ اور فٰرِهِيْنَ - دونوں میں الف ہے۔ (۲) ساکیلئے حَذِرُوْنَ اور فَرِهِيْنَ دونوں کے الف کے حذف سے۔

(۳) ہشام کیلئے حٰذِرُوْنَ اور فَرِهِيْنَ ہے، اول میں الف کا حذف اور ثانی میں اثبات) اور (مکی بصری کسائی کے) خَلْقُ (الْاَوَّلِيْنَ ۷ع" کی خاء) کو (مدنی شامی حمزہ عاصم کیلئے) ضمہ دے، اور لام کو ضمہ کے ساتھ حرکت دے (یعنی خُلُقُ) یہ ضمہ بلندیوں والا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْمَدُّ مبتداء۔ مَاثُلَّ اسکی خبر۔ وَفِيْ حٰذِرُوْنَ اس کا ظرف۔ فٰرِهِيْنَ ذَاعَ مبتداء و خبر، اَيْ اِشْتَهَرَ بِالْمَدِّ. وَخَلْقُ اُضْمُمْ کا مفعول۔ وَحَرِّكْ معطوف ہے۔ حَرِّكْ سے متعلق۔ اَلْعُلَا مبتداء۔ كَمَا فِيْ نَدٍ اس کی خبر۔

توضیح: حٰذِرُوْنَ اور فٰرِهِيْنَ الف کے اثبات پر دونوں اسم فاعل ہیں، اور الف کے حذف پر دونوں صفت مشبہ ہیں، جو دوام و استمرار کے معنی میں ہے، اور بعض کے قول پر دونوں ہم معنی ہیں۔ طٰسٓمٓ میں حمزہ ملفوظی نون کے اظہار سے، اور

باقی کا ادغام واضح ہے۔

(۹۲۸) کَمَا فِی نَدٍ وَّ الْاَیْکَۃِ اللَّامُ سَاکِنٌ ٭ مَعَ الْھَمْزِ وَاخْفِضْہُ وَفِیْ صَادَ غَیْطَلَا

ترجمہ: (نیز یہ ضمہ اس درخت کی طرح ہے جو تر جگہ میں ہو، اس مصرعہ کا تعلق گزشتہ شعر سے ہے)۔

اور اَصْحٰبُ الْاَیْکَۃِ جو ہے (بصری اور کوفی کیلئے اسی طرح اس کا لام یہاں اور ص اع'' میں بھی ساکن ہے، اور ہمزہ مفتوحہ کے ساتھ ہے، اور اس کی (تاء) کو جر دے حالانکہ یہ گنجان درختوں والے بنوں سے تفسیر کیا گیا ہے (یا تشبیہ دیا گیا ہے)۔

﴿النحو والعربیة﴾

وَالْاَیْکَۃُ مبتداء۔ اللَّامُ ساکن جملہ اس کی خبر ہے۔ مَعَ الْھَمْزِ حال اَیْ کَائِنًا مِنَ الْھَمْزِ۔ اِخْفِضْہُ کی ہاء وَالْاَیْکَۃِ کو راجع ہے، علی تاویل اللفظ۔ وَفِیْ صَادَ ھُنَا محذوف پر معطوف ہے۔ وَفِی صٓ غَیْطَلًا، اِخْفِظْہُ کے فاعل سے حال ہے، اَیْ مُتَاَوِّ لَا الْاَیْکَۃِ اَلْبُقْعَۃُ ذَاتَ الشَّجَرِ الْمُلْتَفتِ۔

توضیح: اَلْئَیْکَۃِ اور لَیْکَۃِ دونوں لغت ہیں، اور بَن کے معنی میں ہیں جہاں گنجان درخت ہوں مصحف امام اور دیگر سب مصاحف میں شعرآء ۱۰ع'' اور صٓ اع'' میں لَیْکَۃ۔ اور حجر ۵ع'' ، اور قٓ اع'' میں اَلْاَیْکَۃ مرسوم ہیں، اور اکثر علماء کی رائے پر یہ ہم معنی لغت ہیں، اور دو سورتوں میں اصل کی رعایت پر، اور دو میں نقل والی قرأت کے مطابق لکھے گئے ہیں۔

(۹۲۹) وَفِیْ نَزَّلَ التَّخْفِیْفُ وَالرُّوْحَ وَالْاَمِیْـ ٭ ـنُ رَفْعُھُمَا عُلُوٌّ (سَمَا) وَتَبَجَّلَا

ترجمہ: اور نَزَّلَ میں (حفص وسما کیلئے زاء کی) تخفیف ہے، اور اَلرُّوْحَ اور اَلْاَمِیْنَ جو ہیں، ان دونوں کی (حاء اور نون) کا رفع بلندی والا ہے، جو بلند ہوگئی ہے، اور عزت والی ہوگئی ہے، یعنی نَزَلَ بِہِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ حفص وسما کی، اور نَزَّلَ بِہِ الرُّوْحَ الْاَمِیْنَ باقین کی قرأت بالنصب ہے۔

﴿النحو والعربیة﴾

وَفِیْ نَزَلَ التَّخْفِیْفُ خبر، ومبتداء۔ وَالرُّوْحُ مبتداء۔ وَالْاَمِیْنُ معطوف۔ مبتداء۔ رَفْعُھُمَا مبتداء ثانی۔ عُلُوٌّ اس کی خبر۔ سما اس کی صفت۔ تَبَجَّلَا معطوف علیہ، جملہ اسمیہ کی بناء پر منصوب ہیں، اور یہ لِتَنْزِیْلَ کے موافق ہے۔

(۹۳۰) وَاَنِّثْ یَکُنْ لِّیْ حَصِّبِیْ وَارْفَعْ اٰیَۃً ٭ وَفَا فَتَوَکَّلْ وَاوُ ظَمْآنِہٖ حَلَا

ترجمہ: اورتو يَحْصَبِىُ (ابن عامرکیلئے اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ کوتانیث سے پڑھ،اور اٰيَةٌ (کی تاء) کورفع دے (اور تَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةٌ پڑھ،اور باقین يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً تذکیراورنصب سے)اور فَتَوَكَّلْ کی فاء جوہے(مکی بصری کوفی کیلئے)اس فاء کے بیاسے کاواؤشیرین ہوگیاہے(پس ان کے لئے وَتَوَكَّلْ ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

يَكُنْ اَنْتَ کامفعول ہے۔ وَفَا فَتَوَكَّلْ مرکب اضافی مبتداء۔ وَاوٌ مبتداءثانی۔ مضاف ظَمْاٰنِهٖ کی طرف ھاء راجع ہے اَلْفَاء کوحَلَا مبتداءثانی کی خبراور جملہ مبتداءاول کی خبر ہے۔

توضیح: تَكُنْ تامہ ہےاور لَهُمْ اس کے متعلق ہےاور اٰيَةٌ مبدل منہ اور اَنْ يَّعْلَمَهٗ بدل ہے،اور بدلین کا مجموع تَكُنْ کافاعل ہے،یا اٰيَةٌ فاعل ہے،اور اَنْ يَّعْلَمَهٗ هِىَ مقدرکی خبرہے،اور يَكُنْ کی تذکیراور اٰيَةً کے نصب کی تقدیرپرترکیب واضح ہے،یعنی اٰيَةً خبر۔ اور اَنْ يَّعْلَمَهٗ اسم ہے،اورفعل کی اسنادمذکرکی طرف ہیں،اورمعنی یہ ہیں،کہ کیابنی اسرآئیل کےعلماء کاتوریت کےذریعہ نبی ﷺ کی نبوت سے واقف ہوناان کفارمکہ کیلئے نشانی اوردلیل نہیں۔

(٩٣١) وَيَا خَمْسُ اَجْرِىْ مَعْ عِبَادِىْ وَلِىْ مَعِىْ ۵ مَعًا مَعْ اَبِىْ اِنِّىْ مَعًا رَبِّىْ انْجَلَا

ترجمہ: اور(اس سورت کی یاءات اضافت) (١ تا ۵) اَجْرِىَ اِلَّا ٦ع تا ١٠ع" کے پانچ کلمات کی یاء ہے،جو (٦) عِبَادِىْٓ اِنَّكُمْ ٤ع"۔ اور (٧) عَدُوٌّلِّىْٓ اِلَّا ۵ع" کی یاءکیساتھ ہیں،اور (٨) اس مَعِىَ رَبِّىْ ٤ع"۔ اور (٩) وَمَنْ مَّعِىَ ٦ع" کی یاء ہے،جودوجگہ ہے،نیزجو (١٠) لِاَبِىْٓ اِنَّهٗ ۵ع" کی یاءکےساتھ ہے،اوراس(١١، ١٢) اِنِّىْٓ اَخَافُ ٢ع و ٧ع" کی یاءجودوجگہ ہے۔ اور (١٣) رَبِّىْٓ اَعْلَمُ ١٠ع" کی یاء ہے،یہ(ان تیرہ١٣ یاءات کامجموع)ظاہرہوگیاہے۔

جدول یاءات اضافت (سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ)

نمبرشار	کلمات	رکوع	فتحہ	سکون
١ تا ۵	اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا	٦ تا ١٠	مدنی،بصری،شامی حفص	مکی،شعبہ،اخوین
٦	عِبَادِىْٓ اِنَّكُمْ	٤	مدنی ...	حق،شامی،کوفی

۷	عَدُوٌّ لِّیٓ اِلَّا	۵	مدنی،بصری	مکی،شامی،کوفی
۸	لِاَبِیٓ اِنَّهٗ	۵	" "	" " "
۹	مَعِیَ رَبِّیٓ	۴	حفص	سما،شامی،شعبہ،اخوین
۱۰	وَمَنْ مَّعِیَ رَبِّیٓ	۶	ورش وحفص	نفر،شعبہ،اخوین
۱۱ تا ۱۲	اِنِّیٓ اَخَافُ	۲ ، ۷	سما	شامی،کوفی
۱۳	رَبِّیٓ اَعْلَمُ	۱۰	"	" "

﴿النحووالعربية﴾

وَيَا خَمْسُ اَجْرِیْ مرکب اضافی مبتداء۔ اِنْجَلَا خبر۔ مَعًا فِیْ مَوْضِعَیْنِ حال۔

ادغام کبیر: اکتیس ۳۱ ہیں۔ مثلین پندرہ ۱۵۔ اورمتقاربین سولہ ۱۶ ہیں۔ ادغام صغیر مختلف فیہ: سات ۷ ہیں۔

جدول ادغام صغير (سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع	ادغام والےقرأ	اظہاروالےقرأ
۱	طٰسٓمّٓ	۱	ماسواحمزہ	حمزہ
۲	وَلَبِثْتَّ	۲	بصری،ابن عامر،حمزہ،کسائی	حرمی،عاصم
۳	لَئِنِ اتَّخَذْتَّ	"	ماسوامکی وحفص	مکی وحفص
۴	اِذْتَّدْعُوْنِیَ	۵	بصری،ہشام،حمزہ،کسائی	حرمی،ابن ذکوان،عاصم
۵	وَاغْفِرْلِّاَبِیْ	"	بصری بخلف عن الدوری	ماسوابصری
۶	كَذَّبَتْ ثَّمُوْدُ	۸	بصری،ابن عامر،حمزہ،کسائی	حرمی،عاصم
۷	هَلْ نَّحْنُ	۱۱	للکسائی مع الغنۃ	ماسواکسائی

جدول ادغام كبير مثلين (سُوْرَةُ الشُّعَرَآءُ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	قَالَ لِّمَنْ	۲

۲	قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَّ	،
۳	وَقَالَ لِّلْمَلَاِ	۳
۴	قِيْلَ لِّلنَّاس	،
۵	قَالَ لَّهُمْ	،
۶	اِذْقَالَ لِّاَبِيْهِ	۵
۷	وَقِيْلَ لَّهُمْ	،
۸	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ هَلْ	،
۹	اِذْقَالَ لَّهُمْ	۶
۱۰	اِذْقَالَ لَّهُمْ	۷
۱۱	اِذْقَالَ لَّهُمْ	۸
۱۲	اِذْقَالَ لَّهُمْ	۱۰
۱۳	اِذْقَالَ لَّهُمْ	،
۱۴	اَلْعٰلَمِيْنَ نَّزَلَ	۱۱
۱۵	اِنَّهٗ هُوَ	،

جدول ادغام کبیر متقاربین(سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	قَالَ رَّبِّ	۳
۲	رَسُوْلُ رَّبِّ	،
۳	قَالَ رَّبُّ	،
۴	قَالَ رَّبُّكُمْ	،
۵	قَالَ رَّبُّ	،

٦	اَلسَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ	٣
٧	اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا	〃
٨	اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ	〃
٩	مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ	٥
١٠	اَنْ يَّغْفِرَلِّيْ	〃
١١	اَنُؤْمِنُ لَكَ	٦
١٢	قَالَ رَّبِّ	〃
١٣	خَلَقَكُمْ	١٠
١٤	قَالَ رَّبِّيْ	〃
١٥	اَعْلَمُ بِمَا	〃
١٦	لَتَنْزِيْلُ رَّبِّ	١١

المرسوم: (سورۃ الشعراء) اَنْبٰٓؤُا کا ہمزہ اکثر مصاحف میں، اور عُلَمٰٓؤُا کا ہمزہ عراقی مصاحف میں، بصورت واؤ مرسوم ہے، اور اسکے بعد الف زائدہ ہے۔

سُوْرَةُ النَّمْلِ

یہ سورت مکی ہے، اس کی آیات، کوفی ترانوے ۹۳ ۔ اور بصری وشامی چورانوے ۹۴ ۔ اور حجازی پچانوے ۹۵ ہیں۔ ترانوے ۹۳ میں اتفاق، اور دو میں اختلاف ہے۔ (۱) وَأُولُوا بَأْسٍ شَدِيدٍ پر حجازی آیت شمار کرتے ہیں۔ (۲) مِنْ قَوَارِيرَ پر غیر کوفی آیت ہے، طٰسٓ پر کسی نے آیت نہیں کہی، اس کے فواصل نَمِرْ کے تین حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوٓا سے مُبِينٍ تک وجوہ صحیحہ دوسو چھیاسٹھ ۲۶۶ ہیں، قالون چوالیس ۴۴ ۔ مکی بائیس ۲۲ ۔ بصری، دوری اور شامی دس ۱۰، دس ۱۰۔ کسائی ابوبکر حفص بائیس ۲۲ ، بائیس ۲۲ ۔ خلف وخلاد چار ۴ ، چار ۴ ۔ ورش چھیانوے ۹۶ ، بسم اللہ پر چھیاسٹھ ۶۶ ، ترک پر تیس ۳۰ ۔

(۹۳۲) شِهَابِ بِنُوْنٍ ثِـــقْ وَقُلْ يَـــأْتِيَـــنَّـــنِيْ ا دْنَـا مَكُثْ افْتَحْ ضَمَّةَ الْكَافِ نَـــوْفَلَا

ترجمہ: بِشِهَابٍ (قَبَسٍ اع'' کوفی کیلئے) نون تنوین کے ساتھ ہے، تو اس پر اعتماد کر (سما شامی کا بِشِهَابِ قَبَسٍ ہے، ترک تنوین بوجہ اضافت) اور تو کہہ دے کہ لَيَأْتِيَنِّي ۲ع (مکی کیلئے دونوں کے ساتھ) قریب ہو گیا ہے (باقین لَيَأْتِيَنِّي ایک نون سے) فَمَكُثَ ۲ع جو ہے تو (عاصم کیلئے) اس کے کاف کے ضمہ کو فتحہ سے بدل دے جو سخی اور عمدہ ہے (باقین کی قرأت فَمَكُثَ ضمہ کاف سے ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلنَّوْفَلَ الْكَثِيرُ العطاء۔ شِهَابٌ مبتداء۔ بِنُوْنٍ خبر۔ ثِقْ جملہ متانفہ۔ يَأْتِيَنِّيْ مبتداء۔ دَنَا خبر۔ جملہ مقولہ ہے قُوْلُ کا۔ مَكُثْ مبتداء۔ اِفْتَحْ ضَمَّةُ الْكَاف جملہ فعلیہ اس کی خبر۔ لَامِ عائد کا عوض۔ نَوْفَلَا فاعل سے حال ہے۔

توضیح: (۱) بِشِهَابٍ قَبَسٍ تنوین کے ساتھ قَبَسٍ بِشِهَابٍ سے بدل ہے، اسلئے کہ دونوں کے معنی شعلہ آگ ہیں، اور فرا کی رائے پر قَبَسٍ مُقْتَبِسٍ کے معنی میں ہے، اور شِهَابٍ کی صفت ہے ترک تنوین اضافت بیانیہ کی وجہ سے ہے۔

(۲) لَيَأْتِيَنِّي مکی کی قرأت پر دوسرا نون وقایہ کا ہے اور پہلا تاکید کیلئے ہے، جس پر فتحہ ہے جو كَأَنَّنِي کے قیاس کے بھی موافق ہے، اور مکی قرآنوں میں دو نون سے مرسوم ہے، اور باقی مصاحف میں ایک نون سے ہے اور یہاں ناظمؒ اسے استغناء کے باب سے لائے ہیں۔

(۳) فَمَكَثَ عاصم کیلئے فتحہ کاف سے اور باقین کا ضمہ کاف سے، دونوں لغت ہیں، طَهُرَ کی طرح، کہ نَصَرَ اور کَرُمَ دونوں سے آتا ہے۔

(۹۳۳) مَعًا سَبَأَ افْتَحْ دُوْنَ نُوْنٍ حِمًى هُدًى ۲ وَسَكِّنْهُ وَانْوِ الْوَقْفَ زُهْرًا وَّمَنْدَلَا

ترجمہ: اور تو (بصری اور بزی کیلئے) مِنْ سَبَاَ (نمل ۲ع) اور لِسَبَاَ "سورۃ سبا ۲ع" کے ہمزہ) کو دو جگہ پے، فتحہ دے، جو نون تنوین کے بغیر ہے حالانکہ تو ھدایت کی حفاظت والا ہے، اور (قنبل کیلئے) اس ہمزہ کو ساکن کر دے (اور مِنْ سَبَاْ ، لِسَبَاْ پڑھ) اور تو وقف کی نیت کر لے (اسے وصل بہ نیت وقف کہتے ہیں، سکون کی توجیہ بیان کر دی ہے) حالانکہ تو روشنی والا اور عود کی خوشبو والا ہے۔

توضیح: سَبَاَ اور سَبَأٍ دونوں قبیلہ کا علم ہیں، یا حَيٌّ کے معنی میں ہے، اور اس میں منصرف اور غیر منصرف دونوں وجوہ عمدہ ہیں، اور اسکان وصل بنیت وقف کی وجہ سے ہے، جیسے لَمْ يَتَسَنَّهْ ، كِتَابِيَهْ ، حِسَابِيَهْ ۔ اور جعبری کی رائے پر اسکان کی صورت میں اس کا منصرف کہنا اولیٰ ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

سَبَا اِفْتَحْ کا مفعول ہے۔ مَعًا حال اَیْ مصاحبین دون نُوْنٍ حال من المفعول۔ حِمًى هُدًى حال من الفاعل اَیْ ذَا حِمًى ۔ سَكِّنْهُ کی هاء سبا کیلئے ہے۔ زُهْرًا فاعل سے حال ہے۔

(۹۳۴) اَلَا يَسْجُدُوْ اِرْاوٍ وَّقِفْ مُبْتَلًا اَلَا ۳ وَيَا وَاسْجُدُوْا وَابْدَاْهُ بِالضَّمِّ مُوْصِلَا

ترجمہ: اَلَا يَسْجُدُوْ (کسائی کے لئے) راوی نے تخفیف لام سے پڑھا ہے، اور تو وقف اختیاری کی حالت میں اَلَا یَا اُسْجُدُوْا تینوں پر وقف کر، اور ہمزہ وصلی کے ضمہ کے ساتھ ابتداء اور اعادہ کر (یعنی اُسْجُدُوْا پڑھ)، حالانکہ تو وصلی لانے والا ہو، (پس باقی چھ کیلئے وصلاً اَلَّايَسْجُدُوْا لام کی تشدید سے ہے، اور اضطراری یا اختیاری وقف دو جگہ اَلَّا پر، اور يَسْجُدُوْا پر ہے)۔

(۹۳۵) اَرَادَ اَلَا يَا هٰؤُلَاءِ اسْجُدُوْا وَقِفْ ۴ لَهُ قَبْلَهُ وَالْغَيْرُ اَدْرَجَ مُبْدِلَا

ترجمہ: ان (کسائی) نے (اَلَا يَسْجُدُوْا سے اَلَا يَا هٰؤُلَآءِ اسْجُدُوْا مراد لیا ہے (یعنی اَلَا تنبیہ یا ندائیہ اور اُسْجُدُوْا امر چونکہ نداء کا حرف اسم پر آتا ہے، اور یہاں امر پر داخل ہے، اسلئے يَا کے بعد هٰؤُلَآءِ مقدر مانا ہے) اور تو ان کسائی کیلئے اس اَلَا يَسْجُدُوْا سے پہلے لَا يَهْتَدُوْنَ پر) وقف کر (کسائی کی قرأت میں وقف کافی ہے) اور کسائی

کے ماسوا باقی نے أَلَّا يَسْجُدُوا کو لَا يَهْتَدُونَ سے ترکیب میں شامل کر دیا ہے حالانکہ وہ أَلَّا يَسْجُدُوا کو ماقبل أَعْمَالَهُمْ سے، یا عَنِ السَّبِيلِ سے) بدل بنانے والا ہے (أَعْمَالَهُمْ سے بدل کی صورت میں معنی ہوں گے، ان کیلئے شیطان نے ان کے اعمال یعنی اس بات کو خوشنما بنا دیا ہے، کہ وہ اللہ تعالیٰ کے روبرو سجدہ نہ کریں، اور عَنِ السَّبِيلِ سے بدل کی تقدیر پر لَا زائدہ ہوگا، اور یہ معنی ہوں گے، پس شیطان نے ان کو راستہ سے یعنی اللہ تعالیٰ کے روبرو سجدہ کرنے سے گمراہ کر دیا، ان چھ کیلئے لَا يَهْتَدُونَ پر وقف کافی نہیں، البتہ آیت ہونے کے سبب وقف حسن ہے۔

(۹۳۶) وَقَدْ قِيلَ مَفْعُولًا وَّ اَنْ اَدْغَمُوْا بِلَا ٥ وَلَيْسَ بِمَقْطُوْعٍ فَقِفْ يَسْجُدُوْا وَلَا

ترجمہ: اور بلاشک یہ بھی کہا گیا ہے، کہ (کسائی کے غیر نے أَلَّا يَسْجُدُوا کو لَا يَهْتَدُونَ سے اس حالت میں شامل کیا ہے) کہ یہ اس کا مفعول بہ ہے (اور لَا زائد ہے، أَيْ لَا يَهْتَدُونَ أَنْ يَّسْجُدُوا یا زَيَّنَ کا یا صَدَّ کا مفول بہ ہے) اور ان کسائی کے غیر نے أَنْ کا لَا میں ادغام کیا ہے، اور یہ أَلَّا مقطوع نہیں ہے (بلکہ رسما موصول ہے) اس لئے تو يَسْجُدُوا پر اور لَا پر (دوجگہ) وقف کر۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۳: أَلَا يَسْجُدُوا مبتداء وخبر۔ أَيْ قِرَاءَةُ رَاوٍ۔ مُبْتَلَا اسم مفعول منصوب بوجہ حال قِف کے فاعل سے۔ أَلَا اور اس کے معطوف یا اور اُسْجُدُوا قِف کے مفعول ہونے کی بناء پر محل نصب میں ہیں، اِبْدَاهُ کی ھا اُسْجُدُوا کو راجع ہے۔ مُوْصَلًا حال فاعل سے اور أَرَادَ کا فاعل کسائی کی ضمیر أَلَا مُبْدِلًا أَدْرَجَ کا اسم مفعول ہے، یا اس کے مفعول سے حال ہے أَيْ أَدْرَجَهُ مُبْدِلًا۔ مَفْعُوْلًا منصوب مُبْدِلًا والی دو وجوہ میں سے کسی ایک کی وجہ سے أَنْ أَدْغَمُوا کا مفعول ہے أَيْ أَدْغَمُوا أَنْ فِيْ لَا، لَيْسَ کا اسم ضمیر أَنْ ہے، یعنی (لَيْسَ أَنْ فِيْ رَسْمِ الْمَصَاحِفِ مَقْطُوْعًا مِنْ أَنْ۔ يَسْجُدُوا منصوب بنزع الخافض ہے، أَيْ فَقِفْ يَسْجُدُوا فقط لَا عَلَى كَلِمِ الثَّلَاثِ۔ وَلَا قِفْ کے فاعل سے حال ہے، أَيْ نَاصِرًا یا مفعول سے أَيْ مَنْصُوْرًا۔

توضیح: شعر ۴، ۵: میں أَلَّا يَسْجُدُوا کی توجیہ ناظم نے بیان فرمائی ہے، مُبْتَلَا سے واضح ہے کہ کسائی کیلئے تین جگہ اور باقین کیلئے دوجگہ وقف اختیاری میں وقف کیا جاتا ہے، اور اعادہ ضروری ہے۔

(۹۳۷) وَيُخْفُوْنَ خَاطِبْ يُعْلِنُوْنَ عَلٰى رِضًى ٦ تُمِدُّوْنَنِي الْاِدْغَامُ فَازَ فَثَقَّلَا

ترجمہ: اور يُخْفُوْنَ اور يُعْلِنُوْنَ جو ہیں تو (کسائی و حفص کیلئے تاء سے پڑھ کر) مخاطب کر حالانکہ تو پسندیدگی

پر ہے، اور اَتُمِدُّوْنَنِیْ جو ہے (حمزہ کا اول نون کا دوسرے میں) ادغام کامیاب ہوگیا ہے، اس نے تشدید والا بنادیا ہے، پس حمزہ کیلئے اَتُمِدُّوْنِّیْ ہے ایک نون مشددہ سے۔

﴿النحو والعربیة﴾

یُخْفُوْنَ خَاطَبَ کا مفعول۔ یُعْلِنُوْنَ معطوف بحذف العاطف۔ عَلَا فعل ماضی۔ رِضًی تمیز یا حال اَیْ عَلٰی رِضَاهُ یَا ذَارِضًی۔ تُمِدُّوْنَنِیْ مبتداء۔ اَلْاِدْغَامُ مبتداء ثانی۔ فَازَ اس کی خبر۔ اور جملہ خبرالاول۔ وَثَقَّلَا معطوف۔

توضیح: (۱) اَلَا کی تخفیف وتشدید کے ساتھ یُخْفُوْنَ اور یَعْلِنُوْنَ میں تین قرأتیں ہیں۔

(۱) کسائی کیلئے اَلَا تُخْفُوْنَ ، تُعْلِنُوْنَ ۔ (۲) حفص کیلئے اَلَّا یَسْجُدُوْا ، تُخْفُوْنَ ، تُعْلِنُوْنَ ۔ (۳) باقین کیلئے اَلَّا یَسْجُدُوْ ، یُخْفُوْنَ ، یُعْلِنُوْنَ حفص کیلئے خطاب التفات کی وجہ سے ہے، اور کسائی کیلئے خطاب سے کلام ایک ہی اسلوب پر ہے، اس لئے کہ منادیٰ بھی مخاطب ہے، اور اُسْجُدُوْا میں بلقیس اور اس کی رعایا بھی مخاطب ہے، اور سما شامی شعبہ حمزہ کیلئے غیبت کی وجہ لَهُمْ سے لیکر اَلَّا یَسْجُدُوْا کی ضمیروں کی مناسبت ہے۔

(۲) اَتُمِدُّوْنَنِیْ میں پہلا نون اعرابی اور دوسرا وقایہ کا ہے اور ادغام تخفیف کی وجہ سے ہے۔ (۳) اَلَا یَسْجُدُوْا میں دوالف کے حذف سے مرسوم ہے، ایک یاء کا اور دوسرا اُسْجُدُوْا کا، اور یہ یَبْنَؤُمَّ ''طٰہٰ ع۵'' کی طرح ہے، اس میں بھی رسماً دوالف محذوف ہیں، ایک یَا حرف ندا کا، اور دوسرا اِبْنُ کا۔

---

(۹۳۸) مَعَ السُّوْقِ سَاقَيْهَا وَسُوْقِ اهْمِزُوْا زَكَا ۔ وَوَجْهٌ بِهَمْزٍ بَعْدَهُ الْوَاوُ وَكِّلَا

ترجمه: اور تم اس عَنْ سَاقَيْهَا (نمل ۳ ع'' کے الف کو) جو بِالسُّوْقِ ص ۳ ع'' اور عَلٰی سُوْقِهٖ ''فتح ۴ ع'' کے واو سمیت ہے، قنبل کیلئے ہمزہ سے بدل دو (یعنی سَاْقَيْهَا ، سُؤْقِ، سُؤْقِهٖ پڑھو)، یہ پاک ہوگیا ہے اور ان (قنبل کیل ءان میں سے جمع یعنی بِالسُّوْقِ اور سُوْقِهٖ میں ایک ایسی وجہ سے جو ایسے (ضمہ والے) ہمزہ کے ساتھ لازم کردی گئی ہے جس کے بعد واو (ساکنہ کی) زیادتی ہے یعنی قنبل عَنْ سَأْقَيْهَا کو تو اسی طرح پڑھتے ہیں، مگر بِالسُّوْقِ اور سُوْقِهٖ میں ان کے لئے ایک وجہ مزید بھی ہے، اور وہ بِالسُّئُوْقِ اور سُئُوْقِهٖ ہے) یعنی ہمزہ کے بعد واو ساکنہ کی زیادتی سے فُعُوْلٌ کے وزن پر۔

﴿النحو والعربية﴾

سَاقَيْهَا اِهْمِزُوْا کامفعول ہے۔ وَسُوْقٍ معطوف۔ مع السُّوْقِ حال اَیْ كَائِنِيْنَ مع السُّوْقِ۔ زَكَا جملہ متانفہ۔ اس کا فاعل اَلْهَمْزِ ہے۔ وَجْهٌ مبتداء ونکرہ صفت معنویہ کی تخصیص سے) اَیْ وَجْهٌ اٰخَرَ۔ هَمزٌ خبر۔ بَعْدَهُ وُ كَلَا۔ اَلْوَاوُ اس کی صفت۔

توضیح: سَاقَيْهَا الف واؤ سے بدلا ہے۔ اس کی اصل سَوَقٌ تھی۔ اور بِالسُّوْقِ "صٓ" اور سُوْقِهٖ "فتحا" کے واؤ کی وجہ یہ ہے کہ یہ فَعَلٌ کی جمع ہے، اَسَدٌ اُسْدٌ کی طرح، جمع میں واؤ ضمہ کے بعد ساکن تھا، اور سَأْقَيْهَا ہمزہ سے اصلی دوسرا لغت ہے، یا فرعی لغت ہے اور ہمزہ الف سے بدلا ہوا ہے، اور سُؤْقِهٖ بِالسُّؤْقِ اصل میں سوقٌ سے فُعْلٌ کے وزن پر جمع بنائی گئی، سُوْقٌ ہو گیا، پھر واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا، اور سُوْقٌ بھی فُعُوْلٌ کے وزن پر جمع ہے، طَلَلٌ طُلُوْلٌ کی طرح، اس کی اصل سُوُوْقٌ تھی، پھر واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا، یہ وجہ تیسیر میں نہ ہونے سبب زیادات میں سے ہے اور تحقیق یہ ہے، کہ قنبل کیلئے سُؤُوْقٌ والی وجہ صرف صٓ میں ہے، نہ کہ فتح والے میں بھی۔

(۹۳۹) نَقُوْلَنَّ فَاضْمُمْ رَابِعًا وَّنُبَيِّتَنْـ ٭ ـنَهُ وَمَعًا فِي النُّوْنِ خَاطِبْ شَمَرْدَلَا

ترجمہ: تو (حمزہ وکسائی کیلئے) تو تُمَّ لَتَقُوْلَنَّ اور اس سے قبل لَنُبَيِّتَنَّهٗ کے چوتھے حرف (لام اور تاء) کو ضمہ دے اور دونوں میں ان کے نون کے جگہ خطاب (کی تاء) لے آ حالانکہ یہ دونوں اس حکم میں شریک ہیں، نیز حالانکہ تو بزرگی والا ہے، (یعنی لَتَقُوْلُنَّ اور لَتُبَيِّتُنَّهٗ۔

﴿النحو والعربية﴾

تَقُوْلُنَّ مبتداء۔ فَاضْمُمْ رَابِعًا اَیْ رَابِعَهٗ اسکی خبر۔ فاء زائدہ۔ تَبَيِّتُنَّهٗ معطوف علی المبتداء۔ فِي النُّوْنِ خَاطِبْ کا ظرف۔ شَمَرْدَلَا اس کے فاعل سے حال معًا مفعول سے حال۔ اَیْ صَاحِبَيْنَ

توضیح: خطاب کے صیغے دونوں میں اس لئے ہیں کہ حاضرین میں سے بعض نے فعل کی نسبت دوسرے بعض کی ظرف کی ہے، یعنی اس گروہ کے بعض افراد نے دوسرے بعض سے کہا، کہ اللہ کی قسمیں کھالو، اور اس بات کا عہد کرلو کہ تم صالح علیہ السلام کو شہید کر دو گے، اور متکلم سے اپنی بات کو تعظیم کا صیغہ بنا کر قسمیں کھا کر انہوں نے کہا کہ ہم صالح علیہ السلام کو رات کے وقت قتل کر ڈالیں گے۔

(۹۴۰) وَمَعْ فَتْحِ اِنَّ النَّاسَ مَا بَعْدَ مَكْرِهِمْ ٭ لِكُوْفٍ وَّاَمَّا يُشْرِكُوْنَ نَـ ـدٍ حَـ ـلَا

ترجمہ: اوراس اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ ’’ع‘‘ کے ہمزہ کافتحہ ہے، جو مَكْرِهِمْ کے بعد ہے اَنَّ النَّاسَ ’’ع‘‘ کے ہمزہ کے فتحہ سمیت کوفی کیلئے ہے (سما شامی کا کسرہ ہے) اورعاصم وبصری کیلئے اَمَّا يُشْرِكُوْنَ (اطلاقی یاءغیبت کے ساتھ) ایسے تخی کی قرأت ہے جو (زبان کی روسے) شیرین ہوگیا ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

مَابَعْدَمَكْرِهِمْ مبتداء۔ مَعْ فَتْحٍ حال۔ لِكُوْفٍ خبرالمبتداء۔ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ مبتداء۔ نَدٍ اَىْ جَوَادٍ خبر۔ حلا صفت وَالْمُرادُ قَارِئُهٗ نَدٍ۔

توضیح: (۱) اَنَّا دَمَّرْنَا ہمزہ کے فتحہ کی وجہ كَانَ ناقصہ کی خبر ہونا ہے، اور اسکا اسم عَاقِبَةُ ہے، اور كَيْفَ حال ہے، یا اَنَّا کی تقدیر لِاَنَّا ہے، اور یہ مفعول لہٗ ہے، اور ہمزہ کا کسرہ استیناف کی بناء پر ہے اِنَّا دَمَّرْنَاهُمْ متانفہ ہے جو عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ کی تفسیر وتشریح ہے اور اِنَّ النَّاسَ کسرہ استیناف کی بناء پر ہے، اور جملہ اِنَّ النَّاسَ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے اور اَنَّ النَّاسَ کی تقدیر لِاَنَّ النَّاسَ ہے اور یہ لام اَخْرَجْنَا کے متعلق ہے، یعنی اس کا مفعول لہٗ ہے اور معنی یہ ہیں کہ ہم ان کے لئے یہ اتنی بری ڈرانے والی نشانی اسلئے ظاہر کریں گے کہ وہ ہماری آیتوں کا یقین نہیں رکھتے تھے، پس وہ دَآبَّه اس سے باتیں کرے گا اور بتائے گا کہ یہ کافر ہے اور یہ مؤمن ہے۔

(۲) اَمَّا يُشْرِكُوْنَ میں غیب جانبین کے صیغوں وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ اور بَلْ هُمْ اور بَلْ اَكْثَرُهُمْ کی رعایت ہے، اور خطاب کی وجہ نبی ﷺ کے خطاب سے مشرکین کے خطاب کی طرف التفات ہے اور یہ وَيَجْعَلُكُمْ اور قُلْ لَّهُمْ کی طرح ہے اَمَّا يُشْرِكُوْنَ کی تلاوت کے بعد بَلِ اللّٰهُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى وَاَجَلُّ وَاَكْرَمُ پڑھنا سنت ہے۔

نوٹ: قَدَّرْنَا ’’ع‘‘۔ ءَاِلٰهٌ ، الرِّيْحَ ، نُشْرًا یہ پانچوں پہلے بیان ہوچکے ہیں۔

اَلْجُزْءُ الْعِشْرِيْن پارہ (۲۰)

(۹۴۱) وَشَدِّدْ وَصِلْ وَامْدُدْ بَلِ ادَّارَكَ الَّذِىْ ٭ ذَكَا قَبْلَهٗ يَذَّكَّرُوْنَ لَـهٗ حُلَا

ترجمہ: اورتو (مدنی شامی کوفی کیلئے) اس بَلِ ادَّارَكَ کو تشدید سے پڑھ، جو روشن ہوگیا ہے، اور (ایک ہمزہ کو) وصلی بنادے اور (دال مشدد کے بعد) مدہ زیادہ کر (پس باقی مکی وبصری کیلئے بَلْ اَدْرَكَ ، لام کے سکون ہمزہ قطعی مفتوح اور دال کے سکون وتخفیف حذف الف سے) اور وہ قَلِيْلًا مَّا يَذَّكَّرُوْنَ جو اس بَلِ ادَّارَكَ سے پہلے ہے (ہشام وبصری کیلئے) اس کی یاءغیب کیلئے زیور وخوبیاں ہیں، باقین کیلئے خطاب کی تاء ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

بَلِ ادّٰرَكَ افعال ثلاثہ کا مفعول ہے، یعنی اِدّٰرَکَ کے دال کو مشدد کر، اور همزہ کو همزہ وصل اور دال کے بعد مد یعنی الف زیادہ کر۔ اَلَّذِیْ ذَکَا اس کی صفت ہے۔ یَذْکُرُوْنَ مبتداء۔ لَهٗ حَلَا اس کی خبر۔ قَبْلَهٗ یَذْکُرُوْنَ کا ظرف۔

توضیح: اِدّٰرَکَ اصل میں تَــــدَارَکَ تھا، تجانس کی وجہ سے تاء دال سے بدل کر ساکن ہوگئی اور پھر دال میں اس کا ادغام ہوگیا، اور ساکن سے ابتداء محال ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصل لایا گیا، فَـادّٰرَءۡ تُمۡ بقرۃ'' اور اِدّٰارَکُوْا اعراف'' اور اِثّٰاقَلْتُمْ توبہ'' بھی اسی باب سے ہے، اور تَـدَارَکَ تَتَـابَعَ کے معنی میں ہے، یعنی آخرت کے بارہ میں ان کا علم کامل، لگاتار مجتمع ہوگیا ہے، اور انکار جہالت کے سبب نہیں بلکہ ضد کی بناء پر ہے اور اَدْرَکَ اَفْعَلَ کے وزن پر، ہمزہ قطعی سے بَلَغَ کے معنی میں ہے یعنی ان کا علم آخرت تک پہنچ گیا ہے اور یہ صراحتہً رسم کے موافق ہے یَـذَّکَّرُوْنَ میں (۱) بصری ہشام یَـذَّکَّرُوْنَ غیبت کی یاء اور ذال کی تشدید۔ (۲) حرمی ابن ذکوان ابوبکر کیلئے تَـذَّکَّرُوْنَ تاء خطاب وتشدید۔ (۳) صحاب کیلئے تَـذَکَّرُوْنَ خطاب وتخفیف، خطاب کے صیغے جانبین میں ہونے کی مناسبت ہے اور غیب بَـلْ هُـمْ قَوْمٌ اور بَلْ اَکْثَرُهُمْ اور لَا یَعْلَمُوْنَ کی مناسبت ہے۔

---

(۹۴۲) بِهٰدِیْ مَعًا تَهْدِیْ فَـــشَا الْعُمْیِ نَاصِبًا ۔ ۔ وَبِـالْیَا لِکُلٍّ قِفْ وَفِی الرُّوْمِ شَـــمْلَلَا

ترجمه: بِهَـادِیْ ''نمل ع۶ و روم ع۵'' جو دو جگہ ہے (حمزہ کیلئے) تَهْدِیْ ہے یہ اَلْـعُمْیِ کو نصب دینے والا ہونے کی حالت میں ظاہر ہوگیا ہے (یعنی حمزہ تَهْدِ الْعُمْیَ پڑھتے ہیں، یہ رسم صریح کے موافق ہے اور نمل میں سب کیلئے تو یاء پر وقف کر (حمزہ کیلئے تَهْـدِیْ اور باقین کیلئے بِهٰـدِیْ) اور روم میں اس نے (یاء کے ساتھ وقف میں حمزہ وکسائی ہی سے) ہم تک پہنچنے میں جلدی کی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

تَهْدِیْ مبتداء۔ فَشَا فعل ماضی اس کی خبر۔ بِهَادِیْ اس کا ظرف یعنی فَشَا تَهْدِیْ فِیْ مَوْضِعِ بِهَادِیْ ، نَاصِبًا حال ہے۔ فَشَا کی ضمیر سے اَلْعُمْیِ اس کا مفعول۔ بِالْیَاءِ قِفْ سے متعلق ہے۔ لِکُلٍّ حال اَیْ لِکُلِّ الْقُرَّاءِ۔ فِی الرُّوْمِ ظرف ہے شَمْلَلَا کا۔ اور اس کا فاعل ضمیر الوقف المدلول علیه فی قف۔

توضیح: تَهْدِیْ واحد مذکر حاضر فعل مضارع ہے، اور اَلْـعُمْیَ مفعول ہے اس لئے منصوب ہے، اس میں جانبین کے جملوں کی رعایت ہے، اور بِهَـا دِی الْعُمْیِ میں هَادِیْ اسم فاعل جو اس باء کے سبب تقدیرًا مجرور ہے جو نفی کی تاکید کیلئے

ہے، اور تنوین کا حذف اضافت لفظی کے ذریعہ اَلْعُمْيِ کی طرف مضاف ہے، اسلئے مجرور ہے اور یہاں بِھَادِیْ میں اجماعاً یاء پر وقف درست ہے اس لئے کہ یاء مرسوم ہے، اٰتِی الرَّحْمٰنِ کی طرح، اور رُوم میں یاء مرسوم نہیں، اسلئے وقفاً حمزہ و کسائی کا ''روم'' میں یاء کو ثابت رکھنا اصل کی اور باقی قرأ کا حذف رسم کی رعایت کے سبب ہے۔

(۹۴۳) وَاٰتُوْهُ فَاقْصُرْ وَافْتَحِ الضَّمَّ عِــــلْمُهٗ ۱۲ فَــــشَا تَفْعَلُوْنَ الْغَيْبُ (حَقٌّ) لَــهٗ وَلَا

ترجمہ: اور تو اٰتُوْهُ کو (حفص اور حمزہ کیلئے) الف مدہ کے حذف سے پڑھ، اور ضمہ تاء کو فتحہ سے بدل دے (اَتَوْهُ پڑھ) اس کا علم پھیل گیا ہے اور بِمَا تَفْعَلُوْنَ جو ہے (مکی بصری ہشام کیلئے اس میں غیب صحیح ہے اس کے لئے مدد ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

اٰتُوْهُ اُقْصُرْ کا مفعول ہے۔ فَاء زائدہ۔ عِلْمُهٗ فَشَا مستانفہ۔ ھا لفظ اٰتُوْهُ کیلئے ہے۔ عِلْمُهٗ مصدر مضاف مفعول کی طرف۔ يَفْعَلُوْنَ مبتداء۔ اَلْغَيْبُ اس کی صفت۔ حَق خبر۔ وَلَا جملہ اس کی صفت۔

توضیح: اَتَوْهُ ماضی ہے، جو اصل میں اَتَيُوْهُ تھا، پھر تعلیل سے اَتَوْهُ ہوا، اس میں فَفَزِعَ کی رعایت ہے، اور اٰتُوْهُ جمع مذکر اسم فاعل ہے، نون اضافت کے سبب ساقط ہوا، يَفْعَلُوْنَ کی غیب میں اَتَوْهُ کی اور خطاب میں وَتَرَى الْجِبَالَ کی مناسبت پیش نظر ہے، اور جمع تبعاً دوسروں کو بھی شامل کر لینے کی غرض سے ہے۔

(۹۴۴) وَمَـــالِـيَ وَاَوْزِعْـنِــيْ وَاِنِّــيْ كِلَاهُـمَــا ۱۳ لِيَبْلُوَنِـي الْيَـــاآتُ فِـيْ قَوْلِ مَنْ بَلَا

ترجمہ: اور (۱) وَمَالِيَ لَا اور (۲) اَوْزِعْنِيْ اَنْ ۲ع''۔ اور (۳) اِنِّيْ اٰنَسْتُ ۱ع''۔ اور (۴) اِنِّيْ اُلْقِيَ ۲ع'' دونوں کی۔ اور (۵) لِيَبْلُوَنِيْ ءَاَشْكُرُ ۳ع'' ان پانچوں کی یاءات اس سورت کی) یاء اضافت ہیں، یہ اس کے قول پر ہیں، جس نے (اس فن کو) آزمایا ہے، اور تحقیق کی ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

مَالِيَ مبتداء۔ اس کے بعد کی یاءات اس پر معطوف۔ كِلَا هُمَا تاکید۔ اِنِّيْ لِيَبْلُوَنِيْ معطوف بحذف العاطف۔ اَلْيَاءَاتُ خبر المبتداء۔ قول مصدر مضاف الی المفعول۔

جدول یاءات اضافت (سورۃ النَّمل)

نمبرشار	کلمات	رکوع	فتحہ	سکون
۱	مَالِيَ لَا	۴	مکی، شامی، ھشام، عاصم، کسائی	مدنی، بصری، ابن ذکوان، حمزہ، قالون قنبل، بصری، شامی، کوفی
۲	اَوْزِعْنِيَ اَنْ	۴	ورش، بزی	قالون، قنبل، بصری، شامی، کوفی
۳	اِنِّيَ اٰنَسْتُ	۱	سما	شامی، کوفی
۴	اِنِّيَ اُلْقِيَ	۲	مدنی	نفر، کوفی
۵	دونوں لِيَبْلُوَنِيَ ءَ اَشْكُرُ	۱۳		

یاءات زوائد: (سورۃ النمل) جعبری نے زوائدکواس شعرمیں جمع کیاہے، تُـمِدُّوْنِ ی ، وَادِی النَّـمْـلِ اٰتٰـنِ ی حَذْفُهَا ، بَعْدُ يُكَذِّبُوْنِ ی ، هَادِیُ تَلِی الْوِلَا۔

اس سورت میں یاءزائدہ دوہیں۔ (۱) اَتُـمِدُّوْنَـنِ ی ، مدنی ، مکی ، بصری اورحمزہ کااثبات باقین کاحذف ہے۔
(۲) اٰتٰنِ ی اللّٰهُ میں مدنی ، بصری ، حفص کیلئے اثبات یاء، باقی کیلئے حذف اوروصلاً حفص فتحہ بھی پڑھتے ہیں۔

ادغام کبیر و ادغام صغیرمختلف فیہ: (سورۃ النمل) ادغام کبیر چوبیس ۲۴ ہیں۔ مثلین سولہ ۱۶ ۔ متقاربین ۱۰ ۔ اورصغیرایک ہے۔

جدول ادغام صغیر (سُوْرَۃُ النَّمل)

نمبرشار	کلمات	رکوع	ادغام والےقرأ	اظہاروالےقرأ
۱	هَلْ تُجْزَوْنَ	۷	ہشام، حمزہ، کسائی	سما، ابن ذکوان، عاصم

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَۃُ النَّمل)

نمبرشار	کلمات	رکوع

۱	وَيَعْلَمَ مَّا	۲
۲	قِبَلَ لَّهُمْ	۳
۳	اَنْ تَقُوْمَ مِّنْ	〃
۴	كَاَنَّهٗ هُوَ	〃
۵	هُوَوَّ	〃
۶	اُوْتِيْنَاالْعِلْمَ مِّنْ	〃
۷	قِيْلَ لَّهَا	〃
۸	فِى الْمَدِيْنَةِ تِّسْعَةُ	۴
۹	اِذْقَالَ لِّقَوْمِهٖ	〃
۱۰	اٰلَ لُّوْطٍ	〃
۱۱	وَاَنْزَلَ لَّكُمْ	۵
۱۲	وَجَعَلَ لَّهَا	〃
۱۳	يَعْلَمُ مَّنْ	〃
۱۴	لَيَعْلَمُ مَّا	۶
۱۵	يُكَذِّبُ بِّاٰيٰتِنَا	۷
۱۶	الَّيْلَ لِّيَسْكُنُوْا	〃

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ النَّمْلِ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	بالْاٰخِرَةِ زَّيَّنَّا	۱
۲	وَوَرِثَ سُّلَيْمٰنُ	۲
۳	وَحُشِرَلِّسُلَيْمٰنَ	〃

۴	وَقَالَ رَبِّ	۰
۵	وَزَيَّنَ لَهُمُ	۰
۶	مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ	۳
۷	يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ	۰
۸	عَرْشُكِ قَالَتْ	۰
۹	مَعَكَ قَالَ	۴
۱۰	يَرْزُقُكُمْ	۵

المرسوم: (سورة النمل) وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ شروع سورت میں باثبات الف تُرَابًا اور طٰئِرُكُمْ بحذف الف۔ اَلْمَلَؤُا اِنِّیْ ، اَلْمَلَؤُا اَفْتُوْنِیْ ، اَلْمَلَؤُا اَيُّكُمْ میں ہمزہ متطرفہ مضمومہ بعد از فتحہ بصورت واؤ مرسوم ہے، اور اسکے بعد الف زائدہ ہے، اَوْ لَا اَذْبَحَنَّهٗ میں لام تاکید کے بعد دو الف ایک صورت ہمزہ اور ایک زائدہ ہے، فَنٰظِرَةٌ بعض مصاحف میں اثبات الف سے اور بعض میں حذف سے مرسوم ہے۔

سُوْرَةُ الْقَصَص

یہ سورت مکی ہے، لیکن اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ سے اَلْجٰهِلِيْنَ تک کی چار آیات مدنی ہیں، اور ایک آیت اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ سے مُبِيْن تک ہجرت کے سفر میں جحفہ میں نازل ہوئی ہیں، اس کی آیات بالاتفاق اٹھاسی ۸۸ ہیں، چار میں اختلاف ہے۔

(۱) طٰسٓمّٓ پر مدنی۔ (۲) مِنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ پر غیر کوفی، اور بصری کے قول پر۔ (۳) عَلَى الطِّيْنِ پر حمصی۔
(۴) اَنْ يَّقْتُلُوْنَ پر غیر حمصی آیت ہے۔ اس کے فواصل نَزَمَلْ چار حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ سے اَلْمُبِيْن تک وجوہ صحیحہ ایک سو چون ۱۵۴ ہیں۔ قالون مع ورش وحفص بائیس ۲۲۔ ورش مع شامی چوہتر ۷۴۔ بسم اللہ پر چوالیس ۴۴۔ ترک پر تیس ۳۰۔ مکی بائیس ۲۲۔ ابوبکر مع کسائی بائیس ۲۲۔ بصری دس ۱۰۔ اور حمزہ چار

(۹۴۵) وَفِيْ نُرِيَ الْفَتْحَانِ مَعْ اَلِفٍ وَّيَا ئِهٖ وَثَلَاثٌ رَّفْعُهَا بَعْدُ شُكِّلَا

ترجمہ: اور نُرِيَ میں (حمزہ اور کسائی کیلئے) دو فتحہ ہیں، جو (آخر میں یاء کے بجائے) الف اور (شروع میں نون کے بجائے) اس کی یاء سمیت ہیں (یعنی وَيَرٰی اور قاعدہ کے موافق امالہ بھی ہے) اور تین کلمات (فِرْعَوْنُ وَهَامَانُ وَجُنُوْدُهُمَا) جو اس کے بعد ہیں، ان کا رفع (بھی انہی حمزہ و کسائی کیلئے) صورت بنایا گیا ہے (پس ان کے لئے وَيَرٰی فِرْعَوْنُ وَهَامَانُ وَجُنُوْدُهُمَا ہے، اور باقی پانچ کیلئے وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُوْدَهُمَا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلتَّشْكِيْل بمعنی التَّصوِيْر. اَلْفَتْحَانِ مبتداء۔ فِيْ نُرِيَ خبر۔ مَعْ اَلِفٍ حال۔ وَيَا ئِهٖ، معطوف علی الالف ۔ ثَلَاثٌ مبتداء اَیْ ثَلَاثُ كَلِمَاتٍ خبر محذوف اَیْ حَاصِلَةٌ. رَفْعُهَا مُشَكَّلٌ بَعْدُ جملہ صفت ہے، مبتداء کی۔

توضیح: يَرٰی اصل يَرْءَيُ تھا، آخری یاء الف سے بدل گئی، پھر ہمزہ کا فتح وجوبی طور پر نقل کر کے راء کو دیا گیا، اور ہمزہ کو حذف کر دیا، اور غیبت فاعل کے اسم ظاہر ہونے کی وجہ سے ہے، اور فِرْعَوْنُ فاعل ہے اور باقی دو اسم اس پر معطوف ہیں، اس لئے مرفوع ہیں، اور نُرِيَ افعال کا مضارع ہے، جو ہمزہ کے ذریعہ متعدی ہوتا ہے، اور فِرْعَوْنَ کا نصب مفعول ہونے کے سبب ہے۔

(۹۴۶) وَحُزْنًا بِضَمٍّ مَعْ سُكُونٍ شِفَا وَيَصْـ ۔ ـدُرَ اضْمُمْ وَكَسْرُ الضَّمِّ ظَامِيهِ أَنْهَلَا

ترجمہ: اور عَدُوًّا وَّحُزْنًا (اع''حمزہ اور کسائی کیلئے حاء کے) ضمہ کے ساتھ ہے جو (زاء کے) سکون سمیت ہے اس نے شفا دی ہے (باقی پانچ کیلئے حَزَنًا ہے حاء وزاء دونوں کے فتحہ سے) اور بصری وشامی کے) يَصْدُرَ الرِّعَآءُ ''سرع'' کی یاء کو (مکی کوفی مدنی کیلئے) ضمہ دے اور (دال کے) ضمہ کے بجائے کسرہ کا پیاسا پانی کے گھاٹ پر پہنچ گیا ہے ((اشارہ موسیٰ علیہ السلام جو پیاسے تھے اوران کی اہلیہ اوران کی بہن اور بکریوں کی طرف ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

(۱) حُزْنًا اور حَزَنًا دونوں ہم معنی لغت قرآن میں دونوں مستعمل ہوئے ہیں۔ (۲) يُصْدِرَ أَصْدَرَ سے ہے، اس کا مفعول مَوَاشِيَهُمْ مقدر ہے اور يَصْدُرُ نَصَرَ سے لازم ہے یعنی یہاں تک کہ چرواہے خودلوٹ جائیں، يُصْدِرَ میں اخوین کے قاعدہ کے موافق اشمام ہوگا۔

(۹۴۷) وَجِذْوَةٍ اِضْمُمْ فُزْتَ وَالْفَتْحَ نَلْ وَ (صُحْـ ۔ ـبَةٌ) كَهْفُ ضَمِّ الرَّهْبِ وَاسْكِنْهُ ذُبَّلَا

ترجمہ: أَوْجَذْوَةٍ کے جیم کو (حمزہ کیلئے) ضمہ دے تو کامیاب ہوجاء اور (عاصم کیلئے) اس کے) فتحہ کو حاصل کرلے (اور سما، شامی کسائی کیلئے جِذْوَةٍ کسرہ جیم ہے) اور (شامی وصحبہ کیلئے) مِنَ الرُّهْبِ کے ضمہ کی حفاظت کا قلعہ اور جماعت ہے اور تو (شامی وکوفی کیلئے) اس کی ہاء کو ساکن کردے حالانکہ تو نیزوں والا ہے (پس (۱) شامی وصحبہ کیلئے مِنَ الرُّهْبِ بضم الراء وبسکون الهاء دونوں قیدیں بیان سے۔ (۲) حفص کیلئے مِنَ الرَّهْبِ راء کا فتحہ ضد سے، اور ہاء کا سکون بیان سے۔ (۳) سما کیلئے مِنَ الرَّهَبِ راء کا فتحہ اور ہاء کا فتحہ دونوں ضد سے، ذُبَّلًا جمع ذَابِلٍ بمعنی الرُّمح۔

﴿النحو والعربية﴾

جَذْوَةً أُضْمُمْ کا مفعول ہے۔ فُزْتَ محل جزم میں ہے جواب امر کی بناء پر۔ وَالْفَتْحَ نَلْ کا مفعول ہے۔ صُحْبَةٍ مبتداء۔ كَهْفُ ضَمِّ الرَّهْبِ جملہ اس کی خبر أَيْ حِصْنُهُ۔

توضیح: (۱) جَذْوَةٍ میں جیم تینوں حرکات اس کے لغات ہیں، جو موٹی لکڑی کو کہتے ہیں، عام ہے کہ اس میں آگ ہو یا نہ ہو، اور جِذْوَةٍ شعلہ کو بھی کہتے ہیں۔

(۲) اَلرَّهْبُ بمعنی خوف اس میں بھی تینوں لغت ہیں، اور فتحتین حجازی لغت ہے، اور خفیف ہونے کے سبب اولیٰ ہے۔

(۹۴۸) يُصَدِّقُنِي ارْفَعْ جَزْمَهُ فِي نُصُوصِهِ ۔ وَقُلْ قَالَ مُوسَىٰ وَاحْذِفِ الْوَاوَ دُخْلُلَا

ترجمه : يُصَدِّقُنِيْ جو ہے تو (حمزہ اور عاصم کیلئے) اسکے قاف کے جزم کو رفع سے بدل دے جو اپنی تصریحات میں ہے (پس سما، شامی کیلئے جزم ہے) اور تو (مکی کیلئے وَقَالَ مُوْسٰی کی بجائے) قَالَ مُوْسٰی پڑھ، اور واؤ کو حذف کر دے ، حالانکہ یہ (واؤ کے حذف میں اس سے قبل قَالَ رَبِّ اِنِّیْ "ع" سے) مناسبت رکھنے والا ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

يُصَدِّقُنِيْ مبتداء۔ اِرْفَعْ جَزْمَهٗ اس کی خبر۔ فِیْ نُصُوْصِهٖ حال۔ قَالَ مُوْسٰی قُلْ کا مفعول۔ وَاُحْذِفْ معطوف۔ دُخُلَلًا قُلْ کے فاعل سے حال۔

توضیح : يُصَدِّقُنِيْ رفع کی تقدیر پر رِدْاً کی صفت ہے اور جزم اَرْسِلْهُ کے جواب امر کی وجہ سے ہے وَقَالَ مُوْسٰی میں واؤ کا حذف دونوں جملوں کے اتصال کی شدت اور کثرت بتانے کیلئے یا استیناف کی بناء پر ہے، اور واؤ کا اثبات عطف کیلئے ہے مکی مصحف میں واؤ کے بغیر، اور باقی میں واؤ کے ساتھ مرسوم ہے۔

(۹۴۹) نَـمَا (نَفَرٌ) بِالضَّمِّ وَالْفَتْحِ يَرْجِعُوْا ۵ نَ سِحْرٰنِ ثِـقْ فِیْ سِحْرَانِ فَتُقْبَلَا

ترجمه: ا يَرْجِعُوْنَ "ع" کو (عاصم اور نفر کیلئے ایک) گروہ نے ضمہ یاء اور فتحہ جیم سے نقل کیا ہے (یعنی لَا يُرْجَعُوْنَ "ع" اور یہی اولیٰ ہے) اور قَالُوْا سِحْرَانِ ۵ "ع" کی جگہ میں (کوفی کا) سِحْرَانِ ہے، تو اعتماد کر، تاکہ تو مقبول ہو جائے۔

﴿النحووالعربية﴾

نَفَرٌ نَمٰی کا فاعل يَرْجِعُوْنَ مفعول۔ بِالضَّمِّ نَمٰی سے متعلق۔ سِحْرَانِ مبتداء۔ ثِقْ خبر اَیْ ثِقْ بِنَقْلِهٖ فِیْ مَوْضِعِ سَاحِرَانِ۔ فَتُقْبَلَا جواب امر میں منصوب اَیْ يَصِيْرُ مَقْبُوْلًا۔

توضیح : (۱) لَا يُرْجَعُوْنَ مجہول رَجْعًا سے متعدی ہے فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ "توبہ" بھی اسی قبیل سے ہے، اور معروف رُجُوْعًا سے ہے جو لازم ہے اور دونوں لازم و متعدی ضَرَبَ سے ہیں۔

(۲) سِحْرَانِ دو جادوؤں سے مراد قرآن مجید اور تورات ہے، لَوْلَا اُوْتِیَ مِثْلَ مَا اُوْتِیَ مُوْسٰی میں دونوں کا ذکر آچکا ہے، اور تَظٰهَرَا میں جو یہ فرمایا، کہ یہ دونوں جادو ایک دوسرے کے مددگار ہو گئے، یعنی ہر ایک کتاب دوسری کو سچا بتاتی ہے، یا دونوں جادوؤں سے محمد ﷺ اور موسٰی علیہ السلام یا موسٰی علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام مراد ہیں، سِحْرَانِ سے پہلے یا تو مضاف مقدر ہے اَیْ ذُوْسِحْرَيْنِ یا مبالغہ کے طور پر دونوں نبیوں کو جادوگر کے بجائے خود جادو کہہ دیا، اور یہ قول کفار مکہ کیلئے ہے۔

(۹۵۰) وَيُجْبَى خَلِيطٌ يَعْقِلُونَ حِفْظُهُ ۲ وَفِي خُسِفَ الْفَتْحَيْنِ حَفْصٌ تَنَخَّلا

ترجمه: اور يُجْبَى اِلَيْهِ ۲ع ''(مدنی کے سوا باقی چھ کیلئے اطلاق یا تذکیر کے ساتھ) میل جول والا ہے (پس مدنی کیلئے اطلاق تانیث تُجْبَى ہے) اور اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۹ع ''جو ہے میں نے اس کو (بصری کیلئے اطلاق غیب کی یاء کے ساتھ) حفظ کیا ہے اور لَخُسِفَ بِنَا ۸ع ''میں حفص نے دو فتحوں کو پسند کیا ہے (یعنی لَخَسَفَ پڑھا ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

يُجْبِيْ خَلِيْطٌ مبتداء و خبر۔ اوراسی طرح يَعْقِلُوْنَ حَفِظْتَهٗ بھی ہے۔ حَفْصٌ مبتداء۔ تَنَخَّلَا خبر۔ اَلْفَتْحَتَيْنِ اس کا مفعول ہے۔ فِيْ خَسَفٍ يُجْبٰى ظَرْفُهٗ۔

توضیح: (۱) يُجْبٰى میں تذکیر کی وجہ فعل و فاعل میں جدائی اور ثَمَرَاتُ کی تانیث کا مجازی ہونا، نیز ثَمَرَاتُ سے مراد رزق ہونا ہے، اور تانیث میں ثَمَرَاتُ کے لفظ کا اعتبار ہے۔

(۲) لَا يَعْقِلُوْنَ میں غیبت لَا يَعْلَمُوْنَ اور اَهْلُهَا کی اور خطاب اُوْتِيْتُمْ کی مناسبت سے ہے۔

(۳) فتحہ کی صورت میں لَخَسَفَ معروف ہے اور ضمیر فاعلی لفظ اللّٰہ کیلئے، اور مجہول کا نائب فاعل جار مجرور یعنی بِنَا ہے، اور فاعل کا حذف معلوم ہونے کی بناء پر ہے۔

(۹۵۱) وَعِنْدِيْ وَذُو الثُّنْيَا وَاِنِّيْ اَرْبَعٌ ۷ لَعَلِّيْ مَعًا رَبِّيْ ثَلٰثٌ مَّعِيْ اعْتَلَا

ترجمه: اور (۱) عِنْدِيْ اَوَلَمْ ۸ع ''اور استثناء والا۔ (۲) سَتَجِدُنِيْ اِنْشَآءَ اللّٰهُ اور وہ۔ (۳) اِنِّيْ اُرِيْدُ ۳ع ''۔ اور (۴) اِنِّيْ اٰنَسْتُ۔ اور (۵) اِنِّيْ اَنَا اللّٰهُ۔ اور (۶) اِنِّيْ اَخَافُ ۴ع ''جو چار ہیں، اور وہ۔ (۷) لَعَلِّيْ اٰتِيْكُمْ۔ اور (۸) لَعَلِّيْ اَطَّلِعُ ۴ع ''جو دو جگہ ہے، اور وہ (۹) رَبِّيْ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ ۳ع ''۔ اور (۱۰، ۱۱) رَبِّيْ اَعْلَمُ ۴ع، ۹ع ''جو تین ہیں۔ اور (۱۲) مَعِيَ رِدْءًا ۱۴ع ''جو ہیں (یہ بارہ اس سورت (قصص) کی یاءات اضافت ہیں ان کا بیان) بلند ہو گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

عِنْدِيْ مبتداء۔ اس کے بعد کی یاءات اس پر معطوف ہیں۔ اِعْتَلَا خبر۔

جدول یاء ات اضافت (سُوْرَۃُ الْقَصَص)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	فتحہ	سکون
۱	عِنْدِیْ اَوَلَمْ	۸	مدنی، قنبل، بصری	بزی، شامی، کوفی
۲	سَتَجِدُنِیْ اِنْشَآءَ اللّٰہُ	〃	مدنی	مکی، بصری، شامی، کوفی
۳	اِنِّیْ اُرِیْدُ	۳	〃	〃 〃 〃
۴	اِنِّیْ اٰنَسْتُ	〃	سما	شامی کوفی
۵	اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ	〃	〃	〃 〃
۶	اِنِّیْ اَخَافُ	۴	〃	〃 〃
۷	رَبِّیْ اَنْ	۳	〃	〃
۸	رَبِّیْ اَعْلَمُ	۴	〃	〃 〃
۹	رَبِّیْ اَعْلَمُ	۹	〃	〃 〃
۱۰	لَعَلِّیْ اٰتِیْکُمْ		سما، شامی	کوفی
۱۱	لَعَلِّیْ اَطَّلِعُ	۴	〃 〃	〃
۱۲	مَعِیَ رِدْءًا	〃	〃 〃	سما، شامی، شعبہ، اخوین

یاءات زوائد: یاء زائدہ صرف ایک ہے۔ یُکَذِّبُوْنِ یْ۔ ورش کیلئے اثبات یاء اور باقین کیلئے حذف ہے۔

المرسوم: (سورۃ قصص) فٰرِغًا بحذف الف۔ لَتَنُوْٓاُ میں ہمزہ متطرفہ مضمومہ بعد از ساکن بصورت الف مرسوم ہے، اور اَقْصَا یاء کے بجائے الف سے مرسوم ہے۔ ادغام کبیر: تیس ۳۰ ہیں۔ مثلین پندرہ ۱۵۔ متقاربین پندرہ ۱۵۔

ادغام صغیر مختلف فیہ: ادغام صغیر حروف دو ہیں۔

جدول ادغام صغیر (سُوْرَۃُ الْقَصَص)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قراء	اظہار والے قراء
۲	طٰسٓمّٓ، فَاغْفِرْلِّیْ	۱	ماسوا حمزہ	حمزہ نون ملفوظی سے اظہار

۱	فَاغْفِرْلِيْ	۲	یا قین کا اظہار	دوری بخلاف، سوسی بلاخلاف ادغام کرتے ہیں

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَۃُ الْقَصَص)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اَلْمُبِیْنُ نَتْلُوْا	۱
۲	اِنَّهٗ هُوَ	۲
۳	قَالَ لَهٗ	۰
۴	قَالَ لَا تَخَفْ	۳
۵	قَالَ لِاَهْلِهٖ	۴
۶	هُوَ وَجُنُوْدُهٗ	۰
۷	مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ	۵
۸	اَلْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ	۶
۹	مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ	۰
۱۰	جَعَلَ لَكُمْ	۷
۱۱	یَعْلَمُ مَا	۰
۱۲	مِنْ قَوْمِ مُوْسٰی	۸
۱۳	اِذْقَالَ لَهٗ	۰
۱۴	اَعْلَمُ مَنْ	۹

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَۃُ الْقَصَص)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	وَنُمَكِّنَ لَهُمْ	۱

۲	قَالَ رَبِّ	۲
۳	فَغَفَرَلَهٗ	۰
۴	قَالَ رَبِّ	۰
۵	قَالَ رَبِّ	۰
۶	فَقَالَ رَبِّ	۳
۷	مِنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ	۴
۸	قَالَ رَبِّ	۰
۹	اَعْلَمُ بِمَنْ	۰
۱۰	بَصَآئِرَلِلنَّاس	۵
۱۱	اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ	۶
۱۲	عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا	۷
۱۳	اَلْخِيَرَةُسُبْحٰنَ	۰
۱۴	وَيَقْدِرُ لَوْلَا	۸
۱۵	اٰخَرَلَّا	۹

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْت

یہ سورۃ مکی ہے، البتہ اَلْمُتَّقِيْنَ تک کی گیارہ آیتیں مدنی ہیں، اور بعض کے قول پر ساری مدنی ہے، اور اسکی آیات حمصی کیلئے بلا خلاف اور مدنی اول کیلئے خلاف کے ساتھ ستر ۷۰ ہیں، اور باقی شماروں میں انہتر ۶۹ اڑسٹھ ۶۸ میں اتفاق ہے اور پانچ میں اختلاف ہے۔

(۱) الٓمّٓ پر کوفی۔ (۲) وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ پر حجازی و حمصی اور مدنی اول بخلاف۔ (۳) فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ پر مدنی اول بخلاف۔ (۴) مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ پر بصری و دمشقی۔ (۵) اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ پر حمصی آیات ہے، اور اس کے فواصل نَمِرٌ کے تین حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: لَهُ الْحُكْمُ سے لَا يُفْتَنُوْنَ تک وجوہ صحیحہ ایک سو انسٹھ ۱۵۹ ہیں۔

قالون اڑتالیس ۴۸۔ ورش مع خلاد چون ۵۴ بسم اللہ پر چھتیس ۳۶، ترک پر اٹھارہ ۱۸۔ عاصم و کسائی بارہ ۱۲، بارہ ۱۲۔ بصری دوری، شامی چھ ۶، چھ ۶۔ خلف تین ۳۔ اور مکی بارہ ۱۲۔

(۹۵۲) يَرَوْ (صُحْبَةٌ) خَاطِبْ وَحَرِّكْ وَمُدَّ فِي الـنْـ ـــ ا نَشْآءَةَ حَقًّا وَّهُوَ حَيْثُ تَنَزَّلَا

ترجمہ: اَوَلَمْ تَرَوْا صحبہ کی قرأت ہے، تو اس میں خطاب واقع کر، اور تو النَّشْأَةَ (عنکبوت ۲ع، نجم ۳ع، واقعہ ۲ع تینوں) میں (مکی و بصری کیلئے شین کو فتحہ کی) حرکت دے، اور اس کے بعد الف مدہ زیادہ کر، جو حق ہے (پس ان کے لئے اَلنَّشَاءَةَ ہے اور باقین کیلئے ضد سے شین کا سکون اور الف کا حذف اَلنَّشْاَةَ ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

يَرَوْ صحبة مبتداء و خبر اَیْ قِرَاْءَةُ صُحْبَةٍ. خَاطِبْ جملہ متانفہ ہے۔ فِي النَّشْأَة. حَرِّكْ کا مفعول ہے اَیْ اِرْفَعِ التَّرِيْكَ وَالْمَدَّ فِيْهَا. حَقًّا حال یا مفعول مطلق ہے۔ هُوَ ضمیر مذکور کو راجع ہے۔

توضیح: (۱) اَوَلَمْ تَرَوْ خطاب کی وجہ استیناف کے طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مکلفین کو خطاب ہے، اور غیبت کی تقدیر پر اس کی ضمیر اُمَمٌ کیلئے ہوگی، جو اس سے اوپر آیت میں ہے۔

(۲) اَلنَّشْاَةَ، يَنْشِئُ سے مصدر ہے ہمزہ بشکل الف خلاف قیاس ہے، یہ مَرَّةٌ کے معنی میں ہے، اور شین کے فتحہ اور الف مدہ کی قرأۃ پر فراء کے قول کے مطابق اَلنَّشَاءَةَ بھی مصدر ہے رَأْفَةٌ رَافَةٌ اور كَـاْبَةٌ كَابَةٌ کی طرح اس میں بھی دونوں لغت ہیں، بعض کے نزدیک یہ اسم مصدر ہے، اور الف کا اثبات کلمہ کی بناء کا ہے، نہ کہ ہمزہ کی صورت۔

(۹۵۳) مَــوَدَّةَ ۔ اِلْـمَـرْفُـوْعُ (حَقٌّ) رُوَاتِـهٖ ۲ وَنَوِّنْـهُ وَانْـصِبْ بَیْـنَـكُـمْ (عَـمَّ) صَنْـــدَلَا

ترجمه :(۱) مَوَدَّةُ المرفوع ہے(مکی بصری کسائی کیلئے) اپنے راویوں کا حق ہے اور تو اس مَوَدَّةَ کو(مدنی شامی اور ابوبکر کیلئے) تنوین دے اور اس کے بعد) بَیْـنَـكُمْ کو نصب دے یہ صندل کی خوشبو کے اعتبار سے عام ہو گیا ہے(پس مکی بصری کسائی کیلئے مُوَدَّةُبَیْنِكُمْ رفع تاء بلاتنوین اور نون کے جر سے۔

(۲) حفص وحمزہ کیلئے مَـوَدَّةَ بَیْنِكُمْ تاء کے نصب بلا تنوین اور نون کے جر سے۔ (۳) مدنی شامی ابوبکر کیلئے مَوَدَّةً بَیْنَكُمْ تاء کے نصب تنوین اور نون کے نصب سے۔

﴿النحو والعربیة﴾

مُوَدَّةُ امر مرفوع مرکب توصیفی مبتداء۔ حَقٌّ خبر۔ وَنُوِنْهُ کی ہاء مَوَدَّةَ کو راجع ہے۔ جو اِنْصِبْ کا مفعول بہ ہے۔ عَمَّ کا فاعل ضمیر مذکور ہے۔ صَنْدَلًا تمیز یا حال ہے۔

توضیح: مَـوَدَّةُ کا رفع یا تو مبتداء ہونے کی بناء پر ہے یا خبر ہونے کی بناء پر۔ یعنی هِیَ مَوَدَّةٌ یا مَـوَدَّةُ مبتداء اور فِی الْـحَیٰـوةِ الدُّنْیَا خبر۔ اور مَـوَدَّةُ اَوْثَانًا کی صفت ہے، اور مَـوَدَّةٌ اِتَّـخَذْتُمْ کا مفعول لہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور مَـا کَآفَّه ہے، اور اضافت کی صورت میں بَیْنِكُمْ اسم ہے، اور تنوین اور نصب والی قرأت پر بَیْنَكُمْ ظرف ہے۔

اَلْجُزْءُ الْحَادِیْ وَالْعِشْرِیْنَ (۲۱)

(۹۵۴) وَیَـدْعُـوْنَ نَـــــــجْـمٌ وَّ حَـــــافِظٌ وَّ مُـوَحِّـدٌ ۳ هُـنَـا اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّـهٖ (صُـحْبَةٌ) دَلَا

ترجمه: اور مَـا تَـدْعُوْنَ ۴۲ع" جو ہے(عاصم و بصری کیلئے اطلاق غیب میں قرأۃ کی) حفاظت کرنے والا ستارہ (یعنی عالم) ہے اور یہاں "عنکبوت ۵ ع" اٰیٰةٌ مِّـنْ رَّبِّـــهٖ کو(صحبہ اور مکی کیلئے ناقلین کا گروہ) واحد سے پڑھنے والا ہے جس نے ڈول بھر کر نکالا ہے(پس عمّ بصری حفص کیلئے اٰیٰتٌ جمع ہے۔

﴿النحو والعربیة﴾

یَـدْعُوْنَ نَجْمٌ مبتداء مُوَحِّدٌ خبر۔ هُنَا ظرف ہے مُوَحِّدٌ کا۔ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ اس کا مفعول ہے۔ حَافِظٌ نَجْمٌ کی صفت ہے۔ واؤ فاصل ہے۔ صُحْبَةٌ مبتداء۔ دَلَا صفت۔

توضیح: مَـاتَدْعُوْنَ میں غیبت مَثَلُ الَّـذِیْنَ اتَّخَذُوْا اور یَـعْلَمُوْنَ کی رعایت اور خطاب التفات کی بناء پر

ہے۔ ایٰتٌ کی توحید اس لئے ہے کہ اس سے مراد معجزہ کاملہ ہے اور وہ قرآن ہے اور جمع کی صورت میں قرآن کی آیات یا دیگر معجزات مراد ہیں۔

(۹۵۵) وَفِي وَنَقُولُ الْيَا(حِصْنٌ) وَيُرْجَعُوا ۞ نَ صِفْوٌ وَّ حَرْفُ الرُّوْمِ صَافِيهِ حُلِّلَا

ترجمہ: وَيَقُولُ ذُوقُوا میں (مدنی و کوفی کیلئے یاء قلعہ ہے (پس نَقُولُ نون ہے) اور إِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ''عنکبوت ۶ ع'' (ابوبکر کیلئے یاء غیب کے ساتھ) صفائی والا ہے، اور رُوم ۲ ع'' کا لفظ (إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ جو ابوبکر اور بصری کیلئے غیب والا ہے) اس کا صافی (شبہات سے پاک) نازل کیا گیا ہے پس (۱) شعبہ عنکبوت و روم دونوں میں يُرْجَعُونَ یاء سے ہے۔ (۲) بصری کیلئے عنکبوت میں تاء اور رُوم میں یاء ہے۔ (۳) باقین کیلئے دونوں میں تاء ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

حَلَّلَ مِنَ التَّحْلِيْلِ وهُوَ الْإِنْزَالُ۔ اَلْيَاءُ حِصْنٌ مبتداء وخبر۔ فِيْ وَ يَقُولُ ظرف الخبر۔ يُرْجَعُوْنَ صَفْوٌ مبتداء وخبر۔ حَرْفُ الرُّوْمِ مبتداء۔ صَافِيْهِ مبتداء ثانی۔ حُلِّلَا خبر اور جملہ خبر الاول۔

توضیح: وَيَقُولُ دونوں قرأتوں پر فاعل حق ﷻ ہیں، اور غیبت تو حید اس سے قبل لفظ اللّٰہ کی مناسبت سے ہے اور تکلم و جمع شان الٰہی کی عظمت کے خوب ظاہر کرنے کی غرض سے ہے، اور يُرْجَعُوْنَ میں غیبت يَسْتَعْجِلُوْنَكَ اور يَغْشٰهُمُ کی مناسبت سے اور رُوم میں يَبْدَؤُا الْخَلْقَ کی مناسبت ہے، اور خطاب عنکبوت میں يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ کی، اور روم میں التفات کی بناء پر ہے۔

(۹۵۶) وَذَاتُ ثَلَاثٍ سُكِّنَتْ بَانُبَوِّئَنْ ۞ نَّ مَعْ خِفِّهِ وَالْهَمْزُ بِالْيَاءِ شَمْلَلَا

ترجمہ: اور (سما شامی عاصم کے) لَنُبَوِّئَنَّهُمْ کی با (حمزہ اور کسائی کے لئے ایسی) تین نقطوں والی ثاء ہے جو ساکن کی گئی ہے حالانکہ یہ اپنی واو کی تخفیف کے ساتھ ہے اور حالانکہ اس کا ہمزہ جو ہے اس نے یاء سے بدل جانے میں جلدی کی ہے (پس ان کے لئے لَنُثْوِيَنَّهُمْ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شَمْلَلَا ای اَسْرَعَ۔ بَاءِ مبتداء مضاف۔ لَنُبَوِّئَنَّ مضاف الیہ۔ ذَاتُ ثَلَاثٍ خبر۔ سُكِّنَتْ صفت۔ مَعَ خِفِّهِ حال۔ هَا نُبَوِّئَن کے لئے ہے اَیْ خَفَّفَ وَاوَهٗ۔ وَالْهَمْزُ مبتداء۔ شَمْلَلَا خبر۔ بِالْيَاءِ اس کے متعلق اور جملہ سُكِّنَتْ کی ضمیر سے محل حال میں ہے۔

توضیح: لَنُثْوِيَنَّهُمْ اَثْوَاهُ کا مضارع ہے یعنی اس نے اس کو رہنے کے ٹھکانے پر اتارا، اور ثَوٰی بمعنی اَقَامَ کا متعدی ہے، وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا اَىْ مُقِيْمًا "قصص ۵ ع" بھی اسی سے ہے، یعنی ہم نیکو کار مومنین کو معزز مہمانوں کی طرح جنت کے بالا خانوں میں ٹھکانے دینگے، اور باء والا لَنُعَطِّيَنَّهُمْ کے معنی میں ہے اور فراء کے قول پر دونوں ایک ہی قبیلہ کے لغت ہیں، یعنی دونوں قرأتیں ہم معنی ہیں۔

(۹۵۷) وَاِسْكَانُ وَلْ فَاكْسِرْ كَـمَا حَـجَّ جَـا نَـدٰى ٦ وَرَبِّىْ عِبَادِىْ اَرْضِىَ الْيَابِهَا انْجَلَا

ترجمہ: اور تو وَلِيَتَمَتَّعُوْا کے لام کے اسکان کو (شامی ورش عاصم کیلئے کسرہ سے بدل دے یہ کسرہ تری والا ہو کر آیا ہے جیسا کہ یہ غالب ہو گیا ہے، اور (۱) اِلٰى رَبِّىْ اِنَّهٗ ۔ (۲) يٰعِبَادِىَ الَّذِيْنَ ۔ (۳) اَرْضِىْ وَاسِعَةٌ ٦ ع" جو ہیں ان میں اضافت کی یاء ظاہر ہو گئی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

وَاِسْكَانُ اِكْسِرْ کا مفعول ہے۔ فَاء زائدہ ہے۔ كَمَا حَجَّ ظرف۔ جَاءَ کا قصر ضرورۃ ہے۔ نَدٰى جَاءَ کی ضمیر جو اسکان کیلئے ہے سے حال ہے اَىْ جَاءَ الْاِسْكَانُ عِطْيَةً مِثْلُ مَا غَلَبَ بِالْحُجَّةِ لِقُوَّةِ دَلِيْلِهٖ ۔ رَبِّىْ مبتداء۔ اسکے بعد کلمات اس پر معطوف ہیں۔ اَلْيَاءُ خبر۔ اِنْجَلَا بِهَا مستانفہ۔

توضیح: وَلِيَتَمَتَّعُوْا لام کا کسرہ لِيَكْفُرُوْا پر معطوف ہونے کی وجہ سے ہے، اور یہ لام كَىْ یا لام امر ہیں، اور لام کا سکون لام امر ہے جس کو تخفیف کے سبب ساکن کر دیا ہے۔

جدول یاء ات اضافت (سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	فتحہ	سکون
۱	اِلٰى رَبِّىْ اِنَّهٗ	۳	مدنی، بصری	مکی، شامی، کوفی
۲	يٰعِبَادِىَ الَّذِيْنَ	٦	شامی	سما، کوفی
۳	اَرْضِىْ وَاسِعَةٌ	٦	حرمی، شامی، عاصم	بصری، حمزہ، کسائی، وحذف

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قراء	اظہار والے قراء
۱	اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ	۳	ماسوا مکی وحفص	مکی وحفص

٢	وَلَقَدْ جَآءَهُمْ	٤	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْت)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
١	اِذْقَالَ لِّقَوْمِهٖ	٢
٢	وَيَرْحَمُ مَّنْ يَّشَآءُ	٠
٣	اِنَّهٗ هُوَ	٣
٤	اِذْقَالَ لِّقَوْمِهٖ	٠
٥	اِلَّا امْرَاَتَكَ كَّانَتْ	٤
٦	يَعْلَمُ مَّا	٠
٧	اِنَّ الصَّلٰوةَ تَّنْهٰى	٥
٨	يَعْلَمُ مَّا	٠
٩	يَعْلَمُ مَّا	٦
١٠	اَوْكَذَّبَ بِّالْحَقِّ	٧
١١	جَهَنَّمَ مَّثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ	٠

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
١	بِاَعْلَمَ بِمَا	١
٢	يُعَذِّبُ مَّنْ يَّشَآءُ	٢
٣	فَاٰمَنَ لَّهٗ	٣
٤	مَا سَبَقَكُمْ	٣

۵	قَالَ رَبِّ	۔
٦	اَعۡلَمُ بِمَنۡ	۴
۷	تَبَيَّنَ لَكُمۡ	۔
۸	وَزَيَّنَ لَهُمُ	۔
۹	وَنَحۡنُ لَهٗ	۵
۱۰	اَلۡمَوۡتُ ثُمَّ	٦
۱۱	لَا تَحۡمِلُ رِزۡقَهَا	۔
۱۲	وَالۡقَمَرَ لَيَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ	۔
۱۳	وَيَقۡدِرُ لَهٗ	۔

المرسوم: (سورۃ العنکبوت) وَكَاَيِّنۡ تنوین بصورت نون مرسوم ہے۔ادغام کبیر: پچیس ۲۵ ہیں۔ مثلین بارہ ۱۲۔ اور متقاربین تیرہ ۱۳ ہیں۔ ادغام صغیر مختلف فیہ: صرف دو ۲ ہیں۔

وَمِنۡ سُوۡرَةِ الرُّوۡمِ اِلٰى سُوۡرَةِ السَّبَاِ

یہاں چار سورتوں کا ایک عنوان ضرورت شعری کی وجہ سے ہے اس لئے کہ تین سورتیں شعر کے درمیان سے شروع ہوئی ہیں،اور آئندہ بھی اسی طرح سے ہے سورۃ روم مکی ہے لیکن آیت ۵۷ فَيَوۡمَئِذٍ لَّا تَنۡفَعُ ٦ ع مدنی ہے۔اور اس کی آیات مکی اور مدنی آخر کیلئے انسٹھ ۵۹ ،اور باقی پانچ میں ساٹھ ٦۰ ہیں۔ ۵۷ ستاون میں تو اتفاق ہے اور پانچ میں اختلاف ہے۔ (۱) الٓمّٓ پر کوفی آیت ہے۔ (۲) غُلِبَتِ الرُّوۡمُ پر غیر مدنی اخیر،اور مکی بخلاف۔ (۳) سَيَغۡلِبُوۡنَ پر غیر مکی اور مکی بخلاف۔ (۴) فِيۡ بِضۡعِ سِنِيۡنَ پر غیر کوفی اور مدنی اول۔ (۵) يُقۡسِمُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ پر مدنی اول آیت ہے۔ اس کے فواصل نَمِرٌ کے تین حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ سے فِيۡ بِضۡعِ سِنِيۡنَ تک وجوہ صحیحہ ایک سو پانچ ۱۰۵ ہیں، قالون مع مکی اڑتالیس ۴۸۔ ورش مع خلاد اٹھارہ،بسم اللہ پر بارہ ۱۲، ترک پر چھ ٦۔ عاصم وکسائی بارہ ۱۲ بارہ ۱۲ بصری وشامی چھ چھ۔ اور حمزہ تین۔

سورۃ لقمٰن: مکی ہے مگر وَلَوْ اَنَّمَا فِی الْاَرْضِ سے خَبِیْرٌ تک کی تین آیتیں مدنی ہیں اور اس کی آیات حجازی تینتیس ۳۳، اور شامی و عراقی چونتیس ہیں۔ تینتیس ۳۳ پر اتفاق ہے اور دو ۲ میں اختلاف ہے۔

(۱) الٓمّٓ پر کوفی۔ (۲) مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ پر بصری و شامی آیت ہے۔ اس کے فواصل نَمِرٌ کے تین حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَاللّٰهِ سے اَلْحَکِیْمُ تک وجوہ صحیحہ ایک سو چھتیس ۱۳۶ ہیں مسبملین کی بائیس ۲۲، بصری مع شامی وخلاد دس ۱۰، خلف آٹھ، اور ورش چھیانوے ۹۶ بسم اللہ پر چھیاسٹھ ۶۶، ترک پر تیس ۳۰۔

سورۃ الٓمّٓ سجدۃ: مکی ہے لیکن تَتَجَافٰی سے تُکَذِّبُوْنَ تک کی پانچ آیتیں مدنی ہیں، اسکی کل آیات بصری انتیس ۲۹، اور باقی شماروں میں تیس ۳۰ ہیں، انتیس ۲۹ میں اتفاق ہے اور دو میں اختلاف۔

(۱) الٓمّٓ پر کوفی۔ (۲) اَءِ نَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ پر حجازی و شامی آیت ہے۔ فواصل نَدِمٌ کے تین حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ سے اَلْعٰلَمِیْنَ تک وجوہ صحیحہ اٹھتر ۷۸ ہیں۔

قالون مع ورش و عاصم و کسائی تیس ۳۰، مکی تیس ۳۰، ورش ترک پر مع بصری و شامی بارہ ۱۲، بصری مع شامی و حمزہ تین، خلف تین۔

سورۃ احزاب: مدنی ہے، اس کی کل آیات بالاتفاق تہتر ۷۳ ہیں اور اس کے فواصل لا کے دو حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ سے وَالْمُنٰفِقِیْنَ تک وجوہ صحیحہ ایک سو اڑتیس ۱۳۸ ہیں قالون اڑتالیس ۴۸، مکی عاصم، ابوالحارث اور کسائی کے دوری بارہ ۱۲ بارہ ۱۲، بصری، دوری اور شامی چھ ۶ چھ ۶، حمزہ تین ۳، ورش اٹھارہ ۱۸، بسم اللہ پر بارہ ۱۲، ترک پر چھ ۶، اور خلف کی تیس ۳۰۔

سُوْرَةُ الرُّوْمِ

(۹۵۸) وَعَاقِبَةُ الثَّانِیْ (سَـ)ـمَا (وَ)بِنُوْنِهِ ۱ یُذِیْقَ زَكَا لِلْعٰلَمِیْنَ اكْسِرُوْا (عُـ)ـلَا

ترجمہ: اور (سما کیلئے) دوسرا (ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ اٰعٰ" میں) عَاقِبَةُ تاء کے رفع سے بلند ہوا ہے، اور لَنُذِیْقَهُمْ (۵ ع قنبل کیلئے) اپنے نون کے ساتھ ہو کر پاک اور بلند ہو گیا ہے اور تم لِلْعٰلَمِیْنَ ۳ ع" لام کو (حفص کیلئے ایسا) کسرہ دو، جو بلندی والا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

عَاقِبَةُ الثَّانِیْ مرکب توصیفی مبتداء۔ سَمَا خبر۔ اور نُذِیْق زَکَا مبتداء وخبر۔ لَلْعٰلَمِیْنَ اِکْسِرْ کا مفعول ہے۔ عَلَا حال من المفعول۔

توضیح: عَـاقِبَةُ رفع کی صورت میں کَـانَ کا اسم ہے اور اَلسُّوْاٰی خبر ہے، جو اَسْـوَاءُ کا مؤنث ہے، اور سُوْءٌ سے بنا ہے، اور نصب کی صورت میں اس کا عکس ہے یعنی عَاقِبَةُ خبر، اور اَلسُّوْاٰی اسم ہے۔ لِنُذِیْقَهُمْ میں نون التفات کی بناء پر اس کے فاعل باعظمت متکلم تعالیٰ ہیں، اور یاء کے ساتھ اس کی ضمیر اللّٰـهُ الَّـذِیْ کیلئے ہے جو اس سے پہلے ہے۔

(۹۵۹) لِتَرْبُوْا خِطَـابٌ ضُمَّ وَالْـوَاوُ سَـاکِنٌ ۲ اَتٰـی وَاجْـمَـعُـوْا اٰثٰرِ کَـمْ شَـرَفًـا عَـلَا

ترجمہ: لِتَرْبُوْا (ہمزہ ع ''مدنی کیلئے) تاء خطاب والا ہے جو ضمہ دیا گیا ہے اور (اس کا) واؤ ساکن آیا ہے (باقین کیلئے لِیَرْبُوَا یاء اور واؤ کا فتحہ اور واحد غائب سے) اور تم اِلٰی اٰثٰرِ کو (۵ ع ''میں شامی حمزہ کسائی اور حفص کیلئے اسی طرح) جمع سے پڑھو، بہت نوبتیں جو ہیں ان میں یہ جمع اونچی جگہ بلند ہو گئی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

لِیَرْبُـوَا خِطَابٌ اَیْ ذُوْ خِطَابٍ مبتداء وخبر۔ ضَمَّ اس کی صفت اَیْ مَضْمُوْمٌ یا ضُمَّ امر ہے، اور لِیَرْبُوَا اس کا مفعول اور خِـطَابٌ حال اَیْ ذَا خِـطَـابٍ۔ وَالْـوَاوُ سَاکِنٌ مبتداء وخبر۔ اَتٰی صفت ہے خبر کی۔ اٰثَارِ اِجْمَعُوْا کا مفعول۔ کَمْ خبریہ کا ممیز محذوف اَیْ کَمْ مَرَّةٍ مرفوع المحل علی الْاِبْتِدَاءِ۔ شَرَفًا عَلَا کا مفعول، اور جملہ کَمْ کی خبر ہے۔

توضیح: (۱) لِتَرْبُوْا مضارع کا جمع مذکر حاضر اور ناقص واوی ہے، خطاب کی صورت میں ضمیر وَمَا اٰتَیْتُمْ میں مذکور مخاطبین کیلئے ہے اور لِیَـرْبُـوَا رَبَا یَرْبُوْا بمعنی زَادَ سے مضارع کا واحد مذکر غائب ہے اس لئے کہ اس میں اعراب کا حرف واؤ ہی ہے اور الف فاصل اور زائد ہے۔

(۲) اٰثٰرِ توحید اس لئے ہے کہ اَثَرٌ سے جنس مراد ہے جو ایک کو بھی شامل ہے اور زائد کو بھی اور جمع بارش کے بہت سے اثر پھلوں، غلوں کی پیداوار ہونا زمین کا سیراب ہونا وغیرہ مراد ہیں، لِتَـرْبُوْا لام کی قید سے فَلَا یَـرْ بُوْا نکل گیا، جو اجماعا واحد غائب ہے۔

(٩٦٠) وَيَـنْـفَـعُ كُوفِيٌّ وَّفِي الطَّوْلِ حِصْنُـهُ ٣ وَرَحْمَةَ ارْفَعْ فَـائِزًا وَّمُحَصِّلَا

ترجمہ: اور لَا يَـنْـفَـعُ (الَّذِيْنَ روم ٦ ع) اطلاقی یا تذکیر سے) کوفی کی قرأت ہے اور "طول مومن ٦ ع" کے لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ میں مدنی اور کوفی کیلئے) اس یا تذکیر کی حفاظت) کا قلعہ ہے (پس (١) کوفی کا دونوں میں روم، مؤمن میں یاء ہے۔ (٢) نفر کیلئے دونوں میں تانیث۔ (٣) مدنی کیلئے روم میں تانیث اور طول میں تذکیر) اور تو رَحْمَةٌ لِّلْمُحْسِنِيْنَ (لقمن ا ع" کی تاء) کو رفع دے (حمزہ کیلئے) حالانکہ تو کامیاب اور حاصل کرنے والا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

يَنْفَعُ کوفی مبتداء و خبر۔ اَیْ قِرَاءَةٌ كُوفِيٌّ ۔ حِصْنُهٗ مبتداء محذوف کی خبر، اَیْ يَنْـفَـعُ فِی الطَّوْلِ حِصْنُهٗ ۔ رَحْمَةَ اِرْفَعْ کا مفعول اور فَائِزًا اس کے فاعل سے حال ہے۔ وَمُحَصِّلًا معطوف۔

توضیح: (١) يَنْفَعُ تانیث مَعْذِرَةٌ کے لفظ کے اعتبار سے ہے اور تذکیر اس لئے کہ مَعْذِرَتُهُمْ عُذْرُهُمْ کے مرتبہ میں ہے اور فاعل کی تانیث مجازی ہے نیز فعل و فاعل میں جدائی بھی ہے۔

(٢) رَحْمَةٌ دونوں قرأتوں میں هُدًى پر معطوف ہے، اور معطوف علیہ هُدًى هُوَ مقدر کی خبر ہے، اور نصب اٰيٰتُ سے یا الْكِتٰبُ سے حال ہونے کی وجہ سے ہے۔

سُوْرَةُ لُقْمٰن

(٩٦١) وَيَتَّخِذَ الْمَرْفُوعُ غَيْرُ صِحَابِهِمْ ٤ تُصَعِّرْ بِمَدٍّ خَفَّ إِذْ شَرْعُهُ حَلَا

ترجمہ: اور وَيَتَّخِذُ جو مرفوع ہے ان (قرأ) میں کے صحاب کے سوا (کی قرأت) ہے (پس صحاب ذال کا نصب پڑھتے ہیں) اور وَلَا تُصَعِّرْ ٢ ع" (مدنی حمزہ کسائی بصری کیلئے) الف مدہ کے ساتھ ہے یہ بلا تشدید بھی ہو گیا ہے (یعنی صاد کے بعد الف اور عین کی تخفیف وَلَا تُصَاعِرْ) اس لئے کہ اس کا مشروع ہونا شیریں ہو گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

وَيَتَّخِذُ الْمَرْفُوْعُ مرکب توصیفی مبتداء۔ غَيْرُ صِحَابِهِمْ اَیْ قِرأَةُ غَيْرُ صِحَابِهِمْ خبر۔ تُصَعِّرْ مبتداء۔ بِمَدٍّ حال۔ خَفَّ خبر۔ إِذْ ظرف اس میں تعلیل کا معنی ہے جس کی اضافت شَرْعُهٗ حَلَا کی طرف کی گئی ہے۔

توضیح: وَيَتَّخِذُ کا رفع استیناف یا يَشْتَرِیْ پر معطوف ہونے کی وجہ سے ہے پہلی صورت میں بِغَيْرِ عِلْمٍ پر

وقف درست ہے دوسری صورت میں صحیح نہیں، اور نصب لِيُضِلَّ پر معطوف ہونے کی بناء پر ہے اور يَتَّخِذَهَا کی ھاء یا تو سَبِيْلَ کیلئے وَلَا تُصَعِّرْ تشدید والی قرأت صَعَّرَ سے ہے اور الف والی صَاعَرَ سے، اخفش کے قول پر مفاعلہ سے حجازی اور تفعیل والا تمیمی لغت ہے اور دونوں کے معنی ہیں، لَوٰى خَدَّهٗ عَنِ النَّاسِ تَكَبُّرًا وَتَهَاوُنًا اس نے تکبر کے یا حقیر سمجھنے کے سبب لوگوں سے اپنا منہ موڑ لیا۔

(۹۶۲) وَفِـىْ نِعْـمَـةُ حَـرِّكْ وَذُكِّـرَهَـاؤُهَـا ٥ وَضُمَّ وَلَاتَـنْـوِيْـنَ عَــنْ حُــسْـنٍ اِعْتَلَا

ترجمه: اورتو عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ میں (حفص وبصری ومدنی کیلئے (لفظ نِعْمَةً کے عین کو فتحہ کی) حرکت دے اور اس کی ھاء کو مذکر (کی ضمیر) بناء دی گئی ہے، اور اس ھاء کو ضمہ دے حالانکہ اس میں تنوین نہیں ہے یہ خوبی والے اماموں سے (منقول ہوکر بلند ہوگئی ہے (یعنی نِعَمَهٗ ہے باقین ابنان وصحبہ کیلئے نِعْمَةً ہے)۔

﴿النحووالعربية﴾

فِـىْ نِعْمَتِهٖ حَرِّكْ کامفعول ہے اَىْ حَـرِّكْ عَيْـنَـهٗ ۔ وَذُكِّرَ هَاءُ هَا هَاءُ هَا فاعل فعل مجہول ذُكِّرَ کا۔ اور ضُمَّ اس پر معطوف ہے۔ لَا نفی جنس اور تنوین اس کا اسم ہے خبر محذوف ہے اَىْ فِيْهَا ۔ اِعْتَلَا اس کی صفت۔

توضیح: نِعْمَةً واحد ہے اور وَاِنْ تَـعُـدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ "ابراھیم" کی طرح نعمت کی جنس مراد ہے جو ایک کو بھی اور زائد کو بھی شامل ہے اور نِعَمٌ نِعْمَةٌ کی جمع ہے۔ سِدْرَةٌ کی طرح میم مفعول ہونے کی بناء پر منصوب ہے اور ھاء ضمیر کی ہے جو لفظ اللہ کیلئے ہے اور وہ اَلَـمْ تَـرَوْا اَنَّ الـلّٰـهَ میں اس سے قبل مذکور ہے اضافت کی وجہ سے تنوین حذف ہے جمع نعمتوں کی کثرت اور انواع کے اعتبار سے ہے۔

(۹۶۳) سِوَى ابْنِ الْعَلَا وَالْبَحْرُ اُخْفِىْ سُكُوْنُـهٗ ٦ فَـــشَا خَلْقَهٗ التَّحْرِيْكُ (حِصْنٌ) تَـطَـوَّلَا

ترجمه: اور وَالْبَحْـرُ (لقمٰن ۳ع" راء کے اطلاق رفع کے ساتھ) علاء کے بیٹے بصری کے سوا (باقی چھ کی قرأت) ہے اور وَمَـا اُخْـفِىَ (الٓمّٓ سجدہ ۲ع) جو ہے (حمزہ کیلئے) اس یاء کا سکون مشہور ہوگیا ہے اور نفر کا كُلَّ شَىْءٍ خَلَقَهٗ "سجدہ ۱ع" جو ہے (مدنی وکوفی کیلئے لام کو فتحہ کی) حرکت دینا قلعہ ہے جو دراز ہوگیا ہے، یعنی یہ خَلَقَهٗ اور باقین خَلْقَهٗ پڑھتے ہیں۔

﴿النحووالعربية﴾

سِوَى ابْنُ الْعَلَا وَالْبَحْرُ اسمیہ اَىْ قَـرَءُوْا وَالْبَحْرُ بِالرَّفْعِ اَخْفِىَ مبتداء۔ سُكُوْنُهٗ مبتداء ثانی۔ فَشَا

خبر۔ خَلْقَهُ التَّحرِيكُ حِصْنٌ بھی اسی طرح ہے۔ لام عائد کے عوض میں ہے۔ تَطَوَّلَا صفت ہے۔

توضیح: (۱) وَالْبَحْرُ کا رفع مبتداء ہونے کی بناء پر ہے اور يَمُدُّهُ خبر ہے اور جملہ حال کے محل میں ہے اور ذوالحال اس ثبت کا فاعل ہے جو وَلَوْ کے بعد مقدر ہے اور نصب اس مَا پر عطف کی بناء پر ہے جو اَنَّ کا اسم ہے یا اضمار علی شريطة التفسير کی بناء ہے پس اس کی اصل وَيَمُدُّ الْبَحْرَ يَمُدُّهُ تھی پھر تفسیر کی دلالت کے سبب مُفَسَّرْ کو حذف کر دیا۔

(۲) مَا اُخْفِيَ یاء کا فتحہ اس لئے ہے کہ یہ ماضی مجہول ہے اور یاء کا سکون اس لئے کہ یہ مضارع کا واحد متکلم ہے، اور منقوص یائی ہونے کی وجہ سے اس کا رفع تقدیری ضمہ سے ہے فاعل اللہ تعالیٰ ہیں۔

(۳) خَلْقَهُ كُلَّ شَيْءٍ سے بدل الاشتمال ہے اَیْ اَحْسَنَ خَلْقَ كُلِّ شَيْءٍ اور لام کے فتحہ سے ماضی کا صیغہ ہے جو كُلَّ کی یا شَيْءٍ کی صفت ہے۔

سُوْرَةُ الٓمّٓ سَجْدَة

(۹۶۴) لِمَا صَبَرُوا فَاكْسِرْ وَخَفِّفْ شَذًا وَّقُلْ ﴿ بِمَا يَعْمَلُوْنَ اثْنَانِ عَنْ وَّلَدِ الْعَلَا

ترجمہ: لِمَا صَبَرُوا (الٓمّٓ سجدہ ۳ع) لام کو کسرہ دے اور میم بلا تشدید پڑھ حالانکہ تو خوشبو والا ہے (باقی کیلئے لَمَّا ہے) اور تو کہہ دے کہ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ''احزاب اع، ۲ع'' دونوں عَلَا کے بیٹے ابوعمرو سے (غیب) ہے

﴿النحو والعربية﴾

لِمَا صَبَرُوا اِكْسِرْ کا مفعول ہے۔ فَاء زائدہ ہے۔ خَفِّفْ معطوف۔ شَذًا حال اَیْ ذَا شَذًا۔ بِمَا يَعْمَلُوْنَ اِثْنَانِ مبتداء وخبر اَیْ بِمَا يَعْمَلُوْنَ۔ بِالْغَيْبِ اثْنَانِ عَنْ وَلَدِ الْعَلَا حال۔ اور جملہ قُلْ کا مفعول ہے۔

توضیح: (۱) لِمَا لام جارہ اور مَا مصدریہ ہے اَیْ لِصَبْرِهِمْ اور لَمَّا شرط کے معنی کو متضمن ہے اَیْ لَمَّا صَبَرُوا مِنْهُمْ اَئِمَّةً یا لَمَّا ظرفیہ ہے جو حِيْنَ کے معنی میں ہے اَیْ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ حِيْنَ صَبَرُوا

(۲) بِمَا يَعْمَلُوْنَ غیبت کی تقدیر پر ''احزاب اع'' کی اسناد کافرین اور منافقین کی، اور ''۲ع'' کی اسناد جُنُوْدًا کی ضمیر کی طرف ہیں اور خطاب میں دونوں کی اسناد مؤمنین کے لئے ہیں۔

سُوْرَةُ الْاَحْزَاب

(٩٦٥) وَبِالْهَمْزِ كُلُّ الّٰئِى وَالْيَاءِ بَعْدَهُ ٨ ذَكَا وَبِيَاءٍ سَاكِنٍ حَجَّ هُمَّلَا

ترجمہ: اور اَلّٰا ءِیْ کے تمام الفاظ ہمزہ اور یاءِ ساکنہ کے ساتھ ہیں جو اس ہمزہ کے بعد ہے (شامی وکوفیین کیلئے روشن ومشہور ہے (یہ احزاب، مجادلہ، طلاق میں چار لفظ ہیں اور بصری وبزی کیلئے) یہ یاءِ ساکنہ کے ساتھ (ہمزہ کی بجائے) اَلّٰائِیْ ہو کر متروک لوگوں پر غالب ہوا ہے (متروک یعنی التقاء ساکنین کی وجہ سے جو اس قرأت پر اعتراض کرنے والے)۔

(٩٦٦) وَكَالْيَاءِ مَكْسُوْرًا لِّوَرْشٍ وَّعَنْهُمَا ٩ وَقِفْ مُسْكِنًا وَّالْهَمْزُ زَاكِيهِ بُجِّلَا

ترجمہ: اور یہ ہمزہ ورش کے لئے اور ان دونوں بصری وبزی کے لئے یاء کی مانند تسہیل والا ہے حالانکہ وہ مکسور ہے، اور وقف کر یاءِ ساکنہ سے پڑھنے والا بن کر، اور قنبل وقالون کیلئے (تحقیق والا) ہمزہ پاک کرنے والا عزت دار بنایا گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر۸: حَجَّ غَلَبَ۔ هُمَّلَا جمع هَامِلٍ وَهُوَ الْبَعِيْرُ الْمَتْرُوْكُ بِلَا رَاعٍ۔ كُلُّهٗ اَلّٰاءِ بِالْهَمْزِ مبتداء وخبر۔ بِالْيَاءِ بَعْدَهٗ جملہ محل حال میں ہے۔ ذَكَا مستانفہ۔ حَجَّ کا فاعل ضمیر مستتر ہے۔

شعر۹: جو اَلّٰاءِ کو راجع ہے۔ هُمَّلَا مفعول بِيَاءٍ، حَجَّ کے متعلق ہے۔ كَالْيَاءِ اَیْ سَهِّلَ كَالْيَاءِ ۔ مَكْسُوْرًا حال۔ عَنْهُمَا خبر۔ مبتداء محذوف، اَیْ هٰذِهِ الْقِرَاءَةُ مُسَكِّنًا قِفْ کے فاعل سے حال ہے باقی واضح ہے۔

توضیح: اَلّٰـآءِیْ اسم موصول ہے جو جمع کیلئے مقرر ہے، اور اَللَّآءِیْ، اَللَّآءِ، اَللَّآیْ یہ تینوں جمع مذکر ومؤنث کیلئے۔ اور اَلّٰتِیْ، اَلّٰوَاتِیْ، اور اَللّٰاتِ صرف جمع مؤنث کیلئے ہیں، اور اَللّٰآءِیْ میں کل پانچ وجوہ ہیں۔ (۱) شامی عاصم کسائی کیلئے وصل ووقف میں اَللّٰآءِیْ الف کے بعد تحقیق والے ہمزہ اور یاءِ ساکنہ سے۔ (۲) حمزہ کیلئے وصلاً انہیں تینوں کی طرح اور وقفاً ہمزہ کی تسہیل مد وقصر کے ساتھ اور ہمزہ کے بعد یاءِ ساکنہ بھی۔ (۳) قالون وقنبل کیلئے وصلاً اَللّٰآءِ تحقیق والے ہمزہ سے یاء کے بغیر، اور وقفاً اَللّٰآءْ تحقیق والے ہمزہ ساکنہ سے۔ (۴) ورش کیلئے وصلاً ہمزہ مسہلہ سے یاء کے بغیر مد وقصر کے ہمراہ، اور وقفاً اَللّٰآیْ ہمزہ کے بغیر یاءِ ساکنہ سے۔ (۵) بزی اور بصری کیلئے وصلاً دو وجوہ ورش کی وجوہ کی طرح لیکن فرق یہ ہے کہ ورش کیلئے اول وصلاً اور دوئم وقفاً ہے مگر بزی وبصری کیلئے وصلاً یہ دونوں ہیں اور وقفاً صرف دوسری ہے اور بزی وبصری کیلئے تسہیل والی وجہ زیادات سے ہے۔

(٩٦٧) وَتَظَّهَرُوْنَ اضْمُمْهُ وَاكْسِرْ لِعَاصِمٍ ١٠ وَفِى الْهَاءِ خَفِّفْ وَامْدُدِ الظَّاءَ ذُبَّلَا

ترجمہ: تَظَّهَّرُوْنَ تاء کو عاصم کیلئے ضمہ دے اور (ھاء) کو کسرہ دے اور شامی و کوفی کیلئے ھاء میں تخفیف واقع کر، اور ظاء کو مدہ کی زیادتی سے پڑھ حالانکہ یہ نیزوں یعنی دلائل والا ہے (تَظَاهِرُوْنَ کوفی کیلئے، اور تَظَّاهَرُوْنَ شامی کیلئے باقین کیلئے تَظَّهَّرُوْنَ ہے)۔

(٩٦٨) وَخَفَّفَهُ ثَبْتٌ وَّفِيْ قَدْسَمِعَ كَمَا ۱۱ هُنَا وَهُنَاكَ الظَّاءُ خُفِّفَ نَوْفَلَا

ترجمہ: اور اس کی ظاء کو مضبوط قاری نے (کوفی کیلئے) تخفیف سے پڑھا ہے اور قَدْسَمِعَ (مجادلہ اع" کے يَظَّهَّرُوْنَ میں بھی (اسی طرح ہے) جس طرح یہاں احزاب میں ہے، اور وہاں مجادلہ میں ظاء (عاصم کیلئے) سخاوت والی ہونے کی حالت میں تخفیف سے پڑھی گئی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلذُّبُلُ جمع ذَابِلٌ بمعنی اَلرُّمحِ ۔ اَالنَّوْفَلُ الرَّجُلُ الْكَثِيْرُ الْعِطَاء۔ تَظَّهَّرُوْنَ اُضْمُمْهُ کا مفعول ہے، اور فِي الْهَاءِ خَفَّفْ کا مفعول اَيْ اَوْقَعَ التَّخْفِيْفَ فِي الْهَاءِ۔ ذُبَّلَا حال ہے، اُمْدُدْ فاعل ہے۔ خَفَّفَهُ کی ھاء ظاء کیلئے ہے۔ كَمَا هُنَا مبتداء محذوف کی خبر ہے اَيْ اَلْاَمْرُ فِيْ قَدْ سَمِعَ كَمَا هُنَا ۔ نَوْفَلَا خَفَّفَ کے فاعل سے حال ہے اَيْ ذَا نَوْفَلٍ اَيْ ذَا قَارِئٌ سيدٍ مُعْطِى ُ يعنى كَثِيْرُ الْعَطاء۔

توضیح: تُظَهِّرُوْنَ ظَهْرٌ سے ہے بمعنی پشت، یہ مفاعلہ تفاعل تَفَعُّل تینوں ابواب سے آتا ہے، احزاب میں اس میں چار قراءتیں ہیں، اور مجادلہ میں تین ہیں، احزاب میں (۱) سما کیلئے تَظَّهَّرُوْنَ فتحہ تاء وھاء اور تشدید ظاء وھاء، اور بحذف الف۔ (۲) شامی کیل تَظَّاهَرُوْنَ تاء وھاء کے فتحہ تشدید ظاء، پھر الف اور تخفیف ھاء الف مدہ اور ھاء کی تخفیف بیان سے، اور باقی تین قیدیں ضد سے نکلی ہیں۔ (۳) عاصم کیلئے تُظَاهِرُوْنَ ضمہ تاء و تخفیف ظاء وھاء، الف و کسرہ ھاء، چاروں قیدیں بیان سے۔ (۴) حمزہ و کسائی کیلئے تَظَاهَرُوْنَ تاء وھاء کے فتحہ ظاء وھاء کی تخفیف اور الف سے، تخفیف والف بیان سے، اور فتحہ کی قید ضد سے نکلی ہے۔ مجادلہ والے میں (۱) سما کیلئے دونوں کلمات میں يَظَّهَّرُوْنَ ۔ (۲) شامی حمزہ کسائی کیلئے يَظَّاهَرُوْنَ ۔ (۳) عاصم کیلئے يُظَاهِرُوْنَ۔

(٩٦٩) وَ(حَقُّ) (صِحَابٍ) قَصْرُ وَصْلِ الظُّنُوْنَ وَالرُّ ۱۲ سُوْلَ السَّبِيْلَا وَهُوَ فِي الْوَقْفِ فِيْ حُلَا

ترجمہ: اور بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۲ع" اور اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا اور فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۸ع" حق وصحاب والوں کا وصلاً قصر سے پڑھنا ناقلین کا حق ہے، اور یہ قصر وقف میں (حمزہ و بصری کیلئے) زینتوں میں ہے (پس (۱) حمزہ و بصری کا

وقف ووصل میں الف کا حذف۔ (۲) مدنی شامی ابوبکر کیلئے حالین میں الف کا اثبات۔ (۳) مکی حفص و کسائی کیلئے وصلاً حذف بیان سے اور وقفاً اثبات ضد سے نکلا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

قَصْرُ وَصْلٍ مرکب اضافی مبتداء۔ حَقُّ صِحَابٍ خبر ہے۔ وَهُوَ مبتداء قَصْرُ کو راجع ہے۔ فِي حَلَا خبر ہے۔

توضیح: بصری حمزہ کا تینوں میں حالین میں الف کا حذف اصل کی بناء پر ہے اس لئے کہ ان میں تنوین نہیں اس لئے وقفاً بھی الف نہ ہونا چاہئے اور فواصل کی پابندی بھی لازمی نہیں بکی حفص و کسائی نے رسم کی پیروی اور فواصل کی رعایت کے پیش نظر وقفاً اثبات الف ہے اور حجازی لغت ہے مگر مکی کے قول پر رسم کی رعایت سے حالین میں اثبات اولیٰ ہے۔

(۹۷۰) مَقَامَ لِحَفْصٍ ضُمَّ وَالثَّانِ (عَمَّ) فِي الدُّ ۱۳ خَانِ وَاٰتَوْهَا عَلَى الْمَدِّ ذُو حُلَا

ترجمہ: لَا مُقَامَ (احزاب ۳ع" اول میم) حفص کیلئے ضمہ دیا گیا ہے اور "دخان ۳ع" میں دوسرا فِي مُقَامٍ (مدنی وشامی کیلئے اول میم کے ضمہ سے عام ہو گیا ہے اور لَاٰتَوْهَا الف مدہ کے ساتھ (شامی کوفی بصری کیلئے) شیرینی والا ہے (باقی کیلئے لَاَتَوْهَا الف کے حذف سے)۔

﴿النحو والعربية﴾

ضُمَّ امر مُقَامَ لِحَفْصٍ مفعول۔ وَالثَّانِ عَمَّ اسمیہ خبریہ اَیْ لِمَوْضِعِ الثَّانِ فِي الدُّخَانِ عَمَّ ضُمَّ مِيْمَهٗ۔ اٰتَوْهُ مبتداء۔ ذُوحُلَا خبر۔ عَلَى الْمَدِّ حال۔

توضیح: (۱) مُقَامَ ضمہ میم اَقَامَ کا اور فتحہ سے کا مصدر یا اسم مکان ہے اَیْ لَا اِقَامَةَ اَوْ مَوْضِعَهَا اَوْ لَا قِيَامَ اَوْ مَوْضِعَهٗ۔

(۲) لَاٰتَوْهَا مدوالا اِيْتَاءٌ سے ہے جو اِعْطَاءٌ دینے کے معنی میں ہے اَیْ اَعْطَوْهَا سَائِلِيْهَا، اور قصر والا اِتْيَانٌ سے ہے جو آنے کے معنی میں ہے اَیْ جَاءُوْهَا یعنی وہ اس فتنہ میں آجاتے ہیں۔

(۹۷۱) وَفِي الْكُلِّ ضَمُّ الْكَسْرِ فِي اِسْوَةٌ (نَـ) ـدًى ۱۴ وَقَصْرُ (كِـ) ـفَا (حَقٍّ) يُضَعِّفُ مُثْقَلَا

ترجمہ: اور اُسْوَةٌ کے تمام کلمات میں ہمزہ کے کسرہ کا ضمہ تری کی حالت میں ہے (عاصم کیلئے) باقین کا اِسْوَةٌ بکسر ہمزہ ہے اور يُضَاعَفْ اع" (شامی مکی بصری کیلئے عین کی) تشدید والا ہونے کی حالت میں الف کے

حذف سے حق کی برابری والوں کا مقصود ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

ضَمُّ الْكَسْرِ مبتداء۔ فِي الْكُلِّ اس کی خبر۔ فِيْ اِسْوَةٍ بدل۔ نَدٰى حال۔ يُضَاعَفُ مبتداء۔ قَصْرُ كَفَا حَقٍّ خبر۔ اَیْ مَقْصُوْر۔ مُثَقَّلًا مبتداء کی ضمیر سے حال۔

توضیح: اُسْوَةٌ ضمہ تمیمی اور کسرہ قیسی لغت ہے، کسرہ فصیح تر اور خفیف تر ہے اور اولی ہے۔ يُضَاعَفْ تشدید وقصر اور تخفیف والف سے دونوں لغت میں تشدید نجدی لغت ہے اور تخفیف اولی ہے، اس لئے کہ ضَعَّفْتُ کی نسبت ضَاعَفْتُ میں کثرت ہے۔

اَلْجُزْءُ الثَّانِيْ وَالْعِشْرُوْنَ (۲۲)

(۹۷۲) وَبِالْيَا وَفَتْحِ الْعَيْنِ رَفْعُ الْعَذَابِ حِصْـ ۱۵ ـنُ حُـسْنٍ وَّ يَعْمَلْ نُؤْتِ بِالْيَاءِ شَـمْلَلَا

ترجمہ: اور یہ يُضْعَفْ حصن وبصری کیلئے نون کے بجائے) یاء کے ساتھ اور عین کے فتحہ سے اور اَلْعَذَابُ کے رفع سے حُسن کا قلعہ ہے (یعنی يُضْعَفْ لَهَا الْعَذَابُ) اور يَعْمَلْ نے اطلاقی یاء تذکیر اور نُؤْتِهَا نے یاء کے ساتھ جلدی کی ہے (حمزہ وکسائی کیلئے)۔

﴿النحو والعربية﴾

وَبِالْيَاءِ اَیْ يُضَاعَفُ بِالْيَاءِ وَفَتْحُ الْعَيْنِ ،وَرَفْعُ الْعَذَابِ حِصْنُ حُسْنٍ اسمیہ ہے۔ يَعْمَلُ مبتداء۔ نُؤْتِهَا معطوف بحذف الْعَاطِف۔ شَمْلَلَا خبر بِالْيَاء متعلق بالخبر۔

توضیح: پس (۱) مدنی وکوفی کیلئے يُضْعَفْ لَهَا الْعَذَابُ یاء الف تخفیف عین اور باء کے رفع سے۔
(۲) مکی اور شامی کیلئے نُضَعِّفْ لَهَا الْعَذَابَ نون حذف الف، تشدید عین وکسرہ اور باء کے نصب سے، نون کے ساتھ اسناد اللہ تعالیٰ کی طرف ہیں اور یہی اولی ہے يَعْمَلْ میں تذکیر کی یاء حمزہ وکسائی کیلئے اطلاق سے اور باقین کی تانیث ضد سے نکلی ہے، بِالْيَاءِ کا تعلق نُؤْتِ سے ہے، کہ یاء کی ضد نون ہے۔ (۱) حمزہ وکسائی کیلئے وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُؤْتِهَا ہے۔ (۲) سماشامی عاصم کیلئے وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَا ہے، اول میں تاء اور ثانی میں نون۔

نوٹ: اَلرُّعْبَ آل عمران ۲۷ اور مُبَيِّنَةٍ نساء۱۰ میں بیان ہو چکا ہے۔

(۹۷۳) وَقَرْنَ افْتَحِ اِذْ نَـصُّـوْا يَكُوْنَ لَـهُ ثَـرًى ۱۶ يَحِلُّ سِوَى الْبَصْرِيْ وَخَاتَمَ وُكِّلَا

ترجمہ: اورتو وَقَرْنَ ۲ع" (کے قاف کو مدنی وعاصم کیلئے) فتحہ دے اس لئے کہ ان ناقلین نے تصریح کی ہے (باقین کا وَقِرْنَ کسرہ قاف ہے) اور اَمْرًا اَنْ يَكُوْنَ ۵ع" جو ہے اس کی (یاء کی تذکیر) ہشام وکوفی کے واسطے) ترمٹی ہے (باقی کیلئے تَكُوْنَ تانیث ہے) اور لَا تَحِلُّ کی (یاءِ تذکیر) بصری کے سوا کیلئے ہے (بصری تَحِلُّ تانیث کی تاء سے پڑھتے ہیں) اور وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ۵ع" (عاصم کیلئے تاء کے فتحہ) فتحہ کے ساتھ مقرر ولازم کیا گیا ہے (باقین کا خَاتِمَ بکسرہ تاء ہے)۔

(۹۷۴) بِفَتْحٍ نَّمَا سَادَاتِنَا اجْمَعْ بِكَسْرِهٖ ١٧ كَفَى وَكَثِيْرًا نُقْطَةٌ تَحْتُ نُفِّلَا

ترجمہ: جو بلند ہو گیا ہے (اس مصرعہ کا تعلق گذشتہ شعر سے ہے) سَادَتَنَا ۸ع" کو الف سے اور تاء کے کسرہ کے ساتھ جمع بنادے بیوجہ سَادَاتِنَا (شامی کیلئے) کافی ہو گئی ہے (باقی کیلئے سَادَتَنَا دال کے بعد حذف الف اور تاء کے فتحہ سے ہے) اور لَعْنًا كَثِيْرًا (عاصم کیلئے) ایک نقطہ والا ہے جو نیچے ہے بیوجہ غنیمت دی گئی ہے (یعنی عاصم کیلئے كَبِيْرًا باء سے ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ١٦: وَقَرْنَ اِفْتَحْ کا مفعول۔ يَكُوْنَ مبتداء۔ لَهٗ ثَرَى خبر ومبتداء، اور یہ جملہ مبتداء اول کی خبر ہے۔ يَحِلُّ مبتداء۔ سِوَى الْبَصْرِيْ خبر، اَیْ قِرَأَةَ غَيْرَ الْبَصْرِيْ۔ خَاتَمَ مبتداء۔ وُكِّلَا خبر۔

شعر ١٧: بِفَتْحٍ متعلق خَاتَمَ کے۔ نَمَا فَتْحَ کی صفت ہے۔ سَادَاتِنَا اِجْمَعْ کا مفعول۔ بِكَسْرَةٍ حال اَیْ كَائِنًا بِكَسْرَةٍ۔ هَا سَادَاتِنَا کے لفظ کیلئے ہے۔ كَفَى مستانفہ۔ كَثِيْرًا مبتداء۔ نُقْطَةً مفعول۔ نُفِّلَا اور جملہ مبتداء کی خبر ہے۔

توضیح: (۱) قَرْنَ قَرَّ يَقِرُّ سَمِعَ کے باب سے امر ہے یعنی تم اپنے گھروں میں جمی بیٹھی رہو، اور قِرْنَ قاف کے کسرہ سے ضَرَبَ سے جمع مؤنث حاضر ہے بمعنی طِبْنَ تم اپنے گھروں میں چین سے رہو۔ (۲) اَنْ تَكُوْنَ تانیث سے فاعل اَلْخِيَرَةُ لفظاً مؤنث ہے اور تذکیر کی وجہ تانیث کا مجازی ہونا، فعل وفاعل میں فصل ہونا، اور خِيَرَةُ کا اَلْاِخْتِيَارُ کے معنی میں ہونا ہے۔

(۳) يَحِلُّ کی تذکیر فعل کی وجہ سے ہے، اور تانیث فاعل مؤنث حقیقی ہے۔

(۴) خَاتَمَ تاء کے فتحہ سے مہر کے معنی میں ہے کہ آپ نبیوں کی مہر ہیں، نبوت کا سلسلہ آپ پر ختم ہے آپ آخری نبی ہیں۔

اور کسرہ والے کا معنی آپ نبیوں کو ختم کر دینے والے ہیں۔ (۵) سَادَاتِنَا جمع تصحیح وجمع مؤنث سالم ہے جو جمع الجمع ہے، یہ سَادَةٌ کی اور وہ سَیِّدٌ کی جمع ہے، جس سے گمراہ کرنے والے سرداروں کی کثرت مراد ہے اور سَادَتَنَا بھی سَیِّدٌ کی جمع تکسیر ہے اعراب دونوں صورتوں میں نصب ہی ہے۔

سورة روم تا سورة سبا ۔ ادغام کبیر وصغیر مختلف فیه (سورة روم)

ادغام کبیر: تیرہ ۱۳ ہیں۔ مثلین کے چھ ۶ ۔ اور متقاربین کے سات ۷ ۔ اور صغیر مختلف فیہ دو ہیں۔

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ الرُّوْم)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قرأ	اظہار والے قرأ
۱	وَلَقَدْ لَبِثْتُمْ	۶	بصری، ابن عامر، حمزہ، کسائی	حرمی، عاصم
۲	وَلَقَدْ ضَرَبْنَا	"	ورش، بصری، ابن عامر، حمزہ، کسائی	قالون، مکی، عاصم

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الرُّوْم)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	لَا تَبْدِيْلَ لِّخَلْقِ اللّٰهِ	۴
۲	الْقَيِّمِ مِّنْ	"
۳	اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ	۵
۴	اَصَابَ بِهٖ	"
۵	اِلٰى اٰثٰرِ رَّحْمَتِ	"
۶	كَذٰلِكَ كَانُوْا	۶

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ الرُّوْم)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اَنْ خَلَقَكُمْ	۳
۲	يَتَكَلَّمُ بِمَا	۴

٣	فَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰى	〃
۴	خَلَقَكُمْ	〃
۵	ثُمَّ رَزَقَكُمْ	〃
٦	خَلَقَكُمْ	٦
۷	مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ	〃

المرسوم: (سورۃ الروم) بِلِقَآئِ اور لِقَآءِ میں ہمزہ متطرفہ مکسورہ بعد از الف بصورت یاء مرسوم ہے اور اَلسُّوْاٰی میں ہمزہ متوسط مفتوحہ بعد از مدہ بصورت الف اور اس کے بعد الف تانیث بصورت یاء مرسوم ہے، یَبْدَءُ اور شُفَعٰٓؤُا میں ہمزہ متطرفہ بصورت واؤ، اور اس کے بعد الف زائدہ ہے، مِنْ رِّبًا اکثر مصاحف میں واؤ کے بغیر اور بعض میں رِبٰوا واؤ کے ساتھ مرسوم ہے۔ ادغام کبیر و صغیر مختلف فیہ (سورۃ لقمٰن): ادغام کبیر آٹھ ۸ ہیں۔ مثلین کے چھ۔ اور متقاربین کے دو ۲۔ اور صغیر تین ۳ ہیں۔

جدول ادغام صغیر (سُوْرَۃُ لُقْمٰنُ عَلَیْهِ السَّلَام)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قرأ	اظہار والے قرأ
۱	اَنِ اشْکُرْلِلّٰهِ	۲	بصری بخلف عن الدوری	ماسوا بصری
۲	اَنِ اشْکُرْلِیْ	〃	〃 〃 〃	〃
۳	بَلْ نَتَّبِعُ	۳	للکسائی مع الغنہ	ماسوا کسائی

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَۃُ لُقْمٰنُ عَلَیْهِ السَّلَام)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اِذْقَالَ لُقْمٰنُ	۲
۲	وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ	۳
۳	اِنَّ اللّٰهَ هُوَ	〃
۴	بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ	〃

۵	وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ	״
٦	وَيَعْلَمَ مَّا	״

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ لُقْمٰنْ عَلَيْهِ السَّلَام)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	يَشْكُرْ لِّنَفْسِهٖ	۲
۲	سَخَّرَ لَّكُمْ	۳

المرسوم: (سورۃ لقمٰن) وَفِصٰلُهٗ بحذف الف مرسوم ہے۔

ادغام کبیر وصغیر مختلف فیہ (سورۃ السجدۃ): ادغام کبیر سات ہیں۔ مثلین کے چھ۔ اور متقاربین کا ایک۔

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ السَّجْدَةِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	وَجَعَلَ لَّكُمْ	۱
۲	اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَّاكِسُوْا	۲
۳	جَهَنَّمَ مِّنَ	״
۴	وَقِيْلَ لَّهُمْ	״
۵	وَمَنْ اَظْلَمُ مِّمَّنْ	״
٦	وَجَعَلْنٰهُ هُدًى	۳

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ السَّجْدَةِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اَلْاَكْبَرِ لَّعَلَّهُمْ	۲

ادغام کبیر مختلف فیہ (سورۃ احزاب): ادغام کبیر آٹھ ۸ ہیں۔ پانچ مثلین اور تین متقاربین اور صغیر چھ ہیں۔

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ الْاَحْزَاب)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قرا	اظہار والے قرا
۱	اِذْجَآءَتْکُمْ	۲	بصری، ہشام	حرمی، ابن ذکوان، کوفیین
۲	اِذْجَآءُوْکُمْ	"	" "	" " "
۳	وَاِذْ زَّاغَتِ	"	بصری، ہشام، خلاد، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم خلف
۴	فَقَدْ ضَّلَّ	۵	ورش، بصری، کسائی، ابن عامر، حمزہ	قالون، مکی، عاصم
۵	وَاِذْتَّقُوْلُ	"	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم
۶	وَيَغْفِرْلَّكُمْ	۹	بصری بخلف عن الدوری	ماسوا بصری

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الْاَحْزَاب)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	مِنْ قَبْلُ لَّا	۲
۲	وَقَذَفَ فِّیْ	۳
۳	تَقُوْلُ لِّلَّذِيْنَ	۵
۴	وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَّا	۶
۵	اَلسَّاعَةُ تَّكُوْنُ	۸

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ الْاَحْزَاب)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اَلْمُؤْمِنٰتُ ثُّمَّ	۶
۲	يُؤْذَنَ لَّكُمْ	۷

٣	اَطۡهَرُ لِقُلُوۡبِكُمۡ	،

المرسوم: (سورۃ احزاب) یَسۡـئَلُوۡنَ عَنۡ اَنۡبَآ ئِكُمۡ اکثر مصاحف میں سین کے بعد بحذف الف اور بعض میں اثبات سے ہے، اِنَّهٗ بالیاء مرسوم ہے۔

سورۃ سَبَا وَفَاطِر

سورۃ سبا مکی ہے لیکن آیت ٦ ع'' وَیَرَالَّذِیۡنَ مدنی ہے اس کی کل آیات شامی پچپن ۵۵ اور باقی کیلئے چون ۵۴ ہیں، کیونکہ وَشِمَالٌ ٢ ع'' کو شامی نے تو آیت شمار کیا ہے، اور باقی نے نہیں کیا، اور اس کے فواصل ظَنَّ لِمُدۡبِرٍ کے سات حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا سے فِی الۡاٰخِرَةِ تک وجوہ صحیحہ بیالیس ۴۲ ہیں۔ قالون مع مکی وعاصم چھ ٦ ۔ کسائی چھ ٦ ۔ ورش چوبیس ۲۴ ،بسم اللہ پر اٹھارہ ۱۸ ۔ ترک پر چھ ٦ ۔ بصری مع شامی دو ۲ ۔ حمزہ دو ۲ ۔ خلاد دو ۲ ۔

سورۃ فاطر: مکی ہے اور اس کی کل آیتیں حمصی چوالیس ۴۴ ۔ اور مدنی آخر اور دمشقی چھیالیس ۴٦ اور باقی چار شماروں میں پینتالیس ۴۵ ۔ انتالیس ۳۹ میں تو اتفاق ہے اور نو ۹ میں اختلاف ہے۔

(۱) اَلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ پر بصری و شامی (یا بصری و دمشقی)۔ (۲) وَيَاۡتِ بِخَلۡقٍ جَدِيۡدٍ پر غیر حمصی وبصری۔ (۳) وَالۡبَصِيۡرُ پر۔ (۴) وَلَا النُّوۡرُ پر غیر بصری۔ (۵) مَنۡ فِی الۡقُبُوۡرِ پر غیر دمشقی۔ (٦) اِلَّا نَذِيۡرٌ پر غیر حمصی۔ (۷) اَنۡ تَزُوۡلَا پر بصری۔ (۸) تَبۡدِيۡلًا پر بصری مدنی اخیر اور شامی (یا دمشقی)۔ (۹) تَشۡكُرُوۡنَ غیر حمصی آیت ہے اس کے فواصل زَادَ مِنۡ بِرٍّ کے سات حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: اِنَّهُمۡ كَانُوۡا سے وَرُبٰعَ تک وجوہ صحیحہ دوسو بائیس ۲۲۲ ہیں، قالون مع مکی چوراسی ۸۴ ۔ عاصم وکسائی اکیس ۲۱ ، اکیس ۲۱ ۔ ورش ساٹھ ٦۰ بسم اللہ پر بیالیس ۴۲ ۔ ترک پر اٹھارہ ۱۸ ۔ بصری، دوری، شامی نو ۹ نو ۹ ۔ حمزہ خلف خلاد تین ۳ ، تین ۳ ۔

سُوْرَةُ سَبَا

(٩٧٥) وَعٰلِمِ قُلْ عَلّٰمِ شَاعَ وَرَفْعُ خَفْضِهٖ (عَمَّ) مِنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٍ مُعٰوِزًلَا ١

ترجمہ: اورتو کہہ دے کہ عٰلِمُ الْغَيْبِ جو ہے (حمزہ وکسائی کیلئے) عَلّٰمِ ہے یہ مشہور ہوگیا ہے اور (مدنی اور شامی کیلئے) اس کے میم کے جر کے بجائے رفع عام ہوگیا ہے اور مِنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٍ (سباء و جاثیہ اع'' دوجگہ پیروی والا ہے (اعراب آئندہ شعر میں بیان فرمار ہے ہیں)۔

(٩٧٦) عَلٰى رَفْعِ خَفْضِ الْمِيْمِ دَلَّ عَلِيْمُهٗ ٢ وَنَخْسِفْ نَشَاْ نُسْقِطْ بِهَا الْيَاءُ شُمِّلَا

ترجمہ: میم کے جر کی بجائے رفع پر (مکی وحفص کیلئے) اس کے عالم نے رہنمائی کی ہے اور نَخْسِفْ اِنْ نَّشَاْ اور نُسْقِطْ جو ہیں ان میں (حمزہ وکسائی کیلئے نون کی بجائے) یاء شامل کر دی گئی ہے (باقی پانچ کیلئے ان تینوں الفاظ میں نون جمع متکلم ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر: عَالِمِ مبتداء۔ قُلْ عَلّٰمِ شَاعَ خبر، اَیْ شَاعَ فِيْهِ۔ رَفْعُ خَفْضِهٖ عَمَّ مبتداء وخبر۔ ھا راجع ہے، عالم کی طرف۔ مِنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٍ مبتداء۔ عَلٰى رَفْعِ خَفْضِ الْمِيْمِ دَلَّ عَلِيْمُهٗ جملہ خبر۔ عَلِيْمُهٗ کی ھا مبتداء کو راجع ہے۔ وِلَا بمعنی متابعہ دَلَّ کا مفعول ہے، نَخْسِفْ مبتداء۔ نَشَاْ نُسْقِطْ معطوف۔ وَالْيَاءُ مبتداء۔ شُمِّلَا خبر۔ بِهَا خبر کا ظرف، اور ھا الفاظ ثلاثہ کیلئے ہے۔

توضیح: عَلّٰمُ مبالغہ کا صیغہ ہے جو عَلّٰمُ الْغُيُوْبِ کے مناسب ہے اور رفع هُوَ مقدر کی خبر کی وجہ سے ہے، عٰلِمِ عَلِمَ سے اسم فاعل ہے، جو عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ کے مناسب ہے، اور جَر وَرَبِّيْ کی صفت یا اس سے بدل ہونے کی وجہ سے ہے اور رَبِّيْ قسم کے واؤ کے سبب محل جر میں ہے اَلِيْمٌ رفع کی صورت میں عَذَابٌ کی، اور جر کی صورت میں رِجْزٍ کی صفت ہے، نَشَاْ نَخْسِفْ نُسْقِطْ تینوں یاء کی صورت میں واحد مذکر غائب تینوں کی ضمیریں اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ میں اللہ کیلئے ہیں اور نون سے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا کی مناسبت سے عظمت والے متکلم کی طرف اسناد ہیں۔

نوٹ: لَا يَعْزُبُ ''یونس ١٣'' اور كِسَفًا ''اسراء ١٣'' اور مُعٰجِزِيْنَ ''حج ٩'' میں بیان ہو چکے ہیں۔

(٩٧٧) وَفِي الرِّيْحَ رَفْعٌ صَحَّ مِنْسَاتَهٗ سُكُوْ ٣ نُ هَمْزَتِهٖ مَاضٍ وَّ اَبْدِلْهُ اِذْ حَلَا

ترجمہ: اور وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ میں (ابوبکر کیلئے حاء کا) رفع ہے جو صحیح ہو گیا ہے، اور مِنْسَاَتَهٗ جو ہے (ابن ذکوان کیلئے) اس کے ہمزہ کا سکون جاری ہے اور (مدنی وبصری کیلئے ہمزہ کا الف سے ابدال کر، اس لئے کہ یہ شیریں ہو گیا ہے (پس اس میں تین قرآءتیں ہیں، (۱) ابن ذکوان کی مِنْسَأْتَهٗ ۔ (۲) مدنی وبصری کی مِنْسَاتَهٗ ۔ (۳) ہشام مکی کوفی کی مِنْسَاَتَهٗ تحقیق ہمزہ مفتوحہ۔

﴿النحو والعربية﴾

وَفِي الرِّيْحِ رَفْعٌ خبر ومبتداء۔ صَحَّ صفت مبتداء کی۔ مِنْسَاَتَهٗ مبتداء۔ سُكُوْنُ هَمْزَتِهٖ مبتداء ثانی۔ مَاضٍ اس کی خبر، اور جملہ مبتداء اول کی خبر ہے۔ اَبْدِلْهُ کی ھاء ھمزہ کیلئے ہے اَيْ اَبْدِلِ الْهَمْزَ اَلِفًا اِذْحَلَا الْاِبْدَالُ۔

توضیح: (۱) اَلرِّيْحُ کا رفع مبتداء یا ثَبَتَتْ کا فاعل ہونے کی بناء پر ہے اور نصب سَخَّرْنَا مقدر کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے ہے جو اَكِنَّا کے معنی سے سمجھا گیا ہے۔

(۲) مِنْسَاَةٌ عَصا بڑی لاٹھی کے معنی میں ہے، ہمزہ مفتوح سے مِفْعَلَةٌ کے وزن پر اصل ہے جو اسم آلہ ہے اور یہ تمیم اور قیس فصیح لوگوں کا لغت ہے، ابن ذکوان کی قرآءت میں تخفیفاً ہمزہ کو ساکن کیا گیا، اور باقی کیلئے الف سے ابدال کیا گیا جو حجازی لغت ہے۔

(۹۷۸) مَسٰكِنِهِمْ سَكِّنْهُ وَاقْصُرْ عَلٰى شَذًا ۴ وَفِي الْكَافِ فَافْتَحْ عَالِمًا فَتُبَجَّلَا

ترجمہ: مَسَاكِنِهِمْ جو ہے اس کو ساکن کر دے اور الف کو حذف کر دے (حفص اور کسائی کیلئے سین ساکن وقصر ہے) حالانکہ یہ خوشبو پر ہے اور تو کاف میں فتحہ واقع کر عالم ہونے کی حالت میں (حفص وحمزہ کیلئے) تاکہ تو عزت دار بنا دیا جائے (پس اس میں تین قرآءتیں ہیں۔ (۱) سما شامی ابوبکر مَسٰكِنِهِمْ جمع سے۔ (۲) حفص وحمزہ کیلئے مَسْكَنِهِمْ سکون سین وفتح کاف سے۔ (۳) کسائی کیلئے مَسْكِنِهِمْ سکون وکسرہ اور یہ کسرہ فتحہ کی ضد سے نکلا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

مَسَاكِنِهِمْ سَكِّنْ کا مفعول۔ وَاقْصُرْ معطوف۔ عَلَا فعل ماضی اَيْ عَلَا الْقَصْرُ۔ شَذًا تمیز۔ عَالِمًا اِفْتَحْ کے فاعل سے حال۔ فَتُبَجَّلَا منصوب جواب امر کی بناء پر۔

توضیح: مَسْكَنِ توحید کی وجہ اس سے انکا شہر مراد ہے یا ہر ایک کے رہنے کی جگہ اور یہ یا تو اسم ہے یا مصدر، اس میں فتحہ

فصیح لغت ہے، اور کسرہ یمن کے فصیح لوگوں کا لغت ہے، اور اسم ظرف بھی ہے اور جمع بسنے اور رہنے کی انواع واقسام بتانے کی غرض سے ہے۔

(۹۷۹) نُجَازِي بِيَاءٍ وَّ افْتَحِ الزَّايَ وَالْكَفُوْرُ ٥ رَ رَفْعٌ (سَمَا) كَمْ صِحَابُ أُكُلٍ اَضِفْ حُلَا

ترجمہ: نُجَازِيْ یاء کے ساتھ ہے، اور زاء کو فتحہ دے اور اَلْکَفُوْرَ کی راء کا رفع ہے (سما شامی ابوبکر کیلئے) جو بلند مرتبہ نازل ہوا ہے، اور (بصری کیلئے) اُکُلٍ کو زیوروں والی (اضافت سے) مضاف کر۔

﴿النحو والعربية﴾

صَابَ فعل ماضی بمعنی نَزَلَ ۔ نُجَازِيْ مبتداء۔ سَمَا خبر۔ كَمْ صَابَ خبر بعد خبر۔ وَافْتَحِ الزَّايَ جملہ فعلیہ ۔ وَالْكَفُوْرُ رَفْعٌ اَیْ مَرْفُوْعٌ جملہ اسمیہ، دونوں معترضہ ہیں مبتداء وخبر کے مابین۔ اُكُلٍ اَضِفْ کا مفعول۔ حَلَا فاعل سے حال۔

توضیح: " يُجْزٰى یاء وفعل مجہول اور اَلْكَفُوْرُ نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اور یہ فَلَا يُجْزٰى "انعام " کی طرح ہے اور صحاب کیلئے نُجْزِيْ اِلَّا الْكَفُوْرَ جمع متکلم معروف اور نصب سے ہے معروف کے اصل ہونے اور جانبین کے صیغوں کی رعایت سے یہی اولی ہے۔

(۱) بصری کیلئے اُكُلِ خَمْطٍ ضمہ کاف اور اضافت کے سبب ترکِ تنوین سے۔ (۲) شامی کوفی کیلئے ضمہ اور تنوین سے اُكُلٍ خَمْطٍ ۔ (۳) حرمی کیلئے اُكْلٍ خَمْطٍ کاف کے سکون وتنوین سے۔ اُكُلٍ میں کاف کے ضمہ وسکون کا اختلاف "بقرۃ ۸۰" میں بیان ہو چکا ہے۔

(۹۸۰) وَ(حَقُّ) لِوًا بَاعِدْ بِقَصْرٍ مُّشَدَّدًا ٦ وَصَدَّقَ لِلْكُوْفِيِّ جَاءَ مُثَقَّلَا

ترجمہ: اور بٰعِدْ (مکی بصری ہشام کیلئے الف کے) حذف وتشدید والا ہو کر جھنڈے والے (یعنی مشہور عالم کا) حق ہے (یعنی یہ بَعِّدْ اور حصن (ابن ذکوان بَاعِدْ پڑھتے ہیں اول صریح رسم اور ثانی تقدیری رسم کے موافق ہے) اور صَدَّقَ کوفی کیلئے مشدد ہو کر آیا ہے (پس سَما وشامی کیلئے وَلَقَدْ صَدَقَ ہے، دال کی تخفیف سے، اور دال کے ادغام واظہار میں سب اپنے اپنے قاعدہ پر ہیں)۔

﴿النحو والعربية﴾

بَاعِدْ مبتداء۔ حق لِوٰی خبر۔ بِقَصْرٍ مُشَدَّدًا دونوں مترادف حال ہیں۔ وَصَدَّقَ مبتداء۔ جَاءَ خبر۔

مُثْقَلًا جَآءَ کی ضمیر سے حال۔ لِلْكُوفِي جَآءَ کے متعلق ہے۔

توضیح: بِعِدُ اور بَعّدَ دونوں ہم معنی ہیں جو بَعُدَ کے متعدی ہیں اور صَدَّقَ تشدید سے صَدَقَ کا متعدی ہے، اور ظَنَّهٗ کا نصب مفعول ہونے کی بناء پر ہے، یعنی ابلیس نے لوگوں کے بارے میں اپنے گمان کو سچا کر دکھایا، اور صَدَقَ تخفیف سے لازم ہے، اور ظَنَّهٗ کا نصب مفعول فیہ ہونے کی وجہ سے ہے اَیْ فِیْ ظَنِّهٖ ۔ یعنی ابلیس اپنے قول لَاُغْوِیَنَّهُمْ میں سچا نکلا۔

(۹۸۱) وَفُزِّعَ فَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ كَامِلٌ ۷ وَمَنْ اَذِنَ اضْمُمْ حُلْوُ شَرْعٍ تَسَلْسَلَا

ترجمہ: اور فُزِّعَ کا (شامی کیلئے) ضمہ فاء اور کسرہ زاء کے بجائے فتحہ کامل ہے (یعنی فَزَّعَ ہے) اور تو (بصری حمزہ کسائی کیلئے) لِمَنْ اَذِنَ کے ہمزہ کو ضمہ دے حالانکہ یہ ایسے شیریں طریق والا ہے جو آسان ہو گیا ہے (پس ان کیلئے اُذِنَ اور باقین کیلئے اَذِنَ ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

فُزِّعَ مبتداء۔ فَتْحُ الضَّمِّ مبتداء ثانی۔ وَالْكَسْرُ معطوف۔ كَامِلٌ خبر، اور خبر المبتداء اول۔ وَمَنْ اَذِنَ اُضْمُمْ کا مفعول۔ حُلْوُ اس سے حال۔ شَرْعٍ مضاف الیہ۔ تَسَلْسَلَا صفت۔

توضیح: (۱) فَزَّعَ بفتح فاء و زاء فعل معروف ہے اور ضمیر حق تعالیٰ شانہٗ کیلئے ہے اور فُزِّعَ ضمہ و کسرہ والا فعل مجہول ہے، اور نائب فاعل جار مجرور ہے، معروف کے معنی ہیں، جب اللہ تعالیٰ ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دیتے ہیں، اور مجہول سے جب ان مقرب فرشتوں اور شفاعت کرنے والے مؤمنین کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دی جائے گی۔

(۲) اَذِنَ معروف کی ضمیر حق تعالیٰ کیلئے ہے اور ضمہ والا مجہول ہے اور لَهٗ نائب فاعل ہے۔

(۹۸۲) وَفِي الْغُرُفَتِ التَّوْحِيدُ فَازَ وَيُهْمَزُ التَّـ ۸ ـنَاوُشُ حُلْوًا (صُحْبَة) وَّتَوَصَّلَا

ترجمہ: اور فِي الْغُرُفٰتِ ۵ع" (حمزہ کیلئے توحید کامیاب ہوگئی ہے) یعنی (غُرْفَةِ) اور لَهُمُ التَّنَاوُشُ کا واؤ (بصری وصحبہ کیلئے) ہمزہ سے بدلا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ صحبت اور پہنچنے کی رُو سے شیریں ہے (پس ان کیلئے لَهُمُ التَّنَآؤُشُ اور باقین کیلئے لَهُمُ التَّنَاوُشُ ہے) اور ثانی اولیٰ ہے حجازی لغت ہے جو فصیح ہے اور واؤ خفیف بھی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلتَّوْحِيدُ مبتداء۔ فَازَ اس کی خبر۔ فِي الْغَرُفَةِ اس کا ظرف۔ حُلْوًا حال مِنَ التَّنَاوُشِ۔ صُحْبَة

وَّتَوَصَّلَا دونوں منصوب علی التمیز من الحال۔

توضیح: (۱) اَلْغُرْفَةِ میں توحید سے مراد جنس ہے جو قلیل وکثیر سب کو شامل ہے یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ ''فرقان'' کی طرح، اور جمع ہر ایک کیلئے جدا جدا بالا خانہ ہونے کی مستحق جماعت ہے، مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا ''عنکبوت'' لَهُمْ غُرَفٌ ''زمر'' کی طرح۔

(۲) تَنَاؤُشُ ہمزہ سے یہ نجدی لغت ہے اور اَنّٰی یا مِنْ اَیْنَ یا کَیْفَ کے معنی میں ہے، اور واو والا اجوف ناش سے ہے جو تَنَاوَلَ کے معنی میں ہے یعنی ان کے لئے ایمان کیسے ممکن ہوگا، جو ان کے ذہنوں میں قریب اور حقیقت میں بعید ہوگا۔

(۹۸۳) وَاَجْرِیْ عِبَادِیْ رَبِّیَ الْیَا مُضَافُهَا ۹ وَقُلْ رَفْعُ غَیْرُ اللّٰهِ بِالْخَفْضِ شُکِّلَا

ترجمہ: اور وہ (۱) اَجْرِیَ اِلَّا ع۶۔ (۲) عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ ع۲''۔ (۳) رَبِّیْ اِنَّهٗ ع۶'' جو یاء والے ہیں، اس سورۃ کے مضاف ہیں اور تو کہہ دے کہ غَیْرُ اللّٰهِ فاطر ع۱'' کا رفع جر کے ساتھ (حمزہ وکسائی کیلئے) صورت بنایا گیا ہے (یعنی یہ مِنْ خَالِقٍ غَیْرِ اللّٰهِ اور باقین غَیْرُ اللّٰهِ پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

اَلْیَاءُ مبتداء۔ مُضَافَاتُهَا خبر۔ اَجْرِیْ اور اس کے بعد کی یاءات والے کلمات منصوب بنزع الخافض۔ هَاء سباء کے لئے ہے۔ رَفْعُ غَیْرُ اللّٰهِ مرکب اضافی مبتداء۔ شُکِّلَا اَیْ صُوِّرَ خبر

جدول یاء ات اضافت (سُوْرَۃُ سَبَا)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	فتحہ	سکون
۱	اَجْرِیَ اِلَّا	۶	مدنی، بصری، شامی، حفص	مکی، شعبہ، اخوین کیلئے ہے
۲	عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ	۲	سما، شامی، عاصم، کسائی	سکون وحذف، حمزہ کیلئے
۳	رَبِّیْ اِنَّهٗ	۶	مدنی، بصری	مکی، شامی، کوفی

توضیح: غَیْرُ اللّٰهِ فاطر ع۱'' هَلْ مِنْ خَالِقٍ استفہام کی وجہ سے خَالِقٍ محل رفع میں ہے، اور غَیْرُ اللّٰهِ دونوں قراتوں پر خَالِقٍ کی صفت ہے، اور غَیْرُ کے رفع کی صورت میں محل کی رُو سے اور جر کی تقدیر پر لفظ کی رُو سے صفت ہے، اور مِنْ زائدہ ہے۔

یاءات زوائد دو ہیں (۱) کَالْجَوَابِ یْ ۔ میں ورش و بصری اور مکی کا اثبات یاء باقین کا حذف ہے۔ (۲) نَكِيْرِىْ میں ورش کیلئے اثبات یاء باقین کیلئے حذف۔

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ سَبَا)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قراء	اظہار والے قراء
۱	هَلْ نَدُلُّكُمْ	۱	للکسائی مع الغنہ	ماسوا کسائی
۲	نَخْسِفْ بِهِمْ	″	کسائی	ماسوا کسائی
۳	وَهَلْ نُجْزِىْ	۲	للکسائی مع الغنہ	″
۴	وَلَقَدْصَدَّقَ	۲	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم
۵	اِذْجَآءَكُمْ	۴	بصری، ہشام	حرمی ابن ذکوان، کوفیین
۶	اِذْتَاْمُرُوْنَنَا	″	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ سَبَا)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	يَعْلَمُ مَا	۱
۲	لِنَعْلَمَ مَنْ	۲
۳	اِذَافُزِّعَ عَنْ	۳
۴	وَنَجْعَلُ لَّهُ	۴
۵	ثُمَّ نَقُوْلُ لِلْمَلٰئِكَةِ	۵
۶	وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ	″
۷	كَانَ نَكِيْرِ	″

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ سَبَا)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	لِمَنْ اُذِنَ لَهٗ	۳
۲	قَالَ رَّبُّكُمْ	٭
۳	يَرْزُقُكُمْ	٭
۴	وَيَقْدِرُلَهٗ	۵

المرسوم: (سورۂ سبا) وَالَّذِيْنَ سَعَوْ میں الف علامت جمع مرسوم نہیں۔ ادغام کبیر: گیارہ ہیں۔ مثلین سات ہے اور متقاربین چار۔ ادغام صغیر مختلف فیہ: چھ ہیں۔

سُوْرَةُ فَاطِرْ

(۹۸۴) وَنَجْزِيْ بِيَاءٍ ضُمَّ مَعْ فَتْحِ زَايِهٖ ۱۰ وَكُلَّ بِهٖ ارْفَعْ وَهْوَ عَنْ وَّلَدِ الْعَلَا

ترجمہ: اور نَجْزِیْ یاء کے ساتھ ہے جو ضمہ دی گئی ہے مَعْ اس کی زاء کے فتحہ کے (اور اس کے بعد الف سے يُجْزٰی) اور اس کے ذریعہ تو كُلُّ کو رفع دے اور یہ عَلَا کے بیٹے ابو عمرو سے ہے (یعنی ان کے لئے يُجْزٰی كُلُّ ہے۔ اور باقین کیلئے نَجْزِیْ كُلَّ ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

يُجْزٰى مبتداء۔ بِيَاءٍ خبر۔ ضُمَّ فعل مجہول صفت۔ مَعْ فَتْحِ زَايِهٖ حال۔ وَكُلَّ ارْفَعْ کا مفعول۔ بِهٖ کی ها نَجْزِیْ کیلئے ہے۔ وَهُوَ مبتداء راجع الی المذکور۔ وَمَا بَعْدَهٗ خبر۔

توضیح: يُجْزٰى فعل مجہول کا كُلُّ نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اس کی اصل يَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ تھی، فاعل کو حذف کرکے فعل کو مجہول بنادیا، نَجْزِیْ نون سے اس کی اسناد باعظمت متکلم حق سبحانہٗ کیلئے ہیں اور كُلَّ کا نصب مفعول ہونے کی وجہ سے ہے اَیْ نَجْزِیْ نَحْنُ كُلَّ

(۹۸۵) وَفِي السَّيِّءِ الْمَخْفُوْضِ هَمْزًا سُكُوْنُهٗ ۱۱ رَفَشَا بَيِّنَتٍ قَصْرُ (حَقٍّ) فَتًى عَلَا

ترجمہ: اور السَّيِّئُ ہمزہ کے اعتبار سے مجرور جو ہے اس کا سکون (حمزہ کیلئے) مشہور ہو گیا ہے (یعنی حمزہ وصلا

اَلسَّيِّئْ ہمزہ کو ساکن اور وقفاً قاعدہ کے مطابق یاء ساکنہ سے ابدال کرتے ہیں) اور بَیِّنَاتٍ جو ہے (مکی بصری حمزہ اور حفص کیلئے) قصر حذف الف جوان کا حق بلند ہو گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

سُكُوْنُهٗ مبتداء۔ هَا ہمزہ کیلئے ہے۔ فَشَا خبر۔ فِي السَّيِّئ اس کی خبر۔ اَلْمَخْفُوْضُ اس کی صفت۔ هَمْزًا تمیز۔ بَيِّنَاتٍ مبتداء۔ قَصْرُ حَقٍّ خبر۔ فَتًى عَلَا فاعل۔

توضیح: اَلسَّــيِّءِ ہمزہ کا سکون تخفیف کی بناء پر ہے نیز وصل بنیت وقف کی وجہ سے ہے۔ بَيِّــنَــتٍ بمعنی گواہ، توحید سے مراد جنس ہے یا یہ بصیرت و حجت کے معنی میں ہے، اور جمع اس لئے کہ کتاب بہت سی واضح آیات پر مشتمل ہے۔ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ ”جاثیہ“ کی طرح۔

یاء زائدہ: صرف ایک نَكِيْرِىْ ورش کے لئے وصلاً اثبات اور باقین کیلئے حذف ہے۔

ادغام کبیر و صغیر مختلف فیہ: (سورۃ فاطر) ادغام کبیر دس ہیں۔ مثلین پانچ ۵ ۔ اور متقاربین بھی پانچ ۵ اور صغیر ایک ہے۔

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ فَاطِر)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قرأ	اظہار والے قرأ
۱	ثُمَّ اَخَذْتُ	۳	ماسوا مکی و حفص	مکی و حفص

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ فَاطِر)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	فَلَا مُرْسِلَ لَّهٗ	۱
۲	وَاللّٰهُ هُوَ	۳
۳	كَانَ نَّكِيْرُ	۰
۴	وَالْاَنْعَامِ مُّخْتَلِفٌ	۴
۵	خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ	۵

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ فَاطِر)

رکوع	کلمات	نمبر شمار
۱	يَرْزُقُكُمْ	۱
۲	زُيِّنَ لَهٗ	۲
〃	اَلْعِزَّةُ جَمِيْعًا	۳
〃	خَلَقَكُمْ	۴
〃	مَوَاخِرَلِّتَبْتَغُوْا	۵

المرسوم: (سورۃ فاطر) اَلْعُلَمٰٓؤُا کا ہمزہ بعض مصاحف میں بصورت واؤ، اوراس کے بعد الف زائدہ اور بعض میں حسب قاعدہ میم کے بعد الف اور ہمزہ بے صورت ہے۔ لُؤْلُؤًا کی رسم میں اختلاف ہے اکثر مدنی وکوفی مصاحف میں بالالف اور باقی میں الف کے بغیر مرسوم ہے۔

سُوْرَةُ يٰسٓ (عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ)

یہ سورت مکی ہے، لیکن آیت ۴۵ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مدنی ہے، اس کی آیات کوفی تراسی ۸۳ ہیں، اور باقی کیلئے بیاسی ۸۲ ہیں، صرف ایک آیت يٰسٓ میں اختلاف ہے، کوفی کے ہاں یہ آیت ہے، اس کے فواصل مَنْ کے دوحروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ سے اَلْحَكِيْمِ تک وجوہ صحیحہ دوسونوے ۲۹۰ ہیں، قالون بہتر ۷۲۔ بزی چھتیس ۳۶۔ بصری سولہ ۱۶۔ قنبل چھتیس ۳۶۔ ورش باون ۵۲۔ بسم اللہ پر چھتیس ۳۶۔ ترک پر سولہ ۱۶۔ ہشام آٹھ ۸۔ ابوبکر اور حفص اٹھارہ ۱۸۔ ابن ذکوان آٹھ ۸۔ خلف وخلاد چار ۴، چار ۴۔

(۹۸۶) وَتَنْزِيْلُ نَصْبُ الرَّفْعِ كَهْفُ صِحَابِهٖ ۔ وَخَفِّفْ فَعَزَّزْنَالِشُعْبَةَ مُحْمِلَا

ترجمہ: تَنْزِيْلُ ''ع'' (شامی و صحاب کیلئے لام کے) رفع کا نصب اپنے اصحاب کی جائے پناہ ہے اور فَعَزَّزْنَا ''ع'' کوشعبہ کیلئے تخفیف سے پڑھ، (یعنی فَعَزَزْنَا بلاتشدید) حالانکہ تو (ناقلین کونقل پر) آمادہ کرنے والا ہے۔

النحو والعربية

تَنْزِيْلُ مبتداء۔ نَصْبُ الرَّفْعِ مبتداء ثانی۔ كَهْفُ صِحَابِهٖ اس کی خبر، اور جملہ خبر مبتداء اول۔ فَعَزَّزْنَا خَفِّفْ کا مفعول ہے۔ مُحْمِلًا فاعل سے حال ہے۔

توضیح: تَنْزِيْلَ نصب کی تقدیر إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ تَنْزِيْلًا حَقًّا ہے، یعنی تَنْزِيْلَ أُرْسِلَ کا مفعول مطلق ہے جو اَلْمُرْسَلِيْنَ سے سمجھا گیا ہے، اس لئے کہ أُرْسِلَ اور نُزِّلَ کا مفہوم ایک ہی ہے (قرا) زمخشری کی رائے پر أَعْنِیْ مقدر کا مفعول بہ ہے، اور رفع مبتداء محذوف کی خبر ہے۔ جو اَلْقُرْاٰنُ یا هُوَ ہے، فَعَزَّزْنَا نَصَرَ سے غَلَبَ کے معنی میں متعدی ہے أَیْ غَلَبْنَا اور تشدید والا عَزَّ يَعِزُّ جو قوی کے معنی میں ہے یہ مجرد میں لازم تھا اور تفعیل میں متعدی ہوگیا ہے أَیْ فَقَوَّيْنَا الرَّسُوْلَيْنِ بِثَالِثٍ۔

نوٹ: یٰسٓ کی یاء کا امالہ اور نون کا ادغام یونس، شعرآء" اور ادغام متقاربین میں گذر چکا ہے۔

اَلْجُزْءُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ (۲۳)

(۹۸۷) وَمَا عَمِلَتْهُ يَحْذِفُ الْهَاءَ (صُحْبَةٌ) ۲ وَوَالْقَمَرَ ارْفَعْهُ (سَمَا) وَلَقَدْ حَلَا

ترجمہ: وَمَا عَمِلَتْهُ کی ھاء کو صحبہ حذف کرتے ہیں (یعنی عَمِلَتْ پڑھتے ہیں) اور وَالْقَمَرَ کو رفع دے (سما کیلئے) یہ بلند ہوگیا ہے، اور شیریں ہوگیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

مَاعَمِلَتْهُ مبتداء۔ يَحْذِفُ الْهَاءَ صُحْبَةٌ جملہ فعلیہ خبر۔ لَام عائد کے عوض میں ہے۔ وَالْقَمَرَ منصوب بفعل أَیْ اِرْفَعِ الْقَمَرَ سما مستانفہ۔ وَلَقَدْ حَلَا معطوف۔

توضیح: (۱) وَمَا عَمِلَتْهُ حجازی بصری شامی مصاحف میں ھاء سے مرسوم ہے، اور کوفی مصاحف میں ھاء کے بغیر ہے اور مَا موصولہ یا موصوفہ یا نافیہ ہے، اور عَمِلَتْ ایک مفعول کی طرف متعدی ہے جو ضمیر کی ھاء ہے اور اس کا حذف عائد ہونے کی صورت میں بھی اور نہ ہونے کی صورت میں بھی جائز ہے۔

(۲) وَالْقَمَرَ مبتداء ہے اور قَدَّرْنَا خبر ہے، اور عائد ھاء ہے اور یہ جملہ اسمیہ وَالشَّمْسُ پر معطوف ہے اور نصب قَدَّرْنَا کا مفعول بہ ہونے کی بناء پر ہے جو اس سے پہلے محذوف ہے، اور قَدَّرْنَا مذکور اس کا مفسر ہے، پس تقدیر قَدَّرْنَا الْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ ہے۔

(۹۸۸) وَخَا يَخِصِّمُوْنَ افْتَحْ (سَمَا) لُذْ وَاَخْفِ حُلْـ ۳ ـوَبَرٌّ وَّ سَكِّنْهُ وَخَفِّفْ فَتُكْمِلَا

ترجمہ: اور تو يَخِصِّمُوْنَ کی خاء کو فتح دے یہ فتح (سماو ہشام کیلئے) بلند ہوگیا ہے تو پناہ لے اور (بصری وقالون کیلئے) تو اس فتحہ کو اختلاس سے پڑھ، حالانکہ تو نیکی کرنے والا شیرینی والا ہے، اور اس کی (خاء کو) ساکن کردے اور صاد کو بلا تشدید پڑھ، تا کہ تو (حمزہ کیلئے وجوہ کو) کامل کردے۔

﴿النحو والعربیة﴾

حَلُوْ اِخْفِ کے فاعل سے حال ہے۔ سَکِّنْهُ کی ھا یَخَصِّمُوْنَ کیلئے ہے، یعنی سَکِّنِ الْخَاءَ وَخَفِّفِ الصَّادَ یَخْصِمُوْنَ ۔ فَتَكْمُلَا جواب امر کی بناء پر منصوب ہے اَیْ تَكْمُلُ وُجُوهُ الْكَلِمَةِ۔

توضیح: یَخِصِّمُوْنَ میں تین قراآتیں ہیں۔ (۱) قالون و بصری کی یَخِصِّمُوْنَ خاء کے فتحہ کے اختلاس اور صاد کی تشدید سے۔ (۲) قالون کی دوسری وجہ جونصاً ہے گوناظم نے اس کو بیان نہیں کیا، یَخْصِّمُوْنَ خاء کا سکون اور صاد کی تشدید۔ (۳) ورش مکی ہشام کیلئے ۱ کی طرح یَخَصِّمُوْنَ مگر کامل فتحہ سے۔ (۴) حمزہ کیلئے یَخْصِمُوْنَ خاء کے سکون اور صاد کی تخفیف سے یہ دونوں قیدیں بیان سے نکلی ہیں۔ (۵) ابن ذکوان عاصم کسائی کیلئے یَخِصِّمُوْنَ خاء کے کسرہ اور صاد کی تشدید یہ ضد سے نکلی ہیں، اور یہ خَصَمَ کا مضارع ہے جو ایک مفعول کی طرف متعدی ہے، اور صاد کی تشدید کی وجہ یہ ہے کہ اصل میں یہ یَخْتَصِمُوْنَ تھا، تاء کا صاد میں ادغام ہوا، اور ادغام کے بعد خاء میں چار وجوہ ہیں، (۱) فتحہ۔ (۲) فتحہ کا اختلاس۔ (۳) کسرہ۔ (۴) سکون۔

(۹۸۹) وَسَاكِنُ شُغْلٍ ضُمَّ ذِكْرًا وَّ كَسْرُ فِيْ ۴ ظِلٰلٍ م بِضَمٍّ وَّ اقْصُرِ اللَّامَ شُلْشُلَا

ترجمہ: اور فِيْ شُغُلٍ کے (غین) ساکن کو (شامی وکوفی کیلئے) ضمہ دے حالانکہ تو یاد کرنے والا ہے اور (حمزہ کسائی کیلئے) فِيْ ظِلٰلٍ (کی ظاء) میں کسرہ ضمہ کے ساتھ ہے اور تو لام کو قصر الف کے حذف سے پڑھ، جو آسان ہے (یعنی ظُلَلٍ اور باقین کیلئے ظِلٰلٍ ہے)۔

﴿النحو والعربیة﴾

سَاكِنُ شُغْلٍ مبتداء۔ ضُمَّ فعل مجہول خبر۔ ذِكْرًا حال۔ وَكَسْرُ فِیْ ظِلٰلٍ ۔ كَائِنٌ بِضَمٍّ مبتداء وخبر۔ شُلْشُلَا اُقْصُرْ کے فاعل سے حال ہے، اَیْ مُسْرِعًا ۔

توضیح: (۱) شُغُلٍ غین کا ضمہ اور سکون دونوں فصیح حجازی لغت ہیں، اور شَغْلٌ اور شَغَلٌ بھی بعض عرب کے لغت ہیں۔ (۲) ظُلَلٌ ظُلَّةٌ کی جمع ہے اونچے چھپا لینے والے سائبان، اور یہ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ ''بقرۃ'' کے موافق ہے، اور صراحۃً رسم کے موافق ہے اور کسرہ والا ظِلٌّ کی جمع ہے، جو سایہ کے معنی میں ہے، اور یہ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِیْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ کے مطابق ہے۔

(۹۹۰) وَقُلْ جُبُلًا مَّعْ كَسْرِ ضَمَّيْهِ ثِقْلُهُ ۵ اَخُوْ نُصْرَةٍ وَّ اضْمُمْ وَسَكِّنْ كَذِيْ حَلَا

ترجمہ: اور تو کہہ دے کہ جُبُلًا جو ہے (مدنی اور عاصم کیلئے) اس کے لام کی تشدید جو اس کے دوضموں کے بجائے کسرہ کے ساتھ ہے مدد کرنے والا ہے، اور تو (شامی وبصری کیلئے جیم کو) ضمہ دے اور با کو ساکن کردے، حالانکہ تو ظفر والے کی طرح کامیاب ہے (پس (۱) مدنی و عاصم کیلئے جِبِلًّا جیم وباء دونوں کے کسرہ اور لام کی تشدید سے دونوں قیدیں بیان سے نکلی ہیں۔ (۲) بصری اور شامی کیلئے جُبْلًا جیم کے ضمہ باء کے سکون لام کی تخفیف سے اول وجہ بیان سے اور تیسری ثقلہ کی ضد سے نکلی ہے۔ (۳) مکی، حمزہ اور کسائی کیلئے دوضموں سے اور تخفیف سے دونوں ضمہ قید سے اور تخفیف ضد سے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْحَلَا فتحہ سے نصرت وکامیابی کے معنی میں ہے۔ جُبُلًا مبتداء۔ ثِقْلُهٗ مبتداء ثانی۔ اَخُوْ نُصْرَةٍ خبر۔ مَعْ كَسْرِ ضَمَّيْهِ حال ہے۔ اُضْمُمْ کے فاعل سے۔

توضیح: جِبِلًّا دو کسروں اور تشدید سے جِبِلَّةٌ کی جمع ہے، وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ''شعراء'' بھی اسی سے ہے، اور دوضموں والا، جَبِيْلٌ کی جمع ہے، سَبِيْلٌ سُبُلٌ کی طرح، اور جُبْلًا سکون والا جُبُلًا کا مخفف تینوں ہم معنی لغات ہیں (جوہری)۔

(۹۹۱) وَنَنْكُسْهُ فَاضْمُمْهُ وَحَرِّكْ لِعَاصِمٍ ٭ وَحَمْزَةَ وَاكْسِرْ عَنْهُمَا الضَّمَّ اَثْقَلَا

ترجمہ: اور نَنْكُسْهُ جو ہے تو عاصم اور حمزہ کیلئے اس کے (اول نون) کو ضمہ دے اور (دوسرے نون کو) فتحہ کی حرکت دے اور ان ہی دونوں کیلئے کاف کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دے حالانکہ وہ کاف تشدید والا ہے (یعنی یہ نُنَكِّسْهُ اور سا شامی کسائی نَنْكُسْهُ پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربية﴾

نَنْكُسْهُ مبتداء۔ فَاضْمُمْهُ اَىْ ضَمَّهٗ خبر۔ فاء زائدہ۔ عَنْهُمَا کی ضمیر۔ عاصم وحمزہ دونوں کیلئے ہے۔ اَثْقَلَا مفعول سے حال، بمعنی ثَقَّلًا ہے۔

توضیح: نَنْكُسْهُ نَكَسَ کا مضارع ہے یعنی ہم جس کو لمبی عمر دیتے ہیں اسے اعضاء اور مزاج میں بالکل پلٹ دیتے ہیں، اور تشدید والے کے بھی یہی معنی ہے یا تشدید تکثیر کیلئے ہے اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ کا اختلاس تیسیر میں یہاں اور نظم میں ''انعام ۵'' میں مذکور ہے۔

(۹۹۲) لِيُنْذِرَ دُمْ غُصْنًا وَّ الَا حْقَافُ هُمْ بِهَا ٭ بِخُلْفٍ هَدٰى مَالِيْ وَاِنِّيْ مَعًا حُلَا

ترجمہ: لِيُنْذِرَ "یٰسٓ ۵" یاءغیب (مکی بصری کوفی کیلئے) والا ہے (تیرے علم کی) شاخ ہمیشہ رہے اور احقاف جو ہے اس (کے لِيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ۲ع" کی یائے غیب) میں یہی ہیں، لیکن اس میں (احقاف والے میں بزی کیلئے) خلاف کے ساتھ ہے جس نے ھدایت کی ہے۔ اور (۱) مَالِيَ ۲ع"۔ اور (۲) اِنِّيٓ اِذًا ۔ (۳) اور اِنِّيٓ اٰمَنْتُ ۲ع "جو دو جگہ ہے (تینوں اضافت کی یاءات) زیوروں والی ہیں۔

﴿النحو والعربیة﴾

لِيُنْذِرَ مبتداء۔ دُمْ غُصْنًا اس کی خبر، جار مجرور کا حذف معلوم ہونے کی بناء پر ہے۔ وَالْاَحْقَافُ هُمْ هُمْ راجع الی المدلول۔ دُمْ غُصْنًا ۔ بِهَا کی ھاء احقاف کیلئے ہے، اَیْ قَرَءُ وْ هُمْ فِي الْاَحْقَافِ كَمَا قَرَءُ وْابِهٖ هُنَا ۔ بِخُلْفٍ عَنِ الْبَزِّيْ مَالِيَ مبتداء۔ مَا بَعْدَهٗ معطوف۔ اور حَلَا خبر۔

توضیح: اِنْذَار ڈرانے کی خبر دینا، غیبت کی صورت میں ضمیر یہاں وَقُرْاٰنٌ کیلئے ہے اور احقاف ۳ع" میں كِتٰبٌ کیلئے ہے اور خطاب کی صورت میں اس کے فاعل نبی ﷺ ہیں، جعبری فرماتے ہیں کہ ڈرانے کی اسناد نبی ﷺ کی طرف حقیقی اور قرآن کی طرف مجازی ہیں، اس میں تین وجوہ ہیں۔

(۱) قنبل بصری کوفی کیلئے یٰسٓ اور احقاف دونوں میں یاءغیب۔ (۲) عمّ کیلئے دونوں میں تائے خطاب۔ (۳) بزی کیلئے یٰسٓ میں صرف یاء اور احقاف میں تاء و یاء دونوں ہے لیکن نشر کی رو سے یا تیسیر کے طرق سے نہیں، تیسیر میں بزی کا طریق صرف عبدالعزیز فارسی سے ہے اور ان کے لئے احقاف میں بزی کیلئے صرف خطاب کی تاء ہے، اس سورت کی یاءات اضافت صرف تین ہیں۔

جدول یاءات اضافت (سورۃ یٰسٓ)

سکون	فتحہ	رکوع	یاءات اضافت	نمبر شمار
حمزہ	سما، شامی، عاصم، کسائی	۲	وَمَالِيَ لَآ	۱
مکی، کوفی	مدنی، بصری	۲	اِنِّيٓ اِذًا	۲
شامی، کوفی	سما	۲	اِنِّيٓ اٰمَنْتُ	۳

یاءات زوائد: (سورۃ یٰسٓ) یاء زائدہ ایک ہے، وَلَا يُنْقِذُوْنِ یٰ ورش کیلئے اثبات یاء ہے، باقین کا حذف ہے۔

ادغام کبیر: (سورۃ یٰسٓ) دس ہیں، مثلین کے آٹھ ۸ ۔ متقاربین کے دو ۲ ۔ ادغام صغیر مختلف فیہ: ایک ہے۔

جدول ادغام صغیر (سُوْرَۃُ یٰسٓ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قرا	اظہار والے قرا
۱	اِذۡجَآءَ هَا	۲	بصری،ہشام	حرمی،ابن ذکوان،کوفیین

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَۃُ یٰسٓ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	اِنَّانَحۡنُ نُحۡیِ الۡمَوۡتٰی	۱
۲	وَاِذَاقِیۡلَ لَّهُمۡ	۳
۳	وَاِذَاقِیۡلَ لَّهُمۡ	″
۴	اَنُطۡعِمُ مَّنۡ	″
۵	لَایَسۡتَطِیۡعُوۡنَ نَّصۡرَهُمۡ	۵
۶	اِنَّانَعۡلَمُ مَّا	″
۷	جَعَلَ لَّکُمۡ	″
۸	اَنۡ یَّقُوۡلَ لَّهٗ	″

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَۃُ یٰسٓ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	بِمَاغَفَرَلِّیۡ	۲
۲	مِمَّا رَزَقَکُّمۡ	۳

المرسوم: (یٰسٓ) اَقۡصَا میں الف مبدلہ بصورت الف طٰٓئِرُکُمۡ اور فٰکِهُوۡنَ اکثر مصاحف میں بحذف الف مرسوم ہے، اور بِقٰدِرٍ میں اجماعاً الف محذوف فی الرسم ہے۔

سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ

یہ سورت مکی ہے اس کی آیات ابوجعفر اور بصری کیلئے ایک سو اکیاسی ۱۸۱ اور باقی کے لئے ایک سو بیاسی ۱۸۲ ۔ ایک سو اناسی ۱۷۹ میں اتفاق ہے اور چار میں اختلاف ہے۔ (۱) مِنْ كُلِّ جَانِبٍ غیر حمصی آیت ہے۔
(۲) دُحُوْرًا پر حمصی۔ (۳) وَمَاكَانُوْا يَعْبُدُوْنَ پر غیر بصری۔ (۴) وَإِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ پر غیر مدنی آیت ہے ،اور اس کے فواصل قَدِمَ لَنَا کے چھ ۶ حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ سے لَوَاحِدٌ تک وجوہ صحیحہ ایک سو اکیانوے ۱۹۱ ہیں، قالون مع عاصم وکسائی ساٹھ ۶۰ ۔ دوری مع شامی بارہ ۱۲ ۔ مکی تیس ۳۰ ۔ ورش ایک سو اڑسٹھ ۱۶۸ ،بسم اللہ پر ایک سو بیس ۱۲۰ ، ترک پر اڑتالیس ۴۸ ۔ خلف چھ ۶ ۔ خلاد تین ۳ ۔

(۹۹۳) وَصَفًّا وَّزَجْرًا ذِكْرًا ادْغَمَ حَمْزَةٌ ۱ وَذَرْوًا ام بِلَا رَوْمٍ بِهَا التَّا فَثَقَّلَا

ترجمه: اور صَفًّا اور زَجْرًا ذِكْرًا (صٰفّٰت اع'' اور ذَرْوًا (ذاریات اع) جو ہیں، حمزہ نے ان میں تاء کا ادغام کیا ہے جو روم کے بغیر ہے، پس حمزہ نے (صاد ذال زاء کو ادغام کے سبب) تشدید والا بنادیا ہے) چونکہ بصری کے عام قاعدہ کے مطابق ان میں ادغام ہوتا ہے، اور دوسری وجہ اظہار مع الروم ہے، اس لئے حمزہ کے لئے روم کی نفی فرمادی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

صَفًّا مبتداء۔ زَجْرًا ذِكْرًا ذَرْوًا معطوف۔ اَدْغَمَ حَمْزَةُ خبر۔ اَلتَّاء اَدْغَمَ کا مفعول۔ بِهَا اس کا ظرف اَیْ فِي الْاَلْفَاظِ الْاَرْبَعَةِ ۔ بِلَا رَوْمٍ حال۔

(۹۹۴) وَخَلَّادُهُمْ بِالْخُلْفِ فَالْمُلْقِيٰتِ فَالْـ ۲ ـمُغِيْرَاتِ فِيْ ذِكْرًا وَّصُبْحًا فَحَصِّلَا

ترجمه: فَالْمُلْقِيٰتِ (مرسلٰت اع'' اور فَالْمُغِيْرَاتِ (والعٰديٰت کی تاء) کا ذِكْرًا اور صُبْحًا کے ذال ،اور صاد) میں ان میں کے صرف خلاد نے خلاف کے ساتھ ادغام کیا ہے پس تو ضرور حاصل کر لے۔

﴿النحو والعربية﴾

خَلَّادُهُمْ فعل محذوف اَدْغَمَ کا فاعل ہے، فَالْمُلْقِيٰتِ اس کا مفعول ہے۔ فَالْمُغِيْرَاتِ اس پر معطوف ہے۔ بحذف العاطف، فِيْ ذِكْرًا بیان مدغم۔ فَحَصِّلَا فاء سببیہ، فعل امر الف نون خفیفہ مؤکدہ سے بدلا ہے۔

توضیح: ان چھ کلمات میں خلاد کا ادغام ہے، اور خلف پہلے چار میں ادغام اور بعد کے دو میں اظہار کرتے ہیں، ناظمؒ نے خلاد کیلئے آخری دو میں اظہار بھی بیان کیا ہے، جو بالخلف سے نکلا ہے، مگر ادغام فارسی کے طریق سے اور اظہار ابوالحسن سے ہے، جو طریق کے خلاف ہے، اور ان چھ کلمات میں ادغام دونوں لغات کے جمع کرنے کی غرض سے ہے۔

(۹۹۵) بِزِيْنَةِ نَـوِّنْ فِـىْ نَـدٍ وَّالْكَـوَاكِـبَ انْـ ۳ ـصِبُوْا صِفْـوَةً يَسَّمَّعُوْنَ شَـذًا عَـلَا

ترجمہ: اور تو بِزِيْنَةٍ کی تاء کو تنوین دے، (حمزہ وعاصم کیلئے) حالانکہ یہ تر جگہ یعنی عمدہ توجیہ میں ہے اور تم اَلْكَوَاكِبُ کی باء کو (شعبہ کیلئے) نصب دو، حالانکہ تم صفائی والے ہو، اور (حمزہ کسائی حفص کیلئے) لَايَسَّمَّعُوْنَ اپنی دو تشدیدوں کے ساتھ خوشبو کے اعتبار سے بلند ہو گیا ہے۔

(۹۹۶) بِثِـقْـلَيْـهِ وَاضْـمُـمْ تَـاعَـجِبْتَ شِـــذًا وَّ سَا ۴ كِنْ مَّعًا اَوْ اٰبَاؤُ نَا كَـيْـفَ بَـلَّلَا

ترجمہ: (بِثِقْلَيْهِ گذشتہ شعر سے متعلق ہے) اور تو حمزہ اور کسائی کیلئے بَلْ عَجِبْتَ کی تاء کو ضمہ دے حالانکہ یہ خوشبو والا ہے (باقین کیلئے فتحہ ہے جو اولی ہے) اور اَوَاٰبَـآءُ نَـا الْاَوَّلُوْنَ "صٰفّٰت ع۱" اور واقعہ ع۲" جو دو جگہ ہے، اپنے واؤ کی رو سے ساکن ہے، اس نے (قاری) کو تر کر دیا ہے، حالانکہ یہ سکون جس کیفیت پر ہو (ضد سے باقی کا فتحہ نکلا اَوَاٰبَآءُ نَا)۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۳: بِزِيْنَةٍ نَوِّنْ کا مفعول۔ فِيْ نَدٍ حال۔ صَفْوَةً اِنْصِبُوْا کے فاعل واؤ سے حال ہے۔ يَسَّمَّعُوْنَ مبتداء۔ عَلَا ماضی، اس کی خبر۔ شَذًا مفعول یا حال مقدم یا تمیز۔ بِثِقْلَيْهِ

شعر ۴: عَلَا سے متعلق ہے۔ تَـاءَ عَجِبْتَ مرکب اضافی، اُضْمُمْ کا مفعول۔ اَوْ اٰبَـآءُ نَـا سَاكِنٌ خبر۔ مَعًا حال۔ كَيْفَ بَلَّلَا اس کا ظرف۔ وَمَعْنَاهُ حال، تَبْلِيْهِ وَقِلَّتِهٖ لِاَنَّهٗ لَمْ يَقْرَأْ بِهٖ سِوَى ابْنُ عَامِرٍ وَقَالُوْنَ۔

توضیح: (۱) زِيْنَةٌ تنوین کا ترک اضافت کی بناء پر ہے، اور مصدر کی اضافت فاعل کی طرف ہے، اور مفعول مقدر ہے یا مفعول کی طرف ہے، اور فاعل مقدر ہے، پہلی صورت میں تقدیر اَیْ بِزِيْـنَةِ الْـكَـوَاكِبِ اِيَّاهَا ہے، اور دوسری صورت میں بِزِيْنَتِنَا الْكَوَاكِب اور زِيْنَة کو اسم قرار دینے کی صورت میں اضافت بیانیہ ہوگی اور حفص وحمزہ کی قرأت پر تنوین اس لئے ہے کہ اضافت سے خالی ہے اور جر اس لئے کہ اَلْـكَـوَاكِـبُ بِـزِيْـنَةٍ کا بدل البعض یا عطف بیان ہے، اور اس قرأت میں زِيْـــنَةٌ اسم ہے، اور مفعول کے معنی میں ہے، یعنی وہ چیز جس سے خوبصورتی حاصل کی جائے، اول قرأت سما

شامی کسائی کی ہے بِزِیْنَةِ الْكَوَاكِبِ اوردوسری حفص وحمزہ کی بِزِيْنَةٍ الْكَوَاكِبِ ،اورتیسری شعبہ کی بِزِيْنَةٍ الْكَوَاكِبَ کی تقدیر بِاَنْ زَيَّنَّا سے متعلق ہے۔اور اَلْكَوَاكِبَ زِيْنَةٍ کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

(۲) لَا يَسَّمَّعُوْنَ دوتشدیدوں سے تَسَمَّعَ کا مضارع ہے،اصل میں يَتَسَمَّعُوْنَ تھا،تاء کا سین میں ادغام ہونے سے سین مشدد ہوگئی، معنی ہیں وہ شیاطین عالم بالا کی باتیں سننے کی خواہش بھی نہیں کرتے،اورتخفیف والا سَمِعَ کا مضارع ہے لَا يَسْمَعُوْنَ کا معنی ہیں،وہ عالم بالا کی باتیں نہ تو سنتے ہیں،اور نہ سمجھتے ہیں۔

(۳) عَجِبْتَ کے معنی یہاں یہ ہیں کہ ان لوگوں کی برائی میں یہ حالت ہے کہ ہرایک سننے دیکھنے والے کوتعجب ہوتا ہے،اور وہ کہہ اٹھتا ہے کہ مجھے تعجب ہے، عَجِبْتُ کی اسناد متکلم کی طرف ہے،مگر اللّٰہ تعالیٰ کسی چیز کا اثر قبول کرنے سے پاک ہیں،اوریہ وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ''رعد''۔ اور سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اور اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ کی طرح ہے۔

(۴) اَوْ اٰبَاۤءُنَا واؤ کے سکون کے ساتھ اَوْ عاطفہ ہے،جودوچیزوں میں سے ایک کیلئے حکم کو ثابت کرتا ہے،اور واؤ کے فتحہ سے واؤ تو عاطفہ ہےاور ہمزہ استفہام انکار کیلئے ہے جس کو تاکید کیلئے مکرر لائے ہیں،اور یہ دونوں اَوْ اَمِنَ ''اعراف ۱۳ع'' کی دونوں قراءتوں کی طرح ہیں۔

(۹۹۷) وَفِيْ يُنْزِفُوْنَ الزَّايَ فَاكْسِرْ شَذًا وَّقُلْ ۵ فِي الْاُخْرٰى ثَوٰى وَاضْمُمْ يَزِفُّوْنَ فَاكْمُلَا

ترجمہ: اور عَنْهَا يُنْزِفُوْنَ صٰفّٰت ۲ع''میں(حمزہ وکسائی کیلئے)زاء کو کسرہ دے جوخوشبو والا ہے،اورتو کہہ دے کہ وَلَا يُنْزِفُوْنَ دوسرے میں(واقعہ ۱ع میں ہے)یہ کسرہ (کوفی کیلئے مقیم ہوگیا ہے)اورتو يَزِفُّوْنَ (کی یاء کو حمزہ کیلئے)ضمہ دے پس تو ضرور کامل ہوجا۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلزَّايَ اِكْسِرْ کامفعول ہے۔ فَاء زائدہ ہے۔ شَذًا حال۔ ثَوٰى فِي الْاُخْرٰى جملہ فعلیہ۔ قُلْ کا مقولہ واقع ہوا ہے، اَيْ ثَوَى الْكَسْرُ فِي الْكَلِمَةِ الْاُخْرَى الَّتِيْ فِي الْوَاقِعَةِ۔ يَزِفُّوْنَ اُضْمُمْ کا مفعول۔ فَاكْمُلَا الف نون تاکید سے بدلا ہے۔

توضیح: (۱) يُنْزِفُوْنَ اَنْزَفَ سے مضارع معروف ہے یعنی نہ جنت میں ان کی شراب ختم ہوگی اور نہ عقل، یعنی بے ہوش نہیں ہوں گے،اورزاء کا فتحہ والا نَزَفَ سے ہے،اور وَلَا يُنْزَفُوْنَ کی اصل وَلَا يُنْزِفُهُمُ الْخَمْرُ تھی،پھر مجہول میں فاعل حذف ہوگیا،اورمفعول کی ضمیر منصوب نائب فاعل ہوکر مرفوع ہوگی،اور عاصم کی تفریق جمعًا بین اللغتین کے قبیل سے ہے۔

(۲) یَزِفُّوْنَ یہ زَفَّ کا مضارع ہے معنی ہیں، پس وہ دوڑتے ہوئے ابراھیم علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور یاء کے ضمہ والا اَزَفَّ الظَّلِیْمُ وَالْبَعِیْرُ ہرن کے بچے اور اونٹ نے دوڑنا شروع کر دیا، پس دونوں قرأتیں ہم معنی ہیں۔

(۹۹۸) وَمَا ذَا تَرٰی بِالضَّمِّ وَالْكَسْرِ شَائِعٌ ۶ وَاِلْيَاسَ حَذْفُ الْهَمْزِ بِالْخُلْفِ مُثِّلَا

ترجمہ: اور مَا ذَا تَرٰی (۳ع حمزہ و کسائی کیلئے) ضمہ تاء اور کسرہ زاء (اس کے بعد یاء ساکنہ) کے ساتھ مشہور ہے (یعنی ان کے لئے مَاذَا تُرِیْ ہے) اور وَاِنَّ اِلْيَاسَ ۱۳ع ابن ذکوان کیلئے) ہمزہ کا حذف خلاف کے ساتھ صورت بنایا گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

مَاذا تَرٰی مبتداء۔ شَائِعٌ خبر۔ بِالضَّمِّ حال۔ وَالْكَسْرِ معطوف۔ اِلْيَاسَ مبتداء۔ حذف الْهَمْزِ مبتداء ثانی۔ لام عائد کے عوض میں۔ مُثِّلَا خبر۔ بِالْخُلْفِ متعلق خبر۔ جملہ مبتداء اول کی خبر۔

(۹۹۹) وَغَيْرُ (صِحَابٍ) رَفْعُهُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۷ وَرَبَّ وَاِلْيَاسِيْنَ بِالْكَسْرِ وُصِّلَا

ترجمہ: اور غیر صحاب جو ہیں، اَللّٰهُ اور رَبُّكُمْ اور رَبُّ تینوں میں سے ہر ایک ان کا مرفوع ہے (پس سما شامی شعبہ کیلئے اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ ہے، اور صحاب کیلئے تینوں کا نصب ہے) اور اِلْيَاسِيْنَ (۴ع" کی بصری کوفی کیلئے اسی طرح) پہنچایا گیا ہے، حالانکہ یہ (ہمزہ کے) کسرہ کے ساتھ ہے۔

(۱۰۰۰) مَعَ الْقَصْرِ مَعْ اِسْكَانِهِ كَسْرُ دَ نَا غِـنًی ۸ وَاِنِّیْ وَذُوالثُّنْيَا وَاَنِّیْ اُجْمِلَا

ترجمہ: نیز قصر یعنی الف کے حذف کے ساتھ ہے مَعَ لام کے کسرہ کے بجائے اسکان کے ساتھ بے نیازی والا ہو کر قریب ہو گیا ہے (باقی مدنی شامی کیلئے ضد سے اٰلِ يَاسِيْنَ نکلا) اور ا اِنِّیْ ۔ ۲ اور استثناء والا سَتَجِدُنِیْ اِنْشَآءَ اللّٰهُ ۔ ۳ ہمزہ کا فتحہ والا اَنِّیْ اَذْبَحُكَ ۳ع"۔ ہر ایک اضافت کی یاء سے خوبصورت بنا دیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

غَيْرُ صِحَابٍ رَفْعُهُ اسمیہ۔ اِلْيَاسِيْنَ وُصِّلَا مبتداء و خبر۔ مَعَ الْقَصْرِ حال۔ مَعْ اِسْكَانٍ كَسْرٌ دَنَا متانفہ۔ غِنًی تمیز۔ اِنِّیْ مبتداء۔ مَابَعْدَهٗ معطوف۔ اُجْمِلَا خبر۔

توضیح: (۱) شعر ۶: تَـرٰی رَاٰیٌ سے، اعتقاد اور رائے کے معنی میں ہے، یہ ایک مفعول کو متعدی ہے، یعنی تمہاری کیا رائے ہے، اور ضمہ والا تُرِیْ ، اَرٰی کا مضارع ہے جو دو مفعولوں کی طرف متعدی ہے، جو ایک مَاذَا ہے، اور دوسرا

متکلم کی یاء ہے، تقدیر اَیُّ شَیءٍ تُرِیْنِیْهِ یعنی تم مجھے کس خیال پر آمادہ کرتے ہو۔

(۲) اِلْیَاسَ سریانی ہے، اور یہ ادریس علیہ السلام یا الیاسین علیہ السلام جو ھارون علیہ السلام کی اولاد سے تھے ان کا نام ہے، عجمہ اور علمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے، اور اَلْ تعریف کی قرأۃ پر نام یَاسَ ہے، اور اَلْ کا ہمزہ وصلی ہے، اِسْحٰق کے وزن پر۔

شعر ۷: (۱) اَللّٰهُ مبتداء ہے۔ رَبُّکُمْ خبر۔ اور وَرَبُّ خبر پر معطوف ہے، اس صورت میں اَلْخَالِقِیْنَ پر وقف تام ہے اور نصب کی تقدیر پر اَللّٰهُ اَحْسَنَ سے بدل ہے یا اس کا عطف بیان ہے، اور رَبُّکُمْ صفت۔ اور وَرَبُّ صفت پر معطوف ہے، اور اَلْخٰلِقِیْنَ پر آیت ہونے کی وجہ سے وقف حسن ہوگا، اور اَللّٰهُ سے آیت کی وجہ سے ابتداء جائز ہوگی۔ (۲) اِلْیَاسِیْنَ بھی الیاس علیہ السلام کا نام ہے، اور یہ ایک کلمہ ہے اور الِ یاسین میں الِ بمعنی اَهْلٌ ہے، جیسے الِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس صورت میں وقف اضطراری واختباری ال پر بھی درست ہے۔

یاء ات اضافت (سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	فتحہ	سکون
۱	اِنِّیْ اَرٰی	۳	سما	شامی، کوفی
۲	اَنِّیْ اَذْبَحُكَ	۳	"	" "
۳	سَتَجِدُنِیْ اِنْشَآءَ اللّٰهُ	۳	مدنی	نفر، کوفی

یاءات زوائد: (سورۃ صٰفّٰت) یاء زائدہ صرف ایک ہے، لَتُرْدِیْنِ یٰ میں ورش اثبات باقی حذف کرتے ہیں۔

ادغام کبیر: (سورۃ صٰفّٰت) دس ہیں، مثلین کے پانچ ۵۔ اور متقاربین کے پانچ ۵۔ ادغام صغیر مختلف فیہ: چار ۴ ہیں۔

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قرأ	اظہار والے قرأ
۱	وَلَقَدْ ضَلَّ	۲	ورش، بصری، ابن عامر، حمزہ، کسائی	قالون، مکی، عاصم

۲	اِذْجَآءَ	۳	بصری، ہشام	حرمی، ابن ذکوان کوفیین
۳	قَدْصَّدَّقْتَ الرُّءْيَا	"	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم
۴	وَلَقَدْ سَّبَقَتْ	۵	" " " "	" " "

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اَلْيَوْمُ مُّسْتَسْلِمُوْنَ	۲
۲	وَاِذَاقِيْلَ لَّهُمْ	"
۳	ذُرِّيَّتَهُ هُّمُ	۳
۴	اِذْقَالَ لِّاَبِيْهِ	"
۵	اِذْقَالَ لِّقَوْمِهِ	۴

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	وَالصّٰفّٰتِ صَّفًّا	۱
۲	فَالزّٰجِرٰتِ زَّجْرًا	"
۳	فَالتّٰلِيٰتِ ذِّكْرًا	"
۴	قَوْلُ رَّبِّنَا	۲
۵	خَلَقْكُّمْ	۳

المرسوم: (سورۃ ﷺصّٰفّٰت) اٰثٰرِهِمْ بحذف الف، لَااِلَى الْجَحِيْمِ لام ابتدائیہ کے بعد دو الف مرسوم ہیں، ایک بشکل ہمزہ اور ایک زائدہ ہے، اور اس کا پڑھنا لحن فاسد ہے، اَلْبَلٰٓؤُا ہمزہ بصورت واؤ اور اس کے بعد الف زائدہ مرسوم ہے۔

سُوْرَةُ صٓ

یہ سورۃ مکی ہے، اوراس کی آیات کوفی اٹھاسی ۸۸ ۔ اور حجازی شامی اور ایوب بن متوکل بصری کے شمار پر چھیاسی ۸۶ اور عاصم جحدری بصری کے شمار پر پچاسی ۸۵ ہیں۔ چوراسی ۸۴ میں اتفاق ہے، اور چار میں اختلاف ہے۔ (۱) ذِی الذِّکْرِ پرکوفی۔ (۲) وَغَوَّاص پرغیربصری۔ (۳) نَبَؤٌ عَظِیْمٌ پرغیرحمصی۔ (۴) وَالْحَقَّ اَقُوْلُ پرکوفی حمصی آیت ہے۔ اوراس کے فواصل رَقَبَ نَجَمُ دُرُّ طَلِص کے حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ سے اَلذِّکْرُ تک وجوہ صحیحہ اڑتالیس ۴۸ ہیں، قالون مع ورش وعاصم وکسائی بیس ۲۰ ، مکی بیس ۲۰ ، اور غیر مبسملین آٹھ ۸ ۔

(۱۰۰۱) وَضَمُّ فَوَاقٍ شَــــاعَ خَـالِصَةِ اَضِفْ ؕ لَـــــهُ الرَّحْبُ وَحِّدْ عَبْدَنَا قَبْلُ دُخْلُلَا

ترجمہ: اور مِنْ فَوَاقٍ ''شع'' کا ضمہ (حمزہ وکسائی کیلئے) مشہور ہوگیا ہے (باقین کا فتحہ ہے) اور تو خَالِصَةٍ ''لع'' کومضاف کردے (یعنی بِخَـالِصَةِ ذِکْرَی حمزہ وکسائی کیلئے پڑھ) اس کے لئے وسعت ہے، اوراس سے پہلے (مکی کیلئے) عَبْدَنَا ''دع'' واحد کے صیغہ سے پڑھ، حالانکہ یہ (توحیدوالا ابراھیم علیہ السلام سے) خصوصیت رکھنے والا ہے (باقی کیلئے عِبٰدَنَا اِبْرٰھِیْمَ جمع سے ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

ضَمُّ فَوَاقٍ مرکب اضافی مبتداء۔ شَاعَ خبر۔ خَالِصَةَ اَضِفْ کا مفعول۔ لَهُ الرَّحْبُ جملہ اسمیہ حالیہ۔ عَبْدَنَا وَحِّدْ کا مفعول۔ قَبْلُ اس کا ظرف اَیْ قَبْلُ خَالِصَةِ۔ دُخْلُلَا حال فاعل سے یا مفعول سے۔

توضیح: (۱) فَــوَاقٍ دودھ کے جانور کو دوبارہ دھنے اور بچے کو دوبارہ دودھ پلانے کی درمیانی مدت اور مہلت کو کہتے ہیں، یعنی یہ دوسرے صور کی ایک سخت آواز کے منتظر ہیں، جس کے بعد دم لینے کی بھی گنجائش نہیں، فتحہ حجازی اور ضمہ تمیمی قیسی اسدی لغت ہے۔

(۲) خَالِصَةٍ ترک تنوین اضافت کی بناء پر ہے، اِنَّـا اَخْلَصْنٰهُمْ کے معنی میں ہم نے ان کو آخرت کی یاد کے خاصہ کے سبب اپنا مخصوص بندہ بنالیا، اور خَالِصَةٍ مصدر ہے، اوراس کی تقدیر ذِیْ خَالِصَةٍ ہے۔

(۳) عَبْدَنَا سے مراد جنس ہے جو تینوں حضرات کو شامل ہے اور دونوں قراءتیں ہم معنی ہیں، اور یہ صراحۃ رسم کے موافق ہے اور جمع کی صورت میں چاروں حضرات صراحۃ مراد ہیں، اور بعد کے چاروں اسم عِبٰدَنَا سے بدل یا عطف بیان ہیں۔

(۱۰۰۲) وَفِي يُوعَدُونَ دُمْ حُلًا وَبِقَافٍ دُمْ ۲ وَثَقَّلَ غَسَّاقًا مَعًا شَائِذٌ عُلَا

ترجمہ: اور مَا تُوعَدُونَ "صٓ ۴ع" میں غیبت کی یاء ہے تو (مکی وبصری کیلئے) زیوروں والا ہو کر ہمیشہ رہ، اور قٓ (۳ع" کے يُوعَدُونَ) میں (مکی کیلئے) ہمیشگی کر، اور وَغَسَّاقٌ اور غَسَّاقًا (ص ۲ع، ونباء، ومعارج ا ع) کو جو دوجگہ ہے (حمزہ کسائی اور حفص کیلئے) بلند عمارتوں کو چونے سے مضبوط کرنے والے (قاری) نے تشدید سے پڑھا ہے (باقین سما شامی شعبہ کیلئے غَسَاقًا غَسَاقٌ بلا تشدید ہیں)۔

﴿النحو والعربية﴾

حُلًا دُمْ کے فاعل سے حال یا تمیز ہے، امر بمعنی دُعَا ہے فِيْ يُوعَدُونَ اس کا ظرف ہے، اور بِقَافٍ بھی اسی طرح بعد کے دُمْ کا ظرف ہے۔ شَائِذٌ ثَقَّلَ کا فاعل غَسَّاقًا مفعول۔ عُلَا مفعول شَائِذٌ کا ہے أَيْ شَيَّدَهُ قَارِئٌ رَافِعٌ لِبِنَاءِ الْعُلَا ۔

توضیح: يُوعَدُونَ میں (۱) مکی کیلئے صٓ و قٓ دونوں میں یاء۔ (۲) حسن و شامی کیلئے دونوں میں تاء ہے۔ (۳) بصری کیلئے صاد میں یاء اور قاف میں تاء ہے، غیبت لِلْمُتَّقِيْنَ کی مناسبت سے اور خطاب التفات کی بناء پر ہے جس اسناد حاضر مؤمنین کیلئے ہیں، بصری کی تفریق صٓ میں لَهُمْ يَدْعُوْنَ وَعِنْدَهُمْ کے سبب غیب اور قٓ میں اُدْخُلُوْهَا کی رعایت سے خطاب مؤکد ہے، اور غَسَّاقٌ میں سین کی تخفیف وتشدید دونوں مجازی لغت ہیں، حمیم حد سے گذری ہوئی گرمی اور غَسَّاق حد سے گذری ہوئی سردی، دوزخیوں کے زخموں سے بہنے والی پیپ برف سے زیادہ ٹھنڈی۔

(۱۰۰۳) وَآخَرُ لِلْبَصْرِيِّ بِضَمٍّ وَّ قَصْرِهِ ۳ وَوَصْلُ اتَّخَذْنٰهُمْ حَلَا شَرْعُهُ وِلَا

ترجمہ: اور وَآخَرُ بصری کیلئے ضمہ ہمزہ کے اور اپنے الف کے حذف کے ساتھ ہے (یعنی وَأُخَرُ ہے) اور اِتَّخَذْنٰهُمْ کا وصلی ہمزہ سے پڑھنا (بصری حمزہ و کسائی کیلئے) اس کا مقرر ہونا پیروی والا ہو کر شیرین ہو گیا ہے (یعنی یہ مِنَ الْاَشْرَارِ اِتَّخَذْنٰهُمْ پڑھتے ہیں، وصلاً ہمزہ وصلی حذف اور ابتداء میں مکسور اور باقی حرمی شامی عاصم اَتَّخَذْنٰهُمْ ہمزہ قطعی مفتوح حالین میں پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربية﴾

أُخَرُ مبتداء۔ بِضَمٍّ خبر۔ قَصْرِهِ معطوف۔ لِلْبَصْرِيِّ حال۔ وَصْلُ مبتداء مضاف۔ اِتَّخَذْنٰهُمْ

مضاف الیہ۔ حَلاَ اس کی خبر۔ شَرْعُہٗ اس کا فاعل۔ وِلَا بِالْکَسْرِ حال اَیْ ذَامُتَابِعَۃٍ۔

توضیح: اُخَرُ اُخْرٰی کی جمع ہے، یعنی اسی کی شکل کی دوسری سزائیں بھی ہیں، جو کئی قسموں والی ہیں اور اٰخَرُ واحد ہے اور عَذَابٌ مقدر کی صفت ہے، اور معنی ہیں حَمِیْم اور غَسَّاق ہے، اور اسی کی شکل کی ایک دوسری ایسی سزا یا چکھنے کی چیز ہے جو کئی قسم والی ہے، اَتَّخَذْنٰھُمْ میں ہمزہ استفہام ہے، اصل ءَ اِتَّخَذْنٰھُمْ ہے، یہی اولیٰ ہے، کہ مقصودی معنی کی ہمزہ استفہامیہ سے خوب تصریح ہو جاتی ہے۔

(۱۰۰۴) وَفَالْحَقُّ فِیْ نَصْرٍ وَّ خُذْ یَاءَ لِیْ مَعًا ۴ وَاِنِّیْ وَبَعْدِیْ مَسَّنِیْ لَعْنَتِیْ اِلٰی

ترجمہ: اور (حمزہ و عاصم کیلئے) فَالْحَقُّ کا (اطلاقی رفع) مدد میں ہے (فاء کی قید سے واؤ والا جو دوسرا ہے نکل گیا، وہ سب کیلئے نصب سے ہے) اور تو (۱) وَلِیَ نَعْجَۃٌ ع۲"۔ (۲) لِیَ مِنْ عَلْمٍ ع۵" جو دو جگہ ہے۔ (۳) اِنِّیْ اَحْبَبْتُ اور (۴) مِنْ بَعْدِیْ اِنَّکَ ع۳"۔ اور (۵) مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ ع۴"۔ اور (۶) لَعْنَتِیْ اِلٰی ع۵" (ان چھیوں کی یاء) کو لے لے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

فَالْحَقُّ فِیْ نَصْرٍ اسمیہ۔ یَاءَ لِیْ مرکب اضافی۔ خُذْ کا مفعول۔ اور اس کے بعد کے کلمات اس پر معطوف ہیں۔

توضیح: فَالْحَقُّ کا رفع مبتداء کی بناء پر ہے، اور اسکی خبر مقدر ہے جو لَاَمْلَئَنَّ یا اَنَا ہے، یا یہ خبر ہے، اور مبتداء مقدر ہے، اَیْ وَاَنَا الْحَقُّ اور نصب مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے ہے اور تقدیر فَاَحِقُّ الْحَقَّ ہے۔

اس سورۃ صٓ کی یاء اضافت چھ ہیں، جن میں فتحہ و سکون جدول میں ملاحظہ فرمائیں۔

جدول یاء ات اضافت (سُوْرَۃُ صٓ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	فتحہ	سکون
۱	وَلِیَ نَعْجَۃٌ	۲	حفص	سما، شامی، صحبہ
۲	لِیَ مِنْ عِلْمٍ	۵	"	" " "
۳	اِنِّیْ اَحْبَبْتُ	۳	سما	شامی، کوفی
۴	مِنْ بَعْدِیْ اِنَّکَ	۳	مدنی و بصری	مکی، شامی، کوفی

٥	مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ	۴	مدنی	نفر، کوفی
٦	لَعْنَتِيْٓ اِلٰى	۵	"	حمزه، سکون وحذف

ادغام کبیر: (سورۃ ص) ادغام کبیر بارہ ۱۲ ہیں، مثلین آٹھ ۸ ، متقاربین چار ۴ ہیں۔

ادغام صغیر مختلف فیہ: صغیر چار ۴ ہیں۔

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ صٓ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قراء	اظہار والے قراء
۱	اِذْ تَّسَوَّرُوْا	۲	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان عاصم
۲	اِدْدَّخَلُوْا	"	بصری، ابن عامر، حمزہ، کسائی	حرمی، عاصم
۳	لَقَدْ ظَّلَمَكَ	"	ورش، بصری، ابن ذکوان، حمزہ، کسائی	قالون، مکی، ہشام عاصم
۴	اِغْفِرْ لِّيْ	۳	بصری بخلف عن الدوری	ماسوا بصری

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ صٓ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	تِسْعُوْنَ نَّعْجَةً	۲
۲	قَالَ لَّقَدْ	"
۳	فَاسْتَغْفَرَ رَّبَّهٗ	"
۴	سُلَيْمٰنَ نِّعْمَ	۳
۵	عَنْ ذِكْرِ رَّبِّيْ	"

٦	اَلْقَهَّارُ رَبُّ	۵
۷	اَقُوْلُ لَاَمْلَئَنَّ	۰
۸	جَهَنَّمَ مِّنْكَ	۰

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ صٓ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	خَزَآئِنُ رَّحْمَةِ	۱
۲	قَالُ رَّبِّ	۳
۳	اِذْقَالُ رَّبُّكَ	۵
۴	قَالُ رَّبِّ	۰

المرسوم: (سورۂ ص) وَلَاتَ حِيْنَ میں تاء حِيْنَ اور لَا دونوں کے درمیان منفصل مرسوم ہے، البتہ ابوعبید کے قول پر مصحف امام میں حِيْنَ سے موصول ہے، نَبَؤُا الْخَصْمِ میں بخلاف، اور نَبَؤٌ عَظِيْمٌ میں ب اجماع ہمزہ متطرفہ بعد از فتح بصورت واؤ، اور اس کے بعد الف زائدہ مرسوم ہے۔

سُوْرَةُ الزُّمَرِ

یہ سورت مکی ہے لیکن آیت ۵۳ تا ۵۵ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا سے لَا تَشْعُرُوْنَ تک کی تین آیتیں بعض کے قول پر مدنی ہیں ان تین میں سے پہلی آیت حضرت حمزہؓ کے قاتل وحشیؓ کے بارہ میں نازل ہوئی ہے، اس کی کل آیات کوفی پچہتر ۷۵ ، اور شامی شمار میں تہتر ۷۳ ، اور حجازی اور بصری شمار میں بہتر ۷۲ ستر ۷۰ بالاتفاق ہیں، اور سات میں اختلاف ہے، (۱) فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ پر غیر کوفی۔ (۲) مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ (دوم) پر دمشقی وکوفی۔ (۳) مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ۔ اور (۴) فَمَالَهٗ مِنْ هَادٍ (دوم) اور (۵) فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پر کوفی۔ (۶) فَبَشِّرْ عِبَادِ پر غیر کوفی ومدنی اول۔ (۷) تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ پر مکی اور مدنی آیت ہے۔

فواصل: مَنْ لِّيْ بَذْرٌ کے سات حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَلَتَعْلَمُنَّ سے اَلْحَكِيْمِ تک جوہ صحیحہ پچاس ۵۰ ہیں۔ مبسملین چھتیس ۳۶ ۔ تارکین چودہ ۱۴ ۔

(۱۰۰۵) اَمَنْ خَفَّ (حِرْمِيٌّ) فَشَا مَدُّ سَالِمًا ا مَعَ الْكَسْرِ (حَقٌّ) عَبْدَهٗ اجْمَعْ شَمَرْدَلَا

ترجمہ: اَمَّنْ هُوَ اعٌ'' کے میم کو (حرمی اور حمزہ کیلئے) اس نے بلاتشدید پڑھا ہے جو مشہور ہو گیا ہے، اور (مکی بصری کیلئے) سَالِمًا لِّرَجُلٍ کو حق (والوں) نے مدہ سے پڑھا ہے جو لام کے کسرہ سمیت ہے (باقی کیلئے سَلَمًا لِّرَجُلٍ ہے) عَبْدَهٗ کو (حمزہ و کسائی کیلئے جمع کے صیغہ سے عِبٰدَهٗ پڑھ، حالانکہ تو ہلکا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَمَنْ مبتداء۔ حِرْمِيٌّ خبر۔ فَشَا صفت۔ مَدَّ سَالِمًا حَقٌّ فعل بافاعل ومفعول جملہ فعلیہ۔ مَعَ الْكَسْرِ حال۔ عَبْدَهٗ اِجْمَعْ کا مفعول۔ شَمَرْدَلًا حال۔

توضیح: (۱) اَمَنْ میم کی تخفیف کی صورت میں ہمزہ استفہام کا ہے، اور مَنْ موصولہ ہے، تقدیر اَمَنْ هُوَ قَانِتٌ كَغَيْرِهٖ اور كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ سورۃ محمد ﷺ والا بھی اسی طرح ہے۔ اور تشدید کی قرأت پر اَمْ متصل ہے اور مَنْ موصولہ، اور یہاں موصول لکھا ہے جہاں مفصول ومقطوع ہے، وہاں اصل کا اعتبار ہے اور معادل ومقابل اَمَنْ کی طرح اس میں بھی مقدر ہے اَيْ اَمَّنْ هُوَ مُشْرِكٌ مُضِلٌّ خَيْرٌ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ

(۲) سَالِمًا سَلِمَ لَهٗ کا اسم فاعل ہے جو سَمِعَ سے ہے، معنی ہیں وہ خالص اسی کی ملک ہو گیا اور شرکت سے بری

ہوگیا، یہ رَجُلًا کی صفت ہے اور الف کے حذف سے مصدر ہے اور تقدیر ذَاسَلَامَةٍ ہے، اور یہ بھی رَجُلًا کی صفت ہے، یہ صراحتہً اور مدّ والا تقدیراً رسم کے موافق ہے۔

(۳) عِبٰدَهٗ جمع سے تمام انبیآ علیھم السلام مراد ہیں، اور ہمارے نبی ﷺ بطریق اولیٰ شامل ہیں، اس لئے کہ اس کے بعد یُخَوِّفُوْنَكَ میں آپ ہی کو مخاطب فرمایا گیا ہے اور واحد سے جنس مراد ہے۔

اَلْجُزْءُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ (۲۴)

(۱۰۰۶) وَقُلْ كٰشِفٰتٌ مُمْسِكٰتٌ مُنَوِّنًا ۲ وَرَحْمَتِهٖ مَعْ ضُرِّهِ النَّصْبُ حُمِّلَا

ترجمه: اور تو (بصری کیلئے) كٰشِفٰتٌ مُمْسِكٰتٌ پڑھ، حالانکہ تو (تاء کو) تنوین دینے والا ہو، اور رَحْمَتِهٖ جو ضُرِّهٖ سمیت ہے نصب سے روایت کیے گئے ہیں، (یعنی بصری کیلئے كٰشِفٰتٌ ضُرَّهٗ، مُمْسِكٰتٌ رَحْمَتَهٗ ہے، تنوین ونصب سے باقین کیلئے كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖ، مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

قُلْ بمعنی اُذْكُرْ كَاشِفَاتُ مفعول۔ مُمْسِكَاتُ معطوف بحذف العاطف۔ مُنَوِّنًا فاعل سے حال۔ رَحْمَتِهٖ مبتداء۔ مَعْ ضُرِّهٖ حال۔ حُمِّلَا خبر۔ الف تثنیہ عائد الی اللَّفْظَيْنِ۔ اَلنَّصْبُ حُمِّلَا کا مفعول ثانی۔

توضیح: كٰشِفٰتٌ مُمْسِكٰتٌ کی تنوین اسم فاعل کے ان صیغوں کی اضافت نہ ہونے کی وجہ سے اصل کے موافق ہے، اور نصب اسم فاعل کا مفعول اول ہونے کی بناء پر ہے پس ان کی اصل يَكْشِفْنَ ضُرَّهٗ عَنِّيْ اَوْ يُمْسِكْنَ رَحْمَتَهٗ عَنِّيْ تھی، اور تنوین کا حذف اسم فاعل کی اضافت تخفیف کے طور پر اپنے مفعول کی طرف ہے اور جر مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے ہے۔

(۱۰۰۷) وَضُمَّ قَضٰى وَاكْسِرْ وَحَرِّكْ وَبَعْدُ رَفْ ۳ عُ شَافٍ مَّفَازٰتِ اجْمَعُوْا شَاعَ صَنْدَلَا

ترجمه: اور تو (حمزہ وکسائی کیلئے) قَضٰى (عَلَيْهَا الْمَوْتَ ۵۴ ع) کے قاف کو ضمہ دے اور (ضاد کو) کسرہ دے، اور (یاء کو) فتحہ کی حرکت دے (یعنی قُضِيَ پڑھ) اور اس کے بعد اَلْمَوْتُ میں شفا دینے والے کا رفع ہے اور تم (حمزہ کسائی ابوبکر کیلئے) بِمَفَازٰتِهِمْ ۶ ع" کو جمع کے صیغہ سے پڑھو، یہ صندل کے اعتبار سے مشہور ہوگئی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

ضُمَّ امر۔ قَضٰى مفعول۔ وَاكْسِرْ وَحَرِّكْ دونوں معطوف۔ رَفْعُ شَافٍ اَیْ رَفْعُ قَارِئٍ شَافٍ۔ بَعْدُ خبر

اَیْ بَعْدُ قضی ۔ مَفَازَاتٍ اِجْمَعُوْا کامفعول۔ شَاعَ استینافیہ۔ صَنْدَلًا تمیز یا حال۔

توضیح: (۱) قَضٰی ضَرَبَ سے فعل معروف ہے،اس کی ضمیر اللّٰہ کیلئے ہے۔ اَلْمَوْتَ مفعول بہ ہے،اس لئے منصوب ہے اَیْ قَضَی اللّٰهُ عَلَيْهَا الْمَوْتَ اور قُضِیَ مجہول ہے، اَلْمَوْتُ کا رفع نائب فاعل ہونے کی بناء پر ہے ،اور یاء کے فتحہ کی تعین قُضِیَ الْاَمْرُ جیسے اجماعی کلمات سے ہوتی ہے۔

(۲) مَفَازَاتِهِمْ کی جمع اَلَّذِیْنَ اتَّقَوْا کی مناسبت سے ہے یعنی ہر ایک نجات پانے والے کے لئے ایک ایک مفازہ ہوگا، ابن عباس ﷺ نے مَفَازَات کی تفسیر نیک اعمال سے کی ہے،اور توحید کی صورت میں مَفَازَةٌ مصدر ہے اور فَوْزٌ کے معنی میں ہے مراد جنس ہے جو قلیل وکثیر سب کو شامل ہے۔

نوٹ: مَكَانَتِكُمْ ''انعام ۳۰'' اور وَلَا تَقْنَطُوْا ''حجر'' میں بیان ہو چکا ہے۔

(۱۰۰۸) وَزِدْتَـاْمُرُوْنِی النُّوْنَ کَــــهْفًا وَّ (عَمَّ) خِـفْــ ۴ ـفُهُ فُتِحَتْ خَفْـفْ وَفِی النَّبَا الْعُلَا

ترجمہ: اور تو (شامی کیلئے) تَـاْمُرُوْنِیْ کونون زیادہ دے (تَـاْمُرُوْنَنِیْ) حالانکہ تو (طلباء کا) مرجع ہے اور (مدنی وشامی کیلئے) اس کی (نون کی) تخفیف عام ہوگئی ہے۔اور تو کوفی کیلئے فُتِّحَتْ کو (زمر ۸ع'' دونوں موقعوں میں) اور بلند صفات والی سورۃ نباء میں بلا تشدید پڑھ۔

(۱۰۰۹) لِکُــوْفٍ وَّ خُــذْ یَــا تَـــاْمُرُوْنِیْ اَرَادَنِیْ ۵ وَاِنِّیْ مَعًــا مَّعْ یَــاعِبَــادِیْ مُحَـصَّلَا

ترجمہ: (لِکُوْفٍ گذشتہ شعر سے متعلق ہے) اور تو حاصل کرنے والا ہونے کی حالت میں (۱) تَـاْمُرُوْنِیْ اَعْبُدُ ۷ع''۔ (۲) اَرَادَنِیَ اللّٰهُ ۴ ع''۔ (۳) اور اس اِنِّیْ اُمِرْتُ ۔ (۴) اِنِّیْ اَخَافُ ۲ع'' کی یاء کولے جو دو جگہ ہے حالانکہ یہ (چاروں) یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ سمیت ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

تَـاْمُرُوْنِّیْ زِدْ کامفعول اول۔ اور اَلنُّوْنَ دوسرا مفعول ہے۔ کَهْفًا حال۔ خِفُّهٗ فاعل ہے عَمَّ کا فُتِحَتْ خَفِّفْ کامفعول۔ وَفِی النَّبَاءِ معطوف علی الحذ وف اَیْ هُنَا وَفِی النَّبَاء۔ اَلْعُلَا صفت یعنی عظیم۔ یَاءَ تَاْمُرُوْنِیْ مرکب اضافی مفعول۔ خُذْ لِکُوْفٍ حال من المفعول۔ اَرَادَنِیْ معطوف بحذف العاطف۔ مُحَصِّلًا خُذْ کے فاعل سے حال۔

توضیح: تَـاْمُرُوْنِیْ کی اصل دونون ہی ہیں،اول اعرابی اور دوسرا وقایہ کا ہے،اور تشدید تخفیف کیلئے ہے جو اول نون

کا ثانی میں ادغام کرنے کے سبب ہے اور مدنی کیلئے ایک نون حذف ہوگیا ہے، اس میں چار قرأتیں ہیں۔ (۱) شامی کیلئے تَأْمُرُوْنَنِيٓ اَعْبُدُ ۔ (۲) مدنی کیلئے تَأْمُرُوْنِيَ اَعْبُدُ ۔ (۳) مکی کیلئے تَأْمُرُوْنِّيَ اَعْبُدُ ۔ (۴) بصری اور کوفی کیلئے تَأْمُرُوْنِّيٓ اَعْبُدُ ۔ (۵) فُتِّحَتْ کی تشدید تکثیر کیلئے ہے، اور تخفیف اس لئے کہ یہ اصل ہے، اور فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا میں تخفیف پر اجماع ہے۔ سورۃ زمر کی یاءات اضافت پانچ ہیں فتحہ اور سکون جدول میں ملاحظہ فرمائیں۔

جدول یاء ات اضافت (سُوْرَةُ الزُّمَر)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	فتحہ	سکون
۱	تَأْمُرُوْنِّيٓ اَعْبُدُ	۷	حرمی	بصری، شامی، کوفی
۲	اِنِّيٓ اُمِرْتُ	۲	مدنی	نفر، کوفی
۳	اِنِّيٓ اَخَافُ	۲	سما	شامی، کوفی
۴	اَرَادَنِيَ اللّٰهُ ، اَرَادَنِيَ اللّٰهُ	۴	سما، شامی، عاصم، کسائی	حمزہ کیلئے سکون وحذف کسرہ سے لام کی ترقیق
۵	يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ	۶	حرمی، شامی، عاصم	بصری، حمزہ، کسائی، سکون وحذف

یاءات زوائد: (سورۃ زمر) زائدہ ایک ہے فَبَشِّرْ عِبَادِيَ الَّذِيْنَ میں سوسی بخلاف اثبات کرتے ہیں

ادغام کبیر: (سورۃ زمر) ادغام کبیر اس سورت میں اٹھائیس ۲۸ ہیں۔ مثلین سترہ ۱۷ ۔ اور متقاربین گیارہ ۱۱ ۔

ادغام صغیر مختلف فیہ: ادغام صغیر تین ہیں۔

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ الزُّمَر)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قراء	اظہار والے قراء
۱	وَلَقَدْ ضَرَبْنَا	۳	ورش ابن عامر، بصری، حمزہ، کسائی	قالون، مکی، عاصم
۲	اِذْ جَآءَهٗ	۴	بصری، ہشام	حرمی، ابن ذکوان کوفیین

۳	قَدْجَآ ءَ تْكَ	۲	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان عاصم

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الزُّمَر)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اَلْكِتٰبَ بِالْحَقِّ	۱
۲	سُبْحٰنَهٗ هُوَ	،
۳	وَاَنْزَلَ لَكُمْ	،
۴	وَجَعَلَ لِلّٰهِ	،
۵	وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ	۳
۶	فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ	۴
۷	وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ	،
۸	جَهَنَّمَ مَثْوًى	،
۹	اِنَّهٗ هُوَ	۲
۱۰	اَلْعَذَابُ بَغْتَةً	،
۱۱	اَوْتَقُوْلَ لَوْ	،
۱۲	بِاَنَّ اللّٰهَ هَدٰنِيْ	،
۱۳	اَلْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ	،
۱۴	فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى	،
۱۵	تَاْمُرُوْنِّيْ	۷
۱۶	بِنُوْرِ رَبِّهَا	،
۱۷	وَقَالَ لَهُمْ	،

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ الزُّمَرَ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ	۱
۲	خَلَقَكُمْ	〃
۳	يَخْلُقُكُمْ	〃
۴	بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا	〃
۵	النَّارُ لٰكِنْ	۲
۶	اَكْبَرُلَوْ	۳
۷	الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا	۵
۸	تَحْكُمُ بَيْنَ	〃
۹	خَالِقُ كُلِّ	۶
۱۰	الْقِيٰمَةِ تَرَى	〃
۱۱	اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا	۷

المرسوم: (سورۃ زمر) وَجِـــآيْءَ مصاحف اندلس میں جیم کے بعد الف زائدہ مرسوم ہے جسے وہ مصاحف مدینہ سے ماخوذ بتاتے ہیں، اور جمہور اہل رسم اس میں الف نہیں لکھتے۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ

یہ سورت مکی ہے، لیکن دو آیات چھپن ۵۶ وستاون ۵۷ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ سے لَا يَعْلَمُوْنَ تک مدنی ہیں، اس کی آیات بصری بیاسی ۸۲ اور حمصی چوراسی ۸۴۔ اور دمشقی چھیاسی ۸۶۔ اور کوفی شمار میں پچاسی ۸۵ ہیں، اسی ۸۰ میں اتفاق ہے، اور نو ۹ آیات میں اختلاف ہے۔

(۱) حٰمٓ پر کوفی۔ (۲) كَاظِمِيْنَ پر غیر کوفی۔ (۳) يَوْمَ التَّلَاقِ پر غیر دمشقی۔ (۴) بَارِزُوْنَ پر دمشقی۔ (۵) بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ غیر مدنی اخیر وبصری۔ (۶) الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ پر مدنی اخیر و دمشقی۔ (۷) يُسْحَبُوْنَ پر مدنی اخیر و دمشقی، کوفی۔ (۸) فِي الْحَمِيْمِ پر مدنی اول و مکی۔ (۹) اَيْنَ مَاكُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ پر شامی و کوفی آیت ہے۔

فواصل: اس کے فواصل مُدَبِّرٌ نَغْلِقٌ کے آٹھ حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ سے ذِي الطَّوْلِ تک وجوہ صحیحہ ایک سو چالیس ۱۴۰ ہیں۔ قالون مع مکی وحفص چوالیس ۴۴۔ ورش و بصری بتیس ۳۲ (بسم اللہ پر بائیس ۲۲، ترک پر دس۔ ابوبکر بائیس ۲۲۔ ابن ذکوان مع حمزہ دس ۱۰۔ ہشام دس ۱۰۔ کسائی بائیس ۲۲

(۱۰۱۰) وَيَدْعُوْنَ خَاطِبْ اِذْ لَوٰى هَاءُ مِنْهُمُ ۔ بِكَافٍ كَفٰى اَوْ اَنْ زِدِ الْهَمْزَ ثُمَّلا

ترجمہ: اور تو تَدْعُوْنَ ۲ع'' کو (مدنی و ہشام کیلئے) تاء خطاب سے پڑھ، اس لئے کہ اس نے (بتوں کے پوجنے والوں جو مَا لِلظّٰلِمِيْنَ میں مذکور ہیں سے) مِنْهُ موڑ لیا ہے، مِنْهُمْ کی ہاء (شامی کیلئے) کاف خطاب سے بدلی ہوئی ہے (شامی کیلئے اَشَدَّ مِنْكُمْ ہے) وہ خطاب کافی ہو گیا ہے، اور دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ ۳ع'' جو ہے اس میں (کوفی کیلئے اسی طرح واؤ سے قبل) ہمزہ زیادہ کر، حالانکہ تم اصلاح کرنے والے ہو۔

(۱۰۱۱) وَسَكِّنْ لَهُمْ وَاضْمُمْ بِيَظْهَرَ وَاكْسِرَنْ ۲ وَرَفْعَ الْفَسَادُ انْصِبْ اِلٰى عَاقِلٍ حَلَا

ترجمہ: اور تو ان ہی کیلئے واؤ ساکن کر دے (یعنی کوفی کیلئے اَوْ اَنْ اور باقین کیلئے وَاَنْ ہے) اور تو يَظْهَرَ میں (مدنی حفص بصری کیلئے ضمہ تاء اور کسرہ ھاء ضرور دے، اور اَلْفَسَادُ کے رفع کو نصب سے بدل دے، اس عاقل کیلئے جو شیریں ہے (پس (۱) مدنی اور بصری کیلئے وَاَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ بحذف ہمزہ واؤ مفتوحہ یاء مضمومہ ھاء مکسورہ اور اَلْفَسَادَ کے نصب سے۔ (۲) حفص کیلئے اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ہمزہ کے اضافہ اور واؤ ساکنہ سے، اور باقی ۱ کی طرح۔ (۳) صحبہ کیلئے اَوْ اَنْ يَّظْهَرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادُ ہمزہ کے اضافہ واؤ ساکنہ اور

ھاء کافتحہ اوردال کے رفع سے۔ (۴) مکی وشامی کیلئے وَاَنْ یَّظْھَرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادُ بحذف ہمزہ اورواؤ کے فتح سے، باقی ۲ کی طرح۔

﴿النحووالعربية﴾

تَدْعُوْنَ خَاطَبَ کامفعول ہے۔ اِذْ تعلیلیہ ظرف۔ ھَاءُ مِنْھُمْ مرکب اضافی مبتداء۔ کَفٰی خبر۔ بِکَافٍ متعلق ہے۔ اَوْ اَنْ مبتداء۔ زِدِالْھَمْزَ خبر۔ ثُمَّلَا زِدْ کا دوسرامفعول۔ لَھُمْ سَکِّنْ کے فاعل سے حال۔ بِیَظْھَرَ ظرف اُضْمُمْ کا۔ نون اِکْسِرَنْ کا تاکید کیلئے ہے۔ رَفْعُ الْفَسَادَ اِنْصِبْ کامفعول۔ اِلٰی عَاقِلٍ کامتعلق محذوف اَیْ مُضِیْفًا ذَالِكَ اِلٰی قَارِیٍٔ عَاقِلٍ حَلَا نَقْلُهٗ ۔

توضیح : (۱) یَدْعُوْنَ کا خطاب التفات کی بناء پر ہے اورغیبت کی ضمیر ظَالِمِیْنَ کیلئے ہے، جو مَا لِلظّٰلِمِیْنَ میں مذکور ہے۔

(۲) مِنْکُمْ میں بھی خطاب ہے التفات کے سبب ہے، اورمصحف شامی کی رسم کاف سے اورباقی کی ھاء ہے۔ (۳) اَوْ اَبہامیہ ہے اوریہ عاطفہ ہے جس کے ذریعہ یُظْھِرَ یُبَدِّلَ پر معطوف ہے یعنی مجھے خوف ہے کہ موسیٰ علیہ السلام یا توتمہارے دین کو بدل دیں گے یا ملک میں فساد برپا کردیں گے، اورواؤعاطفہ سے جمع مطلقاً مقصود ہے۔

(۴) یُظْھِرَ اَظْھَرَ کا مضارع ہے جو ظَھَرَ کا متعدی ہے ضمیر موسیٰ علیہ السلام کیلئے اَلْفَسَادَ کا نصب مفعول ہونے کی وجہ سے ہے اور یَظْھَرَ یاء ھاء کے فتحہ سے، ظَھَرَ فتح سے لازم ہے، اور اَلْفَسَادُ کا رفع فاعل ہونے کے سبب ہے۔

(۱۰۱۲) فَاطَّلِعَ ارْفَعْ غَیْرَ حَفْصٍ وَّ قَلْبِ نَوِّ ۳ وِنُوْمِ مِنْ حَمِیْدٍ اُدْخِلُوْا (نَفَرٌ) صِلَا

ترجمه: اورتو فَاَطَّلِعَ ۴ع'' کوحفص کے سوا کیلئے رفع دے اورتم (ابن ذکوان اوربصری کیلئے) کُلِّ قَلْبِ ۴ع'' کی باء کو تنوین دو، جوخوبیوں والے سے ہے (پس ان کے لئے قَلْبٍ مُّتَکَبِّرٍ ہے) اورباقین کا قَلْبِ مُتَکَبِّرٍ اضافت کی بناء پر حذف تنوین سے) اور اَدْخِلُوْٓا ۵ع'' کو (نفر اورابوبکر کیلئے) آگ والی جماعت نے۔

(۱۰۱۳) عَلَی الْوَصْلِ وَاضْمُمْ کَسْرَهٗ یَتَذَکَّرُوْ ۴ نَ کَھْفٌ (سَمَا) وَاحْفَظْ مُضَافَاتِھَا الْعُلَا

ترجمه: ہمزہ وصلی کے ساتھ پڑھا ہے اورتو اس کی خاء کے کسرہ کو ضمہ سے بدل دے (یعنی اُدْخُلُوْا ابتداء میں اور وصلاً اَلسَّاعَةُ ادْخُلُوْا ہمزہ وصلی کے حذف سے) اور کا یَتَذَکَّرُوْنَ ۶ع'' (شامی وسما کیلئے یاء غیب سے) ٹھکانا والا ہے جو بلند ہوگیا ہے (پس کوفی کا تَتَذَکَّرُوْنَ ہے خطاب سے) اورتو اس سورت کی بلند مراتب یاءات اضافت کو یاد کرلے۔

(١٠١٤) ذَرُوْنِیٓ وَادْعُوْنِیٓ وَاِنِّیٓ ثَلٰثَةٌ ٥ لَعَلِّیٓ وَفِیٓ مَالِیٓ وَاَمْرِیٓ مَعْ اِلٰی

ترجمہ: (١) ذَرُوْنِیٓ اَقْتُلْ ٣ع''۔(٢) اُدْعُوْنِیٓ اَسْتَجِبْ ٦ع''۔ (٣، ٤، ٥) اِنِّیٓ اَخَافُ ٣ع٬٤ع٬٥ع'' کے دونوں حالانکہ وہ تین ہیں۔ اور (٦) لَعَلِّیٓ اَبْلُغُ ٤ع'' کو یاد کرلے، اور اضافت کی یاء۔ (٧) مَالِیٓ اَدْعُوْاکُمْ۔ (٨) اَمْرِیٓ اِلَی اللّٰهِ ٥ع'' میں بھی ہے جو اِلٰی کے ساتھ ہے۔

﴿النحو والعربیة﴾

شعر٣: فَاَطَّلِعَ اِرْفَعْ کا مفعول۔ غَیْرُ حَفْصٍ حال اسکے فاعل سے، اَیْ غَیْرَ قَارِئٍ لِحَفْصٍ۔ قَلْبِ نَوِّنُوْا کا مفعول۔ مِنْ حَمِیْدٍ حال من المفعول اَیْ مُنَزَّلًا مِّنْ اِلٰهٍ حَمِیْدٍ۔ اُدْخُلُوْا مبتداء۔ نَفَرٌ مبتداء ثانی۔ صِلًا صفت اَیْ ذُوْصِلًا عَلَی الْوَصْلِ اس کی خبر ہے، اور جملہ مبتداء اول کی خبر ہے۔ وَاضْمُمْ کَسْرَهٗ جملہ فعلیہ۔ یَتَذَکَّرُوْنَ کَهْفُ مبتداء وخبر۔ سَمَا صفت الخبر اَیْ قِرَاءَةُ کَهْفٍ شَامِیٌّ۔ مُضَا فَاتُهَا مفعول، اِحْفَظْ۔ اَلْعُلَا صفت۔ ذَرُوْنِیٓ اور اسکے بعد کے کلمات منصوب ہیں، مضافاتھا سے بدل کی بناء پر۔ یا مرفوع ہیں خبر ہونے کی بناء پر مبتداء محذوف کی اَیْ هِیَ ذَرُوْنِیٓ۔

توضیح: (١) فَاَطَّلِعَ رفع اَبْلُغُ پر معطوف ہونے کی وجہ سے ہے اور نصب اس لئے کہ فاء تَرَجِّیْ کے جواب میں ہے، اور اس کے بعد اَنْ مقدر ہے۔

(٢) قَلْبٍ کی تنوین مضاف نہ ہونے کی بناء پر ہے اور مُتَکَبِّرٍ قَلْبٍ کی صفت ہے، اور تنوین کے حذف پر تقدیر عَلٰی کُلِّ قَلْبِ شَخْصٍ مُتَکَبِّرٍ ہے۔

(٣) اُدْخُلُوْا ہمزہ وصلی سے دَخَلَ کا امر ہے، اَیْ اُدْخُلُوْا یا اٰلَ فِرْعَوْنَ یعنی اے آل فرعون دوزخ میں داخل ہوجاؤ، اور اَدْخِلُوْا ہمزہ قطعی سے اَدْخَلَ کا امر ہے یعنی فرشتوں کو حکم ہوگا کہ آل فرعون کو دوزخ میں ڈال دو۔

(٤) یَتَذَکَّرُوْنَ غیب کی صورت میں ضمیر ان کفار کیلئے ہے جو اَنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ میں مذکور ہیں، اور خطاب التفات کے طور پر ہے۔ (٥) وَصْلُ سے ہمزہ وصلی مراد ہے اور ابتداء واعادہ میں عام اصول پر ناظمؒ نے اکتفا کیا ہے۔

جدول یاءات اضافت (سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	فتحہ	سکون
١	ذَرُوْنِیٓ اَقْتُلْ	٣	مکی	حرمی، شامی، کوفی

۲	اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ	۶	″	″ ″ ″
۳	اِنِّيْ اَخَافُ	۳	سما	شامی، کوفی
۴	اِنِّيْ اَخَافُ	۴	″	″ ″
۵	اِنِّيْ اَخَافُ	″	″	″ ″
۶	لَعَلِّيْ اَبْلُغُ	۴	سما، شامی	کوفی
۷	مَالِيْ اَدْعُوْكُمْ	۵	سما، ہشام	ابن ذکوان، کوفی
۸	اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ	۵	مدنی، بصری	مکی، شامی، کوفی

یاءات زوائد: (سورۃ مؤمن) زائدہ تین ہیں ﴿۱﴾ اَلتَّلَاقِ یْ۔ ﴿۲﴾ اَلتَّنَادِ یْ ۔ قالون بخلاف، اور ورش و مکی کا اثبات یاء ہے۔ ﴿۳﴾ اِتَّبِعُوْنِيْ میں قالون، بصری، مکی کیلئے اثبات باقین کیلئے حذف ہے۔

ادغام کبیر: (سورۃ مؤمن) اس سورت میں ادغام کبیر تیس ۳۰ ہیں۔ مثلین پندرہ ۱۵۔ متقاربین پندرہ ۱۵!

ادغام صغیر مختلف فیہ: سات ۷ ہیں۔

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ الْمُؤْمِن)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قراء	اظہار والے قراء
۱	فَاَخَذْتُهُمْ	۱	ماسوا مکی و حفص	مکی و حفص
۲	فَاغْفِرْ لِّلَّذِيْنَ	″	بصری بخلف عن الدوری	ماسوا بصری
۳	اِذْتُدْعَوْنَ	۲	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان عاصم
۴	اِنِّيْ عُذْتُّ	۳	بصری، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن عامر، عاصم
۵	وَقَدْ جَآءَكُمْ	۴	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم
۶	لَقَدْ جَآءَكُمْ	″	″ ″ ″ ″	″ ″ ″
۷	وَاسْتَغْفِرْ لِّذَنْبِكَ	۶	بصری بخلف عن الدوری	ماسوا بصری

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الْمُؤْمِن)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	ذِی الطَّوْلِ لَآ	۱
۲	بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا	،
۳	وَيُنَزِّلُ لَكُمْ	۲
۴	اِنَّ اللّٰهَ هُوَ	،
۵	وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا	۴
۶	وَيٰقَوْمِ مَالِيْ	۵
۷	اَقُوْلُ لَكُمْ	،
۸	اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا	۶
۹	اِنَّهٗ هُوَ	،
۱۰	جَعَلَ لَكُمْ	۷
۱۱	لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا	،
۱۲	جَعَلَ لَكُمْ	،
۱۳	يَقُوْلُ لَهٗ	،
۱۴	ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ	۸
۱۵	جَعَلَ لَكُمْ	۹

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ الْمُؤْمِن)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ	۲
۲	وَقَالَ رَّجُلٌ	۴

۳	يُرِيدُ ظُلْمًا	؍
۴	إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ	؍
۵	زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ	؍
۶	الْغَفَّارُ لَا	۵
۷	قَدْ حَكَمَ بَيْنَ	؍
۸	فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ	؍
۹	لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ	؍
۱۱	الْبَصِيرُ ـ لَخَلْقُ	۶
۱۲	وَقَالَ رَبُّكُمُ	؍
۱۳	خَالِقُ كُلِّ	۷
۱۴	وَرَزَقَكُمْ	؍
۱۵	مِنَ الطَّيِّبٰتِ ذٰلِكُمُ	؍
۱۶	خَلَقَكُمْ	؍

المرسوم: (سورۃ مؤمن) لَدَی اکثر مصاحف میں بالیاء ہے، اَلنَّجٰوۃِ کا الف بصورت واؤ ہے، اور اَلضُّعَفٰٓؤُا اور دُعٰٓؤُا کا ہمزہ متطرفہ بعد از الف بصورت واؤ مرسوم ہے، اور اس کے بعد الف زائدہ ہے۔

سُوْرَۃُ فُصِّلَتْ

یہ سورت مکی ہے اس کی کوفی آیات چون ۵۴، اور حجازی ترپن ۵۳، اور بصری وشامی باون ۵۲ میں تو اتفاق ہے، البتہ دو ۲ میں اختلاف ہے۔ (۱) حٰمٓ پر کوفی آیت ہے۔ (۲) عَادٍ وَّثَمُوْدَ پر حجازی وکوفی آیت ہے۔

فواصل: اس کے مُنْذِبٌ صَطَ ضَظ کے آٹھ حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَخَسِرَ سے اَلرَّحِيْم تک وجوہ صحیحہ ایک سو چھ ۱۰۶ ہیں۔ قالون مع مکی وحفص بائیس ۲۲، ابوبکر مع کسائی بائیس ۲۲، بصری دس ۱۰، ہشام دس ۱۰، ابن ذکوان مع حمزہ دس ۱۰، ورش بتیس ۳۲، بسم اللہ پر بائیس ۲۲ ترک پر دس ۱۰۔

(۱۰۱۵) وَاِسْكَانُ نَحْسَاتٍ بِهِ كَسْرُهُ ذَكَا ۱ وَقَوْلُ مُمِيْلِ السِّيْنِ لِلَّيْثِ اُخْمِلَا

ترجمہ: اور (شامی وکوفی کیلئے) نَحِسَاتٍ کے اسکان کی جگہ کسرہ مشہور ہے (ان کے لئے یعنی نَحِسَاتٍ حاء کے کسرہ سے باقی کیلئے نَحْسَاتٍ حاء کے سکون سے) اور لیث (ابوالحارث) کیلئے سین کو امالہ سے پڑھنے والے کا قول ترک کر دیا گیا ہے (امالہ نہ تو نظم وتیسیر کے طریق سے اور نہ ہی نشر کے طریق سے صحیح ہے، اس لئے ترک اولیٰ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اُخْمِلَ ای مَتْرُوْكُ الذّكر۔ اِسْكَانُ نَحِسَاتٍ مرکب اضافی مبتداء۔ كَسْرُهٗ مبتداء ثانی۔ ذَكَا خبر۔ بِهٖ ظرف ذَكَا۔ اور جملہ مبتداء اول کی خبر۔ وَقَوْلُ مُمِيْلِ مرکب اضافی مبتداء۔ لِلَّيْثِ متعلق بِمُمِيْلِ۔ اَجْمُلَا خبر۔

توضیح: نَحِسَاتٍ فَتَحَ سے ہے، مصدر نَحْسٌ، منحوس۔ سَعْدٌ کی ضد ہے۔ حَاء کا کسرہ اصل ہے تخفیف کی وجہ سے حاء کو ساکن کیا گیا ہے۔

(۱۰۱۶) وَنَحْشُرُ يَاءٌ ضُمَّ مَعْ فَتْحِ ضَمِّهٖ ۲ وَاَعْدَاءُ خُذْ وَالْجَمْعُ (عَمَّ) عُقِّلَا

ترجمہ: اور نَحْشُرُ (اَعْدَآءَ اللّٰهِ ع۳) یاء والا ہے، جو ضمہ دی گئی ہے، مع ضمہ شین کے بجائے فتحہ کے (نافع کے سوا باقی چھ کیلئے) اور تو اَعْدَآءُ اللّٰهِ (کے ہمزہ) کو رفع کے ساتھ لے لے، (یعنی يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اور نافع کیلئے نَحْشُرُ اَعْدَاءَ اللّٰهِ) اور (مدنی شامی حفص کیلئے) مِنْ ثَمَرَاتٍ ع۶ میں جمع عام ہوگئی ہے، حالانکہ یہ دیت کے بڑے ٹیلہ کی طرح ہے (باقی کیلئے واحد سے ثَمَرَةٍ ہے)۔

اَلْجُزْءُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ (۲۵)

(۱۰۱۷) لَدٰی ثَمَرٰتٍ ثُمَّ یَا شُرَکَاءِیَ الْـ ۳ مُضَافُ وَیَا رَبِّیْ بِهِ الْخُلْفُ بُجِّلَا

ترجمہ: (لَدٰی ثَمَرٰتٍ شعر گذشتہ سے متعلق ہے) پھر (۱) شُرَکَآءِیْ قَالُوْا ۶ ع'' کی یاء مضاف ہے۔ (۲) اور اِلٰی رَبِّیْ اِنَّ ۶ ع'' جو ہے اس کے فتحہ اور سکون میں (قالون کا) خلاف عزت والا بنا دیا گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر۱: وَنَحْشُرُ یاء مبتداء وخبر، اَیْ ذُوْیَاءٍ۔ ضُمَّ صفت ہے، خبر کی۔ ضَمَّهٗ کی ھا راجع اِلٰی نَحْشُرُ۔ اَعْدَآءَ خُذْ کا مفعول ہے۔ وَالْجَمْعُ عَمَّ مبتداء وخبر۔ عَقَنْقَلَا حال۔ بمعنی ریت کا پہاڑ یا وسیع وادی۔

شعر۲: لَدٰی عَمَّ کا ظرف۔ ثُمَّ عاطفہ۔ یَاءُ شُرَکَاءِیْ مرکب اضافی مبتداء۔ اَلْمُضَافُ خبر۔ وَیَا رَبِّیْ مبتداء۔ اَلْخُلْفُ مبتداء ثانی۔ بُجِّلَا اسکی خبر۔ جملہ خبر مبتداء اول۔

توضیح: (۱) یُحْشَرُ مجہول اَعْدَآءُ اللّٰهِ کا رفع نائب فاعل ہے، اور یُوْزَعُوْنَ کی رعایت پیش نظر ہے، اور نَحْشُرُ جمع متکلم معروف سے باعظمت متکلم کی طرف اسناد ہے، اور اَعْدَآءَ کا نصب مفعول بہ ہونے کے سبب ہے اور اس میں فَاَرْسَلْنَا اور نَجَّیْنَا کے صیغوں کی رعایت ہے۔

(۲) ثَمَرَاتٍ توحید سے مراد جنس اور جمع پھلوں کی بہت سی اقسام کے پیش نظر ہے۔

نوٹ: (۱) قالون کیلئے رَبِّیْ اِنَّ کا اختلاف فتحہ وسکون ہی میں ہے دانی'' غیر تیسیر میں لکھتے ہیں کہ مجھے فارس بن احمد نے قالون کیلئے فتحہ اور سکون دونوں وجوہ پڑھائی ہیں۔

(۲) اَرِنَا ، اَلَّذَیْنِ ، یَلْحِدُوْنَ ، ءَاَعْجَمِیٌّ بقرہ ۱۴۱ و ۳۲۔ نساء ۷۔ اور اعراف ۲۸ ۲۹ اور باب الھمز تین مِنْ کَلِمَةٍ ۳ میں بیان ہو چکے ہیں۔

جدول یاءات اضافت (سُوْرَةُ فُصِّلَتْ)

نمبر شمار	یاءات اضافت	رکوع	فتحہ	سکون
۱۰	شُرَکَآءِیْ قَالُوْا	۶	مکی	عم، بصری، کوفی
۲	رَبِّیْ اِنَّ	۰	ورش، بصری، قالون	مکی، شامی، کوفی، قالون وجہ ثانی

ادغام کبیر: ادغام کبیر سولہ ۱۶ ہیں۔ آٹھ ۸ مثلین اور آٹھ ۸ متقاربین۔ ادغام صغیر مختلف فیہ: ادغام صغیر صرف ایک ہے۔

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ فُصِّلَتْ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قراء	اظہار والے قراء
۱	اِذْجَآءَ تْهُمْ	۲	بصری، ہشام	حرمی، ابن ذکوان، کوفیین

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ فُصِّلَتْ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	فَقَالَ لَّهَا	۲
۲	تُوْعَدُوْنَ نَّحْنُ	۴
۳	مَاتَدَّعُوْنَ نُّزُلًا	۰
۴	مِنَ الشَّيْطٰنُ نَّزْغٌ	۵
۵	اِنَّهٗ هُوَ	۰
۶	مَايُقَالُ لَّكَ	۰
۷	قِيْلَ لِّرُّسُلِ	۰
۸	فَاخْتُلِفَ فِّيْهِ	۰

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ فُصِّلَتْ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اَنْطَقَ كُلَّ	۳
۲	وَهُوَ خَلَقَكُمْ	۰
۳	اَلنَّارُلَّهُمْ	۴
۴	دَارَ الْخُلْدُجَّزَآءً	۰
۵	وَالْقَمَرُلَّا	۵
۶	بِالذِّكْرِ لَّمَّا	۰

۷	مِنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ	٦
۸	حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ	۰

المرسوم: (سورۃ فصلت) فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ میں واؤ کے بعد الف جمع مرسوم ہے۔

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى وَالزُّخْرُفِ وَالدُّخَانِ

سورۃ شوریٰ مکی ہے، مگر چار آیات ذٰلِكَ الَّذِيْ سے عَذَابٌ شَدِيْدٌ تک مدنی ہیں، اس کی کوفی آیات ترپن ۵۳ ہیں، اور حمصی اکیاون ۵۱، اور حجازی و دمشقی پچاس ۵۰، اور بصری کیلئے ایک قول پر انچاس ۴۹ اور دوسرے قول پر پچاس ۵۰ ہیں، انچاس ۴۹ میں تو اتفاق ہے اور چار میں اختلاف ہے۔ (۱) حٰمٓ ۔ (۲) عٓسٓقٓ پر کوفی اور (۳) كَالْاَعْلَامِ پر حمصی و کوفی آیت ہے۔ (۴) اور بقول ایوبؒ بعض اہل بصرہ نے وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ (اول) پر آیت روایت نہیں کی، ان کے نزدیک تعداد انچاس ۴۹ ہو جائیگی۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: اَلَآ اِنَّهٗ سے اَلْحَكِيْمُ تک وجوہ صحیحہ ایک ہزار سات سو چھپن ۱۷۵۶ ہیں قالون تین سو چھتیس ۳۳۶، مکی ایک سو اڑسٹھ ۱۶۸، بصری چونسٹھ ۶۴، دوری چونسٹھ ۶۴، ورش چار سو چونسٹھ ۴۶۴، بسم اللہ پر تین سو چھتیس ۳۳۶، ترک پر ایک سو اٹھائیس ۱۲۸، حمزہ چودہ ۱۴، خلاد چودہ ۱۴، ہشام چونسٹھ ۶۴، ابن ذکوان چونسٹھ ۶۴، کسائی ابو بکر اور حفص ایک سو اڑسٹھ ۱۶۸، ایک سو اڑسٹھ ۱۶۸۔ سورۃ زخرف: مکی ہے، لیکن منار الہدیٰ کے قول پر ایک آیت وَاسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا اور حسینی کے قول پر وَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ مدنی ہے، اس کی کل آیات شامی اٹھاسی ۸۸ ہیں۔ اور باقی پانچ شماروں میں نواسی ۸۹ ہیں۔ اٹھاسی ۸۸ میں تو اتفاق ہے، دو ۲ میں اختلاف ہے۔ (۱) حٰمٓ پر کوفی آیت ہے۔ (۲) هُوَ مَهِيْنٌ پر حجازی و بصری آیت ہے۔

فواصل: نَمْلَ کے تین حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: اَلَآ اِلَى اللّٰهِ سے اَلْمُبِيْنِ تک وجوہ صحیحہ ایک سو بتیس ۱۳۲ ہیں، قالون مع مکی ایک سو آٹھ ۱۰۸۔ بصری، دوری بیس ۲۰، بیس ۲۰۔ ورش چوہتر ۷۴، بسم اللہ پر چون ۵۴، ترک پر بیس ۲۰ حمزہ و خلاد چار ۴ چار ۴۔ ہشام وابن ذکوان بیس ۲۰ بیس ۲۰ کسائی اور حفص چودہ ۱۴، چودہ ۱۴۔

سورۃ دخان: مکی ہے اس کی کل آیات کوفی انسٹھ ۵۹۔ بصری ستاون ۵۷۔ اور حجازی و شامی شماروں میں چھپن ہیں،

پچپن ۵۵ میں اتفاق ہے اور چار میں اختلاف۔

(۱) حٰمٓ ۔ (۲) لَيَقُوْلُوْنَ پر کوفی۔ (۳) اَلزَّقُّوْم پر مدنی اول، دمشقی، بصری، اور کوفی۔ (۴) فِى الْبُطُوْنِ پر مدنی اخیر، مکی، حمصی اور عراقی آیت ہے۔ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ سے اَلْمُبِيْنِ تک وجوہ صحیحہ ایک سو بتیس ۱۳۲ ہیں، قالون بائیس ۲۲ ۔ ورش بتیس ۳۲ ، بسم اللہ پر بائیس ۲۲ ، ترک پر دس ۱۰ ۔ ہشام وابن ذکوان، دس ۱۰ دس ۱۰ ۔ مکی مع حفص بائیس ۲۲ ۔ ابوبکر مع کسائی بائیس ۲۲ ۔ بصری دس ۱۰ ۔ حمزہ چار ۴ ، فواصل نَمْ کے دو حروف ہیں۔

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى

(۱۰۱۸) وَيُوْحٰى بِفَتْحِ الْحَاءِ دَانَ وَيَفْعَلُوْا ا نَ غَيْرُ (صِحَابٍ) يَعْلَمَ ارْفَعْ كَمَا اعْتَلَا

ترجمہ: اور (مکی کیلئے كَذٰلِكَ) يُوْحٰى ا ع'' حاء کے فتحہ والف کے ساتھ ہے یہ قریب ہو گیا ہے (باقی کا يُوْحِىْ ہے) اور مَا يَفْعَلُوْنَ ۳ ع'' (اطلاق یا غیب کے ساتھ) صحاب کے سوا کی قراۃ ہے، اور يَعْلَمُ الَّذِيْنَ ۴ ع'' (شامی و مدنی کیلئے میم) کو ایسا رفع دے جیسا یہ بلند ہو گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

يُوْحٰى مبتداء۔ دَانَ خبر۔ بِفَتْحِ الْحَاءِ حال۔ يَفْعَلُوْنَ مبتداء۔ غَيْرُ صِحَابٍ خبر اَىْ قِرَاْةَ غَيْرُ صِحَابٍ ۔ يَعْلَمَ ارْفَعْ کا مفعول۔ كَمَا اعْتَلَا منصوب المحل على الحال۔

توضیح: (۱) يُوْحٰى مجہول کا نائب فاعل اِلَيْكَ اور مصدر اِيْحَاءٌ ہے، اور حاء کے کسرہ سے معروف ہے، اور اِلَيْكَ اسی کے متعلق ہے، اور اَللّٰهُ اس کا فاعل ہے۔ (۲) يَفْعَلُوْنَ غیبت کی صورت میں ضمیر عِبَادِهٖ کیلئے ہے، اور خطاب التفات کی بناء پر ہے۔

(۳) رفع کی قرأت پر وَيَعْلَمُ فعل اور اَلَّذِيْنَ فاعل ہے، یا ضمیر جو لفظ اللہ کیلئے ہے، فاعل ہے، اور يَعْلَمَ کا نصب زمخشری اور بعض دوسرے حضرات کے نزدیک مقدر تعلیل پر عطف کے سبب ہے اَىْ لِيَنْتَقِمَ مِنْهُمْ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ ، وَلِنَجْعَلَهٗ ''مریم'' اور لِتُجْزٰى ''جاثیہ'' کی طرح۔ اَلَّذِيْنَ کی قید سے وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ نکل گیا، اس میں اجماعًا رفع ہے۔

(۴) اِعْتَلَا میں ہمزہ وصلی کو رمز بنانا، اور عَمَّ کے دونوں مرموزین کو جو جدا لانا وزن کے سبب ہے۔

نوٹ: حٰمٓ کا امالہ يَكَادُ ، يَنْفَطِرْنَ ، يَبَشِّرُ ، يُنَزِّلُ الْغَيْثَ ، اَلرِّيْحَ ان چھیوں کو تیسیر میں یہاں اور نظم میں یونس ۳ ، ''۴''۔ مریم ۹، ۱۰''۔ آل عمران ۱۰، ۱۱''۔ اور بقرہ ۲۶، ۲۸ میں بیان کیا ہے۔

(۱۰۱۹) بِمَا كَسَبَتْ لَا فَاءَ (عَمَّ) كَبِيرَ فِي ۲ كَبَائِرَ فِيهَا ثُمَّ فِي النَّجْمِ شَمْلَلَا

ترجمہ: (مدنی وشامی کیلئے مُصِيبَةٍ) بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ میں فاء نہیں ہے، یہ عام ہوگیا ہے، (باقی کیلئے فَبِمَا كَسَبَتْ ہے)۔ كَبِيْرَ الْإِثْمِ کی جگہ (حمزہ کسائی کیلئے) كَبِيْرَ الْإِثْمِ ہے، اس شوریٰ ۴ع'' میں۔ اور نجم ۲ع'' میں بھی اس نے (ہم تک پہنچنے میں) جلدی کی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

بِمَا كَسَبَتْ مبتداء۔ عَمَّ خبر۔ لَا فَاءَ اَیْ فِيهِ حال۔ كَبِيرٌ مبتداء۔ شَمْلَلَا خبر۔ فِيْ كَبَائِرَ ظرف۔ شَمْلَلَا اَیْ اَسْرَعَ فِيْ مَوْضِعِ كَبَائِرِ۔ فِيهَا حال اَیْ كَائِنًا فِيهَا ۔ ھاء سورۃ کیلئے ہے ثُمَّ فِي النَّجْمِ معطوف ھاء پر۔

توضیح: (۱) فاء کے بغیر کی وجہ یہ ہے، کہ یہاں جزاء مضارع مثبت ہے، اس لئے کہ تقدیر یہ ہے يَقَعُ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ ایسی صورت میں فاء کا لانا اور نہ لانا دونوں درست ہیں۔

(۲) كَبَائِرَ جمع کبیرہ گناہوں کی بہت سی قسموں کے اعتبار سے ہے، اَنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ ''نساء'' تمام کبیرہ سے بچنے پر صغیرہ کی معافی کا وعدہ فرمایا ہے، اور واحد سے جنس مراد ہے، یا كَبِيرٍ عَظِيمٍ کے معنی میں ہے، ابن عباس ﷺ کی تفسیر پر اس سے شرک مراد ہے ابوعبید کی رائے پر جمع مختار ہے دونوں قرائتیں رسم صریح کے موافق ہیں، اور فَبِمَا كَسَبَتْ فاء کے ساتھ عراقی اور مکی مصاحف کی رسم ہے، اور شامی مدنی میں فاء کے بغیر مرسوم ہے۔

(۱۰۲۰) وَيُرْسِلَ فَارْفَعْ مَعْ فَيُوحِيَ مُسَكِّنًا ۳ اَتَانَا وَاَنْ كُنْتُمْ بِكَسْرٍ شَذَا الْعُلَا

ترجمہ: اور تو اَوْ يُرْسِلَ کے لام کو (مدنی کیلئے ایسا) رفع دے جو فَيُوحِيَ (کے رفع یاء) سمیت ہے اس حالت میں کہ تو یاء ساکن کرنے والا ہو، یہ نقلاً ہم تک پہنچا ہے (یعنی نافع کیلئے اَوْ يُرْسِلُ رَسُوْلًا فَيُوْحِيْ ہے، لام اور یاء کے رفع سے، اور یاء کا رفع سکون سے ہے) اور اَنْ كُنْتُمْ 'زخرف'' (حمزہ کسائی اور مدنی کیلئے ہمزہ کے) ایسے کسرہ کے ساتھ ہے جو بلند خوشبو والا ہے (یعنی اِنْ كُنْتُمْ اور باقی کیلئے اَنْ كُنْتُمْ ہمزہ کے فتحہ سے)۔

﴿النحو والعربية﴾

يُرْسِلَ فَارْفَعْ کا مفعول ہے۔ فاء زائدہ۔ مُسَكِّنًا فاعل سے حال ہے۔ اَتَانَا جملہ متانفہ۔ وَاَنْ كُنْتُمْ مبتداء ۔ شَذَا الْعُلَا خبر۔ بِكَسْرٍ حال۔

توضیح: یُرْسِلُ اور فَیُوْحِیَ میں رفع یُرْسِلُ ھُوَ مقدر کی خبر ہے، اور فَیُوْحِیُ یُرْسِلُ پر معطوف ہے، اور اس کا رفع تقدیری ہے جو یاء کے سکون سے آیا ہے، اور نصب اَنْ یُّکَلِّمَهٗ پر عطف کی وجہ سے ہے جو مصدر وَحْیًا کا عامل ہے اَیْ اَنْ یُّوْحِیَ وَحْیًا اَوْ یُرْسِلَ اور فَیُوْحِیَ کا نصب اسی پر عطف کے سبب ہے۔

یاءزائدہ: اس سورت میں اِنْ کُنْتُمْ ''زخرف اع'' اِنْ شرطیہ ہے، اور اس کی اجزاء مقدر ہے اَیْ اَسْرَفْتُمْ نَتْرُکُکُمْ بِلَا وَحْیٍ وَرَسُوْلٍ اور فتحہ کی تقدیر لِاَنْ کُنْتُمْ ہے، اَنْ مصدریہ اور لام تعلیلیہ یعنی کیا ہم تمہارے حد سے گذر جانے والا ہونے کے سبب تم سے نصیحت کو روک لیں۔ صرف ایک یاءزائدہ، اَلْجَوَارِیْ ہے، سما کیلئے اثبات، باقین کیلئے حذف ہے

ادغام کبیر: ادغام کبیر گیارہ ہیں، مثلین کے نو۹ ، متقاربین ۲۔ جدول سورۃ دخان کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

سُوْرَۃُ الزُّخْرُفِ

(۱۰۲۱) وَیَنْشَؤُ فِیْ ضَمٍّ وَّ ثِقْلٍ صِحَابُهٗ ۞ عِبَادُ بِرَفْعِ الدَّالِ فِیْ عِنْدَ غَلْغَلَا

ترجمہ: اور اَوَمَنْ یَّنْشَؤُا جو ہے اس کے اصحاب یاء کے ضمہ اور نون کے فتحہ اور شین کی تشدید میں ہیں (یعنی یُنَشَّؤُا حمزہ کسائی حفص کیلئے ہے) عِبَادُ الرَّحْمٰنِ دال کے رفع کے ساتھ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ میں داخل ہوگیا ہے (غَلْغَلَا داخل ہوا، تَغَلْغَلَ الْمَآءُ فِی النَّبَاتِ پانی بوٹی کے اندر پہنچ گیا، یعنی عِبْدُ کے معنی عِنْدَ کے معنی میں داخل ہوگئے)۔

﴿النحووالعربیۃ﴾

یَنْشَاُ مبتداء۔ صِحَابُهٗ مبتداء ثانی۔ فِیْ ضَمٍّ اس کی خبر۔ اور جملہ خبر مبتداء اول کی اَیْ صِحَابُهٗ رَاغِبُوْنَ فِیْ ضَمٍّ وَتَشْدِیْدٍ۔ عِبَادُ مبتداء۔ غَلْغَلَا خبر۔ فِیْ عِنْدَ اس کا ظرف۔ بِرَفْعِ الدَّالِ معطوف۔

توضیح: (۱) یُنَشَّؤُا نَشَّاَ کا مضارع مجہول ہے، بمعنی یُرَبّٰی ، پرورش، تشدید تعدیہ کیلئے ہے، اور یَنْشَؤُا نَشَاَ لازم سے مضارع معروف ہے، اور یہ یَتَرَبّٰی پرورش پاتا ہے، کے معنی میں ہے۔

(۲) عِبَادَ عَبْدَ کی جمع ہے یہ بَلْ عِبَادٌ انبیاء کی طرح ہے اور عِنْدَ ظرف ہے جو عِنْدَ رَبِّكَ ''اعراف'' وفصلت'' کی طرح ہے اور فرشتوں کی صفات میں قرآن مجید میں عِبْدُ اور عِنْدَ دونوں لفظ آئے ہیں، اور ان کا عِبَادُ اللّٰهِ کے بندے ہونا تو واضح ہے، رہا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہونا، تو اس تقرب سے ان کی عزت بلندی کی طرف اشارہ ہے۔

نوٹ: حٰمٓ کا امالہ ''یونس ۳؎'' ، ''اُمِّ الۡکِتٰبِ'' ''نساء۱۱؎'' ۔ ''مَهۡدًا'' ''طٰهٰ ۳؎'' ۔ ''تُخۡرَجُوۡنَ'' ''اعراف ۲؎'' اور جُزۡءًا ''بقرة ۸۰؎'' میں بیان ہوئے ہیں۔

(۱۰۲۲) وَسَكِّنْ وَزِدْهُ هَمْزًا كَوَاوٍ ءَ اُشْهِدُوْا ٥ اَمِيْنًا وَّفِيْهِ الْمَدُّ بِالْخُلْفِ بَلَّلَا

ترجمہ: تو (مدنی کیلئے) ءَ اُشۡهِدُوۡا میں (شین کو) ساکن کر، اور ضمہ والا ہمزہ زیادہ کر، جو واؤ کی طرح ہے، (تسہیل کا الواو مراد ہے) حالانکہ تو امانت دار ہے، اور اس میں قالون کیلئے مد یعنی ادخال بالخلف ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَؤُاشۡهِدُوۡا سَكِّنْ کا مفعول۔ كَوَاوٍ صفت ھمزہ۔ اَمِيْنًا سَكِّنْ کے فاعل سے حال ہے۔ فِيۡهِ الۡمَدُّ بَلَّلَا اسمیہ۔ ھا ھمزہ کیلئے ہے۔ بِالۡخُلۡفِ حال ہے۔

توضیح: ءَ اُشۡهِدُوۡا ماضی مجہول پہلا ہمزہ استفہام اور دوسرا افعال کا ہے، ورش دوسرے ہمزہ کی تسہیل بلا ادخال اور قالون کے لئے تسہیل مع ادخال اور تسہیل بلا ادخال ہے۔ نفر اور کوفی کیلئے اَشَهِدُوۡا حفص کی طرح، ہمزہ استفہام ہی کا ہے۔ مگر یہ ثلاثی سے ماضی معروف پر آ رہا ہے، جو ایک مفعول کی طرف متعدی ہے اور یہی اولی ہے کہ ان کا حاضر ہونا حاضر کئے جانے سے عام ہے کہ خود آ گئے ہوں یا کسی کے لانے سے آئے ہوں۔

(۱۰۲۳) وَقُلْ قَلَ عَنْ كُفْؤٍ وَّسُقْفًا بِضَمِّهِ ٦ وَتَحْرِيْكِهِ بِالضَّمِّ ذَكَّرَ اَنْبَلَا

ترجمہ: اور قٰلَ اَوَلَوۡ ۲ ع'' جو ہے (حفص شامی کیلئے) ہم پلہ قاری سے قٰلَ اَوَلَوۡ ہے، اور سَقۡفًا ۳ ع'' (شامی کوفی مدنی کیلئے) اپنے ضمہ سین اور اپنے ضمہ کاف کی حرکت کے ساتھ کامل شخص کو یاد دلاتی ہے (یعنی ان کیلئے سُقُفًا ہے باقی کیلئے سَقۡفًا ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

ذَكَّرَ مِنَ التَّذْكِيْرِ بمعنی افہام۔ اَلۡاَنۡبَلُ اَلنَّبِيۡلِ ، اَلۡوَجِيۡهِ۔ قُلۡ قَالَ مبتداء وخبر۔ اِقۡرَأۡ قَالَ ۔ عَنۡ كُفُوۡ حال۔ سُقُفًا مبتداء۔ ذَكَّرَ خبر۔ اَنۡبَلَا اس کا مفعول اَیۡ اَفۡهَمَ رَجُلًا نَبِيۡلًا یا ذَكَّرَ کے فاعل سے حال ہے۔

توضیح: (۱) قٰلَ ماضی کی ضمیر نَـذِيۡرٍ کیلئے ہے یعنی جو ڈرانے والا ہم نے بھیجا آپ سے پہلے اس نے ان لوگوں سے کہا، اَوَ لَوۡ الخ۔

(۲) سُقُفًا دو ضموں سے سَقۡفًا کی جمع ہے، اور واحد اس جگہ جمع ہی کے معنی میں ہے، دلیل لِبُيُوۡتِهِمۡ ہے جو جمع کے

صیغہ سے آرہا ہے یعنی ایک مکان کیلئے ایک چھت ہے۔

(۱۰۲۴) وَ حُكْمُ (صِحَابٍ) قَصْرُ هَمْزَةِ جَاءَنَا ۷ وَأَسْوِرَةٌ سَكِّنْ وَّ بِالْقَصْرِ عُدِّلَا

ترجمه: اور (بصری اور صحاب کیلئے) اِذَا جَآءَ نَا ۴ ع" کے ہمزہ کا قصر اصحاب کا حکم ہے (باقی کیلئے ایک جَآءَ نَا تثنیہ سے ہے) اور تو (حفص کیلئے اَسْوِرَةٌ ۵ ع" سین کو ساکن کر، اور یہ لفظ الف کے حذف کے ساتھ برابر کر دیا گیا، (باقین کیلئے اَسْوِرَةٌ ہے جمع کثرت سے)۔

﴿النحو والعربية﴾

حُكْمُ صِحَابٍ مبتداء۔ قَصْرُ مرکب اضافی خبر۔ اَسْوِرَةٍ سَكِّنْ کا مفعول ہے۔ وَبِالْقَصْرِ عَدِّلَا کے متعلق ہے جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ہے۔

توضیح: (۱) جَآءَنَا واحد سے ضمیر عاشی ذکر سے اعراض کرنے والے کیلئے ہے اور اس میں مَنْ کے لفظ کی رعایت ہے، اور الف کے اثبات سے تثنیہ ہے ضمیر عاشی اور قَرِيْنٌ (شیطان) دونوں کے لئے ہے، حذف والی صراحۃً اور اثبات والی تقدیراً رسم کے موافق ہے۔

(۲) اَسْوِرَةٌ اور اَسَاوِرَةٌ دونوں جمع ہیں اول جمع قلت ہے، اور اَسَاوِرَةٌ جمع کثرت ہے، یا اَسَاوِرَةٌ سِوَارٌ کی جمع ہے، اور اَسَاوِرَةٌ جمع الجمع ہے۔

(۱۰۲۵) وَفِيْ سَلَفًا ضَمَّا شَرِيْفٍ وَّ صَادُهُ ۸ يَصِدُّوْنَ كَسْرُ الضَّمِّ فِيْ (حَقِّ) نَهْشَلَا

ترجمه: اور سَلَفًا ۵ ع" میں (حمزہ وکسائی کیلئے) شرافت والے قاری کے دو ضمہ ہیں، (یعنی سُلُفًا باقین کے دو فتحہ ہیں) اور يَصِدُّوْنَ کا صاد جو ہے وہ (حمزہ مکی بصری عاصم کیلئے) ضمہ کے بجائے کسرہ والا ہے، یہ (کفار کے اس گروہ کے) حق میں ہے جو (عقل میں) ناقص ہو گیا ہے (یہ دونوں لغت ہیں، وَقِيْلَ الْكَسْرُ مِنَ الصَّدِيْدِ بمعنی الصِّيَاحُ ۔ وَالضَّمُّ مِنَ الصُّدُوْدِ بمعنی الْإِعْرَاضِ۔

﴿النحو والعربية﴾

ضَمَّا شَرِيْفٍ مبتداء۔ فِيْ سَلَفًا خبر۔ صَادُهُ مبتداء۔ يَصِدُّوْنَ اس کی ضمیر سے بدل۔ كَسْرُ الضَّمِّ مبتداء۔ فِيْ حَقِّ نَهْشَلَا جملہ خبر مبتداء اول کی خبر ہے۔

توضیح: (۱) سَلَفًا فتحتین سے اسم جمع ہے یا سَالِفٌ کی جمع ہے یا مصدر ہے جس کا اطلاق جمع پر ہوتا ہے، بمعنی

متقدمین یعنی ہم نے فرعونیوں کو پرانے گذرے ہوئے گروہ بنادیا، اور ضمتین سے سُــلُــفًــا جمع الجمع ہے، اس طرح کہ سُلُفْ سَلِيْفٌ اور وہ سَالِفٌ کی جمع ہے۔ (۲) يَصُدُّوْنَ صَدِيْدٌ سے ہے، نَصَرَ اور ضَرَبَ دونوں سے آتا ہے، ضَــرَبَ سے کسرہ والا شور مچانے اور ضمہ والا نَــصَــرَ سے اعراض کرنے کے معنی میں ہے، اور فراء کے قول پر دونوں لغت ہیں۔

(۱۰۲۶) ءَالِهَةٌ كُــوْفٍ يُــحَــقِّــقُ ثَــانِيًــا ۹ وَقُــلْ اَلِــفًــا لِــلْــكُــلِّ ثَــالِـثًـا اُبْــدِلَا

ترجمہ: ءَ اٰلِهَتُنَا جو ہے اس کے دوسرے ہمزہ کو کوفی تحقیق سے پڑھتے ہیں، اور تو کہہ دے کہ تیسرا ہمزہ سب کے لئے الف سے تبدیل کیا گیا ہے (یعنی اس کی اصل ءَ اَءْ لِهَتُــنَــا تھی تیسرا ہمزہ وجوبی قاعدہ کے تحت الف سے بدلا گیا ہے، اور دوسرے کو ساشامی تسہیل سے، اور کوفی تحقیق سے پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربية﴾

اٰلِهَةٌ مبتداء۔ كُوْفٍ مبتداء ثانی۔ يُحَقِّقُ ثَانِيًا جملہ فعلیہ خبر۔ اور جملہ خبر مبتداء اول۔ اُبْدِلَا قُلْ کا مفعول اور ضمیر جو اٰلِهَةٌ کو راجع ہے فاعل ہے۔ اَلِفًا مفعول۔ دوسرا ثَالِثًا تمیز۔

(۱۰۲۷) وَفِيْ تَشْتَهِيْــهِ تَشْتَهِيْ (حَقُّ) (صُحْبَةٍ) ۱۰ وَفِيْ تُــرْجَــعُــوْنَ الْغَيْــبُ شَــايَعَ دُخَّــلَا

ترجمہ: اور تَشْتَهِي الْاَنْفُسُ میں (حق و صحبہ کیلئے) تَشْتَهِيْ لَاَنْفُسُ ہے، جماعت کا حق ہے، اور تُــرْجَعُوْنَ میں غیب (حمزہ کسائی مکی کیلئے) نے پیروی کی ہے حالانکہ یہ ماقبل کے مناسب ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

تَشْتَهِيْ مبتداء۔ حَقُّ صُحْبَةٍ خبر۔ فِيْ تَشْتَهِيْهِ ظرف۔ اَلْغَيْبُ مبتداء۔ شَايَعَ اس کی خبر۔ دُخَّلًا مفعول - فِيْ يُرْجَعُوْنَ ظرف الفعل۔

توضیح: (۱) تَشْتَهِيْــهِ میں ھاء کے اثبات کی وجہ یہ ہے، کہ تَشْتَهِيْــهِ صلہ ہے، اور ھاء ماموصولہ کا عائد ہے جس میں اصل اثبات ہے، اور حذف اس وجہ سے کہ یہ ھاء مفصول بھی ہے، اور عائد بھی، اور ایسے عائد کا حذف کر دینا بھی جائز ہے نیز یہ ھاء مدنی و شامی مصاحف میں ثابت ہے، اور مکی و عراقی میں محذوف ہے۔

(۲) يُرْجَعُوْنَ کی ضمیر فَذَرْهُمْ الخ، میں مذکر غائبین کیلئے ہے، اور خطاب التفات کی بناء پر ہے۔

(۱۰۲۸) وَفِيْ قِيْلَــهٗ اكْسِــرْ وَاكْسِــرِ الضَّــمَّ بَعْــدُ فِــيْ ۱۱ نَــصِــيْرٍ وَّ خَاطِبْ يَعْلَمُوْنَ كَــمَا انْجَلَا

ترجمه: اور وَقِيلِهِ میں تو (حمزہ وعاصم کیلئے لام کو) کسرہ (یعنی جر) دے اوراس کے بعد هاء کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دے (اور وَقِيلِهِ پڑھ) حالانکہ تو قرأت کا مددگار ہے (سما شامی کسائی کیلئے وَقِيلَهُ ہے) اور فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ کو (تاء خطاب) سے) مخاطب کردے (شامی ونافع کیلئے) جس طرح یہ ظاہر ہوا ہے باقی کیلئے (يَعْلَمُوْنَ غیب کی یاء سے ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

اِكْسِرُ کا مفعول محذوف اَیِ اللَّامَ ۔ وَاكْسِرِ الضَّمَّ بَعْدُ اَیْ بَعْدَ اللَّامِ فِیْ قِيلِهِ ظرف الفعلین۔ فِیْ نَصِيْرٍ حال۔ يَعْلَمُوْنَ خَاطِبَ کا مفعول۔ كَمَا انْجَلَا منصوب علی المفعول المطلق۔

توضیح: (۱) وَقِيلِهِ جر واؤ قسمیہ کی وجہ سے ہے اور جواب قسم اِنَّ هٰؤُلَآءِ ہے، اور زجاج کے قول پر السَّاعَةُ پر معطوف ہے، اوراس سے پہلے عِلْمُ ہے، اَیْ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَعِلْمُ قِيلِهِ ۔ اور نصب کی وجہ یہ ہے کہ یہ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ پر معطوف ہے جو لَا نَسْمَعُ کا مفعول بہ ہے اَیْ لَانَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَقِيلَهُ۔

(۲) فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ میں اخبار خود نبی ﷺ کی طرف ہے، اورغیب فَاصْفَحْ عَنْهُمْ کی مناسبت سے ہے اور قُلْ سَلٰمٌ معترضہ ہے۔

سورۃ زخرف کی یاءات اضافت شعر ۱۲ میں سورۃ دخان کے تحت بیان ہوئی ہیں، جو دو ہیں۔ (۱) مِنْ تَحْتِيَ اَفَلَا ع ۵"۔ (۲) يٰعِبَادِيَ لَا خَوْفٌ ع ۷"۔

جدول یاء ات اضافت (سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	فتحہ	سکون	حذف
۱	مِنْ تَحْتِيَ اَفَلَا	۵	مدنی، بزی، بصری	قنبل، شامی، کوفی	۔
۲	يٰعِبَادِيَ لَا خَوْفٌ	۷	ابوبکر (وصلاً)	ابوبکر (وقفاً)	حفص، مکی، اخوین، حالین

یاءات زوائد: (سورۃ زخرف) یاء زائدہ ایک ہے، وَاتَّبِعُوْنِ یْ بصری کیلئے وصلاً اثبات یاء اور باقین کیلئے حذف ہے۔

سُورَةُ الدُّخَانِ

(۱۰۲۹) بِتَحْتِيَ عِبَادِی الْيَا وَيَغْلِی دَنَا عُـلًا ١٢ وَرَبُّ السَّمٰوٰتِ اخْفِضُوا الرَّفْعَ ثُـمِّلَا

ترجمہ: اورسورۂ زخرف کی یاءاضافت مِنْ تَحْتِیْ اور عِبَادِیْ ہے،اور یَغْلِیْ دخان ۳ع'' (مکی وحفص کیلئے اطلاق یا تذکیر کے ساتھ) بلندیوں میں قریب ہوگیا ہے(باقی کیلئے تَغْلِیْ تاءخطاب ہے)اور رَبُّ السَّمٰوٰتِ ا ع'' کی باء جو ہے تم اس کے رفع کو جر سے بدل دو(کوفی کیلئے) اس حالت میں کہ تم درست توجیہ کرنے والے ہو۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْيَاءُ مبتداء۔ بِتَحْتِيَ خبر اَیْ فِیْ تَحْتِیْ عِبَادِیْ معطوف بحذف العاطف۔ يَغْلِیْ دَنَا مبتداء و خبر۔ عَلَا تمیز یا حال۔ رَبُّ السَّمٰوٰتِ منصوب بفعل۔ يُفَسِّرُ مَا بَعْدَہٗ اَیْ لَا بِسُوْا رَبَّ السَّمٰوٰتِ۔ اِخْفِضُوْا رَفْعَهٗ۔ ثُمِّلَا حال۔ اِخْفِضُوْا کے فاعل سے۔

توضیح: (۱) يَغْلِیْ تذکیر کی ضمیر طَعَامُ اور تانیث کی صورت میں شَجَرَۃَ کے لئے ہے اَیْ لَا تَغْلِیْ ثَمَرَۃُ الشَّجَرَۃِ یعنی وہ کھانا، یازقوم کا پھل پیٹ میں کھولتے ہوئے پانی کی طرح جوش مارے گا، اَللّٰهُمَّ يَا غَفَّارُ اَجِرْنَا بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ مِنَ النَّارِوَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ۔

(۲) رَبِّ کا جر مِنْ رَّبِّكَ سے بدل ہونے کی بناء پر ہے یا اسی کی صفت ہے اور رفع اَلسَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ سے بدل الکل یا صفت ہونے کی وجہ سے ہے۔

(۱۰۳۰) وَضَمَّ اعْتِلُوْهُ اكْسِرْ غِـنًى اِنَّكَ افْتَحُوْا ١٣ رَبِيْعًا وَّ قُلْ اِنِّیْ وَلِیْ الْيَاءُ حُمِّلَا

ترجمہ: اورتو (بصری اورکوفی کیلئے) فَاعْتُلُوْهُ (تاء) کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دے حالانکہ تو (شبہات سے) بے نیازی والا ہے (حرمی وشامی کیلئے تاء کا ضمہ ہے) تم ذُقْ اِنَّكَ کے ہمزہ کو (کسائی کیلئے فتحہ دو جو فصل ربیع کی طرح ہے (باقی کیلئے کسرہ ہے)۔اورتو کہہ دے کہ (۱) اِنِّیْ اٰتِيْكُمْ۔ (۲) لِیَ فَاعْتَزِلُوْنِی اع جو ہیں، ان میں اضافت کی یاء نقل کی گئی ہے۔(۱) عَتَلَ ضَرَبَ وَنَصَرَ دونوں سے آتا ہے، یعنی اے فرشتوں اس گناہ گار کو سختی سے پکڑ کر دوزخ کے بیچ تک کھینچتے ہوئے لے جاؤ۔ (۲) اِنَّكَ فتحہ کی تقدیر بِاَنَّكَ یا لِاَنَّكَ ذُقْ کی علت وسبب ہے اور کسرہ استیناف کے سبب ہے یا قُوْلُوْا لَهٗ مقدر کا مقولہ ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

وَضُمَّ اِكْسِرْ کامفعول ہے۔ غِنًى حال اَیْ ذَا غِنًا۔ اِنَّكَ اِفْتَحُوْا کامفعول۔ رَبِيْعًا حال اَیْ ذَارَبِيْعٍ یعنی نہرصغیر۔ اِنِّیْ مبتداء۔ وَلِیَ معطوف۔ حُمِّلَا خبر۔ تثنیہ کی ضمیر دونوں الفاظ کیلئے ہے، اور اَلْيَاءُ کانصب مفعول ثانی ہونے کی بناء پر ہے۔

نوٹ : فِیْ مَقَامٍ تیسیر میں یہاں اور نظم میں "روم ۱۳" میں بیان ہوا ہے۔

جدول یاءات اضافت (سُوْرَةُ الدُّخَانِ)

نمبرشار	کلمات	رکوع	فتحہ	سکون
۱	اِنِّیْ اٰتِیْکُمْ	۱	سما	شامی،کوفی
۲	لِیْ فَاعْتَزِلُوْنِیْ	۱	ورش	قالون،نفر،کوفی

یاءات زوائد: سورۃ دخان میں یاءزائدہ دو ہیں (۱) تَرْجُمُوْنِ یْ۔ (۲) فَاعْتَزِلُوْنِ یْ ورش کیلئے اثبات یاء، باقین کیلئے حذف ہے۔

ادغام کبیر: (سورۃ دخان) صغیر مختلف فیہ (زخرف، دخان) سورۃ زخرف میں ادغام کبیر بارہ ہیں، مثلین آٹھ ۸۔ متقاربین چار ۴۔ اور صغیر تین ۳ ہیں۔ اور سورۃ دخان میں ادغام کبیر چار ۴ ہیں۔ تین مثلین اور ایک متقاربین، اور صغیر دو ۲ ہیں۔

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الشُّوْرٰی)

نمبرشار	کلمات	رکوع
۱	اِنَّ اللّٰهَ هُوَ	۱
۲	فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِیُّ	"
۳	جَعَلَ لَکُمْ	۲
۴	الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ	"
۵	اَلْفَصْلُ لَقُضِیَ	۳

۶	وَهُوَ وَاقِعٌ	"
۷	وَيَعْلَمَ مَايَفْعَلُوْنَ	"
۸	وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ	"
۹	اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ	۵

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُالشُّوْرٰی)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ لَهٗ	۲
۲	يُرْسِلَ رَسُوْلًا	۵

المرسوم: (سورۃ شوریٰ) وَيَمْحُ اللّٰهُ بحذف واؤ بِكَلِمٰتِهٖ بحذف الف شُرَكٰٓؤُا جَزٰٓؤُا ہمزہ بشکل واؤ، و بعدۂ الف زائدہ، اور مِنْ وَّرَآئِيْ ہمزہ بصورت یاء مرسوم ہے۔

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قرأ	اظہار والے قرأ
۱	قَدْجِئْتُكُمْ	۶	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم
۲	اُوْرِثْتُمُوْهَا	۷	" " " "	" " "
۳	لَقَدْ جِئْتُكُمْ	"	" " " "	" " "

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	اَلَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ	۱
۲	مِهْدًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ	"
۳	وَالْاَنْعَامِ مَا	"

۴	اَلرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ	۴
۵	مَرْيَمَ مَثَلًا	۶
۶	اِنَّ اللّٰهَ هُوَ	٠
۷	فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا	٠

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	سَخَّرَ لَنَا	۱
۲	رَسُوْلُ رَبِّ	۵
۳	وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ	۶
۴	رَبُّكَ قَالَ	۷

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ الدُّخَانِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قرأ	اظہار والے قرأ
۱	قَدْ جَآءَهُمْ	۱	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان عاصم
۲	عُذْتُّ	٠	بصری، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن عامر عاصم

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الدُّخَانِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اِنَّهٗ هُوَ	۱
۲	اَلْبَحْرَ رَهْوًا	٠
۳	اِنَّهٗ هُوَ	۲

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ الدُّخَان)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	يُفْرَقُ كُلُّ	۱

المرسوم: (زخرف، دخان) شروع سورۃ زخرف میں قُرْاٰنًا بحذف الف۔ يَنْشَؤُا ہمزہ متطرفہ بعد ازفتحہ باتباع اکثر مصاحف بصورت واؤ اور اس کے بعد الف زائد مرسوم ہے۔

سُوْرَةُ الشَّرِيْعَةِ وَالْاَحْقَافِ

سورۃ شریعۃ (جاثیہ) مکی ہے، اور بعض کے قول پر آیت چودہ ۱۴ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مدنی ہے، اس کی کل آیات کوفی سینتیس ۳۷۔ اور باقی شماروں میں چھتیس ۳۶ ہیں، صرف ایک آیت حٰمٓ میں اختلاف ہے کہ کوفی نے اس کو آیت شمار کیا ہے، اور باقی نے تین نہیں کیا۔ اس کے فواصل نم کے دو حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: فَارْتَقِبْ سے اَلْحَكِيْمُ تک وجوہ صحیحہ ایک سو بتیس ۱۳۲ ہیں، قالون مع مکی و حفص چوالیس ۴۴، ابو بکر مع کسائی بائیس، بصری، ہشام، اور ابن ذکوان مع حمزہ دس ۱۰، دس ۱۰۔ ورش بتیس ۳۲، بسم اللہ پر بائیس ۲۲، ترک پر دس ۱۰۔ خلف چار ۴۔

سُوْرَةُ الْاَحْقَاف: یہ مکی ہے، لیکن آیت ۱۰ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اور آیت ۱۵ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ اور آیت ۲۵ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ مدنی ہیں، اور اتحاف و منار الہدیٰ میں فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ کو بھی مدنی بتایا ہے۔ انہوں نے حٰمٓ کو آیت شمار نہیں کیا، اس کے فواصل نمر کے تین حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَهُوَ الْعَزِيْزُ سے اَلْحَكِيْمُ تک وجوہ صحیحہ تین سو پچاس ہیں، قالون و کسائی چون ۵۴، چون ۵۴۔ بصری بیس ۲۰۔ ورش چوہتر ۷۴، بسم اللہ پر چون ۵۴، ترک پر بیس ۲۰۔ مکی مع حفص چون ۵۴۔ ابو بکر چون ۵۴۔ ہشام، ابن ذکوان مع حمزہ ۲۰ ہیں۔

سُوْرَةُ الشَّرِيْعَةِ

(۱۰۳۱) مَعًا رَفْعُ اٰيٰتٍ عَلٰى كَسْرِهٖ شَفَا وَاِنَّ وَفِيْ اَضْمِرْ بِتَوْكِيْدِ نِ اَوَّلَا

ترجمہ: اور (حمزہ و کسائی کیلئے) اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ اور اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ آیت ۴، ۵ کا رفع جو دو جگہ

ہے اس نے اپنے کسرہ کے ساتھ شفاء دی ہے، (پس سما، شامی، عاصم اٰیٰتٌ رفع سے اور حمزہ کسائی اٰیٰتٍ کسرہ سے پڑھتے ہیں) اور تو (اس نصبی کسرہ کہ توجیہ کیلئے) اِنَّ اور فِیْ کو مقدر مان لے، (اور دوسری توجیہ یہ ہے، کہ) اٰیٰتٍ تاکید سے تفسیر کیا گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

رَفْعُ اٰیَاتٍ الخ، اسمیہ خبریہ ہے۔ مَعًا حال اَیْ فِی الْمَوْضِعَیْنِ۔ وَاَنْ اَضْمِرْ کا مفعول ہے۔ وَفِیْ معطوف۔ بِتَوْکِیْدٍ متعلق اُوّلًا الْمَبْنِیُّ لِلْمَفْعُوْلِ۔

توضیح: اٰیٰتٍ کے نصبی کسرہ کی ایک توجیہ یہ ہے، کہ اَنَّ اور فِیْ مقدر کی بناء پر ہے مقصد یہ ہے، کہ وَفِیْ خَلْقِکُمْ آیت ۴ میں واؤ عاطفہ اِنَّ کا اور وَاخْتِلَا فِ الَّیْلِ آیت ۵ میں اِنَّ اور فِیْ دونوں کا قائم مقام ہے، اور تیسری آیت میں خَلْقِ کا جر فِیْ مذکور کی اور اٰیٰتٍ کا نصبی کسرہ اِنَّ مقدر کی بناء پر ہے، اور چوتھی آیت میں اختلاف کی فا کو فی مقدر جر دے رہا ہے، اور اَنَّ مقدر آیت کی تاء کو نصبی کسرہ دے رہا ہے۔ اور دوسری توجیہ یہ کہ اٰیٰتٍ دونوں جگہ تاکید سے تفسیر کیا گیا ہے یعنی دوسرا اور تیسرا اٰیٰتٍ پہلے کی تاکید ہے، جو لَاٰیٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ آیت ۳ میں ہے، جس کا نصبی کسرہ اجماعاً ہے پس کلام کی تقدیریوں ہے اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ الخ، وَفِیْ خَلْقِکُمْ الخ، وَاخْتِلَا فِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ الخ، لَاٰیٰتٍ، اٰیٰتٍ، اٰیٰتٍ، پس پہلا لَاٰیٰتٍ اِنَّ کا اسم ہے، اور دوسرے دو پہلے کی تائید ہیں، اور رفع ابتداء ہونے کی بناء پر ہے یعنی وَفِیْ خَلْقِکُمْ کا مبتداء مؤخر ہے، یا هِیَ مقدر کی خبر ہے، یا محل کے اعتبار سے اِنَّ کے اسم کی تاکید ہے۔

(۱۰۳۲) لِیَجْزِیَ یَانَصٌّ (سَمَا) وَغِشَاوَةً ۲ بِهِ الْفَتْحُ وَالْإِسْکَانُ وَالْقَصْرُ شُمَّلَا

ترجمه: لِیَجْزِیَ ۲ع" (عاصم اور سما کیلئے) یاء ہے، جو صاف بیان کی گئی ہے اور (سما شامی عاصم کا) غِشٰوَةً ۳ع" جو ہے، اس میں (حمزہ اور کسائی کیلئے غین کا) فتحہ اور شین کا اسکان اور الف کا حذف یہ ہر ایک شامل کر دیا گیا ہے (پس ان دونوں کیلئے غَشْوَةً ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

لِیَجْزِیَ مبتداء۔ یَانَصٌّ خبر اَیْ ذُوْ یَاءٍ مَنْصُوْصٍ۔ سَمَا غِشَاوَةً مبتداء۔ شُمَّلَا خبر، اَیْ اَلْفَتْحُ وَالْإِسْکَانُ وَالْقَصْرُ اَیْ شُمَّلَا کُلٌّ وَاحِدٍ بِغِشَاوَةٍ۔

توضیح: (۱) لِیَجْزِیَ یاء سے ضمیر اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اَیْ لِیَجْزِیَ اللّٰهُ اور نون والے کی اسناد حقیقی متکلم کی طرف التفات کے طور پر ہیں۔

(۲) غِشْوَةً دونوں قراءتیں اس کی لغات ہیں، جو غِطَاءٌ غلاف کے معنی میں ہے، فتحہ والا صراحۃ اور کسرہ والا تقریراً رسم کے موافق ہے۔

(۱۰۳۳) وَوَالسَّاعَةَ ارْفَعْ غَيْرَ حَمْزَةَ حُسْنًا نِ الْـ ۳ ـمُحَسِّنُ احْسَانًا لِكُوفٍ تَحَوَّلَا

ترجمہ: اور تو وَالسَّاعَةُ ''شریعہ ۳ع'' کی تاء کو حمزہ کے سوا (سب کیلئے) رفع دے (حمزہ کیلئے وَالسَّاعَةَ ہے، نصب سے اور اسکے بعد اسی آیت میں مَا السَّاعَةُ اجماعاً مرفوع ہے) اور بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ''احقاف ۲ع'' جو خوبصورت ہے (کوفی کیلئے) اِحْسَانًا ہو کر بدل گیا ہے (یعنی کوفیین اِحْسَانًا اور باقین حُسْنًا پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربية﴾

وَالسَّاعَةُ اِرْفَعْ کا مفعول۔ غَيْرَ حَمْزَةٍ حال مِنَ الفاعل اَیْ غَيْرَ قَارِئٍ لِحَمْزَةٍ حُسْنًا مبتداء اَلْمُحَسِّنُ صفت۔ لا رمز تَحَوَّلَا خبرالمبتداء۔ وَاِحْسَانًا حال۔ تَحَوَّلَا کے فاعل سے۔ اور لِكُوفٍ اس کے متعلق ہے۔

توضیح: (۱) وَالسَّاعَةُ کا رفع مبتداء کی بناء پر ہے، اور اسکی خبر لَا رَيْبَ فِيْهَا ہے اور نصب اس لئے کہ یہ لفظ کی رُو سے اِنَّ کے اسم پر معطوف ہے، جو وَعْدَ اللّٰهِ ہے اور تقدیر یوں ہے، وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ حَقٌّ۔

(۲) اِحْسَانًا کی تقدیر تَحَسَّنَ اِلَيْهَا اِحْسَانًا ہے، یعنی یہ فعل مقدر کا مفعول مطلق ہے، اور حُسْنًا فعل مقدر کا مفعول بہ ہے، اور اس سے قبل ایک موصوف اور مضاف مقدر ہے اَیْ اَنْ يَّاْتِیَ اَمْرًا ذَا حُسْنٍ یعنی ان کے ساتھ خوبی سے پیش آئے، اِحْسَانًا کوفی قرآنوں میں دو الف سے ہے ایک حاء سے پہلے اور ایک سین کے بعد، اور حجازی شامی بصری میں دو الفوں کے بغیر ہے، اور یہ حذف شمول قراءت کیلئے ہے۔

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ

اَلْجُزْءُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ (۲۶)

(۱۰۳۴) وَغَيْرُ (صِحَابٍ) اَحْسَنَ ارْفَعْ وَقَبْلَهُ ۴ وَبَعْدُ بِيَاءٍ ضُمَّ فِعْلَانِ وُصِّلَا

ترجمہ: اور اَحْسَنَ کو غیر صحاب (سما شامی ابوبکر کیلئے نون کو) رفع دے اور اس سے پہلے (نَتَقَبَّلُ) اور اس کے بعد (نَتَجَاوَزُ) دو فعل ہیں، جو یاء مضمومہ کے ساتھ پہنچائے گئے ہیں (پس ان کے لئے يُتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنُ مَا

عَمِلُوْا وَيُتَجَاوَزُ اور صحاب کیلئے نَتَقَبَّلُ نون کے فتحہ سے اَحْسَنَ کے نصب اور نَتَجَاوَزُ بھی نون کے فتحہ سے حفص کی طرح)۔

﴿النحووالعربية﴾

اَحْسَنَ مبتداء۔ غَيْرُ صِحَابٍ خبر، اَیْ قِرَأَةُ غَيْرُ صِحَابٍ اِرْفَعْ جملہ مبینہ ان کی قرأۃ کیلئے۔ فِعْلَانِ مبتداء۔ وُصّلَا صفت۔ بِيَاءٍ وُصّلَا کے متعلق۔ ضَمَّ يَاءٍ کی صفت اَیْ يَاءٍ مَضْمُوْمَةٍ) قَبْلَهٗ وَبَعْدَهٗ مبتداء کی خبر۔

توضیح : ضمہ کی قرأت پر دونوں فعل مجہول ہیں، اور اول کا نائب فاعل اَحْسَنُ اور ثانی کا عَنْ الخ ہے، اور نون وفتحہ سے دونوں فعل معروف ہیں، اور اول کا مفعول بہ اَحْسَنَ ہے، اور ثانی کا عَنْهُمْ۔

نوٹ : اُفٍّ ''اسرآءِ'' میں بیان ہو چکا ہے۔

(۱۰۳۵) وَقُلْ عَنْ هِشَامٍ اَدْغَمُوْا تَعِدَانِنِيْ ٥ نُوَفِّيَهُمْ بِالْيَا لَهٗ (حَقٌّ) نَهْشَلَا

ترجمہ: اور تو ہشام سے نقل کرتے ہوئے کہہ دے کہ ان ناقلین نے اَتَعِدَانِنِيْ میں ادغام کیا ہے (یعنی اَتَعِدَآنِّيْ (باقین کا اظہار ہے اور دونوں نون کا کسرہ ہے) اور (ہشام مکی بصری عاصم کیلئے) وَلِنُوَفِّيَهُمْ یاء کے ساتھ ہے اس یاء کیلئے اس قاری کا) حق ہے جو طلب علم میں بڑی عمر والا ہو گیا ہے، (یا اللہ تعالیٰ کے خوف سے کمزور ہو گیا ہے)۔

﴿النحووالعربية﴾

عَنْ هِشَامٍ قُلْ سے متعلق ہے اَیْ اَحْكِ عَنْ هِشَامٍ۔ تَعِدَانِنِيْ اَدْغَمُوْا کا مفعول ہے۔ حَقٌّ نَهْشَلَا خبر ومبتداء۔ نُوَفِّيَنَّهُمْ بِالْيَاءِ حال۔

توضیح: (۱) اَتَعِدَانِنِيْ میں اظہار اصل ہے اور ادغام تخفیف کی بناء پر ہے۔

(۲) وَلِنُوَفِّيَنَّهُمْ یاء سے ضمیر اللہ تعالیٰ کیلئے ہے، جو اس سے قبل اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ میں ہے، اور نون کی تقدیر پر اس کی اسناد عظیم الشان متکلم کی طرف ہیں، اور وَصَّيْنَا کی موافقت ہے۔

(۱۰۳۶) وَقُلْ لَا تَرٰى بِالْغَيْبِ وَاضْمُمْ وَبَعْدَهٗ ٦ مَسٰكِنُهُمْ بِالرَّفْعِ فَاشِيْهِ نُوِّلَا

ترجمہ: اور تو کہہ دے کہ لَا تَرٰى (اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ حمزہ وعاصم کیلئے خطاب کی تاء کے بجائے ظاہر اً یاء) غیب کے ساتھ ہے (حقیقتاً یہ یاء تذکیر ہے) اور تو ان کے لئے اس یاء کو ضمہ دے، اور اس کے بعد مَسٰكِنُهُمْ انہی کیلئے نون کے رفع کے ساتھ ہے اس کا مشہور کرنے والا ثواب دیا گیا ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

لَا تَرَى بِالْغَيْبِ جملہ اسمیہ قُلْ کامقولہ ہے اَیْ یَاءَهٗ مَسَاكِنَهُمْ مبتداء۔ فَاشِيْهِ مبتداء ثانی۔ نَوِّلَا خبر۔ جملہ خبر اَلْاَوَّلُ نَوِّلَا اَیْ اعطی النَّوَال وَهُوَ الْعَطَاءُ۔

یَاء مَعْ اپنے مضاف الیہ ومعطوفات کے مبتداء۔ خَلَفُ مبتداء ثانی مضاف۔ مَنْ تَلَا مضاف الیہ۔ بِهَا خبر مبتداء ثانی، اور پورا جملہ خبر مبتداء اول۔

توضیح: لَايُرَى ضمه و غیب کی تقدیر لَا يُرَى شَيْءٌ ہے، اور مَسٰكِنُهُمْ کا رفع نائب فاعل سے بدل ہونے کی بناء پر ہے، اور تاء کے فتحہ اور خطاب سے اس کی ضمیر ہر مخاطب کیلئے ہے، یا نبی ﷺ کیلئے ہے اَیْ لَا تَرَى يَا نَاظِرًا اَوْ مُحَمَّدًا (ﷺ) لَوْ مَرَرْتَ بِهَا یعنی اے ناظر یا اے محمد ﷺ اگر آپ عاد کی وادیوں میں جائیں تو آپکو ان میں ان کے خالی مکان ہی نظر آئیں گے، اور مَسٰكِنُهُمْ کا نصب لَا تَرَى کا مفعول بہ ہونے کی بناء پر ہے۔

(۱۰۳۷) وَيَاءُ وَلٰكِنِّيْ وَيَا تَعِدَانِنِيْ ٭ وَاِنِّيْ وَاَوْزِعْنِيْ بِهَا خُلْفُ مَنْ تَلَا

ترجمه: اور (۱) وَلٰكِنِّيْ اَرٰكُمْ "ع۳" کی یاء۔ (۲) اَتَعِدَانِنِيْ اَنْ "ع۲" کی یاء۔ (۳) وَاِنِّيْ اَخَافُ "ع۳"۔ اور اَوْزِعْنِيْ اَنْ "ع۲" کی یاء جو ہے، ان چاروں یاءات میں اس شخص کا خلاف ہے جس نے ان کو پڑھا ہے، یعنی بعض کا فتحہ اور بعض کا سکون۔

﴿النحووالعربية﴾

یاء مع اپنے معطوفات ومضاف الیہ مبتداء۔ خُلْفُ مبتداء ثانی۔ مُضَافُ مَنْ تَلَا مضاف الیہ۔ بِهَا خبر مبتداء ثانی، اور پورا جملہ خبر مبتداء اول۔

جدول یاء ات اضافت (سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	فتحہ	سکون
۱	وَلٰكِنِّيْ اَرٰكُمْ	۳	مدنی، بزی، بصری	قنبل، شامی، کوفی
۲	اَتَعِدَانِنِيْ اَنْ	۲	حرمی	بصری، شامی، کوفی
۳	اِنِّيْ اَخَافُ	۳	سما	شامی، کوفی
۴	اَوْزِعْنِيْ اَنْ	۲	ورش	قالون، نفر، کوفی

ادغام کبیر وصغیر مختلف فیہ: سورۃ جاثیہ میں ادغام کبیر سات ۷ ہیں، مثلین تین ۳ ۔ متقاربین چار ۴ ۔ اور صغیر ایک ہے
جبکہ سورۃ احقاف میں ادغام کبیر آٹھ ۸ ہیں۔ مثلین پانچ ۵ ۔ اور متقاربین تین ۳ ۔ اور صغیر تین ۳ ہیں۔

جدول ادغام صغیر (سُوْرَۃُ الْجَاثِيَةِ)

نمبر شمار	ادغام صغیر	رکوع	ادغام والے قراء	اظہار والے قراء
۱	اِتَّخَذْتُمْ	۴	ماسوا حفص ومکی	حفص ومکی

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَۃُ الْجَاثِيَةِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	وَاِذَا عَلِمَ مِنْ	۱
۲	اِلٰهَهٗ هَوٰهُ	۳
۳	اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا	۴

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَۃُ الْجَاثِيَةِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	سَخَّرَ لَكُمْ	۲
۲	وَسَخَّرَ لَكُمْ	〃
۳	بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ	〃
۴	الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً	〃

جدول ادغام صغیر (سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قراء	اظہار والے قراء
۱	بَلْ ضَلُّوْا	۴	للکسائی	ماسوا کسائی
۲	وَاِذْ صَرَفْنَا	〃	بصری، ہشام، خلاد، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، خلف، عاصم

۳	يَغْفِرْ لَّكُمْ	٠	بصری بخلف عن الدوری	ماسوا البصری

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اَلْحَكِيْمُ مَّا	۱
۲	بِاَمْرِ رَّبِّهَا ، قَالَ لِّوَالِدَيْهِ	۳
۳	اَلْعَذَابَ بِّمَا	۴
۴	اَلْعَزْمِ مِّنَ الرُّسُلِ	٠

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اَعْلَمُ بِمَا	۱
۲	وَشَهِدَ شَّاهِدٌ	٠
۳	قَالَ رَّبِّ	۲

المرسوم : أَثَرَةٍ اور بِقَدِرٍ بحذف الف مرسوم ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ اِلٰی سُوْرَةِ الرَّحْمٰن ﷻ

سورۂ محمد ﷺ مدنی ہے، اور بعض کے قول پر مکی ہے، اور اتحاف اور منار الھدیٰ کے مطابق آیت ۱۳ وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ مکی ہے، اور حسینی کے قول پر آیت ۱۶ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ ہجرت کے سفر میں نازل ہوئی تھی، اسکا دوسرا نام قتال ہے، اس کی کل آیات بصری، حمصی، کوفی اڑتیس ۳۸ ۔ اور حجازی و دمشقی شماروں میں انتالیس ۳۹ ہیں، ان میں سے چھتیس ۳۶ میں تو اتفاق ہے، اور سات میں اختلاف ہے۔ (۱) فَضَرْبَ الرِّقَابِ ۔ (۲) فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۔ (۳) لَا نْتَصَرَ مِنْهُمْ حمصی آیات ہیں۔ (۴) اَوْزَارَهَا پر غیر کوفی و حمصی۔

(۵) وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۔ (۶) وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ پر غیر حمصی۔ (۷) لِلشّٰرِبِيْنَ پر بصری و حمصی آیت ہے) اس کے فواصل نَامٍ کے تین حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: فَهَلْ يُهْلَكُ سے اَعْمَالَهُمْ تک وجوہ صحیحہ چودہ ہیں، مبسملین کیلئے دس ۱۰، غیر مبسملین کیلئے چار ۴ ۔

سورۃ محمد ﷺ

(۱۰۳۸) وَبِالضَّمِّ وَاقْصُرْ وَاكْسِرِ التَّاءَ قٰتَلُوْا ۱ عَلٰی حُجَّةٍ وَّالْقَصْرُ فِيْ اٰسِنٍ دَّلَا

ترجمہ: اور تو وَالَّذِيْنَ قٰتَلُوْا اع'' قاف کو (حفص و بصری کیلئے) ضمہ سے پڑھ، اور الف کو حذف کر دے، اور تاء کو کسرہ دے، (یعنی قُتِلُوْا) پڑھ) حالانکہ تو حجت پر ہے اور اٰسِنٍ ۲ع'' (مکی کیلئے) الف کا حذف کامیاب ہو گیا ہے۔

(۱۰۳۹) وَفِيْ اٰنِفًا خُلْفٌ هُدًی وَبِضَمِّهِمْ ۲ وَكَسْرٍ وَّ تَحْرِيْكٍ وَّ اُمْلِيَ حُصِّلَا

ترجمہ: اور اٰنِفًا ۲ع'' (الف کے حذف میں بزی کا) خلاف ہے جس نے (راہ حق کی) ھدایت کی ہے (حذف تیسیر کے طرق سے نہیں، لہٰذا اثبات ہی بزی کیلئے بہتر ہے) اور ان اہل اداء کے ضمہ ہمزہ اور کسرہ لام اور (الف کے بجائے یاء کو) فتحہ کی حرکت دینے کے ذریعہ (بصری کیلئے وَاُمْلِيَ لَهُمْ حاصل کیا گیا ہے (باقی کیلئے وَاَمْلٰی لَهُمْ حفص کی طرح ہے)۔

﴿النحو والعربیة﴾

شعر ۱: قٰتَلُوْا مبتداء۔ بِالضَّمِّ حال۔ عَلٰی حُجَّةٍ خبر۔ وَاقْصُرْ وَاكْسِرِ التَّاءَ دونوں جملے معترضہ ہیں، جو بیان قید کیلئے ہیں۔ دَلَا اَیْ اَخْرَجَ دَلْوَهٗ مَلَا مبتداء وخبر۔ فِيْ اٰسِنٍ اس کا ظرف۔

شعر ۲: وَفِيْ اٰنِفًا معطوف ہے۔ فِيْ اٰسِنٍ پر۔ وَاُمْلِيَ مبتداء۔ حُصِّلَا خبر۔ بِضَمِّهِمْ اس کے متعلق۔ هَا

لِلْقُرَّاءِ ۔ اور كَسْرٍ وَتَحْرِيكٍ دونوں معطوف۔

توضيح : (۱) قُتِلُوْا مجہول سے وَقُتِلُوْا و قٰتَلُوْا آل عمران ع کی طرح ہے، اس میں منصوب ضمیر نائب فاعل ہونے کے سبب مرفوع ہوگئی ہے، اور قٰتَلُوْا معروف سے مفاعلہ مشارکت کیلئے ہے یا مبالغہ کیلئے (۲) اٰسِنٍ الف کے حذف سے صفت مشبہ ہے ثبوت و دوام کے معنی میں، اور الف سے اسم فاعل ہے، اور یہ دونوں اس اَسِنَ الْمَآءُ سے بنے ہیں، جو نَصَرَ ، سَمِعَ اور ضَرَبَ تینوں سے آتا ہے، اور صفت مشبہ سَمِعَ سے ہے، اور اسم فاعل ضَرَبَ اور نَصَرَ سے ہے، یعنی پانی متغیر ہوگیا، پانی کے اوصاف میں دونوں مستعمل ہیں، اور رسم متحد ہے۔

(۳) اٰنِفًا میں الف کا حذف واثبات دونوں لغت ہیں، یعنی وہ گھڑی جو ابھی گذری ہے۔

(۴) اَمْلٰى افعال کی ماضی معروف ہے ضمیر لفظ اللہ تعالیٰ کیلئے ہے، جو لَعَنَهُمُ اللّٰهُ میں مذکور ہے، اور قرینہ وَأُمْلِي لَهُمْ "نٓ ۲ ع" ہے کہ مہلت اور ڈھیل دینے کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے کی ہے، یا اس معنی میں کہ شیطان نے وسوسہ ان کے دلوں میں ڈالا، کہ ابھی تو تمہاری عمر بہت ہے، ضمیر شیطٰن کیلئے ہے، اور اُمْلِيَ مجہول نائب فاعل معلوم ہونے کی بناء پر ہے۔

(۱۰۴۰) وَاَسْرَارَهُمْ فَاكْسِرْ صِحَابًا وَّنَبْلُوَنْ ۔ نَكُمْ نَعْلَمَ الْيَا صِفْ وَنَبْلُوَا وَاقْبَلَا

ترجمه: اور تو اِسْرَارَهُمْ کے ہمزہ کو (حفص، حمزہ، کسائی کیلئے) کسرہ دے، حالانکہ تو ساتھیوں والا ہے (باقی کیلئے فتحہ ہے) اور وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ اور نَبْلُوَا "۴ ع" جو ہیں، (ان میں ابوبکر کیلئے نون کے بجائے) یاء بیان کردے، اور اس کو ضرور قبول کرلے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَسْرَارَهُمْ اِكْسِرْ کا مفعول ہے، اور فاء زائدہ ہے۔ صِحَابًا حال ہے، فاعل سے یا مفعول سے۔ نَبْلُوَنَّكُمْ مبتداء۔ نَعْلَمَ معطوف بحذف العاطف۔ وَنَبْلُوْا معطوف جملہ خبریہ۔ اَلْيَاءَ صِفْ کا مفعول۔ الام بعوض عائد اَىْ صِفْ يَاءَ هَا ۔ اَقْبَلَا کا الف نون خفیفہ سے بدلا ہے۔

توضيح: (۱) اِسْرَارَهُمْ کسرہ سے، اَسَرَّ کا مصدر ہے، اور جنس کے معنی میں ہے، اور فتحہ سے سِرٌّ پوشیدہ بعید کی جمع ہے۔

(۲) وَلَيَبْلُوَنَّكُمْ تینوں کی اسناد لفظ اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں، جو وَاللّٰهُ يَعْلَمُ میں مذکور ہے، اور نون کی صورت میں باعظمت متکلم

کیلئے اور یہ وَلَوْنَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ کے مناسب ہے۔

نوٹ: رِضْوَانَ ''آل عمران ۳'' میں، اور اِلَى السَّلْمِ ''انفال ۸'' میں بیان ہو چکے ہیں۔

ادغام کبیر وصغیر مختلف فیہ: (سورۃ محمد ﷺ) اس سورۃ میں ادغام کبیر دس ۱۰ ہیں۔ مثلین تین ۳۔ اور متقاربین سات ۷۔ اور صغیر چار ۴ ہیں۔

سُوْرَةُ الْفَتْحِ

یہ سورت مدنی ہے، اور صحیح یہ ہے، کہ یہ چھ ہجری میں جبکہ نبی ﷺ حدیبیہ سے مدینہ کی طرف واپس ہو رہے تھے، راستہ میں نازل ہوئی تھی، اس بناء پر اس کو مدنی قرار دیا گیا ہے۔ اس کی کل آیات بالاتفاق انتیس ۲۹ ہیں، اور اس کے فواصل الف پر ختم ہوئے ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَاِنْ تَتَوَلَّوْا سے عَزِيْزًا تک وجوہ صحیحہ اکہتر ۷۱ ہیں، قالون مع بزی چوبیس ۲۴۔ قنبل چھ ۶۔ دوری چار ۴۔ سوسی اور شامی دو ۲ دو ۲۔ کسائی اور عاصم چھ ۶ چھ ۶۔ خلف دو ۲۔ خلاد ایک ۱۔ ورش آٹھ ۸۔ بسم اللہ پر چھ ۶، ترک پر دو ۲۔

(۱۰۴۱) وَفِي يُؤْمِنُوا (حَقٌّ) وَّ بَعْدُ ثَلٰثَةٌ ۴ وَفِي يَاءِ يُؤْتِيهِ غَـــدِيرٌ تَسَلْسَلَا

ترجمہ: اور لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ میں (کی، کیلئے یاءغیب) حق ہے، اور اس کے بعد تین (فعل وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ اور وَتُسَبِّحُوْهُ جو) ہیں، (ان میں بھی انہی کی یاءغیب ہے) اور کوفی، بصری کیلئے) فَسَيُؤْتِيهِ کی یاء میں، تالاب دراز ہو گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْغَدِيْرُ مجمع الماء، التسلسل، سُرْعَةُ اِنْحِدَارُ الْمَآءِ فِى الْحَلْقِ۔ وَفِي يُؤْمِنُوْا مبتداء۔ حَقٌّ خبر۔

توضیح: غیبت کی صورت میں چاروں فعلوں کی ضمیریں مؤمنین کے لئے ہیں، اور خطاب کی صورت میں ضمیر مخاطبین کیلئے ہے، اَیْ لِتُؤْمِنُوْا اَيُّهَا النَّاسُ اور فَيُؤْتِيهِ کی ضمیر اللّٰہ تعالیٰ کیلئے ہے، اور نون کی تقدیر پر بھی فاعل وہی ہے، اور اس میں التفات ہے۔

نوٹ: اَلسُّوْءِ ''توبہ ۸''۔ اور عَلَيْهُ اللّٰهَ ''کہف ۱۵'' میں بیان ہو چکا ہے۔

(۱۰۴۲) وَبِالضَّمِّ ضُرًّا شَاعَ وَالْكَسْرُ عَنْهُمَا ۵ بِلَامِ كَلَامَ اللّٰهِ وَالْقَصْرُ وُكِّلَا

ترجمہ: اور بِـكُـمْ ضُـرًّا (حمزہ، کسائی کیلئے ضاد کے) ضمہ کے ساتھ مشہور ہے (باقی کیلئے فتحہ ہے) اور انہی دونوں سے كَلَمَ اللّٰهِ کے لام میں کسرہ اور الف کا حذف مقرر کئے گئے ہیں (یعنی كَلِمَ اللّٰهِ)۔

﴿النحو والعربية﴾

ضُرًّا شَاعَ مبتداء وخبر۔ بِالضَّمِّ خبر کے متعلق۔ اَلْكَسْرُ مبتداء۔ وَالْقَصْرُ اس پر معطوف۔ وُكِّلَا خبر، دونوں الفاظ کیلئے الف تثنیہ منصوب علی الحال۔ عَنْهُمَا تثنیہ کی ضمیر کسائی وحمزہ کیلئے مرموزشین شَاعَ ہیں۔

توضیح: (۱) ضُرًّا اور ضَرًّا دونوں ہم معنی لغت ہیں، یعنی دونوں اسم بدحالی کے معنی میں ہیں۔

(۲) كَلِمُ قصر سے كَلِمَةٌ کی جمع ہے۔ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ کی طرح، اور مدوالا جملہ کے معنی میں ہے۔ بِكَلَامِيْ ''اعراف'' اور كَلَمَ اللّٰهِ ''توبہ'' کی طرح، اور مآل کی رُو سے دونوں سے کلام ہی مراد ہے۔

(۱۰۴۳) بِمَا يَعْمَلُوْنَ حَجَّ حَرَّكَ شَطْأَهُ ۶ دُعَا مَاجِدٍ وَّاقْصُرْ فَـاٰزَرَهٗ مُلَا

ترجمہ: (اور اس کے بعد) بِـمَا يَـعْـمَـلُوْنَ بَـصِيْرًا (۳ع بصری کیلئے یاءغیب کے ساتھ) حجت میں غالب ہوگیا ہے (كَلَمَ اللّٰهِ سے قبل والا بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا بالاجماع تاء سے ہے) اور شَطْأَهٗ (۲ع کی طاء) تو کی، ابن ذکوان کیلئے) شریف کے تلفظ نے حرکت (فتحہ) دی ہے (باقی کا سکون ہے) اور تو فَـاٰزَرَهٗ ۴ع'' کو الف کے حذف سے ابن ذکوان کیلئے فَاَزَرَهٗ) پڑھ، حالانکہ تو چادروں والا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

بِمَا يَعْمَلُوْنَ حَجَّ اسمیہ۔ شَطْأَهٗ مفعول، حَرَّكَ کا۔ دُعَا مَاجِدٍ مرکب اضافی فاعل۔ فَاٰزَرَهٗ اِقْصِرْ کا مفعول۔ مُلَا حال، اَیْ ذَامُلَا۔

توضیح: (۱) بِـمَا يَـعْـمَـلُوْنَ غیبت میں ماقبل ومابعد کی قریب ضمیروں کی رعایت ہے، اور خطاب میں ان ضمیروں کی رعایت ہے جو اس سے بعید ہیں، اور وَلَـوْقَاتَلَكُمْ اور صَدُّوْكُمْ ہیں۔ (۲) شَطْأَهٗ طاء کا فتحہ اور سکون دونوں لغت ہیں، بمعنی درخت کی سوئی و کونپل۔

نوٹ: يُدْخِلْهُ اور يُعَذِّبْهُ ''سورۂ نساء'' شعر ''۶'' میں بیان ہو چکے ہیں۔

ادغام کبیر: (سورۃ الفتح) اس سورۃ میں ادغام کبیر تیرہ ۱۳ ہیں۔ مثلین چھ ۶۔ متقاربین سات ۷۔ ادغام صغیر مختلف فیہ: ادغام صغیر چھ ۶ ہیں۔

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ ﷺ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قرأ	اظہار والے قرأ
۱	فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا	۲	بصری، ہشام، حمزہ کسائی	حرمی، ابن ذکوان عاصم
۲	وَاسْتَغْفِرْ لِّذَنْبِكَ	۰	بصری بخلف عن الدوری	ماسوا بصری
۳	لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ	۳	بصری، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن عامر عاصم
۴	فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ	۰	...	...

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ ﷺ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اَلْعِلْمَ مَّاذَا	۲
۲	واللّٰهُ يَعْلَمُ مُّتَقَلَّبَكُمْ	۰
۳	سَوَّلَ لَّهُمْ	۳

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ ﷺ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اَلصّٰلِحٰتُ جَنّٰتٍ	۲
۲	فَلَا نَاصِرَ لَّهُمْ	۰
۳	كَمَنْ زُيِّنَ لَّهُ	۰
۴	مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا	۰
۵	اَلْقِتَالُ رَّاَيْتَ	۳
۶	مَاتَبَيَّنَ لَّهُمُ	۰

۷	مَاتَبَيَّنَ لَهُمُ	۴

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ الْفَتْحِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قرآ	اظہار والے قرآ
۱	فَاسْتَغْفِرْلَّنَا	۲	بصری بخلف عن الدوری	ماسوا البصری
۲	بَلْ ظَّنَنْتُمْ	〃	ہشام، کسائی	ماسوا ہشام، کسائی
۳	بَلْ تَّحْسُدُوْنَنَا	〃	ہشام، حمزہ، کسائی	سما، ابن ذکوان، عاصم
۴	اِذْجَّعَلَ	۳	بصری، ہشام	حرمی، ابن ذکوان کوفیین
۵	لَقَدْ صَّدَقَ	۴	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان عاصم

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الْفَتْحِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	مَاتَقَدَّمُ مِّنْ	۱
۲	سَيَقُوْلُ لَّكَ	۲
۳	فَعَلِمَ مَّا	۳
۴	فَعَجَّلَ لَّكُمْ	〃
۵	فَعَلِمَ مَّا	〃
۶	عَلَى الْكُفَّارِ رُّحَمَآءُ	〃

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ الْفَتْحِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	لِيَغْفِرَ لَّكَ اللّٰهُ	۱
۲	وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ	〃

۳	فَاسْتَغْفِرْ لَنَا	۲
۴	يَغْفِرُلِمَنْ يَّشَآءُ	۰
۵	وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ	۰
۶	اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ	۴
۷	اَلسُّجُوْدُ ذٰلِكَ	۰
۸	اَخْرَجَ شَطْأَهٗ	۰

المرسوم: (سورۃ الفتح) بِمَا عٰهَدَ بحذف الف۔ سِيْمَاهُمْ بالالف مرسوم ہے۔ شَطْئَهٗ اکثر مصاحف میں بحذف الف اور بعض میں طاء کے بعد اثبات الف سے شَطْأَهٗ مرسوم ہے۔

سُوْرَۃُ الْحُجُرَاتِ و ق

سورۃ حجرات مدنی ہے اس کی کل آیات بالاتفاق اٹھارہ ۱۸ ہیں، اور اس کے فواصل نَمِرٌ کے تین حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَعَدَ اللّٰهِ سے وَاتَّقُوا اللّٰهَ تک وجوہ صحیحہ ایک سو پچاس ۱۵۰ ہیں، قالون مع مکی اڑتالیس ۴۸۔ عاصم وکسائی بارہ ۱۲، بارہ ۱۲۔ بصری ودوری اور شامی چھ ۶، چھ ۶۔ خلاد وخلف تین ۳، تین ۳۔ ورش چون ۵۴، بسم اللہ چھتیس ۳۶، ترک پر اٹھارہ ۱۸۔

سُوْرَۃُ قٓ: مکی ہے، لیکن آیت اڑتالیس ۳۸، وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ مدنی ہے، اس کی کل آیات بالاجماع پینتالیس ۴۵ ہیں، اور اس کے فواصل بَجْدَرْ طَظَ کے چھ ۶ حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ سے اَلْمَجِيْدِ تک وجوہ صحیحہ چھیاسی ۸۶ ہیں، قالون مع عاصم وکسائی بائیس ۲۲۔ بصری مع شامی وحمزہ دس ۱۰۔ مکی بائیس ۲۲۔ ورش بتیس ۳۲، بسم اللہ پر بائیس ۲۲۔ ترک پر دس ۱۰۔

(۱۰۴۴) وَفِي يَعْمَلُوْنَ دُمْ نَقُوْلُ بِيَاءِ اِذْ ٭ صَفَا وَاكْسِرُوْا اَدْبَارَ اِذْ فَازَ دُخْلَلَا

ترجمه: اور بِمَا تَعْمَلُوْنَ "حجرات ۲ ع" (مکی کی یاء غیبت) پر ہمیشگی کر، اور يَوْمَ يَقُوْلُ "ق ۳ ع" (مدنی، ابوبکر کیلئے) یاء کے ساتھ ہے اس لئے کہ یہ صاف ہوئی ہے۔ اور (تم اَدْبَارَ السُّجُوْدِ (ق ۳ ع" کے ہمزہ) کو کسرہ دو (مدنی، حمزہ، مکی کیلئے) اس لئے کہ یہ کامیاب ہے، اور مناسب ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

فِيْ يَعْمَلُوْنَ دُمْ کاظرف ہے۔ نَقُوْلُ بِيَآءٍ اسمیہ خبریہ۔ اِذْصَفَا تعلیلیہ۔ ضمیر یاء کیلئے۔ اَدْبَارَ اِكْسِرُوْا کامفعول۔ اِذْفَازَ تعلیلیہ۔ ضمیر کسرہ کیلئے۔ دُخُلًا حال من الضمیر۔

توضیح: (۱) يَعْمَلُوْنَ غیبت کی ضمیر مَآنِّيْنَ احسان جتانے والوں کیلئے ہے جو يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ میں مذکور ہیں، اور خطاب لَاتَمُنُّوْا سے اِنْ كُنْتُمْ کی ضمیروں کی موافقت ہے۔

(۲) اور يَقُوْلُ غیبت پر ضمیر لفظ اللہ یا رَبَّنَا کیلئے ہے، اور نون سے باعظمت متکلم کی طرف اسناد ہیں، جو لَدَيَّ اور وَمَا اَنَا کی ضمیروں کے مناسب ہے۔

(۳) اِدْبَارَ کسرہ سے اَدْبَرَ بمعنی مَضٰی کا مصدر ہے، اور فتحہ والا دُبُرٌ کی جمع ہے، اس لئے کہ معنی کی رُو سے سجدے متعدد ہیں۔ (۴) يَعْمَلُوْنَ میں یاء اطلاق سے نکلی ہے، اور ضد سے خطاب کی تاء نکلی ہے۔

نوٹ: فَتَبَيَّنُوْا ''حجرات ۶ع'' اور بزی کی تینوں تاءات ۲ع'' اور مَيْتًا اور يَالِتْكُمْ ۲ع''، نساء ۷۱۔ بقرۃ ۹۰۔ اور ہمز المفرد ۱۰ میں بیان ہو چکی ہیں۔

(۱۰۴۵) وَبِالْيَا يُنَادِيْ قِفْ دَلِيْلًا بِخُلْفِهٖ ﴿ وَقُلْ مِثْلَ مَا بِالرَّفْعِ شَمَّمَ صَنْدَلَا

ترجمہ: اور يَوْمَ يُنَادِيْ ۳ع'' جو ہے، تو دلیل والا ہونے کی حالت میں (مکی کیلئے اس پر) یاء سے وقف کر، جو ان کے خلاف کے ساتھ ہے (یعنی يُنَادِيْ بھی اور يُنَادْ بھی باقی کی طرح)، اور تو کہہ دے کہ حَقٌّ مِّثْلَ مَا ''ذاریات اع'' جو ہے، اس نے (حمزہ، کسائی، شعبہ کیلئے) رفع لام کے ساتھ ہو کر صندل پہنچایا ہے (یعنی خوشبو پہنچائی ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

يُنَادِيْ قِفْ کا مفعول ہے اَيْ قِفْ عَلٰى يُنَادِيْ بِالْيَاءِ۔ دَلِيْلًا حال من الفاعل۔ بِخُلْفِهٖ کی ہاء ابن کثیر کیلئے ہے۔ دال کی رمزی دلالت پر۔ مِثْلُ مَا مبتداء۔ شَمَّمَ خبر۔ صَنْدَلَا مفعول یا بِرَفْعٍ حَالٌ مِنَ الْمُبْتَدَاءِ۔

توضیح: (۱) يُنَادِيْ مکی کا وقفاً اثبات مضارع کا لام ہونے کی وجہ سے ہے، جو مجزوم نہیں ہے، اور حذف رسم کے اتباع میں ہے، اس لئے کہ یہ یاء محذوف فی الرسم ہے۔

(۲) مِثْلُ مَا کا رفع لَحَقٌّ کی صفت ہونے کی بناء پر ہے، اور جو اسم متمکن اور معرب غیر متمکن کی طرف مضاف ہو، جیسے مِثْلَ مَا ہے تو اسے عامل کے موافق اعراب دینا، اور خفت کیلئے فتحہ پر مبنی کر دینا، دونوں درست ہیں۔

نوٹ: (۱) يُنَادِيْ کی یاء غیر مرسوم ہونے کی وجہ سے زائدہ ہے لیکن اس کو زوائد میں شمار نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اکثر اصلاح کی رُو سے زائدہ وہ ہے، جس میں حذف و اثبات کا اختلاف حالین میں ہو، اور يُنَادِيْ کی یاء میں یہ اختلاف صرف وقف میں ہے، اور اٰتٰنِیَ اللّٰہُ اور فَبَشِّرْ عِبَادِیَ الَّذِیْنَ "زمر۲ع" کو زوائد میں اس لئے شمار کیا ہے کہ نافع، بصری، حفص جو اس کا فتحہ پڑھتے ہیں، وہ وصل میں بھی اس کو ثابت رکھتے ہیں، اور يُنَادِيْ کی یاء تو یہ مضارع کا لام کلمہ ہے جو رفعی حالت میں ساکن رہتی ہے، اور اس کے بعد بھی لام آرہا ہے، اس لئے وصل میں اسے ثابت رکھنا ممکن نہیں، اس پر زائدہ کی تعریف صادق آتی ہے۔

(۲) يُنَادِيْ میں اختلاف کی نسبت ناظمؒ نے پورے ابن کثیر کی طرف کی ہے، مگر تیسیر کے مطابق دونوں وجوہ بزی کیلئے ہیں، قنبل کیلئے صرف اثبات ہے۔

ادغام کبیر وصغیر مختلف فیہ: سورۃ حجرات میں ادغام کبیر پانچ ۵ ہیں۔ مثلین چار ۴ ۔ متقاربین ایک ۱ ۔ اور صغیر ایک ۱ ۔

اَلْجُزْءُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ (۲۷)

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰت

سورۃ ذاریات مکیہ ہے، اور اس کی کل آیات بالاتفاق ساٹھ ۶۰ ہیں، اور اس کے فواصل كَفَّ مِنْ قَاعٍ کے سات ۷ حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: فَذَكِّرْ سے لَوَاقِعٌ تک وجوہ صحیحہ ایک سو تراسی ۱۸۳ ہیں۔ قالون مع عاصم وکسائی پینتالیس ۴۵ ۔ ورش ساٹھ ۶۰ ، بسم اللہ پر پینتالیس ۴۵ ، ترک پر پندرہ ۱۵ ۔ دوری مع شامی پندرہ ۱۵ ۔ سوسی مع خلاد پندرہ ۱۵ ۔ خلف تین ۳ ۔ مکی پینتالیس ۴۵ ۔

(۱۰۳۶) وَفِي الصَّعْقَةُ اقْصُرْ مُسْكِنَ الْعَيْنِ رَاوِيًا ۝ وَقَوْمَ بِخَفْضِ الْمِيْمِ شَرِّفْ حُمَّلَا

ترجمہ: اور تو اَلصّٰعِقَةُ میں (کسائی کیلئے) قصر واقع کر، عین کو سکون سے بدلنے والا ہونے کی حالت میں روایت کرنے والا ہو، اور قَوْمَ میم کے خفض کے ساتھ ناقلین کو بزرگی دی ہے، (حمزہ، کسائی اور بصری کیلئے) باقی کیلئے اَلصّٰعِقَةُ مدا اور عین کے کسرہ سے)۔

﴿النحو والعربية﴾

فِي الصَّعِقَةِ اُقْصُرْ کا ظرف اَیْ اُقْصُرُ الصَّادَ فِيْهِ مُسْكِنٌ ۔ اَلْعَيْنَ حال۔ رَاوِيًا حال من الحال۔ وَقَوْمُ

مبتداء۔ شَرٌّ خبر۔ حملاً مفعول۔ مخفض اسم متعلق بالفعل۔

توضیح: (۱) قصروسکون سے اَلصّٰعِقَةُ سخت آواز، کڑک بجلی گرنے کے وقت جو پیدا ہوتی ہے، اور الف اور عین کے کسرہ سے آگ جو سزا کیلئے آسمان سے اترتی ہے۔ اس قسم کے الفاظ اسی وزن پر آتے ہیں، جیسے اَلْقَارِعَةُ ، اَلْوَاقِعَةُ الطَّاغِيَةُ یا دونوں ہم معنی لغت ہیں، اور آگ کے معنی میں ہیں۔

(۲) وَقَوْمِ نُوحٍ جر سے، وَتَرَكْنَا فِيهَا کی ضمیر مجرور پر معطوف ہے، اور نصب کی صورت میں فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ کے معنی پر معطوف ہے، یا اُذْكُرْ مقدر کا مفعول بہ ہے۔

(۳) اَلصّٰعِقَةُ میں عین کا کسرہ اجماعی نظیر سے نکلا ہے، جو بقرة ۶ ع''۔ نسآء ۲۲ ع''۔ فصلت ۲ ع'' میں ہے۔

نوٹ: سِلّم ۲ ع''۔ ھود شعر ۱۲ میں بیان ہو چکا ہے۔

یاءات زوائد: سورة قٓ میں یاء زائدہ تین ہیں۔ (۱ ، ۲) وَعِيدِىْ ہر دو میں ورش۔ (۳) اَلْمُنَادِىْ میں مدنی وبصری اور مکی کیلئے اثبات ہے۔

المرسوم: اِمْتَلَئْتِ اکثر عراقی مصاحف میں ہمزہ بےصورت اور حجازی وشامی اور بعض عراقی مصاحف میں ہمزہ حسب قاعدہ باصورت مرسوم ہے۔

ادغام کبیر: سورة قٓ میں ادغام کبیر آٹھ ۸ ہیں۔ مثلین چھ ۶ ۔ اور متقاربین دو ۲ ۔ ادغام صغیر مختلف فیہ: ایک ہے، اور سورة ذاریات میں ادغام کبیر دس ۱۰ ہیں۔ مثلین پانچ ۵ ۔ متقاربین ۵ ۔ اور ادغام صغیر ایک ۱ ہے۔

المرسوم: سورة ذاریات میں بِاَيْيدٍ میں ایک یاء زائدہ، اور فِىْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ اور اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ۔ اور قَوْمٌ طَاغُوْنَ بالالف مرسوم ہیں۔

سُوْرَةُ الطُّوْر

یہ سورة مکی ہے اس کی آیات حجازی سینتالیس ۴۷ ہیں۔ بصری اڑتالیس ۴۸ ۔ اور کوفی وشامی شماروں میں انچاس ۴۹ ہیں۔ سینتالیس ۴۷ میں اتفاق، اور دو میں اختلاف ہے۔ (۱) وَالطُّوْرِ پر عراقی وشامی اور۔ (۲) جَهَنَّمَ دَعًّا پر شامی وکوفی آیت ہے، اور اس کے فواصل مَنْ رَاعَ کے پانچ حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: فَوَيْلٌ سے سَيْرًا تک وجوہ صحیحہ چون ۵۴ ہیں۔ قالون مع مکی دس ۱۰ ۔ عاصم دس ۱۰ ۔ ورش چودہ ۱۴ ، بسم اللہ پر دس ۱۰ ۔ ترک پر چار ۴ ۔ شامی وبصری چار ۴ چار ۴ ۔ خلاد ایک ۱ ۔ کسائی دس ۱۰ ۔ اور خلف ایک ۱ ۔

سُوْرَةُ الطُّوْر

(۱۰۴۷) وَبَصْرٍ وَّ اَتْبَعْنَا بِوَاتَّبَعَتْ وَمَا ۱۰ اَلَتْنَا اكْسِرُوْا دِيْنًا وَّاَنْ افْتَحُوْا الْجَلَا

ترجمه: اوربصری نے وَاتَّبَعَتْهُمْ کی جگہ وَاَتْبَعْنٰهُمْ پڑھاہے،اورتم وَمَا اَلَتْنٰهُمْ کے(لام کوکلی کیلئے) کسرہ دو ،حالانکہ یہ اس کے قریب ہے (باقی کیلئے اَلَتْنٰهُمْ لام کے فتحہ سے ہے) اورمدنی وکسائی کیلئے تم نَدْعُوْهُ اِنَّهٗ کے ہمزہ کوفتحہ دو،حالانکہ یہ پسندیدگی کی رُو سے ظہور والا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

دِيْنًا بِكَسْرِ الدَّالِ وَالتَّنْوِيْنِ ، اَلْقُرْبُ مِنَ الدُّنُوِّ ـ بَصْرٍ مبتداء اَىْ قِرَأَةُ بَصْرٍ ـ وَاَتْبَعْنَا خبر ـ بِوَ اتَّبَعَتْ ظرف ـ مَا اَلَتْنَا اِكْسِرُوْا کامفعول ـ دِيْنًا مفعول سے حال، اَىْ قَرِيْبًا مِّنَ الْحَرْفِ الْمَذْكُوْرِ قَبْلَهٗ ـ وَاَنْ اِفْتَحُوْا کامفعول ـ اَلْجَلَا حال ـ رِضًى تمیز من الحال ـ

توضیح: وَاَتْبَعْنٰهُمْ ہمزہ قطعی سے افعال سے دومفعول کی طرف متعدی ہے،اورمجرد تبع سے ایک مفعول کوچاہتا ہے، افعال سے اسناد عظیم الشان متکلم کی طرف ہیں، کہ والدین کی طرح اولاد کوبھی توفیق ایمان وہی دیتا ہے، جوفاعل حقیقی ہے،اور اس میں جانبین کی رعایت ہے جو وَزَوَّجْنٰهُمْ اَلْحَقْنَا اور اَلَتْنٰهُمْ ـ وَاتَّبَعَتْهُمْ کا ہمزہ وصلی ہے،باب افتعال سے ایک مفعول کی طرف متعدی ہے،اوریہ وَاتَّبَعَكَ الْاَوَّلُوْنَ شعراء ۶ع'' کی طرح ہے۔ ﴿۲﴾ اَلَتْنٰهُمْ فتحہ اورکسرہ دونوں لغت ہیں۔ ضَرَبَ اور سَمِعَ دونوں سے آتا ہے،اورلازم ومتعدی دونوں مستعمل ہیں،یعنی اس نے کمی کی،یاوہ چیز کم ہوگی۔ ﴿۳﴾ اِنَّهٗ کی تقدیر فتحہ کی صورت میں لِاَنَّهٗ ہے،اورکسرہ استیناف کی بناء پر ہے۔

(۱۰۴۸) رِضًى يُصْعَقُوْنَ اضْمُمْهُ كَمْ نَصَّ وَالْمُسَيْـ ۱ ـطِرُوْنَ لِسَانٌ عَابَ بِالْخُلْفِ زُمَّلَا

ترجمه: (رِضًى کا ترجمہ پہلے شعر میں ہوچکا ہے) اور فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ جو ہے (شامی اورعاصم کیلئے) اس کی یاء کو ضمہ دے یہ بہت مرتبہ ظاہر ہوگیا ہے،اور اَلْمُسَيْطِرُوْنَ (سین کے ساتھ ہشام،حفص،قنبل کیلئے ایسا) لغت ہے (جس نے حفص کے) خلاف کے ساتھ ہوکر کمزور عقل والے ضعیف پرعیب لگایا ہے، (جومعترض ہے) يُصْعَقُوْنَ صَعِقَ بمعنی مَاتَ هَلَكَ ، اورضمہ سے اُصْعِقَ کا مضارع ہے۔

(۱۰۴۹) وَصَادُ كَزَاىٍ قَامَ بِالْخُلْفِ ضَبْعُهٗ ۱۲ وَكَذِّبْ يَرْوِيْهِ هِشَامٌ مُثَقَّلَا

ترجمہ: اور (اس اَلْمُسَيْطِرُوْنَ طور ۳۷ع" میں) صاد جوزای کے مانند اشمام والا ہے، اس کا بازو (خلف کیلئے بلاخلاف اور خلاد کے) خلاف کے ساتھ قائم ہو گیا ہے۔ اور مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ "نجم ۱ع" جو ہے ہشام اس کو تشدید والا ہونے کی حالت میں روایت کرتے ہیں۔ (پس اَلْمُسَيْطِرُوْنَ میں پانچ وجوہ ہیں۔

﴿۱﴾ قنبل وہشام کیلئے سین سے ہے۔ ﴿۲﴾ حفص کیلئے صاد اور سین دونوں ہیں۔ ﴿۳﴾ خلف کیلئے صاد کا زاء کی طرح اشمام ہے۔ ﴿۴﴾ خلاد کے لئے اشمام اور خالص صاد دونوں ہیں۔ ﴿۵﴾ مدنی، بصری، ابن ذکوان، ابوبکر اور کسائی کیلئے خالص صاد ہے، مَاكَذَّبَ ہشام کیلئے تشدید اور باقی کیلئے كَذَبَ تخفیف ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلرَّمَلُ، اَلضَّعِيفُ، اَلضَّبَعُ، اَلْعَضَدُ (بازو)

شعر ۱۱: يُصَعِّقُوْنَ فعل محذوف کا مفعول ہے جو اس کے بعد اس کا مفسر ہے اَیْ اُضْمُمْ۔ كَمْ کا ممیز محذوف اَیْ قَارِئٌ نَصَّ عَلَيْهِ۔ اَلْمُسَيْطِرُوْنَ لِسَانٌ اسمیہ۔ عَابَ صفت۔ رُمَّلًا عَابَ کا مفعول، عَابَ مِنَ الْعَيْبِ۔

شعر ۱۲: بِالْخُلْفِ اس کے متعلق اَیْ لِسَانٌ يَعِيبُ بِالْخِلَافِ جَاهِلًا ضَعِيفُ الْحَالِ فِي الْعِلْمِ۔ وَصَادٌ مبتداء۔ نکرہ صفت سے خاص ہے جو كَزَایٍ ہے۔ قَامَ الخ فعلیہ خبر ہے۔ كَذَبَ يَرْوِيهِ الخ، اسمیہ خبریہ ہے۔

توضیح: (۱) مُسَيْطِرُ کا معنی رَبٌّ غالب، مسلط ہونا، اس کی رسم صاد سے ہے، صِرَاطَ کی طرح اس میں سین سے ابدال اور زای سے اشمام تخفیف کی غرض سے ہوا ہے۔

(۲) كَذَبَ ثلاثی مجرد سے لازم ہے، یہاں فِیْ مقدر کے ذریعہ متعدی ہے، پس یہاں مَا رَاٰى کی تقدیر فِیْ مَا رَاٰى ہے، اور تشدید تعدیہ کیلئے ہے یعنی یہ بلا واسطہ متعدی ہے۔

ادغام کبیر وصغیر مختلف فیہ: (سورۃ طور) ادغام کبیر دو ۲ ہیں۔ مثلین ایک ۱۔ اور متقاربین بھی ایک ۱ اور صغیر بھی ایک ۱ ہے۔

سورۃ النَّجْمِ وَ الْقَمَرِ

یہ سورۃ مکی ہے لیکن منار الھدیٰ کے قول پر عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى اور حسینی کے قول پر آیت بتیس ۳۲ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ مدنی ہے، اس کی کل آیات کوفی حمصی کیلئے باسٹھ ۶۲۔ اور باقین کیلئے اکسٹھ ۶۱ ہیں، ساٹھ ۶۰ میں تو اتفاق ہے، اور تین میں اختلاف ہے۔ ﴿۱﴾ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا پر کوفی۔ ﴿۲﴾ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى پر شامی اور ﴿۳﴾ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا پر غیر

دمشقی آیت ہے۔اس کے فواصل ھَوْنَا کے چار حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَاصْبِرْ سے وَمَا غَوٰی تک وجوہ صحیحہ ایک سو اکانوے ۱۹۱ ہیں، قالون مع عاصم تیس ۳۰۔ ورش مع دوری بیس ۲۰ ، بسم اللہ پر پندرہ ۱۵ ، ترک پر پانچ ۵ ۔ شامی پانچ ۵ ۔ حمزہ ایک ۱ ۔ مکی پندرہ ۱۵ ۔ بصری پانچ ۵ ۔

سُورۃ القمر: مکی ہے، مگر بعض نے اَمْ يَقُوْلُوْنَ سے وَاَمَرُّ تک کی تین آیتیں مدنی کہیں ہیں، اس کی کل آیات بالاتفاق پچپن ۵۵ ہیں، اور اس کے تمام فواصل راء پر ختم ہوتے ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: فَاسْجُدُوْا سے وَانْشَقَّ الْقَمَرُ تک وجوہ صحیحہ چوبیس ۲۴ ہیں، مبسملین اٹھارہ ۱۸ اور تارکین چھ ۶

سورة النجم

(۱۰۵۰) تُمْرُوْنَهٗ تَمْرُوْنَهٗ وَافْتَحُوْا شَـــذًا ۱۳ مَنْـــوۃَ لِلْمَکِّیْ زِدِالْھَمْزَ وَاحْفِلَا

ترجمہ: اور اَفَتُمْرُوْنَهٗ جو ہے (اس کی جگہ حمزہ وکسائی کا) اَفَتَمْرُوْنَهٗ ہے، اور تم (تاء کو) فتحہ دو، جو عود کی خوشبو والا ہے، اور وَمَنٰوۃَ جو ہے تو (مکی کیلئے) ہمزہ زیادہ کر، اور خوب اہتمام کر (باقی کیلئے وَمَنٰوۃَ ہے، ہمزہ کے ترک سے)۔

(۱۰۵۱) وَيَھْمِزُ ضِيْزٰی خُشَّعًا خَاشِعًا شَـفَا ۱۴ حَـمِيْدًا وَّ خَاطِبْ يَعْلَمُوْنَ فَطِبْ كِلَا

ترجمہ: اور یہ (مکی قِسْمَةٌ) ضِيْزٰی "نجم اع" یاء کو ہمزہ سے بدلتے ہیں، اور ضِئْزٰی پڑھتے ہیں اور خُشَّعًا "قمر اع" جو ہے (حمزہ، کسائی اور بصری کیلئے) خَاشِعًا ہے، اس نے شفا دی ہے، پسندیدہ ہونے کی حالت میں، اور سَيَعْلَمُوْنَ "قمر ۲ع" کو (حمزہ وشامی کیلئے خطاب سے پڑھ، پس تو چراگاہ کے اعتبار سے خوش ہوجا۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۱۳: تُمَارُوْنَهٗ بتقدير فِيْ مَوْضِعِ تَمْرُوْنَهٗ ہے۔ اِفْتَحُوْا وضاحت کیلئے ہے، دونوں قرآتیں تلفظ سے بھی واضح ہیں۔ شَذًا یا تو امر کے فاعل سے حال ہے یا فَتْحًا مقدر کی صفت ہے۔

شعر ۱۴: لِلْمَكِّيْ میں یاء کی تخفیف لغتاً ہے۔ زِدِ الْھَمْزَ خبر ہے، اور اس کے بعد فيها مقدر ہے۔ اِحْفِلَا نون تاکید خفیفہ کا الف سے ابدال ہے، اَیْ اِعْتَدِبِهٖ وَاعْتَبِرِ الْبَتَّة۔ وَيَھْمِزُ الخ، فعلیہ۔ خُشَّعًا خَاشِعًا اسمیہ۔ حَمِيْدًا

حال۔ كَوْنَهٗ مَقْرُوْءًا خَاشِعًا۔ كَلَّا بمعنی اَلْمَرْعٰی تمیز طب سے، اَیْ طَابَ مَرْعَاكَ۔

توضیح: (۱) تُـمْـرُوْنَـهٗ مفاعلہ سے جمع مذکر حاضر فعل مضارع معروف ہے جومجادلہ جھگڑنے کے معنی میں ہے، یعنی کیا نبی ﷺ نے معراج میں جو کھلی آنکھوں دیکھ لیا، اس پر جھگڑتے ہو، اور تَـمْـرُوْنَهٗ مجرد ہے، مَرٰی بمعنی جَحَدَهٗ ضَرَبَ سے یعنی حق کا انکار کرتے ہیں۔ (۲) مَنٰوةَ میں ہمزہ کا ترک اور اثبات دونوں لغت ہیں۔

(۳) ضِئْزٰی ہمزہ والا ضَازَهٗ بمعنی نَقَصَهٗ مصدر ہے۔ فَتَحَ سے اَیْ قِسْمَةٌ ذَاتَ ضِئْزٰی یہ تمہاری گھاٹے والی تقسیم ہے) اور یاء سے یہ بھی ہمزہ والے کی طرح مصدر ہے جسے مبالغہ کے طور پر وصفی معنی میں استعمال کیا ہے، لیکن علماء لغت کی تصریح پر یہ صفت مشبہ ہے، اور یہ بھی احتمال ہے، کہ یہ اجوف واوی ہو، پھر تخفیف کر لی گئی ہو۔

(۴) خَاشِعًا فصیح تر ہے، اس لئے کہ فعل اور اسم فاعل جیسا وہ عامل جو فعل کے مشابہ ہو، یہ دونوں اس صورت میں واحد کے صیغہ سے آتے ہیں، جب فاعل سے پہلے ہوں، اور فاعل اسم ظاہر ہو، خَـاشِـعًـا اَبْـصَـارُهُـمْ میں یہی صورت ہے، اور خُشَّعًا فصیح ہے، اس لئے کہ یہ اسم فاعل کی جمع تکسیر ہے۔

(۵) سَتَعْلَمُوْنَ میں خطاب کی تقدیر قُلْ لَّهُمْ سَتَعْلَمُوْنَ ہے، یا التفات کی بناء پر ہے، اور غیبت کی ضمیر ثَمُوْدَ کیلئے ہے، اور فَقَالُوْا کی رعایت پیش نظر ہے۔

نوٹ: نجم کے فواصل کا امالہ وتقلیل اور اَلـلّٰـتَ ''نجم اع'' میں کسائی کا ھاء سے وقف اور كَـبِـيْـرَ اُمَّهٰتِكُمْ ، اَلنَّشَاءَةَ اور عَادًا الْاُوْلٰی اور ثَمُوْدَا ، نُكُرٍ اور فَفَتَحْنَا ''قمر اع'' باب الامالہ باب الوقف علی مرسوم الخط اور شوریٰ ۲ ۔ نسآء ۵ ۔ عنکبوت ۱ ۔ باب النقل ۵ ، ۶ ۔ ۹ ۔ ہود ۸ ، انعام ۸ ۔ مائدہ ۶ ۔ میں بیان ہو چکے ہیں۔

یاءات زوائد: سورۂ قمر میں یاء زائدہ آٹھ ۸ ہیں۔ (۱) یَدْعُ الدَّاعِ یْ میں بزی، ورش، وبصری۔ (۲) اِلَی الدَّاعِ یْ میں حرمی وبصری۔ (۳ تا ۸) وَنُذُرِيْ چھ جگہ ورش اثبات یاء کرتے ہیں، باقین کا حذف ہے۔

ادغام کبیر وصغیر مختلف فیہ: سورۂ نجم میں ادغام کبیر دس ۱۰ ہیں۔ مثلین پانچ ۵ ۔ اور متقاربین پانچ ۵ ۔ اور صغیر ایک ۱ ہے۔ سورۂ قمر میں ادغام کبیر تین ۳ ہیں۔ مثلین دو ۲ ۔ اور متقاربین کا ایک ۱ ۔ اور ادغام صغیر چار ۴ ہیں۔

جدول ادغام صغیروکبیر (سورۃ حجرات، قٓ، ذاریات، طور، نجم، قمر)

ادغام صغیر (سُوْرَۃُ الْحُجُرَاتِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قراء	اظہار والے قراء
۱	یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ	۲	بصری، کسائی، بخلف عن خلاد	حرمی، شامی، عاصم، خلف

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَۃُ الْحُجُرَاتِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ	۲
۲	اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ	٭
۳	وَقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا	٭
۴	وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا	٭

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَۃُ الْحُجُرَاتِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ	۱

جدول ادغام صغیر (سورۃ قٓ)

نمبر شمار	ادغام صغیر	رکوع	ادغام والے قراء	اظہار والے قراء
۱	وَجَآءَتْ سَکْرَۃُ	۲	بصری، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن عامر، عاصم

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَۃِ قٓ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	نَعْلَمُ مَا	۲

۲	قَرِيْنُهٗ هٰذَا	۔
۳	قَالَ لَّا	۔
۴	اَلْقَوْلُ لَّدَیَّ	۔
۵	نَقُوْلُ لِّجَهَنَّمَ	۳
۶	نَحْنُ نُّحْی	۔

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةِ قٓ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	رَبُّكَ قَلِيْلًا	۳
۲	اَعْلَمُ بِمَا	۔

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قراء	اظہار والے قراء
۱	اِذْدَّخَلُوْا	۲	بصری، ابن عامر، حمزہ کسائی	حرمی، ابن ذکوان عاصم

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ الطُّوْرِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قراء	اظہار والے قراء
۱	وَاصْبِرْلِّحُكْمِ رَبِّكَ	۲	بصری بخلف عن الدوری	ماسوا البصری

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الطُّوْرِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اِنَّهٗ هُوَ	۱

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ الطُّوْرِ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	خَزَائِنُ رَّبِّكَ	۲
۲	وَاصْبِرْلِّحُكْمِ	٠

المرسوم : فٰكِهِيْنَ ''سورۃ طور'' بعض مصاحف میں اثبات الف اور بعض میں حذف سے، اور قَوْمٌ طَاغُوْنَ باثبات الف مرسوم ہے۔ اور اَللّٰتَ (طور) تاء سے، اور مَنٰوةَ واؤ و هاء سے، رَاٰى صرف اسی سورت میں دوجگہ مَا رَاٰى ۔ لَقَدْرَاٰى یاء سے مرسوم ہے۔ يَدْعُ (قمر) بحذف واؤ مرسوم ہے۔

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ النَّجْمِ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قرأ	اظہار والے قرأ
۱	وَلَقَدْ جَآءَهُمْ	۱	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان عاصم

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ النَّجْمِ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	اَنَّهٗ هُوَ	۳
۲	اَنَّهٗ هُوَ	٠
۳	وَاَنَّهٗ هُوَ	٠
۴	وَاَنَّهٗ هُوَ	٠

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ النَّجْمِ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	اَلْمَلٰئِكَةَ تَّسْمِيَةَ	۲
۲	اَعْلَمُ بِمَنِ	٠

۳	اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى	،
۴	اَعْلَمُ بِكُمْ	،
۵	اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى	،
۶	اَلْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ	۳

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ الْقَمَرِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قراء	اظہار والے قراء
۱	وَلَقَدْ جَآءَ هُمْ	۱	بصری، ہشام، حمزہ کسائی	حرمی، ابن ذکوان عاصم
۲	كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ	۲	بصری، ابن عامر حمزہ، کسائی	حرمی، عاصم
۳	وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ	،	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم
۴	وَلَقَدْ جَآ اٰلَ	۳	، ، ، ،	، ، ،

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الْقَمَرِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ	۲
۲	اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ	۳

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ الْقَمَرِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ	۳

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ ﷻ

یہ سورۃ مدنی ہے، اور اس کی کل آیات کوفی، شامی اٹھتر ۷۸ ہے۔ اور حجازی ستتر ۷۷ ہے۔ اور بصری چھتر ۷۶ ہے ہیں۔ چوہتر ۷۴ ہے میں اتفاق ہے، اور پانچ میں اختلاف ہے۔ (۱) اَلرَّحْمٰنُ پر شامی وکوفی۔ (۲) خَلَقَ الْاِنْسَانَ اول پر غیر مدنی۔ (۳) لِلْاَنَامِ پر غیر مکی۔ (۴) شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ پر حجازی۔ اور (۵) یُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ پر غیر بصری آیت ہے۔ اور اس کے فواصل مُرْنَ کے تین حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ سے اَلْقُرْاٰنَ تک وجوہ صحیحہ چھیاسٹھ ۶۶ ہیں، قالون مع ورش وعاصم وکسائی اکیس ۲۱ ہے۔ مکی اکیس ۲۱ ہے۔ ورش مع دوری وشامی نو ۹ ہے۔ خلاد تین ۳ ہے۔ سوسی نو ۹ ہے۔ اور خلف تین ۳ ہے۔

(۱۰۵۲) وَوَالْحَبُّ ذُوالرَّيْحَانُ رَفْعُ ثَلَاثِهَا ۱ بِنَصْبٍ كَفٰى وَالنُّوْنُ بِالْخَفْضِ شُكِّلَا

ترجمہ: اور وَالْحَبُّ اور ذُوالْعَصْفِ اور وَالرَّيْحَانُ جو ہیں (شامی کیلئے) ان تینوں کا رفع نصب کے ساتھ ہے، یہ کافی ہو گیا ہے، اور (حمزہ، کسائی کیلئے وَالرَّيْحَانُ کا) نون جر کے ساتھ صورت بنایا گیا ہے۔

پس (۱) شامی کیلئے وَالْحَبَّ ذَالْعَصْفِ وَالرَّيْحَانَ ہے، تینوں کے نصب سے، اور ذَا کا نصب الف سے ہے۔ (۲) سا عاصم کیلئے تینوں کا رفع اور ذُو کا رفع واؤ سے ہے۔ (۳) حمزہ وکسائی کیلئے اول دو کا رفع اور تیسرے میں نون کا جر۔

﴿النحو والعربية﴾

وَالْحَبُّ معطوف علیہ مجموعہ مبتداء۔ رَفْعُ ثَلَاثِهَا ۔ بدل ان تینوں سے۔ كَفٰى خبر۔ بِنَصْبٍ متعلق بخبر۔ اَلنُّوْنُ الخ۔ اسمیہ۔ بِالْخَفْضِ خبر کے متعلق ہے۔ شُكِّلَا اَیْ صُوِّرَ۔

توضیح: تینوں کا نصب ماقبل کے جملہ فعلیہ پر معطوف ہونے کے سبب ہے، اور رفع اس لئے ہے، کہ جملہ وَالْحَبُّ ماقبل کے جملہ اسمیہ فِيْهَا فَاكِهَةٌ پر معطوف ہے، اور حمزہ وکسائی کیلئے وَالرَّيْحَانِ مجرور ذُوالْعَصْفِ پر معطوف ہونے کے سبب ہے، اور پھر مضاف ذُوْ کو حذف کر دیا، اور اَلرَّيْحَان کو اپنے حال پر رہنے دیا۔

(۱۰۵۳) وَيَخْرُجُ فَاضْمُمْ وَافْتَحِ الضَّمَّ اِذْ حَمٰى ۲ وَفِي الْمُنْشَئٰتُ الشِّيْنُ بِالْكَسْرِ فَاحْمِلَا

ترجمہ: اور تو يَـخْـرُجُ کی (یا کو مدنی اور بصری کیلئے) ضمہ دے اور ضمہ کو فتحہ سے بدل دے، اس لئے کہ اس نے حمایت کی ہے، (پس ان دونوں کیلئے يُخْرَجُ ہے) (اور حمزہ وابوبکر کیلئے) اَلْمُنْشِئٰتُ میں شین کسرہ کے ساتھ ہے، پس تو اسے ضرور نقل کر۔

(۱۰۵۴) صَحِيحًا م بِخُلْفٍ نَفْرُغُ الْيَاءُ شَائِعٌ ۳ شُوَاظٌ م بِكَسْرِ الضَّمِّ مَكِّيُّهُمْ جَلَا

ترجمه: حالانکہ یہ کسرہ صحیح ہے، نیز (ابوبکر کے) خلاف کے ساتھ ہے، اور سَنَفْرُغُ لَكُمْ ۳ع" جو ہے (حمزہ، کسائی کیلئے) یاء مشہور ہے، اور شُوَاظٌ جو ہے، ان میں کے مکی نے ضمہ کے بجائے کسرہ سے ظاہر کیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۲: يَخْرُجَ فعلیہ۔ اَلشَّيْنُ بِالْكَسْرِ فَاحْمِلَا فعلیہ۔ فَاضْمُمْ اور فَاحْمِلَا دونوں میں امر کی فاء زائدہ ہیں۔ صَحِيحًا اَحْمِلُ کے مفعول سے حال ہے۔ نَفْرُغُ الخ، اسمیہ ہے۔

شعر ۳: شُوَاظٌ مَكِّيُّهُمْ جَلَا مبتداء وخبر۔ بِكَسْرِ الضَّمِّ جَلَا کے متعلق ہے، بمعنی كَشَفَ ۔

توضیح: (۱) يُخْرَجُ مجہول سے اَللُّؤْلُؤُ اس کا نائب فاعل، اور وَالْمَرْجَانُ اس پر معطوف ہے، اور فتحہ وضمہ والا معروف ہے، جو يُخْرِجُ کا مطاوع ہے، اَیْ يُخْرِجُ الْغَوَّاصُ فَيَخْرُجُ ، اور اَللُّؤْلُؤُ فاعل اور وَالْمَرْجَانُ اس پر معطوف ہے۔

(۲) مُنْشِئَاتُ کسرہ سے نَشَاتِ السَّحَابَةُ سے اِرْتَفَعَتْ کے معنی میں وہ کشتیاں جو چلنے کیلئے لنگر اونچا کرنے والی ہیں، اور فتحہ والا الجر بات کے معنی میں ہے یعنی وہ کشتیاں جو سمندر میں روانہ کی گئیں وہ بلندی اور بڑائی میں پہاڑوں کی طرح ہیں، اور ابراز میں ہے فتحہ وکسرہ دونوں سے اَلْجَوَارِ کشتیوں کی صفت ہے، اور کسرہ والی قرأت کی رُو سے عراقی قرآنوں میں ہمزہ یاء کی صورت میں مرسوم ہے۔

(۳) سَيَفْرُغُ یاء سے ضمیر لفظ اللہ یا رب کیلئے ہے جو ماقبل مذکور ہے، اور نون سے اسناد باعظمت متکلم کی طرف ہیں، اور اس میں التفات ہے۔ (۴) شُوَاظٌ شین کا ضمہ اور کسرہ فراء کے قول پر دونوں لغت ہیں، بمعنی آگ کا شعلہ دھواں کے بغیر۔

(۱۰۵۵) وَرَفْعُ نُحَاسٌ جَرُّ (حَقٍّ) وَكَسْرُ مِيـ ۴ ـمِ يَطْمِثْ فِي الْاُولٰى ضُمَّ تُهْدٰى وَتُقْبَلَا

ترجمه: اور (حسن اور شامی کیلئے وَنُحَاسٌ ۲ع" کا رفع جو ہے، اس میں (مکی وبصری کیلئے) حق والوں کا جر ہے، اور تو (کسائی کے دُوری کیلئے) لَمْ يَطْمِثْهُنَّ ۳ع" کے میم کے کسرہ کو اس (يَطْمِثْ کے) پہلے کلمہ میں ضمہ سے بدل دے، تو رہنمائی کیا جائے گا، اور ضرور قبول کر لیا جائے گا۔

(۱۰۵۶) وَقَالَ بِهِ لِلَّيْثِ فِي الثَّانِ وَحْدَهُ ۵ شُيُوخٌ وَنَصَّ اللَّيْثُ بِالضَّمِّ اَوَّلَا

ترجمه: اور لیث (ابوالحارث) کیلئے شیوخ تو صرف دوسرا (لَمْ يَطْمِثْهُنَّ ۳ع" کے میم میں کسرہ کے قائل ہوئے ہیں،

اورخودلیث نے فقط پہلے یَطْمِثْ کے میم کے ضمہ کی تصریح کی ہے، یعنی صاحب مصباح اوران کے شیخ عبدالسید جیسے شیوخ نے فرمایا ہے، کہ ابوالحارث دوسرے یَطْمِثْ میں ضمہ پڑھتے تھے، اور خود ابوالحارث کے بیان سے پہلے کا ضمہ نکلتا ہے، دونوں اقوال کے جمع کرنے سے ان کے لئے دونوں میں ضمہ پڑھنا بھی صحیح ہے۔

(۱۰۵۷) وَقَوْلُ الْكِسَائِي ضُمَّ أَيُّهُمَا تَشَا ﴿ وَجِيهٌ وَّبَعْضُ الْمُقْرِئِيْنَ بِهِ تَلَا

ترجمه: اور کسائی کا قول وجاہت والا ہے، کہ تو دونوں میں سے جس کو چاہے ضمہ دے، اور بعض پڑھانے والے شیوخ نے اسی (تخییر) کے موافق پڑھا ہے۔

خلاصہ یہ ہے، کہ جب کسائی کیلئے دونوں کلموں کی دونوں وجوہ پڑھنی ہوں تو اول میں پہلے میم کا ضمہ پڑھو، پھر کسرہ اور ثانی میں پہلے کسرہ پڑھو، پھر ضمہ، اور جعبری کی رائے میں دونوں میں کسرہ مختار ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر۴: رَفْعٌ اَیْ مَرْفُوعٌ مبتداء۔ جَرَّ حَقٌّ بِرَفْعٍ خبر۔ حَقٌّ اَیْ اُلُوْحَقٌّ، اَلْاُوْلٰی یَطْمِثْ کی صفت ہے اَیْ کَلِمَةُ یَطْمِثْ۔

شعر۵: کَاثَانٍ بھی یَطْمِثْ کی صفت ہے۔ تُهْدٰی جعبریؒ کی رائے پر جواب امر کی وجہ سے مجزوم ہے اور تُقْبَلَا بھی اس پر معطوف ہے، اسلئے مجزوم ہے، اور اس کا الف نون خفیفہ سے بدلا ہے، اور شعلہ کے قول پر تُهْدٰی کی تقدیر فَتُهْدٰی ہے، اور مضارع جواب امر کی فاء کے بعد اَنْ مقدر کی وجہ سے منصوب ہے۔ اور تُقْبَلَا بھی اسی پر معطوف ہے۔

شعر۵: لام اور فِیْ دونوں قَالَ کے متعلق ہیں۔ وَحْدَهُ الثَّانِ سے حال ہے۔ اَوَّلًا نَصَّ کا مفعول ہے۔ بِالضَّمِّ مُتَلَبِّسًا مقدر کے متعلق ہے، جو اَوَّلًا کا پہلا حال ہے، اور وَحْدَهُ اس کا دوسرا حال ہے۔

شعر۶: اَیُّهُمَا اَیْ اَلْفِعْلَیْنِ اَوِ الْمِیْمَیْنِ۔ اَیُّهَا تَشَآءُ اپنے صلہ سے مل کر ضُمَّ کا مفعول بہ ہے، اور امر اپنے فاعل ومفعول سے مل کر جملہ امریہ ہو کر قول کا مقولہ مبتداء ہے، اور وَجِیْهٌ خبر ہے۔

توضیح: (۱) نُحَاسٌ پگھلا ہوا تانبہ، اور دھواں سین کے رفع سے نُحَاسٌ، شُوَاظٌ پر معطوف ہے، اور جر مِنْ نَّارٍ پر عطف کی بناء پر یا مِنْ مقدرہ کی بناء پر اس لئے کہ تقدیر وَشَیْءٌ مِنْ نُّحَاسٍ تھی، یا یہ جر جوار ہے۔

(۲) لَمْ یَطْمِثْهُنَّ میں میم کا ضمہ اور کسرہ دونوں لغت ہیں، طَمَثَ، نَصَرَ اور ضَرَبَ دونوں سے آتا ہے، اور تخییر دونوں لغات کو جمع کرنے کی غرض سے ہے۔

(۱۰۵۸) وَاٰخِرُهَا یَاذِی الْجَلٰلِ ابْنُ عَامِرٍ ٭ بِوَاوٍ وَّ رَسْمُ الشَّامِ فِیْهِ تَمَثَّلَا

ترجمہ: اور اس سورت کے آخر میں ابن عامر نے ذِی الْجَلٰلِ کی یاء کا واؤ سے ابدال کیا ہے (اور اسی طرح ذُو الْجَلٰلِ پڑھا ہے، جس طرح دوسرے رکوع میں سب کے لئے ہے) اور شامی مصحف کی رسم بھی اس واؤ میں متصور ہوگئی ہے، باقی کیلئے ذِی الْجَلٰلِ ہے، یاء سے اور غیر شامی کی رسم بھی یاء سے ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اٰخِرُ ھاء منصوب ہے، ظرفیت ہے، اور یاء کی صورت میں ذِیْ رَبّ کی صفت ہے، اور ذُوالْجَلٰلِ اس سورت کا پہلا وَجْهُ کی صفت ہے، اس لئے اجماعاً مرفوع ہے۔

یاءات زوائد: ناظمؒ کے طرق سے کوئی یاء زائدہ بھی نہیں، البتہ اَلْجَوَارِیْ کو یعقوب وقفاً ثابت رکھتے ہیں۔

ادغام کبیر: (سورۂ رحمٰن) ادغام کبیر صرف دو۲ ہیں، اور مثلین ہیں۔ (۱) یُکَذِّبُ بِّهَا (۲) عَیْنَانِ نَّضَّاخَتٰنِ۔

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	یُکَذِّبُ بِّهَا	۲
۲	عَیْنٰنِ نَّضَّاخَتٰنِ	۳

المرسوم: تُکَذِّبٰنِ بعض مصاحف میں بالالف، اور بعض میں بحذف اور وَجَنَا الْجَنَّتَیْنِ اکثر مصاحف میں بالالف اور بعض میں بالیاء مرسوم ہے۔ اَلْمُنْشَئٰتُ مصاحف عراق میں ہمزہ بصورت یاء اور حجاز و شام کے مصاحف میں حسب قاعدہ بصورت الف مرسوم ہے۔

سُورَةُ الْوَاقِعَةِ وَالْحَدِيْدِ

سورۃ واقعہ مکیہ ہے، لیکن جسینی کے قول پر جو تھے اَفَرَءَیْتُم سے اَلْمُنْشِئُوْنَ تک کی دو۔ اور منارالھدیٰ کے قول پر ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ اور اَفَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ یہ چار آیتیں مدنی ہیں، اس کی کل آیات حجازی وشامی ننانوے ۹۹ اور بصری ستانوے ۹۷ اور کوفی چھیانوے ۹۶ ہیں۔ نواسی ۸۹ میں اتفاق ہے، اور پندرہ میں اختلاف ہے، جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ پر حجازی غیر کوفی۔ (۲) وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ پر مدنی اول۔ (۳) مَوْضُوْنَةٍ پر حجازی وکوفی۔ (۴) وَاَبَارِیْقَ پر مکی اور مدنی آخر۔ (۵) وَحُوْرٌ عِیْنٌ پر غیر مدنی آخیر۔ (۶) وَلَاتَاْثِیْمًا پر غیر مکی ومدنی اول۔ (۷) وَاَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ پر غیر کوفی۔ (۸) اِنْشَآءً پر غیر بصری۔ (۹) وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ پر غیر کوفی۔ (۱۰) وَحَمِیْمٍ پر غیر کوفی۔ (۱۱) وَکَانُوْا یَقُوْلُوْنَ پر مکی۔ (۱۲) اٰبَآءُنَا الْاَوَّلُوْنَ پر غیر حمصی۔ (۱۳) قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ پر غیر شامی ومدنی اول۔

(۱۴) لَمَجْمُوْعُوْنَ پر مدنی اخیر وشامی اور (۱۵) وَرَیْحَانٌ پر شامی آیت ہے، اس کے فواصل مِنْ قَاةٍ کے پانچ حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ سے كَاذِبَةٌ تک وجوہ صحیحہ اکسٹھ ۶۱ ہیں، قالون مع مکی وعاصم پندرہ۔ کسائی پندرہ۔ بصری مع خلاد پانچ ۵۔ ورش بیس ۲۰۔ بسم اللہ پر پندرہ ۱۵، ترک پر پانچ ۵۔ حمزہ ایک ۱۔ شامی پانچ ۵۔

سورۃ حدید: مدنی ہے، اسکی کل آیات حجازی اٹھائیس ۲۸۔ عراقی انتیس ۲۹ ہیں۔ اٹھائیس ۲۸ میں اتفاق ہے، دو ۲ میں اختلاف ہے۔ (۱) مِنْ قَبْلِهِ الْعَذَابُ پر کوفی۔ اور (۲) وَاٰتَیْنٰهُ الْاِنْجِیْلَ پر بصری آیت ہے، اس کے فواصل رُبَّ مِنْدَلٍ کے آٹھ حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: فَسَبِّحْ سے وَالْاَرْضِ تک وجوہ صحیحہ اکیاسی ۸۱ بنتی ہیں۔ مبسملین تیس ۳۰۔ ورش مع حمزہ چالیس ۴۰، بسم اللہ پر تیس ۳۰، ترک پر دس ۱۰۔ بصری مع شامی دس ۱۰۔ اور حمزہ ایک ۱۔

سُورَةُ الْوَاقِعَةِ

(۱۰۵۹) وَحُوْرٌ وَّ عِیْنٌ خَفْضُ رَفْعِهِمَا شَـ ـفَا ا وَعُرْبًا سُكُوْنُ الضَّمِّ صَـ ـحَّحَ فَـ ـاعْتَلَا

ترجمہ: اور حُوْرٌ اور عِیْنٌ جو ہیں، (حمزہ وکسائی کیلئے) ان دونوں کے رفع کے بجائے جر ہے (حُوْرٍ عِیْنٍ

ہے،اور باقی پانچ کا رفع حُورٌ عِينٌ ہے)اور عُرُبًا جو ہے(ابوبکر اور حمزہ کیلئے اسی طرح) ضمہ کے بجائے سکون راء صحیح کر دیا گیا ہے، پس یہ بلند ہو گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

حُورٌ مبتداء۔ عِينٌ معطوف۔ خَفْضٌ بدل ان دونوں سے۔ شَفَا خبر۔ عُرُبًا مبتداء۔ سُكُونُ الضَّمِّ مبتداء ثانی۔ صُحِّحَ خبر، اور پورا جملہ خبر مبتداء اول کی لام عائد کے عوض میں فَاعْتَلَا معطوف علی الخبر۔

توضیح: (۱) وَحُورٍ عِينٍ جَنّٰتِ نَعِيمٍ پر معطوف ہونے کے سبب مجرور ہے، اور فوائد کے قول پر یہ جر جوار کے طور پر ہے، کہ كَأْسٍ فَاكِهَةٍ اس کے قریب مجرور آرہے ہیں، اور رفع کی تقدیر پر حُورٌ مبتداء ہے اور خبر مقدر اَیْ عِنْدَهُمْ اَوْ فِيهَا حُورٌ اور عِينٌ صفت ہے۔

(۲) عُرُبًا سکون وضمہ دونوں لغت ہیں، سکون تمیمی لغت ہے، وہ عورت جو خاوند کو محبوب ہو، اسے عَرُوبٌ کہتے ہیں، اور یہ اس کی جمع ہے۔ صَبُورٌ اور صُبُرٌ کی طرح۔

(۱۰۶۰) وَخِفُّ قَدَرْنَا دَارَ وَانْضَمَّ شُرْبَ فِي ـ نَدًى الصَّفْوِ وَاسْتِفْهَامُ إِنَّا صِفَا وِلَا

ترجمہ: اور (مکی کیلئے) نَحْنُ قَدَرْنَا (کی دال) کی تخفیف دائر ہو گئی ہے، (باقی کیلئے تشدید ہے) اور (حمزہ، عاصم، مدنی کیلئے) شُرْبَ (الْهِيمِ کا شین) ضمہ والا ہو گیا ہے، حالانکہ یہ صفائی کی تری و رونق میں ہے (نفر اور کسائی کیلئے شَرْبَ فتحہ سے ہے) اور (ابوبکر کیلئے) إِنَّا لَمُغْرَمُونَ کا استفہام سے (ءَإِنَّا) پڑھنا پیروی کی رُو سے صاف ہو گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

خِفُّ مرکب اضافی مبتداء۔ دَارَ خبر۔ شُرْبَ اِنْضَمَّ کا فاعل۔ فِي نَدٍ ظرف۔ اَلصَّفْوَ کی طرف مضاف۔ استفہام مبتداء۔ مضاف اِلَی اِنَّا۔ صَفَا خبر۔ وِلَا تمیز۔ اور تقدیر مَشَبَّهٌ صَفَا قُوَّتِهِ۔ يَا ذُوا صَفَا مُتَابِعَتِهِ۔

توضیح: (۱) قَدَرْنَا تشدید دال وتخفیف دونوں لغت ہیں، اور یہ قضاء اور فیصلہ کرنے کے معنی میں ہے، قدرت کے معنی میں نہیں۔ (۲) شُرْبُ شین کے فتحہ وضمہ دونوں سے کسائی کے قول پر شَرِبْتَ الْإِبِلَ کا مصدر ہے، اور بعض کے قول پر فتحہ والا مصدر اور ضمہ والا اسم ہے۔ (۳) ءَإِنَّا استفہام انکار اور تعجب کیلئے ہے، اور ترک اس لئے ہے، کہ یہاں صرف خبر

دینا مقصود ہے، نہ کہ دریافت کرنا، اور دونوں قراءتوں میں یہ جملہ تَقُوْلُوْنَ مقدر کا مقولہ ہے۔

نوٹ: أَئِذَا اور ءَإِنَّا کے استفہام مکرر اور أَوَ آبَاؤُنَا اور النَّشْأَةَ ۲ ع''، رعد، صفّٰت ۲ع''۔ اور عنکبوت ۱ میں بیان ہو چکے ہیں۔

(۱۰۶۱) بِمَوْقِعِ بِالْإِسْكَانِ وَالْقَصْرِ شَائِعٌ ۳ وَقَدْ أَخَذَ اضْمُمْ وَاكْسِرِ الْخَاءَ حُوَّلَا

ترجمہ: بِمَوْقِعِ النُّجُوْمِ ''واقعہ ۳ع'' اور کسائی کیلئے واؤ کے) اس کان اور الف کے حذف کے ساتھ مشہور ہے (یعنی یہ بِمَوْقِعِ اور سا، شامی، عاصم بِمَوَاقِعِ پڑھتے ہیں) اور تو وَقَدْ أَخَذَ ''حدید ا ع'' (ہمزہ) کو ضمہ دے، اور (اس کی خاء کو) کسرہ دے حالانکہ تم تغیر و تبدل سے واقفیت رکھنے والوں کی طرح ہو۔

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ

(۱۰۶۲) وَمِيْثَاقُكُمْ عَنْهُ وَكُلٌّ كَفَى وَأَنْ ۴ ظِرُوْنَا بِقَطْعٍ وَاكْسِرِ الضَّمَّ فَيْصَلَا

ترجمہ: اور مِيْثَاقُكُمْ ا ع'' (کا اطلاق رفع) ان (بصری ہی) سے ہے (یعنی بصری کیلئے وَقَدْ أُخِذَ مِيْثَاقُكُمْ ہے، اور باقی کیلئے وَقَدْ أَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ ہے) اور (شامی کیلئے وَقَاتَلُوْا) وَكُلٌّ کا رفع کافی ہو گیا ہے (باقی کیلئے وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ ہے) اور حمزہ کیلئے اٰمَنُوْا) أَنْظِرُوْنَا ہمزہ قطعی مفتوح سے ہے، اور تو اس کی ظاء کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دے حالانکہ تو جدائی کرنے والا ہے۔

توضیح: (۱) بِمَوْقِعِ توحید سے مراد جنس ہے، اور جمع کثرت کی غرض سے ہے اس لئے کہ ستارے بہت ہیں، اور ان کے چھپنے کے موقع بھی متعدد ہیں۔

(۲) أُخِذَ ضمہ اور کسرہ سے مجہول ہے، اور مِيْثَاقُكُمْ کا رفع نائب فاعل ہونے کی بناء پر ہے، اور فعل مجہول لانے کی وجہ فاعل کا معلوم ہونا، اور وہ بِاللّٰهِ میں مذکور ہے، اور فتحہ والا معروف ہے، اور اس کی ضمیر اللہ کے اسم گرامی کیلئے ہے، جو بِاللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ میں ہے، اور مِيْثَاقَكُمْ مفعول بہ ہونے کے سبب منصوب ہے، اور أَخَذَ رَبُّكَ ''اعراف ۲۲ع'' نے اس احتمال کو ختم کر دیا ہے، کہ حدید میں معروف کی ضمیر وَالرَّسُوْلِ کیلئے ہے۔

(۳) وَكُلٌّ رفع کی صورت میں مبتداء ہے، اور جملہ وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى خبر ہے، اور نصب کی صورت میں وَكُلًّا وَّعَدَ کا پہلا مفعول ہے، جو فعل پر مقدم ہے، اور اَلْحُسْنٰى دوسرا ہے، یہ غیر شامی مصاحف میں الف سے مرسوم ہے۔

(۴) اَنْظِرُوْنَا ہمزہ قطعی سے مہلت کے معنی میں ہے، اَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ "اعراف، حجر، صاد بھی اسی معنی میں ہے، یعنی صِرَاطْ کی طرف آہستہ چلو، تاکہ ہمیں مہلت دو، ہم بھی تمہارے ساتھ چلیں، اور ہمزہ وصلی سے اُنْظُرُوْنَا بمعنی اِنْتَظِرُوْنَا ہمارا انتظار کرو، یا نَظْرٌ دیکھنے کے معنی میں ہے، اَیْ اُنْظُرُوْا اِلَیْنَا تم ہماری طرف دیکھو، تاکہ مؤمنین کے چہرے کے نور سے انہیں بھی راستہ نظر آئے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر۳: بِمَوْقِعِ شَائِعٌ اسمیہ بِالْاِسْکَانِ متعلق بالخبر۔ وَقَدْاَخَذَ اُضْمُمْ کا مفعول۔ حَوَّلَا حال اِکْسِرْ کے فاعل سے۔ مِیْثَاقَکُمْ عَنْهُ اسمیہ۔ اَیْ بِالرَّفْعِ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو۔ وَکُلٌّ کَفٰی اسمیہ۔ اور اسی طرح اَنْظِرُوْنَا بِقَطْعٍ۔ فَیْصَلًا حال اِکْسِرْ کے فاعل سے۔ اَلضَّمُّ اس کا مفعول ہے۔

(۱۰۶۳) وَیُؤْخَذُ غَیْرُ الشَّامِ مَا نَزَلَ الْخَفِیْفُ ۵ فُ اِذْعَزَّ وَالصَّادَانِ مِنْ بَعْدُ دُمْ صِلَا

ترجمه: اور لَا تُؤْخَذُ (اطلاقی یا تذکیر کے ساتھ) شامی کے سوا (سب کی قرأت) ہے (اور مدنی اور حفص کیلئے) وَمَا نَزَلَ زاء کی تخفیف والا ہے، اس لئے کہ یہ (حجت میں) غالب ہوگیا ہے) (باقی کیلئے نَزَّلَ تشدید سے ہے) اور دو ایسے صاد جو اس کے بعد ہیں (اَلْمُصَّدِّقِیْنَ، اَلْمُصَّدِّقَاتِ مکی اور ابوبکر کیلئے بلا تشدید ہیں) تو آگ والا ہوکر (مہمان نواز بن کر) ہمیشہ رہ، (باقی کیلئے دونوں صاد کی تشدید ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

لَا تُؤْخَذُ الخ، جملہ اسمیہ اور باقی جملے بھی اسی طرح اسمیہ خبریہ ہیں۔ صِلَا یعنی بالتخفیف تمیز اَیْ دَامَ ذَکَاءُكَ اَیْ قُوَّاكَ بِالْعِلْمِ۔

توضیح: (۱) تُؤْخَذُ میں تانیث فاعل کے لفظاً مؤنث ہونے کی وجہ سے ہے، اور تذکیر فِدْیَةٌ فاعل کی تانیث مجازی ہے نیز فِدَآءٌ کے معنی میں ہے اور مِنْکُمْ سے جدائی ہورہی ہے۔

(۲) وَمَا نَزَلَ میں مَا موصولہ ہے، اور لِذِکْرِ اللّٰهِ پر معطوف ہے، اور محل جر میں ہے اور نَزَلَ کی تخفیف اس لئے ہے کہ یہ ثلاثی مجرد ہے اور لازم ہے اور نَزَّلَ کا مطاوع ہے اور تشدید تعدیہ کیلئے ہے اور اس کی ضمیر فاعلی لفظ اللہ کیلئے ہے۔

(۳) صاد کی تخفیف سے اَلْمُصَدِّقِیْنَ اور اَلْمُصَدِّقٰتِ صَدَّقَ سے اسم فاعل ہے، جو تَصَدَّقَ کے معنی میں ہے، اور تشدید سے دونوں تَصَدَّقَ سے ہیں، صدقہ دینے کے معنی میں، اور تاء کا صاد میں ادغام تخفیف کی غرض سے کیا گیا ہے۔

(۱۰۶۴) وَاٰتٰـكُمْ فَـاقْـصُرْ حَـفِيْظًـا وَّ قُلْ هُوَ الْـ ٦ ـغَنِيُّ هُوَ احْذِفْ (عَمَّ) وَصْلاً مُوَصَّلا

ترجمہ: اور تو بِمَـا اٰتٰكُمْ کو (بصری کیلئے) الف کے حذف سے (اَتٰكُمْ) پڑھ، حالانکہ تو (قرأت کی) حفاظت کرنے والا ہے، اور تو کہہ دے کہ فَـاِنَّ الـلّٰـهَ هُوَ الْغَنِيُّ جو ہے، تو (مدنی اور شامی کیلئے) هُوَ کو حذف کر دے یہ عام اور مشہور ہے حالانکہ یہ ایسے وصل والا ہے، جو بار بار پہنچایا گیا ہے (مدنی اور شامی مصاحف میں هُوَ محذوف فی الرسم ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

وَاٰتٰكُمْ الخ۔ جملہ فعلیہ۔ فَا زائدہ۔ حَفِيْظًا حال من الفاعل۔ هُوَ الْغَنِيُّ مبتداء۔ هُوَ اِحْذِفْ، هُوَ اِحْذِفْ کا مفعول۔ اور جملہ فعلیہ خبر المبتداء۔ عَمَّ جملہ مستانفہ اَیْ عَمَّ الْمَذْكُوْر۔ وَصْلاً حال۔ مُوَصَّلا صفت۔

توضیح: (۱) اٰتٰكُمْ الف کے حذف سے ثلاثی مجرد ہے، جو جَـآءَ وَ کے معنی میں ہے، اور اس میں فَـاٰتٰـكُمْ کی مناسبت پیش نظر ہے، اور الف مدہ والا افعال سے ہے، اور اَعْـطٰى کے معنی میں ہے، وَاٰتٰـكُمْ مِّنْ كُلِّ ''ابراھیم'' کی طرح۔

(۲) فَـاِنَّ اللّٰهَ الْغَنِيُّ مبتداء وخبر ہے۔ هُوَ کا حذف فصل کو ترک کرنے کی غرض سے ہے، اور اثبات اس میں ضمیر فصل کے طور پر لے آئے ہیں، اور هُــوَ ضمیر فصل کو حذف کر دینے سے معنی میں خلل واقع نہیں ہوتا، مختہ میں سب کیلئے هُــوَ ثابت ہے۔

نوٹ: رِضْوَانَ ''آل عمران ۳'' ۔ اور بِالْبَخَلِ نسآء ۱۳۔ میں بیان ہو چکے ہیں۔

ادغام کبیر وصغیر مختلف فیہ (سورۃ واقعہ): سورۃ واقعہ میں ادغام کبیر پانچ ہیں۔ مثلین تین ۳۔ اور متقاربین ۲۔ اور صغیر ایک ۱ ہے۔ اور سورۃ حدید میں ادغام کبیر صرف مثلین کے چار ہیں۔ اور صغیر ایک ۱ ہے۔

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قرآ	اظہار والے قرآ
۱	بَلْ نَّحْنُ	۲	للکسائی مع الغنہ	ماسوا کسائی

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اَلَّذِيْنَ نَّحْنُ	۱

۲	اَلْخٰلِقُوْنَ نَحْنُ	″
۳	اَلْمُنْشِئُوْنَ نَحْنُ	″

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ	۳
۲	وَتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ	″

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قرأ	اظہار والے قرأ
۱	وَيَغْفِرْلَكُمْ	۴	بصری بخلف عن الدوری	ماسوا بصری

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	يَعْلَمُ مَا	۱
۲	فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ	۲
۳	اَلْعَظِيْمُ مَا	۳
۴	فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ	″

المرسوم: لِئَلَّا سورۂ حدید موصول مرسوم ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُجَادِلَةِ اِلٰى سُوْرَةِ قٓ

اَلْجُزْءُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ (۲۸)

سورۃ مجادلہ مدنی ہے، اسکی آیات مدنی اول اور شامی اور عراقی بائیس ۲۲ ہیں، جبکہ مکی اور مدنی آخر اکیس ۲۱ ہیں۔ ایک آیت فِی الْاَذَلِّیْنَ میں اختلاف ہے، مکی اور مدنی آخر آیت شمار نہیں کرتے باقی نے شمار کیا ہے، اور اسکے فواصل مَرَزَنْرٌ کے پانچ حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَاللّٰهُ سے اِلَی اللّٰهِ تک وجوہ صحیحہ دوسو چون ۲۵۴ ہیں۔ قالون مع مکی بہتر ۷۲۔ ورش پچاس ۵۰، بسم اللہ پر چھتیس ۳۶، ترک پر چودہ ۱۴۔ عاصم وکسائی چھتیس ۳۶، چھتیس ۳۶۔ بصری، ابن ذکوان، دوری اور ہشام چودہ ۱۴، چودہ ۱۴۔ اور حمزہ چار ۴۔

سورۃ حشر: مدنی ہے، اور اس کی کل آیات بالاتفاق چوبیس ۲۴ ہیں، اور اس کے فواصل مُرَبِّنْ کے چار حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: اَلَآ اِنَّ سے اَلْاَرْضَ تک وجوہ صحیحہ ایک سو بیالیس ۱۴۲۔ قالون مع مکی چالیس ۴۰۔ دوری سولہ ۱۶۔ سوسی آٹھ ۸۔ ورش مع حمزہ اٹھائیس ۲۸، بسم اللہ پر بیس ۲۰، ترک پر آٹھ ۸۔ حمزہ دو ۲۔ شامی آٹھ ۸۔ کسائی اور عاصم بیس ۲۰، بیس ۲۰۔

سورۃ ممتحنہ: مکی ہے اس کی کل آیات بالاتفاق تیرہ ۱۳ ہیں، اور اسکے فواصل لِنَرْ مِدْ کے پانچ حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَهُوَ الْعَزِيْزُ سے مِنَ الْحَقِّ تک وجوہ صحیحہ پانچ سو چورانوے ۵۹۴۔ قالون ۱۹۲۔ کسائی ۴۸۔ بصری، دوری ۱۶، ۱۶۔ ورش ۱۹۲۔ بسم اللہ پر ۱۴۴، ترک پر ۴۸۔ مکی وعاصم ۴۸، ۴۸۔ ہشام وابن ذکوان ۱۶، ۱۶۔ اور حمزہ دو ۲۔

سورۃ صف: مدنی ہے، اس کی کل آیات بالاتفاق چودہ ۱۴ ہیں، اور اس کے فواصل صُمُنَ کے تین حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ سے فِی الْاَرْضِ تک وجوہ صحیحہ تین سو چوبیس ۳۲۴ ہیں قالون مع مکی ۱۲۰۔ بصری، دوری ۸، ۸۔ ورش ۱۱۴، بسم اللہ پر ۹۰، ترک پر ۲۴۔ خلف، حمزہ، خلاد ۲، ۲۔ شامی ۸۔ کسائی ۳۰۔ عاصم ۳۰۔

سورۃ جمعہ: مدنی ہے، اور اس کی کل آیات بالاتفاق گیارہ ۱۱ ہیں، اور اسکے فواصل نَمْ کے دو حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے اَلْحَكِيْمُ تک وجوہ صحیحہ ایک سو چون ۱۵۴ ہیں مبسملین غیر ورش

۴۴ ۔ ورش ۹۶ ، بسم اللہ پر ۶۶ ، ترک پر ۳۰ ۔ بصری مع شامی وخلاد ۱۰ ۔ اور حمزہ ۴

سورۃ منافقون: مدنی ہے، اوراس کی کل آیات بالاتفاق گیارہ ۱۱ ہیں، اوراس کے تمام فواصل نون پر ختم ہوئے ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَاللّٰهُ سے لَرَسُوْلُ اللّٰهِ تک وجوہ صحیحہ ۱۳۲ ہیں، قالون مع مکی ۳۲ ، ۳۲۔ بصری، ہشام وابن ذکوان ۱۰ ، ۱۰ ۔ حمزہ ۴ ۔ ورش ۳۲ ، بسم اللہ پر ۲۲ ، ترک پر ۱۰ ۔

سورۃ تغابن: مدنی ہے، اوراسکی کل آیات بالاتفاق اٹھارہ ۱۸ ہیں، اوراس کے فواصل رَمِدْنَ کے چار حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ سے فِي الْاَرْضِ تک وجوہ صحیحہ اٹھتر ۷۸ ہیں، قالون مع مکی وحفص وکسائی ۲۰ ۔ بصری مع شامی ۸ ۔ حمزہ ۲ ۔ ابوبکر ۲۰ ۔ ورش ۲۸ ، بسم اللہ پر ۲۰ ، ترک پر ۸ ۔

سورۃ طلاق: مدنی ہے، اوراس کی کل آیات بصری گیارہ ۱۱ حمصی تیرہ ۱۳ ۔ اور باقی پانچ شماروں میں بارہ ہیں، گیارہ میں اتفاق ہے، چار میں اختلاف ہے۔ ﴿۱﴾ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ پر دمشقی۔ ﴿۲﴾ مَخْرَجًا پر مدنی اخیر، مکی، حمصی، کوفی۔ ﴿۳﴾ يٰاُولِي الْاَلْبَابِ پر مدنی اول۔ ﴿۴﴾ قَدِيْرٌ پر حمصی آیت ہے۔ اوراسکے فواصل رَبَا کے تین حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ سے وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ تک وجوہ صحیحہ ۲۵۷ ہیں۔ قالون ۹۶ ۔ مکی ۲۴ ۔ عاصم وکسائی ۲۴ ، ۲۴ ۔ بصری، دوری، شامی ۸ ، ۸ ۔ ورش ۶۴ ، بسم اللہ پر ۴۸ ترک پر ۱۶ ۔ اور حمزہ ایک ۱ ۔

سورۃ تحریم: مدنی ہے، اس کی کل آیات حمصی تیرہ ہیں، اور باقی چھ شماروں میں بارہ ۱۲ ہیں، بارہ ۱۲ میں تو اتفاق ہے، اور ایک میں اختلاف، جو "الْاَنْهٰرُ ۲ ع" ہے، اس کو صرف حمصی نے آیت شمار کیا ہے، اس کے فواصل طَمِرْنَ کے چار حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ سے مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تک وجوہ صحیحہ اٹھاون ۵۸ ہیں، قالون ۱۲ ۔ مکی ۶ ۔ دوری ۴ ۔ سوسی ۲ ۔ شامی ۲ ۔ کسائی ۶ ۔ عاصم ۶ ۔ خلاد ۲ ۔ ورش ۱۶ ۔ بسم اللہ پر ۱۲ ۔ ترک پر ۴ ۔ اور خلف ۲ ۔

سورۃ ملک: مکی ہے، اس کی آیات، عراقی، شامی اور ابوجعفر کے شمار میں تیس ۳۰ ہیں، اور نافع ، شیبہ، مکی کیلئے اکتیس ۳۱ ہیں، پس حجازی میں سے ابوجعفر، شامی اور عراقی کے ساتھ ہیں، تیس میں تو اتفاق ہے، اور قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ میں اختلاف ہے، اس کو نافع، شیبہ، مکی نے آیت شمار کیا ہے، اوراس کے فواصل رُمْنُ کے تین حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَمَرْيَمَ ابْنَتَ سے بِيَدِهِ الْمُلْكُ تک وجوہ صحیحہ دوسو ستر ۲۷۰ ہیں۔ قالون ۶۰ ۔ بصری ۱۲ ۔ مکی ۳۰ ۔ دوری ۱۲ ۔ ورش مع حمزہ ۴۲ ۔ بسم اللہ پر ۳۰ ۔ ترک پر ۱۲ ۔ شامی ۱۲ ۔ کسائی، ابوبکر اور حفص ۳۰، ۳۰۔ اور ابن ذکوان ۱۲ ۔

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَة

(۱۰۶۵) وَفِیْ یَتَنَاجَوْنَ اقْصُرِ النُّوْنَ سَاکِنًا ۱ وَقَدِّمْهُ وَاضْمُمْ جِیْمَهُ فَتُکْمِلَا

ترجمہ: اورتو حمزہ کیلئے) وَیَتَنَاجَوْنَ میں نون کو ساکن ہونے کی حالت میں الف کے حذف سے پڑھ، اور اس نون ساکن کو تاء سے پہلے لے آ، اور اس کے جیم کو ضمہ دے، تا کہ تو (حمزہ کی قرأت کو چاروں قیود سے) کامل کردے، پس حمزہ کیلئے یَنْتَجُوْنَ باقی کیلئے یَتَنَاجَوْنَ افتعال سے، آئندہ آیت کے تین صیغوں کے مطابق یہی بہتر ہے، اور یَنْتَجُوْنَ تفاعل سے ہے، دونوں کی اصل نَجْوٰی ہے، اور دونوں قرأتیں ہم معنی ہیں۔

﴿النحووالعربیة﴾

فِیْ یَتَنَاجَوْنَ اُقْصُرْ کاظرف۔ سَاکِنًا حال۔ مِنَ النُّوْنِ قَدِّمْهُ کی ھا نون کیلئے ہے۔ وَاضْمُمْ جِیْمَهٗ یَتَنَاجَوْنَ۔ فَتُکْمِلَا منصوب جواب آخری امر کی وجہ سے فاء کے بعد مضارع میں اَنْ مقدر ہے۔

(۱۰۶۶) وَکَسْرَ انْشِزُوْا فَاضْمُمْ مَّعًا صَفْوُ خُلْفِهٖ ۲ عُلًی (عَمَّ) وَامْدُدْ فِی الْمَجٰلِسِ نَوْفَلَا

ترجمہ: اورتو (ابوبکر اور حفص، مدنی وشامی کیلئے) وَاِذَا قِیْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا کے کسرہ کو ضمہ سے بدل دے، جو دوجگہ ہے (ابوبکر کیلئے) اس کے خلاف کی صفائی بلندی والی ہے، جو عام ہوگئی ہے، اورتو (عاصم کیلئے) فِی الْمَجٰلِسِ کو الف مدہ سے پڑھ، حالانکہ تو بہت سخاوت والا ہے، (باقی کیلئے فِی الْمَجْلِسِ ہے، توحید سے۔

﴿النحووالعربیة﴾

کَسرَ اِنْشِزُوْا اُضْمُمْ کامفعول۔ فاءزائدہ۔ مَعًا حال۔ صَفْوُ خُلْفِهٖ مبتداء۔ عُلًا خبر۔ عَمَّ صفت۔ نَوْفَلَا اُمْدُدْ کے فاعل سے حال ہے۔ فِی الْمَجَالِسِ ظرف اُمْدُدْ۔

توضیح: (۱) نَشَزَ اِرْتَفَعَ وہ بلند ہوگیا، اور اٹھ گیا کے معنی میں ہے، اس میں شین کا کسرہ اور ضمہ دونوں لغت ہیں۔

(۲) مَجْلِسُ توحید سے مراد جنس ہے، اور جمع مختلف افراد کی بیٹھنے کی جگہ کے اعتبار سے ہے، تو حیدوالی قرأت صراحۃ رسم کے موافق ہے۔

(۱۰۶۷) وَفِیْ رُسُلِیَ الْیَا یُخْرِبُوْنَ الثَّقِیْلَ حُـ ـزْ ۳ وَمَعْ دُوْلَةً اَنِّثْ یَکُوْنَ بِخُلْفٍ لَا

ترجمہ: اور وَرُسُلِیَ اِنَّ اللّٰهَ ۳ ع "میں (مجادلہ کی اضافت کی) یاء ہے، یُخْرِبُوْنَ کی تشدید والے کو بصری

کیلئے یادکر، یُخَـرِّبُوْنَ پڑھ، باقی کی تخفیف ہے) اورتو (ہشام کیلئے) کَـىْ لَا تَـكُوْنَ کوتانیث سے پڑھ، حالانکہ یہ دُوْلَةٌ (تاء) کے رفع سمیت ہے (ایسا مؤنث پڑھنا) جو لَا (یعنی غیر ہشام) کے خلف کے ساتھ ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

فِيْ رُسُلِيَ الْيَاءُ خبرومبتداء۔ يُخْرِبُوْنَ مفعول حُزْ کا۔ اَلثَّقِيْلُ صفت۔ يَكُوْنَ مفعول۔ اَنِّثْ مَعَ دُوْلَةٌ مفعول سے حال، اَيْ كَائِنًا مَعَ رَفْعِ دُوْلَةٌ بِخُلْفٍ لَا حَالَ اُخْرٰى ۔

توضیح: (۱) يُخْرِبُوْنَ اور يُخَرِّبُوْنَ تخفیف وتشدید سے دونوں خَرِبَ لازم سے ہیں، یعنی ویران اوراجاڑ ہوگیا، اور تفعیل وافعال دونوں تعدیہ کیلئے ہیں۔

(۲) تَـكُوْنَ کی تانیث اور دُوْلَةٌ کا رفع اس بناء پر ہے، کہ تَـكُوْنَ تامہ ہے اور دُوْلَةٌ فاعل ہے جولفظاً مؤنث ہے اس لئے فعل بھی مؤنث لائے ہیں، اور تذکیر اس لئے کہ دُوْلَةٌ کی تانیث غیر حقیقی ہے اور تذکیر اور نصب اس لئے کہ يَـكُوْنَ ناقصہ ہے اور اس کا اسم ضمیر ہے جواس میں مستتر ہے اور اَلْفَيْءُ کوراجع ہے جو مَـا اَفَآءَ سے سمجھا گیا ہے، اور دُوْلَةٌ جع ہے ہشام کیلئے تَـكُوْنُ میں تذکیر وتانیث دووجوہ ہیں، لیکن دُوْلَةٌ میں صرف رفع ہے، اور یہ تیسیر کی نقل کے مطابق ہے، اور جن حضرات نے خلف کو عام رکھا ہے، اور اس کا تعلق دونوں کلموں سے بتایا ہے، ان کے ہاں دونوں میں دودوجوہ ہیں، اور اس تقدیر نصب زیادات سے ہوگی، دونوں کو ملانے سے چاروجوہ نکلتی ہیں، (۱ ، ۲) تانیث کے ساتھ رفع ونصب دونوں۔

اور (۳ ،۴) تذکیر کے ساتھ بھی دونوں، لیکن ان تعمیم والوں کے ہاں بھی تین ہی وجوہ درج ہیں۔

(۱) تانیث ورفع، ابوجعفر کی طرح۔ (۲) تذکیر ورفع۔ (۳) جماعت کی طرح تذکیر ونصب، اور چوتھی تانیث ونصب منع ہے، اور نظم وتیسیر کے طرق سے صرف تانیث ورفع اور تذکیر ورفع ہی صحیح ہیں۔ اور ناظمؒ کا رجحان تانیث ورفع ہی کی طرف ہے، جیسا کہ بخلاف لَا میں اشارہ کیا ہے اَيْ بِـخُـلْـفٍ بَـطِيِّ الثُّبُوْتِ یعنی تانیث کی وجہ ایسے خلف کے ساتھ ہے جو دیر سے ثابت ہونے والا ہے، اور اکثر ناقلین تانیث ہی پر ہیں، اور قلیل تذکیر پر ہیں، اگرچہ یہ بھی صحیح ہے، اور لَا کی یہ تفسیر اس حاشیہ میں درج ہے جو ناظمؒ نے خود لکھوایا تھا، جسے سخاوی نے نقل کیا، کہ لَا سے مراد لَاتِيًا اور مُبْطِيًا ہے، طیبہ میں ہشام کیلئے یہی تین وجوہ نکلتی ہیں، اور تانیث ونصب کو ہشام کیلئے منع فرمایا ہے، وَامْـنَـعْ مَـعَ التَّانِيْثِ نَصْبًا لَّوْ وُصِفْ اور المیسر فی القراٰات الاربع عشرۃ میں محمد فہد فاروق نے بھی تین ہی وجوہ بیان کی ہیں۔

یاءات اضافت: (سورۃ مجادلہ) اس سورۃ میں صرف ایک یاء اضافت ہے، وَرُسُلِیَ اِنَّ اللّٰہَ ۲۱ع" مدنی وشامی کا فتحہ ہے، اور باقی کا سکون۔

ادغام کبیر وصغیر: سورۃ مجادلہ میں ادغام کبیر مثلین چھ ٦ ہیں، اور صغیر ایک ہے۔

سُوْرَةُ الْحَشْرِ

(۱۰۶۸) وَكَسْرُ جِدَارٍ ضُمَّ وَالْفَتْحَ وَاقْصُرُوْا ۴ ذَوِيْ أُسْوَةٍ إِنِّيْ بِيَاءٍ تَوَصَّلَا

ترجمه: اورتو (شامی، کوفی، مدنی کیلئے) جِدَارٍ کے جیم کے کسرہ کو، اور دال کے فتحہ کو ضمہ سے بدل دے اور الف کو حذف کردے، حالانکہ تم اقتداء کرنے والے ہو، (یعنی ان کے لئے جُدُرٍ ہے، اور بصری کیلئے جِدَارٍ امالہ محضہ سے، اور مکی کیلئے جِدَارٍ امالہ کے بغیر، جُدُرٌ جمع ہے، جِدَارٍ کی توحید جنس کیلئے اور جمع کثرت کیلئے ہے،) اور اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰہَ ۲ع" اضافت کی یاء کے ساتھ ہوکر پہنچا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

كَسْرَ بِالرَّفْعِ مبتداء۔ ضُمَّ فعل مجہول خبر۔ وَالْفَتْحِ معطوف۔ ذَوِيْ اَسْوَةٍ اُقْصُرُوْا کے فاعل سے حال۔ اِنِّيْ تَوَصَّلَا بِالْيَاءِ اسمیہ خبریہ۔

(۱۰۶۹) وَيُفْصَلُ فَتْحُ الضَّمِّ نَصٌّ وَصَادُهُ ۵ بِكَسْرٍ ثَوٰى وَالثِّقْلُ شَافِيْهِ كَمَّلَا

ترجمه: اور يُفْصَلُ (عاصم کیلئے یاء کے) ضمہ کے بجائے فتحہ صاف بیان کیا ہوا ہے، اور اس کا صاد (کوفی کیلئے) کسرہ کے ساتھ ہوکر ثابت ہوگیا ہے (پس سما، شامی کیلئے صاد کا فتحہ ہے) اور (حمزہ، کسائی، شامی کیلئے صاد کی) تشدید جو ہے اس کے شافی (دلائل والے) نے کامل کردیا ہے (پس ﴿۱﴾ عاصم کیلئے يَفْصِلُ یاء کے فتحہ فاء کے سکون صاد کی تخفیف وسکون سے۔ ﴿۲﴾ حمزہ وکسائی کیلئے يُفَصِّلُ یاء کے ضمہ، فاء کے فتحہ صاد کی تشدید وکسرہ سے، ضمہ لفظ ضم سے فتحہ سکون کی ضد سے، کسرہ وتشدید بیان سے۔ ﴿۳﴾ شامی کیلئے يُفَصَّلُ یاء کے ضمہ، فاء کے فتحہ، صاد کی تشدید وفتحہ سے، صاد کا فتحہ کسرہ کی ضد سے، اور باقی بیان سے۔ ﴿۴﴾ سما کیلئے يُفْصَلُ ضمہ یاء سکون فاء، فتحہ صاد وتخفیف، پہلی دو بیان وتلفظ سے، اور دوسری دو ضد سے نکلتی ہیں۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

یُفَصِّلُ مبتداء۔ فَتْحُ الضَّمِّ مبتداء ثانی۔ نَصٌّ خبر اَیْ مَنْصُوص۔ اور جملہ خبر مبتداء اول۔ لام بدل العائد۔ صَادُہٗ ثَوٰی مبتداء وخبر۔ بِکَسْرٍ متعلق بِثَوٰی۔ شَافِیْہِ کُمِّلَا ۔ جملہ خبر۔ مبتداء اَلثِّقْلُ ۔

توضیح : (۱) یَفْصِلُ فَصَلَ بمعنی حَکَمَ یا فَرَقَ فیصلہ کردیا، جدائی کردی، مضارع معروف ہے، ضمیر اَللّٰہُ کے لفظ کو راجع ہے، جو اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ میں مذکور ہے، وَھُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ "انعام" کی طرح۔ یعنی اللہ تعالیٰ تمہارے مابین فیصلہ یا جدائی کردیں گے۔

(۲) یُفْصَلُ ضَرَبَ سے مجہول ہے، فاعل معلوم ہونے کی بناء پر مجہول لائے ہیں، معنی وہی ہیں۔

(۳) یُفَصِّلُ تفصیل سے اَیْ یُفَرِّقُ اللّٰہُ بَیْنَکُمْ یعنی وہ مؤمن کو جنت میں اور کافر کو دوزخ میں پہنچا کر جدائی کریں گے۔ (۴) یُفَصَّلُ اسی سے مضارع مجہول فاعل معلوم ہونے کی بناء پر۔

(۱۰۷۰) وَفِیْ تُمْسِکُوْا ثِقْلٌ حَلَا وَمُتِمُّ لَا　۲　تُنَوِّنْہُ وَاخْفِضْ نُوْرَہٗ عَنْ شَذًا دَلَا

ترجمہ: اور وَلَا تُمْسِکُوْا "ممتحنہ ۲ع" کے سین میں (بصری کیلئے) تشدید وفتحہ شیریں ہوگیا ہے (یعنی وَلَا تُمَسِّکُوْا ہے) اور وَاللّٰہُ مُتِمٌّ "صف ۱ع" جو ہے تو (حفص، حمزہ، کسائی اور مکی کیلئے) اس کے میم کو تنوین نہ دے، اور نُوْرَہٗ "صف ۱ع" کی راء کو (انہی کیلئے) جر دے، حالانکہ یہ خوشبو والے ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

ثِقْلٌ مبتداء۔ حَلَا صفت۔ فِیْ تُمْسِکُوْا خبر۔ مُتِمٌّ منصوب لَا تُنَوِّنْہُ عَنْ شَذًا حال۔ وَاخْفِضْ کے مفعول سے دَلَا شَذًا کی صفت ہے۔

توضیح :(۱) بصری کی قرأت مَسَّکَ سے ہے، اور یُمَسِّکُوْنَ "اعراف ۲۱ع" میں غیر شعبہ کی قرأت کی طرح، اور باقین کی قرأت اَمْسَکَ سے ہے، فَاِمْسَاکٌ بِمَعْرُوْفٍ "بقرۃ کی طرح۔

(۲) مُتِمٌّ "صف ۱ع" اَتَمَّ کا اسم فاعل ہے، اور مبتداء پر معتمد ہے، اس لئے اپنے فعل کی طرح مفعول کو نصب دے رہا ہے، اور تنوین کا ترک لفظاً اضافت سے مفعول کی طرف مضاف ہونے کے سبب ہے، اسلئے نُوْرِہٖ پر جر آیا ہے، اور یہ لفظی اضافت یہاں اسم فاعل کے حال اور مستقبل کے معنی میں ہونے کی بناء پر ہے، ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ "انبیاء" کی طرح۔

(۱۰۷۱) وَلِلّٰہِ زِدْ لَامًا وَاَنْصَارَنَوِّنَا　۷　(سَمَا) وَتُنْجِیْکُمْ عَنِ الشَّامِ ثُقِّلَا

ترجمہ: اور لِلّٰهِ كَمَا قَالَ جو ہے،(اس میں سما کیلئے)لام زیادہ کردے،اور أَنْصَارَ کی راءکوضرورتنوین دے،یہ بلندہوگیا ہے،(یعنی سما کیلئے أَنْصَارًا لِّلّٰهِ ہے،باقی کیلئے أَنْصَارَ اللّٰهِ ہے،اور یہ پہلا ہے،دوسرے میں بالاجماع تنوین کا ترک ہے)اور تُنَجِّيْكُمْ شامی سے مشدد پڑھا گیا ہے(باقی کیلئے تُنْجِيْكُمْ تخفیف سے ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

لِلّٰهِ زِدْ کا اول مفعول ہے،جوفعل سے مقدم ہے،اور لَامًا دوسرامفعول ہے۔ أَنْصَارَ نَوِّنْ کا مفعول،اور نَوِّنَا میں نون ثانیہ تاکید کیلئے ہے۔ سما متانفہ ہے أَیْ سَمَا لِمَذْکُوْرٌ۔ تُنْجِيْكُمْ مبتداء۔ ثُقِّلَا خبر۔ عَنِ الشَّامِ متعلق بخبر أَیْ عَنِ الْقَارِیُٔ الشَّامِ۔

توضیح :(۱) أَنْصَارَ اللّٰهِ کی دونوں قرأۃ تصریحی رسم سے ہیں،راء کے بعد کا الف تنوین کی قرأت پرتنوین کا ہے،اور ترک کی قرأت پر لفظ اَللّٰهُ کا ہے۔ (۲) تُنْجِيْكُمْ میں تخفیف وتشدید دونوں لغت ہیں، أَنْجٰى اور نَجّٰى ۔

(۱۰۷۲) وَبَعْدِىْ وَأَنْصَارِىْ بِيَاءِ إِضَافَةٍ ۸ وَخُشْبٌ سُكُوْنُ الضَّمِّ زَادَ رِضًى حَلَا

ترجمہ : اور (۱) مِنْ بَعْدِى اسْمُهٗ ۔ (۲) أَنْصَارِىٓ إِلَى اللّٰهِ ''صف اع،۲ع''جو ہیں،اضافت کی یاء کے ساتھ ہیں،اور خُشُبٌ ''منافقون اع'' جو ہے،(قنبل،کسائی،بصری کیلئے)ضمہ شین کے بجائے،سکون پسندیدگی کی رُو سے زیادہ ہوا ہے،جوشیریں ہوگئی ہے،(پس عمّ ،بزی،عاصم،حمزہ کیلئے خُشُبٌ شین کے ضمہ سے ہے،سکون حجازی لغت ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

بَعْدِىْ مبتداء۔ أَنْصَارِىْ اس پرمعطوف۔ بِيَاءِ إِضَافَةٍ خبر۔ خُشُبٌ مبتداء۔ سُكُوْنُ الضَّمِّ مبتداء ثانی۔ زَادَ خبر أَیْ فِيْهِ ۔ رِضًى زَادَ کے فاعل سے حال۔ حَلَا صفت۔

المرسوم: (سورۂ ممتحنہ) بُرَءٰٓؤُا میں ہمزہ اولی اورالف محذوف،ہمزہ ثانیہ بصورت واؤ،اوراس کے بعدالف زائدہ مرسوم ہے،اورہمزہ اولی کا حذف مطابق قیاس ہے۔

ادغام کبیر،صغیرمختلف فیہ: سورۂ ممتحنہ میں ادغام کبیر چھ ۶ ہیں۔ مثلین دو ۲ ۔ متقاربین چار ۴ ۔ اور صغیر تین ہیں۔

یاءات اضافت(سورۂ صف): (۱) مِنْ بَعْدِى اسْمُهٗ ۔ (۲) أَنْصَارِىٓ إِلَى اللّٰهِ اع،۲ع''۔

(۱) میں سما، ابوبکر کا فتحہ، اور باقین کا سکون وحذف ہے، اور (۲) میں صرف مدنی کا فتحہ ہے، باقین کا سکون ہے۔

ادغام کبیر وصغیر (سورۃ صف): سورۃ صف میں ادغام کبیر تین ۳ ہیں۔ مثلین ۲۔ اور متقاربین ایک ۱ اور صغیر ایک ہے۔

سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃِ: سورہ جمعہ میں فرشی اختلاف کوئی نہیں، صرف اصول ہیں۔

سُوْرَۃُ الْمُنَافِقُوْنَ

(۱۰۷۳) وَخَفَّ لَوَوْا اِلْفًا بِمَا يَعْمَلُوْنَ صِـفْ ۹ اَكُوْنَ بِوَاوٍ وَّانْصِبُوْا الْجَزْمَ حُـفَّلَا

ترجمہ: اور (مدنی کیلئے) لَـوَوْا اع'' پسندیدہ ہونے کی حالت میں بلاتشدید ہوگیا ہے (باقی کا لَـوَّوْا تشدید سے ہے) اور بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۲ع'' (کی یاءغیب) بیان کردے، اور (اس سے پہلے) وَاَكُوْنَ ۲ع'' (بصری کیلئے) واؤ کی زیادتی سے ہے، اور تم نون کے جزم کو نصب سے بدل دو، حالانکہ تم (وجوہ قرأت) جمع کرنے والے ہو۔

﴿النحو والعربية﴾

لَوَوْا خَفَّ کا فاعل ہے۔ اِلْفًا اس سے حال ہے، بِمَا يَعْمَلُوْنَ صِفْ کا مفعول ہے، اَكُوْنَ بِوَاوٍ مبتداء وخبر۔ حُفَّلَا اِنْصِبُوْا کے فاعل سے حال۔

توضیح: (۱) لَـوَوْ تخفیف فعل کو اس کی اصل پر رکھنے کیلئے ہے۔ اور یہ قلیل وکثیر دونوں کیلئے مستعمل ہے، اور اس میں مطلق فعل کا بیان ہے، وَلَا تَلْـوُوْنَ ''آل عمران'' کی طرح۔ اور تشدید تکثیر پر دلالت کیلئے ہے، ابراز میں ہے، لَـوٰی رَأْسَهٗ، اور لَوَّاهُ، یعنی اس نے اپنا سر پھیرلیا، اور منہ موڑ لیا، پس دونوں ہم معنی ہیں۔

(۲) وَاَكُـوْنَ نصب فَـاَصَّـدَّقَ پر معطوف ہونے کی وجہ سے ہے، جو تمنی کے جواب کے فاء کے بعد ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، اور عین کلمہ کے واؤ کا اثبات رہنا، اصل کے موافق ہے، اور جزم فَـاَصَّدَّقَ کے محل پر معطوف ہونے کی بناء پر ہے، اور واؤ کا حذف اجتماع ساکنین کی بناء پر ہے، ابوعبیدہ فرماتے ہیں، کہ میں نے امام میں اسے واؤ کے بغیر مرسوم دیکھا ہے۔

سُورَةُ الطَّلَاقِ وَالتَّحْرِيمِ

(١٠٧٤) وَبَالِغُ لَا تَنْوِينَ مَعْ خَفْضِ اَمْرِهِ ١٠ لِحَفْصٍ وَّبِالتَّخْفِيفِ عَرَّفَ رُفِّلَا

ترجمه: اور بَالِغُ (طلاق ا ع) جو ہے، حفص کیلئے بغیر تنوین ہے، حالانکہ یہ اَمْرِهِ کے جر کے ساتھ ہے، (یعنی حفص کیلئے بَالِغُ اَمْرِهِ ہے، اور باقین کیلئے بَالِغٌ اَمْرَهُ ہے) اور عَرَّفَ "تحریم ا ع" (کسائی کیلئے) تخفیف کے ساتھ (عَرَفَ) ہو کر عزت دار بنایا گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

رُفِّلَ مِنَ التَّرَفُّلِ وَهُوَ التَّعْظِيمُ ،بَالِغُ الخ۔ اسمیہ مع خفض اَیْ کَائِنًا مع خفضٍ حال۔ عَرَّفَ رُفِّلَا مبتداء وخبر۔ بِالتخفیف اس کے متعلق۔

توضیح: (۱) بَالِغُ کی تنوین کا حذف واثبات "صف ۱ ع" مُتِمُّ نُوْرِهِ میں بیان ہو چکا ہے۔

(۲) عَرَفَ تخفیف سے جازای کے معنی میں ہے، عَرَفَ بَعْضَهُ کی اصل عَرَفَهَا بِبَعْضِهِ تھی یعنی آپ نے اپنی اس بیوی (حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنھا) کو ان کے قصور کے کچھ حصہ کی سزا دی، اور تشدید سے عَرَّفَ ، یعنی آپ نے ان کو عتاب کے طور پر قصور کا کچھ حصہ تو بتایا، اور مہربانی سے کچھ حصہ سے درگذر فرمایا۔

ادغام کبیر وصغیر مختلف فیہ: (سورطلاق) میں دو ۲ ہیں۔ ایک مثلین اور ایک متقاربین۔ اور صغیر بھی دو ۲ ہیں۔

سُورَةُ التَّحْرِيمِ وَالْمُلْكِ

(١٠٧٥) وَضَمَّ نَصُوحًا شُعْبَةٌ مِّنْ تَفَوُّتِ ١١ عَلَى الْقَصْرِ وَالتَّشْدِيْدِ شَقَّ تَهَلُّلَا

ترجمه: اور شعبہ نے نُصُوحًا (تحریم ۲ ع) کے نون کو ضمہ دیا ہے، (باقی کا نَصُوحًا فتحہ ہے) اور مِنْ تَفَوُّتٍ "ملک ا ع" جو ہے، وہ (حمزہ ، کسائی کیلئے) الف کے حذف اور واؤ کی تشدید پر ہوتے ہوئے روشن ہونے کے اعتبار سے چمک اٹھا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شُعْبَةُ ضَمَّ کا فاعل۔ اور نُصُوحًا مفعول ہے۔ مِنْ تَفَوُّتٍ مبتداء۔ شَقَّ اس کی خبر۔ عَلَى الْقَصْرِ اس کے متعلق یا اس سے حال ہے۔ تَهَلُّلَا تمیز یا حال اَیْ ذَاتَهَلُّلٍ ۔

توضیح: (۱) نُصُوحًا ضمہ سے صَدَق کے معنی میں ہے، خالص کھرا جس میں کھوٹ ذرہ بھی نہ ہو، اور نَصُوحًا فتحہ سے، معنی اللہ کی طرف ایسا رجوع کر، جوریا اور گناہ کی کدورت سے بالکل صفائی والا ہو، عَسَلٌ نَاصِحٌ سے صاف شہد جس میں موم بالکل نہ ہو۔

(۲) تَفَاوُتٍ تَفَوُّتَ الْاَمْرَ تَفَاوُتًا اور تَفَوَّتَ تَفَوُّتًا دونوں تباین اور تناقض کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔

ادغام کبیر وصغیر مختلف فیہ (سورۃ تحریم): اس سورت میں ادغام کبیر تین ہیں۔ مثلین کے دو ۲ ۔ اور متقاربین کا ایک ۱ ۔ اور صغیر دو ۲ ہیں۔

سُوْرَةُ الْمُلْكِ

اَلْجُزْءُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ (۲۹)

(۱۰۷۶) وَاٰمِــنْتُـمْ فِـی الْهَـمْـزَتَیْنِ اُصُـوْلُـهٗ ۱۲ وَفِـی الْـوَصْلِ الْاُوْلٰی قُنْبُلٌ وًّا وَاَنْ اَبْدَلَا

ترجمہ: اور اٰمِـنْتُمْ جو ہے، اس کے قواعد باب الھمز تین میں ہیں، اور پہلے ہمزہ کا وصلاً قنبل نے واؤ سے ابدال کیا ہے، (یعنی اِلَیْـهِ النُّشُوْرُ وَاَمِنْتُمْ پڑھا ہے، اور اَلنُّشُوْرُ پر وقف کرتے ہوئے پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل بلا ادخال اپنے اصول کے مطابق پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربية﴾

اٰمَنْتُمْ مبتداء۔ اُصُوْلُهٗ مبتداء ثانی۔ فِی الْهَمْزَتَیْنِ اس کی خبر۔ اور جملہ خبر مبتداء اول۔ قُنْبُلٍ مبتداء۔ اَبْدَلَا خبر۔ اَلْاُوْلٰی اَوَّلَ کا پہلا مفعول۔ واوً دوسرا مفعول۔

(۱۰۷۷) فَسُحْقًا سُكُوْنًا ضُمَّ مَعْ غَیْبِ تَعْلَمُوْ ۱۳ نَ مَنْ رُّضْ مَعِیْ بِالْیَا وَاَهْلَكَنِی انْجَلَا

ترجمہ: فَسُـحُـقًـا اع" جو ہے، تو (کسائی کیلئے) سکون کو ضمہ سے بدل دے (فَسُـحُـقًـا پڑھ) حالانکہ یہ فَسَیَـعْـلَـمُـوْنَ مَـنْ کے غیب سمیت ہے، تو ان (دونوں کو کسائی کیلئے) ریاضت سے حاصل کر، (مَـنْ کی قید سے فَسَتَعْلَمُوْنَ كَیْفَ نکل گیا، اس میں اجماعًا تاء ہے، اور (۱) وَمَنْ مَّعِیَ اَوْ ۲ع" اضافت کی یاء کے ساتھ ہے، اور (۲) اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ ۴ع" بھی یاء کے ساتھ ظاہر ہوا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

فَسُحُقًا مبتداء۔ سُكُوْنًا ضُمَّ کا مفعول۔ خبر المبتداء۔ مَعْ غَیْبٍ یَعْلَمُوْنَ حال۔ مَعِیْ بِالْیَاءِ مبتداء و خبر۔

اَهلَكَنِيَ مبتداء۔ اِنۡجَلَا خبر اَیۡ بِالۡيَاءِ۔

توضیح: (۱) فُسۡحُقًا میں ضمہ وسکون دونوں لغت ہیں۔ (۲) فَسَيَعۡلَمُوۡنَ غیب کی ضمیر غائبین کے لئے ہے، اور یُجِيۡرُ الۡكٰفِرِيۡنَ میں مذکورکا قرین کی اس میں رعایت ہے، جبکہ خطاب کی اسنادمخاطبین کیلئے ہے، اوراس میں تُحۡشَرُوۡنَ اور اَرَءَيۡتُمۡ کی رعایت ہے۔

یاءات اضافت: (۱) وَمَنۡ مَّعِيَ اَوۡ ۲ع'' میں سما،شامی،حفص کافتحہ اورصحبہ کاسکون اورمد ہے۔

(۲) اَهلَكَنِيَ اللّٰهُ ۲ع'' میں حمزہ کیلئے سکون وحذف اورترقیق لام اورباقین کیلئے فتحہ وتفخیم لام ہے۔

یاءات زوائد: (سورۃ ملک) (۱) نَذِيۡرِ۔ (۲) نَكِيۡرِ۔ صرف دو میں ورش کے لئے وصلاً اثبات اورباقی کیلئے حذف ہے۔

نوٹ : بعد کی تمام سورتوں میں یاءزائدہ سوائے سورۃ فجر کی چار کے نہیں ہیں۔

ادغام کبیر وصغیر مختلف فیہ (سورۃ ملک): اس سورۃ کے ادغام کبیر چھ ۶ ہیں۔ مثلین چار ۴۔ متقاربین دو ۲۔ اورصغیر تین ۳ ہیں۔

جدول ادغام کبیر سورۃ: مجادله، حشر، ممتحنه، صف، جمعه، منافقون، تغابن، طلاق، تحریم وملک۔

جدول ادغام صغیر (سُوۡرَةُ الۡمُجَادِلَةِ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قراء	اظہاروالے قراء
۱	قَدۡ سَّمِعَ اللّٰهُ	۱	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوۡرَةُ الۡمُجَادِلَةِ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	فَتَحۡرِيۡرُ رَّقَبَةٍ	۱
۲	يَعۡلَمُ مَّا	۲
۳	اَلَّذِيۡنَ نُهُوۡا	؍
۴	وَاِذَاقِيۡلَ لَّكُمۡ	؍

۵	اُولٰٓئِكَ كَتَبَ	۳
۶	حِزْبُ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ	״

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ الْحَشْرِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قراء	اظہار والے قراء
۱	اِغْفِرْلَّنَا	۱	بصری بخلف عن الدوری	ماسوا البصری

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الْحَشْرِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	وَقَذَفْ فِّیْ	۱
۲	اِلَّاالَّذِیْنْ نَّافَقُوْا	۲
۳	اِذْقَالْ لِّلْاِنْسَانِ	״
۴	كَالَّذِیْنْ نَّسُوْاللّٰهَ	۳

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ الْحَشْرِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اَلْمُصَوِّرْ لَّهٗ	۳

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قراء	اظہار والے قراء
۱	فَقَدْ ضَّلَّ	۱	ورش، بصری، ابن عامر، حمزہ، کسائی	قالون، مکی، عاصم
۲	وَاغْفِرْلَّنَا	״	بصری بخلف عن الدوری	ماسوا البصری
۳	وَاسْتَغْفِرْلَّهُنَّ اللّٰهَ	۲	״ ״	״

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اَلْمَصِيْرُ رَّبَّنَا	۱
۲	فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ	۰

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَا	۰
۲	اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ	۲
۳	اَلْكُفَّارِ لَاهُنَّ	۰
۴	يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ	۰

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ الصَّفِّ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قرأ	اظہار والے قرأ
۱	يَغْفِرْ لَكُمْ	۲	بصری بخلف عن الدوری	ماسوا بصری

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الصَّفِّ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اَظْلَمُ مِّمَّنِ	۱
۲	اَلْحَوَارِيُّوْنَ نَّحْنُ	۲

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ الصَّفِّ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اَرْسَلَ رَّسُوْلَهٗ	۱

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ)

نمبرشار	کلمات	رکوع
۱	مِنْ قَبْلُ لَفِیْ	۱
۲	اَلْعَظِیْمِ مَّثَلُ	؍
۳	اَللَّهْوِ وَّمِنْ	؍

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ)

نمبرشار	کلمات	رکوع
۱	اَلتَّوْرَاةَ ثُمَّ	۱

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ)

نمبرشار	کلمات	رکوع	ادغام والے قرأ	اظہار والے قرأ
۱	يَسْتَغْفِرْلَكُمْ	۱	بصری بخلف عن الدوری	ماسوا بصری
۲	اَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ	؍	؍ ؍	؍
۳	يَفْعَلْ ذٰلِكَ	۲	ابوالحارث عن الکسائی	ماسوا ابوالحارث

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ)

نمبرشار	کلمات	رکوع
۱	فَطُبِعَ عَلٰی	۱
۲	وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ	؍

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ التَّغَابُنِ)

نمبرشار	کلمات	رکوع	ادغام والے قرأ	اظہار والے قرأ
۱	وَيَغْفِرْلَكُمْ	۲	بصری بخلف عن الدوری	ماسوا بصری

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ التَّغَابُن)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	يَعْلَمُ مَّا	۱
۲	اِلَّا هُوَ وَّعَلَى	۔

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ التَّغَابُن)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	خَلَقكُّم	۱

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ الطَّلَاقِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قرا	اظہار والے قرا
۱	فَقَدْ ظَّلَمَ	۱	بصری، ورش، ابن عامر، حمزہ، کسائی	قالون، مکی، عاصم
۲	قَدْ جَّعَلَ	۔	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان عاصم

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الطَّلَاقِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	عَنْ اَمْرِ رَّبِّهَا	۲

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ التَّحْرِيْم)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قرا	اظہار والے قرا
۱	فَقَدْ صَّغَتْ	۱	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم
۲	وَاغْفِرْلَّنَا	۲	بصری بخلف عن الدوری	ماسوا البصری

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	لِمَ تُحَرِّمُ مَّا	۱
۲	فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ	″

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اِنْ طَلَّقَكُنَّ	۱

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ الْمُلْكِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قرأ	اظہار والے قرأ
۱	هَلْ تَرٰى	۱	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم
۲	وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ	″	بصری، حمزہ، کسائی، ابن عامر، بخلف عن ابن ذکوان	حرمی، ہشام، عاصم
۳	فَقَدْ جَآءَنَا	″	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان عاصم

وَمِنْ سُوْرَةِ نٓ اِلٰی سُوْرَةِ الْقِیٰمَةِ

سورہ نٓ وَالْقَلَمِ مکی ہے، لیکن آیت ۱۷ تا ۳۰ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ سے يَتَلَا وَمُوْنَ تک کی چودہ آیات، اور ۴۸ تا ۵۰ فَاصْبِرْ سے مِنَ الصّٰلِحِيْنَ تک کی تین آیتیں یہ کل سترہ ۱۷ آیات مدنی ہیں، اوراس کی کل آیات بالاتفاق باون ۵۲ ہیں، اوراس کے فواصل مَنْ کے دو حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: قُلْ اَرَاَيْتُمْ سے بِمَجْنُوْنٍ تک وجوہ صحیحہ پانچ سو چھپن ۵۵۶ ہیں۔ قالون ایک سو چوالیس ۱۴۴ ۔ مکی ۳۶ ۔ دوری ۲۸ ۔ سوسی ۱۴ ۔ شامی ۱۴ ۔ ابوبکر اور حفص ۳۶ ، ۳۶ ۔ خلف آٹھ ۸ ۔ خلاد ۱۴ ۔ کسائی ۳۶ ۔ اور ورش ۲۰۰ ، بسم اللہ پر ۱۴۴ ، ترک پر ۵۶ ۔

سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ: مکی ہے، اس کی کل آیات بصری و دمشقی اکیاون ۵۱ ہیں، اور باقی شماروں میں باون ۵۲۔ اکیاون ۵۱ میں اتفاق ہے، اور تین میں اختلاف ہے۔ (۱) اَلْحَآقَّةُ (اول) پر کوفی، اور (۲) حُسُوْمًا پر حمصی ۔ (۳) اور بِشِمَالِهٖ پر حجازی آیت ہے) اوراسکے فواصل لِنَرُمْهَا کے چھ حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَمَا هُوَ اِلَّا سے مَا الْحَآقَّةُ تک وجوہ صحیحہ اڑتیس ۳۸ ہیں۔ مبسملین غیر ورش دس ۱۰ ۔ کسائی مزید دس ۱۰ ۔ تارکین غیر ورش چار ۴ ۔ اور ورش چودہ ۱۴ ۔ بسم اللہ پر دس ۱۰ ترک پر چار ۴ ۔

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ: مکی ہے، اس کی کل آیات دمشقی پینتالیس ۴۵ ۔ اور باقی شماروں میں چوالیس ۴۴ ہیں۔ صرف ایک آیت اَلْفَ سَنَةٍ کو دمشقی نے آیت شمار کیا ہے، اور باقی نے نہیں کیا، اوراس کے فواصل لِمُنْعِجِهَا کے سات حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: فَسَبِّحْ سے ذِي الْمَعَارِجِ تک وجوہ صحیحہ دو سو چودہ ۲۱۴ ہیں، قالون ۳۰ ۔ ورش ۴۰ ۔ بسم اللہ پر ۳۰ ، ترک پر ۱۰ ۔ مکی، عاصم، ابوالحارث اور دوری علی ۳۰ ، ۳۰ ۔ شامی ۱۰ ۔ بصری ۱۰ ۔ خلف ۲ ۔ خلاد ۲ ۔

سورۂ نوح علیہ السلام مکی ہے، اس کی کل آیات کوفی اٹھائیس ۲۸ ، دمشقی اور بصری انتیس ۲۹ ۔ اور حجازی و حمصی تیس ۳۰ ہیں۔ ستائیس ۲۷ میں اتفاق ہے، اور پانچ میں اختلاف ہے۔ (۱) فِيْهِنَّ نُوْرًا پر حمصی۔ (۲) سُوَاعًا اور (۳) فَاُدْخِلُوْا نَارًا پر غیر کوفی۔ (۴) وَنَسْرًا پر مدنی آخر و کوفی۔ (۵) اَضَلُّوْا كَثِيْرًا پر مدنی اول اور مکی آیت ہے۔ فواصل نیا کے تین حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: ذٰلِكَ الْيَوْمُ سے اَلِيْمٌ تک وجوہ صحیحہ تین سو ساٹھ ۳۶۰ ہیں، قالون مع مکی ۱۳۶ ۔ ورش ۵۰ ۔

بسم اللہ پر ۳۴ ، ترک پر ۱۶ ۔ عاصم وکسائی ۳۴ ، ۳۴ ۔ دوری ۳۲ ۔ سوسی ۱۶ ۔ شامی ۱۶ ۔ خلاد ۱۴ ۔ اور خلف ۲۸ ۔

سُوْرَةُ الْجِنِّ: مکیہ ہے، اس کی کل آیات اٹھائیس ۲۸ ہیں، ستائیس ۲۷ میں تو اتفاق ہے، اور دو میں اختلاف ہے۔ (۱) لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ پر مکی۔ (۲) اور وَلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا پر غیر مکی آیت ہے، اس کے فواصل دَا کے دو حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَلَا تَزِرْ سے فَاٰمَنَّا بِهٖ تک وجوہ صحیحہ ۱۳۶ ہیں، قالون ۲۴ ۔ مکی، عاصم کسائی ۱۲ ، ۱۲ ۔ ورش ۲۸ ، بسم اللہ پر ۳۶ ۔ ترک پر ۱۲ ۔ بصری، دوری، شامی اور خلف ۴ ، ۴ ۔ اور خلاد ۲ ۔

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ ﷺ: مکیہ ہے، لیکن آیت دس ۱۰ و گیارہ ۱۱ وَاصْبِرْ سے قَلِيْلًا تک دو ۲ ۔ اور آیت بیس ۲۰ اِنَّ رَبَّكَ سے آخر تک یہ تین آیتیں بعض کے قول پر مدنی ہیں، اس کی کل آیات کوفی، مدنی اول اور دمشقی کیلئے بیس ۲۰ ۔ اور مدنی آخر کے لئے اٹھارہ ۱۸ ۔ اور بصری وحمصی کیلئے انیس ۱۹ ۔ اور مکی کیلئے ایک قول پر بیس اور دوسرے پر انیس ۱۹ ہیں۔ سترہ ۱۷ جگہ میں اتفاق ہے، اور چار ۴ میں اختلاف ہے۔ (۱) يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ پر کوفی، شامی و مدنی اول۔ (۲) وَجَحِيْمًا پر غیر حمصی۔ (۳) اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا پر مکی۔ (۴) اور شَيْبًا پر غیر مدنی آیت شمار کرتے ہیں۔ اس کے فواصل مَالَ کے تین حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: عٰلِمُ الْغَيْبِ سے تَرْتِيْلًا تک وجوہ صحیحہ چوراسی ۸۴ ہیں۔ قالون ۲۴ ۔ بصری ۲ ۔ مکی ۶ ۔ دوری ۲ ۔ شامی ۲ ۔ کسائی، عاصم ۶ ، ۶ ۔ خلف وخلاد ۲ ، ۲ ۔ ورش ۳۲ ، بسم اللہ پر ۲۴ ، ترک پر ۸ ۔

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ ﷺ : مکی ہے، اس کی آیات مدنی اول عراقی حمصی کیلئے چھپن ۵۶ ۔ اور باقی تین کیلئے پچپن ۵۵ ہیں۔ چون ۵۴ میں تو اتفاق ہے، دو ۲ میں اختلاف ہے۔ (۱) يَتَسَآءَلُوْنَ پر غیر مدنی آخیر اور (۲) عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ پر غیر مکی و دمشقی آیت شمار کرتے ہیں، اس کے فواصل دَارِنَهٗ کے پانچ حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: اِنَّ اللّٰهَ سے فَاَنْذِرْ تک جوہ صحیحہ ایک سو چھپن ۱۵۶ ہیں، قالون مع مکی ۴۸ ورش ۳۲ ۔ بسم اللہ پر ۲۴ ، ترک پر ۸ ۔ عاصم ۲۴ ۔ کسائی ۲۴ ۔ بصری، دوری، شامی ۸ ، ۸ ۔ خلف وخلاد ۲ ، ۲ ۔

سُوْرَةُ نٓ وَ الْحَاقَّةُ

(۱۰۷۸) وَضَمُّهُمْ فِيْ يَزْلِقُوْنَكَ خَالِدٌ ؕ وَمَنْ قَبْلَهُ فَاكْسِرْ وَحَرِّكْ رَوًى حَلَا

ترجمہ: اور (نافع کے سوا کیلئے) لَيُزْلِقُوْنَكَ (ن ۳ع '' کی یاء) میں ان ناقلین کا ضمہ ہمیشہ رہنے والا ہے، اور مَنْ قَبْلَه ' (حَآقَّہ ۱ع '' قاف کو کسائی و بصری کیلئے) کسرہ دے، اور باء کو فتحہ کی حرکت دے، (وَمَنْ قِبَلَهٗ پڑھ) حالانکہ تو سیرابی والا ہے، جو شیریں ہوگئی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

ضَمُّهُمْ خَالِدٌ اسمیہ، اَیْ مُقِیْمٌ۔ وَمَنْ قَبْلَهٗ اِكْسِرْ کا مفعول ہے۔ اور فاء زائدہ ہے۔ رِوًى فاعل سے حال۔ حَلَا صفت اَیْ ذَا رِدًا حُلْوًا۔

توضیح: (۱) زَلَقَهٗ لام کے فتحہ ضَرَبَ سے ہے، اور اَزْلَقَهٗ انفعال سے دونوں حَلَقَ رَأْسَهٗ كُلَّهٗ کے معنی میں یعنی اس نے اپنا سارا سر مونڈ دیا، اور لام کے کسرہ والا سَمِعَ سے ہے لازم ہے اور سَقَطَ کے معنی میں ہے، اور یاء کے ضمہ کی صورت میں لَيُزْلِقُوْنَكَ اَزْلَقَ کا، اور فتحہ والا زَلَقَ کا مضارع ہے، اور معنی میں یقیناً وہ کفار اپنی نظروں سے آپ کو ہلاک کرنے ہی کو ہو جاتے، یا شائد یہ کافر اپنی نظروں سے آپ کے قدم پھسلانے کو ہو جاتے، یعنی ایسی دہشت ناک نظروں سے دیکھتے ہیں، کہ آپ ڈر کر گر جائیں۔

(۲) قِبَلَهٗ کسرہ و فتحہ والا عند کے معنی میں اور قَبْلَهٗ فتحہ و سکون والا، بَعْدَ کا مقابل ہے، اَیْ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ حَوْلَهٗ مِنْ اِتْبَاعِهٖ۔ اور وَالطُّغَاةَ الَّذِیْ قَبْلَهٗ یعنی وہ سرکش جو اس سے پہلے گذر چکے ہیں۔

سُوْرَةُ الْحَاقَّةُ

(۱۰۷۹) وَيَخْفٰى شِفَاءٌ مَّا لِيَهْ مَاهِيَهْ فَصِلْ ۲ وَسُلْطَانِيَهْ مِنْ دُوْنِ هَاءٍ فَتُوْصَلَا

ترجمہ: اور لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ (حمزہ و کسائی کیلئے اطلاقی یاء تذکیر کے ساتھ) شفاء دینے والا ہے، اور تو (حمزہ کیلئے) مَالِيَهْ اور سُلْطَانِيَهْ ''حَآقَّہ ۱ع'' اور مَاهِيَهْ (القارعۃ) کا ہاء کے بغیر ہونے کی حالت میں وصل کر، تا کہ تو (اللہ کی رضا تک) پہنچا دیا جائے (یعنی مَالِيَ هَلَكَ ، سُلْطَانِيَ خُذُوْهُ اور مَاهِيَ نَارٌ حمزہ کا وصلاً ہاء کا حذف ہے، اور وقفاً سب ہاء پڑھتے ہیں)۔

﴿النحووالعربية﴾

وَيَخْفَى شِفَاءٌ ا خبریہ۔ مَالِيَهْ ۔ صِلْ کا مفعول،اورفاءزائدہ۔ مَاهِيَهْ اس پرمعطوف بحذف العاطف۔اوراسی طرح سُلْطَانِيَهْ۔ فَتُوْصَلَا جواب امرکی وجہ سے فاء کے بعد اَنْ مقدر ہے،اس لئے منصوب ہے۔

توضیح: لَايَخْفَى تذکیرفعل وفاعل میں جدائی اورفاعل کا مؤنث غیرحقیقی ہونا سبب ہے،اورتانیث فاعل کے لفظاً مؤنث ہونے کی وجہ سے ہے،سورۃ حاقّہ میں ھاءسکتہ چھ جگہ ہے۔ (۱ ، ۲) كِتَابِيَهْ دوجگہ۔ (۳ ، ۴) حِسَابِيَهْ (دوجگہ) (۵) مَالِيَهْ ۔ (۶) سُلْطَانِيَهْ حمزہ کااول چارمیں حالتین میں اثبات اوربعد کے دومیں وصلاً حذف دونوں لغتوں کے جمع کرنے کیلئے ہے،اوریعقوب چھ کی چھ میں حذف کرتے ہیں۔

(۱۰۸۰) وَيَذَّكَّرُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ مَقَالُهُ ۳ بِخُلْفٍ لَّهُ دَاعٍ وَيَعْرُجُ رُتِّلَا

ترجمه: اور مَا يَذَّكَّرُوْنَ اور(اس سے قبل) مَايُؤْمِنُوْنَ "حاقّہ۲ع" جوہیں(ابن ذکوان،ہشام وکی کیلئے)یاء غیب کاتلفظ ان میں(ابن ذکوان کے)خلاف کےساتھ جس کے لئے باعث ہے،اورکسائی کیلئے تَعْرُجُ الْمَلٰئِكَةُ (معارج ا ع)اطلاق تذکیر یاء سے)ترتیل سے پڑھا گیا ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

يَذَّكَّرُوْنَ مبتداء۔ يُؤْمِنُوْنَ معطوف بحذف العاطف۔مَقَالُهُ مبتداءثانی اَیْ مَقَالُ كُلٍّ وَاحِدٍ ۔ بِخُلْفٍ خبر۔ لَهُ دَاعٍ جملہ خبرکی صفت۔ يَعْرُجُ رُتِّلَا اسمیہ خبریہ، اَیْ رُتِّلَ بِالْغَيْبَةِ الْاِطْلَاقِيَّةِ۔

توضیح: غیبت میں دونوں کی ضمیر اَلْخٰطِئُوْنَ کیلئے ہے،اورخطاب کی صورت میں ان مخاطبین کی طرف اسناد ہیں، جن کی طرف تُبْصِرُوْنَ کی اسناد ہے، يَعْرُجُ کافاعل اَلْمَلٰئِكَةُ ہے جومصداق کی رُوسے مذکراورلفظ کی رُوسے مؤنث ہے۔

المرسوم: بِاَيِّيْكُمُ میں ایک یاءزائدہ،اور اَنْ تَدٰرَكَهٗ بحذف الف مرسوم ہے، طَغَا (الحاقۃ)بالالف مرسوم ہے۔

ادغام کبیروصغیرمختلف فیہ: سورۃ نٓ میں ادغام کبیر پانچ ۵ ہیں۔ مثلین کاایک ۱۔ اورمتقاربین کے چار ۴۔ اورصغیردو ۲ ہیں،اور اَلْحَاقَّةُ میں ادغام کبیرچار ۴ ہیں۔ ازہردوقسم،دو ۲، دو ۲۔ اورصغیردو ۲ ہیں۔

سُوْرَةُ الْمَعَارِج

(١٠٨١) وَسَالَ بِهَمْزٍ غُـصْنُ دَانٍ وَّ غَيْرُهُمْ ٤ مِنَ الْهَمْزِ اَوْ مِنْ وَّاوٍ نَ اَوْ يَاءٍ نَ ابْدَالَا

ترجمہ: اور سَاَلَ اع'' (کوفی، بصری، مکی کیلئے) ہمزہ کے ساتھ قریب ہوجائے والے (میوے) کی شاخ ہے (یعنی ان پانچوں کے لئے سَاَلَ ہمزہ سے ہے، اور مدنی وشامی کیلئے سَالَ الف سے) اور ان کے سوا (مدنی، شامی) نے ہمزہ سے یا واؤ سے یا یاء سے بدلا ہے (یعنی اس کی اصل سَاَلَ ہمزہ سے یا سَوَلَ واؤ سے، یا سَالَ یَسِيْلُ یاء سے ہے، جن کا الف سے ابدال ہوا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

وَسَالَ مبتداء۔ غُصْنُ اپنے مضاف الیہ دَانٍ سے مل کر خبر۔ اَیْ غُصْنُ ثَمرٍ دَانٍ۔ غَيْرُ هُمْ اِبْدَالًا اسمیہ، اَیْ اَبْدَلَ الْاَلِفَ لِدَلَالَةِ سَالَ عَلَيْهَا۔ مِنَ الْهَمْزِ اَبْدَلَ سے متعلق ہے۔

(١٠٨٢) وَنَزَّاعَةٌ فَارْفَعْ سِوٰى حَفْصِهِمْ وَقُلْ ٥ شَهٰدٰتِهِمْ بِالْجَمْعِ حَفْصٌ تَقَبَّلَا

ترجمہ: اور تو نَـزَّاعَةً لِّلشَّوٰی ''معارج اع'' کو ان میں کے حفص کے سوا کیلئے رفع دے، اور تو کہہ دے کہ بِشَهٰدٰتِهِمْ جو ہے، حفص نے جمع سے ہونے کی حالت میں قبول کیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

نَـزَّاعَةٌ اِرْفَعْ کا مفعول ہے۔ فاءزائدہ ہے۔ شَهَادَاتِهِمْ تَقَبَّلَا کا مفعول، اور جملہ حَفْصٌ کی خبر ہے۔ بِالْجَمْعِ حال ہے، اَیْ كَائِنَةً۔

توضیح: (۱) نَزَّاعَةٌ رفع۔ هِیَ مقدر کی خبر ہونے کی بناء پر ہے، اور نصب لَظٰی کا حال مؤکدہ ہونے کی بناء پر ہے۔

(۲) بِشَهٰدٰتِهِمْ جمع میں اس کے مضاف الیہ کی، اور وَالَّذِيْنَ هُمْ کی ضمیر جمع کی رعایت ہے، اور تو حید اس لئے کہ یہ مصدر ہے، جو کثیر پر بھی صادق آتا ہے، اور عَهْدِهِمْ اور صَلَا تِهِمْ کی رعایت پیش نظر ہے۔

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ وَنُوْح عليه السلام

(١٠٨٣) اِلٰى نُصُبٍ فَاضْمُمْ وَحَرِّكْ بِهِ عُـلًى ٦ كِـرَامٍ وَّ قُلْ وَدًّا م بِهِ الضَّمُّ اُعْمِلَا

ترجمہ: اور اِلٰى نُصُبٍ (معارج ۲ع'' کے نون کو حفص شامی کیلئے) ضمہ دے، اور صاد کو اسی ضمہ کے ساتھ حرکت

دے، حالانکہ یہ بزرگوں کی بلندیوں والا ہے (باقی کیلئے نَصْبٍ نون کے فتحہ اور صاد کے سکون سے ہے) اور تو کہہ دے کہ وَدًّا وَلَا ''نوح ۲ ع'' جو ہے، اس میں مدنی کیلئے (واؤ کا) ضمہ استعمال کیا گیا ہے، (یعنی وُدًّا ہے) اور یہ بت کا نام ہے، اور فتحہ وضمہ دونوں لغت ہیں، اور نُصُبٍ نَصْبٍ کی جمع ہے، سَقْفًا سُقُفًا کی طرح، وہ بت جسے عبادت کیلئے گاڑا ہو۔

﴿النحو والعربیة﴾

اِلٰی نُصُبٍ مفعول ہے، اس کے بعد اُضْمُمْ کا فاء زائدہ ہے، اور حَـرِّكْ بِهٖ اَیِ الضَّمُّ ۔ عُلَا حال، اَیْ ذَا عُلَا ۔ اِلٰی کِرَامٍ عُلَا کا مضاف الیہ ہے۔ وُدًّا اُعْمِلَا مبتداء وخبر۔ بِهِ الضَّمُّ متعلق بہ جملہ مقولہ قول کا۔

سُوْرَةُ نُوْحٍ علیہ السلام وجنّ

(۱۰۸۴) دُعَـآءِ یْ وَاِنِّیْ ثُمَّ بَیْتِیْ مُضَـافُهَـا ۷ مَعَ الْـوَاوِ فَـافْتَـحْ اِنَّ كَـمْ شَـرَفًـا عَـلَا

ترجمہ: (۱) دُعَاءِ یْ اِلَّا ۔ (۲) اِنِّیْ اَعْلَنْتُ ''نوح ا ع''۔ پھر (۳) بَیْتِیَ مُؤْمِنًا ''نوح ۲'' تینوں سورة نوح کی مضافات ہیں، اور تو (شامی، حمزہ، کسائی اور حفص کیلئے) وَاَنَّهٗ وَاَنَّ ا اور وَاَنَّهُمْ کے ہمزہ کو واؤ کے ساتھ ہونے کی حالت میں فتحہ دے، کتنی نوبتیں ہیں، کہ یہ فتحہ اونچے مکان پر بھی بلند ہو گیا ہے۔

یعنی اس سورة میں وَاَنَّـهٗ وَاَنَّا اور وَاَنَّهُمْ کے جتنے بھی کلمات واؤ کے بعد ہیں جو وَاَنَّـهٗ تَعَـالٰی سے وَاَنَّا مِنَّـا الْمُسْلِمُوْنَ تک کل بارہ ۱۲ ہیں، ان سب میں ان مذکورین کیلئے ہمزہ کا فتحہ اور سما، ابوبکر کیلئے کسرہ ہے، اور واؤ کے بعد کی قید سے اَنَّهُ اسْتَمَعَ اور اِنَّا سَمِعْنَا نکل گئے، اول میں اجماعاً فتحہ اور ثانی میں بالاتفاق سب کا کسرہ ہے، اور دو کلمہ اور باقی میں جن کا ذکر آئندہ شعر میں آرہا ہے۔

﴿النحو والعربیة﴾

دُعَآءِ یْ مبتداء۔ مَابَعْدَهٗ معطوف علیہ۔ مُضَافُهَا خبر۔ هَـا لِسُوْرَةِ نُوْحٍ۔ اِنْ افْتَحْ کا مفعول۔ مَعَ الْوَاوْ حال۔ كَمْ کا ممیز محذوف اَیْ كَمْ مَرَّةٍ اَوْ كَمْ قَارِیٍّ ۔ شَرَفًا عَلَا کا مفعول۔

جدول یاء ات اضافت (سُوْرَۃُ نُوْح علیہ السلام)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	فتحہ	سکون
۱	دُعَآءِیْ اِلَّا	۲	سما، شامی	کوفی
۲	اِنِّیْٓ اَعْلَنْتُ	۲	سما	شامی، کوفی
۳	بَیْتِیَ مُؤْمِنًا	۲	ہشام، حفص	ابن ذکوان، سما، صحبہ

المرسوم: اَلْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ (معارج) بحذف الف مرسوم ہیں۔

ادغام کبیر و صغیر مختلف فیہ: (سورۃ معارج، و نوح علیہ السلام): سورۃ معارج میں ادغام کبیر از قسم متقاربین تین ۳ ہیں، اور سورۃ نوح علیہ السلام میں ادغام کبیر چھ ۶ ہیں، مثلین دو ۲۔ متقاربین چار ۴۔ اور صغیر دو ۲ ہیں۔

سُوْرَۃُ الْجِنّ

(۱۰۸۵) وَعَنْ كُلِّهِمْ اَنَّ الْمَسٰجِدَ فَتْحُهُ ۸ وَفِيْ اِنَّهُ لَمَّا بِكَسْرِ صُوٰى الْعُلَا

ترجمہ: اور وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ اع'' اس کے ہمزہ کا فتحہ تمام قراُ سے ہے، اور اِنَّهٗ لَمَّا اع'' میں جو (ابوبکر اور مدنی کیلئے) کسرہ ہے، بلندی کیا او نچے پتھر ہیں، (راستہ بتانے کے بلند پتھر سے تشبیہ کسرہ کی قوت ظاہر کرنے کیلئے ہے) یعنی وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ اگر اَنَّ واؤ کے بعد ہے، مگر اس میں سب فتحہ پر متفق ہیں۔

﴿النحو والعربیة﴾

الصُّوٰى جمع صُوَّۃٌ مثل قُوَّۃٌ بلند پتھر جو نشانی علامت کیلئے نسب کئے جاتے ہیں۔ اَنَّ المسجد مبتداء۔ فتحہ اس سے بدل۔ عَنْ كُلِّهِمْ خبر۔ ضمیر جمع قراُ کیلئے ہے۔ صُوٰى مضاف مبتداء۔ الْعُلَا مضاف الیہ۔ فِيْ اِنَّهٗ لَمَّا خبر۔ بِكَسْرِ حال ای اعلام الرّفعه والهُدٰى۔ فی كسر انّه لمّاقام اشاره الٰى قوّة تلك القرأة۔

(۱۰۸۶) وَنَسْلُكْهُ يَا كُوْفٍ وَّفِيْ قَالَ اِنَّمَا ۹ هُنَا قُلْ فَشَا نَصًّا وَّطَابَ تَقَبُّلًا

ترجمہ: اور نَسْلُكْهُ اع'' جو ہے (اس میں) کوفی کی یاء ہے، اور قَالَ اِنَّمَا ۲ع'' میں (حمزہ اور عاصم کیلئے) قُلْ اِنَّمَا ہے، یہ تصریح والا ہو کر مشہور ہو گیا ہے، اور مقبول ہونے کے (اعتبار عمدہ ہو گیا ہے، یاء کی صورت میں یسلكه کی اسناد رَبِّهٖ کیلئے، اور نون سے باعظمت متکلم حق تعالیٰ کی طرف۔

﴿النحو والعربية﴾

نَسلُكْهُ مبتداء۔ يَاكُوفٍ مرکب اضافی خبر۔ یاء کا قصر ضرورۃ ہے، اَیْ ذُوْ يَاءٍ كُوْفٍ۔ قُلْ مبتداء۔ فِيْ قَالَ اِنَّهَا خبر۔ هُنَا ظرف ملغی اَیْ حَاصِلٌ هُنَا ۔ فَشَا جملہ مستانفہ، اَیْ فَشَا الْمَذْكُوْر ۔ نَصًّا تمیز۔ وَطَابَ معطوف ۔ تَقَبَّلَا تمیز۔

(۱۰۸۷) وَقُلْ لِبَدًا فِيْ كَسْرِهِ الضَّمُّ لَازِمٌ ۱۰ بِخُلْفٍ وَّيَارَبِّيْ مُضَافٌ تَجَمَّلَا

ترجمہ: اور تو کہہ دے، کہ لُبَدًا ۱ع'' جو ہے، ہشام کیلئے اس کے لام کے کسرہ میں ضمہ لازم ہے، حالانکہ یہ ضمہ خلاف کے ساتھ ہے، اور رَبِّیْٓ اَمَدًا ۲ع'' کی یاء (اس سورت کا ایسا مضاف ہے) جو عمدہ ہو گیا ہے، (ضمہ سے لُبَدًا ، لُبَدَةٌ کی جمع ہے، بمعنی گھوڑے کی زین۔ قُرْبَةٌ قُرَبٌ کی طرح، اور کسرہ والا لِبْدَةٌ کی جمع ہے۔ قِرْبَةٌ اور قِرَبٌ اور دونوں ہم معنی ہیں)۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلضَّمُّ لَازِمٌ فِيْ كَسْرِهِ مبتداء و خبر۔ جملہ خبر۔ لِبَدًا ۔ اور پورا مجموعہ مقولہ ہے قول کا۔ بِخُلْفٍ صفت لَازِمٌ کی ۔ يَارَبِّيْ مبتداء۔ مضاف خبر۔ تَجَمَّلَا اس کی صفت۔

یاءات اضافت: (سورۃ جن) اس سورۃ میں صرف ایک یاء اضافت ہے، جو رَبِّیْٓ اَمَدًا ۲ع'' ہے، فتحہ سما کیلئے، اور سکون شامی و کوفی کیلئے ہے۔

المرسوم: (سورہ جن) فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ کا ہمزہ صرف اسی سورت میں بشکل الف مرسوم ہے۔

ادغام کبیر و صغیر مختلف فیہ: سورۃ جن میں ادغام کبیر چھ ہیں ۶ ہیں۔ مثلین کے پانچ ۵ ۔ اور متقاربین کا ایک ۱ ۔

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلْ

(۱۰۸۸) وَوَطْأً وِطَاءً فَاكْسِرُوْهُ كَمَا حَكَوْا ۱ وَرَبُّ بِخَفْضِ الرَّفْعِ صُحْبَتُهُ كَلَا

ترجمہ: اور وَطْـًٔا ۱ع'' (شامی و بصری کیلئے وِطَآءً ہے، پس تم اس کو کسرہ دو، جس طرح اہل اداء نے نقل کیا ہے، اور رَبُّ الْمَشْرِقِ جو (صحبہ و شامی کیلئے باء کے) رفع کے بجائے جر سے ہے، اس کی جماعت نے اسے محفوظ کیا ہے (اَشَدُّ وَطْأً اَیْ اَثْبَتَ قِيَامًا یعنی رات کا اٹھنا نماز کے قیام میں ثابت تر ہے، وَطِئَ الْاَرْضَ سے پاؤں زمین میں جم گئے، اور وِطَآءً وَاطَأَ کا مصدر ہے جو وَافَقَ کے معنی میں ہے، یعنی رات کا اٹھنا موافقت کی رُو سے نہایت مضبوط ہے، دل

عبادت اور یاد الٰہی میں زیادہ متوجہ ہوتا ہے، کہ کان آنکھیں دل کی موافقت کرتی ہیں، رَبّ جرسے رَبِّكَ سے بدل ہے، اور رفع مبتداء ہونے کی بناء پر ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

وَطْئًا وِطَاءً مبتداء وخبر۔ اَیْ مَقْرُوءٌ وِطَآءً۔ فَاكْسِرُوْا کی ضرورت نہیں تھی۔ خُشَّعًا خَاشِعًا کی طرح، پس یہ زیادت بیان کے طور پر ہے، كَمَا حَكَوْا منصوب علی المصدر اَیْ كَسْرًا مثل مَا حَكَوْا۔ ضمیر قراً کیلئے ہے۔ وَرَبُّ مبتداء۔ صُحْبَتَهٗ مبتداء ثانی۔ كَلَا خبر۔ جملہ خبر الاول۔

(۱۰۸۹) وَثَالِثُهُ فَانْصِبْ وَفَا نِصْفِهِ ظُـبًى　۱۲　وَثُلْثَيْ سُكُوْنُ الضَّمِّ لَاحَ وَجَمَّلَا

ترجمہ: اور تو (مدنی، شامی، بصری کے) وَثُلُثِهٖ کی ثاء اور وَنِصْفِهٖ کی فاء کو (مکی، کوفیین کیلئے) نصب دے (اور ھا کو ضمہ دے، اور واؤ کے ساتھ صلہ کر۔ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ پڑھ)۔ حالانکہ تو تیزیوں والا ہے، اور (ان سے پہلے ثُلُثَيِ الَّيْلِ جو ہے، (ہشام کیلئے اس میں ضمہ کے بجائے سکون ظاہر ہو گیا ہے، اور اس نے (قاری کو) خوبصورت بنا دیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلظُّبٰى جمع ظَبْيَةٌ وَهُوَ حَدّ السَّيْفِ تیز دھار۔ ثَالِثُهٖ مرکب اضافی مبتداء قصر ضرورۃ۔ وَفَا نِصْفِهٖ اس پر معطوف۔ فَانْصِبْ کی فاء زائدہ ہے۔ ظُبًى حال من الفاعل۔ ثُلْثَيْ مبتداء۔ سُكُوْنُ الضَّمِّ مبتداء ثانی۔ لام عائد کے عوض میں۔ لَاحَ خبر الاول۔

توضیح: (۱) وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ نصب کی صورت میں اَدْنٰى پر معطوف ہے، جو تَقُوْمُ کا ظرف زمان ہے، یعنی مفعول فیہ ہونے کے سبب منصوب ہے، اور جر ثُلُثَيِ الَّيْلِ پر معطوف ہونے کی بنا پر ہے، اَیْ وَاَقَلَّ مِنْ نِصْفِهٖ وَثُلُثِهٖ اور دونوں قرأتوں کا مجموع رات کے مختلف حالات پر ہے، کیونکہ راتیں اور ان کی تبدیلی دونوں بار بار واقع ہوتی رہتی ہیں۔ (۲) ثُلُثَيِ الَّيْلِ میں ضمہ اصل ہے، اور سکون تخفیف کی بناء پر ہے۔

ادغام کبیر وصغیر مختلف فیہ: سورۂ مزمل میں ادغام کبیر مثلین صرف ایک ہے، عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ)۔

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّر ﷺ

(۱۰۹۰) وَوَ الرِّجْزَ ضَمَّ الْكَسْرَ حَفْصٌ اِذَا قُلْ اِذْ　۱۳　وَاَدْبَرَ فَاهْمِزْهُ وَسَكِّنْ عَنِ اجْتَلَا

ترجمہ: اور وَالرِّجْزَ (ع) جو ہے، حفص نے کسرہ راء کو ضمہ سے بدل دیا ہے، (وَالرُّجْزَ پڑھا ہے) اور اِذَا دَبَرَ

"۲ع" میں (حفص، نافع، حمزہ کیلئے قرأت کی توجیہ) ظاہر کرنے والے سے اِذْ پڑھ، اورانہیں کیلئے) اَدْبَرَ جو ہے، اس کو ہمزہ کی زیادتی اوردال کے سکون سے پڑھ (باقی کیلئے اِذَا دَبَرَ ہے۔

(۱۰۹۱) رِفَــبَادِرْ وَفَا مُسْتَنْـفِرَةٍ (عَمَّ) فَتْحُهُ ۱۴ وَمَا تَذْكُرُوْنَ الْغَيْبُ خُصَّ وَخُلِّلَا

ترجمہ: پس تو آگے بڑھ، اور مُسْتَنْفِرَةٌ "۲ع" کی فاء جو ہے، (مدنی اورشامی کیلئے اس کا فتحہ عام ہوگیا ہے، (باقی کیلئے مُسْتَنْفِرَةٌ کسرہ فاء سے ہے) اور وَمَاتَذْكُرُوْنَ جو ہے (مَاعَدَا نافع کیلئے یاء) غیب سے خاص کردیا گیا ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

شعر ۱۳: وَوَ الرِّجْزَ مبتداء۔ ضَمَّ الْكَسْرِ حَفْصٌ جملہ فعلیہ خبر المبتداء۔ لام ضمیر کے بدل میں اَیْ ضَمُّ كَسْرِهٖ۔ اِذَا قُلْ اِذْ مبتداء وخبر اَیْ اِقْرَأْ اِذْنِی فِیْ مَوْضِعِ اِذَا ۔ وَاَدْبَرَ فَاهْمُزْ مبتداء وخبر۔ فَاء زائدہ۔ وَسَكِّنْ معطوف۔ عَنِ اجْتَلَا حال۔

شعر ۱۴: فَبَادِرْ معطوف عَلٰی سَكِّنْ وَفَامُسْتَنْفِرَةٍ مبتداء۔ عَمَّ فَتْحُهٗ جملہ فعلیہ خبر۔ مَا يَذْكُرُوْنَ مبتداء۔ اَلْغَيْبُ مبتداء ثانی۔ خُصَّ خبر۔ وَخُلِّلَا بمعنی خُصَّ معطوف۔ دولفظ بمعنی واحد کو، الفاظ کے اختلاف کی وجہ سے جمع فرمایا ہے۔

توضیح: (۱) وَالرُّجْزَ ضمہ وکسرہ دونوں ہم معنی لغت ہیں، کسرہ تمیمی اور ضمہ حجازی لغت ہے۔

(۲) اِذْ اور اِذَا دونوں ظرف زمان ہیں، اِذْ ماضی اور اِذَا مستقبل کیلئے پس اِذْ مستقبل کو ماضی کے، اور اِذَا ماضی کو مستقبل کے معنی میں کردیتا ہے۔

(۳) دَبَرَ اور اَدْبَرَ دونوں لغت ہیں، پیٹھ پھیرلی، وہ ختم ہوگیا، رات ودن، گرمی وسردی آئی اور چلی گئی، پس اِذْاَدْبَرَ میں اِذْ ماضی اور اَدْبَرَ غیرقریشی ہے، اوردوسری قراءۃ پر اِذَا مستقبل اور دَبَرَ اور اِذْ اَدْبَرَ دونوں کا احتمال رکھتا ہے۔

(۴) مُسْتَنْفِرَةٍ کسرہ سے نَافِرَةٌ سے بھاگنے والے، اورفتحہ سے بھگائے ہوئے نَفَّرَ هَا غَيْرُهَا کے معنی میں ہے، گویا وہ ایسے بھاگنے والے، یا بھگائے ہوئے جنگلی گدھے ہیں، جو شیر کے خوف سے یا تیرانداز کے ڈر سے بھاگ رہے، یا بھگائے جارہے ہوں۔

(۵) يَذْكُرُوْنَ غیبت کی صورت میں اسناد غائبین کی طرف ہیں، كُلُّ امْرِئٍ اور يَخَافُوْنَ کی موافقت ہے،

اورخطاب التفات کی بناء پر ہے، یاتقدیر قُلْ لَّهُمْ يَا مُحَمَّدُ ﷺ وَمَاتَذْكُرُوْنَ ۔

ادغام کبیر: (سورۃ مدثر) اس سورت میں ادغام کبیر سات ۷ ہیں۔ مثلین کے چار۴ ۔ متقاربین کے تین ۳ ۔

جدول ادغام صغير

سورۃ نٓ ، حآقّة، معارج ، نوح علیہ السلام ، جنّ، مزّمل ﷺ، مدثر ﷺ

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قرأ	اظہار والے قرأ
۱	فَاصْبِرْ لِّحُكْمِ	۲	بصری خلف عن الدوری	ماسوا بصری
۲	بَلْ نَّحْنُ	۱	للکسائی مع الغنہ	ماسوا کسائی

جدول ادغام كبير مثلين (سُوْرَةِ نٓ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	وَمَنْ يُّكَذِّبْ بِّهٰذَا	۲

جدول ادغام كبيرمتقاربين (سُوْرَةِ نٓ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اَعْلَمْ بِمَنْ	۱
۲	اَعْلَمْ بِالْمُهْتَدِيْنَ	۰
۳	اَكْبَرُ لَّوْ	۰
۴	اَلْحَدِيْثُ سَّنَسْتَدْرِجُهُمْ	۲

جدول ادغام صغير (سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قرأ	اظہار والے قرأ
۱	كَذَّبَتْ ثَّمُوْدُ	۱	بصری، ابن عامر، حمزہ، کسائی	حرمی، عاصم
۲	فَهَلْ تَّرٰى	۰	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَۃُ الْحَآقَّۃِ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	فَهِيَ يَوْمَئِذٍ	۱
۲	الْاَقَاوِيْلِ لَاَ خَذْنَا	۲

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَۃُ الْحَآقَّۃِ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا	۲
۲	لَقَوْلُ رَّسُوْلٍ	″

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَۃُ الْمَعَارِجِ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	الْمَعَارِجِ تَّعْرُجُ	۱
۲	فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ	۲
۳	الْاَجْدَاثِ سِّرَاعًا	″

جدول ادغام صغیر (سُوْرَۃِ نُوْحٍ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قراء	اظہار والے قراء
۱	يَغْفِرْلَّكُمْ	۲	بصری بخلف عن الدوری	ماسوا بصری
۲	رَبِّ اغْفِرْلِّيْ	″	″ ″	″

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَۃِ نُوْحٍ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	الشَّمْسَ سِّرَاجًا	۱
۲	جَعَلَ لَّكُمُ	″

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةِ نُوْح)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	لَا يُؤَخَّرُ لَوْ	۱
۲	قَالَ رَّبّ	۱
۳	لِتَغْفِرَلَّهُمْ	۱
۴	وَقَدْ خَلَقَكُّمْ	۱

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الْجِنّ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	ذَالِكَ كُّنَّا	۱
۲	طَرَآءِقَ قِّدَدًا	۱
۳	وَلَنْ نُّعْجِزَهُ هَّرَبًا	۱
۴	عَنْ ذِكْرِ رَّبِّهٖ	۱
۵	يَجْعَلْ لَّهٗ	۲

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ الْجِنّ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	مَااتَّخَذَ صَّاحِبَةً	۱

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الْمُزَّمِّل)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	عِنْدَ اللّٰهِ هُّوَ	۲

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اِلَّا هُوَ وَّ مَا هِیَ	۱
۲	مَاسَلَكَكُّمْ	۲
۳	نُكَذِّبْ بِّيَوْمِ	"
۴	اَللّٰهُ هُوَ	"

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	مَا سَقَرْ لَّا	۱
۲	وَلَا تَذَرْ لَّوَّاحَةٌ	"
۳	لِلْبَشَرْ لِّمَنْ	۲

مِنْ سُوْرَةِ الْقِيٰمَةِ اِلٰى سُوْرَةِ النَّبَاءِ

سورۃ قیامۃ: مکی ہے، اس کی کل آیات کوفی، حمصی چالیس ۴۰ اور باقی پانچ شماروں میں انتالیس ۳۹ ہیں۔ ایک آیت لِتَعْجَلَ بِهٖ میں اختلاف ہے، اس کو کوفی اور حمصی نے شمار کیا ہے، باقی نے نہیں کیا، اور اسکے فواصل مَدْ قَبَا کے پانچ حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى سے اَللَّوَّامَةِ تک وجوہ صحیحہ پچپن ۵۵ ہیں، قالون مع بزی ۱۲۔ عاصم و مکی ۶، ۶۔ شامی ۲۔ ورش ۱۶۔ بسم اللہ پر ۱۲، ترک ۴۔ دوری ۱۲۔ سوسی ۲۔ حمزہ ایک ۱۔ اور کسائی ۶۔

سورۃ دھر: مکیہ ہے اس کی آیات بالاتفاق اکتیس ۳۱ ہیں۔ اور اس کے فواصل الف پر تمام ہوتے ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: اَلَيْسَ ذٰلِكَ سے مَذْكُوْرًا تک وجوہ صحیحہ سرسٹھ ۶۷ ہیں۔ قالون مع مکی ۱۲۔ دوری ۲۔ سوسی ۲۔ ورش ۳۲، بسم اللہ پر ۲۴، ترک پر ۸۔ خلاد ۲۔ خلف ایک ۱۔ شامی ۲۔ کسائی ۶۔ عاصم ۶۔

سورۃ مرسلت: مکیہ ہے، لیکن بعض کے قول پر آیت ۴۸۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مدنی ہے، اس کی کل آیات بالاتفاق پچاس ۵۰ ہیں۔ اور اس کے فواصل بَرَّ مَنْ عَاقَلَ کے آٹھ ۸ حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَالظّٰلِمِيْنَ سے لَوَاقِعٌ تک وجوہ صحیحہ ایک سو دو ۱۰۲ ہیں، قالون مع مکی و ابوبکر ۳۶۔ حفص مع کسائی ۱۸۔ دوری مع خلاد ۶۔ شامی ۶۔ سوسی مع خلاد ۶۔ اور ورش ۲۴ بسم اللہ پر ۱۸، ترک پر ۶۔

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ

(۱۰۹۲) وَرَا بَرِقَ افْتَحْ اٰمِنًا يَذَرُوْنَ مَعْ ۱ يُحِبُّوْنَ (حَقٌّ) كَفَّ يُمْنٰى عُلًى عَلَا

ترجمہ: بَرِقَ الْبَصَرُ کی راء کو (نافع کیلئے) فتحہ دو، حالانکہ تو امن پانے والا ہے، يَذَرُوْنَ يُحِبُّوْنَ سمیت ہے (مکی، بصری، شامی کیلئے ان دونوں کی اطلاقی یا غیب کا) حق جس نے باطل کو روک دیا ہے، اور (حفص کیلئے مَنِيٍّ يُمْنٰى (اطلاق تذکیر سے) بلند والا ہے جو بلندی ہوگئی ہے (باقی کیلئے تُمْنٰى تانیث کی تاء سے ہے۔

النحو والعربية

وَرَا بَرِقَ مرکب اضافی۔ اِفْتَحْ کا مفعول۔ قصر ضرورۃ۔ اٰمِنًا فاعل سے حال۔ يَذَرُوْنَ حَقٌّ۔ مبتداء و خبر۔ كَفَّ حَقٌّ کی صفت ہے۔ رَفْعُ الْبَاطِلَ يُمْنٰى مبتداء۔

توضیح: (۱) بَرِقَ کسرہ راء سے سَمِعَ سے اور فتحہ راء نَصَرَ سے بمعنی دَهَشَ تَحَيَّرَ ہے، یعنی جب آنکھ حیران اور دہشت ناک ہو کر رہ جائے گی۔

(۲) تُمۡنٰی تذکیر سے ضمیر مَنِيٌّ کیلئے ہے، اور وہ مذکر ہے، یا نطفہ کیلئے ہے، جس کی تانیث مجازی ہے، اور تانیث سے نُطۡفَةٌ لفظاً مؤنث ہونے کی رعایت ہے، اور نجم میں مِنۡ نُّطۡفَةٍ اِذَا تُمۡنٰی میں تانیث کی تصریح بھی موجود ہے۔

نوٹ: لَآ اُقۡسِمُ میں الف کا حذف اور مَنۡ رَاقٍ میں سکتہ، اور فواصل وَسُدًى کا امالہ "یونس شعرے ۔ کہف ۲ باب الامالہ ۱۸ ، اور طٰہٰ ۵ ، میں بیان ہو چکے ہیں۔

ادغام کبیر: (سورۂ قیٰمۃ) ادغام کبیر تین ۳ ہیں۔ مثلین کے دو ۲ ۔ اور متقاربین کا ایک ۱ ۔

سُوْرَةُ الدَّهْرِ یا سُوْرَةُ الْاِنْسَانِ

(۱۰۹۳) سَلَاسِلَا نَوِّنۡ اِذۡ رَوَوۡا صَرۡفَهٗ لَنَا ۲ وَبِالۡقَصۡرِ قِفۡ مِنۡ عَنۡ هُدًى خُلۡفِهِمۡ فَلَا

ترجمہ: اور تو (مدنی، کسائی، ابوبکر اور ہشام کیلئے) سَلَاسِلَ کو تنوین دے (اور سَلَاسِلًا وَ اَغۡلٰلًا پڑھ) اس لئے کہ ان ناقلین نے ہمارے لئے اسکا منصرف کر دینا روایت کیا ہے (پس حفص، ابن ذکوان، حق و حمزہ کیلئے سَلَاسِلَ ہے، ترک تنوین سے) اور تو (حفص، بزی، حمزہ اور قنبل کیلئے) الف سے وقف کر، حمزہ کیلئے بلا خلاف اور باقین کیلئے خلاف کے ساتھ، خلاف ہدایت سے ہے، اس نے اپنے ناقل کو درست کر دیا ہے، فَلَا فَلَبۡتَ الشِّعۡرَ اَیۡ تَدَبَّرۡتَهٗ سے ہے۔

(۱۰۹۴) زَكَا وَقَوَارِيۡرًا فَنَوِّنۡهُ اِذۡ دَنَا ۳ رِضًى صَرۡفِهٖ وَاقۡصُرۡهُ فِي الۡوَقۡفِ فَيۡصَلَا

ترجمہ: یہ خلف ظاہر ہو گیا ہے، اور اول قَوَارِيۡرَا جو ہے، پس تو اس کو تنوین دے (مدنی، مکی، کسائی، ابوبکر کیلئے) اس لئے کہ اس کے منصرف کر دینے کی خوبی قریب ہو گئی ہے، اور اس پہلے قَوَارِيۡرَا کو وقف میں (حمزہ کیلئے) الف کے حذف سے پڑھ (باقی چھ وقفاً الف پڑھتے ہیں، تنوین سے پڑھنے والے بھی اور تنوین کے بغیر پڑھنے والے بھی)۔

(۱۰۹۵) وَفِي الثَّانِ نَوِّنۡ اِذۡ رَوَوۡا صَرۡفَهٗ وَقُلۡ ۴ يَمُدُّ هِشَامٌ وَّاقِفًا مَّعَهُمۡ وَلَا

ترجمہ: اور دوسرے قَوَارِيۡرَا میں (مدنی، کسائی، ابوبکر کیلئے راء کو) تنوین دے، اس لئے کہ ان (ناقلین) نے اس کا منصرف کرنا روایت کیا ہے، اور تو کہہ دے کہ اس دوسرے پر وقف کرتے ہوئے پیروی کے سبب ہشام ان (تنوین والوں کے ساتھ) الف مدہ سے پڑھتے ہیں، پس دوسرے قَوَارِيۡرَا پر مدنی، ابوبکر، کسائی، ہشام الف کے ساتھ وقف کرتے ہیں، اور حق، ابن ذکوان، حفص، حمزہ الف کے حذف سے۔

خلاصہ: اول قَوَارِيرَا پرحمزہ کا الف کے حذف سے وقف ہے، اور باقی چھ کا الف کے اثبات سے، اور دوسرے پر تنوین والوں میں سب کا الف پر، اور بلاتنوین والوں سے صرف ہشام کا الف پر، اور باقی چار کیلئے حذف سے ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر۲: فَلَا فعل ماضی۔ تَدَبَّر یا فَصَلَ کے معنی میں فَلَوْتُهُ عَنْ أُمِّهِ إِذَا فَصَلْتُهُ۔ سَلَاسِلَ نَوِّنْ کا مفعول۔ صَرْفَهُ رَوَوْا کا مفعول ہے، فاعل ناقلین کی ضمیر ہے۔

شعر۳: بِالْقَصْرِ متعلق قِفْ۔ جارمجرور۔ فَلَا کے متعلق ہے۔ زَكَا جملہ مستانفہ اَیْ زَكَا الْمَذْكُور۔ قَوَارِيرًا فَنَوِّنْهُ کا مفعول۔

رِضًى فاعل۔ دَنَا صَرْفِهِ کی طرف مضاف ہے۔ فَيْصَلًا حال۔

شعر۴: نَوِّنْ کا مفعول محذوف اَیْ نَوِّنْ قَوَارِيرًا فِي الْمَوْضِعِ الثَّانِيْ۔ وَاقِفًا ہشام سے حال۔ مَعَهُمْ مدلول کیلئے۔ (اِذْ رَوَوْا صَرْفَهُ) وِلَا مفعول لهٗ اَیْ لِلْمُتَابِعَةِ۔

توضیح: (۱) سَلَا سِلَا میں وقفاً وصلاً چار قرأت ہیں۔ (۱) مدنی، ہشام، ابوبکر، کسائی کیلئے سَلَاسِلًا تنوین سے، اور وقف میں سَلَاسِلَا الف سے قاعدہ کے موافق۔ (۲) قنبل وحمزہ کیلئے وصلاً سَلَاسِلَ ترک تنوین سے، اور وقفاً سَلَاسِلْ الف کے حذف سے، ان کا ذکر تنوین والوں میں نہیں، اور وقفاً قصر والوں میں ہے۔ (۳) بزی، ابن ذکوان، حفص کیلئے وصلاً سَلَاسِلَ اور وقفاً سَلَاسِلْ اور سَلَاسِلَا الف کے حذف سے اور اثبات دونوں سے جو خُلف سے نکلا ہے، لیکن اولی یہ ہے، کہ بزیؒ اور ابن ذکوانؒ کیلئے صرف حذف سے وقف کیا جائے، اثبات سے طریق کے موافق نہیں، اور حفص کیلئے صرف الف کے اثبات سے کہ حذف سے طریق کے مطابق نہیں۔ (۴) ابوعمرو کیلئے وصلاً سَلَاسِلَ بلاتنوین اور وقفاً سَلَاسِلَا الف سے، اس لئے کہ ان کا ذکر تنوین والوں میں بھی نہیں، اور وقفاً قصر والوں میں بھی نہیں۔

(۲) قَوَارِيرَا قَوَارِيرَا میں وصلاً وقفاً کل پانچ قرأتیں ہیں۔ (۱) مدنی، ابوبکر، کسائی کیلئے وصلاً قَوَارِيرًا قَوَارِيرًا دونوں میں تنوین اور وقفاً قَوَارِيرَا قَوَارِيرَا دونوں میں الف۔ (۲) مکی کیلئے وصلاً قَوَارِيرًا قَوَارِيرَ اول میں تنوین ثانی میں تنوین والف کے ترک سے، اور وقفاً قَوَارِيرَا قَوَارِيرْ، اول میں الف، اور ثانی میں حذف۔ (۳) حمزہ کیلئے وصلاً قَوَارِيرَ قَوَارِيرَ دونوں میں تنوین والف کا حذف اور وقفاً قَوَارِيرْ قَوَارِيرْ دونوں میں الف کا حذف۔ (۴) ہشام کیلئے وصلاً قَوَارِيرَ قَوَارِيرَ تنوین والف کے حذف، اور وقفاً قَوَارِيرَا قَوَارِيرَا دونوں میں الف کا

اثبات۔ (۵) بصری،ابن ذکوان وحفص کیلئے وصلاً قَوَارِيْرَ قَوَارِيْرَ دونوں میں تنوین والف کا حذف،اور وقفاً قَوَارِيْرَا قَوَارِيْرَ اول میں الف ہے،اور ثانی میں حذف ہے۔

نوٹ: اول قَوَارِيْرَا پر تو آیت ہے،وقف سب کیلئے درست ہے،البتہ ثانی پر اضطراری وقف ہوسکتا ہے،یا شاگرد کو بتانے کیلئے اختیاری،اختیاری وقف کا محل نہیں،اور الف سے وقف میں فواصل ومجاور کی رعایت ہے، سَلٰسِلَا کی رسم الف سے ہے اَلظُّنُوْنَا ، اَلرَّسُوْلَا ، اَلسَّبِيْلَا کی طرح،ان تین میں اَلْ کی وجہ سے تنوین نہیں آسکتی،اور سَلٰسِلَا میں جو حضرات اسے منصرف استعمال کرتے ہیں،ان کے ہاں تنوین آسکتی ہے،اور قَوَارِيْرَا اول میں الف سے مرسوم ہے،اور دوسرا بھی اکثر قرآنوں میں الف سے مرسوم ہے،ناظمؒ نے وِلَا سے اسی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

(۱۰۹۶) وَعٰلِيْهِمْ اسْكِنْ وَّ اكْسِرِ الضَّمَّ اِذْ فَشَا ۵ وَخُضْرٌ م بِرَفْعِ الْخَفْضِ (عَمَّ) حُلًا عُلَا

ترجمہ: اور تو (نافع وحمزہ کیلئے) عٰلِيَهُمْ کی یاء کو ساکن کردے،اور ضمہ ھاء کو کسرہ سے بدل دے،اس لئے کہ یہ مشہور ہوگیا ہے،(یعنی ان کے لئے عٰلِيْهِمْ ہے) اور خُضْرٍ (مدنی،شامی،بصری،حفص کیلئے راء کے) جر کے بجائے رفع سے ہوکر زیوروں والا ہونے کی رُو سے عام ہوگیا ہے،اور بلند ہوگیا ہے،(یعنی ان کیلئے خُضْرٌ ہے)۔

سُوْرَةُ الدَّهْرِ وَالْمُرْسَلٰتِ

(۱۰۹۷) وَاِسْتَبْرَقٍ (حِرْمِيٌّ) نَّصْرٍ وَّخَاطَبُوْا ۶ تَشَاءُوْنَ حِصْنًا وُقِّتَتْ وَاوُهٗ حَلَا

ترجمہ: اور (حرمی وعاصم کیلئے) اِسْتَبْرَقٍ دھراع" کے جر کے بجائے رفع) جو ہے،اس کی مدد کرنے والا حرمی ہے (پس ان کیلئے اِسْتَبْرَقٌ ہے) اور ان ناقلین نے وَمَا تَشَآءُوْنَ دھر۲" کو (مدنی،کوفی کیلئے) مخاطب کیا ہے،جو قلعہ ہے (یعنی خطاب کی تاء سے پڑھا ہے،باقی کیلئے غیبت کی یاء ہے) اور وُقِّتَتْ "مرسلٰت اع" جو ہے (بصری کیلئے) اس کا واؤ (جو ہمزہ کی بجائے ہے) شیریں ہوگیا ہے۔

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ

(۱۰۹۸) وَبِالْهَمْزِ بَاقِيْهِمْ قَدَرْنَا ثَقِيْلُ نِ اِذْ ۷ رِسَا وَجِمٰلَتٌ فَوَحِّدْ شَذًا عَلَا

ترجمہ: اور (بصری کے سوا) ان کے باقی قراء ہمزہ کے ساتھ پڑھتے ہیں (یعنی اُقِّتَتْ) اور فَقَدَرْنَا (اع" کا دال نافع اور کسائی کیلئے) تشدید والا ہے،اس لئے کہ یہ ثابت ہوگیا ہے (یعنی یہ فَقَدَّرْنَا اور باقی فَقَدَرْنَا پڑھتے ہیں

)اور جِمَالَاتٌ کوحمزہ، کسائی، حفص کیلئے واحد سے جِمٰلَتٌ پڑھ، حالانکہ تو بلند خوشبو والا ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

شعر۵: عَالِیَهُمْ اَسْکِنْ کا مفعول۔ اِذْ فَشَا تعلیل۔ وَاکْسِرْ خُضْرٍ مبتداء۔ عَمَّ خبر۔ عُلَا خبر بعد خبر۔ حُلَا تمیز یا حال، اَیْ عَمَّ حَلَاهُ اَوْ ذَاحُلَا۔

شعر۶: اِسْتَبْرَقٍ مبتداء۔ حِرْمِیٌّ خبر اَیْ قِرَأَةُ حِرْمِیٌّ مضاف۔ نَصْرٍ مضاف الیہ۔ تَشَآءُوْنَ خَاطَبُوْا کا مفعول۔ حِصْنًا حال فاعل یا مفعول سے، اَیْ ذُوْ حِصْنٍ۔

شعر۷: اَوْ ذَاحِصْنٍ ،وَاُقّتَتْ مبتداء۔ وَاوُهٗ مبتداء ثانی۔ حَلَا اس کی خبر۔

توضیح: (۱) عَالِیَهُمْ عَلَا سے، اسم فاعل ہے، استقبال کے معنی میں اہل جنت کی صفات میں سے ہے اور نکرہ ہے اس کی اضافت لفظی ہے، اور یاء کے سکون سے مبتداء ہے، اور منقوص ہونے کی وجہ سے علامت رفع تقدیری ہے، اور ثِیَابُ سُنْدُسٍ خبر ہے۔

(۲) مدنی وحفص کیلئے خُضْرٌ اِسْتَبْرَقٌ کا رفع ثِیَابُ کی صفت، اور اِسْتَبْرَقٌ ثِیَابُ پر معطوف ہے اور اخوین کیلئے دونوں کا جر اس لئے ہے، کہ خُضْرٍ سَنْدُسٍ کی صفت ہے، اور اِسْتَبْرَقٍ سُنْدُسٍ پر معطوف ہے اَیْ ثِیَابٌ مِّنْ سُنْدُسٍ خُضْرٍ وَثِیَابٌ مِّنْ اِسْتَبْرَقٍ اور بصری وشامی کی قرأت اول میں رفع اور ثانی میں جر۔ خُضْرٌ ثِیَابٌ کی صفت۔ اور اِسْتَبْرَقٍ کا عطف سُنْدُسٍ پر ہونے کی بناء پر ہے اور مکی وشعبہ کی قرأت اول کی جر خُضْرٍ سُنْدُسٍ کی صفت، اور ثانی کا رفع اِسْتَبْرَقٌ ثِیَابٌ پر معطوف ہونے کی بناء پر ہے۔

(۳) وَمَا تَشَآءُوْنَ میں خطاب عموم کیلئے اور غیبت خَلَقْنٰهُمْ ضمیروں کی مناسبت سے ہے۔

(۴) وُقِّتَتْ وَقْتٌ سے، مثال واوی ہے، اور ابن مسعود ﷺ کے قرآن میں واو ہی سے لکھا ہوا ہے، اور ہمزہ تخفیف کی وجہ سے ہے، اس لئے کہ ابتداء والے واو مضمومہ کو تخفیفاً اہل صرف ہمزہ سے بدل دیتے ہیں، اور یہ قیس کا لغت ہے اُجُوْهٌ اور اُوْرِیَ کی طرح۔

(۵) فَقَدَّرْنَا تقدیر سے ہے، خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ "عبس" کی طرح، اور فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ میں مجرد کا صیغہ تفعیل کے معنی میں ہے، اَیْ فَنِعْمَ الْمُقَدِّرُوْنَ یعنی کیا ہی اچھے اندازہ کرنے والے ہیں، اور دال کی تخفیف والا قدرت سے ہے۔

(۶) جِمٰلٰتٌ جمع الجمع ہے، اور الف کے حذف سے جِمٰلَتٌ جَمَلٌ بمعنی اونٹ کی جمع ہے، واحد کے صیغہ سے ناظم کا فرمانا الف کا حذف کرنا، اور صرف جمع سے پڑھنا مراد ہے، اور اس کی جیم میں لغتاً تینوں حرکتیں مستعمل ہیں۔

ادغام کبیر (سورۃ دھر و مرسلت): سورۃ دھر میں ادغام کبیر تین ہیں۔ مثلین کے دو۲ ۔ اور متقاربین کا ایک۱ ۔ اور سورہ مرسلت میں ادغام کبیر چار۴ ہیں۔ مثلین کا ایک۱ ۔ اور متقاربین کے تین۳ ۔

جدول ادغام صغیر (سُوْرَۃُ الْقِیٰمَۃِ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قراء	اظہار والے قراء
۱	مَنْ رَّاقٍ	۱	ماسواحفص	حفص
۲	بَلْ تُّحِبُّوْنَ	؍	ہشام،حمزہ،کسائی	سما،ابن ذکوان،عاصم

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَۃُ الْقِیٰمَۃِ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِّظَامَهٗ	۱

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَۃُ الْقِیٰمَۃِ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	لَآاُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ	۱
۲	وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ	؍

المرسوم: (سورۃ قیٰمۃ) یُنَبَّؤُا کا ہمزہ متطرفہ بعد از فتحہ بعض مصاحف میں بصورت واؤ اور اس کے بعد الف زائدہ مرسوم ہے۔

جدول ادغام صغیر (سُوْرَۃُ الدَّھْرِ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قراء	اظہار والے قراء
۱	فَاصْبِرْلِّحُکْمِ	۲	بصری بخلف عن الدوری	ماسوالبصری

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَۃُ الدَّھْرِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	يَشْرَبُ بِهَا	۱
۲	نَحْنُ نَزَّلْنَا	۲

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَۃُ الدَّھْرِ)

نمبر شمار	ادغام کبیر متقاربین	رکوع
۱	مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ	۱

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ	۲

وَمِنْ سُوْرَةِ النَّبَاءِ اِلٰى سُوْرَةِ الْعَلَق

سورۃ نباء مکیہ ہے، اس کی کل آیات بصری کیلئے اکتالیس ۴۱ ، اور مکی کیلئے ایک قول پر اکتالیس ۴۱ ۔ اور دوسرے پر چالیس ۴۰ ہیں۔ باقی پانچ کیلئے اجماعاً چالیس ۴۰ ہیں۔ چالیس ۴۰ بالاتفاق، اور ایک میں اختلاف ہے، جو قَرِيْبًا ۲ ع'' کو بصری نے شمار کیا ہے، اور مکی نے ایک قول پر کیا ہے، اور دوسرے پر نہیں کیا، اور باقی نے شمار نہیں کیا، اس کے فواصل نَمَا کے تین حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ سے یَتَسَآءَلُوْنَ تک وجوہ صحیحہ اُٹھہتر ۷۸ ہیں۔ قالون مع مکی ۱۲ ۔ عاصم ۱۲ ۔ کسائی ۱۳ ۔ دوری، شامی، حمزہ ۶ ، ۷ ۔ ورش ۱۸ ، بسم اللہ پر ۱۲ ۔ ترک پر ۶ ۔ اور سوسی ۶ ۔

سُوْرَةُ النَّبَاء

(۱۰۹۹) وَقُلْ لَّبِثِيْنَ الْقَصْرُ فَاشٍ وَّ قُلْ وَلَا ۱ كِذّٰبًام بِتَخْفِيْفِ الْكِسَائِيِّ اَقْبَلَا

ترجمہ: اور تو کہہ دے، لٰبِثِیْنَ جو ہے، (حمزہ کیلئے) الف کا حذف مشہور ہے، اور تو کہہ دے کہ وَلَا کِذَابًا کسائی کی تخفیف کے ساتھ ہو کر آیا ہے، (یعنی وَلَا کِذَابًا باقی کیلئے تشدید سے وَلَا کِذَّابًا ہے)۔

﴿النحو والعربیة﴾

لَا بِثِيْنَ مبتداء۔ اَلْقَصْرُ مبتداء ثانی۔ فَاشٍ اس کی خبر، جملہ خبر الاول، اور تمام مقولہ قول کا۔ وَلَا كِذَّابًا مبتداء۔ اَقْبَلَا خبر۔ بِتَخْفِیْفٍ متعلق خبر۔

توضیح: (۱) لَبِثِيْنَ لَبِثٌ سے، صفت مشبہ ہے، جو ٹھہرنے کے معنی میں ہے، یہ صریح رسم کے موافق ہے، اور اس میں دوام کے معنی ہیں۔ لَا بِثٌ اسم فاعل ہے، جس میں حدوث کے معنی ہیں، فراء کے قول پر دونوں قرأتیں ہم معنی ہیں، اور دونوں کثیر الاستعمال ہیں۔

(۲) كِذَابًا ذال کی تخفیف سے یا تو باب مفاعلہ سے ہے، یا مجرد سے، قَاتَلَ قِتَالًا اور كَتَبَ كِتَابًا کی طرح، یعنی اہل جنت ایک دوسرے سے جھوٹ نہیں بولیں گے، اور تشدید والا تَكْذِيْبٌ سے ہے، ایک دوسرے کو جھوٹا نہیں کہیں گے۔

(۱۱۰۰) وَفِيْ رَفْعِ بَارَبُّ السَّمٰوٰتِ خَفْضُهٗ ۲ ذَلُوْلٌ وَّفِي الرَّحْمٰنُ نَامِيْهِ كَمَّلَا

ترجمہ: اور رَبُّ السَّمٰوٰتِ کے رفع میں (شامی و کوفی کیلئے باء) خفض آسان ہے، اور اَلرَّحْمٰنُ ۲ ع'' میں (عاصم اور شامی کیلئے) اس کے نقل کرنے والے نے (رفع کی بجائے جر) کو کامل کر دیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

خَفْضُهٗ مبتداء۔ ضمیر باء کیلئے ہے۔ فِیْ رَفْعٍ ظرف ملغی مضاف۔ باء مضاف الیہ مضاف۔ رَبِّ قصر باء ضرورۃً ہے۔ ذَلُوْلٌ خبر۔ وَفِي الرَّحْمٰنِ معطوف۔ فِیْ رَفْعٍ پر۔ نَامِيْهِ مبتداء ثانی۔ کَمَلَا خبر جملہ خبر الاول۔

توضیح: رَبُّ السَّمٰوٰتِ مبتداء۔ اور وَ مَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ خبر۔ دونوں کے رفع کی وجہ ہے، اور رَبِّ کا جر مِنْ رَّبِّكَ سے بدل ہونے کی بناء پر ہے، اور اَلرَّحْمٰنِ کا ان میں سے کسی ایک پر عطف ہے۔

ادغام کبیر وصغیر مختلف فیہ: (سورۃ نباء) اس سورت میں ادغام کبیر تین ۳ ہیں۔ مثلین کا ایک ۱۔ اور متقاربین کے دو ۲۔ اور صغیر ایک ۱ ہے۔

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ وَعَبَسَ

یہ سورۃ مکیہ ہے، اس کی کل آیات کوفی چھیالیس ۴۶ ۔ اور باقی چھ شماروں میں پینتالیس ۴۵ ہیں، چوالیس ۴۴ تو اجماعا ہیں، اور دو میں اختلاف ہے۔ (۱) وَلِاَنْعَامِكُمْ پر کوفی وحجازی۔ اور (۲) مَنْ طَغٰى پر عراقی وشامی آیت ہے، اور اس کے فواصل هُمَا کے تین حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: اِنَّـآ اَنْذَرْنٰكُمْ سے اَمْرًا تک وجوہ صحیحہ ساٹھ ۶۰ ہیں۔ قالون ۱۲ ۔ مکی ۶ ۔ دوری ۱۲ ۔ سوسی ۲ ۔ عاصم وکسائی ۶ ، ۶ ۔ ورش ۸ ، بسم اللہ پر ۶ ، ترک ۲ ۔ خلاد ۱ ۔ خلف ۱ ۔ شامی ۲ ۔

سورۃ عبس: مکیہ ہے، اس کی کل آیات دمشقی چالیس ۴۰ ۔ ابوجعفر، بصری اور حمصی اکتالیس ۴۱ ۔ کوفی، مکی اور شعبہ کیلئے بیالیس ۴۲ ہیں۔ انتالیس ۳۹ بالاجماع ہیں، اور تین میں اختلاف ہے۔ (۱) اِلٰى طَعَامِهٖ پر غیر مدنی اور (۲) وَلِاَنْعَامِكُمْ پر کوفی وحجازی۔ (۳) اور اَلصَّآخَّةُ پر غیر دمشقی آیت ہے، اس کے فواصل مَهَا کے تین حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: كَاَنَّهُمْ سے اَلْاَعْمٰى تک وجوہ صحیحہ چونسٹھ ۶۴ ہیں۔ قالون مع مکی ۱۴ ۔ بصری ۲ ۔ دوری ۲ ۔ ورش ۱۶ ، بسم اللہ پر ۱۲ ، ترک پر ۲ ۔ حمزہ، خلف، ہشام اور ابن ذکوان ۲ ، ۲ کسائی ۶ ۔ عاصم ۶ ۔

(۱۱۰۱) وَنَخِرَةٌ بِالْمَدِّ صُحْبَتُهُمْ وَفِيْ ۞ تَزَكّٰى تَصَدّٰى الثَّانِ (حِرْمِيٌّ) اُثْقِلَا

ترجمہ: اور عِظَامًا نَّخِرَةً ''نزعت اع'' کو ان میں کے صحبہ نے الف مدہ سے پڑھا ہے (پس سما، شامی حفص کیلئے نَخِرَةً الف کے حذف سے ہے) اور تَزَكّٰى ''نزعت اع'' اور لَهٗ تَصَدّٰى ''عبس'' دونوں میں حرمی نے دوسرے حرف (زاء اور صاد کو) تشدید سے پڑھا ہے (یعنی تَزَّكّٰى اور تَصَّدّٰى ۔

﴿النحو والعربية﴾

نَخِرَةً صُحْبَتُهُمْ مبتداء وخبر اَىْ قِرَاءَةُ صُحْبِهِمْ ۔ حِرْمِی مبتداء۔ ثُقِّلَا خبر۔ الف اطلاق۔ اَلثَّانِ اُثْقِلَا کامفعول۔ فِیْ تَزَكّٰی اس کا ظرف۔ تَصَدّٰی معطوف بحذف العاطف۔

توضیح: (۱) نَخِرَةً اور نٰخِرَةً دونوں ہم معنی ہیں، طَامِعٌ اور طَمِعٌ کی طرح، فراء و اخفش کا یہی قول ہے۔
(۲) تَزَكّٰی تَصَدّٰی کی تشدید اس لئے ہے، کہ اصل میں دو تاء ئیں تھیں، دوسری کا ادغام ہونے کی وجہ سے تشدید آ گئی، اور تخفیف ایک تاء کے حذف کر دینے کی وجہ سے ہے۔

(۱۱۰۲) فَتَنْفَعُهُ فِیْ رَفْعِهٖ نَصْبُ عَاصِمٍ ؕ وَاَنَّا صَبَبْنَا فَتْحُهٗ ثَبْتُهٗ تَلَا

ترجمہ: فَتَنْفَعُهُ الذِّكْرٰی جو ہے، اس (کے عین) کے رفع میں عاصم کا نصب ہے (رفع اولیٰ ہے، جو باقین کی قرأت ہے) اور اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ جو ہے، اس کے ثابت (مضبوط ناقل) نے (کوفی کیلئے ہمزہ کو) فتحہ دیا ہے (کسرہ اولیٰ ہے، جو سما و شامی کی قرأت ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

فَتَنْفَعُهٗ مبتداء۔ فِیْ رَفْعِهٖ نَصْبُ عَاصِمٍ خبر و مبتداء جملہ خبر الاول۔ اَنَّا صَبَبْنَا مبتداء۔ ثَبْتُهٗ مبتداء ثانی۔ تَلَا خبر۔ فَتْحَهٗ تَلَا کا مفعول، اور جملہ خبر الاول، اور ضمیر فَتْحِهٖ اور ثَبْتِهٖ کی اَنَّا صَبَبْنَا کیلئے ہے۔

توضیح: فَتَنْفَعُهٗ کا نصب اَنْ مقدر کی بناء پر ہے، اس لئے کہ ترجی کے جواب فاء کے بعد ہے، جو یہاں تمنی کے مرتبہ میں ہے، اور رفع يَذَّكَّرُ پر معطوف ہونے کی بناء پر ہے۔ (۲) اَنَّا میں ہمزہ کا فتحہ بدل الاشتمال ہونے کی وجہ سے ہے، اور کسرہ استیناف کیلئے۔

ادغام کبیر (سورۃ نزعت و عبس): سورۃ نزٰعٰت میں ادغام کبیر تین ۳ ہیں۔ مثلین کا ایک ۱۔ متقاربین کے دو ۲۔ اور سورۃ عبس میں ادغام کبیر نہیں پایا گیا۔

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ

یہ سورت مکی ہے، اس کی آیات ابو جعفر کیلئے اٹھائیس ۲۸ اور باقین کیلئے انتیس ۲۹ ہیں، ایک آیت تَذْهَبُوْنَ میں اختلاف ہے، ابو جعفر نے اس کو نہیں لیا، باقی نے شمار کیا ہے، اور اس کے فواصل تَسْمِنُ کے چار حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: أُولٰئِكَ سے كُوِّرَتْ تک وجوہ صحیحہ چھتیس ۳۶ ہیں۔ قالون مع مکی ۶ ۔ بصری ۲ ۔ ورش ۸
بسم اللہ پر ۶ ، ترک پر ۲ ۔ حمزہ ایک ، شامی ۲ ۔ کسائی ۱۱ ۔ فتح پر ۶ ۔ امالہ پر ۵ ۔ اور عاصم ۶ ۔

سورۃ انفطار: مکی ہے، اس کی کل آیات بالاتفاق انیس ۱۹ ہیں، اور اس کے فواصل تَمَكَّنَهُ کے پانچ حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَمَا تَشَآءُوْنَ سے اِنْفَطَرَتْ تک وجوہ صحیحہ پچانوے ۹۵ ہیں۔ قالون مع مکی ۲۰ ۔ بصری ۲۴ ، دوری ۲۴ ۔ ورش مع خلاد ۲۲ ، بسم اللہ پر ۳۰ ، ترک پر ۱۲ ۔ خلف ایک ۱ ۔ شامی ۲۴ ۔ کسائی ۱۰ ۔ اور عاصم ۱۰ ۔

(۱۱۰۳) وَخَفَّفَ (حَقٌّ) سُجِّرَتْ ثِقْلُ نُشِّرَتْ ٥ شَرِيْعَةُ (حَقٍّ) سُعِّرَتْ عَنْ أُولِيْ مَلَا

ترجمہ : اور (مکی، بصری کیلئے) حق والوں نے سُجِّرَتْ کو بلاتشدید پڑھا ہے (سُجِرَتْ) اور حمزہ، کسائی مکی و بصری کیلئے) نُشِّرَتْ کا تشدید حق کا طریق ہے، (پس مدنی، شامی، عاصم نُشِرَتْ بلاتشدید پڑھتے ہیں) اور سُعِّرَتْ (کی تشدید حفص، نافع، ابن ذکوان کیلئے) اشراف والوں سے ہے (حق، ہشام، صحبہ سُعِرَتْ بلاتشدید پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربية﴾

حَقٌّ خَفَّفَ کا فاعل ہے۔ سُجِّرَتْ ثِقْلَ کا مفعول مضاف۔ نُشِرَتْ مضاف الیہ۔ شَرِيْعَةُ حَقٍّ خبر أَيْ طَرِيْقَةُ جَمْعِ حَقٍّ أَيْ مُحَقِّقِيْنَ. سُعِّرَتْ مبتداء۔ عَنْ أُولِيْ مَلَا خبر۔

توضیح : تینوں فعلوں میں تخفیف اصل ہے، اس لئے کہ تینوں مجرد بھی بلا واسطہ متعدی اور قلیل وکثیر دونوں کو شامل ہیں، اور تشدید مبالغہ وکثرت کیلئے ہے۔

(۱۱۰۴) وَظَابِضَنِيْنِ (حَقٌّ) رَاوٍ وَخَفَّ فِيْ ٦ فَعَدَّلَكَ الْكُوْفِيُّ وَ حَقُّكَ يَوْمُ لَا

ترجمہ: اور بِضَنِيْنَ کی ظاء (حق و کسائی کیلئے) راوی کا حق ہے (باقی ضاد پڑھتے ہیں) اور (ہما، شامی کے) فَعَدَّلَكَ (انفطار کی دال) میں کوفی نے تخفیف واقع کی ہے (فَعَدَلَكَ پڑھا ہے) اور (مکی اور بصری کیلئے) يَوْمُ لَا تَمْلِكُ (میم کا رفع پڑھنا) تیرا حق ہے (حصن، شامی کیلئے يَوْمَ کا نصب ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

وَظَابِضَنِيْنَ مرکب اضافی مبتداء۔ حَقٌّ رَاوٍ خبر۔ اَلْكُوْفِيُّ خَفَّ کا فاعل ہے۔ فِيْ فَعَدَّلَكَ ظرف، أَيْ خَفَّفَ الْكُوْفِيُّ قِرَاءَةَ فَعَدَّلَكَ بِالتَّخْفِيْفِ. حَقُّكَ يَوْمُ لَا مبتداء وخبر۔ لَا لفظ قرآن کیلئے ہے، یعنی يَوْمَ لَا تَمْلِكُ۔

توضیح: بِظَنِيْنَ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قرآن کی رسم وقرأت ظاء سے ہے، جو مَظِنَّةٌ سے تہمت لگانے کے معنی میں ہے، یعنی محمد ﷺ اس کلام میں تبدیلی وکمی زیادتی کی تہمت لگائے ہوئے نہیں، اور ضاد والا ضَنَّ سے بَخِلَ کے معنی میں لازم ہے، امام میں اور باقی مصاحف میں اس کی رسم ضاد سے ہے، لیکن کوفی میں اس طرح لکھا ہوا ہے، کہ جس سے ظاء کی صورت کے مشابہ معلوم ہوتا ہے، اور معنی یہ ہیں، کہ محمد ﷺ وحی کے بیان میں لوگوں سے بخل کرنے والے نہیں۔

سُوْرَةُ التَّطْفِيْف

یہ سورۃ مکی ہے، اوراس کی آیات بالاتفاق چھتیس ۳۶ ہیں، اوراس کے فواصل مَنْ کے دوحروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَالْاَمْرُ سے یَسْتَوُفُوْنَ تک وجوہ صحیحہ بہتر ۷۲ ہیں، مبسملین غیرورش ۱۲ ۔ دوری ۹ ۔ سوسی مع شامی وخلاد ۹ ۔ ورش ۳۰ ، بسم اللہ پر ۱۲ ، ترک پر ۹ ۔ اور حمزہ ۳ ۔

(۱۱۰۵) وَفِي فَكِهِيْنَ اقْصُرْ عَـلًا وَخِتَـامُـهُ ۷ بِـفَتْـحٍ وَّ قَدِّمْ مَدَّهٗ رَاشِدًا وَّلَا

ترجمہ: اورتو فَكِهِيْنَ میں (حفص کیلئے) الف کوحذف کردے (فَكِهِيْنَ پڑھ) یہ بلند ہوگیا ہے، اور خِتَامُهٗ (کسائی کے لئے خاء کے) فتحہ کے ساتھ ہے، اورتو اس کے الف مدہ کو (تاء سے) پہلے لے آ، حالانکہ تو ہدایت پانے والا ہے، (یعنی خَتِمَهٗ مِسْكٌ پڑھ) اورقرأت کی مدد کرنے والا ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

فَكِهِيْنَ اَقْصُرْ کامفعول۔ عُلَا حال اَیْ ذَاعُلَا۔ خِتَامُهٗ بِفَتْحٍ مبتداء وخبر۔ وَقَدِّمْ مُدَّهٗ جملہ فعلیہ۔ رَاشِدًا حال، قَدِّمْ کے فاعل سے۔ وَّلَا بِالْفَتْحِ رَاشِدًا صفت، اَیْ ذَاوِلَاءٍ وَّنَصْرٍ۔

توضیح: (۱) فَكِهِيْنَ الف کے حذف سے صفت مشبہ اورالف کے اثبات والا اسم فاعل ہے، اوردونوں فَكِهَ سَمِعَ سے ہیں۔ اوراس کے معانی فَرِحَ خوش ہوا، اَشِرَ اَتْرَابًا۔ عَجِبَ اس نے تعجب کیا، نَعِمَ وہ خوش ہوا، تَلَذَّذَ اس نے لذت حاصل کی، میوہ سے یا کسی کی غیبت سے تَفَكَّهَ اس نے دل لگی کی، یہاں ہرایک معنی درست ہے۔

(۲) خَاتَمُ اس پیالہ کا نام ہے، جس پر مہر لگائی جائے اوراسے بند کیا جائے خِتْمُهٗ خَتَمَ خَتْمًا وَخِتَامًا کا مصدر ہے، یعنی اس پر مہر کرنے کا آلہ دونوں قرأتیں اس تقریر پرہم معنی ہیں، ابوعلی کے قول پر خَـاتَمُهٗ آخر کے اور خِتْمُهٗ انجام کے معنی میں ہے۔

المرسوم: (سورۃ تطفیف) عِلِّيِّيْنَ یاءَیْن سے مرسوم ہے۔

ادغام کبیر وصغیر مختلف فیہ: سورۃ تکویر، سورۃ انفطار، سورۃ تطفیف۔ (۱) سورۃ تکویر میں ادغام کبیر پانچ ۵ ہیں۔ مثلین کا ایک اور متقاربین کے چار ۴ ۔ (۲) سورۃ انفطار میں مثلین کا ایک اورصغیر بھی ایک ہے۔

(۳) سورۃ تطفیف میں ادغام کبیر: مثلین کے تین متقاربین کے دو ۲ ۔ اورصغیر ایک ہے۔

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ

یہ سورۃ مکی ہے، اس کی کل آیات بصری ودمشقی تیئس ۲۳ اور حمصی چوبیس ۲۴ اور باقی شماروں میں پچیس ۲۵ ہیں۔ بائیس ۲۲ میں اتفاق ہے، اور پانچ میں اختلاف ہے۔ ﴿۱﴾ كَادِحٌ اور ﴿۲﴾ كَدْحًا پر حمصی، اور ﴿۳﴾ فَمُلٰقِيْهِ پر غیر حمصی، اور ﴿۴﴾ بِيَمِيْنِهٖ ، اور ﴿۵﴾ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ پر حجازی وکوفی آیت ہے، اس کے فواصل فَمَنْ تَاخَرَهٗ کے آٹھ حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ سے وَحُقَّتْ تک وجوہ صحیحہ اٹھاون ۵۸ ہیں۔ قالون مع مکی ۱۰۔ ورش ۱۲، بسم اللہ پر ۱۰، ترک پر ۲۔ عاصم ۱۰۔ بصری، ابن ذکوان اور ہشام ۱۲، ۲۔ حمزہ ایک ۱۔ خلاد ایک ۱ اور کسائی ۱۰۔

(۱۱۰۶) يُصَلّٰى ثَقِيْلًا ضُمَّ (عَمَّ) رِضًى دَنَا ۸ وَبَاتَرْكَبَنَّ اضْمُمْ حَيًّا (عَمَّ) نُهَّلَا

ترجمہ: اور تو وَيُصَلّٰى سَعِيْرًا (کی یاء کو مدنی، شامی، کسائی، مکی کیلئے) ضمہ دے، حالانکہ یہ (صاد کے فتحہ اور لام کی تشدید والا بھی ہے، یہ عام مقبول ہوگیا ہے، حالانکہ یہ پسندیدہ ہے، اور لَتَرْكَبُنَّ کی باء کو ضمہ دے (بصری، نافع، شامی، عاصم کیلئے) حالانکہ یہ بارش کی طرح ہے، جو پیاسوں کو عام ہوگئی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

يَصُلّٰى مبتداء۔ ثَقِيْلًا فاعل سے حال۔ ضُمَّ مجہول صفت الحال۔ عَمَّ خبر۔ رِضًى تمیز۔ دَنَا صفت۔ بَاتَرْكَبُنَّ مرکب اضافی۔ اُضْمُمْ کا مفعول۔ حَيًّا حال من الفاعل۔ عَمَّ صفت۔ نُهَّلًا عَمَّ کا مفعول اَیْ مُشْبِهًا مَطَرًا يَعُمُّ الشَّارِبِيْنَ۔

توضیح: (۱) يُصَلّٰى صَلّٰى کا مضارع مجہول ہے، جو دوسرے مفعول کی طرف بھی متعدی ہے، اور معروف میں اس کی اصل وَيُصَلِّيْهِ اللّٰهُ تھی، یعنی اللہ تعالی اس کو تیز آگ میں داخل کریں گے، مجہول بننے پر پہلا مفعول نائب فاعل مرفوع ہوکر فعل کی ضمیر میں مستتر ہوگیا، اور دوسرا سَعِيْرًا ہے، اور يَصْلٰى صَلِيَ بمعنی لَزِمَ کا مضارع معروف ہے، جو ایک مفعول کو متعدی ہے، اور اسناد خود داخل ہونے والے کیلئے ہیں۔ (۲) لَتَرْكَبُنَّ دونوں قراٰتوں میں مبنی ہے واحد والی میں فتحہ پر اور جمع والی میں ضمہ پر، اور باء کے فتحہ والی میں واحد ہے، اور ضمہ والی میں جمع، واحد والی کی ضمیر نبی ﷺ کے لئے ہے، یعنی اے محمد ﷺ آپ ایک طبق آسمان پر پہنچیں گے، پھر دوسرے طبق پر، اس میں معراج کا وعدہ ہے، یا دین کا روز بروز عروج ہوتا رہے گا، مراد ہے اور ضمہ سے ضمیر تمام انسانوں کی طرف ہے، یعنی اے انسانو تمہیں قیامت کی دہشتوں میں ایک کے بعد دوسری پر سوار ہونا پڑھے گا۔

ادغا کبیر: (سورۃ انشقاق) اس سورت میں ادغام کبیر چار ہیں، مثلین کے دو ۲ ۔ اور متقاربین کے دو ۲ ۔

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ وَالْاَعْلٰى

سورۃ بروج مکی ہے، اس کی آیات غیر حمصی بائیس ۲۲ ہیں، اور حمصی تیئس ۲۳ ۔ صرف ایک آیت اَلْاَنْهٰـرُ میں اختلاف ہے، اس کو حمصی نے لیا ہے، اور باقی نے ترک کیا ہے، اس کے فواصل جَذْرُ قَبْطَظٍ کے سات حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: فَبَشِّـرْهُمْ سے وَمَشْهُـوْدٍ تک وجوہ صحیحہ تین سو ستر ۳۷۰ ہیں، قالون مع مکی ۱۰۸ ۔ عاصم ۳۶ ۔ کسائی ۳۶ ۔ بصری ۱۴ ۔ شامی ۱۴ ۔ خلاد ۱۴ ۔ خلف ۸ ۔ ورش ۱۵۰ ، بسم اللہ پر ۱۰۸ ، ترک پر ۴۲ ۔

سورۃ الطارق: مکی ہے، اس کی آیات مدنی اول کیلئے سولہ ۱۶ ۔ اور باقین کیلئے سترہ ۱۷ ہیں۔ صرف ایک آیت اول كَيْدًا کو مدنی اول نے ترک کیا ہے، اور باقی نے شمار کیا ہے، اس کے فواصل قَبْطَزٌ عَلَا کے سات حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ سے وَالطَّـارِقِ تک وجوہ صحیحہ دو سو چھبیس ۲۲۶ ہیں۔ قالون ۴۸ ۔ ورش ۶۴ ، بسم اللہ پر ۴۸ ، ترک پر ۱۶ ۔ عاصم ۳۰ ۔ کسائی ۳۰ ۔ بصری ۱۰ ۔ شامی ۱۰ ۔ خلاد ۲ ۔ خلف ۲ ۔ اور مکی ۳۰ ۔ سورۃ طارق میں فرشی اختلاف کوئی نہیں صرف لَمَّا ہے جو ہود شعر ۱۳ میں بیان ہو چکا ہے۔

سورۃ الاعلیٰ: مکی ہے، اس کی آیات بالاتفاق انیس ۱۹ ہیں، اور سب الف پر ختم ہوتی ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ سے فَسَوّٰى تک وجوہ صحیحہ اڑتیس ۳۸ ہیں، قالون مع مکی و عاصم ۱۲ ۔ ابو الحارث ۶ ۔ شامی ۲ ۔ حمزہ ایک ۱ ۔ خلاد ایک ۱ ۔ ورش ۸ ، بسم اللہ پر ۶ ترک پر ۲ ۔ بصری ۲ ۔ دوری کسائی ۶ ۔

(۱۱۰۷) وَمَحْفُوْظُ نِ اخْفِضْ رَفْعَهٗ خُـصَّ وَهُوَ فِي الْـ ۞ مَجِيْدِ رِشَـفَا وَالْخِفُّ قَدَّرَ رُتِّلَا

ترجمہ: اور لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ جو ہے (ماعدا نافع کیلئے) اس کے رفع کو جر دے یہ خاص کیا گیا ہے، اور یہ (رفع کی بجائے جر حمزہ و کسائی کیلئے) ذُوالْعَـرْشِ الْمَجِيْدُ (کی دال) میں بھی ہے، اس نے شفا دی ہے، اور وَالَّـذِيْ قَدَّرَ (اعلیٰ) میں (کسائی کیلئے دال کی) تخفیف ترتیل سے پڑھی گئی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

مَحْفُوْظٌ مبتداء۔ اِخْـفِـضْ رَفْعَهٗ خبر۔ خُصَّ مستانفہ ضمیر فعل مجہول مَحْفُوْظٌ کے لئے ہے۔ فِي الْمَجِيْدِ

ظرف۔ اَلْخِفُّ مبتداء۔ قَدَّرَ مفعول۔ رُتِّلَا خبر۔

توضیح: (۱) مَحْفُوْظٍ جر سے لَوْحٍ کی صفت ہے، اور رفع سے قُرْاٰنٌ کی دوسری صفت ہے، اور اَلْمَجِیْدِ کا جر اَلْعَرْشِ کی صفت ہونے کی بناء پر ہے، یا رَبَّكَ کی صفت کی بناء پر ہے اس صورت میں دونوں قرأتیں ہم معنی ہیں، اور رفع کی تقدیر پر اس کا اطلاق ذات باری تعالیٰ پر ہے، کیونکہ یہ هُوَ کی چوتھی خبر ہے۔ (۲) قَدَرَ تخفیف والا قدرت سے، اور قَدَّرَ تشدید والا تقدیر سے ہے۔ ادغام کبیر: (سورۃ الاعلیٰ) میں نہیں پایا گیا، البتہ صغیر بَلْ تُؤْثِرُوْنَ میں ہشام، حمزہ اور کسائی کیلئے لام کا تاء خطاب میں ہے۔

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ

یہ مکی ہے، اس کی آیات بالاتفاق چھبیس ۲۶ ہیں، اور اس کے فواصل هُعْتَرِمْ کے پانچ حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: صُحُفِ اِبْرَاهِيْمَ سے اَلْغَاشِيَةِ تک وجوہ صحیحہ بتیس ۳۲ ہیں، قالون مع مکی و عاصم ۶۔ شامی ۲۔ ورش مع بصری ۱۶، بسم اللہ پر ۱۲، ترک پر ۴۔ حمزہ ایک خلف ایک اور کسائی ۶۔

(۱۱۰۸) وَبَلْ يُؤْثِرُوْنَ حُـزْ وَتَصْلٰى يُضَمُّ حُـزْ ۱۰ صَفَا تَسْمَعُ التَّذْكِيْرُ (حَقٌّ) وَّذُوْجِلَا

ترجمہ: اور بَلْ تُؤْثِرُوْنَ (اعلیٰ) کو بصری کیلئے اطلاق یاء غیب سے) جمع کر لے، اور تَصْلٰى (غاشیہ کی تاء کو ابوبکر و بصری کیلئے) ضمہ دیا جاتا ہے (یعنی تُصْلٰى ہے) تو اسے محفوظ کر لے، یہ صاف ہو گیا ہے، اور لَا تَسْمَعُ "غاشیہ" جو ہے، اس کی تذکیر (مکی و بصری کا) حق ہے اور یہ ظہور والی ہے (یعنی ان کے لئے لَا يَسْمَعُ تذکیر اور باقین کیلئے لَا تَسْمَعُ تانیث ہے)۔

(۱۱۰۹) وَضَمَّ اُوْلُوْا (حَقٍّ) وَّلَا غِيَةٌ لَّهُمْ ۱۱ مُصَيْطِرِ نَ اشْمِمْ ضَـاعَ وَالْخُلْفُ قُـلِّلَا

ترجمہ: اور (سا کیلئے) حق والوں نے ضمہ دیا ہے، اور لَا غِيَةَ کا اطلاق رفع انہی تینوں کیلئے ہے، اور تو بِمُصَيْطِرٍ (صاد) کو اشمام سے پڑھ، (خلف کیلئے) یہ مہک اٹھا ہے، اور (خلاد کیلئے اس اشمام میں) خلاف کمی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

توضیح: (۱) بَلْ تُؤْثِرُوْنَ غیب کی ضمیر اَلْاَشْقٰى کیلئے ہے، جس سے مراد جنس ہے، اس لئے ضمیر جمع ہے، اور خطاب کی اسناد مخاطبین کی طرف ہیں، اس لئے کہ یہ تمام مخلوق کو شامل ہے جن کی جبلت میں دنیا کی محبت رکھ دی ہے، اس لئے خطاب عمدہ تر ہے۔ (۲) تُصْلٰى ضمہ سے، اس اَصْلٰى کا مضارع ہے، جو صَلِيَ کا متعدی ہے، اور معروف میں اس کی اصل يُصْلِيْهَا اللّٰهُ نَارًا۔

(۳) لَا یَسْمَعُ بصری ومکی کی قرأت کی اصل لَا یَسْمَعُ اَحَدٌ فِیْھَا لَاغِیَةً تھی، مجہول کی صورت میں اسناد لاغیہ کی طرف ہوگئیں، اور اس میں فعل کی تانیث فاعل کے لفظاً مؤنث ہونے کی وجہ سے ہے، اور وہ نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

(۴) بِمُصَیْطِرٍ میں سین اصل ہے صاد کی وجہ طاء کی مجانست ہے اور خلاد کیلئے جمہور کے ہاں زاء سے اشمام ہی ہے، خالص صاد صرف بعض سے ہے، تیسیر میں دونوں وجوہ بتاتی ہیں، اس لئے خلف کے ناقلین کم ہوگئے۔

﴿النحو والعربیة﴾

شعر ۱۰: بَلْ تُؤْثِرُوْنَ حُزْ کا مفعول۔ اور اسی طرح تَصْلٰی یُضَمُّ حال اَیْ مَضْمُوْمًا۔ صَفَا مستانفہ، اس کا فاعل تَصْلٰی ہے۔ تَسْمَعُ مبتداء۔ التَّذْکِیْرُ مبتداء ثانی۔ حَقٌّ خبر۔ وَذُوْجَلَا معطوف علی الخبر۔ اور جملہ خبر الاول۔

(۱۱۱۰) وَبِالسِّیْنِ لُذْ وَالْوِتْرِ بِالْکَسْرِ شَائِعٌ ۱۲ فَقَدَّرَ یَرْوِی الْیَحْصُبِیُّ مُثَقَّلَا

ترجمہ: اور تو (ہشام کیلئے بِمُصَیْطِرٍ کو صاد کے بجائے) سین سے (پڑھ، اور اَلْلّٰہ کی حفاظت میں) پناہ لے، اور وَالْوِتْرِ ''فجر'' حمزہ وکسائی کیلئے واؤ کے) کسرہ کے ساتھ مشہور ہے (یہ تمیم، قیس، اسد کا لغت ہے، اور فتحہ جو سما، شامی، عاصم کی قرأت ہے، اولٰی ہے، جو حجازی لغت ہے) فَقَدَّرَ ''فجر'' کی دال کو شامی تشدید والا ہونے کی حالت میں روایت کرتے ہیں۔

﴿النحو والعربیة﴾

اُولُوْ حَقٌّ ضَمَّ کا فاعل۔ لَاغِیَةَ لَھُمْ مبتداء وخبر۔ اَیْ بِالرَّفْعِ لَھُمْ، اور ضمیر اُولُوْ حَقٌّ کے لئے ہے۔ مُصَیْطِرٍ اِشْمِمْ کا مفعول۔ ضَاعَ حال اَیْ قَدْضَاعَ۔ وَالْخُلْفُ قُلِّلَا مبتداء وخبر۔

شعر ۱۲: وَبِالسِّیْنِ لُذْ کے متعلق ہے۔ وَالْوِتْرِ شَائِعٌ مبتداء وخبر۔ بِالْکَسْرِ خبر سے متعلق ہے۔ فَقَدَّ یُرْوٰی کا مفعول۔ مُثَقَّلَا حال۔

سُوْرَةُ الْفَجْرِ

یہ سورة مکیہ ہے، بعض کے قول پر مدنیہ ہے، اس کی کل آیات بصری انتیس ۲۹ ہیں، کوفی وشامی تیس ۳۰۔ حجازی بتیس ۳۲ ہیں۔ اٹھائیس ۲۸ بالاجماع، اور پانچ میں اختلاف ہے۔ (۱) وَنَعَّمَهُ پر حجازی وحمصی۔ اور (۲) اَکْرَمَنِ پر غیر حمصی۔

(۳) اور رِزْقَهٗ پر حجازی، اور (۴) بِجَهَنَّمَ پر حجازی وشامی، اور (۵) فِیْ عِبٰدِیْ پر کوئی آیت ہے۔ اس کے فواصل یَامَنْ رُدَّ بِهٖ کے آٹھ حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: ثُمَّ اِنَّ سے اِذَا یَسْرِ تک وجوہ صحیحہ چالیس ۴۰ ہیں۔ قالون مع ورش وعاصم ۱۴ ۔ مکی ۶ ۔ کسائی ۱۲ ۔ ورش مع بصری وشامی ۱۲ ۔ خلاد ۲ ۔ اور خلف ۲ ۔

سُوْرَةُ الْبَلَدِ

یہ مکی ہے، اس کی آیات بالاتفاق بیس ۲۰ ہیں، اور فواصل دَانَهٗ کے چار حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: فَادْخُلِیْ سے بِهٰذَ الْبَلَدِ تک وجوہ صحیحہ چوراسی ہیں، قالون مع مکی ۲۴ ۔ ورش، عاصم، کسائی ۱۲ ، ۱۲ ۔ ورش ترک پر مع حمزہ ۴ ۔ دوری، سوسی ۸ ، ۸ ۔ اور شامی ۱۶ ۔

اور سورۃ بلد میں صرف متقاربین کا ایک ہے (لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا) ادغام کبیر ہے۔

(۱۱۱۱) وَاَرْبَعُ غَیْبٍ م بَعْدَ بَلْ لَّا حُصُوْلُهَا ۱۳ تَحُضُّوْنَ فَتْحُ الضَّمِّ بِالْمَدِّ ثُمِّلَا

ترجمہ: اور غیب کے چار کلمات جو بَلْ لَّا کے بعد ان کا حصول ہے (بصری کیلئے یاء غیب سے ہیں، اور وہ تُکْرِمُوْنَ ، یَحُضُّوْنَ ، یَاْکُلُوْنَ ، اور تُحِبُّوْنَ ہیں (باقی چھ کیلئے خطاب ہے) وَلَا تَحُضُّوْنَ جو ہے کوفی کیلئے اس کی حاء کے)ضمہ کے بجائے فتحہ اور الف مدہ سے درست کر دیا گیا ہے (یعنی کوفی کیلئے وَلَا تَحٰضُّوْنَ ہے، فتحہ والف سے، حرمی ،شامی کیلئے تَحُضُّوْنَ خطاب کی تاء، حاء کے ضمہ سے، اور الف کے حذف سے، اور بصری کیلئے غیب کی یاء، حاء اور الف کے حذف سے۔

﴿النحو والعربیة﴾

ثُمِّلَ اُصْلِحَ ۔ اَرْبَعُ غَیْبٍ فعل محذوف کا فاعل اَیْ یَقْرَءُ ۔ بَلْ لَّا تَحُضُّوْنَ مبتداء۔ فَتْحُ الضَّمِّ مبتداء ثانی۔ اور لام ضمیر کے عوض میں۔ ثُمِّلَا خبر۔ بِالْمَدِّ اس کے متعلق، اور جملہ خبر الاول۔

توضیح: (۱) غیبت کی صورت میں چاروں فعلوں کی ضمیر اَلْاِنْسَانُ کیلئے ہے، جس سے ضمیر مراد ہے، جو اَلنَّاسُ کے معنی میں ہے، اور خطاب کی صورت میں اسناد التفات کے طور پر مخاطبین کی طرف ہے۔

(۲) تَحٰضُّوْنَ تَحَاضَ کا مضارع ہے، اس کی اصل تَتَحٰضُّوْنَ تھی، پھر ایک تاء کو تخفیفاً حذف کر دیا، آمادہ کرنے کے معنی میں ہے، اور تَحُضُّوْنَ حَضَّ کا مضارع ہے، اور یہ مضاعف ہے اس لئے عین کلمہ کا ضاد لام کلمہ کے ضاد میں مدغم ہو گیا ہے۔

(۱۱۱۲) يُعَذِّبُ فَافْتَحْهُ وَيُوثِقُ رَاوِيًا ۱۴ وَيَا اٰنِ فِي رَبِّي وَفَكُّ ارْفَعَنْ وَلَا

ترجمہ: اور فجر کے لَا يُعَذِّبُ (کی ذال) اور وَلَا يُوثِقُ کی ثاء جو ہے، تو (کسائی کیلئے) فتحہ دے حالانکہ تو روایت کرنے والا ہے، اور اس فجر میں اضافت کی دو یائیں، (۱) رَبِّيْ اَكْرَمَنِيْ ۔ (۲) رَبِّيْ اَهَانَنِ ہیں (دونوں میں سما کا فتحہ، اور باقی کا کسرہ ہے) اور تو فَكُّ کو (سورۃ بلد میں عاصم، مدنی، شامی، حمزہ کیلئے نقل کی) پیروی کرتے ہوئے ضرور رفع دے۔

(۱۱۱۳) وَبَعْدُ اخْفِضَنْ وَاكْسِرْ وَمُدَّ مُنَوِّنًا ۱۵ مَعَ الرَّفْعِ اِطْعَامٌ نَّدًى (عَمَّ) فَانْهَلَا

ترجمہ: اور اس (فَكُّ) کے بعد رَقَبَةٌ کو ضرور جر دے، اور اِطْعَامٌ کے ہمزہ کو کسرہ دے، اور الف مدہ زیادہ کر، حالانکہ تو تنوین دینے والا ہو، جو رفع سمیت ہے، حالانکہ یہ تری والا ہے جو عام ہوگئی ہے، پس تو گھاٹ سے ضرور پانی پی لے، پس ان کیلئے فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْاِطْعَامٌ ہے، اور یہی اولی ہے، اس لئے کہ یہ جملہ اسمیہ ہے، جو کسی جدائی کے بغیر اپنے مفسر وَمَا اَدْرٰكَ سے قریب ہے، اور (۲) مکی، بصری، کسائی کیلئے فَكَّ پر معطوف اور یہ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ سے بدل ہے، اَیْ فَلَا فَكَّ وَلَا اَطْعَمَ ۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۱۴: يُعَذِّبُ الخ ۔ جملہ فعلیہ اپنے معطوفات سمیت مبتداء و خبر ۔ فَكُّ ارْفَعَنْ کا مفعول ۔ وَنَوِّنْهُ تاکید ۔ اِطْعَامٌ اِكْسِرْ کا مفعول ۔ مُدَّ معطوف اِكْسِرْ پر ۔ مَعَ الرَّفْعِ مفعول سے حال ۔ نَدًى مفعول ۔ عَمَّ صفت ۔ اَنْهَلَا امر، الف نون خفیفہ للتاکید سے بدلا ہے۔

المرسوم: (سورۃ البلد) اَنَّهُ لَنْ يَّقْدِرَ اور اَنَّ لَّمْ يَرَهٗ بالاجماع مقطوع ہیں، وَجِآءَ ی مصحف اندلس پر مدنی پر اسناد کرتے ہوئے الف کی زیادتی مرسوم ہے۔

یاءات اضافت

سورۃ فجر کی یاءات اضافت تو دو ہیں، جو ترجمہ میں بیان ہو چکی ہے۔

یاءات زوائد: چار ہیں (۱) يَسْرِيْ میں مدنی و بصری وصلاً اور مکی حالین میں۔ (۲) بِالْوَادِيْ میں ورش قنبل وصلاً، اور بزی حالین میں اثبات یاء کرتے ہیں (قنبل کیلئے وقفاً حذف بھی ہے، جو طریق کے خلاف ہے)۔ (۴،۳) اَكْرَمَنِ یْ، اَهَانَنِ یْ میں بصری بخلاف (یعنی وقفاً صرف حذف اور وصلاً حذف یاء قوی و مشہور تر ہے) اور مدنی وصلاً اور بزی حالین میں اثبات یاء کرتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْبَلَدِ وَالشَّمْسِ

(۱۱۱۴) وَمُؤْ صَدَةٌ فَاهمِزْ مَعًا عَنْ فَتًى حَمًى ۱۲ وَلَا (عَمَّ) فِيْ وَالشَّمْسِ بِالْفَا وَانْجَلَا

توجمه: اور مُؤْ صَدَةٌ کو دوجگہ (بلد وھمزہ میں) ہے، (حفص وحمزہ اور بصری کیلئے واؤ کے بجائے) ھمزہ سے پڑھ، حالانکہ یہ قوی جوان سے ہے، جس نے حفظ کیا ہے، اور (مدنی وشامی کیلئے) سورۃ والشمس میں وَلَا يَخَافُ فاء کے ساتھ (فَلَا يَخَافُ) ہو کر عام اور کافی گیا ہے (اَصَدْتُ وَصَدْتُ ہمزہ اور واؤ دونوں لغت ہیں، اور وَلَا يَخَافُ کی رسم عراقی ومکی میں واؤ ہی سے ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

مُؤْصَدَةٌ فَاهمِزْ کا مفعول۔ مَعًا حال اَیْ فِی الْمَوْضِعَیْنِ۔ عَنْ فَتًی فاعل سے حال۔ وَلَا الخ۔ اسمیہ ہے۔

ادغام کبیر وصغیر: صرف مثلین کا فَقَالَ لَهُمْ ایک ہے اور صغیر بھی ایک ہے۔ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بصری، شامی، حمزہ وکسائی ادغام کرتے ہیں۔

الموسوم: تَلٰهَا، طَحٰهَا اجماعًا بالیاء مرسوم ہیں۔

سُوْرَةُ الشَّمْسِ

یہ سورت مکی ہے، اس کی آیات مدنی اول اور مکی کیلئے ایک قول پر سولہ اور دوسرے پر پندرہ ہیں، اور باقی پانچ کیلئے جو بالاتفاق اور دو میں اختلاف ہے (۱) فَعَقَرُوْهَا پر مدنی اول وحمصی، اور بقول بعض مکی بھی۔

(۲) اور فَسَوّٰهَا پر غیر حمصی آیت ہے، اس کے فواصل سب الف پر تمام ہوتے ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: عَلَیْهِمْ نَارٌ سے وَضُحٰهَا تک وجوہ صحیحہ اڑتیس ۳۸ ہیں، قالون مع مکی وورش وابوبکر ۱۲۔ ورش مع شامی ۱۰، بسم اللہ پر ۲، ترک پر ۴۔ کسائی ۶۔ بصری ۴۔ حفص ۶ خلف وخلاد ایک ۱، ایک ۱۔

سورۃ اللیل: مکی ہے، اس کی آیات بالاتفاق اکیس ۲۱ ہیں، اور سب الف پر ختم ہوتی ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَلَا يَخَافُ سے يَغْشٰى تک وجوہ صحیحہ انتالیس ۳۹ ہیں، قالون چھ ۶۔ ورش ۱۶ بسم اللہ پر ۱۲، ترک پر ۴۔ شامی ۴۔ مکی مع عاصم ۶۔ بصری ۴۔ حمزہ ۱۔ کسائی ۶

ادغام کبیر: (سورۃ اللیل) صرف مثلین کا ایک كَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ہے۔

سورۃ ضُحٰی: مکی ہے، اوراس کی آیات اجماعاً گیارہ ۱۱ ہیں، اور فواصل راء کے دو حرف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَلَسَوْفَ يَرْضٰى سے وَمَا قَلٰى تک وجوہ صحیحہ (تکبیر خاص للمکی والے قول پر چونتیس ۳۴ ہیں، قالون مع قنبل وعاصم ۶۔ ورش وکسائی ۶، ۶۔ بزی مع قنبل ۱۱۔ ورش ترک پر مع بصری ۲۔ شامی ۲۔ حمزہ ۱۔ (اور تکبیر عام للسبعہ والے قول پر) بیالیس ۴۲ ہیں، قالون مع مکی وعاصم ۱۱۔ ورش وکسائی ۱۱، ۱۱۔ ورش ترک پر مع بصری ۲۔ شامی ۴۔ حمزہ ۱۔

المرسوم: وَالضُّحٰى اور سَجٰى بالاجماع بالیاء مرسوم ہیں۔

سورۃ انشراح: مکی ہے اوراس کی آیات آٹھ ہیں، فواصل كَابَ کے تین حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَلَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ سے لَكَ ذِكْرَكَ تک وجوہ صحیحہ (بروئے تکبیر عام) اٹھانوے ۹۸ ہیں، قالون مع مکی ۳۲۔ عاصم وکسائی ۱۶، ۱۶۔ ورش ۲۰، بسم اللہ پر ۱۶، ترک پر ۴۔ بصری، دوری، شامی ۴، ۴۔ حمزہ ۲۔

سورۃ التین: مکی ہے، اس کی آیات آٹھ ہیں، فواصل مَنْ کے دو ۲ حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: فَإِذَا فَرَغْتَ سے فِىٓ أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ تک وجوہ صحیحہ (برائے تکبیر عام) تین سو اکتیس ۳۳۱ ہیں۔ قالون مع مکی ۹۶۔ عاصم وکسائی ۴۶، ۴۶۔ ورش ۶۲، بسم اللہ پر ۴۶ ترک پر ۱۶۔ بصری، دوری، شامی ۱۶، ۱۶۔ خلاد وحمزہ ۸، ۸۔

نوٹ: سورۃ لیل، ضُحٰی، انشراح، تین، میں فرشی اختلاف نہیں ہیں، اصولی بیان ہو چکے ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْعَلَقِ اِلٰى اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ

سورۃ علق: مکی ہے، اور اس کی کل آیات دمشقی اٹھارہ ۱۸ ہیں، عراقی اور حمصی انیس ۱۹ ۔ اور حجازی بیس ۲۰ ہیں۔ اٹھارہ میں اتفاق ہے، اور دو میں اختلاف ہے۔ (۱) یَنْهٰى پر حجازی، حمصی و عراقی اور (۲) لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ پر حجازی آیت ہے۔

فواصل: مِقْبَاهٗ کے پانچ حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: اَلَيْسَ اللّٰهُ سے خَلَقَ تک وجوہ صحیحہ (بروئے تکبیر خاص) اڑتیس ۳۸ ہیں قالون مع ورش وقنبل و عاصم و کسائی ۱۰ ۔ بزی مع قنبل ۲۴ ۔ ورش ترک پر مع بصری و شامی و حمزہ ۴ ۔

ادغام کبیر: اس سورت میں صرف متقاربین کا (عَلَّمَ بِالْقَلَمِ) ایک ہے۔

سورۃ القدر: مدنی ہے، اور بعض کے قول پر مکی ہے، اس کی آیات مدنی اول و آخر، اور عراقی پانچ، اور مکی اور شامی کیلئے چھ ہیں، پانچ میں اتفاق ہے، اور ایک میں اختلاف ہے، وہ تیسرا اَلْقَدْرُ ہے، مکی اور شامی نے شمار کیا ہے، اس کے فواصل سب راء پر تمام ہوتے ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: كَلَّا لَا تُطِعْهُ سے فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ تک وجوہ صحیحہ (بروئے تکبیر خاص للمکی) ایک سو چوبیس ۱۲۴ بنتی ہے، قالون ۲۴ ۔ ورش، عاصم و کسائی ۱۲ ، ۱۲ ، ترک پر ورش ۴ ۔ بصری، دوری شامی ۴ ، ۴ ۔ حمزہ وخلف ۲ ، ۲ ۔ بزی مع قنبل ۳۲ ۔ قنبل ۱۲ ۔

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ

یہ سورۃ مدنی ہے، اور بعض کے قول پر مکی ہے، اس کی کل آیات حجازی و کوفی آٹھ ۸ ۔ اور شامی و بصری نو ۹ ہیں، ایک آیت لَهُ الدِّيْنَ میں اختلاف ہے، بصری و شامی نے اس کو لیا ہے، باقی نے ترک کیا ہے، اس کے فواصل هُنْ کے دو حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: سَلٰمٌ سے حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ تک وجوہ صحیحہ (بروئے قول تکبیر عام) للسبعہ اٹھانوے ۹۸ ہیں۔ قالون مع مکی و عاصم چھبیس ۲۶ ۔ دوری مع شامی و حمزہ چھ ۶ ۔ سوسی چھ ۶ ۔ خلف دو ۲ ۔ ورش بتیس ۳۲ (بسم اللہ پر چھبیس ۲۶ ، ترک پر چھ ۶ ۔ کسائی چھبیس ۲۶ ۔

سورۃ زلزال: مدنی ہے، اور بعض کے قول پر مکی ہے، اس کی آیات کوفی و مدنی کیلئے آٹھ، اور باقین کیلئے نو ۹ ہیں، ایک آیت اَشْتَاتًا کو کوفی و مدنی نے شمار نہیں کیا، باقی نے کیا ہے اس کے فواصل هَامَ کے تین حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: ذَالِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ سے زِلْـزَالَهَا تک وجوہ صحیحہ (تکبیر عام وجواز روم واشمام ہاء ضمیر نوے ۹۰ ہیں، قالون مع مکی وعاصم وکسائی چھتیس ۳۶ ۔ ورش چوالیس ۴۴ (بسم اللہ پر ۳۶ ترک پر ۸ ۔ بصری مع شامی وخلاد آٹھ حمزہ دو ۲ ۔

سورۂ عادیات: مکی ہے اور بعض کے قول پر مدنی ہے اس کی آیات بالاتفاق گیارہ ہیں، فواصل دَارَ کے تین حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: فَمَنْ يَّعْمَلْ سے صُبْحًا تک وجوہ صحیحہ تکبیر خاص اور ہاء ضمیر میں روم واشمام کے ساتھ اٹھاسی ۸۸ ہیں، قالون مع قنبل، عاصم وکسائی ۱۶ ۔ بزی مع قنبل ۳۶ ۔ دوری مع ابن ذکوان وخلاد ۱۲ ۔ خلاد ا ۔ خلف ا ۔ سوسی ۸ ۔ ہشام ۲ ۔ ورش ۱۰ ترک پر ۲ ۔

سورۃ القارعۃ: مکی ہے اسکی آیات شامی ومکی آٹھ ۸ ہیں، اور حجازی دس ۱۰ ۔ اور کوفی گیارہ ۱۱ ہیں۔ آٹھ میں اتفاق ہے، اور تین میں اختلاف ہے ﴿۱﴾ اَلْقَارِعَةُ اول کوفی آیت ہے۔ ﴿۲، ۳﴾ مَوَازِيْنُهٗ دونوں جگہ حجازی وکوفی آیتیں ہیں، باقی نے ان کو نہیں لیا، اس کے فواصل مَشْتَةٌ کے تین حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: اِنَّ رَبَّهُمْ سے مَاالْقَارِعَةُ تک وجوہ صحیحہ (تکبیر خاص للمکی کی رُو سے) ایک سو چالیس ۱۴۰ ہیں، قالون صلہ پر مع قنبل ۲۴ ۔ بزی ۵۲ ۔ قالون عدم صلہ پر مع ورش وعاصم وکسائی ۲۴ ورش ۱۴، بسم اللہ پر ۶، ترک پر مع بصری وشامی ۸ ۔ بصری مع شامی وحمزہ ۲ ۔

نـوٹ: سورہ زلزال میں يَرَهٗ ہشام کا اسکان۔ عادیات اور القارعۃ کے سب اختلافات اصول وفروش میں پہلے بیان ہو چکے ہیں۔

ادغام کبیر: سورۃ العادیات میں متقاربین کے تین ادغام ہیں، اور اَلْقَارِعَة میں مثلین کا صرف ایک فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ہے۔

(۱۱۱۵) وَعَـنْ قُـنْـبُـلٍ قَـصْـرًا رَوٰى ابْـنُ مُـجَـاهِـدٍ ⠀⠀ رَاٰهُ وَلَـمْ يَـأْخُـذْ بِـهٖ مُـتَـعَـمِّـلَا

ترجمہ: اور قنبل سے ابن مجاهد نے اَنْ رَّاٰهُ (اسْتَغْنٰى ⁽ᶜʳ⁾علق) میں رَاٰهُ کو قصر الف کے حذف سے پڑھنا روایت کیا ہے، حالانکہ ابن مجاہد نے عمل کے طور پر اس قصر کو اختیار نہیں کیا۔

﴿النحووالعربية﴾

اَلْمُتَعَمِّلُ اَلعَامِلُ والْمُرَادُالَّذِيْ يَعْمَلُ فِي الْقِرَاْءَةِ یعنی تلامذۃ وَالْمُتَعَلِّمِيْنَ. عَنْ قُنْبُلٍ رَوَای کے متعلق ہے۔ قَصْرًا مفعول ہے۔ رَوٰى کا۔ رَاٰهُ قَصْرًا ۔ مصدر جو فعل کی طرح عمل کرتا ہے، کا مفعول ہے۔ يَاْخُذْ کی ضمیر

ابن مجاھد کیلئے ہے۔ بِہٖ کی ھاء قصر کیلئے، اور مُتَعَمِّلٌ یَاْخُذُ کا مفعول ہے۔

توضیح: یعنی ابن مجاھد نے قصر کو اس حالت میں اختیار نہیں کیا، کہ اس پر عمل بھی کرتے، اور شاگردوں کو اس کی توجیہ بھی بتاتے، ان کی کتاب السبعہ میں درج ہے، کہ یہ قصر عربیت کی رُو سے صحیح نہیں، نظم وتیسیر میں تو قنبل کیلئے صرف قصر مذکور ہے، لیکن نشر کی تحقیق پر دونوں صحیح ہیں۔

نوٹ: سَنَدْعُ میں واؤ محذوف ہے، اور وقف اجماعاً اتباع رسم میں حذف واؤ سے ہے۔

ادغام کبیر: سورہ علق میں از قسم متقاربین ایک (عَلَّمَ بِالْقَلَمِ) ہے۔

سُوْرَةُ الْقَدْرِ وَالْبَيِّنَةِ

(١١١٦) وَمَطْلَعِ كَسْرُ اللَّامِ رَحْبٌ وَّ حَرْفَيِ الْـ ـبَرِيَّةِ فَاهْمِزْ اَهِلًا مُتَاَهِّلَا ٢

ترجمہ: اور مَطْلَعِ الْفَجْرِ سورۃ قدر جو ہے، (کسائی کیلئے) لام کا کسرہ وسعت والا ہے (یعنی مَطْلِعِ) اور تو (مدنی وابن ذکوان کیلئے) شَرُّ الْبَرِيَّةِ اور خَيْرُ الْبَرِيَّةِ (سورۃ بیّنہ) کے دونوں لفظوں کو ہمزہ سے بدل دے (بَرِيْئَةٌ پڑھ) حالانکہ تو اہل والا ہے، اور مزید اہل طلب کر۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلرَّحْبُ اَلْوَسِيعُ اَلْاَصْلِ ذُوالْاَهْلِ مِنْ اَهْلِ الْمَكَانِ اِذَا كَانَ لَهٗ اَهْلُ الْمُتَاهِلِ المائِلِ اِلَى الْاَهْلِ لِلتَّزَوّجِ ۔ مطلع الخ۔ اسمیہ خبریہ۔ حَرْفَيِ الْبَرِيَّةِ فَاهْمِزْ کا مفعول۔ ہمزہ زائدہ۔ اَهْلًا مُتَاَهِّلًا دونوں فاعل سے حال اَیْ ذَا اهل لك۔

توضیح: (۱) مَطْلَعِ میں کسرہ کی وجہ یہ ہے، کہ یہ مصدر ہے، اور تقدیر زَمَنِ مَطْلِعِ ہے، اور جاراللہ کے قول پر ظرف زمان یا مکان ہے، مَشْرِقٌ اور مَغْرِبٌ کی طرح سماعی ہے، اور فتحہ والا کبیر میں ہے، کہ فتحہ والا الاطلوع کے معنی میں ہے، چنانچہ طَلَعَ الْفَجْرُ طُلُوْعًا بھی کہتے ہیں، اور مطلعا بھی کہتے ہیں، یعنی یہ سلام صبح صادق طلوع ہونے تک جاری رہتا ہے۔

(۲) بَرِيْئَةٌ بَرَاَ فتح سے بمعنی خَلَقَ ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو وجود دیا، اور اَلْبَارِئُ "حشر" بھی اسی سے ہے، اور بَرِيَّةٌ نَبِيٌّ کی طرح تخفیفاً ہمزہ کا یاء سے ابدال وادغام ہوا ہے۔

نوٹ: يَرَهٗ (زلزال) دونوں ھاء کا اختلاف ھاء الکنایہ ۸ میں اور فَالْمُغِيْرَاتِ (عادیات، صفت ۲) میں اور

مَاهِيَهْ (القارعۃ) کو نٓ وَالْقَلَمِ ۲ میں بیان کر دیا گیا ہے۔

ادغام کبیر: ادغام کبیر از قسم متقاربین دو ہیں۔ (۱) مَـالَيْـلَةُ الْقَدرِ لَيْلَة ۔ (۲) مَطْلَعِ الْفَجرِ لَمْ يَكُنْ وصلاً بین السورتین بلا بسم اللہ و بلا سکت شَهْرٍ تَنَزَّلُ وصلاً بزی تاء کو مشدد پڑھتے ہیں۔

سورۃ تکاثر مکی ہے، البتہ بقول نجاریؒ مدنی ہے اس کی آیات بالا تفاق آٹھ ہیں، فواصل مدنی کے تین حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: نَارٌ حَامِيَة سے اَلْمَقَابِرَ تک تکبیر عام پر آٹھاون ہیں، قالون مع ورش، مکی، عاصم ۱۶ ۔ ورش وکسائی ۱۶، ۱۶ ۔ ورش ترک پر مع بصری و شامی ۸ ۔ حمزہ ۲۔

سورۃ العصر و همزۃ: سورۃ العصر مکی ہے اور اس کی آیات بالاجماع تین ہیں، البتہ تفصیل میں اختلاف ہے۔

(۱) وَالْعَصْرِ کو مدنی آخر نے شمار نہیں کیا، باقی چھ نے کیا ہے، (۲) بِالْحَقّ کو مدنی آخر نے لیا ہے، اور باقی نے نہیں لیا، اس لئے سب کیلئے تین تین ہو گئیں، فواصل قَرُّ کے دو حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ سے بِالصَّبْرِ تک وجوہ صحیحہ (تکبیر عام پر) تین سو ساٹھ ۳۶۰ ہیں، قالون مع مکی، عاصم، کسائی ۶۸ ۔ ورش ۲۶۴، بسم اللہ پر ۲۰۴، ترک پر ۶۰ ۔ بصری مع شامی مع خلاد ۲۰ ۔ حمزہ و خلف ۴، ۴۔

سورۃ همزۃ: مکی ہے، اس کی آیات بالاجماع نو ۹ ہیں، اور فواصل ھا پر تمام ہوتے ہیں، جو تاء سے بدلی ہوئی ہے۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے لُمَزَةٍ تک وجوہ صحیحہ (تکبیر خاص للمکی کے قول کی رو سے) اناسی ۷۹ ہیں، قالون مع ورش و قنبل عاصم ۱۱ ۔ کسائی ۱۱ ۔ بزی مع قنبل ۲۶ ۔ ورش مع بصری شامی، حمزہ اکتیس ۳۱، بسم اللہ پر ۲۲، ترک پر ۹ ۔

(۱۱۱۷) وَتَـرَوُنَّ اضْـمُـمْ فِي الْاُولٰى كَـمَـا رَسَا ۳ وَجَمَّعَ بِالتَّشْدِيْدِ شَـافِيهِ كَـمَّلَا

ترجمہ: اور تو لَتَرَوُنَّ کی تاء کو (شامی و کسائی کیلئے) پہلے کلمہ (لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ) میں ضمہ دے، جس طرح یہ ثابت ہے، اور جَمَّعَ (سورۃ همزۃ، شامی، حمزہ، کسائی کیلئے میم کی) تشدید کے ساتھ ہے، اس کے شامی نے کامل کر دیا ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

تا تَرَوُنَّ مرکب اضافی۔ اُضْمُمْ کا مفعول۔ وَالْاُولٰى صفت، موصوف محذوف اَىْ فِي الْكَلِمَةِ الْاُولٰى ۔ كَمَا رَسٰى منصوب المحل علی المصدر۔ وَجَمَّعَ الخ، جملہ اسمیہ خبر الاول۔

توضیح: (۱) لَتَـرَوُنَّ تاء کو ضمہ سے اَرٰى کا مضارع مجہول ہے، جو رَاٰى کا متعدی ہے، اور اس کی اصل

لَيُرِيَكُمُ اللّٰهُ وَالْجَحِيْمَ تھی، پھر مجہول کی صورت میں پہلا مفعول جو منصوب ضمیر کی شکل میں تھا، نائب فاعل ہو کر مرفوع ہو گیا، اور دوسرا اَلْجَحِيْمُ ہے، اور فتحہ والا رَاٰى کا مضارع معروف ہے، عین کلمہ حلقی ہونے کی بناء پر مفتوح ہو گیا، اور دونوں قراٰتوں میں بصری رؤیت سے ہے۔

(۲) جَمَّعَ مجرد میں بھی بلا واسطہ ایک مفعول کی طرف متعدی ہے، اس لئے تشدید تکثیر کیلئے ہے، یعنی اس نے مال کو تھوڑا تھوڑا کر کے کئی بار جمع کیا، اور تخفیف اصل ہے، اور نفسِ فعل کا بیان ہے۔

(۱۱۱۸) وَ(صُحْبَةٌ) بِالضَّمَّيْنِ فِيْ عَمَدٍ وَّعَوْا ۴ لِاِيْلٰفِ بِالْيَاغَيْرُ شَامِيِّهِمْ تَلَا

ترجمہ: اور فِيْ عَمَدٍ (سورۂ ھمزہ) میں صحبہ نے دو ضموں کو محفوظ کیا ہے (عُمُدٍ پڑھا ہے) لِاِيْلٰفِ یاء کے ساتھ ان قراء کے شامی کے سوانے پڑھا ہے (شامی کیلئے یاء کے حذف سے لِاِلٰفِ ہے، یاء والی قراءت صراحۃً رسم کے موافق ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

صُحْبَةٌ مبتداء۔ ضَمَّيْنِ وَعَوْ کا مفعول، اَیْ حَفظوا۔ تَلَا بمعنی قرأ خبر۔ لِاِيْلٰفِ مفعول تَلَا کا۔ اور بِالْيَاءِ اس کے متعلق۔

توضیح: (۱) عُمُدٌ دو ضموں سے عَمُوْدٌ کی جمع ہے، یا عِمَادٌ کی جمع ہے، رَسُوْلٌ رُسُلٌ اور كِتَابٌ كُتُبٌ کی طرح، اور فتحہ والا بھی فراء کے قول پر عَمُوْدٌ کی جمع ہے، اَدِيْمٌ اَدَمٌ کی طرح۔

(۲) اِلٰفِ یاء کے حذف سے اَلِفَهٗ اَلْفًا وَاِلَافًا کا مصدر ہے باب سَمِعَ سے، یعنی اس نے اس سے انس حاصل کیا، اور دوسرا اِلْفِهِمْ افعال کا مصدر ہے جو اولی کا مؤکد ہے، یہ تقدیراً رسم کے موافق ہے، اسلئے کہ اسے دو میں سے ایک لغت کے موافق لکھا ہے، اور یاء کے اثبات والا یا تو اسی مجرد کا مصدر ہے یا باب افعال کا، اور دونوں قراٰتیں ہم معنی ہیں۔

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ وَالْكَافِرُوْنَ

(۱۱۱۹) وَاِلْفِ كُلٌّ وَّهُوَفِي الْخَطِّ سَاقِطٌ ۵ وَلِيْ دِيْنِ قُلْ فِي الْكٰفِرِيْنَ تَحَصَّلَا

ترجمہ: اور اِلْفِهِمْ کو سب نے (یاء کے ساتھ اسی طرح پڑھا ہے) حالانکہ یہ یاء خط میں محذوف ہے، اور وَلِيَ دِيْنِ تو کہہ دے، کہ سورۃ کافرون میں (اضافت کی یاء کے ساتھ) حاصل ہوا ہے۔ یعنی لِاِيْلٰفِ میں یاء مرسوم ہے، مگر اس

میں اختلاف ہے، اور اِلٰفِهِمْ میں غیر مرسوم ہے مگر قراء سبعہ سب یاء کو پڑھنے میں متفق ہیں جو اس بات کا ثبوت ہے کہ قرأت میں قیاس کا دخل نہیں، اور قراء نے اپنی قراءتوں میں صحیح نقل کی پیروی کی ہے، سورۃ کافرون میں یاء اضافت وَلِیَ دِیْنِ مدنی، ہشام، حفص کا صرف فتحہ ہے، اور بزی کیلئے فتحہ وسکون دونوں ہیں، باقین کیلئے صرف سکون ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

وَاِیْلَافِ فعل محذوف۔ تَلَا کا مفعول۔ كُلٌّ فاعل۔ هُوَ مبتداء۔ عائد الى الياء۔ سَاقِطٌ خبر۔ فِی الْخَط ظرف۔ وَلِیَ دِیْنِ مبتداء۔ تَحَصَّلَا خبر۔ فِی الْكٰفِرِیْنَ ظرف۔ قُلْ معترضہ۔

ادغام کبیر: وَالصَّیْفِ فَلْیَعْبُدُوْا صرف ایک مثلین کا ہے۔

سُوْرَةُ لَهَب

(۱۱۲۰) وَهَاءَ اَبِیْ لَهَبٍ م بِالْاِسْكَانِ دَوَّنُوْا ٢ وَحَمَّالَةُ الْمَرْفُوْعُ بِالنَّصْبِ نُزِّلَا

ترجمه: اوران (شیوخ) نے اَبِیْ لَهَبٍ کی ھاء کو مکی کیلئے اسکان کے ساتھ لکھا ہے (باقی چھ کیلئے لَهَبٍ فتحہ سے ہے، اور اَبِیْ کی قید سے ذَاتَ لَهَبٍ نکل گیا، اس میں بالاجماع فتحہ ہے) اور حَمَّالَةُ الْحَطَبِ جو رفع والا ہے، وہ (عاصم کیلئے تاء کے) نصب سے نازل کیا گیا۔

﴿النحو والعربية﴾

دَوَّنُوْا اُثْبِتُوْا مِنْ دُوْنَتِ الْمَسْئَلَةِ اِذَا كَتَبْتَ۔ ھاء مضاف اَبِیْ لَهَبٍ مضاف الیہ مرکب اضافی۔ دَوَّنُوْا کا مفعول۔ بِالْاِسْكَانِ فعل کے متعلق۔ حَمَّالَةُ مبتداء۔ اَلْمَرْفُوْعُ صفت۔ نُزِّلَا خبر۔ بِالنَّصْبِ خبر کے متعلق۔

توضیح: (ا) لَهَبٍ ھاء کا فتحہ اور سکون دونوں لغت ہیں، مِنَ اللَّهَبِ ''مرسلت'' اور ذَاتَ لَهَبٍ میں فتحہ پر اجماع ہے۔

نوٹ: سورۃ اخلاص میں كُفُوًا کا فرشی اختلاف ''بقرۃ ۶۷'' میں بیان ہوا ہے، اور سورہ فلق اور ناس میں فرشی اختلاف بالکل نہیں۔

ادغام کبیر: سورۃ ھمزہ میں ادغام کبیر صرف (تَطَّلِعُ عَلَى) ایک مثلین کے قبیل سے ہے۔

سورۃ الفیل: مکی ہے، اس کی آیات بالاتفاق پانچ ہیں، فواصل لام پر تمام ہوتے ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: اِنَّهَا عَلَيْهِمْ سے بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ تک وجوہ صحیحہ (تکبیر خاص کے قول پر) ایک سو اٹھتر ۱۷۸ ہیں، قالون مع قنبل ۱۸ ۔ بزی مع قنبل ۲۶ ۔ قالون مع ورش ۱۸ ۔ ورش ترک پر مع شامی ۸ ۔ شامی ۴ ۔ ابوبکر مع کسائی ۱۸ ۔ کسائی ۱۴ ۔ دوری ۸ ۔ سوسی وحفص ۱۸ ۱۸ ۔ حمزہ وخلف ۴ ، ۴ ۔

ادغام کبیر: كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ ایک مثلین، اور ایک متقاربین کی قسم سے صرف دو ۲ ہیں۔

سورۃ قریش: مکی ہے، اس کی آیات دمشقی وعراقی چار، اور حجازی وحمصی پانچ ہیں، صرف ایک آیت مِنْ جُوْعٍ میں اختلاف ہے، عراقی اور حمصی نے اس کو لیا ہے، اور باقی نے ترک کیا ہے، اس کے فواصل تَشْعَفُ کے چار حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ سے وَالصَّيْفِ تک وجوہ صحیحہ تکبیر عام کے قول پر سات سو تریسٹھ ۷۶۳ ہیں، قالون مع مکی ۱۶۲ ۔ عاصم وکسائی ۸۱ ، ۸۱ ۔ دوری ۳۰ ۔ حمزہ وخلف ۸ ۸ ۔ شامی ۳۰ ۔ ورش ۲۳۳ ، بسم اللہ پر ۳۳۳ ، ترک پر ۹۰ ۔ سوسی ۳۰ ۔

سورۃ الماعون: مکی ہے، اس کی آیات عراقی وحمصی سات اور حجازی ودمشقی چھ ہیں، ایک آیت يُرَآءُوْنَ میں اختلاف ہے، اس کو عراقی وحمصی نے لیا ہے، باقین نے ترک کیا ہے۔ فواصل نَمْ کے دو حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: فَلْيَعْبُدُوْا سے اَلْمِسْكِيْنِ تک وجوہ صحیحہ (تکبیر عام پر) سترہ سو چرانوے ۱۷۹۴ ہیں، قالون چار سو بتیس ۴۳۲ ۔ مکی ۱۰۸ ۔ دوری وسوسی ۶۸ ۔ ورش ۸۵۲ ، بسم اللہ پر ۶۴۸ ، ترک پر ۲۰۴ ۔ خلاد وخلف ۸ ، ۸ ۔ شامی ۳۴ ۔ کسائی وعاصم ۱۰۸ ، ۱۰۸ ۔

المرسوم: (سورۃ الماعون) اَرَءَيْتَ بعض مصاحف میں ہمزہ بے صورت سے مرسوم ہے۔ ادغام کبیر: اس سورۃ میں صرف ایک مثلین کا يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ہے۔

سورۃ الکوثر: مدنی ہے، اس کی آیات اجماعاً تین ہیں، فواصل راء پر ختم ہوتے ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَيَمْنَعُوْنَ سے اَلْكَوْثَرَ تک وجوہ صحیحہ (تکبیر خاص کے قول پر نوے ۹۰ ہیں، قالون مع قنبل ۲۰ ۔ ورش وعاصم وکسائی ۱۰ ، ۱۰ ۔ بزی مع قنبل ۲۴ ۔ ورش ترک پر مع حمزہ ۴ ۔ بصری ودوری وشامی ۴ ، ۴ ۔

سورۃ کافرون: مکی ہے، اور بعض کے قول پر مدنی اس کی آیات بالاتفاق چھ ہیں، فواصل نَدِمَ کے تین حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: اِنَّ شَانِئَكَ سے مَآ اَعْبُدُ (اول) تک وجوہ صحیحہ (تکبیر خاص کے قول پر) پانچ سو دس ۵۱۰ ہیں، قالون مع قنبل ۱۹۲ ۔ عاصم وکسائی ۴۸ ، ۴۸ ۔ بزی مع قنبل ۱۰۸ ۔ بصری، دوری، ہشام وابن ذکوان ۱۲ ،

۱۲ ۔ خلاد وحمزہ ۳ ، ۳ ۔ ورش ۶۰ ، بسم اللہ پر ۴۸ ، ترک پر ۱۲ ۔

نوٹ : وَلِيَ دِيْنِ کو بزی بخلاف، اور مدنی ہشام، حفص مفتوح اور باقی قنبل، بصری، ابن ذکوان، صحبہ اور بزی وجہ ثانی ساکن پڑھتے ہیں۔

سورۂ نصر: مدنی ہے، اور اس کی آیات بالا جماع تین ہیں، فواصل حا کے دو حرف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: لَكُمْ دِيْنُكُمْ سے وَاسْتَغْفِرْهُ تک وجوہ صحیحہ (تکبیر عام پر) آٹھ سو چالیس ۸۴۰ ہیں، قالون مع بزی ۲۰۴ ۔ قنبل مع بزی و ورش و حفص ۱۰۲ ، ۱۰۲ ۔ ورش و ہشام ترک پر ۳۰ ، ۳۰ ۔ ابوبکر و کسائی ۱۰۲ ، ۱۰۲ ۔ بصری و ابن ذکوان ۳۰ ، ۳۰ ۔ حمزہ ۶ ۔

سورۂ لھب: مکی ہے آیات بالا جماع پانچ ہیں، فواصل رَبُ کے دو حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: اِنَّهٗ كَانَ سے وَتَبَّ تک وجوہ صحیحہ تکبیر عام پر ایک سو چودہ ۱۱۴ ہیں، قالون ۳۲ ۔ مکی، ورش، عاصم، کسائی ۱۶ ، ۱۶ ۔ ورش ترک پر مع خلاد ۱۴ ۔ خلف ۲ ۔ بصری، دوری شامی ۴ ، ۴ ۔

سورۂ اخلاص: مکی ہے، اس کی آیات مکی و شامی کیلئے پانچ، اور باقین کیلئے چار ہیں، ایک آیت لَمْ يَلِدْ کو مکی و شامی نے لیا ہے، اور باقین نے ترک کیا ہے، فواصل دال پر ختم ہوتے ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَامْرَاَتُهٗ سے اَحَدٌ تک (تکبیر خاص للمکی کے قول پر) وجوہ صحیحہ ایک سو ترپن ۱۵۳ ہیں۔ قالون مع ورش، قنبل و کسائی ۳۳ ۔ بزی مع قنبل ۸۷ ۔ ورش ترک پر مع بصری شامی حمزہ، عاصم ۳۳ ۔

المرسوم: كُفُوًا ہمزہ بشکل واؤ مرسوم ہے۔

سورۂ فلق: مکی ہے، آیات اجماعا پانچ ہیں، فواصل قَدَبٌ کے تین حروف ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین: وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ سے مَا خَلَقَ تک وجوہ صحیحہ (بروئے تکبیر خاص) چورانوے ۹۴ ہیں، قالون مع قنبل، ابوبکر، کسائی ۱۶ ۔ بزی مع قنبل ۳۶ ۔ بصری مع شامی ۱۲ ۔ ورش ۲۰ ، بسم اللہ پر ۱۶ ، ترک پر ۴ ۔ حفص ۱۶ ۔ حمزہ وخلف ایک، ایک۔

سورۂ الناس: مدنی ہے، اور بعض کے قول پر مکی ہے اس کی آیات مدنی اول و آخر اور عراقی چھ، شامی، مکی کیلئے سات ہیں، صرف اَلْوَسْوَاسِ کو شامی، مکی نے شمار کیا ہے، باقی نے ترک کیا ہے، فواصل سین پر تمام ہوتے ہیں۔

وجوہ صحیحہ بین السوتین: وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ سے اَلْخَنَّاسِ تک وجوہ صحیحہ (بروئے قول تکبیر عام) ایک سو اڑتالیس ۱۴۸

ہیں، قالون مع مکی، عاصم وکسائی ۶۳ ـ سوسی مع شامی وحمزہ ۱۶ ـ خلف ۸ ـ ورش ۶۲ بسم اللہ پر ۶۳، ترک پر ۱۶

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ النَّبَاء)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قراء	اظہار والے قراء
۱	فَكَانَتْ سَرَابًا	۱	بصری، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن عامر، عاصم

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ النَّبَاء)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اَلَّيْلَ لِّبَاسًا	۱

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ النَّبَاء)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اَلْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا	۲
۲	اَذِنَ لَّهُ	″

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اَلرَّاجِفَةُ تَّتْبَعُهَا	۱

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	وَالسّٰبِحٰتِ سَّبْحًا	۱
۲	فَالسّٰبِقٰتِ سَّبْقًا	″

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	عَلَى الْغَيْبِ بِّضَنِيْنٍ	۱

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ التَّكْوِيْر)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ	۱
۲	الْمَوْءُ وْدَةُ سُئِلَتْ	〃
۳	فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ	〃
۴	لَقَوْلُ رَّسُوْلٍ	〃

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ الْاِنْفِطَار)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قراء	اظہار والے قراء
۱	بَلْ تُّكَذِّبُوْنَ	۱	ہشام، حمزہ، کسائی	سوا ابن ذکوان، عاصم

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الْاِنْفِطَار)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	رَكَّبَكَ كَلَّا	۱

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ التَّطْفِيْف)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قراء	اظہار والے قراء
۱	كَلَّا بَلْ رَّانَ	۱	ماسوا حفص	حفص
۲	هَلْ ثُّوِّبَ الْكُفَّارُ	〃	ہشام، حمزہ، کسائی	سوا ابن ذکوان، عاصم

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ التَّطْفِيْف)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	وَمَا يُكَذِّبُ بِّهٖ	۱
۲	تَعْرِفُ فِّيْ	〃
۳	يَشْرَبُ بِّهَا	〃

جدول ادغام کبیرمتقاربین(سُوْرَةُ التَّطْفِيْفِ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	اَلْفُجَّارَ لَّفِيْ	۱
۲	اَلْاَبْرَارَ لَّفِيْ	۰

جدول ادغام کبیرمثلین(سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	اِنَّكَ كَّادِحٌ	۱
۲	رَبِّكَ كَّدْحًا	۰

جدول ادغام کبیرمتقاربین(سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	فَلَا اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ	۱
۲	اَعْلَمُ بِمَا	۰

جدول ادغام کبیرمثلین(سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	اِنَّهُ هُوَ	۱

جدول ادغام کبیرمتقاربین(سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	اَلْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ	۱
۲	اَلْوَدُوْدُ ذُّوالْعَرْشِ	۰

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ الْاَعْلٰی)

نمبرشار	کلمات	رکوع	ادغام والے قرأ	اظہار والے قرأ
۱	بَلْ تُؤْثِرُوْنَ	۱	ہشام،حمزہ،کسائی	سما،ابن ذکوان،عاصم

جدول ادغام کبیرمثلین (سُوْرَةُ الْفَجْرِ)

نمبرشار	کلمات	رکوع
۱	کَیْفَ فَعَلَ	۱

جدول ادغام کبیرمتقاربین (سُوْرَةُ الْفَجْرِ)

نمبرشار	کلمات	رکوع
۱	ذَالِكَ قَسَمٌ	۱
۲	فَعَلَ رَبُّكَ	″
۳	فَیَقُوْلُ رَبِّیْ اَکْرَمَنِ	″
۴	فَیَقُوْلُ رَبِّیْ اَهَانَنِ	″

جدول ادغام کبیرمتقاربین (سُوْرَةُ الْبَلَدِ)

نمبرشار	کلمات	رکوع
۱	لَآاُقْسِمُ بِهٰذَا	۱

جدول ادغام صغیر (سُوْرَةُ الشَّمْسِ)

نمبرشار	کلمات	رکوع	ادغام والے قرأ	اظہار والے قرأ
۱	کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ	۱	بصری،ابن عامر،حمزہ،کسائی	حرمی،عاصم

جدول ادغام کبیرمثلین (سُوْرَةُ الشَّمْسِ)

نمبرشار	کلمات	رکوع
۱	فَقَالَ لَهُمْ	۱

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الَّیْل)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	وَكَذَّبَ بِّالْحُسْنٰى	۱

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ الْعَلَق)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	عَلَّمَ بِالْقَلَمِ	۱

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ الْقَدْر)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اَلْقَدْرِلَّيْلَةُ	۱

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ الْبَيِّنَة)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اَلْبَرِيَّةُ جَّزَآءُ هُمْ	۱

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	وَالْعٰدِيٰتُ ضَّبْحًا	۱
۲	فَالْمُغِيْرَاتُ صُّبْحًا	٠
۳	اَلْخَيْرُ لَّشَدِيْدٌ	٠

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الْقَارِعَة)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اُمُّهُ هَّاوِيَةٌ	۱

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةِ هُمَزَة)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	تَطَّلِعُ عَلَى	۱

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الْفِيْل)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	كَيْفَ فَعَلَ	۱

جدول ادغام کبیر متقاربین (سُوْرَةُ الْفِيْل)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	فَعَلَ رَّبُّكَ	۱

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُقُرَيْش)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	وَالصَّيْفِ فَلْيَعْبُدُوْا	۱

جدول ادغام کبیر مثلین (سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ	۱

اللہ تعالیٰ کا بے انتہا فضل وکرم اور لاکھ لاکھ شکر ہے، کہ قرآن مجید کی تمام سورتوں کو آج مدینہ طیبہ حرم نبوی علی صاحبہا التحیۃ والسلام میں مکمل فرمادیا، اب دو باب (۱) باب التکبیر۔ (۲) باب المخارج والصفات باقی ہیں، اسی ارحم الرّحمین سے قوی امید ہے کہ ان دونوں کی تکمیل کی سعادت وخوشی نصیب فرمائیں گے

واٰخر دعوانا ان الحمدللّٰہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سیدالمرسلین وخاتم النبین وعلی اٰلہ وصحبہ وازواجہ واتباعہ اجمعین برحمتک یا ارحم الرحمین۔

بَابُ التَّكْبِيْرِ

تکبیر کے بیان میں

تکبیر کَبَّرَ کا مصدر ہے، جس کا مطلب اس نے اللہ اکبر کہا، اور تہلیل هَلَّلَ اور هَيْلَلَ کا مصدر ہے جس کے معنی اس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا، تکبیر بائیس ۲۲ سورتوں میں مستعمل ہے، تکبیر بزی کی سند سے یوں ہے (۱) بزی۔ (۲) شیخ عبدالصمد۔ (۳) ابوالحسن بزی۔ بزی نے اپنی سند کے ذریعہ نبی ﷺ سے روایت کی ہے، کہ جب تلاوت کرنے والا وَالضُّحٰی تک پہنچے تو حق تعالیٰ کی تعظیم کرنے اور شکر کو مستحب جاننے، اور قرآن کے ختم کی تعظیم کرنے کی غرض سے ہر سورت کے آخر میں تکبیر پڑھتا ہے (ارشاد المرید) اور جبریل علیہ السلام کی قراۃ کے آخر میں اور اپنی قرأت کے شروع میں نبی ﷺ نے تکبیر کو اختیار فرمایا، اسلئے بعض حضرات اس کے قائل ہیں، کہ تکبیر وَالضُّحٰی کے آخر سے شروع ہوتی ہے، اور بعض سورتوں کے شروع کیلئے کہتے ہیں، اور وَالضُّحٰی کے شروع میں تکبیر کے قائل ہیں، ان کے ہاں والناس اور فاتحہ کے درمیان میں نہیں ہوگی، ناظمؒ نے اکثر مصنفین کی طرح تکبیر کو بیان فرمایا ہے۔

(۱۱۲۱) رَوَى الْقَلْبُ ذِكْرُ اللّٰهِ فَاسْتَسْقِ مُقْبِلًا ۱ وَلَا تَعْدُ رَوْضَ الذَّاكِرِيْنَ فَتُمْحِلَا

ترجمہ: دل کی سیرابی اللہ کا ذکر ہے، پس تو متوجہ ہونے والا بن کر (ذکر سے) سیرابی طلب کر، اور ذاکرین کے باغوں سے تجاوز نہ کر، ورنہ تو (خشک زمین میں پہنچ کر) قحط میں پھنس کر جائے گا۔ رِوًى ، رَيًّا ، رِيًّا تینوں مصدر ہیں۔

(۱۱۲۲) وَآثِرْ عَنِ الْآثَارِ مَثْرَاةَ عَذْبِهِ ۲ وَمَا مِثْلُهُ لِلْعَبْدِ حِصْنًا وَّ مَوْئِلَا

ترجمہ: اور تو احادیث سے اس ذکر کی شیریں تری کو اختیار کر، بندہ کیلئے اس ذکر جیسی کوئی چیز نہیں، قلعہ اور پناہ لینے کی جگہ کے اعتبار سے۔

(۱۱۲۳) وَلَا عَمَلٌ اَنْجٰى لَهُ مِنْ عَذَابِهِ ۳ غَدَاةَ الْجَزَا مِنْ ذِكْرِهٖ مُتَقَبَّلَا

ترجمہ: اور کوئی عمل اس بندے کو بدلہ ملنے کی صبح اللہ کے عذاب سے اس ذکر سے بڑھ کر نجات کر دینے والا نہیں، اس حالت میں کہ وہ ذکر مقبول بھی ہو۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۱: رِوَى الْقَلْبِ مبتداء۔ ذِكْرُ خبر۔ مُقْبِلًا اسْتَقِ کے فاعل سے حال ہے، مفعول محذوف ہے اَىِ الذِّكْرَ۔ رَوْضَ لَا تَعْدُ کا مفعول ہے، اَىْ لَا تَجَاوَزْ۔ فَتُمْحِلَا منصوب بالفاء۔

شعر ۲: مَثْرَاهُ مفعول آثِرْ کا۔ عَنِ الْاٰثَارِ محل حال میں ہے، اَیْ نَاقِلًا عَنِ الْاٰثَارِ۔ مِثْلُهٗ مَا کا اسم ہے۔ لِلْعَبْدِ خبر۔ حِصْنًا وَمَوْئِلًا دونوں تمیز یا حال اَیْ مشبّهًا۔ حِصْنًا وَمَوْئِلًا۔

شعر ۳: لَا عَمَلٌ لَا مشبہ بلیس۔ عَمَلٌ اس کا اسم۔ اَنْجٰی لَهٗ اس کی خبر اَیْ اَشَدُّ اَنْجَاءً لِلْعَبْدِ۔ غَدَاةَ ظرف جزاء قصر ضرورۃً۔ یعنی یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ مُتَقَبَّلًا اسم مفعول ذکر سے حال ہے، لِاَنَّ الذِّکْرَ اَنَّمَا یَنْفَعُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِذَا کَانَ مَقْبُوْلًا۔

توضیح: (۱) یعنی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دل کو تازگی اور روح کو دائمی حقیقی مسرت اور معرفت الٰہی کے انوار سے وافر حصہ نصیب ہوتا ہے، روح کی اصل زندگی ذکر الٰہی ہے، ورنہ روح مردہ ہوتی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے، مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ رَبَّهٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ یعنی اپنے رب کو یاد کرنے والے اور نہ یاد کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے، ذکر کے مندرجہ ذیل آداب و شرائط ہیں (۱) ہمہ تن متوجہ ہو کر ذکر کی انمول دولت کو حاصل کرے۔ (۲) حق تعالیٰ کے کلام اسماء وصفات کو وردِ زبان بنایا جائے۔ (۳) ظاہری و باطنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کی مصنوعات کا مشاہدہ کرے۔ (۴) اللہ تعالیٰ کی اطاعت وعبادات کی پوری پابندی کرے۔ (۵) اہل ذکر کی مجالس وصحبت میں حاضری اختیار کی جائے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ" الآیۃ سورۃ کہف" یہ مجلسیں گویا جنت کے باغ ہیں، جیسا کہ حدیث میں ہے، حِلَقُ الذِّکْرِ رِیَاضُ الْجَنَّةِ ذکر کی مجلسیں جنت کے باغ ہیں۔

(۲) مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّرْتَعَ فِیْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ فَلْیُکْثِرْ مِنْ ذِکْرِ اللّٰهِ یعنی جس کو پسند ہو، کہ وہ جنت کے باغوں میں کھائے کھیلے اور سیر کرے تو اسکو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد کثرت سے کرے، وَلَا تَعْدُ الخ۔ میں اشارہ ہے، وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ "الآیۃ، زخرف" کی طرف، یعنی جو حضرت رحمٰن کے ذکر سے منہ موڑتا ہے، ہم اس کے لئے شیطان مقرر کر دیتے ہیں، سو وہی اس کا ساتھی وہم نشین رہتا ہے، اَللّٰهُمَّ اَعِذْنَا مِنَ الشَّیْطٰنِ، وَاٰثِرْ الخ۔ میں ذکر کے فضائل میں احادیث مبارکہ جو وارد ہوئی ہیں، ان سے استفادہ کی طرف اشارہ ہے، اس لئے کہ ذکر ہی ایسا قلعہ و پناہ گاہ ہے جس میں بندے کو پریشانیوں کی حالت میں پناہ مل سکتی ہے، نیز ذکر وتلاوت سے شیطان بھاگ جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، اَلَا بِذِکْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ "رعد" وَلَذِکْرُ اللّٰهِ اَکْبَرُ "عنکبوت"۔

خاص ذکر یعنی قرآن مجید کے فضائل

(۱۱۲۴) وَمَنْ شَغَلَ الْقُرْاٰنُ عَنْهُ لِسَانَهٗ ۞ یَنَلْ خَیْرَ اَجْرِ الذَّاکِرِیْنَ مُکَمَّلًا

ترجمہ: اور وہ شخص کہ قرآن مجید نے جس کی زبان کو اس ذکر سے پھیر دیا ہو (روک دیا ہو، اور تلاوت میں مشغول

رکھا ہو) وہ ذکر کرنے والوں (اور دعا مانگنے والوں) کے اجر سے بہتر پائے گا، حالانکہ وہ اجر مکمل ہوگا۔

﴿النحو والعربية﴾

مَنْ شرطیہ۔ عَنْهُ کی ضمیر اَلذِّكْر وَالدُّعَاء کے لئے۔ يَنَلْ جزء الشرط، اور خَيْر اس کا مفعول ہے۔ مُكَمَّلًا خیر سے حال، یا اَجْرِ سے حال ہے، یعنی مَنْ كَانَ الْقُرْاٰنُ شَاغِلًا لِسَانَهٗ عَنِ الذِّكْرِ وَالدُّعَآءِ تَشْغَلُهُ التِّلَاوَةُ عَنِ السُّوَالِ عَنْ حَضْـرَةِ الْكَبِيْرِ يَنَلْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرَ اَجْرَ الذَّاكِرِيْنَ وَاَحْسَنَ مَثُوْبَاتِ السَّائِلِيْنَ مُكَمَّلًا اَجْرَهٗ۔

(۱۱۲۵) وَمَا اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اِلَّا افْتِتَاحُهٗ ۵ مَعَ الْخَتْمِ حِلًّا وَّ ارْتِحَالًا مُّوَصَّلَا

ترجمہ: اور اعمال میں سے کوئی عمل اس قرآن مجید کے ختم کر دینے کے ساتھ ہی دوبارہ شروع کر دینے سے زیادہ بہتر وافضل نہیں، حالانکہ وہ (شروع کرنے والا) قیام کرنے والا ہو، اور ایسا کوچ کرنے والا ہو، جو فوراً متصل شروع کیا گیا ہو۔

﴿النحو والعربية﴾

مَعَ الْخَتْمِ اِفْتِتَاحُ سے حال ہے۔ حِلًّا وَّ اِرْتِحَالًا اِفْتِتَاحَهٗ کے فاعل یا مفعول قاری یا قرآن سے حال ہیں اَیْ ذَا حُلُوْلٍ وَذَا اِرْتِحَالٍ۔ اور دوسری تقدیر پر یہ دونوں مصدر ہیں، جو اِفْتِتَاحُهٗ مَعَ الْخَتْمِ کی تاکید کیلئے ہیں۔ مُوَصَّلًا اِفْتِتَاحَهٗ کی ضمیر سے حال ہیں۔

توضیح: اس شعر میں ختم قرآن کے فوراً بعد دوبارہ شروع کر دینے کو سب سے افضل عمل بتایا ہے، جو زرارہ بن ابی اوفی کی روایت ہے جسے ترمذی نے نقل کیا ہے، نبی ﷺ سے پوچھا گیا، کون سا عمل سب اعمال سے افضل ہے، تو آپ نے فرمایا اَلْحَالُ الْمُرْتَحِلُ پوچھا گیا، کہ یا رسول اللہ ﷺ اَلْحَالُ الْمُرْتَحِلُ کیا ہے، اور وہ کون ہے، فرمایا وہ قرآن ختم کرنے والا جو فوراً شروع کر دینے والا ہو، بیہقی نے شعب الایمان میں سند مرفوع سے روایت کیا ہے، کہ اَلْحَالُ الْمُرْتَحِلُ سے مراد قاری کا قرآن مجید شروع کرنا، اور ختم کرنا ہے، صاحب قرآن اول سے آخر تک چلا جاتا ہے، اور پھر آخر سے اول کی طرف آتا ہے۔

توضیح: شعر: اس شعر میں حدیث قدسی جو ابو سعیدؓ سے مروی ہے کی طرف اشارہ ہے، يَقُوْلُ الرَّبُّ تَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِىْ وَمَسْئَلَتِىْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِى السَّائِلِيْنَ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، کہ جس کو قرآن کی تلاوت نے اتنا مشغول کر رکھا ہو، کہ تلاوت کی وجہ سے مجھ سے مانگنے کی فرصت اسے نہ ملے، تو میں اس کو سب

سائلین سے بڑھ کر عطاء کروں گا، یعنی قرآن تمام ذکروں کا سردار ہے، اس لئے قرآن کی تلاوت کرنے والے کو اگر باقی اذکار کا موقع نہ ملے، تو اس کے باوجود اسے دوسرے ذاکرین سے بہتر اجر ملے گا، اس لئے کہ قرآن میں علم وحلم، ذکر وفکر، دعاء وثناء، خوف ورجاء، صبر وشکر، صحو ومحو، قبض وبسط، فناء وبقاء، کلام ولقاء، انجام وآخر سب کچھ موجود ہے۔

(۱۱۲۶) وَفِيهِ عَنِ الْمَكِّيِّينَ تَكْبِيرُهُمْ مَّعَ الْـ ۶ ـخَوَاتِمِ قُرْبَ الْخَتْمِ يُرْوٰى مُسَلْسَلَا

ترجمه: اور اس قرآن میں (یا ختم کرتے ہی شروع کر دینے میں جسے اَلْحَالُ الْمُرْتَحِلُ کہتے ہیں) مکہ والوں سے ان کی تکبیر ہے، حالانکہ وہ ختم کے قرب میں سورتوں کے (خاتموں کے) ساتھ ہے، یہ اس حالت میں روایت کی جاتی ہے، کہ (سند کے اعتبار سے) مسلسل ومتصل ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

تَكْبِيرُهُمْ يُرْوٰى الخ، اسمیہ خبریہ ہے۔ مُسَلْسَلًا مفعول مطلق اَیْ رِوَايَةً مُسَلْسَلَةً۔

(۱۱۲۷) اِذَا كَبَّرُوْا فِيْ اٰخِرِ النَّاسِ اَرْدَفُوْا ۷ مَعَ الْحَمْدُ حَتَّى الْمُفْلِحُوْنَ تَوَسُّلَا

ترجمه: وہ (اہل مکہ) سورۃ ناس کے آخر میں جب تکبیر پڑھتے ہیں، تو (اللہ تعالیٰ کے فضل کو) وسیلہ بنانے کی غرض سے اَلْحَمْدُ سمیت بقرۃ کی قرأت کو تکبیر کے) پیچھے لاتے ہیں، جو اَلْمُفْلِحُوْنَ تک ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اِذَا كَبَّرُوْا اَرْدَفُوْا شرط وجزاء۔ حَتَّى الْمُفْلِحُوْنَ غایہ مفعول۔ اَرْدَفُوْا مَعَ الْحَمْدُ حال، یعنی اَرْدَفُوْا التَّكْبِيْرَ بِالْبَقَرَةِ حَتَّى الْمُفْلِحُوْنَ مَعَ الْفَاتِحَةِ

توضیح: شعر ۶: میں تکبیر کا محل اجمالاً اور شعر ۷، ۸ میں تفصیلاً بتایا ہے، چنانچہ شعر ۷ میں محل کا آخر اور شعر ۸ میں محل کا شروع بتایا ہے۔

(۱) اس پر اجماع ہے، کہ تکبیر فاتحہ اور بقرۃ کے درمیان میں قطعاً نہیں۔ (۲) مکی فرماتے ہیں، کہ تکبیر اَلَمْ نَشْرَحْ کے شروع سے اَلْحَمْدُ کے شروع تک ہے، اور فاتحہ کے ختم پر تکبیر نہیں، یہ منقول ہے، کہ مکی حضرات والضحی کے آخر سے قرآن کے ہر ختم پر ابن کثیر اور ان کے علاوہ سب قرأ کیلئے تکبیر پڑھتے تھے، یہ سنت ہے، جس کو انہوں نے اپنے شیوخ سے نقل کیا ہے، لیکن قراء کا معمول ابن کثیر کے بزی ہی کی روایت میں تکبیر پڑھنے کا ہے، اور فاتحہ وبقرہ کی پانچ آیات پڑھنے سے الحال والمرتحل کی روایت پر عمل ہو جاتا ہے۔

(۱۱۲۸) وَقَالَ بِهِ الْبَزِّيُّ مِنْ اٰخِرِ الضُّحٰی ۸ وَبَعْضٌ لَّهُ مِنْ اٰخِرِ الَّیْلِ وَصَّلَا

ترجمہ: اوراس تکبیر کو بزی نے وَالضُّحٰی کے آخر سے پڑھا ہے، اور بعض ناقلین جو ہیں، انہوں نے اس بزی کیلئے (اس تکبیر کو) وَالَّیْلِ کے آخر سے (شروع کرنا) پہنچایا ہے (یعنی اس بارے میں دو روایتیں ہیں۔ (۱) تکبیر وَالَّیْلِ کے آخر سے شروع ہوتی ہے، اور یہ زیادات میں سے ہے۔ (۲) وَالضُّحٰی کے آخر سے شروع ہوتی ہے، عمل دونوں پر ہے، مگر سورت کی ابتداء سے تکبیر کے قائلین والنَّاس کے آخر میں نہیں پڑھتے، بزی کیلئے تکبیر کا پڑھنا سنت ہے، لہٰذا نماز و غیر نماز دونوں صورتوں میں تکبیر پڑھتے ہیں، البتہ نماز میں آہستہ پڑھیں تا کہ عوام و ناواقف لوگ رکوع کی تکبیر سمجھ کر رکوع میں نہ چلے جائیں۔

"آخر سورۃ سے تکبیر اور بسم اللہ کے فصل ووصل کی آٹھ وجوہ سے ایک جائز وجہ"

(۱۱۲۹) فَاِنْ شِئْتَ فَاقْطَعْ دُوْنَهٗ اَوْعَلَیْهِ اَوْ ۹ صِلِ الْکُلَّ دُوْنَ الْقَطْعِ مَعْهُ مُبَسْمِلَا

ترجمہ: پس اگر تو چاہے، تو اس تکبیر کے بغیر (سورۃ کے آخر پر) وقف کر دے، یا اس (تکبیر) پر یا بسم اللہ پر وقف کرنے کے بغیر سب کا وصل کر دے، حالانکہ تو اس (تکبیر) کے ساتھ بسم اللہ پڑھنے والا ہو۔

﴿النحو والعربیة﴾

شعر ۸: بِهٖ کی ضمیر تکبیر کیلئے ہے، اور لَهٗ کی بزی کیلئے۔ بَعْضٌ مبتداء تنوین عوض کیلئے اَیْ بَعْضُهُمْ وَصَّلَا خبر، اور مفعول وَصَّلَا محذوف ہے، یعنی تکبیر۔

شعر ۹: دُوْنَهٗ اور عَلَیْهِ اور مَعَهٗ کی ضمیریں تکبیر کیلئے ہیں۔ مُبَسْمِلَا حال ہے، صِلْ کے فاعل سے۔

توضیح: فَاِنْ شِئْتَ فَاقْطَعْ دُوْنَهٗ تکبیر کے بغیر سورۃ کے آخر پر وقف اس جملہ سے چار وجوہ نکلتی ہیں۔ (۱) فصل کل۔ (۲) فصل اول وثانی، اور وصل ثالث۔ سورۃ کے آخر پر وقف پھر تکبیر پر وقف، پھر بسم اللہ کا سورۃ سے وصل۔ (۳) فصل اول وثالث اور وصل ثانی، سورۃ کے آخر پر وقف، اور تکبیر و بسم اللہ و سورۃ کا وصل۔ اَوْعَلَیْهِ یعنی سورۃ کے آخر پر نہ کر کے تکبیر پر وقف کر دے، اس سے دو وجوہ نکلتی ہیں۔ (۵) وصل اول و فصل ثانی و ثالث، سورۃ کے آخر کا تکبیر سے وصل اور تکبیر پر وقف، پھر الرحیم پر وقف۔ (۶) وصل اول و ثالث، فصل ثانی، سورۃ کے آخر کا وصل تکبیر پر وقف، پھر الرحیم پر بھی وقف۔ اَوْصِلِ الْکُلَّ یہ ساتویں وجہ ہے، یعنی وصل کل کر دے، اور آٹھویں ناجائز ہے جو دون القطع سے نکلتی ہے، اگر بسم

اللہ پر وقف ماقبل آخر سورت وتکبیر کے وصل کے ساتھ ہوگا، تو بسم اللہ ختم ہونے والی سورت کے آخر کیلئے ہو جاتی ہے، لہٰذا یہ ناجائز ہے۔

(۱۱۳۰) وَمَا قَبْلَهُ مِنْ سَاكِنٍ أَوْ مُنَوَّنٍ ١٠ فَلِلسَّاكِنَيْنِ اكْسِرْهُ فِي الْوَصْلِ مُرْسَلَا

ترجمہ: اور تکبیر سے پہلے (آخر سوۃ کا حرف) ساکن ہو، یا تنوین ہو، تو اس کو دو ساکنوں کے سبب وصل میں کسرہ دے جو مطلق وعام ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

قَبْلِهِ کی ضمیر تکبیر کیلئے ہے۔ مِنْ سَاكِنٍ مَا کا بیان ہے، اور اس کی جزاء لِلسَّاكِنَيْنِ اكْسِرْهُ ہے۔ مُرْسَلَا مفعول سے حال ہے۔

توضیح: یعنی سورت کے آخری حرف کے سکون یا تنوین کی وجہ سے اجتماع ساکنین کی صورت جب پیدا ہو جاتی ہے، کہ اللہ اکبر تکبیر کا ہمزہ وصلاً حذف ہو جاتا ہے، تو اجتماع ساکنین کے عام قاعدہ کے تحت اول ساکن وتنوین کو کسرہ دیا جائے گا۔ جیسے فَحَدِّثِ اللّٰهُ اَكْبَرُ ، فَارْغَبِ اللّٰهُ اَكْبَرُ ، لَخَبِيْرُ نِ اللّٰهُ اَكْبَرُ ، حَامِيَةُ نِ اللّٰهُ اَكْبَرُ ۔ اور اگر تکبیر کے ساتھ تہلیل لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بھی پڑھیں تو پھر کسرہ دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

(۱۱۳۱) وَاَدْرِجْ عَلٰى اِعْرَابِهِ مَا سِوَاهُمَا ١١ وَلَا تَصِلَنْ هَاءَ الضَّمِيْرِ لِتُوْصَلَا

ترجمہ: اور تو اس حرف کا جوان دونوں (ساکن ومنون) کے سوا ہو، اس کی حرکت پر وصل کر دے، اور تو (وصل میں ضمیر کی) ہاء کو صلہ سے ہرگز نہ پڑھ، تا کہ تو مقصود تک پہنچا دیا جائے (یعنی يَرَهُ اللّٰهُ اَكْبَرُ میں وصلاً صلہ حذف ہو جائے گا، نیز ہر سورت کے آخری حرف کی حرکت کے ساتھ وصل ہوگا، جیسے اَلْفَجْرِ اللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَلْاَبْتَرِ اللّٰهُ اَكْبَرُ ۔

﴿النحو والعربية﴾

مَاسِوَاهُمَا اَدْرِجْ کا مفعول ہے، تثنیہ کی ضمیر ساکن اور منون کیلئے ہے، اور اِعْرَابِهٖ کی ہاء ماقبل کیلئے ہے۔ تَصِلَنْ میں نون تاکید ہے۔ لِتُوْصَلَا جواب نہی ہے، اور اس کا نصب لام کے ساتھ ہے۔ لَا تَصِلَنْ لِتُوْصَلَ کا معنی لِتَبْلُغَ اِلَى الْمَقْصُوْدِ ہے۔

(۱۱۳۲) وَقُلْ لَفْظُهُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَقَبْلَهُ ١٢ لِاَحْمَدَ زَادَ ابْنُ الْحُبَابِ فَهَيْلَلَا

ترجمہ: اور تو کہہ دے، کہ تکبیر کا لفظ اللہ اکبر ہے، (جو ابوربیعہ کا طریق ہے، بزی سے) اور ابوعلی حسن بن الحباب نے

اس اللہ اکبر سے پہلے احمد بزی کیلئے ایک (تعظیم کا) لفظ زیادہ کیا ہے، لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بھی پڑھا ہے (پس مجموعہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ہوگیا، اور بعض نے تحمید بھی زیادہ کی ہے، یعنی لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمدُ۔

(۱۱۳۳) وَقِيْلَ بِهٰذَا عَنْ اَبِي الْفَتْحِ فَارِسٍ ١٣ وَعَنْ قُنْبُلٍ م بَعْضٌ م بِتَكْبِيْرِهِ تَلَا

ترجمہ: اور ابوالفتح فارس سے (قنبل کیلئے بھی) اسی کے موافق کہا گیا ہے، (کہ انہوں نے بھی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ زیادہ کر کے پڑھا ہے) اور بعض نے اس قنبل سے ان کی تکبیر ہی کے ساتھ پڑھا ہے (یعنی تہلیل وتحمید نقل نہیں کی، جو شنبوذی کا طریق ہے، جس کو ابوعلی اہوازی نے بیان کیا ہے، اور تجرید میں بطریق قاضی ابن مجاہد تہلیل بھی ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۱۲: لَفْظَةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ مبتداء وخبر۔ قَبْلَهٗ کی ھاء تکبیر کیلئے ہے۔ زَادَ کا مفعول محذوف ہے، جس پر دلالت کرتا ہے۔ وَهَيْلَلَ فعل ماضی ہے، جب کہا لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ۔

شعر ۱۳: بَعْضٌ تَلَا مبتداء وخبر۔ بِتَكْبِيْرِهٖ تَلَا کے متعلق ہے، اس کی ضمیر بزی کی طرف راجع ہے، یہ ظاہر ہے، یا قنبل کیلئے ہے۔ عَنْ قُنْبُلٍ حال اَیْ نَاقِلًا عَنْهُ۔

ختم ﷻ پر دُعاء کی فضیلت

(۱) حدیث میں ہے لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ خَتْمِهٖ یعنی ﷻ کے خادم اور اس کے پڑھنے والے کیلئے اس کے ختم کے وقت ایک دعا ملتی ہے، جو مقبول ہوجاتی ہے، (عَنْ اَنَسٍ)۔

(۲) اِذَا خَتَمَ الْقُرْاٰنَ قَبَّلَ الْمَلَكُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ، یہ روایت یحییٰ بن یمان عن سیان عن حبیب بن عمرو موقوفاً ہے، یعنی جب کوئی شخص ﷻ ختم کرتا ہے، تو فرشتہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیتا ہے، ختم ﷻ کا وقت ایک مبارک وشریف وقت ہے، فرشتے بھی ایسی ساعت میں آ کر شریک ہوجاتے ہیں، لہٰذا دعاء کے آداب کا پورا اہتمام کیا جائے، دعا کے شرائط وارکان اور آداب محقق رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الحصن الحصین میں پوری تفصیل سے بیان کئے ہیں، ان کا اہتمام کیا جائے مثلاً دُعا سے مقصود اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہو، نہ کہ ریا، اور شہرت طلبی، فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ (مؤمن)۔

(۳) دُعا سے پہلے صدقہ اور نماز وغیرہ قسم کا کوئی نیک عمل اختیار کرنا، تا کہ قبولیت معین ہوجائے۔

(۴) لباس وکھانے پینے میں حرام سے اجتناب کرے۔

(۵) باوضوء دُعا مانگے، حضورﷺ نے ایک نابینا صحابی کو دُعاء کیلئے وضوء کرنے اور اچھی طرح وضوء کرنے کا حکم فرمایا (ترمذی)۔

(۶) قبلہ کی طرف منہ کر کے دُعا مانگے ۔ (۷) دونوں ہاتھ اٹھائے اور بلند کرے، ابن عباسؓ کی روایت ہے، کہ دُعا مانگنا یہ ہے، کہ تم دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے مقابل تک اٹھاؤ (ابوداؤد حاکم)۔

(۸) دوزانوں ہو کر بیٹھے جس طرح قعدہ میں بیٹھتا ہے، اور دُعاؤں میں قرآنی دُعاؤں کو اختیار کرے، پھر احادیث مبارکہ وادعیہ ماثورہ کو نبیﷺ سے ختم قرآن پر مندرجہ ذیل دعائیں منقول ہیں۔

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ وَاجْعَلْهُ لِیْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّ هُدًی وَّ رَحْمَةً اَللّٰھُمَّ ذَكِّرْ لِیْ مِنْهُ مَا نَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْهُ مَاجَهِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ اللَّیْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِیْ حُجَّةً یَّارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ محققؒ نے اس حدیث کو معضل بتایا ہے، اور فرماتے ہیں، کہ میرے علم میں ختم کے بارہ میں نبی ﷺ سے اس کے سوا کوئی اور حدیث نہیں آئی، لہٰذا مسنون دعائیں مانگی جائیں، مناجات مقبول مؤلفہ حضرت تھانویؒ حصن حصین اور (اَلْحِزْبُ الْاَعْظَمُ) جسے میں نے خود ترتیب دیا ہے، جتنی دعائیں یاد کر سکیں انہیں حق تعالیٰ سے مانگا جائے، اور دعا کو اپنا سب سے بڑا خزانہ اور بلند ترین سعادت اور خوش نصیبی سمجھنا چاہیئے۔ اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی ۔

نوٹ: (۱) ختم قرآن میں سورۃ اخلاص کو سلف صالحین نے ایک ہی دفعہ پڑھا ہے، امام احمد بن حنبلؒ نے بھی اسے یعنی تکرار کو جائز نہیں بتایا، صاحب نشر فرماتے ہیں کہ میرے علم میں ہمارے اصحاب میں سے کسی نے بھی اس تکرار کی تصریح نہیں کی، عام ہے، کہ وہ قرأ ہوں یا فقہاء میں سے ہوں، البتہ ابوالفخر حامد بن علی حسینی قزوینی نے اپنی کتاب حلیۃ القرأ میں بیان کیا ہے کہ جملہ قرأ نے سورۃ اخلاص کو ایک ہی بار پڑھا ہے، سوائے ہروانی کے، کہ انہوں نے اَعْشِیْ سے نقل کر کے تین بار پڑھنا پسند کیا ہے، اور ہروانی فقیہ اور عالم اور اختیار کے اہل تھے، ممکن ہے انہوں نے مناسب خیال کیا ہو، پھر اکثر شہروں میں ختم کے وقت بغیر روایت کے اس پر عمل جاری ہو گیا ہو، لیکن صحیح وہی ہے جس پر سلف ہیں، تا کہ اس کو سنت نہ سمجھ لیا جائے۔

(۲) چونکہ حروف کے مخارج اور صفات کتب تجوید میں طلباء تفصیل سے پڑھ چکے ہیں، اور یہ اجماعی قواعد ہیں اسلئے ان کی تشریحات کی یہاں چنداں ضرورت نہیں سمجھی جاتی، البتہ اشعار کا ترجمہ اور ترکیب اور ضروری تشریح کی جائے گی۔

بَابُ مَخَارِجُ الْحُرُوْفِ وَصِفَاتِهَا الَّتِیْ یَحْتَاجُ الْقَارِیُ اِلَیْهَا

حروف کے مخارج اور ان کی صفات کے بیان میں جن کی قاری کو ضرورت ہوتی ہے۔

(۱۱۳۴) وَهَاكَ مَوَازِیْنَ الْحُرُوْفِ وَمَا حَکٰی ۱ جَهَابِذَةُ النُّقَّادِ فِیْهَا مُحَصِّلَا

ترجمہ: اور تو حروف کے مخارج کو لے لے، اور اس نقل کو بھی جس کو ان کے پرکھنے والوں میں کے حاذقین یعنی ماہرین نے نقل کیا ہے، حالانکہ وہ (کلام آئمہ سے) حاصل کیا ہوا ہے۔

(۱۱۳۵) وَلَا رِیْبَةٌ فِیْ عَیْنِهِنَّ وَلَا رِبَا ۲ وَعِنْدَ صَلِیْلِ الزَّیْفِ یَصْدُقُ الِابْتِلَا

ترجمہ: اور ان حروف کی ذاتوں (مخارج وصفات) میں نہ تو کوئی شک ہے اور نہ ہی زیادتی، اور کھوٹے (درہم وروپے) کی آواز کے وقت آزمائش و پرکھ سچی ہوجاتی ہے، یعنی جس طرح کھوٹے کھرے سکہ کی آواز سے پہچان ہوجاتی ہے، اسی طرح مخارج وصفات بھی حروف کے صحیح وغلط ہونے کی کسوٹی ہیں، تم اپنی اداء کے صحیح وغلط ہونے کا اندازہ انہیں سے کرلو۔ رَیْب شک۔ رِبَا زیادتی۔ صَلِیْل آواز۔ زَیْف کھوٹے درہم، روپے۔

(۱۱۳۶) وَلَابُدَّ فِیْ تَعْیِیْنِهِنَّ مِنَ الْاُوْلٰی ۳ عُنُوْا بِالْمَعَانِیْ عَامِلِیْنَ وَقُوَّلَا

ترجمہ: اور ہمارے لئے ان مخارج کے معین کرنے میں ان اماموں کے اقوال سے مدد لینا ضروری ہے جنہوں نے ان معانی کا اہتمام کیا ہے، حالانکہ وہ خود ان (مخارج وصفات پر) عمل کرنے والے، اور بیان کرنے والے ہیں۔

(۱۱۳۷) فَاَبْدَءُ مِنْهَا بِالْمَخَارِجِ مُرْدِفًا ۴ لَهُنَّ بِمَشْهُوْرِ الصِّفَاتِ مُفَصِّلَا

ترجمہ: پس میں ان (معانی یا صفات ومخارج کے مجموعہ) میں سے اولاً مخارج کو بیان کروں گا، حالانکہ میں ان کے بعد اور تفصیل سے بیان کرنے والا ہونے کی حالت میں مشہور صفات کو لانے والا ہوں۔

﴿النحو والعربیة﴾

شعر۱: هَاكَ اسم فعل ہے۔ خُذْ کے معنی میں۔ مَوَازِیْنَ اس کا مفعول۔ اور کاف خطاب کا ہے۔ وَمَا حَکٰی منصوب المحل مَوَازِیْنَ پر عطف کی وجہ سے۔ مُحَصِّلَا حال۔ فِیْهَا اَیْ بَیَانَ الْمَوَازِیْنَ۔

شعر۲: لَا مشبہ بلیس ہے۔ رَیْبَةٌ اس کا اسم فِیْ عَیْنِهِنَّ اَیْ نَفْسِهِن خبر، جمع مؤنث کی ضمیر حروف کیلئے ہے۔ عِنْدَ ظرف۔ یَصْدُقُ مضاف۔ صَلِیْل مضاف الیہ۔ اَلْاِبْتِلَا یَصْدُقُ کا فاعل قصر ضرورۃ ہے۔ شعر۳: لَابُدَّ

لَا نفی جنس اَیْ لَا بُدَّ کَائِنٌ ۔ مِنَ الْاُوْلٰی خبر۔ تَعْیِیْنِهِنَّ کی ضمیر موازین یا حروف کیلئے ہے۔ عُنُوْا فعل ماضی مجہول، موصول کا صلہ ہے۔ اَلْمَعَانِیْ اَیِ الْمَخَارِجِ وَالصِّفَاتِ پس لام عہدی ہے۔ عَامِلِیْنَ عُنُوْا کے فاعل سے حال ہے۔ قَوْلًا اس پر معطوف ہے۔

مَخَارِجُ الْحُرُوْفِ

(۱۱۳۸) ثَلَاثٌ بِاَقْصَی الْحَلْقِ وَاثْنَانِ وَسْطَهٗ ۵ وَحَرْفَانِ مِنْهَا اَوَّلَ الْحَلْقِ جُمِّلَا

ترجمہ: اور تین حروف اقصیٰ حلق سے اداء ہوتے ہیں (ہمزہ، الف، ھاء) اور دو حرف اس حلق کے وسط میں (یعنی عین وحاء) اور دو حروف (غین وخاء) جوانہی میں سے ہے، ان دونوں نے حلق کے اول حصہ کو خوبصورت بنایا ہے۔

(۱۱۳۹) وَحَرْفٌ لَهٗ اَقْصَی اللِّسَانِ وَفَوْقَهٗ ۶ مِنَ الْحَنَکِ احْفَظْهُ وَحَرْفٌ م بِاَسْفَلَا

ترجمہ: اور ایک حرف (قاف) جو ہے، اس کے لئے زبان کا دور والا (جڑ والا) حصہ اور جو اس کے اوپر ہے حالانکہ وہ تالو سے ہے تو اس کو یاد کر لے، اور ایک حرف (یعنی کاف) جو ہے وہ (قاف کے مخرج سے) ذرہ نیچے کے حصہ میں ہے۔

(۱۱۴۰) وَوَسْطُهُمَا مِنْهُ ثَلَاثٌ وَّحَافَةُ الْـ ۷ ـلِسَانِ فَاَقْصَاهَا لِحَرْفٍ تَطَوَّلَا

ترجمہ: اور ان دونوں کا درمیان (یعنی زبان وتالو کا درمیان) جو ہے اس سے تین حروف (جیم، شین، یاء) نکلتے ہیں، اور زبان کی کروٹ اس کا (حلق کی طرف) دور والا حصہ حرف (ضاد) کیلئے ہے جو اس (مسوڑہ) تک لمبا ہو گیا ہے۔

(۱۱۴۱) اِلٰی مَا یَلِی الْاَضْرَاسَ وَهُوَ لَدَیْهِمَا ۸ یَعِزُّ وَبِالْیُمْنٰی یَکُوْنُ مُقَلَّلَا

ترجمہ: جو دونوں طرف کی داڑھوں سے ملتا ہے اور یہ (حرف یعنی اس کا مخرج زبان کی) ان دونوں (کروٹوں) میں نادر (کمیاب) ہوتا ہے، اور یہ دائیں طرف کمتر ہوتا ہے (یعنی ضاد کو دائیں وبائیں دونوں کروٹوں سے بیک وقت اداء کرنا بہت مشکل ہے، اور کہتے ہیں، کہ حضرت عمرؓ کی خصوصیات میں سے تھا، نیز دائیں جانب سے بھی مشکل ہے، یعنی جانبین سے اَعْسَرُ ہے، اور دائیں جانب سے عَسِیْرٌ ہے، اور بائیں طرف سے یَسِیْرٌ اور عام ہے۔

(۱۱۴۲) وَحَرْفٌ م بِاَدْنَاهَا اِلٰی مُنْتَهَاهُ قَدْ ۹ یَلِی الْحَنَکَ الْاَعْلٰی وَدُوْنَهٗ ذُوْوَلَا

ترجمہ: اور ایک حرف (لام) جو ہے اس (کروٹ) کے قریب والے حصہ میں ہے، (منہ کی طرف والا) حالانکہ وہ اس زبان کی انتہا نوک تک پہنچنے والا ہے، حالانکہ یہ اوپر والے تالو سے ملتا ہے، اور ایک حرف اس لام کے قریب (اس کے بعد

نون مخرج میں اس کی) پیروی والا ہے (یعنی نون کا مخرج لام کے مخرج کے قریب منہ کی طرف ہے)۔

(۱۱۴۳) وَحَرْفٌ يُدَانِيهِ إِلَى الظَّهْرِ مُدْخَلٌ ۱۰ وَكَمْ حَاذِقٍ مَّعْ سِيبَوَيْهِ بِهِ اجْتَلَا

ترجمہ: اور ایک حرف (راء) جو ہے، وہ اس (نون کے مخرج) کے قریب ہے حالانکہ وہ زبان (کے سرے کی) پشت کی طرف داخل کیا ہوا ہے، اور بہت سے ماہر عالم جو سیبویہ سمیت ہیں، انہوں نے اس قول کو (کہ راء زبان کی پشت سے تعلق رکھتی ہے) ظاہر کیا ہے، (یعنی زبان کی کروٹ اور راء کی پشت اور نوک جدا جدا ہیں، اور تینوں کا مخرج جدا جدا بیان کرنا مناسب ہے جبکہ فراء نے قرب کا لحاظ کر کے ایک مخرج بیان کیا ہے۔

(۱۱۴۴) وَمِنْ طَرَفٍ هُنَّ الثَّلَاثُ لِقُطْرُبٍ ۱۱ وَيَحْيَى مَعَ الْجَرْمِيِّ مَعْنَاهُ قَوَّلَا

ترجمہ: اور یہ تینوں (لام، نون، راء محمد بن مستنیر) قطرب کے قول میں زبان کی طرف سے اداء ہوتے ہیں، اور وہ یحیٰی (فراء) جو ابوعمر صالح بن اسحٰق جرمی سمیت ہیں، قطرب کے اس قول کے معنی (ان دونوں کی طرف) بھی منسوب کیے گئے ہیں (یعنی ان دونوں نے بھی قطرب کے موافق تینوں حروف کا مخرج ایک بیان کیا ہے۔

(۱۱۴۵) وَمِنْهُ وَمِنْ عُلْيَا الثَّنَايَا ثَلَاثَةٌ ۱۲ وَمِنْهُ وَمِنْ اَطْرَا فِهَا مِثْلُهَا انْجَلَا

ترجمہ: اور تین حروف (طاء، دال، تاء) اس (زبان کے سرے) سے اور اوپر والے دو دانتوں سے ہیں اس کے سرے سے (یعنی زبان کے) اور ان کے سروں سے (یعنی ثنایا کے) ان کے مثل (یعنی تین حروف ظاء ذال، ثاء) ہیں، یہ بیان ظاہر ہو گیا ہے۔

(۱۱۴۶) وَمِنْهُ وَمِنْ م بَيْنِ الثَّنَايَا ثَلٰثَةٌ ۱۳ وَحَرْفٌ مِّنَ اطْرَافِ الثَّنَايَا هِيَ الْعُلَا

ترجمہ: اور اس (زبان کے سرے) سے اور دانتوں کے درمیان سے تین ہیں (یعنی ثنایا سفلٰی وعلیا کے درمیان سے زاء، سین، صاد اداء ہوتے ہیں) اور ایک حرف (فاء) دانتوں کے سروں سے ہے یہ دانت اوپر والے ہیں (یعنی فاء ثنایا علیا کے سرے اور نیچے ہونٹ کے شکم سے اداء ہوتے ہیں)۔

(۱۱۴۷) وَمِنْ م بَاطِنِ السُّفْلٰى مِنَ الشَّفَتَيْنِ قُلْ ۱۴ وَلِلشَّفَتَيْنِ اجْعَلْ ثَلَاثًا لِّتَعْدِلَا

ترجمہ: اور تو کہہ دے کہ یہ (فاء) نیچے والے ہونٹ کے اندرونی حصہ سے ہے جو دونوں ہونٹوں میں سے ایک ہے، اور تو دونوں ہونٹوں کیلئے تین (حروف، واؤ، میم، باء) تجویز کر دے، تاکہ تو (تعداد کو) برابر کر دے۔

(۱۱۴۸) وَفِــيْ أُوْلِ مِـنْ كِـلْـمِ بَيْتَيْـنِ جَـمْـعُهَـا ۱۵ سِوٰی اَرْبَـعٍ فِيهِـنَّ كِـلْـمَةُ نَ اَوَّلَا

ترجمہ: اوران (پندرہ مخارج کے تمام حروف) کا مجموعہ ان پہلے پہلے حروف میں ہے جو دوشعروں کے کلمات ہیں، سوائے چار حروف کے (ھمزہ، ہاء، الف، عین) جن میں وہ کلمہ ہے جوان کے اول میں واقع ہے (یعنی آئندہ کے دوشعروں میں سے آھــاع کے کلمہ کے تو تمام چار حروف تہجی ہیں جن کے مخارج بیان کئے ہیں اور بعد کے کلمات کے ہر کلمہ کا اول حرف تہجی ہے جن کے مخارج بیان ہوئے ہیں، اور یہ تمام حروف مخارج کی ترتیب کے موافق ہیں، آئندہ کے دوشعروں میں تو حروف کی ترتیب مقصود ہے، لیکن الفاظ کا ترجمہ جو مفید ہے کیا جاتا ہے۔

(۱۱۴۹) اَهَــاعَ حَشَــا غَــاوٍ خَلَا قَــارِئٌ كَـمَـا ۱۶ جَـرٰی شَـرْطُ يُسْـرٰی ضَـارِعٍ لَّاحَ نَـوْفَلَا

ترجمہ: قاری کی قرأت نے گمراہ کے باطن کو گھبراہٹ میں ڈال دیا ہے جیسا کہ اس گڑگڑانے والے قاری کی بہت آسان قرأت کی شرط وعادت جاری ہوئی ہے، جو سخی ہوکر جاری ہوا ہے۔

(۱۱۵۰) رَعٰـی طُهْـرَ دِيْـنٍ تَــمَّــهُ ظِلُّ ذِیْ ثَـنَـا ۱۷ صَـفَـا سَجْلَ زُهْــدٍ فِـيْ وُجُوْهِ م بَنِـیْ مَلَا

ترجمہ: (اس کی قرأت اسلئے باثر ہوئی ہے کہ) اس نے دین کی پاکی کو محفوظ رکھا ہے، جس کو تعریف والے شیخ کے (فیض کے) سایہ نے کامل کردیا تھا، جس نے زہد کے ڈول وحصہ کو (دنیاوی کدورتوں سے) صاف کرلیا تھا، وہ شیخ ان وجاہت والوں میں شامل تھا، جو اشراف کی اولاد ہیں۔

(۱۱۵۱) وَغُـنَّــةُ تَـنْـوِيْـنٍ وَّ نُـوْنٍ وَّ مِيْـمٍ اِنْ ۱۸ سَكَّنَ وَلَا اِظْهَـارَفِـي الْاَنْــفِ يُـجْتَلَا

ترجمہ: اور تنوین اور نون ومیم کا غنہ اگر یہ ساکن ہو، تو ناک میں ظاہر کیا جاتا ہے، جبکہ اظہار نہ ہو، یعنی اخفاء یا ادغام ناقص کی حالت میں ان کا غنہ ناک سے اداء ہوتا ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

شعر ۴: اَلْاَرْدَافُ تَـعْـقِيْبَةُ الشَّیْءِ بِشَیْءٍ اٰخَرَ۔ اَلْمُفَصَّلُ اَلْمُبَيَّنُ ۔ مِنْهَا کی ہاء معانی کیلئے ہے جس سے حروف مراد ہیں۔ لَهُنَّ کی ضمیر مخارج کیلئے ہے۔ مُفَصَّلًا اسم فاعل۔ اَبَدًا کے فاعل سے حال ہے۔

شعر ۵: ثَلَاثٌ مبتداء۔ بِاَقْصَاالْحَلْقِ خبر۔ اَیْ مِنْهَا بِاَقْصَاالْحَلْقِ اسی طرح اِثْنَانِ وَسْطُهٗ اَیْ حَاصِلٌ وَسْطُ الْحَلْقِ ۔ اوراسی طرح حَرْفَانِ اَوَّلُ الْحَلْقِ اَیْ اَدْنَاهُ اِلَی الْفَمِ ۔ جُمِّلَا صفت الف تثنیہ، حروف کو مذکر ومؤنث دونوں طرح لانا درست ہے۔

شعر ۶: وَحَرْفُ مبتداء۔ لَهُ أَقْصَى اللِّسَانِ اس کی صفت خبر محذوف اَیْ مِنْهَا۔ وَفَوْقَهُ معطوف اقصٰی پر اَیْ حَرف ومَا فَوقهٗ موصول کا حذف صلہ کے کافی ہونے کی بناء پر ہے۔ اِحْفَظْهُ معترضہ ہے۔ وَحَرْفٌ بِأَسْفَلَا مبتداء وخبر۔ یا موصوف وصفت اور خبر محذوف ہے، اَیْ مِنْهَا۔

شعر ۷: وَسْطُهَا مبتداء۔ ضمیر تثنیہ لسان اور تالو کیلئے ہے۔ مِنْهُ ثَلَاثٌ جملہ اسمیہ، خبر المبتداء۔ مِنْهُ کی ھا مبتداء اول کیلئے۔ حَافَه مبتداء۔ أَقْصَاهَا اس سے بدل، فاء کی زیادتی۔ لِحَرْفٍ خبر۔ تَطَوَّلَا صفت۔

شعر ۸: إِلَى متعلق صفت۔ هُوَ مبتداء، عائد الی الضاد۔ يَعِزُّ خبر۔ لَدَيْهِمَا ظرف، تثنیہ کی ضمیر، دائیں وبائیں جہت کیلئے ہے۔ يَكُوْنُ کا اسم ضمیر ضاد کی۔ مُقَلَّلَا خبر۔ بِالْيُمْنٰی اس کے متعلق ہے۔

شعر ۹: حَرْفٌ بِأَدْنَاهَا مبتداء وخبر۔ ضمیر حافہ کیلئے۔ اِلٰی مُنْتَهَا هَا۔ مَوْضِعِ حال میں ہے، اَیْ صَارَ اِلٰی مُنْتَهٰی طَرَفُ اللِّسَانِ۔ قَدَيْلِي الْحُنُكِ الْاَعْلٰی۔ جملہ حالیہ۔ دُوْنَهُ دُوْوِلَا خبر ومبتداء اور ضمیر حرف کیلئے ہے۔

شعر ۱۰: اَلْحَاذِقُ الْمَاهِرُ۔ اِجْتَلَا کَشف۔ حَرْفٌ مبتداء۔ يُدَانِيْهِ خبر۔ ضمیر نون کیلئے ہے۔ اِلَی الظَّهْرِ مَدْخَلٌ۔ جملہ حالیہ اور مَدْخَلُ اسم مفعول۔ كَمْ حَاذِقٍ مبتداء۔ بِهِ اجْتَلَا خبر۔ ضمیر ظَهْرُ اللِّسَانُ کو راجع ہے، یا مذکور کیلئے ہے۔

شعر ۱۱: مِنْ طَرَفٍ هُنَّ اسمیہ۔ ثَلَاثٌ مبتداء سے بدل۔ لَقُطْرُبٍ حال۔ مَعْنَاهُ قُوِّلَا اسمیہ خبریہ۔

شعر ۱۲: ثَلَاثَةٌ مبتداء۔ مِنْهُ مَعَ اپنے معطوف علیہ کے خبر۔ ضمیر طرف لسان کیلئے ہے۔ اور مِثْلُهَا مبتداء۔ اِنْجَلَا مِنْهُ خبر۔ مِثْلُهَا کی ھاء ثَلَاثَةٌ کے لئے ہے۔ اور مِنْهُ کی طرف لسان اور اَطْرَافِهَا کی ثنایا کیلئے۔

شعر ۱۳: مِنْهُ ثَلَاثَةٌ اسمیہ خبریہ۔ حَرْفٌ مِنْ اَطْرَافِ مبتداء وخبر۔ هِیَ الْعُلَا جملہ بیانیہ۔

شعر ۱۴: قُلْ جملہ معترضہ۔ وَمِنْ بَاطِنٍ مِنْ اَطْرَافٍ پر معطوف۔ لِتَعْدِلَا منصوب لام تعدیل کے ساتھ۔

شعر ۱۵: جَمْعُهَا فِیْ اَوَّلِ اسمیہ۔ اَوَّلَا موصوف بمحذوف الصفۃ اَیْ حُرُوْفِ اَوَّلَا۔ سِوٰی جَمْعُهَا سے استثناء ہے یعنی ان میں سے چار حروف۔ فِيْهِنَّ كِلْمَةٌ خبر ومبتداء۔

شعر ۱۶: حَشَا اَهَاعَ (بمعنی گھبراہٹ) کا مفعول مضاف۔ غَاوٍ مضاف الیہ مراد گمراہ کا باطن۔ خَلَا مضاف۔ قَارِئٌ مضاف الیہ، مرکب اضافی فاعل۔ يُسْرٰی ضَارِعٍ مرکب اضافی۔

شعر ۱۷: نَوْفَلَا رَغٰی کے فاعل اَلْقَارِی سے حال۔ طُهْرَ مفعول مضاف۔ دِيْنٍ مضاف الیہ۔ تَمَّهٗ صفت۔ ظِلٌّ اس کا فاعل۔ اور صَفَا کا فاعل ضمیر جو ذِیْ ثَنَا کیلئے ہے (وَهُوَ الشَّيْخُ) فِیْ وُجُوْهٍ حال، اَیْ کَائِنًا

فِيْ اَشْرَفِ اَبْنَاءِ الْاَشْرَافِ۔

شعر ۱۸: غُنَّةٌ مبتداء۔ يُجْتَلَا خبر۔ فِي الْاَنْفِ اسکے متعلق۔ اَنْ سَكَنْ شرط الغنہ ضمیر حروف ثلاثہ کیلئے ہے۔

وَلَا اِظْهَارَ جملہ حالیہ۔

توضیح: (۱) شعر ۵ تا ۱۸: کل چودہ شعروں کا خلاصہ یہ ہے، کہ ناظمؒ نے شعر ۵ میں سیبویہ کے مذھب کو اختیار کر کے کل مخارج سولہ بیان کئے ہیں، اوران میں سے پندرہ مخارج کو گیارہ شعروں میں بیان کیا ہے، پھر دو شعروں کے چھبیس ۲۶ کلمات میں اسی ترتیب سے ان پندرہ مخارج کے حروف کو جمع کر دیا ہے۔

(۲) قطرب ویحییٰ یعنی فراء کوفہ کے امام النحو، اور ابو عمرو صالح بن اسحٰق جرمی کی رائے پر تینوں حروف لام، نون راء کا مخرج ایک ہی ہے، یعنی زبان کی نوک اور ثنایا علیا کے اوپر کا حصہ اسی وجہ سے ان کے نزدیک مخارج کی کل تعداد چودہ ہے۔

(۳) صاد، سین، زاء کی ادائیگی میں اوپر اونیچے کے ثنایا کے زبان کی نوک مقابل ہونے سے اداء ہوتے ہیں زبان ٹکراتی نہیں، بلکہ ثنایا علیا وسفلی کے درمیان رہتی ہے۔

(۴) خلیل بن احمد نحوی نے حروف مدہ کا مخرج جوف دھن بیان کیا ہے، اسلئے ان کے ہاں مخارج کی تعداد سترہ ہے، اور محقق رحمہ اللہ نے اسی کو پسند کیا ہے، نیز مقدمۃ الجزریہ اور طیبۃ النشر میں اسی کو اختیار فرمایا ہے۔

(۵) نون اخفاء کی حالت میں اور واؤ اور یاء میں ادغام کی حالت میں تو خیشوم سے اداء ہوتا ہے، اور میم میں مدغم ہونے کے وقت ہونٹوں سے اور نون میں مدغم ہونے پر اپنے مخرج سے اور راء ولام میں ادغام کے وقت ان دونوں کے مخرج سے اور باقی تمام حالات میں اپنے مخرج طرف زبان وتالو سے اداء ہوتا ہے، اور میم اخفاء کی حالت میں کچھ خیشوم سے، اور کچھ ہونٹوں سے اداء ہوتا ہے، اور باقی حالتوں میں صرف ہونٹوں ہی سے اداء ہوتا ہے۔

صفات کا بیان

(۱۱۵۲) وَجَهْرٌ وَّرِخْوٌ وَّانْفِتَاحٌ صِفَاتُهَا ۱۹ وَمُسْتَفِلٌ فَاجْمَعْ بِالْاَضْدَادِ اَشْمُلَا

ترجمہ: اوران حروف کی صفات جہر، رخاوت اور انفتاح اور استفال ہیں، پس توان کی ضدوں کے ذریعہ متفرق صفات کو اکٹھا کر لے، (یعنی آئندہ شعر میں ان صفات کی اضداد کو بیان کیا جاتا ہے، تا کہ متضادہ صفات ایک جگہ جمع ہو جائیں۔

(۱۱۵۳) فَمَهْمُوْسُهَا عَشْرٌ حَثَّتْ كِسْفَ شَخْصِهٖ ۲۰ اَجِدْتُّ كَقُطْبٍ لِلشَّدِيْدَةِ مُثِّلَا

ترجمہ: پس ان حروف میں کے مہموسہ دس حَثَّتْ كِسْفَ شَخْصِهٖ ہیں، اور اَجِدْتُّ كَقُطْبٍ شدیدہ کیلئے

صورت بنایا گیا ہے، (جو آٹھ ہیں)۔

(۱۱۵۴) وَمَا بَيْنَ رِخْوٍ وَّالشَّدِيْدَةِ عَمْرُ نَلْ　۲۱　وَوَايُ حُرُوْفُ الْمَدِّ وَالرِّخْوَ كَمَّلَا

ترجمہ: اور وہ حروف جو رخوہ اور شدیدہ کے درمیان ہیں، وہ عَمْر نَلْ ہیں (ان کو بینیہ اور متوسطہ کہتے ہیں) اور وَايُ مد کے حروف ہیں، اور اس (مجموع) نے رخوہ کو کامل کر دیا ہے۔ دانیؒ و ناظمؒ اور صقلی، مازنی کے نزدیک رخوہ حروف سولہ ہیں، جبکہ سیبویہ، مکی، ابن شریح اور ابن حاجب نے وای کے تینوں حروف کو بینیہ میں شامل کر کے آٹھ کئے ہیں، اور رخوہ چودہ حروف قرار دیئے ہیں، اور متوسطہ بینیہ کا مجموعہ وَلِيْنَا عَمَرٌ اس قول پر ہوا۔

(۱۱۵۵) وَقِظْ خُصَّ ضَغْطٍ سَبْعُ عُلْوٍ وَّمُطْبَقٌ　۲۲　هُوَ الضَّادُ وَالظَّاءُ أُعْجِمَا وَإِنْ اهْمِلَا

ترجمہ: اور قِظْ خُصَّ ضَغْطٍ (کا مجموعہ) مستعلیہ کے سات حروف ہیں، اور ان میں سے اطباق والے ہیں، اور وہ مُطْبَقٌ ضاد اور ظاء اگر بہ نقطہ دیئے جائیں اور اگر بے نقطہ بھی کر دیئے جائیں (یعنی صاد و طاء ان چار میں صفت اطباق ہے)

(۱۱۵۶) وَصَادٌ وَّسِيْنٌ مُهْمَلَانِ وَزَايُهَا　۲۳　صَفِيْرٌ وَّ شِيْنٌ م بِالتَّفَشِّيْ تَعَمَّلَا

ترجمہ: اور صاد و سین جو بے نقطہ کئے گئے ہیں، اور ان میں کی زاء صفیر والے ہیں، اور شین جو ہے اس نے تفشی کو استعمال کیا ہے (یعنی تفشی کے ساتھ متصف ہے۔

(۱۱۵۷) وَمُنْحَرِفٌ لَامٌ رَّاءٌ وَّ كُرِّرَتْ　۲۴　كَمَا الْمُسْتَطِيْلُ الضَّادُ لَيْسَ بِاَغْفَلَا

ترجمہ: اور لام وراء انحراف والا ہے، اور یہ راء مکرر کی گئی ہے (یعنی تکرار والی ہے) جیسا کہ ضاد استطالت والا ہے، حالانکہ یہ نقطہ سے خالی نہیں۔

(۱۱۵۸) كَمَا الْأَلِفُ الْهَاوِيْ وَاوِيْ لِعِلَّةٍ　۲۵　وَفِيْ قُطْبُ جَدٍّ خَمْسُ قَلْقَلَةٍ عُلَا

ترجمہ: جس طرح الف ہوائی ہے، اور اٰوِیْ کے چار حروف علت کے لئے ہیں، اور قلقلہ کے وہ پانچ حروف جو بلندی والے ہیں، قُطْبُ جَدٍ میں جمع کئے گئے ہیں۔

نوٹ: (۱) علامہ دانیؒ، ناظمؒ، ابن حاجب، اور ابن مالک کے مذہب پر صرف الف اکیلا ہوائی حرف ہے، جبکہ مکی کی رائے پر حروف مدتینوں کے تینوں ہوائی ہیں، اور تحقیق بھی یہی ہے۔

(۲) اٰوِیْ کے چار حروف میں کئی طرح کے تغیرات و تعلیلات ہوتی ہیں، البتہ اہل صرف نے ہمزہ کو حروف علت میں شامل نہیں کیا۔

(۱۱۵۹) وَاَعْـرَفُهُـنَّ الْـقَـافُ كُـلٌّ يَـعُـدُّهَـا　۲۶　فَهٰـذَا مَعَ التَّـوْفِيــقِ كَـافٍ مُـحَـصِّلَا

ترجمہ: اوران پانچ میں سے زیادہ مشہور قاف ہے اس کوسب قر اَقلقلہ والاشمار کرتے ہیں، پس مضامین کی یہ (مقدار جو باب الاستعاذہ سے یہاں تک بیان ہوئی ہے) حاصل کرنے والے طالب کے لئے کافی ہے اس حال میں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ ہو۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر۱۹: صِفَاتُهَا مبتداء۔ جَهْرٌ اپنے معطوفات سمیت خبر۔ اَشْمُلَا اِجْمَعْ کا مفعول۔ بِالْاَضْدَادِ اس کے متعلق۔

شعر۲۰: مَهْمُوْسُهَا عَشْرٌ مبتداء وخبر۔ حَثَّ الخ۔ بدل من الخبر۔ اَجِدُتَّ الخ۔ مبتداء۔ مُثِّلَا خبر۔ لِلشَّدِيْدَةِ اس کے متعلق۔

شعر ۲۱: مَا موصولہ بَيْنَ رِخْوٍ اس کا صلہ۔ وَالْكُلُّ مبتداء۔ عُمَرُ نَلْ اس کی خبر۔ وَاَيُّ حُرُوْفُ الْمَدِّ مبتداء وخبر۔ وَالرِّخْوِ كَمَّلَا کا مفعول۔ ضمیر وَاَيُّ کوراجع ہے۔

شعر ۲۲: قِظْ الخ۔ مبتداء۔ سَبْعُ عُلْوٍ خبر۔ وَمُطْبَقٌ مبتداء۔ اس کی خبر محذوف اَیْ مِنْهَا مُطْبَقٌ۔ هُوَ الضَّادُ جملہ مبتداء کی صفت ہے۔ اَعْجَمَا وَاُهْمِلَا اَیْ سَوَاءٌ اُعْجَامُهَا وَاُهْمَالُهَا جملہ منصوب المحل علی الحال ہے۔

شعر ۲۳: صَادٌ مبتداء۔ وَسِيْنٌ معطوف۔ مُهْمَلَانِ ان کی صفت۔ زَايُهَا بھی معطوف صَادٌ پر۔ ها حروف کیلئے ہے۔ صَفِيْرٌ خبر اَیْ ذَوَاتِ صَفِيْرٍ۔ شِيْنٌ تَعَلَّا اسمیہ خبریہ۔ بِالتَّفَشِّيْ اس کے متعلق۔

شعر ۲۴: مُنْحَرِفٌ لَامٌ خبر ومبتداء۔ وَرَاءٌ معطوف علیہ۔ كُرِّرَتْ ضمیر فاعل راء کیلئے۔ كَمَا کا مَا کافہ زائدہ ہے۔ اَلْمُسْتَطِيْلُ الضَّادُ اسمیہ خبریہ۔ لَيْسَ بِاَغْفَلَا جملہ حالیہ۔

شعر ۲۵: اَلْاَلِفُ الْهَاوِيْ مبتداء وخبر، اوراس طرح اٰوِیْ لِعِلَّةٍ اَیْ حُرُوْفُ الْاٰوِیْ لِعِلَّةٍ حَمَسٌ۔ قَلْقَلَةٌ مبتداء۔ عَلَا صفت۔ فِیْ قُطْبِ جِدٍ اس کی خبر۔

شعر ۲۶: اَعْرَفُهُنَّ اسم تفضیل مبنی للمفعول، مبتداء واقع ہو رہا ہے۔ اَلْقَافُ خبر۔ كُلٌّ يَعُدُّهَا مستانفہ اَیْ كُلُّ الْقُرَّاءِ يَعُدُّ الْقَافَ فِی الْقَلْقَلَةِ۔ هٰذَا كَافٍ مبتداء وخبر۔ مُحَصِّلَا هٰذَا سے یا كَافٍ کے مفعول سے حال ہے۔

توضیح: مخارج کی طرح صفات اور ان کی تعریف ان کے حروف ان پر قوت وضعف کے اعتبار سے اثرات لازمہ وعارضہ کی اقسام سب چیزیں کتب تجوید، جمال القرآن، معلم التجوید، تیسیر التجوید، فوائد مکیہ، الوجیزہ مقدمۃ الجزریۃ وغیرہ کتب میں طلباء پڑھ چکے ہیں، ناظمؒ نے قدر ضرورت باب المد والقصر، احکام النون الساکنۃ والتنوین اور باب الراءات اور باب اللامات، اور مخارج وصفات کو بیان کیا ہے، صفات اکثر کتب میں اٹھارہ درج ہیں، ناظمؒ نے ہوا، اعتدال، اور مدکو اور بعض دوسرے مصنفین نے اصمات، اذلاق اور لین کو بیان کیا ہے، ناظمؒ نے ان تین کو ترک کردیا ہے، اسلئے تعداد اٹھارہ ہی رہ جاتی ہے، اور بعض حضرات نے بڑی کتب میں چوالیس اور بعض نے اس سے بھی زیادہ بیان کی ہیں، باقی صفات کو طلباء سمجھتے ہیں، البتہ ہوا، اور علت واعتلال کی تشریح کی جاتی ہے۔ ہوا حروف مدہ کی ادائیگی میں حلق اور منہ سے ہوا نکلنا، الف میں چونکہ زیادہ نکلتی ہے اس لئے وہ اس بارہ میں اصل ہے مگر ھاوی اور ہوائی تینوں حروف مدہ میں ناظمؒ نے الف ہی کو ھاوی اس لئے فرمایا ہے، کہ اس میں ہوا زیادہ نکلتی ہے، باقی چھبیس حروف غیر ہوائیہ ہیں۔ علت واعتلال بیماری، مزاج میں تغیر کا ظاہر ہونا، یعنی حرف کا دوسرے حروف سے بدلتے رہنا، اور ہمزہ وَایْ کے تینوں حروف سے بدلتا ہے، اور اسی طرح الف بھی یاء وغیرہ سے بدلتا رہتا ہے، جیسے مِحْرَابٌ سے مَحَارِيْبُ نیز ہمزہ میں تسہیل، ابدال، حذف کی تبدیلیاں بھی ہوتی ہیں، اور وَایْ کے حروف کی تبدیلیاں اہل صرف کے ہاں معروف ہیں، واضح ہو، کہ اس صفت کا تعلق تجوید کی بجائے علم صرف سے ہے، مگر صرفیوں نے ہمزہ کو حروف علت میں شمار نہیں کیا، معتل کی طرح مہموز کو بھی ایک جدا قسم قرار دیا ہے۔ اور تمہید اور بعض دیگر کتب میں مزید مندرجہ ذیل صفات بیان کی گئی ہیں، ان میں سے بعض کا تعلق تو تجوید بُحَّہ سے ہے، اور بعض کا علم صرف سے ہے۔

(۱) بُحَّہ گلے کا گھٹنا، اور آواز کا سخت ہونا اور تنگی محسوس ہونا، یہ صفت حاء میں ہے۔

(۲) تفشی جمہور کی رائے پر تو صرف شین میں ہے، مگر بعض کے قول پر ثَذْرَ سَشْ ضَصْ نَمْ کے نو حروف میں ہے۔

(۳) ابدال ایک حرف کا دوسرے سے بدلنا، طَـالَ يَـوْمٌ اَنْجَدْتَـهُ' کے بارہ حروف میں ہے۔ یہ حروف ایک دوسرے سے بدلتے رہتے ہیں، جیسے لَازِمٌ سے لَازِبٌ اور یہ سماعی ہے۔

(۴) زیادت حرف کا فاء عین، لام سے زائد ہونا، حروف زوائد دس ہیں، مجموعہ اَلْيَـوْمَ تَـنْسَـــاهُ ہے، بعض نے سَاَلْتُمُوْنِيهَا میں، اور سیبویہ نے هَوِيْتُ السَّمَانَا میں جمع کیا ہے، اور یہ حروف فاء سے قبل اور درمیان میں اور آخر میں بھی زائد ہوتے ہیں۔

(۵) خفی چھپنا حرف کا پوشیدہ وخفی ہونا، پوا اہتمام نہ کرنے کی صورت میں غائب ہوجانا، ان کا مجموعہ هَاوِیُ ہے، باقی پچیس واضح ہونے کی وجہ سے مُبَیِّنَه کہلاتے ہیں۔

(۶) امالہ جھکانا، اس کے تین حروف ہیں، الف، تانیث کی ھاء، اور راء، باقی حروف منصبہ (سیدھے رہنے والے) ہیں

(۷) مشربہ ومخالطہ، وہ حروف جن میں عرب نے وسعت وگنجائش پیدا کر کے انتیس کی تعداد پر اضافہ کیا ہے اوران میں سے چھ حروف مستعمل ہیں۔ (۱) اخفاء والانون۔ (۲) امالہ کا الف۔ (۳) الف مفخم جیسے الصَّلٰوة ورش کی قرأت میں، یعنی الف میں تفخیم کا اختلاط ہوجاتا ہے۔ (۴) صاد مشمہ ہمزہ مسہلہ، یہ پانچ قرآن میں بھی استعمال ہوئے ہیں۔ (۵) جیم وشین کے درمیان والا حرف، جیسے غُلَا مُلَکَ سے غُلَامَـشُ۔ (۶) ہ، صوت خیشومی، نون ومیم میں صفت لازمہ ہے، اور یہ اصل تلفظ سے زائد ہے۔ (۷) جَـرْس آواز کے معنی میں ہمزہ صوتی یعنی جرسی حرف ہے، اس کی ادائیگی کے وقت سخت آواز نکلتی ہے۔ (۸) صتم مضبوط ہونا، چھ حلقی کے سوا باقی حروف کا نام ہے، یہ منہ سے مضبوطی سے اداء ہوتے ہیں۔

(۹) هتـفه کبوتر کا بولنا، حرف مہتوف ہمزہ ہے، سینہ کے زور سے اداء ہوتا ہے، اور آواز کی کیفیت ایسی ہوتی ہے، جیسے قے اور گھبراہٹ کے وقت ہوا کرتی ہے، نتیجہ کی رُو سے جرس وہتف دونوں ہم معنی ہیں۔ (۱۰) حرف راجع یہ میم ہے اپنے مخرج سے خیشوم کی طرف منتقل ہوتا ہے، اور چاہئے کہ نون بھی غنہ کے سبب اس کے ساتھ شریک ہو، باقی حروف سالمہ ہیں۔

(۱۱) حرف متصل، واؤ ہے، یہ منہ میں پھیل کر الف کے مخرج تک پہنچ جاتا ہے، محقق کہتے ہیں، کہ یاء کا بھی یہی حال ہے، اس کو بھی یہ لقب ملنا چاہئے تھا۔ (۱۲) حروف مذبذبہ نو ہیں، مجموعہ اَلْیَـوْمَ تَنْسَهٗ ہے ان کو ایک حال میں قرار نہیں، کبھی اصلی ہوتے ہیں، کبھی زوائد، اور ذہن ان کے بارے میں متردد رہتا ہے۔ (۱۳) مقلوبہ وَایٌ کے تین۔ (۱۴) محذوفہ، ابوحنیفہ کے سات جو ساقط ہوتے رہتے ہیں، فَهٰذَا مَعَ التَّوْفِيْقِ الخ۔ میں قصیدہ کے شروع سے یہاں تک کے مسائل بیان ہوئے ہیں، ان کے بارے میں فرماتے ہیں، کہ اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال ہو، تو طالب صادق کی مراد کیلئے کافی ووافی ہیں، جن میں فن کی جملہ ضروریات آ گئی ہیں، اس کے بعد خاتمۃ القصیدہ ہے، جس میں ناظمؒ نے اعتذار، نعمت الٰہی کا شکر اور تعریف اور درود درج کیا ہے۔

(۱۱۶۰) وَقَـدْ وَفَّـقَ الـلّٰـهُ الْـكَـرِيْـمُ بِـمَـنِّـهٖ ۲۷ لِإِكْـمَـالِهَـا حَسْنَـاءَ مَيْـمُـوْنَةَ الْـجِلَا

ترجمہ: اور بے شک کرامت وبزرگی والے اللہ تعالیٰ نے اپنے انعام کے سبب مجھے اس قصیدہ کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائی، حالانکہ یہ قصیدہ خوبصورت دلھن کی طرح ہے، حالانکہ یہ برکت دیا ہوا ظہور کا ہے اس کے معنی کا ظہور مبارک ہے، مضامین برکت والے ہیں۔

(١١٦١) وَاَبْيَاتُهَا اَلْفٌ تَزِيدُ ثَلٰثَةً ‏ ٢٨ ‏ وَمَعْ مِائَةٍ سَبْعِيْنَ زُهْرًا وَّكُمَّلَا

ترجمہ: اس قصیدہ کے اشعار ایک ہزار ہیں، جو تین اور سوستر ۱۱۷۳ کے اعتبار سے زیادہ ہوئے ہیں، حالانکہ یہ روشن خوبصورت اور کامل ہیں۔

(١١٦٢) وَقَدْ كُسِيَتْ مِنْهَا الْمَعَانِيْ عِنَايَةً ‏ ٢٩ ‏ كَمَا عَرِيَتْ عَنْ كُلِّ عَوْرَاءَ مِفْصَلَا

ترجمہ: اور بلاشک اس قصیدہ میں سے معانی اہتمام، کوشش ومحنت کا لباس پہنائے گئے ہیں، جس طرح یہ قصیدہ ہر اس جملہ سے خالی ہو گیا ہے، جو جوڑ کے اعتبار سے عیب دار ہو۔ یہ حقیقت ہے، کہ اس قصیدہ کے الفاظ بھی عمدہ اور نفیس، لیکن معانی اور مضامین کے عمدہ ترین اور مفید ترین بنانے میں تو بدر جہا بڑھ کر کوشش کی گئی ہے مفصل سے مراد اجزاء یا قوانی ہیں، جو عیب دار کلمات سے پاک ہیں۔

(١١٦٣) وَتَمَّتْ بِحَمْدِ اللّٰهِ فِي الْخَلْقِ سَهْلَةً ‏ ٣٠ ‏ مُنَزَّهَةً عَنْ مَنْطِقِ الْهُجْرِ مِقْوَلَا

ترجمہ: اور یہ قصیدہ اللہ کی تعریف کے ساتھ مکمل ہوا، اپنی بناوٹ میں آسان ہو کر، زبان کے لحاظ سے بے ہودہ گفتگو سے پاک ہو کر۔

(١١٦٤) وَلٰكِنَّهَا تَبْغِيْ مِنَ النَّاسِ كُفْؤَهَا ‏ ٣١ ‏ اَخَاثِقَةٍ يَّعْفُوْا وَيُغْضِيْ تَجَمُّلَا

ترجمہ: لیکن یہ قصیدہ لوگوں میں سے اپنے ہم مثل کو یعنی اس قابل اعتماد شخص کو تلاش کر رہا ہے، جو احسان کرنے کے سبب عیب سے درگذر کرے، اور چشم پوشی کرے۔

(١١٦٥) وَلَيْسَ لَهَا اِلَّا ذُنُوْبُ وَلِيِّهَا ‏ ٣٢ ‏ فَيَاطَيِّبَ الْاَنْفَاسِ اَحْسِنْ تَأَوُّلَا

ترجمہ: اور اس قصیدہ کیلئے اس کے ناظمؒ کے گناہوں کے سوا کوئی عیب نہیں، پس اے پاک خوشبوؤں والے تو اس کی تاویل وتفسیر کے اعتبار سے بہتر ہو (پس اس کے مجمل اور مختصر مضامین کی تشریح عمدہ اور نفیس کرنا)

(١١٦٦) وَقُلْ رَّحِمَ الرَّحْمٰنُ حَيًّا وَّمَيِّتًا ‏ ٣٣ ‏ فَتًى كَانَ لِلْاِنْصَافِ وَالْحِلْمِ مَعْقِلَا

ترجمہ: اور تو کہہ دے کہ بہت مہربان ذات اس نوجوان پر زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی رحم فرمائے انصاف اور بردباری میں قلعہ کی مانند ہو۔

(١١٦٧) عَسَى اللّٰهُ يُدْنِيْ سَعْيَهُ بِجَوَازِهٖ ‏ ٣٤ ‏ وَاِنْ كَانَ زَيْفًا غَيْرَ خَافٍ مُزَلَّلَا

ترجمہ: امید ہے، کہ اللہ تعالیٰ ناظمؒ کی سعی کو اس کے جائز قرار دینے کے ذریعہ قریب کردے، (اور قبول فرمالے) اگرچہ وہ کوشش کھوئی ہے، جو پوشیدہ نہیں، اور ناقص کی ہوئی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۲۷: لِاَكْمَالِهَا مفعول ثانی ہے وَفّق کا۔ اور ھا قصیدہ کیلئے ہے۔ لِجَرِي ذِكْرَهَا اور معنی ہیں اَيْ وَفّق النَّاظِمَ رحمه الله تعالىٰ لِاَكْمَالِهَا۔ حَسْنَاء مَيْمُوْنَةَ الْجَلَا دونوں حال ہیں، قصیدہ سے۔ شعر ۲۸: اَبْيَاتُهَا اَلْفٌ مبتداء و خبر۔ تَزِيْدُ کا فاعل ضمیر ابیات ہے۔ ثَلَاثَةً منصوب علی التمیز۔ وَسَبْعِيْنَ اس پر معطوف۔ تقدیر اس طرح ہے، تَزِيْدُ الْاَبْيَاتُ ثَلَاثَةً وَّسَبْعِيْنَ مَعْ مِأَئَةٍ۔ زُهْرًا وَّكُمَّلَا ابیات سے دونوں حال ہیں۔ شعر ۲۹: كُسِيَتْ کا اول مفعول المعانی ہے جو قائم مقام فاعل ہے، اور دوسرا عِنَايَةً ہے۔ مِنْهَا کی ھا قصیدہ کیلئے ہے۔ عُرِيَتْ کا فاعل معانی کی ضمیر یا قصیدہ ہے۔ مُفَصّلَا تمیز۔

شعر ۳۰: سَهْلَةَ مُنَزَّهَةَ تَمَّتْ کے فاعل سے دونوں حال ہیں۔ عَنْ مِنْطَقٍ مُنَزَّهَةٌ کے متعلق ہے۔ مَقُوْلَا تمیز ہے۔ اَلْهُجْرِ بیہودہ فحش۔ اَلْخُلَقِ بناوٹ، عادت۔ سَهْلَةَ آسان۔ مُنَزَّهَةَ پاکیزہ منطق زبان۔

شعر ۳۱: تَبْغِيْ کا مفعول كُفُوُهَا ہے، اور جملہ خبر۔ لٰكِنَّ اَخَاثِقَةٍ بدل یا حال ہے۔ اَلْكُفُوْ يَعْفُوْ صفت اَخَاثِقَةٍ۔ تَجَمُّلَا اس کا مفعول لہ۔ تَبْغِيْ، اَلْبَغْيَه، الطلب، الكفؤ، لمماثل۔ اَخُوالثِّقَةِ الراسخ فی المحبة۔ يَغْضِي الْاِغْضَاء، الستر۔

شعر ۳۲: اَلْوَلِيّ الْمُتولّيْ لِلْاَمْر وَهُوَ هُنَاالنَّاظم۔ ذُنُوْبُ مستثنیٰ مفرغ، مرفوع ہے، سعیہ کی جو سے دونوں ھا قصیدہ کیلئے ہیں۔ تَاوّلَا اَحْسِنُ کا مفعول یا تمیز ہے۔

شعر ۳۳: اَلْمَعْقِلُ، الْحِصْن، یا عقل کی جگہ کا نام۔ رَحِمَ کا فَتًى مفعول ہے۔ حَيٌّ وَمَيِّتٌ دونوں اس سے حال مقدم ہیں۔ كَانَ اپنے اسم و خبر سمیت فَتًى کی صفت ہے۔

شعر ۳۴: سَعْيَهٗ کی ضمیر ناظمؒ کیلئے ہے۔ بِجَوَازِهٖ کی باء استعانت کیلئے ہے، اور ھا تمہ سعی کیلئے ہے۔ كَانَ کا اسم ضمیر سعی کی ہے۔ اور خَافَ کا فاعل ضمیر ہے، اَلزَّيْفِ کیلئے۔

توضیح: شعر ۲۷ یعنی اس مختصر سے قصیدہ میں قراآت سبعہ کے سب مسائل بیان ہو جانا محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، اور پھر قصیدہ بھی ایسا کہ جس کے الفاظ و ترتیب نہایت عمدہ و فصیح ہے، اور اس کے معانی بھی برکات سے بھرے ہوئے ہیں، ابوشامہ فرماتے ہیں، کہ ناظمؒ اس میں صادق ہیں، اسلئے کہ جو اس قصیدہ کو حفظ کرتا ہے، اس کی برکات اس کے شامل حال

ہو جاتی ہیں، اور جو اس کی تحقیق و تدقیق کرتا ہے، وہ اپنی عربیت عقل وفہم ہر چیز میں ترقی کا کھلی آنکھوں مشاہدہ کرتا ہے، چنانچہ احقر کو خود اپنے متعلق بھی اس کا احساس ہوا ہے، اور جو چاہے تجربہ کر کے دیکھ لے، اور قاری ھادی حسن صاحب ھدایۃ القراٴ میں فرماتے ہیں، کہ میں نے شاطبی کے یاد کرنے کے بعد اس کی برکات کا خوب مشاہدہ کیا ہے۔

شعر ۲۸: اس قصیدہ کے اشعار ایک ہزار ایک سو تہتر ہیں، جو بَدَأْتُ سے قَرَنْفُلَا تک ہیں، ناظمؒ نے دوسرے حضرات کی طرح قصیدہ کے اشعار کی تعداد بتائی ہے، اور قصیدہ رائیہ فی الرسم اور ناظمه الزهر فی عَدّ الآیاتِ میں بھی ایسا ہی کیا ہے، سیوطیؒ فرماتے ہیں خطبہ کے اشعار اور فن سے زائد اشعار کو نکال کر تعداد ایک ہزار رہ جاتی ہے، اس لئے اسے الفیہ بھی کہہ سکتے ہیں۔

شعر ۲۹: قَدْ كُسِيَتْ الخ، میں فرماتے ہیں، اس قصیدہ کے معانی و مضامین کی عمدگی میں بہت اہتمام کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ کی توفیق سے معانی بھی بہت عمدہ ہو گئے ہیں، اور ناگوار کلمات جن سے طبیعتوں پر گرانی و نفرت ہو، وہ بھی اس میں نہیں آئے، اس میں اللہ تعالیٰ کا شکر اور شائقین کو اس کے حفظ میں رغبت مقصود ہے اپنے کمال کا ظاہر کرنا، مطلوب نہیں، پس اس میں شک نہیں کہ ناظمؒ نے اس قصیدہ کو ایسی دلہن بنا دیا ہے، جو خوبصورت و بابرکت ہو، اور جس کے اعضاء بھی صحیح و سالم ہوں، اور تمام عیوب سے پاک ہو، ناظمؒ صاحب کشف کرامات شخصیت کے مالک تھے یہ ان کی کرامت ہے، کہ اتنی بڑی نظم ان کے بعد اس طرح کے قافیہ پر اس عمدگی سے کوئی جمع نہیں کر سکا، جو اتنی بڑی نظم جمع کرتا ہے اول تو وہ مختلف قوافی پر لکھتا ہے، جسے اُرْجُوْزَه کہتے ہیں، پھر وہ ایسے قبیح کلمات سے بھی نہیں بچ سکتا، جو سننے میں گراں اور طبیعتیں ان سے متنفر ہوتی ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کا خاص انعام اور ناظمؒ کی کرامت ہے کہ یہ قصیدہ اس طرح کی چیزوں سے پاک ہے۔

شعر ۳۰: قصیدہ اللہ تعالیٰ کی حمد، معانی و مطالب کی رُو سے آسان، بیہودہ و فحش کلمات سے بری و پاک ہے۔ شعر ۳۱: میں فرمایا، کہ باوجود قصیدہ کے کمالات کے حاسد اور عیب چین لوگ اس میں عیب تلاش کر کے اصل مقصود سے لوگوں کو دُور کریں گے، لہٰذا یہ قصیدہ اہل علم و فضل میں سے صاحب کمالات کو ڈھونڈ رہا ہے، جو اس کا ہم پلہ ہو، اور عقل و نقل میں اعتماد کے لائق ہو، اور فطری احسان سے درگذر و چشم پوشی کرنے والا بھی ہو، اور اگر کوئی عیب قصیدہ میں پائے تو اعتراض کی بجائے خیر خواہی سے اسے درست کرے، اور قصیدہ کے کمالات کا اعتراف کرے، اور دوسروں کو اس کا شائق بنائے، اور غلطی پر مطلع کرے یہ خیال کرتے ہوئے کہ انسان کا غلطی اور بھول سے محفوظ رہنا مشکل ہے، اس لئے ناظمؒ سے بھول ہو گئی ہے۔

شعر ۳۲: یعنی اگر اس قصیدہ کو کفو نہیں ملتا تو اس کی وجہ قصیدہ کی کمزوری نہیں بلکہ اس کے ناظمؒ سے اپنے رب کے حقوق میں

کوتاہی ہوئی ہے، کہ یہ قصیدہ قبولیت کا شرف حاصل نہ کر سکا، جب کہ اس کے مطالب عمدہ ہیں، تو قاری مرضی کو چاہئے کہ اس کی تفسیر بھی عمدہ کرے تا کہ اس کا نفع عام ہو، ناظمؒ ولی کامل ہیں تواضع کے طور پر اپنے آپ کو گنہگار بتایا، اللہ تعالیٰ کی شان بلند کے اعتبار سے صاحب کمالات ہمیشہ اپنے کو کمتر سمجھتا ہے، ابوشامہؒ فرماتے ہیں کہ میں مصر میں بڑے بڑے آئمہ سے ملا، جو ناظمؒ کے شاگردوں میں سے تھے، وہ سب مشائخ آپ کو سیدالاولیاء ہونے کا عقیدہ رکھتے تھے۔ شعر ۳۳ ایسا بردبار شخص جو معاف کر دیتا ہو، اور بردباری میں درجہ کمال کو پہنچا ہو، دُعا کا مستحق ہے، کہ اللہ تعالیٰ جو ارحم الرّحمین ہے، اس پر زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی رحم فرمائے، کیونکہ بندہ اس قادر ذوالجلال کی رحمت کا محتاج ہے۔ شعر ۳۴ فرماتے ہیں کہ میرے حق میں بھی دُعا کرو، اللہ تعالیٰ میری سعی کو قبول فرمائیں، اپنا مقرب بنائیں، پل صراط سے عافیت سے گذار دیں سخت پیاس کے دن سیراب فرمادیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطاء فرمائیں، جس سے معلوم ہو جائے کہ میری کوشش قبول ہوگئی ہے، گو کہ وہ کوشش کھوٹی و ناقص ہے، اللہ کی رحمت سے ایسی کھوٹی سعی کا قبول ہو جانا بھی بعید نہیں۔

(۱۱۶۸) فَيَا خَيْرَ غَفَّارٍ وَّيَا خَيْرَ رَاحِمٍ ۳۵ وَيَا خَيْرَ مَأْمُوْلٍ جَدًا وَّتَفَضُّلَا

ترجمہ: پس اے بہترین بخشنے والے اور اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے اور اے سب سے بڑھ کر امید کی گئی ذات عطاء اور احسان کے اعتبار سے۔

(۱۱۶۹) اَقِلْ عَثْرَتِيْ وَانْفَعْ بِهَا وَبِقَصْدِهَا ۳۶ حَنَانَيْكَ يَا اَللّٰهُ يَارَافِعَ الْعُلَا

ترجمہ: تو مجھے میری لغزش سے رہائی دے (یعنی معاف فرما) اور اس قصیدہ سے اور اسکے مقاصد سے نفع دے، اے (سات) بلند آسمانوں کے اونچا کرنے والے ہم پر اپنی بہت بہت مہربانیاں فرمائیے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۳۵: فَيَا خَيْرَ غَفَّارٍ اور اس کے بعد کے جملہ معطوفات منادی مضاف ہیں۔ جَدًا وَّ تَفَضُّلَا دونوں تمیز ہیں۔ جَدًا قصر سے عطیہ اور منفعت کے معنی میں ہے۔ شعر ۳۶ بِهَا اور بِقَصْدِهَا کی ھاء قصیدہ کیلئے ہے۔ حَنَانَيْكَ فعل مقدر کا مفعول مطلق ہے، اور نصبی حالت میں ہے۔

تثنیہ تکرار و کثرت کیلئے ہے اَیْ تَحَنُّنًا بَعْدَ تَحَنُّنٍ یہ لبیک سعدیک کی طرح۔ یَا اَللّٰهُ اسم اعظم کی خصوصیت ہے، کہ نداء میں ہمزہ وصلی کو قطعی بنا کر ثابت رکھنا صحیح ہے، یا رَافِعَ الْعُلَا مزید عاجزی کیلئے نداء دوبارہ لائے۔ عُلٰی عُلْيَا کی جمع ہے۔ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰی ''طٰہٰ ع'' کے قرینہ سے یہاں بھی تقدیر یارَافِعَ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰی ہے۔

توضیح: ناظمؒ انتہائی تضرع سے دُعا کرتے ہیں کہ یا اللہ آپ ہی سب سے زیادہ گناہوں کے معاف فرمانے والے ہیں، اور گنہگاروں پر سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے ہیں، اور آپ ہی ان سب سے بڑھ کر ہیں جن سے امید کی جاتی ہے، کہ احسان فرمائیں، اس لئے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس قصیدہ میں میری لغزشوں کو معاف فرما، اور طلباء کے لئے نافع بنا، اے اللہ اے سات آسمانوں کے بلند کرنے والے ہم پر اپنی لگا تار رحمتوں کی بارش نازل فرما، اور اپنی ہمیشہ باقی رہنے والی نعمتوں سے سرفراز فرما، اَقِلْ اِقَالَہ سے بمعنی رہا کرنا۔ عَثْرَۃٌ لغزش اَیْ اَقِلْنِیْ اَیْ خَلِّصْنِیْ وَانْفَعْ بِھَا وَبِقَصْدِھَا یعنی اس قصیدہ سے بھی اور اس کا ارادہ کرنے سے بھی یعنی اگر کوئی طالب اس کے حاصل کرنے کا ارادہ کرلے ،اگر چہ ذہن وحافظہ کی کمزوروں کی وجہ سے نفع حاصل کر نہ پائے، تو اے بار الٰہی اس کو بھی نفع سے محروم نہ کیجئے، بلکہ کوشش وارادہ کے سبب اس کو ثواب سے مالا مال کردیجئے، سخاوی فرماتے ہیں، کہ ناظمؒ نے فرمایا کہ اس قصیدہ کو جو پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کو نفع دے گا، اس لئے کہ میں نے اس کو اللہ کے لئے نظم کیا ہے، علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ناظمؒ کی اس امید کو کامیاب فرمادیا، اور ان کی دُعا قبول فرما کر اس قصیدے سے مشرق ومغرب، عرب وعجم ہر جگہ مسلمانوں کو نفع بخشا۔

(۱۱۷۰) وَاٰخِرُ دَعْوَانَا بِتَوْفِیْقِ رَبِّنَا ۳۷ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَحْدَہٗ عَلَا

ترجمہ: اور ہمارے رب کی توفیق ہی کے ساتھ ہماری آخری پکار یہ ہے کہ سب تعریفیں اس اللہ ہی کیلئے ہیں جو یکتا ہے، اس حالت میں کہ بلند ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اٰخِرُ مبتداء، مضاف۔ دَعْوَانَا مضاف الیہ۔ بمعنی دُعَاءِ نَا۔ بِتَوْفِیْقِ دَعْوَانَا کا صلہ۔ اَنِ الْحَمْدُ خبر۔ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَلَا صلہ وموصول صفت۔ لِلّٰهِ وَحْدَہٗ حال یا مفعول مطلق۔

(۱۱۷۱) وَبَعْدُ صَلٰوۃُ اللّٰهِ ثُمَّ سَلَامُہٗ ۳۸ عَلٰی سَیِّدِ الْخَلْقِ الرِّضٰی مُتَنَخَّلَا

ترجمہ: اور (اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء ودُعا کے بعد) اللہ کی رحمت اور اس کا سلام مخلوق کے اس سردار پر نازل ہو جو پسندیدگی والے ہیں، اس حالت میں کہ وہ منتخب کرلئے گئے ہیں۔

(۱۱۷۲) مُحَمَّدِ نِ الْمُخْتَارِ لِلْمَجْدِ کَعْبَۃً ۳۹ صَلٰوۃً تُبَارِ الرِّیْحَ مِسْکًا وَّ مَنْدَلَا

ترجمہ: یعنی محمد ﷺ پر جو بزرگی کی وجہ سے منتخب کئے گئے ہیں، حالانکہ وہ اس کعبہ سے تشبیہ دیئے گئے ہیں، (جو فیوض الٰہی کا سرچشمہ ہے) ایسی درود جو نفع میں ہوا کی برابری کرے حالانکہ وہ مشک اور مندل (عود) کی طرح ہو۔

(۱۱۷۳) وَتُــبْـدِیُ عَـلٰـی اَصْـحَـابِـهٖ نَـفَـحَـاتِـهَـا ۔ ۴۰ ۔ بَـغَـیْـرِ تَـنَـاهٍ زَرْنَبًا وَّ قَـرَنْـفُـلَا

ترجمہ: اور وہ صلوٰۃ اپنے اثرات نبی ﷺ کے اصحاب وآل مبارک پر ظاہر کرے حالانکہ وہ نہ ختم ہونے والے ہوں اور حالانکہ وہ درود زرنب (عمدہ خوشبو) اور قرنفل (لونگ) کی طرح ہو۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

شعر ۳۸: اَلْمُتَنَخَّلُ اَلْمُخْتَار۔ بَعْدُ مبنی برضم، مقطوع الاضافت اَیْ بَعْدَ حَمْدِ اللّٰهِ۔ صَلَاۃُ اللّٰهِ مبتداء۔ ثُمَّ سَلَامَهٗ معطوف۔ عَلٰی سَیِّدٍ خبر۔ اَلرِّضٰی صفت سَیِّدٌ بمعنی اَلْمَرْضِیُّ۔ مُتَنَخَّلًا حال۔

شعر ۳۹: اَلْمَنْدَلُ اَلعود ہندی۔ مُحَمَّدٍ عطف بیان۔ سَیِّدُ الْخَلْقِ سے۔ اَلْمُخْتَارِ صفت۔ کَعْبَۃٌ اَلْمُخْتَار کا دوسرا مفعول۔ لِلْمَجْدِ اس کے متعلق۔ صَلٰوۃً مفعول مطلق۔ تُبَارِیْ الرِّیْحَ صفت صَلَاۃً اَیْ تَعَارَض الرِّیْحَ فِیْ عُمُوْمِهَا وَکَثْرَتِهَا۔ مِسْکًا وَّمَنْدَلًا دونوں حال اَیْ ذَاتَ مِسْکٍ وَمَنْدَلٍ۔

شعر ۴۰: اَلْاِبْدَالُ اَلْاِظْهَارُ۔ اَلنَّفْخَةُ اَلرَّائِحَةُ طَیِّبَةٌ۔ نَفَحَاتِهَا تُبْدِیْ کا مفعول، اور فاعل ضمیر مستتر صَلَاۃٌ کے لئے۔ بِغَیْرِ تَنَاهٍ صفت مصدر محذوف اَیْ اِظْهَارٌ غَیْرِ تَنَاهٍ۔ زَرْنَبًا وَّقَرَنْفُلًا دونوں اس مُشَبَّهَةٌ مقدر کا مفعول بہ ہیں، جو نَفَحَاتُهَا کا دوسرا حال ہے۔

توضیح: شعر ۳۷ تا ۴۰: ناظمؒ نے قصیدہ کی ابتداء بھی اللہ رب العزت کی حمد اور نبی ﷺ پر درود سے کی تھی اب اس کے اختتام پر بھی تعریف اور درود لاتے ہیں، تاکہ قصیدہ کی ابتداء اور خاتمہ دونوں مبارک ہو جائیں لِلْمَجْدِ کَعْبَةٌ یعنی کعبہ کی طرح آپ کی بزرگی وشرافت سب سے افضل ہے یا بزرگی آپ کے گرد اسی طرح طواف کرتی ہے جس طرح لوگ کعبہ کے گرد طواف کرتے ہیں، صلوۃ ورحمت کو ہوا سے تشبیہ نفع رسانی کے اعتبار سے ہے یعنی کثرت سے نفع پہنچائے اور عمدگی ونفاست میں مشک ومندل کی طرح ہو، اور آپ کے بعد آپ کے اصحاب پر بھی یہ درود اپنے اثرات مرتب کرے جو کبھی نہ ختم ہوں، اور دائمی وسرمدی ہوں اور یہ درود وعمدگی میں زرنب اور قرنفل کی طرح ہو (زرنب، زنجبیل (سونٹھ کی خوشبو یا مرکب خوشبو اور قرنفل لونگ) بِغَیْرِ تَنَاهٍ قصیدہ کے اختتام پر عجیب لطافت کے طور پر یہ الفاظ لائے ہیں، جس سے نیک فال کے طور پر یہ اشارہ نکلتا ہے کہ قصیدہ کے کمالات وفیوضات بھی غیر متناہی ہوں گے جو کبھی بھی ختم نہ ہوں گے، اللہ تعالیٰ ناظمؒ پر اور ان کے اساتذہ کرام پر اور ان کے تلامذہ پر اور اس قصیدہ کے پڑھنے والوں اور اس کے شارحین پر اپنی کروڑوں رحمتوں کا نزول فرمائیں اور جن

اساتذہ کرام کے ذریعہ یہ قصیدہ مجھ پُرتقصیر اور غریق بحر السیّئات تک پہنچا ہے، ان کی قبروں کو نور سے بھر دیں اور ریاض الجنۃ بنائیں، اور اس شرح کو میرے لئے اور میرے والدین کے لئے ذریعہ نجات و ذخیرہ آخرت بنائیں، اٰمین یارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَیٰاَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ۔

آج بروز جمعرات بتاریخ آٹھ جون ۲۰۰۶ء بعد از نماز فجر مدینہ طیبہ گنبد خضراء کے سایہ میں قصیدہ شاطبیہ کی یہ شرح اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم اور عنایات خاصہ سے پایہ تکمیل کو پہنچی، اللہ رب العزت سے عاجزانہ التجاء ہے، کہ اس کے باقی مراحل اور نظر ثانی و کتابت وطباعت کے مراحل کو بھی حسن خوبی سے انجام پذیر فرما کر اُسے نافع و مقبول بنائیں، اور مجھ سیاہ کار کیلئے اُسے توشۂ آخرت بنائیں، اور ناظمؒ اور شارحین کرام اور اساتذہ کرام اور میرے والدین کو اور جن حضرات کی کوشش و محنت اس میں شامل ہے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے سرفراز فرمائیں۔ یااللّٰہ یاارحم الرّاحمین عاجزانہ تضرّع کے ساتھ یہ درخواست ہے، کہ اس ناچیز کوشش کی کوتاہیوں کو معاف فرما، اور اسے دنیا طلبی اور جاہ طلبی سے پاک وصاف فرما کر صرف میری آخرت اور خالص اپنی رضا کیلئے بنادے۔ اٰمین یارب العلمین۔

واٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ علٰی رَسُوْلِہٖ وَنَبِیِّہٖ سَیِّدِنَا وَشَفِیْعِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَخُدَّامِ کِتَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

فیاض الرحمٰن علوی بن ملک محمد دین مرحوم کان اللّٰہ لَهُمَا

مدیر واستاذ مدرسہ مرکزی دارالقرأ پشاور خطیب جامع مسجد مدنی

ممبر قومی اسمبلی پاکستان

وصلّی اللّٰہ علی النبی ﷺ

بحمد اللہ آج تیرہ رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ بروز بدھ بمطابق ستائیس ستمبر ۲۰۰۷ء

اس شرح العلویہ علی الشاطبیہ کی نظر ثانی اور کتابت و پروف کی اصلاح سے فراغت ہوئی، اللہ تعالیٰ قبول فرما کر نفع عام کا ذریعہ بنائے اٰمین۔

العاجز فیاض الرحمٰن علوی

کتابت قاری سید جمال الدین الترمذی

مدرس مرکزی دارالقراء نمکمنڈی پشاور

یادداشت

مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر

مؤلف کی دیگر تالیفات



Printed by GULF Publisher 0312-9172552

مکتبہ علویہ

مرکزی دارالقراء نمکمنڈی پشاور

Ph:091-2210650